لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

قرآن مجید

مترجم

مترجمہ

مولانا فرمان علی اعلی اللہ مقامہٗ

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز

لاہور ۝ حیدرآباد ۝ کراچی

التماس برائے سورۂ فاتحہ
سید حیدر عباس زیدی مرحوم
ابن
سید ریاض الحسن زیدی مرحوم

maablib.org

محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی
فون: ۴۲۴۲۸۶

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○

عَکسی

قرآن مجید

مترجم

مترجمه

مَولانا فرمان علی اَعْلَی اللّٰہُ مُقَامَہٗ

○

شیخ غلام عَلی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پبلشرز

لاہور ○ حیدر آباد ○ کراچی

تصدیق مصحح

برائے قرآن مجید عکسی مترجم، ترجمہ مولانا محمد عبد الرزاق علیہ الرحمۃ

اشاعت ماہ جون سنہ ۱۹۸۳ء

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اما بعد اس کلام پاک لاجواب کو بندہ ناچیز پر تقصیر نے اوّل سے آخر تک بہ نظرِ تعمّق پڑھا۔ کاتب کی چند ایک اغلاط جو سہواً سرزد ہو گئی تھیں وہ ماشاء اللہ تمام کی تمام درست کرا لی گئی ہیں اور جیسا کہ بحکمِ خداوند بالا و برتر ذٰلِکَ الکِتٰبُ لَا رَیبَ فِیہِ اب کاتب کی اغلاط سے بھی مبرا ہے کیونکہ اس خادم نے قبل ازیں کئی قرآن شریف پڑھ کر کاتبوں کی اغلاط درست کی ہیں اور خداوند کریم کے فضل وکرم سے خادم کو اس میں خاصی مہارت ہے۔ وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّوَابِ

وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللہِ ط

بندہ ناچیز پر تقصیر و طالب مغفرت

حاجی عبد الرحیم خان ٹرینڈ ایس وی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ڈنگل ساہراں تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اسلام! ہائے اسلام! تیری آپ بیتی نہ تو اب کہی جا سکتی نہ سنی، تیری اگلی سطوت و شوکت کے تصوّر اور اس وقت کی موجودہ حالت دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور فقط دل ہی نہیں تن بدن کانپ اُٹھتا ہے۔

اللہ اللہ! ایک دن تیری وہ شان تھی کہ کروبین اور ملاء اعلیٰ میں تیرا نقشہ اور رنگ جما، اور وہ سکّہ بیٹھا کہ تیری بدولت ایک خاک کے پُتلے کے سامنے فرشتوں کی جبین نیاز جھکوا دی، پھر تجھ کو خود جہاں آفریں نے ہر طرح کی آرائش سے آراستہ کر کے اپنے خاص نائب حضرت آدم کی گود میں سونپ کر فردوس سے دُنیا میں پھولنے پھلنے اور پھیلنے کو بھیجا، تیرا وہ بول بالا تھا کہ تیرے سامنے اک ذراسی اکڑ میں ابلیس ابدالآباد کے لیے راندۂ درگاہ ہُوا، تیری عداوت نے قیامت تک کے لیے قابیل کو رسوائی اور ذلّت کا کنواں جھکایا، تیری ذراسی چشم نمائی نے ایک دُنیا کو طوفان کا مزہ چکھایا، پہاڑ بھی تاب مقاومت نہ لا سکا، نوحؑ سا نوحہ گن آدم ثانی کہلایا، تیرے رشک میں شداد سا جبّار ہفت اقلیم بہشت بنا کر بھی خائب و خاسر گیا، تیری دنی سی مخالفت نے عاد و ثمود سی دُنیا کی قوی ترین قوموں کی پہاڑوں سے باتیں کرنے والی سربفلک عمارتوں کو تودۂ خاک بنا کر چھوڑا، تیری چمک دمک کی آگ میں نمرود ہمیشہ جلتا رہا اور تیرا بال بیکا نہ ہوا، بلکہ تجھ پر پھول برستے رہے اور وہ خود فی النّار ہوا، تیرے صدقے میں فقط انسان ہی نہیں وحوش و طیور اور جنّات تک پر سلیمان نے حکومت کی، کوس لمن الملک بجایا، تیرے جاہ و جلال اور علوِّ مرتبت نے فرعون و ہامان سے بے غیرتوں کو غرق دریائے خجالت کیا، اور قارون سے بے حمیّت کو زمین میں دھنسایا۔

یہ تو تیرے اگلے کارنامے ہیں جن کو اس زمانے کے نادیدہ اور پست خیال شاید افسانہ اور پارینہ سمجھیں، ابھی ابھی بارہ تیرہ سو برس قبل تیرا وہ دَور اور شان و شوکت تھی کہ شرق سے غرب اور جنوب سے شمال تک تیرا ہی جلوہ تھا، اگرچہ تو نے ایک وحشت خیز، جہالت ناک، غیر آباد سنگلاخ مقام جزیرہ نمائے عرب میں نشو و نما پائی تھی، مگر ایک نادار سیّد قریشی ہاشمی مطلبی اور اُس کے اہل بیت و انصار خاص نے تیری کچھ اس طرح پرورش و تربیت کی تھی کہ چند ہی روز میں خطۂ روم و ایران ہی کو تیرے گھوڑوں کی ٹاپوں نے نہیں روندا بلکہ اسپین (ہسپانیہ) اور جبرالٹر (جبل الطارق) کی اونچی اونچی چوٹیوں پر بھی تیرا پھریرا لہرانے لگا، غرض چار دانگ عالم میں تیری ہی دھوم تھی اور عزت عروج اور ترقی وغیرہ کا تیرے ہی سر سہرا تھا، تو نے لیظھرہ علی الدین کلّہ (تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے) کی تصویر کے دینی و دُنیوی

دونوں رُخ بہت اچھی طرح دکھا دیئے تھے، ہائے! پھر تجھے آج کیا ہوگیا، تو تو الیوم اکملت لکم دینکم (تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا) کا خلعتِ فاخرہ زیبِ تن کر چکا تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی نقص آگیا، تو تو رضیت لکم الاسلام دینا (تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا) کے تاج سے سرفراز اور ہر عیب سے پاک تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی جدید عیب پیدا ہوگیا، تو تو من شر النفّٰثٰت فی العقد (گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے پناہ) کا کلمہ ہر وقت ورد زبان رکھتا تھا، پھر کیا تجھے کسی کی نظر لگ گئی، آخر کیا ہوا کہ تیرے نام لیوا قعر ذلت میں گرتے جاتے ہیں، اور اگر یہی حال رہا اور سامان تو کچھ ایسے ہی نظر آتے ہیں تو خدا نخواستہ وہ دن بھی کچھ دور نہیں کہ ان کی حالت یہودیوں کی سی بلکہ اُن سے بدتر ہو جائے گی ضُرِبَتْ علیھم الذّلۃ والمسکنۃ (اُن پر رسوائی اور محتاجی کی مار پڑی) کیا یہ اسی طرح چند دنوں کے اندر صفحۂ روزگار سے ہٹ جائیں گے، ارے تجھ کو تو جامع حاوی دستور العمل اور تا بہ قیام قیامت باقی رہنے والا قانون ملا تھا وہ تو انسان کا ہر حال میں ہادی اور صراطِ مستقیم پر چلانے والا تھا طفلی، جوانی، پیری، تجرد، تاہل، تونگری، فقیری سفر حضر غرض ہر صورت شریکِ حال و غمخوار تھا، اُس نے تو تہذیبِ اخلاق۔ تمدن۔ تدبیر منزل۔ کھانے پینے۔ چلنے پھرنے۔ جاگنے۔ سونے۔ اُٹھنے۔ بیٹھنے۔ رشتے ناتے میل جول۔ لین دین۔ حرکات سکنات غرض کل معاملات کے قاعدے بتا دیے تھے، اور پھر یہ بھی نہیں کہ دنیا کو چھوڑ کر فقط دین ہی کا ہو رہے تو نے تو من ترک الدنیا للاٰخرۃ والاٰخرۃ للدنیا فلیس منی (جو شخص دُنیا کو آخرت کے واسطے اور آخرت کو دُنیا کے واسطے چھوڑ دے وہ مجھ سے نہیں) کی منادی کرادی تھی لا رھبانیۃ فی الاسلام (اسلام میں رہبانیت نہیں) کا اعلان عام دے دیا تھا، دین و دُنیا تیرے ساتھ ساتھ اس طرح والبستہ تھے جیسے ملزوم کے ساتھ لازم، جاندار کے ساتھ روح پھول کے ساتھ بو، آفتاب کے ساتھ نور، ناخن کے ساتھ گوشت، اسی بنا پر تجھ سے یہ محکم وعدہ کیا گیا تھا کہ لنحیینہ حیوۃ طیبۃ و لنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (ہم دُنیا میں بھی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور (پھر قیامت میں) اُن لوگوں کی کارگزاریوں کا اچھے سے اچھا بدلہ عطا کریں گے) پھر کیا ہوا کہ تیرے نام لیوا مسلمانوں کو یہ روز بد دیکھنا پڑا، کیا ایک ہی سبب سے دو متضاد نتیجے پیدا ہو سکتے ہیں کہ ایک وقت تو تو ہی اُن کی قوت و توانائی شوکت اور عزت کا باعث ہو، اور دوسرے وقت تو ہی اُن کی کمزوری و ناتوانی فقر و ذلت کا سبب ہو، حاشا و کلّا ہرگز نہیں، اے اسلام تیرا کچھ قصور نہیں، تجھ میں کوئی عیب نہیں پیدا ہوا، تو جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہے ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسھم (خدا ہرگز کسی قوم کو کوئی نعمت دے کر نہیں چھینا کرتا، تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنے نفس کی حالت نہ بدلیں) خود مسلمانوں نے تیرا کہنا نہ مانا، ذلیل ہوئے، تیرے احکام کی پابندی نہ کی رُسوا ہوئے، تیرا اعلان عام تھا کہ دین و دُنیا دونوں کو ساتھ لیے رہیں، مگر مسلمان اوندھے سیدھے صرف دُنیا کی طرف جھک پڑے، دین و مذہب کی طرف مڑ کے بھی نہ دیکھا، اسی سے اُن کی یہ گت بنی، اس کے سوا کوئی سبب نہیں، کہ ان لوگوں نے تیری پابندی چھوڑی، اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں کہ تیرے حکم پر نہ رہے، ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے دین کو کمزور بنایا، دُنیا بھی کمزور ہوئی، دین میں خلل آتے دیکھتے رہے اور چوں نہ کی، آخر خدا نے بھی اُن سے منہ پھیر لیا کما تدین تدان جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے، مسلمان در گور اور مسلمانی در کتاب کہنے کا یہی وقت ہے۔

ہائے! جس اسلام نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ہاتھ میں نکیل کے بدلے سلطنت کی باگ دی تھی، اب وہی اسلام ہے کہ شتر بے مُہار کی طرح آوارہ دشت غربت ہے، آہ! جس نے اہل عرب سی وحشی قوم کو تہذیب و شائستگی کا اُستاد منوا دیا تھا، اب وہی اسلام ہے کہ جو قومیں برسر عروج ہیں اس کو وحشی اور بے تمیز کہتی ہیں، وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بن کر دُنیا میں صلح کاری، سازگاری۔ الفت و اتحاد قائم کرنے کے لیے رواج پایا تھا، آج وہی اسلام ہے کہ اس کے پیرو خود آپس میں لڑتے مرتے ہیں پھر آخر اس کی وجہ کیا ہے وہی دین سے علیحدگی، وہی مذہب سے لاپرواہی، دیکھو اب تو یہ مسلمانوں کے تنزل کا ایسا مستقل سبب قرار پاگیا ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی بالقابہ بھی لندن میں بیٹھ کر یہی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں، کیا اب بھی کچھ شک و شبہ باقی ہے؎

هرگز باور نمی آید ز رُوئے اعتقاد

مسلمانو! ہم مذہب سے تمہاری بے پروائی کی ایک بہت واضح مثال پیش کرتے ہیں، سُنو! اور غور سے سُنو! وہ جامع اور مانع قانون جو اُمورِ دین و دنیا پر حاوی ہے، تم جانتے ہو کہ عربی زبان میں ہے، اور یہ بھی واضح ہے کہ تم جب تک قانون کی زبان پر اچھی طرح عبور حاصل نہ کرو گے اس کو سمجھ نہیں سکتے، پھر یہ بتاؤ کہ تم نے اپنوں میں سے کتنے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ اُس قانون کی تعلیم حاصل کریں، تم کیا آمادہ کرو گے، اب تو تمہاری حالت ذرا اس درجے پر پہنچی ہے کہ اگر سینکڑوں ہزاروں میں سے ایک آدھ ہر طرف سے مجبور ہو کر اُدھر کا رُخ بھی کرتا ہے تو تم ہو کہ ترغیب کے عوض روکتے ہو، اُن کے قدم آگے بڑھانے کے بدلے سدِّ راہ ہو جاتے ہو، تقریر سے اگر بن نہیں پڑتا تو اخبارات کے صفحے اپنی جیب کو خالی پا کر تمہارے مضامین کے انتظار میں مُنہ کھولے بیٹھے رہتے ہیں، تجویز بازی کرتے ہو، جو بیچارے طلبہ اس طرف متوجہ ہیں اُن کا بھی جی چھوڑاتے ہو، کیا ہی انصاف ہے ؎

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمہیں منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا

پھر بھلا بتلاؤ تو کہ جب تمہارا برتاؤ اُس کے ساتھ یہ ہے تو اُس کے جاننے والے کیونکر پیدا ہوں گے، اور جب جاننے والے نہ رہیں گے تو تم اُس کو سمجھو گے کیسے، اور اُس پر عمل کیونکر کرو گے؟ تم جو یہ چاہتے ہو کہ سب کتابوں کا ترجمہ ہو جائے، اُس سے کام چل جائے گا، پہلے یہ تو سوچو کہ ہر چیز کا ترجمہ جیسا ہونا چاہیئے ہو بھی سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، اس پر تم کو یقین نہ آئے گا، میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں، اسی قرآن کی پہلی آیت الحمد للہ رب العٰلمین جو ہر شخص کی زبان زد بھی ہے اور قریب قریب ہر شخص اپنے اپنے خیال کے موافق اس کا مطلب بھی سمجھتا ہے، اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کا ترجمہ بشرطیکہ با محاورہ بھی ہو، اور پھر ترجمے کی حد سے خارج بھی ہونے نہ پائے، تفسیر و شرح نہ ہو جائے، ہو سکتا ہے؟ لا و اللہ ہرگز نہیں، تم گھبراؤ نہیں، سُنو! "ال" کا ترجمہ کیا کرو گے، بہت بلند پروازی کرو گے تو کہو گے "کل"، اب بتاؤ کیا فقط لفظ "کل" سے "ال" کا مطلب ادا ہو گیا، لا حول ولا قوۃ، اب آگے چلو، حمد کا ترجمہ کیا کرو گے بہت سوچ سانچ کے بعد کہو گے "تعریف" اس کے سوا تمہاری زبان میں اس سے اچھا کوئی لفظ بھی نہیں ہے، اور پھر لطف بھی یہ ہے کہ "تعریف" بھی عربی ہی لفظ ہے جس کے معنی عربی زبان میں کچھ اور ہیں، حمد و تعریف میں کوئی سروکار ہی نہیں، خیر اُردو زبان میں آپ نے ترجمہ کیا، بہتر، صحیح ہوا، اب میں پوچھتا ہوں کہ آپ کی اُردو زبان میں "مدح" کے کیا معنی ہیں؟ پھر آپ بہت غور و خوض کے بعد فرمائے گا وہی تعریف، کیونکہ آپ کی زبان میں سے کوئی اس سے اچھا لفظ ہی نہیں ہے۔ آپ کیجیئے گا کیا، خیر جناب اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے خیال میں اور محض اُردو دانوں کے لحاظ میں حمد و مدح میں کوئی فرق نہ رہا، جو معنی حمد کے ہوئے وہی مدح کے، حالانکہ عربی زبان میں حمد و مدح میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اسی طرح لام لفظ اللہ، رب اور عالمین کی حالت ہے، اب فرمایئے ایک آیت کے ترجمے کا تو یہ حال ہے ؎ قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا، سینکڑوں ہزاروں کتابوں کا ترجمہ، جیسے ترجمہ کیسے کبھی ہو سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ سابق علما کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے، اب آپ کی سمجھ میں آیا بندہ پرور؟ بلکہ سچ یوں ہے ترجمہ کسی زبان کا ہو دوسری زبان میں بہت دشوار ہے، پھر عربی زبان کا ترجمہ جس کے دامنِ الفاظ و معنی کی وسعت کی کوئی حد ہی نہیں، اور پھر قرآن کا ترجمہ، جس کے ہر ہر جملے کے خدا جانے کتنے معانی ہو سکتے ہیں، اور وہ بھی اُردو زبان میں، جس کے پاس گویا الفاظ ہی نہیں ہیں، ہیں بھی تو مانگے کے، اور وہ بھی اس قدر کم کہ توبہ بھلی، اب آپ فرمایئے گا کہ تم نے کیوں ترجمہ کیا، میں عرض کروں گا محض آپ حضرات کے اصرار اور خیال سے اور اس وجہ سے بھی کہ اصل قرآن سے تو آپ لوگوں کی دلچسپی ظاہر ہے، شاید ترجمے کی وجہ سے کچھ توجہ ہو جائے، اور کل نہیں تو کچھ احکام خدا سمجھیئے، اس کے علاوہ دوسروں کے غلط ترجموں کو دیکھ کر آپ کے خیالات خراب نہ ہوں، کیونکہ آپ کی دُنیا ترجمے ہی کی چہار دیواری کے اندر ہے،

اب آپ فرمائیے کہ ہزاروں میں ایک آدھ طالب علم جو بیچارہ کسی طرح عربی پڑھتا ہے اُس سے عربی چھڑا کر عربی کتابوں کے ترجمہ پڑھوا لیے گا اس سے آپ اپنے مذہبی قانون کو پورا پورا سمجھ جائے گا، استغفر اللہ، اس کے علاوہ تمھاری رائے کے موافق تو بعد چندے ترجمہ کرنے والا بھی نہ رہے گا پھر تم کو آخر سمجھائے گا کون، اور اس پر عمل کرو گے کیونکر، اس پر بھی تم کو شرم نہیں آتی، ترقی ترقی کا آوازہ بلند کرتے ہو، عروج عروج کا نعرہ مارتے ہو، اگر اس کے خواہاں ہو تو سچے دل سے بلہ دین کو ہاتھ میں لو، اُس پر پابند ہو جاؤ، دیکھو تو دُنیا تمھارے بائیں ہاتھ میں کیونکر نہیں آتی، تم دُنیا کو اچھی طرح حاصل کر سکتے ہو، مگر جب ہی کہ اسلام کا ورد بھی پہلو میں لیے رہو، تم دُنیا کی گھوڑ دوڑ میں سب سے آگے بڑھ سکتے، مگر جب ہی کہ فقط اس کی وردی پہنے نہ رہو بلکہ ایمان کی قوت سے نفس کے گھوڑے کی باگ مضبوط تھامے رہو ورنہ یہ یاد رہے کہ راہ میں بہت سی دیواریں ہیں، بہت سے گڑھے ہیں، اگر پڑو گے اور پھر کہیں کے نہ رہو گے، میں یہ نہیں کہتا کہ سب کے سب اس ڈھرّے پر چلیں، مگر لولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین (ہر گروہ میں سے کچھ لوگ علم دین کی تحصیل کے لیے کیوں نہیں نکلتے) کو مدّ نظر رکھو، سینکڑے میں پانچ کو تو راستے پر چلنے دو، اُن کی ہمہ رحمی کرو، اُن کی تحصیل کے اسباب مہیّا کرو، غضب خدا کا اس کے برعکس تم نے مولوی (عربی داں) کے معنی اپنی اصطلاح میں بے وقوف کے مقرر کیے ہیں، معاذ اللہ! اللہ والوں کو تم ذلیل سمجھے ہو پھر خدا انہیں عزت دار بنائے، کیونکر ہو سکتا ہے؟ ھو سمٰکم المسلمین اُسی نے تمھارا نام مسلم رکھا تھا جس کے معنی ہیں ماننے والا، سر جھکانے والا، سر تسلیم خم کرنے والا وغیرہ وغیرہ، مگر تم ہو کہ مسلم کہلا کر اِدھر اُدھر کی سُنی سُنائی باتوں پر بھروسہ کر کے اس کے مسائل میں چہ می گوئیاں کرتے ہو، شیطانی وسواس اور فلسفی اوہام پر تکیہ کر کے اس کی باتوں کو ماننا کیسا، اُلٹے اعتراض کرتے ہو، ایک طرف تو تمھارا یہ رنگ ہے دوسری طرف تمھاری متلون المزاج طبیعت کا یہ انداز ہے کہ بات بات میں خواہ مخواہ کی نئی نکالتے ہو، ہر حکم کی علت پوچھتے ہو، میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی بات میں کچھ بولو نہیں، نہیں نہیں تمھارا اصول مذہب یہ ہے ما حکم بہ العقل حکم بہ الشرع وحکم بہ الشرع حکم بہ العقل جس کا عقل حکم کرتی ہے اُسی کا شرع حکم کرتی ہے اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اُسی کا عقل کرتی ہے، اصول و اعتقادات میں خوب عقلی گھوڑے دوڑاؤ، بال کی کھال نکالو، اس میں تو تقلید کی خدا نے مذمّت کی ہے، مگر فروع خصوصاً عبادات میں اپنی زبان بند رکھو، حالانکہ اس میں بھی عقل سے خارج کوئی بات نہیں ہے، مگر تم اپنی عقل کو بھی تو دیکھو کہ کتنی ہے، بقول شخصے کیا پدّی، کیا پدّی کا شوربا، تم کیا اور تمھاری عقل کیا، تم اپنے اعضاء و جوارح اور نفس کی ماہیت اور حقیقت کو آج تک نہیں سمجھے، تم اُن اصولوں کو جو حکیم علی الاطلاق نے خود درست کیے ہیں اُن کی کنہ کیا سمجھ سکتے ہو ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی کہ با آسماں نیز پرداختی

تم ذرا اپنی بساط کو تو دیکھو، وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (تم کو تو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) پر تو غور کرو، تم پہلے علم سیکھو، اس کے مدارج کو طے کرو، پھر دیکھو تمہیں ہر بات کی کنہ معلوم ہوتی ہے یا نہیں، تمھاری تو حالت یہ ہے کہ رہو جہالت کی جھونپڑی میں اور خواب دیکھو علم کے اُونچے اُونچے محل کا، تم نے ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ کے اقوال کو جو لعینہٖ خدا کے اقوال ہیں، پس پشت ڈال دیا، انی تارک فیکم الثقلین کو مدّ نظر نہیں رکھتے، اور ہر چیز کا چاہتے ہو کہ قرآن ہی سے صاف اور صریح حکم نکلے، مجھے یاد ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا، کیوں جناب بھلا گانے بجانے کی حرمت بھی کسی آیت سے نکلتی ہے، میں نے کہا کہ ہاں واجتنبوا قول الزور وغیرہ سے کہنے لگے، واہ واہ! یہ بھی کوئی تک ہے، کجا زور کجا گانا بجانا، میں نے کہا بندہ پرور آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زبان میں جس لفظ کو جس معنی میں جس طرح بولتے ہیں اُسی طرح ہر زبان میں بولا جائے ذرا عربی لغت کو دیکھیئے تو معلوم ہو کہ قول الزور کے معنی گانے بجانے کے ہیں یا نہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن میں کوئی سا بھی حکم نہیں ہے، ہے اور ضرور ہے اس میں دُنیا کی کوئی بات ایسی نہیں جو بیان نہ کی گئی ہو، مگر تم اتنی سمجھ تو پیدا کرو، اتنا علم بھی تو حاصل کرو، تم کو یقین کرنا چاہیئے کہ وہی باتیں جو قرآن مجید میں اشارۃً یا اصولاً یا باطناً بیان کی گئی ہیں، وہی مطالب چونکہ تمھاری سمجھ سے باہر تھے اس وجہ سے

تم پر مہربانی کرکے تمہارے حال زار پر رحم کھا کے احادیث میں تصریحی طور پر صاف صاف تعلیم کردے انھیں باتوں کی توضیح رسول اور اس کے سچے قائم مقاموں نے اپنی زبان میں کردی، پس احادیث کو اسی کی تفسیر سمجھو، اسی کی تشریح کہو، قرآن مجید کوئی معمولی کتاب تو ہے نہیں، یہ علوم حقہ کا سچا مخزن ہے اور معارف یقینیہ کا ازسرتاپا معدن، یہ تہذیب شائستگی تمدن اور ریاست کا رہنما ہے، تو فقیری نفس کشی اخلاق اور خدا پرستی کا پیشوا، یہ جس طرح ایک عزلت گزین فقیر کے ترک و آداب فقر کا معلم ہے اسی طرح ایک بادشاہ کی جہانگیری، رعیت پروری، داد گستری اور نکونامی کا اتالیق ہے یہ وہ نایاب گوہر ہے جسے خدا جانے کس زمانے سے ایمانی بازار کے جوہریوں کی نگاہیں تلاش کررہی تھیں اور وہ انمول موتی ہے جو غیب کے خزانے میں مکنون تھا، خلاصہ یہ ہے کہ مالک عرش و کرسی کی کتاب ہے خداوند لوح و قلم کا کلام ہے اسکی فصاحت و بلاغت سے بھی قطع نظر کرو، اس کی ترتیب اور متانت کو بھی چھوڑو، اس کے نظم و نسق کا بھی لحاظ نہ کرو فقط اس کے معانی و مطالب پر غور کرو، اس میں جو علوم و فنون ہیں اس پر نظر ڈالو، اس میں خدا کی ذات و صفات اسکی عبادت کے طریقے، معاملات، احکام، تمدن، اخلاق، اصلاح، سازگاری، پیشین گوئیاں، اصول مسلمہ، تاریخ، حقائق اشیاء، عبرت، نصیحت، دنیا اور آخرت کی تعلیموں کو دیکھو، اسی کے بارے میں ہے وما فرطنا فی الکتاب من شیئ (ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی) اسی کی شان میں ہے ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیئ (ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کا بیان ہے) اسی کی مدح و ثنا میں ہے ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ وھدی و رحمۃ لقوم یؤمنون (یہ کوئی بنی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ قرآن ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق ہر چیز کو تفصیل وار بیان کرنے والا اور مومنوں کے لیے رحمت و ہدایت ہے) اس کو ناپیداکنار کہنا بے جا، اس کو ذخار سمندر کہنا نازیبا، اس کا مرتبہ تو ان چیزوں سے کہیں بالاتر ہے ذرا سرسری نظر سے اس کی علو شان کو دیکھو لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اگر تمام انسان اور جنات اس بات پر اکٹھا ہوں کہ اجتماعی قوت سے، اس قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لاسکتے اگرچہ ان میں سے ایک دوسرے کا مددگار بھی ہو، اسی کے بارے میں جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم توراۃ، زبور، انجیل اور قرآن میں ودیعت رکھے پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کیئے اسی کے بارے میں حضرت ابن عباس علیہ الرحمہ فرماتے ہیں لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ (اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے تو مجھے وہ بھی قرآن میں مل جائے گی) اس کے معانی پر غور کیئے بغیر صرف اسی کے لغات کے ضبط کلمات کی تحریر، حروف کے مخارج کی معرفت اور اس کے آیات سورتوں، اس کے ٹکڑوں، اس کے ربع، نصف، ثلث کے شمار، منازل، سجدات، وقف، وصل، مد، ادغام، وغیرہ کا لحاظ کرکے کچھ لوگ علم قرأت و تجوید کے مالک ہیں سکہ زن بنے اسی کے کلمات، اسماء، افعال، مشتقات وغیرہ کا خیال کرکے کچھ لوگ علم کا صرف پھریرا لہرانے لگے، اسی کے معرب، مبنی، اسماء، افعال، حروف، عاملہ، غیر عاملہ، لازم، متعدی، فاعل، مفعول وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بہتیرے علم نحو کی سلطنت کے حکمران ہوئے اسی کے معانی، خطاب، عموم، خصوص، اشتراک، ترادف، حقیقت، مجاز، وغیرہ پر نظر کرکے بہتیرے علم لغت کے اقلیم کے بادشاہ ٹھہرے اسی کے ادلہ عقلیہ، شواہد اصلیہ اور نظریہ لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا وغیرہ میں تامل کرکے علم اصول دین و علم کلام مستنبط ہوا، اسی کی تخصیص، تعمیم، اخبار، نص ظاہری، مجمل، محکم، متشابہ، امر اور نسخ وغیرہ سے علم اصول فقہ ماخوذ ہوا، اسی کے حلال، حرام، احکام، اصول، فروع وغیرہ سے علم فقہ نکلا، اسی کے اگلوں کے عبرت آمیز حالات و قصص آثار اور وقائع سے عرب و عجم وغیرہ میں علم تاریخ کی بنا ہوئی، اسی کی حکمتوں، مثالوں، مواعظ، وعد، وعید، تحذیر، تبشیر، ذکر موت، معاد، نشر و حشر، حساب، عقاب، جنت اور نار کی بدولت خطیب، واعظ اور اسپیکر کے معزز خطاب کی بنیاد پڑی اسی کے اصول تعبیر، خواب حکم اور امثال وغیرہ سے علم تعبیر رویا کی جڑ مستحکم ہوئی، اسی کے ذکر سہام، فروض، نصف، ثلث، ربع، سدس اور ثمن وغیرہ سے علم فرائض اور حساب کا انضباط ہوا، اسی کے احکام وصیت وغیرہ سے وصیت کا استحکام ہوا، اسی کے ذکر لیل و نہار، شمس و قمر، نجوم و منازل اور بروج وغیرہ سے علم الاوقات کا انعقاد ہوا، اسی کی جزالت لفظ بدائع نظم، حسن سیاق، مبادی، مقاطع، مخالص، اطناب اور ایجاز وغیرہ سے علم معانی بیان اور بدیع کا استخراج ہوا، اسی کے الفاظ میں غور کرنے سے ارباب اشارات اور اصحاب حقیقت کو ایسے مطالب اور ان باریکیوں پر اطلاع ہوئی کہ ان لوگوں کو فنا، بقا، حضور، خوف، ہیبت، انس، وحشت، قبض

اوربسط وغیرہ کا استنباط ہوا، اسی کی آیت وکان بین ذلک قوما وغیرہ نے متضاد کیفیتوں کے تفاعل سے مزاج کے اعتدال، نظام حفظ صحت اور استحکام قوت سے علم طب کے اصل اصول کی طرف لطیف اشارہ اور پھر اسی کے آیہ شراب مختلف لوانہ فیہ شفاء للناس وغیرہ سے خرابی کے بعد صحت کی درستی اور بیماری کے بعد بدن کی شفا اور علم الادویہ کی طرف پاکیزہ کنایہ اسی کے ادعیات، وتعلیمات اور تسکین و تشفی بخش کلمات. فیہ شفاء للصدور وغیرہ سے طب اجسام کے علاوہ طب قلوب کی طرف عمدہ تلمیح اسی کے سورہ آیات سے جن میں ملکوت ارض وسماوات، وعلم علوی وسفلی کے معلومات کا تذکرہ ہے علم ہیئت وریاضی کی صریح تر توضیح۔ اسی کے آیہ انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب وغیرہ سے علم ہندسہ کا تذکرہ اسی کے براہین مقدمات نتائج موجب معارضہ اور مناظرہ ابراہیم وغیرہ سے علم مناظرہ وجدول کا بیان اسی کے اوائل سور میں امم سابقہ کی مدت سال اور ایام اور اس امت اور دنیا کے گزشتہ اور آئندہ زمانے کے تواریخ کا ذکر اور پھر ان میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ضرب دینے سے علم وجبر ومقابلہ کا اظہار اسی کے اوثارۃ من العلم علم نجامتہ اسی طرح طفقا یخصفان سے خیاطت اور آتونی زبر الحدید اور الناله الحدید سے حلاوت اور واصنع الفلک سے نجارت اور نقضت غزلها سے غزل اور کمثل العنکبوت اتخذت بیتا سے نسیج اور افرایتم ما تحرثون سے فلاحت اور وابنوا له بنیانا وغیرہ سے عمارت اور احل لکم صید البر والبحر سے صید اور کل بناء وغواص لیخرج منه حلیة سے غوص اور اتخذ قوم موسیٰ من بعدہ من حلیهم عجلا جسدا سے صیاغت اور صرح ممرد من قواریر والمصباح فی زجاجة سے زجاجت اور فاوقد لی یا ھامان علی الطین سے فخارت اور اما السفینة فکانت لغلامین سے ملاحت اور علم بالقلم سے کتابت اور احمل فوق راسی سے خبازی اور ان جاء بعجل حنیذ سے طباخی اور ثیابک فطهر سے غسل اور قال الحواریون سے قصارت اور الا ما ذکیتم سے جزارت اور صبغة الله وجدد بیض سے صباغت اور تنحتون من الجبال بیوتا سے حجارۃ اور اوفوا الکیل والمیزان سے وزن وکیل اور ما رمیت اذ رمیت واعدوا لهم ما استطعتم من قوة سے سبق ورمایہ۔

یہ بھی از ہزار اور مشتے نمونہ از خروارے ہے ازیں قبیل کوئی فن ایسا نہیں جو کسی طرح اس میں مذکور نہ ہو، کوئی علم ایسا نہیں جس کا اس میں بیان نہ ہو، غرض نہ صرف اللہ نہ صرف عالم بلکہ اللہ وما سوائے اللہ کی ذات، صفات اور کل متعلقات کا اس میں تذکرہ ہے پھر ایسی کتاب کے مطالب پر حاوی ہونا بشری قوت سے باہر ہی نہیں منزلوں دور، اس کے مسائل کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے دشوار ہی نہیں ناممکن اور قطعی محال مگر بمفاد ما لا یدرک کله لا یترک کله (جو چیز پوری نہ ملے اسے بالکل ہی نہ چھوڑ دینا چاہیئے) جب میں نے دیکھا کہ اس زمانے میں یہی ہوا چلی ہے، کہ فکر معاش انگریزی دانی میں منحصر سمجھنے اور یہ خیال رگ وپے میں سرایت کر جانے کی وجہ سے کہ عربی بیچاری کے پاس سوائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے، اور بل بوتا ہی کیا ہے، اس میں رکھا ہی کیا ہے، ہر شخص ہمہ تن انگریزی ہی کی طرف متوجہ ہے، تحصیل علم کا زمانہ اسی کی فکر وتکمیل میں گزر جاتا ہے، پھر اب مذاہب کو دیکھیں یا روٹیوں کی فکر کریں ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمارے ہم وطنوں کی مادری زبان ٹھہری اردو جو نہ دین کی نہ دنیا کی، پھر اب کریں تو کیا کریں، انھیں وجوہ سے اس کی ضرورت ہوئی کہ ہر قسم کی کتابیں اردو میں ترجمہ (چاہے جیسا بھی ہو سکے) کی جائیں، خصوصاً قرآن مجید کے ترجمہ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، اگرچہ اس کے ترجمے ایک دو نہیں سینکڑوں ہوتے، مگر ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں کہ ان کا سمجھنا عربی سے زیادہ دشوار، اور ہمارے روزمرہ سے بالکل علیحدہ اور باوجود اردو ہونے کے اردو داں حضرات کی سمجھ سے بالکل باہر اور ایک آدھ ترجمہ بامحاورہ اردو کا ہوا بھی تو حکیم علی الاطلاق کے اصلی مفہوم سے منزلوں دور، مخالفین اسلام کے اعتراضات کا مرکز، اسی وجہ سے عام اہل اسلام، خصوصاً شیعی دنیا میں اس کی ایک شدید چیخ پکار تھی، اخبارات الگ غل مچا رہے تھے، مختلف سوسائٹیوں میں ایک طرف اس کی مانگ تھی، آخر خدا کی توفیق شامل حال ہوئی، کچھ احباب کا اصرار ہوا اور میں نے اس کو لکھنا شروع کیا، میں نے

اس کی ابتدا ۱۳۲۶ھ میں کی تھی، اور اسی وجہ سے اس کا تاریخی نام ہمارے کرم فرما فخر حفاظ جناب مولوی سید عبد الجلیل صاحب مارہروی نے **کلام اللہ مترجمہ فرمان علی** رکھا، اس کو شروع کیے چند ہی روز گزرے تھے کہ یہ معلوم کر کے کہ صدر المتکلمین فخر الحکماء جناب مولانا حکیم **سید علی اظہر** صاحب دامت افاداتہ نے ترجمہ مع تفسیر لکھنا شروع کیا ہے، بلکہ بعض اجزاء اس کے شائع بھی ہو گیے تھے، میرا جی چھوٹا جاتا تھا، اور اپنی محنت کو بے کار سمجھنے لگا تھا، کہ اتفاقاً اسی زمانے میں لکھنؤ جانا ہوا، اور جناب ممدوح سے ایک نورانی مجلس میں ملاقات ہونے کا شرف حاصل ہوا، اس وقت تک جتنا ترجمہ کر چکا تھا، میرے ساتھ تھا، بہت اشتیاق سے کچھ تھوڑا سُنا، اور سُن کر بزرگانہ شفقت اور بکمال قدر دانی کی راہ سے فرمایا کہ **واقعی ترجمہ کرنا تھا، یہی حق ہے،** میں ترجمہ نہ کروں گا، تم ہی اس کو پورا کرو، یہ ترجمہ کے لیے پہلا شگون نیک تھا، اس کے بعد میں نے حضرات علماء و مجتہدین کو مختلف مقامات تھوڑا تھوڑا سنایا، الحمد للہ کہ سب نے سن کر فقط زبان ہی سے نہیں، بلکہ لکھ دیا کہ **ایسا عمدہ اور صحیح ترجمہ نظر سے نہیں گزرا،** الٰہی تیرا شکر، اس کے بعد میں نے خاص طور پر لکھنؤ کے بڑے بڑے با فہم اہل زبان کو سنایا، اور سب نے بے حد پسند کیا، غرض کچھ کم و بیش دو برس میں ختم ہوا، پھر اس کے بعد چھپنے میں[1] میں نے وہ زحمتیں اٹھائیں کہ

"دل من داند و من دانم و داند دل من"

میرے پاس الفاظ نہیں کہ بیان کر سکوں، میں اس کا مقر ہوں کہ یہ جیسا میرا جی چاہتا تھا نہیں چھپا، مگر خدا جانتا ہے کہ میں نے اس کی سعی میں وقت، محنت، جان اور مال غرض کسی طرح کوتاہی نہیں کی ہے، اور کوئی ممکن دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے ایک معمولی بات یہی ہے کہ بیسوں فرموں کی چار چار پانچ پانچ بار کاپیاں لکھوانا پڑیں، ہزاروں اوراق چھپے ہوئے دریا میں ٹھنڈے کر دیئے، ان ہی وجوہ اور مجبوریوں سے اس کا ہدیہ بھی معمولاً زیادہ اور گراں معلوم ہوتا ہے۔ جو انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں باقی نہ رہے گا، ابھی پورا چھپنے بھی نہ پایا تھا کہ اشتیاق اور تقاضا کے خطوط نے پریشان کر دیا، ابھی شائع بھی نہ ہوا تھا کہ ترجمہ کے بعض مقامات کو دیکھ کر لکھنؤ کے نامی شاعر جناب مولوی مرزا **محمد ہادی صاحب عزیز** نے مجھے ایک خط لکھا، جس کے بعض **کلمات یہ تھے:-**

"میں اس ترجمہ کا بے حد مشتاق تھا، میرا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ اردو زبان میں نازل ہوتی تو آپ کے ترجمہ میں، اور اس میں ایک لفظ کا فرق نہ ہوتا، یہ تو خود مسلسل ایک کتاب معلوم ہوتی ہے، ترجمہ اور ترجمہ میں یہ سہولت و فصاحت، ہم نے نہ سنا نہ دیکھا، خداوند عالم آپ کو ہمیشہ زندہ رکھے اور ایسے ہی معجزات آپ سے ظہور میں آتے رہیں۔"

غرض خدا خدا کر کے چھپنا بھی ختم ہوا، اور ہدیۂ مختصر آپ کے سامنے حاضر ہے، میں کیا اور میرا ترجمہ کیا، مگر اتنا ضرور عرض کروں گا، کہ آپ کو اس کی قدر اس وقت ہوگی جب آپ اس کو دوسرے ترجموں سے جن کی آج کل بہت شہرت ہے، مقابلہ کر کے دیکھیں گے تعرف الاشیاء باضدادھا میں اس سے زیادہ نہ عرض کروں گا۔

ترجمہ کی تمام خوبیوں کے علاوہ میں نے چند امور کا اور اضافہ کیا ہے، جو غالباً ناظرین کی پسندیدگی اور دلچسپی کا باعث ہوگا:-

(۱) ابتدا میں قرآن مجید کے مضامین کی مفصل فہرست ہے۔ جس میں جداگانہ ابواب قرار دیئے، مثلاً باب الاحکام، باب الفضائل وغیرہ، اور پھر ہر مطالب کے آیات کو مع تعداد آیات و پارہ و سورہ و صفحہ لکھ دیا ہے کہ جس مطلب کو جس وقت چاہیں فوراً نکال لیں۔

(۲) ہر سورے کے آیات کے شمار و اعداد بھی لکھے ہوئے ہیں۔

---

[1] یہ خیال مترجم کا پہلے ایڈیشن کی بابت ہے، اگر مرحوم اس وقت زندہ ہوتے تو بہت خوش ہوتے، حضرات مومنین ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ ناشر

(۳) قریب قریب ہر مضمون کی سُرخی صفحات کے کنارے جلی قلم سے لکھی ہوئی ہے۔
(۴) ہر سورہ کی ابتداء میں حاشیہ پر یہ بیان کر دیا گیا ہے کہ اس سورہ میں خدا نے اخلاق احکام وغیرہ میں کس کس بات کی تعلیم فرمائی۔
(۵) قصص واقعات اور شانِ نزول وغیرہ مستند تفاسیر سے اور فضائل ومناقب خاص علماء اہل بیت کی معتبر کتابوں سے بحوالہ صفحہ وسطر ومطبع حاشیہ پر مندرج ہیں۔ باوجود ان تمام امور کے اسلام کے ہر فرقے کے لوگ بے دقت و بہ شوق ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

آپ حضرات سے ملتمس ہوں کہ دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں، اور خدا کی بارگاہ میں نہایت عاجزی سے عرض ہے کہ اس کو میری مغفرت کا ذریعہ قرار دے، اور جس وقت اور جس روز ہر شخص کے ہاتھ میں اس کا نامۂ عمل ہو میرے داہنے ہاتھ میں قرآن ہو۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

راقم الاثم

ابو الثنا علی بن محمد المدعو بالسید فرمان علی
غفر لہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی

متوطن قصبہ چندن پٹی

قرآن مجید کے مضامین کی مفصل فہرست

باب التوحید

خدا کا وجود

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١	بقرہ	٢٨ و ٢٩	٧
٢	بقرہ	١٦٤، ١٦٥	١٣٢
٢	بقرہ	٥٨	٥٧
٧	انعام	١ و ٣	١٧٥
٧	انعام	٢ـ	١٨٧
٧	انعام	٩٦ و ١٠٠	١٩٢
٨	انعام	١٤١، ١٤٢	٢٠١
٨	انعام	١٦٦	٢٠٦
٨	اعراف	٥٧	٢١٧
٩	اعراف	١٨٥	٢٣٨
٩	اعراف	١٨٦	٢٤٠
١١	یونس	٥ و ٧	٢٨٧
١١	یونس	٢٢ و ٢٣	٢٩٠
١١	یونس	٣١ و ٣٣	٢٩٢
١١	یونس	٦٧	٢٩٨
١١	یونس	١٠١	٣٠٣
١٢	ہود	٧	٣٠٦
١٣	یوسف	١٠٥	٣٤٢
١٣	رعد	٢ تا ٤	٣٤٣
١٣	رعد	١٢ و ١٣	٣٤٥
١٣	ابراہیم	١٠	٣٥٤
١٤	نحل	١٠ تا ١٦	٣٦٩ ٣٧٠
١٤	نحل	٥١	٣٧٥

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١٥	بنی اسرائیل	٦٦	٣٩٩
١٦	طٰہٰ	٥٣ و ٥٥	٤٣٤
١٧	انبیاء	٣٣	٤٤٨
١٧	حج	٦٥ و ٦٦	٤٦٩
١٨	مومنون	٧٨ تا ٨٠	٤٨٠
١٨	نور	٤١ تا ٤٥	٥٠٢
١٩	فرقان	٤٥ تا ٤٩	٥٠٣
١٩	فرقان	٥٣ و ٥٤	٥٠٣
١٩	فرقان	٦١ تا ٦٣	٥٠٤
١٩	شعراء	٧ و ٨	٥٠٦
١٩	شعراء	٢٣ تا ٢٨	٥٠٨
٢٠	نمل	٨٦	٥٣١
٢٠	عنکبوت	٤٤	٥٥٥
٢١	عنکبوت	٦٣	٥٥٨
٢١	روم	١٨ تا ٢٧	٥٦١
٢١	روم	٣٣	٥٦٣
٢١	روم	٣٧	٥٦٤
٢١	روم	٤٦	٥٦٥
٢١	روم	٤٨	٥٦٥
٢١	روم	٥٤	٥٦٦
٢١	لقمان	٢٠	٥٧٠
٢١	لقمان	٣١	٥٧٢
٢١	سجدہ	٢٦ و ٢٧	٥٧٦
٢٢	احزاب	٤٣	٥٨٥
٢٢	فاطر	٢٨ و ٢٩	٦٠٥
٢٢	فاطر	٤١	٦٠٧
٢٣	یٰسٓ	٣٣ تا ٤٤	٦١١ و ٦١٢

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢٣	زمر	٢١	٦٣٦
٢٤	زمر	٤٢	٦٣٩
٢٤	مومن	٤٣	٦٤٢
٢٤	مومن	٦١ تا ٦٤	٦٥٥
٢٤	مومن	٦٧ و ٦٨	٦٥٦
٢٤	مومن	٧٩، ٨١	٦٥٧
٢٤	حٰم سجدہ	٩ تا ١٢	٦٦٠
٢٤	حٰم سجدہ	٣٩	٦٦٤
٢٥	شوریٰ	٢٥ تا ٢٩	٦٧٢
٢٥	شوریٰ	٣١ تا ٣٣	٦٧٣
٢٥	زخرف	٩ تا ١٣	٦٧٧
٢٥	زخرف	٨٤	٦٨٤
٢٥	زخرف	٨٧	٦٨٤
٢٥	جاثیہ	١ تا ٦	٦٨٩
٢٥	جاثیہ	١٢ و ١٣	٦٩٠
٢٦	فتح	٤	٧٠٦
٢٦	فتح	٢٤	٧١٠
٢٦	فتح	٢٨	٧١١
٢٦	ق	٦ و ١١	٧١٦
٢٦	ذاریات	١٥ و ١٦	٧٢٠
٢٧	طور	٣٥	٧٢٦
٢٧	واقعہ	٥٧ تا ٥٩	٧٤١
٢٧	واقعہ	٦٣ و ٧٣	٧٤٢
٢٧	حدید	٤	٧٤٤
٢٧	حدید	٩	٧٤٤
٢٨	حشر	٢	٧٥٥
٢٨	صف	٩	٧٦٤

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
٢٨	جمعہ	٣ و ٤	٧٦٥
٢٨	تغابن	٢ تا ٤	٧٦٩
٢٩	ملک	١ تا ٣	٧٧٧
٢٩	ملک	١٥	٧٧٩
٢٩	ملک	٣٣	٧٨٠
٢٩	مرسلات	٢٠ و ٢٧	٨٠٤
٣٠	غاشیہ	١٧ و ٢٠	٨٢١

توحید

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
١	بقرہ	١٣٩	٢٧
٢	بقرہ	١٦٤	٣٢
٣	بقرہ	٢٥٥	٥٦
٣	آل عمران	٢٠	٦٦
٣	آل عمران	٦	٦٧
٣	آل عمران	١٨	٦٩
٣	آل عمران	٦٢	٧٨
٥	نساء	٨٧	١٢٥
٦	نساء	١٧١	١٤٤
٦	مائدہ	٧٣	١٦٤
٧	انعام	٤	١٧٦
٧	انعام	٢٠	١٧٨
٧	انعام	١٠٢	١٩٣
٨	اعراف	١٥٨	٢٣٤
١١	توبہ	١٢٩	٢٨٥
١٣	رعد	١٥	٣٤٥
١٣	رعد	١٦	٣٤٦
١٤	نحل	٢٢	٣٧١

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۴	نحل	۵۱	۳۷۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۳	۳۹۵
۱۶	کہف	۱۱۰	۴۲۱
۱۶	طٰہٰ	۸	۴۳۱
۱۶	طٰہٰ	۱۰۳	۴۴۰
۱۷	انبیاء	۲۲	۴۴۶
۱۷	انبیاء	۲۵	۴۴۷
۱۷	انبیاء	۱۰۸	۴۵۸
۱۷	حج	۳۴	۴۶۴
۱۸	مومنون	۱۱۶	۴۸۳
۲۰	قصص	۷۰	۵۴۴
۲۱	عنکبوت	۴۶	۵۵۵
۲۲	فاطر	۳	۶۰۱
۲۳	صافات	۴	۶۱۶
۲۳	ص	۵	۶۲۶
۲۳	ص	۶۵	۶۳۱
۲۳	زمر	۴	۶۳۴
۲۳	زمر	۶	۶۳۴
۲۴	مومن	۳	۶۴۵
۲۴	مومن	۲۶	۶۴۷
۲۴	مومن	۶۵	۶۵۵
۲۵	زخرف	۸۴	۶۸۴
۲۷	دخان	۸	۶۸۵
۲۸	حشر	۲۳	۷۵۹
۲۸	تغابن	۱۳	۷۷۱
۲۹	مزمل	۹	۷۹۵
۳۰	اخلاص	۱	۸۳۴

صفات ثبوتیہ (کمالیہ)

حیات

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۵۶
۳	آل عمران	۳۰	۶۶
۱۶	طٰہٰ	۱۲۱	۴۴۲
۱۹	فرقان	۵۸	۵۰۴
۲۳	مومن	۶۵	۶۵۵

ازلیت و ابدیت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۷	نجم	۱۵	۷۲۸
۲۷	نجم	۴۲	۷۳۰
۲۷	رحمٰن	۲۷	۷۳۶
۲۷	حدید	۳	۷۴۴

قدرت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۰	۶
۱	بقرہ	۱۰۶	۲۱
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۲
۲	بقرہ	۱۴۵	۲۹
۳	بقرہ	۲۵۹	۵۸
۳	بقرہ	۲۸۴	۶۵
۳	آل عمران	۲۹	۷۸
۴	آل عمران	۱۸۹	۱۴۲
۵	نساء	۱۳۳، ۱۳۴	۱۳۵
۶	نساء	۱۴۹	۱۳۹
۶	مائدہ	۱۷	۱۵۱
۶	مائدہ	۳۹	۱۵۶
۷	مائدہ	۱۲۰	۱۷۵
۷	انعام	۱۸	۱۷۸
۷	انعام	۶۱	۱۸۶
۱۴	نحل	۴۰	۳۷۴
۱۴	نحل	۷۷	۳۸۹
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۰۳
۱۷	حج	۶	۴۵۸
۱۸	مومنون	۹۵	۴۸۱
۱۹	فرقان	۵۴	۵۰۳
۲۰	عنکبوت	۲۰	۵۵۱
۲۱	روم	۵۴	۵۶۶
۲۲	فاطر	۴۴	۶۰۷
۲۳	یٰسٓ	۱۲	۶۰۹
۲۵	شوریٰ	۵۰	۶۷۵
۲۵	زخرف	۴۲	۶۸۰
۲۶	احقاف	۲۳	۶۹۸
۲۷	حدید	۲	۷۴۳
۲۹	معارج	۴۰	۷۸۰

علم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۹	۷
۱	بقرہ	۳۰تا۳۳	۸
۱	بقرہ	۷۷	۱۵
۱	بقرہ	۱۱۵	۲۳
۲	بقرہ	۲۱۶	۴۵
۲	بقرہ	۲۳۲	۴۹
۲	بقرہ	۲۳۳	۴۹
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۱
۳	بقرہ	۲۵۵، ۲۵۶	۵۷
۳	بقرہ	۲۸۲، ۲۸۳	۵۷
۳	آل عمران	۲۹	۶۵
۵	نساء	۱۲۷	۱۲۰
۷	مائدہ	۹۷	۱۳۴
۷	انعام	۴	۱۷۶
۷	انعام	۶۰، ۶۱	۱۸۵
۷	انعام	۸۱	۱۸۹
۸	انعام	۱۱۷	۱۹۶
۱۰	توبہ	۷۸	۲۷۴
۱۱	توبہ	۱۱۵	۲۹۲
۱۱و۱۲	ہود	۵و۶	۳۰۵
۱۳	رعد	۸تا۱۰	۳۴۵
۱۳	رعد	۴۲	۳۵۱
۱۳	ابراہیم	۳۸	۳۵۹
۱۴	حجر	۲۴، ۲۵	۳۶۳
۱۴	نحل	۱۹	۳۷۰
۱۴	نحل	۲۳	۳۷۱
۱۵	بنی اسرائیل	۲۵	۳۹۲
۱۵	بنی اسرائیل	۴۷	۳۹۶
۱۵	بنی اسرائیل	۵۴، ۵۵	۳۹۷
۱۵	بنی اسرائیل	۸۴	۴۰۱
۱۶	کہف	۲۶	۴۰۹
۱۶	مریم	۹۵	۴۳۰
۱۶	طٰہٰ	۷	۴۳۱
۱۶	طٰہٰ	۱۱۵	۴۴۱
۱۷	حج	۶۸	۴۶۹
۱۷	حج	۷۰	۴۷۰
۱۷	حج	۷۶	۴۷۱
۱۸	نور	۴۱	۴۹۱
۱۸	نور	۶۴	۴۹۶
۲۰	نمل	۷۴، ۷۵	۵۲۹
۲۰	قصص	۶۹	۵۴۴
۲۱	عنکبوت	۴۲	۵۵۴
۲۱	عنکبوت	۵۱	۵۵۶
۲۱	عنکبوت	۶۲	۵۵۷
۲۱	لقمان	۱۶	۵۶۹
۲۱	لقمان	۲۲	۵۷۱
۲۱	لقمان	۳۴	۵۷۲
۲۲	احزاب	۵۴	۵۸۸
۲۲	سبا	۲	۵۹۱
۲۲	فاطر	۱۲	۶۰۲
۲۳	یٰسین	۷۶	۶۱۵
۲۴	مومن	۷	۶۴۶
۲۴	مومن	۱۶	۶۴۷
۲۴	مومن	۱۹	۶۴۸
۲۵	حٰم سجدہ	۴۷	۶۶۶
۲۵	شوریٰ	۱۲	۶۶۹
۲۶	حجرات	۱۳	۷۱۴
۲۶	حجرات	۱۶	۷۱۵
۲۶	قٓ	۴	۷۱۶
۲۶	قٓ	۱۶	۷۱۷
۲۶	قٓ	۴۵	۷۲۶
۲۷	نجم	۳۰	۷۲۹
۲۷	حدید	۳و۴	۷۴۴
۲۷	حدید	۶	۷۴۴
۲۸	مجادلہ	۷	۷۵۱

پاره	سوره	آیة	صفحه
۲۸	ممتحنہ	۱	۷۵۹
۲۸	تغابن	۴	۷۷۰
۲۸	طلاق	۱۲	۷۷۴
۲۹	ملک	۱۳و۱۴	۷۷۹
۲۹	قلم	۷	۷۸۱
۲۹	جن	۲۸	۷۷۹
۳۰	اعلیٰ	۷	۸۱۹

علمِ غیب

پاره	سوره	آیة	صفحه
۷	انعام	۶۰	۱۸۵
۷	انعام	۷۴	۱۸۸
۱۰	توبہ	۷۸	۲۷۴
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۲۴
۱۳	رعد	۸تا۱۱	۳۴۵
۱۴	نحل	۷۷	۳۸۰
۱۵	کہف	۲۶	۴۲۶
۱۸	مومنون	۹۲	۴۸۱
۲۰	نمل	۶۵	۵۲۸
۲۱	سجدہ	۶	۵۵۴
۲۲	سبا	۳	۵۹۲
۲۲	سبا	۴۸	۵۹۹
۲۲	فاطر	۳۸	۶۰۶
۲۶	حجرات	۱۸	۷۱۵
۲۸	تغابن	۱۸	۷۷۱
۲۹	جن	۲۶/۲۸	۷۹۴

ادراک

پاره	سوره	آیة	صفحه
۱	بقرہ	۷۴	۱۵
۱	بقرہ	۸۵	۱۷
۱	بقرہ	۹۶	۱۹
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۲
۲	بقرہ	۱۱۴	۲۹
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۰
۲	بقرہ	۲۳۴	۵۰
۳	آل عمران	۴	۶۷

پاره	سوره	آیة	صفحه
۵	نساء	۱۲۶	۱۳۴
۵	نساء	۱۳۴	۱۳۷
۷	انعام	۱۴	۱۷۸
۷	انعام	۱۹	۱۷۸
۷	انعام	۷۴	۱۸۸
۷	انعام	۱۰۲/۱۰۳	۱۹۳
۷	انعام	۱۱۵	۱۹۵
۸	انعام	۱۳۲	۱۹۸
۱۱	یونس	۱۶۱	۳۴۱
۱۳	ابراہیم	۴۲	۳۵۹
۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	۳۹۱
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۳۹۳
۱۵	بنی اسرائیل	۶۰	۳۹۸
۱۷	انبیاء	۴۷	۴۵۰
۲۱	لقمان	۲۹	۵۷۱
۲۴	مومن	۱۶	۶۴۷
۲۴	مومن	۲۰	۶۴۸
۲۷	حدید	۴	۷۴۴
۲۸	مجادلہ	۱	۷۵۰

ارادہ واختیار

پاره	سوره	آیة	صفحه
۳	بقرہ	۲۵۳	۵۶
۳	بقرہ	۲۸۴	۶۵
۳	آل عمران	۶	۶۷
۴	آل عمران	۱۲۹	۹۰
۶	مائدہ	۶۴	۱۶۲
۷	انعام	۱۹	۱۷۸
۷	انعام	۴۰	۱۸۱
۸	انعام	۱۲۵	۱۹۷
۸	انعام	۱۵	۲۰۳
۱۱	یونس	۹۹	۳۰۳
۱۳	رعد	۲۷	۳۴۹
۱۳	رعد	۳۱	۳۴۹
۱۳	رعد	۳۹	۳۵۱
۱۳	ابراہیم	۲۷	۳۵۷
۱۴	نحل	۹	۳۶۹

پاره	سوره	آیة	صفحه
۱۴	نحل	۹۳	۳۸۳
۱۵	بنی اسرائیل	۵۴	۳۹۳
۱۷	حج	۱۴	۴۶۰
۱۷	حج	۱۸	۴۶۱
۲۰	عنکبوت	۲۱	۵۵۱
۲۱	سجدہ	۱۳	۵۷۵
۲۲	فاطر	۱۷	۶۰۳
۲۲	فاطر	۲۳	۶۰۴
۲۳	زمر	۲۳	۶۲۷
۲۴	مومن	۱۵	۶۴۷
۲۵	شوریٰ	۸	۶۶۸
۲۸	جمعہ	۴	۷۶۶
۲۹	مدثر	۳۱	۷۹۸
۲۹	مدثر	۵۶	۷۹۹
۲۹	دہر	۳۱	۸۰۳
۳۰	بروج	۱۶	۸۱۷

تکلم

پاره	سوره	آیة	صفحه
۳	بقرہ	۲۵۳	۵۶
۶	نساء	۱۶۴	۱۴۲
۹	اعراف	۱۴۴	۲۳۰
۱۰	توبہ	۶	۲۵۸
۲۵	شوریٰ	۵	۶۷۵

صدق

پاره	سوره	آیة	صفحه
۴	آل عمران	۹۵	۸۴
۵	نساء	۸۷	۱۲۵
۵	نساء	۱۲۲	۱۳۳
۸	انعام	۱۶	۱۹۵
۱۱	یونس	۵۵	۲۹۶
۱۳	ابراہیم	۴۷	۳۶۰
۲۱	روم	۶	۴۷۲
۲۳	زمر	۲۰	۶۳۶

دیگر صفات ایجاد وخلق

پاره	سوره	آیة	صفحه
۱	بقرہ	۲۹	۸
۲	بقرہ	۱۱۷	۲۳
۳	آل عمران	۶	۶۷
۳	آل عمران	۴۷	۷۵
۴	نساء	۲	۱۰۵
۷	انعام	۲و۳	۱۷۵
۷	انعام	۵	۱۷۷
۷	انعام	۷۳	۱۸۷
۷	انعام	۹۶و۹۷	۱۹۲
۷	انعام	۱۰۲/۱۰۳	۱۹۳
۸	اعراف	۵۴	۲۱۶
۱۱	یونس	۴و۵	۲۸۷
۱۲	ہود	۷	۳۰۶
۱۳	ابراہیم	۱۰	۳۵۴
۱۳	ابراہیم	۱۹	۳۵۵
۱۳	ابراہیم	۳۲	۳۵۸
۱۴	حجر	۱۶تا۲۳	۳۶۲
۱۴	حجر	۲۶و۲۷	۳۶۳
۱۴	حجر	۸۵و۸۶	۳۶۷
۱۴	نحل	۳تا۵	۳۶۹
۱۵	بنی اسرائیل	۸۵	۴۰۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۰۳
۱۷	انبیاء	۳۰تا۳۳	۴۴۸
۱۷	حج	۶۱	۴۶۸
۱۸	مومنون	۱۷	۴۷۳
۱۸	نور	۴۵	۴۹۲
۱۸	فرقان	۱و۲	۴۹۷
۱۹	فرقان	۴۵و۴۹	۵۰۲
۱۹	فرقان	۵۳و۵۴	۵۰۳
۱۹	فرقان	۵۹	۵۰۴
۲۰	قصص	۶۸	۵۴۴

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۲۰	عنکبوت	۴۴	۵۵۵
۲۱	روم	۱۱	۵۶۰
۲۱	روم	۱۹و۲۲	۵۶۱
۲۱	روم	۵۴	۵۶۶
۲۱	لقمان	۱۰و۱۱	۵۶۸
۲۱	سجدہ	۴	۵۷۳
۲۱	سجدہ	۷	۵۷۴
۲۲	فاطر	۱۲و۱۴	۶۰۳
۲۳	یٰسٓ	۷۷تا۸۳	۶۱۵
۲۳	صافات	۶	۶۱۶
۲۳	صافات	۹۶	۶۲۱
۲۳	ص	۲۷	۶۲۹
۲۴	زمر	۴و۶	۶۳۴
۲۴	زمر	۲۴	۶۴۲
۲۴	مومن	۶۰و۶۴	۶۵۵
۲۴	مومن	۶۷	۶۵۶
۲۴	مومن	۷۹	۶۵۷
۲۵	شوری	۱۱	۶۶۹
۲۵	شوریٰ	۴۹و۵۰	۶۷۵
۲۵	زخرف	۱۰و۱۲	۶۷۷
۲۵	دخان	۷و۸	۶۸۵
۲۶	جاثیہ	۲۲	۶۹۱
۲۶	حجرات	۱۳	۷۱۴
۲۷	ذاریات	۴۷و۴۹	۷۲۳
۲۷	نجم	۴۵	۷۳۰
۲۷	رحمٰن	۳	۷۳۴
۲۷	رحمٰن	۱۰و۱۷	۷۳۵
۲۷	حدید	۴	۷۴۴
۲۷	حدید	۶	۷۴۴
۲۸	حشر	۲۴	۷۵۹
۲۸	تغابن	۳	۷۷۰
۲۸	طلاق	۱۲	۷۷۴
۲۹	ملک	۲و۴	۷۷۸
۲۹	معارج	۲۹	۷۸۸
۲۹	دہر	۲۸	۸۰۳
۳۰	بروج	۱۶	۸۱۷
۳۰	اعلیٰ	۱تا۵	۸۱۹
۳۰	علق	۱و۲	۸۲۶

مِلک و مُلک

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۱	حمد	۴	۲
۱	بقرہ	۱۰۷	۲۲
۱	بقرہ	۱۱۵و۱۱۶	۲۳
۲	بقرہ	۲۴۸	۵۴
۳	بقرہ	۲۸۴	۶۵
۳	آل عمران	۲۶	۶۱
۴	آل عمران	۱۰۹	۸۶
۴	آل عمران	۱۲۹	۹۰
۴	آل عمران	۱۵۰	۹۳
۴	آل عمران	۱۸۹	۱۰۲
۵	نساء	۱۲۶	۱۳۴
۵	نساء	۱۳۱ / ۱۳۲	۱۳۵
۶	مائدہ	۱۷و۱۸	۱۵۲ ۱۵۳
۷	مائدہ	۴۱	۱۵۶
۷	مائدہ	۱۲۰	۱۵۵
۷	انعام	۴	۱۷۶
۷	انعام	۱۳و۱۴	۱۷۷
۷	انعام	۷۳	۱۸۷
۱۱	توبہ	۱۱۶	۲۸۳
۱۱	یونس	۵۵	۲۹۶
۱۱	یونس	۶۶	۲۹۷
۱۲	ہود	۵۶	۳۴۴
۱۳	ابراہیم	۲	۳۵۲
۱۴	نحل	۵۲	۳۷۶
۱۶	مریم	۶۵	۴۲۸
۱۶	طٰہٰ	۶	۴۳۱
۱۶	طٰہٰ	۱۱۹	۴۴۲
۱۷	انبیاء	۱۹	۴۴۶
۱۷	حج	۶۱	۴۶۸
۱۷	حج	۶۴	۴۶۹
۱۸	نور	۴۴	۴۹۴
۱۸	نور	۶۴	۴۹۶
۱۸	فرقان	۲	۴۹۷
۱۹	روم	۲۶ / ۲۷	۵۶۲
۲۱	لقمان	۲۶	۵۷۱
۲۱	سجدہ	۲۷	۵۷۷
۲۲	سبا	۱	۵۹۱
۲۲	فاطر	۴۲	۶۰۷
۲۳	یٰسٓ	۸۳	۶۱۶
۲۳	صافات	۵	۶۱۶
۲۳	ص	۶۶	۶۳۲
۲۴	زمر	۴۴	۶۴۰
۲۵	شوریٰ	۴	۶۶۷
۲۵	شوریٰ	۴۹	۶۷۵
۲۵	زخرف	۸۵	۶۸۶
۲۵	جاثیہ	۲۷	۶۹۲
۲۶	فتح	۴	۷۰۶
۲۶	فتح	۱۴	۷۰۸
۲۷	نجم	۲۵	۷۲۸
۲۷	نجم	۳۱	۷۲۹
۲۷	حدید	۲	۷۴۳
۲۷	حدید	۵	۷۴۳
۲۹	ملک	۱	۷۷۷
۲۹	مزمل	۹	۷۹۵
۲۹	مدثر	۲۱	۷۹۸
۳۰	نبا	۳۷	۸۰۷
۳۰	ناس	۲	۸۳۵

حِلم

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۵	۴۷
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۱
۳	بقرہ	۲۶۳	۵۹
۴	آل عمران	۱۵۵	۹۵
۷	مائدہ	۱۰۱	۱۷۰
۱۱	یونس	۱۱	۲۸۸
۱۴	نحل	۶۱	۳۷۷
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۳۹۵
۱۵	کہف	۵۸	۴۱۵
۱۷	حج	۵۹	۴۶۸
۲۲	احزاب	۵۱	۴۸۷
۲۲	فاطر	۴۶	۶۰۸
۲۸	تغابن	۱۷	۷۷۱

عفو و مغفرت

پارہ	سورہ	آیة	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۲
۲	بقرہ	۱۷۴	۳۴
۲	بقرہ	۱۷۸	۳۶
۳	آل عمران	۲۱	۷۲
۵	نساء	۴۸	۱۱۷
۵	نساء	۱۱۰	۱۳۱
۶	نساء	۱۴۹	۱۳۹
۶	مائدہ	۳۹،۴۰	۱۵۶
۷	مائدہ	۹۸	۱۷۰
۷	انعام	۵۵	۱۸۴
۱۳	رعد	۶	۳۴۴
۱۴	حجر	۴۹	۳۶۵
۱۵	بنی اسرائیل	۲۵	۳۹۳
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۳۹۵
۱۵	کہف	۵۸	۴۱۵
۱۶	طٰہٰ	۸۵	۴۳۸
۱۷	حج	۶۰	۴۶۸
۲۲	احزاب	۷۳	۵۹۱
۲۴	زمر	۳۵	۶۳۸
۲۴	زمر	۳۷	۶۴۱
۲۴	مومن	۳	۶۴۵
۲۵	شوریٰ	۲۵	۶۷۲
۲۵	شوریٰ	۳۰	۶۷۲
۲۷	نجم	۲۳	۷۲۹
۲۹	مدثر	۵۶	۷۹۹

رافت و رحمت

پاره	سوره	آیة	صفحه
۱	حمد	۳	۲
۱	بقرہ	۳۷	۹
۱	بقرہ	۱۰۵	۲۱
۲	بقرہ	۱۴۴	۲۹
۲	بقرہ	۱۸۶/۱۸۷	۳۷
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۳
۲	بقرہ	۲۵۲	۵۶
۳	بقرہ	۲۸۶	۶۶
۵	نساء	۲۹	۱۱۳
۵	نساء	۱۴۷	۱۳۹
۶	مائدہ	۳۹	۱۵۶
۷	مائدہ	۹۸	۱۷۰
۷	انعام	۱۳	۱۷۷
۸	انعام	۱۳۳	۱۹۹
۹	اعراف	۱۵۶	۲۳۳
۱۲	ہود	۶۱	۳۱۵
۱۲	ہود	۹۰	۳۲۰
۱۳	یوسف	۵۶	۳۳۴
۱۳	یوسف	۸۷	۳۳۹
۱۳	یوسف	۹۲	۳۴۰
۱۳	رعد	۱۱	۳۴۵
۱۴	حجر	۴۹	۳۶۵
۱۴	حجر	۵۶	۳۶۵
۱۴	نحل	۱۸	۳۷۰
۱۵	کہف	۵۸	۴۱۵
۱۶	کہف	۸۲	۴۱۸
۱۶	طٰہٰ	۵	۴۳۱
۱۷	انبیاء	۱۱۲	۴۵۷
۱۸	مومنون	۱۰۹	۴۸۲
۱۹	فرقان	۶۰	۵۰۴
۱۹	شعرا	۹	۵۰۷
۲۲	احزاب	۴۳	۵۸۵
۲۳	صافات	۷۶	۶۲۹
۲۳	ص	۴۳	۶۳۰
۲۴	زمر	۵۳	۶۴۱
۲۴	مومن	۷	۶۴۶
۲۴	مومن	۶۰	۶۵۴
۲۵	شوریٰ	۲۵	۶۷۲
۲۵	زخرف	۳۲تا۳۴	۶۷۴
۲۷	حدید	۹	۷۴۵
۳۰	نبا	۳۷	۸۰۷

رزّاقیت

پاره	سوره	آیة	صفحه
۷	انعام	۱۵	۱۷۷
۱۳	ہود	۶	۳۰۷
۱۳	رعد	۲۶	۳۴۸
۱۴	حجر	۱۹,۲۲	۳۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۳۰	۳۹۳
۱۷	حج	۵۸	۴۶۸
۱۸	نور	۳۸	۴۹۰
۲۱	عنکبوت	۶۰	۵۵۷
۲۱	عنکبوت	۶۲	۵۵۷
۲۱	روم	۳۷	۵۶۴
۲۱	روم	۴۰	۵۶۸
۲۲	سبا	۳۶	۶۰۱
۲۴	زمر	۵۲	۶۲۷
۲۴	مومن	۱۳	۶۶۹
۲۵	شوریٰ	۱۲	۶۷۰
۲۵	شوریٰ	۱۹	۷۲۱
۲۷	ذاریات	۲۲	۷۴۴
۲۷	ذاریات	۵۸	۷۲۳
۲۸	جمعہ	۱۱	۷۶۷
۳۰	قریش	۴	۸۲۲

قوّت و غلبہ

پاره	سوره	آیة	صفحه
۲	بقرہ	۱۶۴	۳۲
۱۰	انفال	۴۹	۲۵۲
۱۰	انفال	۵۲	۲۵۲
۱۰	انفال	۶۳	۲۵۴
۱۲	ہود	۶۶	۳۱۵
۱۵	کہف	۳۹	۴۱۱
۱۷	حج	۴۰	۴۶۵
۱۷	حج	۷۴	۴۷۱
۱۹	شعرا	۹	۵۰۷
۲۱	روم	۲۷	۵۶۲
۲۱	احزاب	۲۵	۵۸۲
۲۴	مومن	۲۴	۶۴۸
۲۴	حم سجدہ	۱۶	۶۶۱
۲۵	شوریٰ	۱۹	۶۷۰
۲۷	ذاریات	۵۸	۷۲۳
۲۷	حدید	۲۵	۷۴۸
۲۸	مجادلہ	۲۱	۷۵۴
۳۰	الطارق	۱۲	۸۱۸

قہر

پاره	سوره	آیة	صفحه
۷	انعام	۱۹	۱۷۸
۷	انعام	۶۱	۱۸۵
۱۲	یوسف	۳۹	۳۳۱
۱۳	رعد	۱۶	۳۴۶
۱۳	ابراہیم	۴۸	۳۶۰
۲۴	ص	۶۵	۶۳۲
۲۴	مومن	۱۶	۶۴۷

صفات سلبیہ (جلالیہ)

ردِّ شرک (اُس کا شریک نہیں)

پاره	سوره	آیة	صفحه
۱	حمد	۵	۲
۱	بقرہ	۱۱۶	۲۳
۲	بقرہ	۱۶۶	۳۳
۳	آل عمران	۶۴	۷۸
۵	نساء	۳۶	۱۱۵
۵	نساء	۴۸	۱۱۷
۵	نساء	۱۱۶/۱۱۹	۱۳۲/۱۳۳
۶	نساء	۱۷۱	۱۴۴
۶	مائدہ	۷۲و۷۳	۱۶۴
۶	مائدہ	۷۶	۱۶۵
۷	انعام	۱۵	۱۷۷
۷	انعام	۱۸	۱۷۸
۷	انعام	۴۰تا۴۲	۱۸۱
۷	انعام	۴۷	۱۸۳
۷	انعام	۵۷	۱۸۴
۷	انعام	۶۳و۶۵	۱۸۶
۷	انعام	۷۱	۱۸۷
۷	انعام	۸۹	۱۸۸
۷	انعام	۹۱	۱۹۰
۷	انعام	۱۰۰و۱۰۲	۱۹۳
۷	انعام	۱۱۴	۱۹۵
۸	انعام	۱۳۶	۱۹۹
۸	انعام	۱۵۱	۲۰۳
۸	انعام	۱۶۲/۱۶۴	۲۰۶
۸	اعراف	۳۳	۲۱۱
۹	اعراف	۳۷	۲۱۲
۹	اعراف	۱۸۸	۲۴۰
۹	اعراف	۱۹۰و۱۹۵	۲۴۱
۹	اعراف	۱۹۷	۲۴۲
۱۰	توبہ	۳۰,۳۲	۲۶۳
۱۱	یونس	۱۸	۲۸۴
۱۱	یونس	۳۴,۳۵	۲۸۹
۱۱	یونس	۴۹	۲۹۳
۱۱	یونس	۶۴	۲۹۵
۱۱	یونس	۱۰۴و۱۰۷	۲۹۸
۱۱	ہود	۲	۳۰۵
۱۲	یوسف	۳۸	۳۳۱
۱۲	یوسف	۴۰	۳۳۱
۱۳	یوسف	۱۰۶	۳۴۲
۱۳	یوسف	۱۰۸	۳۴۲
۱۳	رعد	۱۴	۳۴۶
۱۳	رعد	۱۶	۳۴۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۳	رعد	۳۳	۳۵۰
۱۳	رعد	۳۷	۳۵۷
۱۳	ابراہیم	۳۰	۳۵۷
۱۴	نحل	۲۰،۲۱	۳۷۱
۱۴	نحل	۴۹ و ۵۰	۳۷۵
۱۴	نحل	۵۳ و ۶	۳۷۶
۱۴	نحل	۷۳	۳۷۷
۱۵	بنی اسرائیل	۲۲،۲۳	۳۷۹، ۳۹۲
۱۵	بنی اسرائیل	۴۰	۳۹۵
۱۵	بنی اسرائیل	۵۶،۵۷	۳۹۷
۱۵	بنی اسرائیل	۶۷	۳۹۹
۱۶	کہف	۱۱۰	۴۲۱
۱۶	مریم	۳۵،۳۶	۴۲۴
۱۶	مریم	۸۱ تا ۸۲	۴۲۹
۱۶	مریم	۸۹ تا ۹۲	۴۳۰
۱۷	انبیاء	۲۱ تا ۲۶	۴۴۶
۱۷	انبیاء	۲۹	۴۴۷
۱۷	انبیاء	۴۳	۴۴۹
۱۷	انبیاء	۹۸،۱۰۰	۴۵۶
۱۷	حج	۱۲ و ۱۳	۴۶۰
۱۷	حج	۶۲	۴۷۰
۱۷	حج	۷۱	۴۸۰
۱۸	مومنون	۸۳ تا ۹۲	۴۸۱
۱۸	مومنون	۱۱۷	۴۸۳
۱۸	فرقان	۲ و ۳	۴۹۱
۱۹	فرقان	۵۵	۵۰۳
۱۹	شعراء	۲۱۳	۵۱۱
۱۹،۲۰	نمل	۵۹،۶۴	۵۲۱
۲۰	نمل	۹۱	۵۲۸
۲۰	قصص	۸۷،۸۸	۵۳۱، ۵۴۲
۲۰	عنکبوت	۱۷	۵۵۰
۲۱	عنکبوت	۵۶	۵۵۷
۲۱	عنکبوت	۶۵،۶۶	۵۵۸
۲۱	روم	۳۴،۳۵	۵۶۸
۲۱	روم	۴	۵۶۹

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۱	لقمان	۱۳	۵۶۹
۲۱	لقمان	۳۲	۵۷۲
۲۱	احزاب	۱۷	۵۸۰
۲۲	سبا	۲۳	۵۹۵
۲۲	سبا	۲۴	۵۹۵
۲۲	سبا	۲۷	۵۹۶
۲۲	فاطر	۳	۶۰۱
۲۲	فاطر	۱۴،۱۵	۶۰۲
۲۲	فاطر	۴۱	۶۰۷
۲۲	یٰس	۷۴، ۷۵	۶۱۵
۲۳	زمر	۲ تا ۴	۶۳۳، ۶۳۴
۲۳	زمر	۱۲ تا ۱۴	۶۳۵
۲۴	زمر	۳۸	۶۳۹
۲۴	زمر	۴۳	۶۴۰
۲۴	زمر	۶۴،۶۶	۶۴۳
۲۴	مومن	۱۴	۶۴۷
۲۴	مومن	۳۰	۶۴۸
۲۴	مومن	۶۵	۶۵۵
۲۴	مومن	۷۳ تا ۷۶	۶۵۶
۲۴	حٰم سجدہ	۳۷،۳۸	۶۶۴
۲۵	حٰم سجدہ	۴۸	۶۶۴
۲۵	شوریٰ	۹	۶۶۸
۲۵	شوریٰ	۲۱	۶۷۱
۲۵	شوریٰ	۴۶	۶۷۴
۲۵	زخرف	۱۶،۱۸	۶۷۷
۲۵	زخرف	۴۵	۶۸۰
۲۵	زخرف	۶۴	۶۸۲
۲۵	زخرف	۸۱	۶۸۴
۲۵	زخرف	۸۶	۶۸۴
۲۶	احقاف	۴ و ۶	۶۹۴
۲۶	احقاف	۲۸	۶۹۸
۲۶	فتح	۱۱	۷۰۷، ۷۰۸
۲۷	ذاریات	۵۱	۷۲۳
۲۷	طور	۳۹	۷۲۶
۲۷	طور	۴۳	۷۲۶

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۷	نجم	۳۰ تا ۳۲	۷۲۸
۲۹	ملک	۲۰ و ۲۱	۷۷۹
۲۹	ملک	۲۸ تا ۳۰	۷۸۰
۲۹	قلم	۴۱	۷۸۳
۲۹	جن	۱۸	۷۹۳
۲۹	جن	۲۰،۲۳	۷۹۳
۳۰	بینہ	۵	۷۸۹
۳۰	کافرون	۱ تا ۶	۸۳۳
۳۰	اخلاص	۱ تا ۴	۸۳۵

عدم رویت

(خدا کو دیکھ نہیں سکتے)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۵۵	۱۱
۶	نساء	۱۵۳	۱۴۰
۷	انعام	۱۰۴	۱۹۳
۹	اعراف	۱۴۳	۲۳۰
۱۹	فرقان	۲۱	۵۰۱

عدم مکان و جسم

(اُسکی کوئی خاص جگہ نہیں

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۷	۳۹
۲۶	قٓ	۱۶	۷۱۷
۲۷	واقعہ	۸۴	۷۴۲
۲۷	حدید	۴	۷۴۴
۲۸	مجادلہ	۷	۷۵۵

عدم تغیّر

(اس کی حالت بدلتی نہیں)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۵۳
۷	انعام	۱۵	۱۷۳
۲۶	احقاف	۳۳	۶۹۹
۲۶	قٓ	۳۸	۷۱۹

عدم احتیاج

(وہ کسی کا محتاج نہیں)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۳	۵۹
۳	بقرہ	۲۶۷	۶۱
۴	آل عمران	۹۷	۸۶
۸	انعام	۱۳۲	۱۹۲
۱۱	یونس	۶۸	۲۹۸
۱۳	ابراہیم	۸	۳۵۰
۱۷	حج	۶۴	۴۶۰
۱۹	نمل	۴۰	۵۲۵
۲۰	عنکبوت	۶	۵۴۸
۲۱	لقمان	۲۶	۵۷۱
۲۲	فاطر	۱۶	۶۰۳
۲۳	زمر	۷	۶۳۴
۲۶	محمد	۳۸	۷۰۵
۲۷	ذاریات	۵۸	۷۳۳

حسن و قبح کا عقلی ہونا

(نہ شرعی)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۶ و ۷	۲
۱	بقرہ	۱۳۰	۲۶
۲۳	زمر	۸	۶۳۵
۲۴	زمر	۱۷،۱۸	۶۳۶

باب العدل

بندے اپنے کاموں میں مختار ہیں (خدا کسی کو مجبور نہیں کرتا)

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۹	۱۶
۱	بقرہ	۱۴۱	۲۸
۴	آل عمران	۹۲	۸۳

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۰	انفال	۵۱	۲۵۲
۱۰	انفال	۵۳	۲۵۲
۱۳	رعد	۱۱	۳۴۵
۱۶	مریم	۳۷	۴۲۴
۱۷	انبیاء	۱۴	۴۴۶
۲۳	ص	۲۷	۶۳۰
۲۴	حم سجدہ	۴۶	۶۶۵
۲۵	جاثیہ	۱۵	۶۹۰
۲۷	طور	۲۱	۷۲۵
۲۷	نجم	۲۹،۳۰	۷۲۹ ۷۳۰
۲۷	حدید	۲۷	۷۴۹
۲۹	مدثر	۳۱	۷۹۸
۳۰	نازعات	۳۴،۳۸	۸۱۰

خدا کا کام بے فائدہ نہیں ہوتا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۶،۱۷	۴۴۶
۱۸	مومنون	۱۱۵	۴۸۲
۲۳	ص	۲۷	۶۲۹
۲۷	ذاریات	۵۶	۷۲۳
۲۹	قیامت	۳۶	۸۰۰

عدل

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۸	۶۹
۴	آل عمران	۱۸۲	۱۰۰
۵	نساء	۴۰	۱۱۵
۸	انعام	۱۱۵	۱۹۵
۸	انعام	۱۳۱	۱۹۸
۸	اعراف	۲۹	۲۱۰
۱۱	یونس	۴۴	۲۹۴
۱۲	ہود	۱۰۱	۳۲۱
۱۲	ہود	۱۱۵	۳۲۳
۱۳	رعد	۱۱	۳۴۵
۱۴	نحل	۹۰	۳۸۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۴۷	۴۵۰
۱۷	حج	۱۰	۴۵۹
۲۴	مومن	۳۱	۶۵۰
۲۴	حم سجدہ	۴۶	۶۶۵
۲۶	ق	۲۹	۷۱۸

خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۳	۵۰
۳	بقرہ	۲۸۶	۶۶
۸	انعام	۱۵۲	۲۰۴
۸	اعراف	۴۲	۲۱۳
۱۸	مومنون	۶۲	۴۷۸
۲۸	طلاق	۷	۷۷۳

تقدیر

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۵	نساء	۷۸،۷۹	۱۲۳
۲۷	قمر	۴۹	۷۳۴

لوح محفوظ

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۷	انعام	۶۰	۱۸۵
۲۷	قمر	۵۲،۵۳	۷۳۴
۲۷	حدید	۲۲،۲۳	۷۴۰
۳۰	نبا	۲۹	۸۰۶
۳۰	بروج	۲۲	۸۱۸

خدا کی نعمتوں کی یاد دہی

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۲	۶
۱	بقرہ	۴۰	۹
۱	بقرہ	۴۷،۴۸	۱۰
۱	بقرہ	۱۲۲	۲۴
۶	مائدہ	۳	۱۴۷
۶	مائدہ	۷	۱۴۹
۶	مائدہ	۱۱	۱۵۰

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۰	۱۵۲
۸	اعراف	۱۰	۲۰۷
۸	اعراف	۲۶	۲۱۰
۹	انفال	۲۶	۲۴۷
۱۳	ابراہیم	۳۴	۳۵۸
۱۴	نحل	۵ تا ۸	۳۶۹
۱۴	نحل	۱۸	۳۷۰
۱۴	نحل	۶۵ تا ۷۲	۳۷۹ ۳۸۰
۱۴	نحل	۷۸ تا ۸۱	۳۸۱
۱۷	حج	۶۱	۴۶۸
۱۷	حج	۶۳	۴۶۹
۱۷	حج	۶۵	۴۶۹
۱۸	مومنون	۱۷ تا ۲۲	۴۷۳
۲۰	نمل	۸۶	۵۳۱
۲۱	عنکبوت	۶۷	۵۵۸
۲۱	لقمان	۳۱	۵۷۲
۲۱	سجدہ	۲۷	۵۷۶
۲۱	احزاب	۹	۵۷۹
۲۲	فاطر	۳	۶۰۱
۲۲	فاطر	۲۸،۲۹	۶۰۵
۲۳	یٰس	۳۳ ۳۵	۶۱۱
۲۳	یٰس	۴۱ تا ۴۴	۶۱۲
۲۳	زمر	۲۱	۶۶۳
۲۵	شوریٰ	۳۲،۳۵	۶۷۳
۲۷	نجم	۵۵	۷۳۰
۲۷	رحمٰن	۲۱	۷۳۶
۲۷	واقعہ	۵۹	۷۴۱
۲۷	واقعہ	۶۳،۷۳	۷۴۲
۲۷	حدید	۲۵	۷۴۸
۳۰	عبس	۲۴ تا ۳۲	۸۱۰

خدا کی نشانیاں اگلوں کا انجام اور اُن سے عبرت

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۴	۳۲

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۳	۶۸
۴	آل عمران	۱۳۷	۹۱
۴	آل عمران	۱۹۰ و ۱۹۱	۱۰۲
۷	انعام	۷	۱۷۶
۷	انعام	۱۲	۱۷۷
۸	اعراف	۴،۵	۲۰۷
۹	اعراف	۱۸۵	۲۳۹
۱۰	توبہ	۷۰	۲۷۲
۱۱	یونس	۱۳،۱۴	۲۸۸
۱۱	یونس	۱۰۱	۳۰۳
۱۲	ہود	۱۱۶	۳۲۳
۱۳	یوسف	۱۰۵	۳۴۲
۱۳	یوسف	۱۰۹	۳۴۲
۱۳	رعد	۴۱	۳۵۱
۱۳	ابراہیم	۹	۳۵۴
۱۴	حجر	۷	۳۶۱
۱۴	نحل	۲۶	۳۷۱
۱۴	نحل	۴۸	۳۷۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	۳۹۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۷	۳۹۱
۱۵	بنی اسرائیل	۵۹	۳۹۷
۱۵	کہف	۵۹	۴۱۵
۱۶	مریم	۸۴	۴۲۸
۱۶	مریم	۹۶	۴۳۰
۱۶	طٰہٰ	۱ تا ۴	۴۳۱
۱۶	طٰہٰ	۱۰۴	۴۴۰
۱۶	طٰہٰ	۱۳۳	۴۴۴
۱۷	انبیاء	۶	۴۴۵
۱۷	انبیاء	۱۰ تا ۱۵	۴۴۶
۱۷	حج	۴۵	۴۶۶
۱۷	حج	۴۸	۴۶۶
۱۸	نور	۴۳ ۴۵	۴۹۱ ۴۹۲
۱۹	فرقان	۴۵،۴۶	۵۰۲
۱۹	شعرا	۷،۸	۵۰۶
۱۹	شعرا	۲۰۹	۵۱۸

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۰	نمل	۹۶	۵۳۱
۲۰	قصص	۷ تا ۱۳	۵۴۲
۲۰	قصص	۲۷ تا ۳۴	۵۴۴
۲۰	عنکبوت	۱۹ تا ۲۰	۵۵۰
۲۰	عنکبوت	۴۴	۵۵۱
۲۱	عنکبوت	۶۱	۵۵۷
۲۱	عنکبوت	۶۳	۵۵۸
۲۱	روم	۸ و ۹	۵۶۰
۲۱	روم	۱۹ و ۲۵	۵۶۱
۲۱	روم	۳۷	۵۶۳
۲۱	روم	۴۲	۵۶۴
۲۱	روم	۴۶	۵۶۵
۲۱	لقمان	۲۰	۵۷۰
۲۱	لقمان	۲۵	۵۷۱
۲۱	لقمان	۲۹	۵۷۲
۲۱	سجدہ	۲۶	۵۷۶
۲۲	سبا	۹	۵۹۳
۲۲	فاطر	۴۵	۶۰۸
۲۳	یٰسین	۳۱،۳۲	۶۱۱
۲۳	یٰسین	۳۳،۳۴	۶۱۱
۲۳	یٰسین	۳۷،۴۱	۶۱۲
۲۳	یٰسین	۴۶	۶۱۲
۲۳	یٰسین	۷۱،۷۳	۶۱۵
۲۳	یٰسین	۷۷،۸۱	۶۱۶
۲۳	ص	۱۳	۶۲۷
۲۴	مومن	۲۱،۲۲	۶۴۸
۲۴	مومن	۵۷	۶۵۴
۲۴	مومن	۸۲ تا ۸۵	۶۵۸
۲۴	حٰم سجدہ	۳۷	۶۶۴
۲۴	حٰم سجدہ	۳۹	۶۶۵
۲۵	حٰم سجدہ	۵۳	۶۶۹
۲۵	شوریٰ	۲۹	۶۷۲
۲۵	زخرف	۷ و ۸	۶۷۶
۲۵	دخان	۳۷	۶۸۷
۲۵	جاثیہ	۳ و ۵	۶۸۹

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۷	۶۹۸
۲۶	محمد	۱۰	۷۰۱
۲۶	محمد	۱۳	۷۰۲
۲۶	ق	۶ تا ۸	۷۱۶
۲۶	ق	۳۶،۳۷	۷۱۹
۲۶	ذاریات	۲۰ تا ۲۲	۷۲۱
۲۷	قمر	۵۱	۷۳۴
۲۷	رحمٰن	۵ و ۱۲	۷۳۵
۲۷	رحمٰن	۱۹ تا ۲۴	۷۳۵
۲۸	تغابن	۵ و ۶	۷۷۰
۲۹	طلاق	۸ و ۹	۷۷۴
۲۹	ملک	۵	۷۷۸
۲۹	ملک	۱۸ و ۱۹	۷۷۹
۲۹	نوح	۱۵	۷۹۰
۲۹	قیامۃ	۳۷،۴۰	۸۰۰
۲۹	مرسلات	۱۶،۲۸	۸۰۳ ۸۰۴
۳۰	نبا	۶ تا ۱۶	۸۰۵،۸۰۶
۳۰	نازعات	۲۷ تا ۳۲	۸۰۸
۳۰	انشقاق	۱۹	۸۱۶
۳۰	غاشیہ	۱۷ تا ۲۰	۸۲۱
۳۰	بلد	۸ تا ۱۰	۸۲۲

خدا کی حمد وثناء

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	حمد	۲	۲
۷	انعام	۲	۱۷۵
۷	انعام	۴۶	۱۸۲
۸	اعراف	۴۳	۲۱۳
۱۱	یونس	۱۰	۲۸۸
۱۳	رعد	۱۳	۳۴۵
۱۳	ابراہیم	۳۹	۳۵۹
۱۴	حجر	۹۸	۳۶۸
۱۴	نحل	۷۵	۳۸۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۳۸۹
۱۵	بنی اسرائیل	۴۴	۳۹۵
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۳۹۶
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۱	۴۰۵
۱۵	کہف	۱ تا ۵	۴۰۵
۱۸	مومنون	۲۸	۴۷۵
۱۸	فرقان	۱	۴۹۷
۱۸	فرقان	۱۰	۴۹۸
۱۹	فرقان	۵۸	۵۰۳
۱۹	فرقان	۶۱	۵۰۴
۱۹	نمل	۵۹	۵۲۷
۲۰	نمل	۶۳	۵۲۸
۲۰	قصص	۷۰	۵۴۴
۲۱	عنکبوت	۶۳	۵۵۸
۲۱	روم	۱۸	۵۶۱
۲۱	لقمان	۲۵	۵۷۱
۲۱	سجدہ	۱۵	۵۷۵
۲۲	سبا	۱	۵۹۱
۲۲	فاطر	۱	۶۰۰
۲۳	فاطر	۳۵	۶۰۶
۲۳	یٰسین	۳۶	۶۱۱
۲۳	یٰسین	۸۳	۶۱۶
۲۳	صٰفّٰت	۱۵۹	۶۲۰
۲۳	صٰفّٰت	۱۸۰/۱۸۲	۶۲۵
۲۳	زمر	۲۹	۶۳۸
۲۴	زمر	۷۴،۷۵	۶۴۵
۲۴	مومن	۵۵	۶۵۳
۲۴	مومن	۶۴،۶۵	۶۵۵
۲۵	زخرف	۱۳	۶۷۷
۲۵	زخرف	۸۲	۶۸۴
۲۵	زخرف	۸۵	۶۸۴
۲۵	جاثیہ	۳۶،۳۷	۶۹۳
۲۷	رحمٰن	۷۸	۷۳۸
۲۷	حدید	۱۱	۷۴۵
۲۸	حشر	۱	۷۵۴
۲۸	حشر	۲۴	۷۵۹
۲۸	صف	۱	۷۶۳
۲۸	جمعہ	۱	۷۶۵
۲۸	تغابن	۱	۷۶۹
۲۹	ملک	۱	۷۷۷
۲۹	حاقہ	۵۲	۷۸۶
۳۰	اعلیٰ	۱	۸۱۹

فرشتوں کے حالات وصفات

پارہ	سورہ	آیۃ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰ تا ۳۴	۸
۱	بقرہ	۹۷،۹۸	۱۹،۲۰
۷	انعام	۶۲	۱۶۵
۷	انعام	۹۳	۱۹۱
۹	اعراف	۱۹۴	۲۴۱
۱۱	یونس	۲۱	۲۹۰
۱۳	رعد	۱۱	۳۴۵
۱۳	رعد	۲۳	۳۴۸
۱۴	حجر	۸	۳۶۲
۱۴	نحل	۴۹،۵۰	۳۶۵
۱۶	مریم	۶۴	۴۲۷
۱۷	انبیاء	۱۹،۲۰	۴۴۶
۱۷	انبیاء	۲۶ تا ۲۹	۴۴۷
۱۹	فرقان	۲۵	۵۰۰
۱۹	شعراء	۱۹۳	۵۰۸
۲۲	سبا	۲۳	۵۹۵
۲۲	فاطر	۱	۶۰۰
۲۳	صافات	۱۵۱	۶۰۴
۲۳	صافات	۱۶۴/۱۶۶	۶۲۴
۲۳	ص	۷۱/۷۴	۶۲۵
۲۴	زمر	۷۵	۶۳۲
۲۴	مومن	۷	۶۳۶
۲۵	حٰم سجدہ	۳۸	۶۶۴
۲۵	شوریٰ	۵	۶۶۷
۲۵	زخرف	۱۹	۶۷۸
۲۶	ق	۱۷،۱۸	۷۱۷
۲۷	نجم	۵،۷	۷۲۷
۲۷	نجم	۲۶	۷۲۸
۲۸	تحریم	۴	۷۷۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	تحریم	۶	۷۷۶
۳۰	تکویر	۱۹ تا ۲۱	۸۱۲
۳۰	انفطار	۱۰ و ۱۱	۸۱۳
۳۰	طارق	۴	۸۱۸
۳۰	علق	۱۸	۸۲۷
۳۰	قدر	۴ و ۵	۸۲۷

بابُ النُّبُوّۃ

انبیاء ماسلف کی نبوت اور اُن کی خدمات

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۴	۴۴
۲	بقرہ	۲۵۲	۵۵
۳	بقرہ	۲۶۴	۵۶
۳	آل عمران	۲۵۳	۸۱
۵	نساء	۴۱	۱۱۵
۶	نساء	۱۶۳/۱۶۵	۱۴۲
۷	انعام	۳۵	۱۸۱
۷	انعام	۴۳ تا ۵۰	۱۸۲/۱۸۳
۸	اعراف	۳۸	۲۱۲
۹	اعراف	۹۴، ۱۰۲	۲۲۳/۲۲۴
۱۱	یونس	۴۷	۲۹۵
۱۲	ہود	۱۰۸	۳۱۹
۱۳	یوسف	۱۰۹/۱۱۰	۳۴۲
۱۳	رعد	۳۸	۳۵۱
۱۳	ابراہیم	۵	۳۵۳
۱۳	ابراہیم	۸ تا ۱۴	۳۵۵
۱۴	حجر	۱۰ و ۱۱	۳۶۲
۱۴	نحل	۲	۳۶۹
۱۴	نحل	۳۵، ۳۶	۳۷۳
۱۴	نحل	۴۳/۴۴	۳۷۴/۳۷۵
۱۴	نحل	۶۳	۳۷۷
۱۴	نحل	۸۴	۳۸۱
۱۴	نحل	۸۹	۳۸۳
۱۵	بنی اسرائیل	۱۵	۳۶۱
۱۵	بنی اسرائیل	۷۵	۳۹۷
۱۵	کہف	۶۰	۴۱۵
۱۷	انبیاء	۷ تا ۹	۴۴۵
۱۷	انبیاء	۲۵	۴۴۷
۱۷	حج	۵۲	۴۶۷
۱۸	مومنون	۳۱/۴۵	۴۷۵/۴۷۶
۱۸	فرقان	۲۰	۴۹۶
۱۹	فرقان	۵۱	۵۰۳
۲۲	سبا	۲۰	۵۹۶
۲۳	صٰفّٰت	۷۱ و ۷۵	۶۲۰
۲۴	مومن	۷۸	۶۵۷
۲۵	شوریٰ	۳	۶۶۷
۲۵	شوریٰ	۵۱	۶۷۵
۲۷	نجم	۵۶	۷۳۰
۲۷	حدید	۲۵	۷۴۸
۲۹	نوح	۱	۷۸۹
۲۹	نوح	۲۱	۷۹۱
۲۹	نوح	۲۷	۷۹۱

نبوّت کا خدا کی طرف سے ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰	۸
۱	بقرہ	۵۳	۱۱
۱	بقرہ	۱۳۰	۲۶
۳	بقرہ	۱۵۳	۵۶
۳	آل عمران	۳۳	۷۲
۳	آل عمران	۸۱	۸۱
۵	نساء	۵۴	۱۱۸
۶	نساء	۱۵۲	۱۴۰
۶	نساء	۱۶۲/۱۶۳	۱۴۲
۶	مائدہ	۴۶	۱۵۸
۸	انعام	۸۴/۹۱	۱۸۹/۱۹۲
۱۲	یوسف	۲۲	۳۲۷
۱۴	نحل	۲۱	۳۸۰
۱۵	بنی اسرائیل	۷۷	۴۰۰
۱۶	مریم	۱۲	۴۴۲
۱۶	مریم	۳۰، ۳۲	۴۴۴
۱۶	مریم	۴۹، ۵۰	۴۴۶
۱۶	مریم	۵۸	۴۴۷
۱۷	انبیاء	۴۸	۴۵۰
۱۷	انبیاء	۷۳/۷۴	۴۵۲
۱۷	انبیاء	۷۹	۴۵۴
۱۷	انبیاء	۸۵	۴۵۴
۱۷	حج	۷۵	۴۷۱
۲۰	قصص	۱۴	۵۳۴
۲۰	عنکبوت	۲۷	۵۵۲
۲۱	روم	۴۷	۵۶۲
۲۱	احزاب	۷	۵۷۸
۲۲	سبا	۱۰	۶۱۷
۲۳	صٰفّٰت	۱۷۱/۱۷۲	۶۲۵
۲۳	ص	۲۶	۶۲۸
۲۴	مومن	۱۵	۶۴۰
۲۵	زخرف	۶	۶۷۶
۲۵	جاثیہ	۱۶	۶۹۰
۲۷	حدید	۲۶/۲۷	۷۴۵

انبیاء کی عصمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۵
۱۴	حجر	۴۲	۳۶۴
۱۵	بنی اسرائیل	۶۲	۳۹۸
۱۵	بنی اسرائیل	۶۵	۳۹۹
۱۷	انبیاء	۷۲ تا ۷۳	۴۵۲
۱۷	انبیاء	۷۵	۴۵۳
۱۷	انبیاء	۸۶	۴۵۴
۲۲	سبا	۲۱/۲۲	۵۴۵
۲۳	ص	۴۸	۶۳۰
۲۹	جن	۲۳	۷۹۴

محمد مصطفےٰ کی نبوّت و رسالت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۹	۲۴
۲	بقرہ	۱۴۹	۲۹
۲	بقرہ	۱۵۱	۳۰
۲	بقرہ	۱۵۲	۵۵
۳	آل عمران	۶۱	۷۷
۴	آل عمران	۱۴۴	۹۲
۴	آل عمران	۱۶۴	۹۷
۵	نساء	۴	۱۱۵
۵	نساء	۷۹	۱۲۳
۶	نساء	۱۱۳	۱۳۲
۶	نساء	۱۶۲/۱۶۳	۱۴۲
۶	نساء	۱۶۵	۱۴۲
۶	نساء	۱۷۰	۱۴۳
۶	مائدہ	۶۷	۱۶۳
۷	مائدہ	۹۹	۱۷۰
۷	انعام	۲۰	۱۷۸
۹	اعراف	۱۵۸	۲۳۴
۱۰	توبہ	۳۲	۲۶۴
۱۰	توبہ	۶۱	۲۷۰
۱۱	توبہ	۱۲۸	۲۸۵
۱۱	یونس	۳	۲۸۶
۱۳	یوسف	۱۰۳/۱۰۴	۳۴۱
۱۳	یوسف	۱۰۶	۳۴۲
۱۳	رعد	۷	۳۴۵
۱۳	رعد	۳۰	۳۴۹
۱۳	رعد	۳۸	۳۵۱
۱۳	رعد	۴۰	۳۵۱
۱۴	نحل	۴۳، ۴۴	۳۷۵
۱۴	نحل	۸۹	۳۸۲
۱۵	بنی اسرائیل	۹۳، ۹۴	۴۰۳
۱۷	انبیاء	۴۵	۴۵۰
۱۷	انبیاء	۱۰۷/۱۰۸	۴۵۷
۱۷	حج	۴۹	۴۶۶
۱۷	حج	۵۲/۵۳	۴۶۷
۱۸	فرقان	۱	۴۹۷
۱۹	فرقان	۳۰	۵۰۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۹	فرقان	۵۶	۵۰۳
۲۱	احزاب	۴۷	۵۷۸
۲۲	احزاب	۴۰	۵۸۵
۲۲	احزاب	۴۵،۴۶	۵۸۵
۲۲	احزاب	۵۰	۵۸۷
۲۲	احزاب	۶۹	۵۹۶
۲۲	فاطر	۲۴تا۲۹	۶۰۴
۲۲	یٰسین	۳	۶۰۸
۲۵	شوریٰ	۷	۶۶۸
۲۶	فتح	۸	۷۰۷
۲۶	فتح	۲۸،۲۹	۷۱۱
۲۷	نجم	۲تا۱۸	۷۲۷و۷۲۸
۲۷	نجم	۵۶	۷۳۰
۲۷	حدید	۹	۷۴۵
۲۸	صف	۶	۷۶۴
۲۸	صف	۹	۷۶۴
۲۸	جمعہ	۲	۷۶۵
۲۸	طلاق	۱۰،۱۱	۷۷۴
۲۹	مزمل	۱۵	۷۹۵
۳۰	علق	۱	۸۲۵

حضرت رسول کی عصمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۶۱	۹۶
۹	اعراف	۱۸۴	۲۳۹
۱۳	رعد	۳۸	۳۵۱
۲۲	احزاب	۲۸،۳۹	۵۸۵
۲۴	حم سجدہ	۶	۶۵۹
۲۶	احقاف	۹	۶۹۵
۲۷	نجم	۳،۴	۷۲۷
۲۹	حاقہ	۴۴،۵۱	۷۸۶
۳۰	تکویر	۱۹،۲۲	۸۱۲
۳۰	بروج	۲۱،۲۲	۸۱۸
۳۰	ضحیٰ	۳	۸۲۵
۳۰	بینہ	۲	۸۲۸

آپ سارے جہان کے نبی ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۸	۲۳۴

آپ جن و انس کے رسول ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	احقاف	۲۹	۶۰۹
۲۹	جن	۲۲	۷۹۳

آپ نبی اُمّی ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۸	۲۳۴
۲۱	عنکبوت	۴۸	۵۵۶
۲۵	شوریٰ	۵۲	۶۷۴
۲۸	جمعہ	۲	۷۶۵

آپ کا خلق عظیم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۹	قلم	۴	۷۸۱

آپ کا خاتم النبیّین ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	احزاب	۴۰	۵۸۵

آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۰۷	۴۵۷

آپ کا بشیر و نذیر ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۱۹	۱۵۲
۱۱	ہود	۲	۳۰۵
۱۱	ہود	۱۲	۳۰۷
۱۳	رعد	۷	۳۴۵
۱۴	حجر	۸۹	۳۶۰
۱۷	حج	۴۹	۴۶۶
۱۹	فرقان	۵۶	۵۰۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	یٰسین	۶	۶۰۹
۲۲	یٰسین	۱۱	۶۰۹
۲۳	ص	۶۵	۶۲۲
۲۳	ص	۷۰	۶۳۲
۲۶	احقاف	۹	۶۹۵
۲۶	فتح	۸	۷۰۷
۲۷	ذاریات	۵۰،۵۱	۷۲۳
۲۷	نجم	۵۹	۷۳۱
۲۹	ملک	۲۶	۷۸۰
۳۰	نازعات	۴۵	۸۰۹

آپ کا شرح صدر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	انشراح	۱	۸۲۵

آپ نے قرآن خود نہیں بنایا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۳	۶
۱۲	ہود	۳۵	۳۱۱
۲۶	احقاف	۸	۶۹۵

آپ کا توکل و حیا و نرم دلی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۹۶
۶	مائدہ	۱۵	۱۵۱
۱۰	توبہ	۴۰	۲۶۶
۱۰	توبہ	۶۱	۲۷۰
۱۰	توبہ	۷۳	۲۷۳
۱۱	توبہ	۱۲۸	۲۸۵
۱۲	احزاب	۵۳	۵۸۸
۲۲	فاطر	۸	۶۰۱

آپ کا انکسار و تواضع

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۴۴	۹۲
۷	انعام	۵۱	۱۸۳
۷	انعام	۵۸،۵۹	۱۸۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۱۸۷/۱۸۸	۲۴۰
۱۱	یونس	۴۹	۲۹۵
۱۴	حجر	۸۸	۳۶۷
۱۷	انبیاء	۱۰۹	۴۵۹
۲۲	احزاب	۶۳	۵۷۰
۲۶	احقاف	۹	۶۹۵
۲۹	جن	۲۱،۲۲	۷۹۰
۲۹	جن	۲۵	۷۹۹

آپ کا لوگوں سے بے غرض اور مستغنی ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۹۱	۱۹۰
۱۳	یوسف	۱۰۴	۳۴۲
۱۸	مومنون	۷۲	۴۷۹
۱۹	فرقان	۵۷	۵۰۳
۲۲	سبا	۴۷	۵۹۹
۲۳	ص	۸۶	۶۰۳
۲۷	طور	۴۰	۷۲۶

آپ کا اور اہل بیت کا تکلیف شرعی سے آزاد ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۵	۲۹
۵	نساء	۸۴	۱۲۴
۷	انعام	۱۹	۱۷۷
۹	اعراف	۲۰۵	۲۴۳
۱۱	توبہ	۱۱۳	۲۹۲
۱۱	یونس	۹۵	۳۰۲
۱۱	یونس	۱۰۴/۱۰۶	۳۰۴
۱۲	ہود	۱۱۲	۳۲۳
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۲۴
۱۴	حجر	۹۸،۹۹	۳۶۸
۱۶	مریم	۶۵	۴۲۸
۱۶	طٰہٰ	۱۳۵/۱۳۷	۴۴۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۹	شعراء	۲۱۳/۲۱۴	۵۱۹
۲۰	نمل	۹۱/۹۲	۵۳۱
۲۱	روم	۴۳	۵۶۵
۲۱	احزاب	۱تا۳	۵۷۷
۲۲	احزاب	۵۲	۵۸۷
۲۳	زمر	۲	۶۳۳
۲۴	زمر	۶۵،۶۶	۶۴۳
۲۵	شوری	۱۵	۶۷۰
۲۶	طور	۴۸،۴۹	۷۲۷
۲۹	دہر	۲تا۳	۸۰۲
۳۰	انشراح	۷،۸	۸۲۶

آپ کی تبلیغ جبری نہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۶	۵۷
۳	آل عمران	۲۰	۷۰
۵	نساء	۸۰	۱۲۴
۷	مائدہ	۹۲	۱۶۸
۷	مائدہ	۹۹	۱۷۰
۱۴	نحل	۸۲	۳۸۱
۲۵	شوریٰ	۱۵	۶۷۰
۲۶	ق	۴۵	۷۱۹
۲۸	تغابن	۱۲	۷۷۱
۳۰	غاشیہ	۱۳	۸۲۰
۳۰	لیل	۱۲	۸۲۴

خدا و رسول کی اطاعت کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۲،۳۲	۷۲
۳	آل عمران		۹۰
۴	نساء	۱۲	۱۰۸
۵	نساء	۵۹	۱۱۹
۵	نساء	۶۲	۱۲۰
۵	نساء	۶۶،۶۹	۱۲۱
۵	نساء	۸۰	۱۲۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۲	۱۶۸
۹	اعراف	۱۵۷/۱۵۸	۲۳۳
۹	انفال	۱	۲۴۳
۹	انفال	۲۰،۲۱	۲۴۶
۹	انفال	۲۴	۲۴۷
۱۰	انفال	۴۵	۲۵۱
۱۸	نور	۵۲	۴۹۳
۱۸	نور	۵۴	۴۹۳
۱۸	نور	۵۶	۴۹۴
۲۱	احزاب	۲۱	۵۸۱
۲۱	احزاب	۷۱	۵۹۱
۲۶	محمد	۳۳	۷۰۵
۲۶	فتح	۱۷	۷۰۹
۲۶	حجرات	۱۴	۷۱۵
۲۸	مجادلہ	۱۲	۷۵۳
۲۸	حشر	۷	۷۵۶
۲۸	تغابن	۱۲	۷۷۱

مخالفت کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۱۴	۱۰۸
۵	نساء	۱۵	۱۳۲
۹	انفال	۱۳	۲۴۶
۱۰	توبہ	۶۳	۲۷۱
۱۸	فرقان	۶۳	۴۹۶
۲۲	احزاب	۳۶	۵۸۴
۲۹	جن	۲۳	۷۹۴

دین کی آسانی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۳	۳۴
۲	بقرہ	۱۸۴	۳۷
۲	بقرہ	۱۸۵	۳۷
۲	بقرہ	۱۸۷	۳۸
۲	بقرہ	۱۹۶	۴۰
۲	بقرہ	۲۱۹/۲۲۰	۴۶
۲	بقرہ	۲۲۵	۴۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۸۶	۶۶
۳	آل عمران	۲۸	۷۲
۵	نساء	۲۸	۱۱۲
۵	نساء	۹۸،۹۹	۱۲۸
۶	مائدہ	۶	۱۴۸
۸	انعام	۱۱۹	۱۹۶
۸	اعراف	۳۱،۳۲	۲۱۱
۱۰	توبہ	۹۱	۲۷۳
۱۴	نحل	۱۰۶	۳۸۵
۱۷	حج	۷۸	۴۷۳
۱۸	مومنون	۶۲	۴۷۸
۲۱	احزاب	۵	۵۷۸
۲۳	ص	۴۴	۶۳۰
۲۶	فتح	۱۷	۷۰۹
۲۸	طلاق	۷	۷۷۴
۲۹	مزمل	۱۹	۷۹۵

اصول دین میں کل انبیا کا متفق ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۲	۲۶
۳	آل عمران	۶۴	۷۸
۳	آل عمران	۸۱	۸۱
۶	مائدہ	۴۶	۱۵۸
۶	مائدہ	۴۸	۱۵۹
۱۲	یوسف	۳۸	۳۳۱
۱۴	نحل	۳۶	۳۷۴
۱۷	انبیاء	۲۴	۷۷۴
۱۷	انبیاء	۹۲	۴۵۵
۱۷	حج	۷۸	۴۷۲
۱۸	مومنون	۵۱،۵۲	۴۷۷
۲۳	صافات	۳۷	۶۱۸
۲۳	صٰفّٰت	۸۲	۶۲۱
۲۵	شوریٰ	۱۳	۶۶۹
۲۵	زخرف	۴۵	۶۸۶

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۷	نجم	۵۶	۷۳۰
۳۰	اعلیٰ	۱۸،۱۹	۸۱۹

بابُ الامامۃ

امامت خدا کی طرف سے ہے۔

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۵
۲	بقرہ	۲۴۷	۵۴
۱۵	کہف	۶۵	۴۱۵
۱۷	انبیاء	۷۲	۴۵۳
۱۹	فرقان	۳۵	۵۰۱
۲۰	قصص	۶۷	۵۴۳
۲۵	شوریٰ	۱۲	۶۶۹

آئمہ کی عصمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴	۲۵

آیات مذکورہ عصمت انبیائ و حضرت علی کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۳	۲۹
۲	بقرہ	۱۵۵/۱۵۸	۳۱
۲	بقرہ	۱۹۰	۳۹
۲	بقرہ	۲۰۷	۴۳
۳	بقرہ	۲۷۴	۶۲
۳	آل عمران	۳۴	۷۲،۷۳
۴	آل عمران	۱۷۳	۹۹
۸	اعراف	۴۴	۲۱۴
۸	اعراف	۴۶	۲۱۴
۹	انفال	۲۴/۲۵	۲۴۷
۱۰	انفال	۶۴	۲۵۴
۱۰	توبہ	۳	۲۵۷
۱۰	توبہ	۱۹	۲۶۱

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۴	۲۶۷
۱۰	توبہ	۱۰۰	۲۷۹
۱۱	یونس	۳	۲۸۶
۱۱	ہود	۲	۳۰۵
۱۳	یوسف	۱۰۸	۳۲۲
۱۳	رعد	۴	۳۴۴
۱۳	رعد	۱۹	۳۴۷
۱۴	نحل	۷۶	۳۸۰
۱۵	نبی اسرائیل	۸۰	۴۰۱
۱۶	مریم	۹۷	۴۳۰
۱۷	انبیاء	۱۰۱	۴۵۶
۱۷	حج	۳۵	۴۶۴
۱۷	حج	۳۹	۴۶۵
۱۸	مومنون	۱ تا ۱۰	۴۷۲ / ۴۷۳
۱۸	نور	[illegible]	۴۹۳
۱۹	فرقان	۵۴	۵۰۳
۱۹	شعراء	۵۴	۵۱۱
۲۰	عنکبوت	۱ تا ۳	۵۴۷
۲۱	الم سجدہ	۱۹	۵۷۵
۲۱	احزاب	۶	۵۷۸
۲۱	احزاب	۲۳	۵۸۱
۲۱	احزاب	۲۵	۵۸۸
۲۲	احزاب	۵۶	۵۸۹
۲۲	یٰس	۱۲	۶۰۹
۲۴	زمر	۳۲ و ۳۳	۶۳۸
۲۴	زمر	۵۶	۶۴۲
۲۴	زمر	۷۵	۶۴۵
۲۵	شوریٰ	۱	۶۶۷
۲۵	زخرف	۴۰	۶۸۰
۲۵	زخرف	۵۷	۶۸۱
۲۵	زخرف	۶۱	۶۸۲
۲۶	محمدؐ	۳۰	۷۰۴
۲۶	محمدؐ	۳۲	۷۰۵
۲۶	فتح	۲۵	۷۱۱
۲۶	حجرات	۷	۷۱۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	ق	۲۴	۷۱۸
۲۷	قمر	۵۵	۷۳۴
۲۷	رحمٰن	۱۹ و ۲۰	۷۳۵
۲۷	واقعہ	۱۰ تا ۱۲	۷۳۹
۲۷	حدید	۱۹	۷۴۷
۲۸	مجادلہ	۱۲	۷۵۲
۲۸	صف	۴	۷۶۳
۲۸	تحریم	۴	۷۷۵
۲۸	تحریم	۸	۷۷۶
۲۹	حاقہ	۱۲	۷۸۴
۲۹	حاقہ	۱۹ و ۲۴	۷۸۵
۲۹	معارج	۲۲ و ۳۰	۷۸۷ / ۷۸۸
۲۹	دہر	۵ تا ۱۲	۸۰۱
۳۰	نبا	۱ تا ۵	۸۰۵
۳۰	تطفیف	۲۹ تا ۳۶	۸۱۵
۳۰	بینہ	۷ و ۸	۸۲۸
۳۰	عادیات	۱ تا ۵	۸۲۹
۳۰	عصر	۳	۸۳۱
۳۰	کوثر	۱	۸۳۲

حضرت علیؑ کی امامت و خلافت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۳	۱۴۰
۶	مائدہ	[illegible]	[illegible]
۶	مائدہ	۶۷	۱۶۳
۹	اعراف	۱۷۲	۲۳۷
۱۱	توبہ	۱۱۹	۲۹۳
۱۲	ہود	۱۷	۳۲۳
۱۳	رعد	۷	۳۴۵
۱۳	رعد	۴۳	۳۵۲
۱۴	حجر	۴۱	۳۶۲
۱۶	طہٰ	۲۵ / ۳۵	۴۴۲
۱۹	شعراء	۲۱۴	۵۱۹
۲۳	صافات	۲۴	۶۱۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	زخرف	۴۳ و ۴۵	۶۸۰
۲۹	معارج	۱ تا ۳	۷۸۷
۳۰	انشراح	۷ و ۸	۸۲۶

جناب سیدہؑ کی فضیلت و عصمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۶	۷۳
۱۵	نبی اسرائیل	۲۶	۳۹۳
۲۷	رحمٰن	۱۹ و ۲۰	۷۳۵
۲۹	دہر	۵ تا ۲۲	۸۰۱ / ۸۰۲
۳۰	ضحیٰ	۵	۸۲۵

حضرات حسنینؑ کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۷	رحمٰن	۱۹ و ۲۰	۷۳۵
۲۹	دہر	۵ تا ۲۲	[illegible]
۳۰	کوثر	۱	[illegible]

[illegible] حسنؑ کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]

[illegible] حسینؑ کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
[illegible]	حج	[illegible]	[illegible]
۲۵	دخان	[illegible]	[illegible]
۲۶	احقاف	[illegible]	[illegible]

اہل بیت کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
[illegible]	بقرہ	۳۷	[illegible]
۱	بقرہ	۵۸	[illegible]
۳	آل عمران	۳۳	۷۲
۳	آل عمران	[illegible]	[illegible]
[illegible]	انعام	۶۰	۲۰۵
۹	انفال	۳۳	۲۴۸
۱۳	رعد	۲۹	۳۴۹
۱۴	حجر	۴۷	۳۶۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۳۵	۴۹۰
۲۲	احزاب	۳۳	۵۸۳
۲۲	احزاب	۵۶	۵۸۹
۲۳	صافات	۱۳۰	۶۲۳
۲۵	شوریٰ	۲۳ و ۲۵	۶۷۱
۳۰	قدر	۳	۸۲۲

دوازدہ امام کی فضیلت و امامت اور ان کی اقتدا کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۳	[illegible]
[illegible]	بقرہ	[illegible]	۲۸
[illegible]	آل عمران	[illegible]	۸۵
۴	آل عمران	[illegible]	[illegible]
[illegible]	آل عمران	[illegible]	[illegible]
۵	نساء	۲۹	[illegible]
۵	نساء	[illegible]	[illegible]
۵	نساء	۵۹	[illegible]
۵	نساء	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	اعراف	[illegible]	[illegible]
[illegible]	یونس	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	نحل	[illegible]	[illegible]
[illegible]	نحل	[illegible]	[illegible]
۱۵	بنی اسرائیل	[illegible]	[illegible]
۱۶	طہٰ	۸۲	[illegible]
۱۷	انبیاء	۷	۴۲۵
۱۷	حج	۳۵	[illegible]
۲۱	سجدہ	۲۵	۵۹۶
۲۲	فاطر	۳۱	۶۰۵
۲۲	فاطر	۳۲	۶۰۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ

امام آخرالزّماں کی فضیلت و امامت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۲	۲۶۴
۱۲	ہود	۸۶	۳۶۹
۱۸	نور	۵۵	۴۹۴
۲۵	زخرف	۶۱	۶۹۵

بابُ القیامۃ

دُنیا کی مذمت اور آخرت کی مدح

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۲	۴۳
۳	آل عمران	۱۴و۱۵	۶۹
۴	آل عمران	۱۱۷	۸۸
۴	آل عمران	۱۹۶/۱۹۷	۱۰۳/۱۰۴
۵	نساء	۱۳۴	۱۳۶
۷	انعام	۳۰/۳۱	۱۸۰
۷	انعام	۳۳	۱۸۰
۹	اعراف	۱۶۹	۲۳۷
۹	انفال	۲۸	۲۴۷
۱۰	توبہ	۳۸	۲۶۵
۱۱	یونس	۲۴	۲۹۱
۱۲	ہود	۱۵و۱۶	۳۰۷
۱۳	یوسف	۱	۳۴۲
۱۳	رعد	۲۶	۳۴۹
۱۳	ابراہیم	۳	۳۵۲
۱۴	نحل	۱۰۷	۳۸۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۸تا۲۱	۳۹۲
۱۵	کہف	۲۸	۴۰۹
۱۵	کہف	۴۵و۴۶	۴۱۲
۱۶	طہٰ	۱۳۶	۴۱۴
۲۰	قصص	۶۰	۵۴۲

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	عنکبوت	۶۴	۵۵۸
۲۱	روم	۷	۵۵۹
۲۱	لقمان	۳۳	۵۶۰
۲۱	احزاب	۲۸	۵۸۲
۲۲	فاطر	۵و۶	۶۰۱
۲۴	مومن	۳۹	۶۵۱
۲۵	شوریٰ	۲۰	۶۷۰
۲۵	شوریٰ	۳۶	۶۷۳
۲۵	زخرف	۳۵	۶۷۹
۲۶	محمد	۳۶	۷۰۵
۲۷	حدید	۲۰	۷۴۷
۲۸	منافقون	۹	۷۶۹
۲۸	تغابن	۱۵	۷۷۱
۲۹	قیامہ	۲۰و۲۱	۸۰۰
۲۹	دہر	۲۷	۸۰۲
۳۰	نازعات	۳۷/۳۹	۸۰۹
۳۰	اعلیٰ	۱۶	۸۲۰
۳۰	ضحیٰ	۴	۸۲۵

بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۸۱	۱۰۰
۱۶	مریم	۸۰	۴۲۹
۱۷	انبیاء	۹۴	۴۵۵
۲۳	یٰس	۱۲	۶۰۹
۲۵	زخرف	۸۰	۶۸۴
۲۶	قٓ	۱۷	۷۱۷
۲۷	قمر	۵۲	۷۳۴
۳۰	انفطار	۱۰تا۱۲	۸۱۳
۳۰	تطفیف	۷تا۹	۸۱۴
۳۰	تطفیف	۱۸تا۲۱	۸۱۴
۳۰	طارق	۴	۸۱۸

استغفار، توبہ، مغفرت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۷	۹
۱	بقرہ	۵۴	۱۱
۲	بقرہ	۲۲۲	۴۷
۳	آل عمران	۸	۶۸
۳	آل عمران	۱۶و۱۷	۶۹
۳	آل عمران	۸۹	۸۳
۴	آل عمران	۱۳۵	۹۱
۴	نساء	۱۸	۱۰۰
۵	نساء	۲۱و۲۸	۱۱۲/۱۱۳
۵	نساء	۶۴	۱۲۰
۵	نساء	۱۰۶	۱۳۰
۵	نساء	۱۱۰	۱۳۱
۵	نساء	۱۴۶	۱۳۸
۶	مائدہ	۳۹	۱۵۶
۷	انعام	۵۵	۱۸۴
۹	اعراف	۱۵۳	۲۳۲
۹	انفال	۳۳	۲۴۷
۱۱	توبہ	۱۰۲	۲۸۰
۱۱	توبہ	۱۰۴	۲۸۰
۱۱	توبہ	۱۱۷	۲۸۳
۱۲	ہود	۳	۳۰۵
۱۲	ہود	۵۱	۳۱۳
۱۴	نحل	۱۱۹	۳۸۷
۱۶	طہٰ	۸۸	۴۳۸
۱۸	نور	۳۱	۴۸۹
۱۸	نور	۶۲	۴۹۶
۱۹	فرقان	۷۰و۷۱	۵۰۵
۲۰	قصص	۶۷	۵۴۳
۲۴	مومن	۷	۶۰۴۶
۲۴	مومن	۵۵	۶۵۳
۲۴	حٰم سجدہ	۶	۶۵۴
۲۵	شوریٰ	۲۵	۶۷۲
۲۶	محمدؐ	۲۶	۷۰۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	ذاریات	۱۸	۷۲۱
۲۸	تحریم	۸	۷۶
۲۹	نوح	۴	۸۱
۲۹	مزمل	۲۰	۹۵
۳۰	نصر	۳	۳۴

مشرکوں کے استغفار کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۸۰	۷۵
۱۱	توبہ	۱۱۳	۲۸۲
۲۸	منافقون	۶	۶۸

کبائر سے بچنا صغائر کی معافی کا باعث ہے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۳۱	۱۳
۲۷	نجم	۳۲	۲۹

موت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۴۵	۹۲
۴	آل عمران	۱۸۵	۰۱
۵	نساء	۷۸	۳
۵	نساء	۹۷	۲۸
۷	انعام	۶۲	۸۵
۷	انعام	۹۳	۹۱
۷	اعراف	۳۴	۱۲
۸	اعراف	۳۷	۳
۹	انفال	۵۰	۲
۱۱	یونس	۴۹	۹۵
۱۴	نحل	۲۸	۲
۱۸	مومنون	۱۵	۳
۱۸	مومنون	۹۹	۸۱
۲۱	عنکبوت	۵۷	۵۵۱
۲۱	احزاب	۱۶	۰

پاره	سوره	آیه	صفحه
۲۱	احزاب	۱۹	۵۸۱
۲۳	زمر	۳۰	۶۳۲
۲۴	زمر	۴۲	۶۴۰
۲۶	محمد	۲۷	۷۰۴
۲۷	ق	۱۹	۷۱۷
۲۷	رحمٰن	۲۶	۷۳۶
۲۷	واقعہ	۶۰	۷۴۱
۲۷	واقعہ	۸۲،۸۳	۷۴۲
۲۸	جمعہ	۸	۷۶۶
۲۸	منافقون	۱۱	۷۶۹
۲۹	نوح	۴	۷۸۹
۲۹	قیامۃ	۲۶تا۳۰	۸۰۰
۳۰	عبس	۲۱	۸۱۰
۳۰	فجر	۲۷تا۳۰	۸۲۲
۳۰	تکاثر	۲	۸۳۱

ایمان یاس مقبول نہیں

پاره	سوره	آیه	صفحه
۲۴	مومن	۸۴،۸۵	۶۵۸

منکر نکیر۔ عذاب قبر عالم برزخ

پاره	سوره	آیه	صفحه
۴	آل عمران	۱۶۹/۱۷۱	۹۸
۷	انعام	۶۳	۱۰۵
۱۴	نحل	۲۸	۳۷۲
۱۸	مومنون	۱۰۰	۴۸۱
۲۴	مومن	۴۶	۶۵۲
۲۶	ق	۴	۷۱۶
۳۰	فجر	۲۷تا۳۰	۸۲۲

مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قیامت کی ضرورت اور ثبوت

پاره	سوره	آیه	صفحه
۱	بقرہ	۲۸	۷
۱	بقرہ	۷۳	۱۵
۳	بقرہ	۲۵۹	۵۸
۸	اعراف	۵۷	۲۱۷
۱۲	ہود	۷	۳۰۶
۱۳	رعد	۵	۳۳۴
۱۴	نحل	۳۸	۳۷۴
۱۴	نحل	۸۴	۳۸۱
۱۵	بنی اسرائیل	۴۹،۵۲	۳۹۶
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷،۹۹	۴۰۳
۱۶	مریم	۶۸	۴۲۸
۱۶	طٰہٰ	۱۵	۴۳۹
۱۷	انبیاء	۱۴	۴۵۲
۱۷	حج	۵تا۷	۴۵۳
۲۰	عنکبوت	۱۹	۴۵۶
۲۱	روم	۱۱	۵۶۰
۲۱	روم	۱۹	۵۶۱
۲۱	روم	۲۷	۵۶۲
۲۱	روم	۵۰	۵۶۶
۲۱	لقمان	۲۸	۵۷۱
۲۱	سجدہ	۱۱	۵۷۴
۲۲	سبا	۳	۵۹۲
۲۲	سبا	۲۷	۵۹۶
۲۲	فاطر	۹	۶۰۲
۲۲	یٰس	۳۳	۶۱۱
۲۳	یٰس	۷۹تا۸۳	۶۱۵
۲۳	صافات	۱۱	۶۱۷
۲۳	ص	۲۷،۲۸	۶۲۹
۲۴	مومن	۵۷	۶۵۴
۲۴	مومن	۳۹	۶۶۴
۲۵	دخان	۳۹،۴۰	۶۸۷
۲۵	جاثیہ	۲۰،۲۲	۶۹۱
۲۵	جاثیہ	۲۶	۶۹۲
۲۶	احقاف	۳۳	۶۹۹
۲۶	ق	۵تا۱۱	۷۱۶
۲۶	ق	۱۵	۷۱۷
۲۷	واقعہ	۶۲	۷۴۱
۲۹	نوح	۱۸	۷۹۰
۲۹	قیامۃ	۳۶،۴۰	۸۰۰
۳۰	نازعات	۲۷	۸۰۸
۳۰	طارق	۸	۸۱۸
۳۰	تین	۷	۸۲۶

قیامت کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

پاره	سوره	آیه	صفحه
۹	اعراف	۱۸۷	۲۴۰
۲۱	لقمان	۳۴	۵۷۲
۳۰	نازعات	۴۲،۴۴	۸۰۴

خروج یاجوج ماجوج

پاره	سوره	آیه	صفحه
۱۶	کہف	۹۷	۴۱۰
۱۷	انبیاء	۹۶،۹۷	۴۵۶

رجعت کا ثبوت

پاره	سوره	آیه	صفحه
۲	بقرہ	۱۴۶	۳۰
۲۴	مومن	۱۱	۶۴۷

خروج دابۃ الارض و نزول عیسیٰ

پاره	سوره	آیه	صفحه
۲۱	نمل	۸۲	۵۳۹
۲۵	زخرف	۶۱	۶۸۲

آثار محشر

پاره	سوره	آیه	صفحه
۸	انعام	۱۵۸	۲۰۵
۲۵	دخان	۱۰،۱۲	۶۸۵
۲۶	محمد	۱۸	۷۰۳
۲۷	نجم	۵۷،۵۸	۷۳۰

صور پھونکنے کا ذکر

پاره	سوره	آیه	صفحه
۷	انعام	۷۴	۱۸۸
۱۶	کہف	۱۰۰	۴۱۹
۱۶	طٰہٰ	۱۰۷/۱۱۴	۴۴۰
۱۸	مومنون	۱۰۱	۴۸۱
۱۴	نحل	۸۷/۸۸	۵۳۱
۲۳	یٰس	۵۱،۵۳	۶۱۳
۲۳	ص	۱۵	۶۲۷
۲۴	زمر	۶۸	۶۴۳
۲۶	ق	۲۰	۷۱۷
۲۹	الحاقہ	۱۳	۷۸۴

قیامت کا منظر

پاره	سوره	آیه	صفحه
۱	بقرہ	۴۸	۱۰
۱	بقرہ	۱۱۳	۲۳
۱	بقرہ	۱۲۳	۲۵
۲	بقرہ	۱۷۴	۳۴
۳	آل عمران	۲۵	۷۱
۳	آل عمران	۳۰	۷۲
۴	آل عمران	۱۰۶و۱۰۷	۸۷
۷	مائدہ	۱۰۹	۱۷۲
۷	مائدہ	۱۱۶،۱۱۹	۱۷۶
۷	انعام	۱۳	۱۷۷
۷	انعام	۱۶	۱۷۷
۷	انعام	۲۴	۱۸۰
۷	انعام	۳۱،۳۲	۱۸۱
۷	انعام	۳۷	۱۸۱
۷	انعام	۳۹	۱۸۱
۷	انعام	۵۴	۱۸۳
۷	انعام	۶۱	۱۸۵
۷	انعام	۹۴	۱۹۱
۸	انعام	۱۲۸/۱۳۰	۱۹۰
۸	اعراف	۶و۷	۲۰۷
۸	اعراف	۳۹	۲۱۱

پاره	سوره	آیه	صفحه	پاره	سوره	آیه	صفحه	پاره	سوره	آیه	صفحه	پاره	سوره	آیه	صفحه
۸	اعراف	۵۳	۲۱۶	۱۷	انبیاء	۹۷	۴۵۶	۲۴	زمر	۷۵	۶۲۵	۲۹	الحاقه	۱۳ تا ۲۰	۷۸۵
۱۰	توبہ	۳۵	۲۶۴	۱۷	انبیاء	۱۰۳/۱۰۴	۴۵۶	۲۴	مومن	۱۰ تا ۱۲	۶۴۶ ۶۴۷	۲۹	معارج	۶ تا ۱۴	۷۸۷
۱۱	یونس	۵	۲۸۷	۱۷	حج	۲	۴۵۸	۲۴	مومن	۱۵ تا ۱۸	۶۴۸	۲۹	معارج	۴۳/۴۴	۷۸۹
۱۱	یونس	۲۶، ۳۰	۲۹۱ ۲۹۲	۱۷	حج	۷	۴۵۹	۲۴	مومن	۵۲	۶۵۳	۲۹	مزمل	۱۴	۷۹۵
۱۱	یونس	۴۵، ۴۶	۲۹۴ ۲۹۵	۱۷	حج	۱۷	۴۶۱	۲۴	مومن	۵۹	۶۵۴	۲۹	مزمل	۱۷، ۱۸	۷۹۵
۱۱	ہود	۴	۳۰۵	۱۷	حج	۵۵، ۵۶	۴۶۸	۲۵	شوری	۱۷، ۱۸	۶۷۰	۲۹	مدثر	۸ تا ۱۰	۷۹۶
۱۲	ہود	۹۸، ۹۹	۳۲۱	۱۷	حج	۶۹	۴۷۰	۲۵	شوری	۴۷	۶۷۵	۲۹	قیامت	۷ تا ۱۷	۷۹۹ ۸۰۰
۱۲	ہود	۱۰۳/۱۰۵	۳۲۲	۱۸	مومنون	۱۶	۴۷۳	۲۵	زخرف	۳۹	۶۸۰	۲۹	قیامت	۲۲ تا ۳۴	۸۰۰
۱۲	ہود	۱۱۱	۳۲۲	۱۸	نور	۲۵	۴۸۷	۲۵	زخرف	۶۶، ۶۷	۶۸۲	۲۹	مرسلت	۷ تا ۱۵	۸۰۳
۱۳	ابراہیم	۲۱	۳۵۱	۱۸	فرقان	۱۷	۴۹۹	۲۵	دخان	۴۱، ۴۲	۶۸۷	۲۹	مرسلت	۳۵، ۴۰	۸۰۴
۱۳	ابراہیم	(۴۱)، ۵۱	۳۶۰	۱۹	فرقان	۲۲، ۲۶	۵۰۰	۲۵	جاثیہ	۲۷، ۲۹	۶۹۲	۳۰	نبا	۱۷، ۲۰	۸۰۶
۱۴	حجر	۲۴، ۲۵	۳۶۳	۱۹	فرقان	۳۴	۵۰۱	۲۶	احقاف	۲۰	۶۹۷	۳۰	نبا	۳۸، ۴۰	۸۰۷
۱۴	حجر	۸۵	۳۶۷	۱۹	شعراء	۸۸ تا ۹۱	۵۱۲	۲۶	احقاف	۳۴	۶۹۹	۳۰	نازعات	۶ تا ۹	۸۰۷
۱۴	نحل	۱	۳۶۸	۲۰	نمل	۸۳/۸۵	۵۳۰	۲۶	ق	۲۱، ۲۲	۷۱۷	۳۰	نازعات	۱۳، ۱۴	۸۰۸
۱۴	نحل	۳۸، ۳۹	۳۷۱	۲۰	قصص	۶۲، ۶۶	۵۴۳	۲۶	ق	۴۲، ۴۴	۷۱۹	۳۰	نازعات	۳۴/۳۵	۸۰۹
۱۴	نحل	۷۷	۳۸۰	۲۰	قصص	۷۴، ۷۵	۵۴۴	۲۶	ذاریات	۵، ۶	۷۲۰	۳۰	نازعات	۳۶	۸۱۰
۱۴	نحل	۸۳	۳۸۱	۲۱	روم	۱۲ تا ۱۴	۵۶۰	۲۷	طور	۷ تا ۱۰	۷۲۴	۳۰	عبس	۳۳/۳۴	۸۱۱
۱۴	نحل	۸۹	۳۸۲	۲۱	روم	۲۵	۵۶۲	۲۷	طور	۴۵، ۴۷	۷۲۶	۳۰	تکویر	۱ تا ۱۳	۸۱۱
۱۴	نحل	۱۱۱	۳۸۶	۲۱	روم	۵۵/۵۷	۵۶۷	۲۷	نجم	۴۷	۷۳۰	۳۰	انفطار	۱ تا ۵	۸۱۲
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۳۹۶	۲۱	سجده	۱۴	۵۷۵	۲۷	نجم	۵۷، ۵۸	۷۳۰	۳۰	انفطار	۱۷ تا ۱۹	۸۱۳
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱	۴۰۰	۲۱	سجده	۲۵	۵۷۶	۲۷	قمر	۶ تا ۸	۷۳۱	۳۰	تطفیف	۵ تا ۱۷	۸۱۴
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷، ۹۹	۴۰۳	۲۱	سجده	۲۸، ۲۹	۵۷۷	۲۷	قمر	۴۶	۷۳۲	۳۰	انشقاق	۱ تا ۵	۸۱۵
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۴	۴۰۴	۲۲	احزاب	۶۳	۵۹۰	۲۷	رحمن	۳۷ تا ۴۴	۷۳۶ ۷۳۷	۳۰	طارق	۹، ۱۰	۸۱۸
۱۵	کہف	۴۷، ۴۹	۴۱۲	۲۲	احزاب	۶۶، ۶۸	۵۹۰	۲۷	واقعہ	۱ تا ۹	۷۳۹	۳۰	غاشیہ	۱ تا ۱۶	۸۱۹ ۸۲۰
۱۵	کہف	۵۲، ۵۳	۴۱۳	۲۲	سبا	۲۷	۵۹۶	۲۷	واقعہ	۴۹، ۵۰	۷۴۱	۳۰	غاشیہ	۲۵	۸۲۲
۱۶	مریم	۳۷، ۳۹	۴۲۴	۲۲	سبا	۳۱	۵۹۶	۲۷	واقعہ	۶۲	۷۴۱	۳۰	فجر	۲۱، ۲۲	۸۲۲
۱۶	مریم	۶۷، ۷۰	۴۲۸	۲۲	سبا	۴۲ و ۴۴	۵۹۸	۲۸	مجادلہ	۶	۷۵۱	۳۰	تین	۷	۸۲۶
۱۶	مریم	۸۶، ۸۷	۴۳۰	۲۳	یٰس	۲۹ تا ۳۲	۶۱۱	۲۸	مجادلہ	۱۸	۷۵۳	۳۰	علق	۲۵	۸۲۷
۱۶	مریم	۹۴	۴۳۱	۲۳	یٰس	۴۹، ۵۰	۶۱۳	۲۸	ممتحنہ	۳	۷۶۰	۳۰	زلزال	۱ تا ۵	۸۲۹
۱۶	طٰہ	۱۵	۴۳۲	۲۳	یٰس	۵۴	۶۱۳	۲۸	تغابن	۷	۷۷۰	۳۰	عادیات	۱ تا ۱۱	۸۲۹ ۸۳۰
۱۶	طٰہ	۵۷	۴۳۵	۲۳	یٰس	۵۹ تا ۶۲	۶۱۴	۲۸	تغابن	۹	۷۷۰	۳۰	قارعہ	۱ تا ۵	۸۳۰
۱۶	طٰہ	۱۰۷/۱۱۴	۴۴۰	۲۳	یٰس	۶۵، ۶۷	۶۱۴	۲۸	تحریم	۸	۷۷۶	**روز قیامت کی مقدار**			
۱۶	طٰہ	۱۲۱/۱۳۱	۴۴۱ ۴۴۲	۲۳	صافات	۱۹، ۳۹	۶۱۸ ۶۱۹	۲۹	ملک	۲۷	۷۸۰				
۱۷	انبیاء	۱	۴۴۴	۲۴	زمر	۶۰	۶۲۲	۲۹	قلم	۴۲ تا ۴۴	۷۸۳	۲۱	سجده	۵	۵۷۴
۱۷	انبیاء	۴۰	۴۴۹	۲۴	زمر	۶۹، ۷۰	۶۲۹	۲۹	الحاقه	۱ تا ۴	۷۸۴	۲۹	معارج	۴	۷۸۷

قیامت میں اعضاء کا گواہی دینا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲۴	۴۸۷
۲۴	حم سجدہ	۱۶،۲۲	۴۶۱/۴۶۲

قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا

جھوٹے معبودوں کی اپنے چیلوں سے علیحدگی اور گفتگو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۸	۱۰
۱	بقرہ	۱۶۶/۱۶۷	۳۸
۷	انعام	۷۰	۱۸۷
۷	انعام	۹۴	۱۹۱
۸	انعام	۱۶۴/۱۶۵	۲۰۶
۱۱	یونس	۳۴	۲۸۳
۱۱	یونس	۲۷/۲۸	۲۹۱/۲۹۲
۱۳	ابراہیم	۲۱،۲۲	۳۵۶
۱۴	نحل	۸۵،۸۶	۳۸۱
۱۵	بنی اسرائیل	۵۲	۴۱۲
۱۶	مریم	۸۳	۴۲۹
۱۶	مریم	۸۶	۴۳۰
۱۶	طہ	۱۱۴	۴۴۱
۱۸	مومنون	۱۰۱	۴۸۱
۱۹	شعرا	۸۸	۵۱۲
۲۰	قصص	۶۲،۶۴	۵۴۰
۲۰	عنکبوت	۲۵	۵۵۱
۲۱	روم	۱۲تا۱۴	۵۶۰
۲۱	لقمان	۳۳	۵۷۲
۲۱	سبا	۳۲/۳۳	۵۹۷
۲۱	سبا	۴۲	۵۹۸

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	فاطر	۱۵	۶۰۳
۲۲	فاطر	۱۹	۶۰۴
۲۳	صافات	۲۵،۳۲	۶۱۷/۶۱۸
۲۴	مومن	۱۸	۶۴۸
۲۵	حم سجدہ	۲۷،۲۸	۶۶۶
۲۵	شوری	۴۶	۶۷۵
۲۵	زخرف	۶۷	۶۸۳
۲۵	زخرف	۸۶	۶۸۴
۲۵	دخان	۴۱	۶۸۷
۲۶	احقاف	۶	۶۹۴
۲۶	ق	۲۳تا۲۹	۷۱۸
۲۷	نجم	۲۶	۷۲۸
۲۸	ممتحنہ	۳	۷۶۰
۲۹	حاقہ	۳۵	۷۸۶
۲۹	معارج	۱۰،۱۴	۷۸۷
۳۰	عبس	۳۴،۳۷	۸۱۰
۳۰	انفطار	۱۹	۸۱۳

اہل محشر کے ساتھ خدا کی گفتگو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۱۰۹،۱۱۹	۱۷۴/۱۷۵
۷	انعام	۲۳،۲۵	۱۷۹
۸	انعام	۱۲۸/۱۳۰	۱۹۸
۸	اعراف	۵تا۷	۲۰۷
۱۳	ابراہیم	۴۴،۴۵	۳۶۰
۱۴	نحل	۲۷،۳۰	۳۷۲
۱۵	کہف	۴۸	۴۱۲
۱۶	طہ	۱۳۰/۱۳۱	۴۴۳
۱۸	مومنون	۱۰۵/۱۱۵	۴۸۲
۱۸	فرقان	۱۷تا۱۹	۴۹۹
۲۰	قصص	۶۲،۶۵	۵۴۳
۲۱	سجدہ	۱۲تا۱۴	۵۷۴
۲۲	سبا	۴۰تا۴۲	۵۹۸
۲۲	یٰس	۵۹تا۶۴	۶۱۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	جاثیہ	۳۱/۳۵	۶۹۲/۶۹۳
۲۶	ق	۲۲	۷۱۲
۲۶	ق	۲۸،۲۹	۷۱۸
۲۹	مرسلت	۳۰،۳۱	۸۰۴
۳۰	نبا	۳۸ و ۴۰	۸۰۷

حساب کتاب اور اعمال نامہ کا وزن اور جزاء

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۰	۷۲
۸	اعراف	۶تا۹	۲۰۷
۱۱	یونس	۵	۲۸۷
۱۲	ہود	۱۰۵/۱۰۸	۳۲۱/۳۲۲
۱۲	ہود	۱۱۱	۳۲۲
۱۳	ابراہیم	۵۱	۳۶۰
۱۴	نحل	۹۳	۳۸۳
۱۴	نحل	۱۱۱	۳۹۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲ و ۱۴	۴۰۰
۱۵	بنی اسرائیل	۷۱،۷۲	۴۱۳
۱۵	کہف	۴۹	۴۲۰
۱۶	کہف	۱۰۵	۴۵۰
۱۷	انبیاء	۴۷	۴۶۱
۱۷	حج	۱۷	۴۶۸
۱۷	حج	۵۶/۵۷	۴۸۲
۱۸	مومنون	۱۰۲/۱۰۳	۴۸۷
۱۸	نور	۲۴،۲۵	۵۴۸
۲۰	عنکبوت	۸	۵۴۹
۲۰	عنکبوت	۱۲	۵۴۹
۲۱	روم	۴۳،۴۵	۵۶۵
۲۱	لقمان	۱۶	۵۷۰
۲۱	سبا	۲۶،۲۷	۵۹۶
۲۳	یٰس	۵۱،۵۴	۶۱۳
۲۳	یٰس	۶۵	۶۱۴
۲۳	صافات	۲۳،۲۴	۶۱۷
۲۳	صافات	۵۸،۶۰	۶۲۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۳	زمر	۷	۶۳۴
۲۳	زمر	۱۰	۶۳۵
۲۳	زمر	۳۱	۶۳۸
۲۳	زمر	۶۹/۷۱	۶۴۴
۲۳	زمر	۷۵	۶۴۵
۲۴	مومن	۱۶،۱۷	۶۴۷
۲۴	مومن	۵۱،۵۲	۶۵۳
۲۴	مومن	۷۸	۶۵۷
۲۴	حم سجدہ	۱۹،۲۴	۶۶۱/۶۶۲
۲۵	شوریٰ	۴۷	۶۷۰
۲۵	زخرف	۱۹	۶۷۸
۲۵	زخرف	۴۴	۶۸۰
۲۵	جاثیہ	۲۹	۶۹۲
۲۶	ق	۲۷،۳۱	۷۱۸
۲۷	طور	۱۱تا۱۶	۷۲۴
۲۷	طور	۲۱	۷۲۵
۲۷	واقعہ	۷تا۱۱	۷۳۴
۲۷	واقعہ	۸۷ و ۹۳	۷۴۳
۲۸	مجادلہ	۶	۷۵۱
۲۸	مجادلہ	۱۸	۷۵۳
۲۸	ممتحنہ	۲	۷۶۰
۲۸	تغابن	۹	۷۷۰
۲۸	تحریم	۶ و ۷	۷۷۶
۲۹	حاقہ	۱۸تا۳۰	۷۸۵
۲۹	مدثر	۳۸	۷۹۸
۲۹	قیامت	۱۲،۱۳	۸۰۰
۲۹	قیامت	۲۳،۲۵	۸۰۳
۲۹	مرسلات	۱۱	۸۰۴
۲۹	مرسلات	۳۵،۳۹	۸۰۶
۳۰	نبا	۲۷تا۳۸	۸۰۸
۳۰	نازعات	۳۸،۳۹	۸۱۰
۳۰	تکویر	۸تا۱۰	۸۱۱
۳۰	تطفیف	۶	۸۱۱
۳۰	انشقاق	۶تا۱۲	۸۱۵
۳۰	طارق	۹،۱۰	۸۱۹

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	غاشیہ	۲۵،۲۶	۸۲۷
۳۰	زلزال	۶تا۸	۸۲۹
۳۰	عادیات	۱۰،۱۱	۸۳۰
۳۰	قارعہ	۶تا۱۱	۸۳۰
۳۰	تکاثر	۷	۸۳۰

دوزخ کا منظر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۴	۶و۷
۲	بقرہ	۱۶۱	۳۲
۵	نساء	۵۶	۱۱۸
۵	نساء	۱۴۵	۱۳۸
۶	نساء	۱۵۱	۱۳۹
۶	نساء	۱۶۸ ۱۶۹	۱۴۳
۶	نساء	۱۷۳	۱۴۵
۸	اعراف	۳۸،۴۱	۲۱۳
۸	اعراف	۴۰و۴۱	۲۱۳
۸	اعراف	۵۰،۵۱	۲۱۵
۱۱	یونس	۴	۲۸۷
۱۲	ہود	۱۰۶و۱۰۷	۳۲۲
۱۳	رعد	۵	۳۴۴
۱۳	ابراہیم	۱۶،۱۷	۳۵۵
۱۴	حجر	۴۴	۳۶۴
۱۵	بنی اسرائیل	۹۷	۴۰۳
۱۵	کہف	۲۹	۴۱۰
۱۶	مریم	۶۸تا۷۱	۴۲۸
۱۶	طٰہٰ	۷۶	۴۳۷
۱۷	انبیاء	۳۹،۴۰	۴۴۹
۱۷	انبیاء	۹۸،۱۰۰	۴۵۸
۱۷	حج	۱۹،۲۲	۴۶۱
۱۸	مومنون	۱۰۴	۴۸۲
۱۸	فرقان	۱۲و۱۴	۴۹۸
۱۹	فرقان	۶۵،۶۶	۵۰۰ ۵۰۴
۲۱	عنکبوت	۵۳،۵۵	۵۶۱
۲۱	سجدہ	۲۰،۲۱	۵۷۶
۲۲	احزاب	۶۴تا۶۶	۵۹۰
۲۲	سبا	۳۳	۵۶۷
۲۲	فاطر	۳۶تا۳۸	۶۰۶
۲۳	صافات	۶۲تا۶۸	۶۱۹ ۶۲۰
۲۳	ص	۵۵تا۶۴	۶۳۱
۲۴	زمر	۱۶	۶۳۶
۲۴	زمر	۲۴	۶۳۷
۲۴	زمر	۷۱،۷۲	۶۴۴
۲۴	مومن	۷۱۔۷۲	۶۵۱
۲۴	حٰم سجدہ	۲۷،۲۸	۶۶۲
۲۵	زخرف	۷۴،۷۵	۶۸۳
۲۵	دخان	۴۳تا۵۰	۶۸۷
۲۵	جاثیہ	۹،۱۰	۶۹۰
۲۶	محمد	۱۲	۷۰۲
۲۶	ق	۳۰	۷۱۸
۲۷	قمر	۴۷،۴۸	۷۳۴
۲۷	رحمٰن	۴۱تا۴۴	۷۳۷
۲۷	واقعہ	۴۲،۴۴	۷۴۰
۲۷	واقعہ	۵۱تا۵۶	۷۴۱
۲۸	تحریم	۶	۷۷۶
۲۹	ملک	۵تا۱۱	۷۷۸
۲۹	حاقہ	۳۰تا۳۲	۷۸۵
۲۹	حاقہ	۳۶،۳۷	۷۸۶
۲۹	معارج	۱۵،۱۶	۷۸۷
۲۹	مزمل	۱۲،۱۳	۷۹۵
۲۹	مدثر	۲۶تا۳۰	۸۰۱
۲۹	دہر	۴	۸۰۴
۲۹	مرسلات	۲۹،۳۵	۸۰۶
۳۰	نبا	۲۱،۳۰	۸۲۰
۳۰	غاشیہ	۴،۷	۸۲۳
۳۰	بلد	۲۰	۸۲۴
۳۰	لیل	۱۴	۸۲۰
۳۰	قارعہ	۹،۱۱	۸۳۱
۳۰	ہمزہ	۶،۹	۸۳۲

اہل دوزخ کے ساتھ گفتگو، اُن کے جھگڑے اور ردّوکد

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۳۸،۳۹	۲۱۳
۲۳	ص	۵۹تا۶۱	۶۳۱
۲۴	زمر	۷۱	۶۴۴
۲۴	مومن	۴۷تا۵۰	۶۵۲ ۶۵۳
۲۴	مومن	۷۳،۷۴	۶۵۸
۲۶	احقاف	۲۰	۶۹۷
۲۶	احقاف	۳۴	۶۹۹ ۷۰۰
۲۹	ملک	۸تا۱۱	۷۷۹
۲۹	مدثر	۴۲تا۴۸	۷۹۸

اہل دوزخ کی فریاد اور اُن کا جواب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۲۸،۳۰	۱۷۹ ۱۸۰
۱۸	مومنون	۱۰۵تا۱۱۵	۴۸۲ ۴۸۳
۱۸	فرقان	۱۲تا۱۵	۴۹۸
۱۹	شعراء	۹۶،۱۰۲	۵۱۲
۲۱	سجدہ	۱۲تا۱۴	۵۷۴
۲۲	احزاب	۶۶و۶۸	۵۹۰
۲۲	فاطر	۳۷،۳۸	۶۰۶
۲۴	مومن	۱۰،۱۲	۶۴۶
۲۴	مومن	۴۷،۵۰	۶۵۲
۲۵	زخرف	۷۷،۷۸	۶۸۳
۲۹	ملک	۹و۱۱	۷۷۸

آخرت میں اس آسمان و زمین کا بدل جانا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	ابراہیم	۴۸	۳۶۰

مشرکین کافرین کے صفات اور اُن کا جہنمی ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴،۷	۴
۱	بقرہ	۸۱	۱۶
۱	بقرہ	۱۰۵	۲۱
۱	بقرہ	۱۱۸	۲۴
۲	بقرہ	۱۶۰ ۱۶۲	۳۱،۳۲
۲	بقرہ	۲۱۰	۴۳
۲	بقرہ	۲۱۲	۴۳
۲	بقرہ	۲۱۸	۴۵
۳	بقرہ	۲۵۷	۵۷
۳	آل عمران	۱۰	۶۸
۳	آل عمران	۸۶،۹۰	۸۲،۸۳
۴	آل عمران	۱۱۶	۸۸
۴	آل عمران	۱۴۶	۹۳
۴	آل عمران	۱۷۶و۱۷۷	۹۹
۴	آل عمران	۱۹۶ ۱۹۷	۱۰۳،۱۰۴
۵	نساء	۵۶	۱۱۸
۵	نساء	۱۳۷	۱۳۶ ۱۳۷
۶	نساء	۱۵۰ ۱۵۱	۱۳۶
۶	نساء	۱۶۷ ۱۶۹	۱۴۳
۶	نساء	۱۷۳ ۱۷۴	۱۴۴
۶	مائدہ	۱۱	۱۴۹
۶	مائدہ	۳۷،۳۸	۱۵۵
۶	مائدہ	۱۴۲	۱۵۷
۷	مائدہ	۸۶	۱۶۷
۷	انعام	۵،۶	۱۷۶
۷	انعام	۸تا۱۰	۱۷۷
۷	انعام	۶۶و۷۰	۱۷۹
۷	انعام	۳۰	۱۸۰
۷	انعام	۳۰	۱۸۱
۷	انعام	۴۰	۱۸۲
۷	انعام	۵۰	۱۸۳

پاره	سوره	آیه	صفحه	پاره	سوره	آیه	صفحه	پاره	سوره	آیه	صفحه	پاره	سوره	آیه	صفحه
۷و۸	انعام	۱۱۰،۱۱۱	۱۹۴	۱۳	ابراهیم	۳ و ۴	۳۵۲	۱۷	انبیاء	۳۸،۳۹	۴۴۰	۲۰	نمل	۷۱،۷۲	۵۲۹
۸	انعام	۱۴۸/۱۴۹	۲۰۲	۱۳	ابراهیم	۱۳ تا ۱۸	۳۵۵	۱۷	انبیاء	۴۲	۴۴۰	۲۰	قصص	۱۲ تا ۱۵	۵۴۰، ۵۴۱
۸	انعام	۱۵۰	۲۰۳	۱۳	ابراهیم	۲۷ تا ۳۰	۳۵۷	۱۷	انبیاء	۴۴	۴۵۰	۲۰	قصص	۵۷	۵۴۲
۸	انعام	۱۵۹	۲۰۵	۱۳	ابراهیم	۴۲ تا ۴۴	۳۵۹، ۳۶۰	۱۷	انبیاء	۴۶	۴۵۰	۲۰	عنکبوت	۱۲،۱۳	۵۴۹
۸	اعراف	۳۶،۳۷	۲۱۲	۱۳	ابراهیم	۴۶ تا ۴۸	۳۶۰	۱۷	انبیاء	۹۳	۴۵۵	۲۰	عنکبوت	۲۳	۵۵۱
۸	اعراف	۴۰	۲۱۲	۱۳	ابراهیم	۴۹،۵۰	۳۶۰	۱۷	انبیاء	۱۰۹	۴۵۷	۲۱	عنکبوت	۵۰	۵۵۶
۸	اعراف	۱۴۷	۲۳۱	۱۴	حجر	۲،۳	۳۶۱	۱۷	انبیاء	۱۱۱	۴۵۷	۲۱	روم	۷	۵۵۹
۹	اعراف	۱۸۲/۱۸۳	۲۳۹	۱۴	حجر	۶،۷	۳۶۱	۱۷	حج	۳،۴	۴۵۸	۲۱	روم	۱۰	۵۶۰
۹	اعراف	۲۰۳	۲۴۲	۱۴	حجر	۱۱،۱۵	۳۶۲	۱۷	حج	۸،۱۳	۴۵۹	۲۱	روم	۱۶	۵۶۰
۹	انفال	۱۴	۲۴۵	۱۴	نحل	۲۲	۳۷۱	۱۷	حج	۱۵	۴۶۰	۲۱	روم	۲۹	۵۶۲
۹	انفال	۲۲،۲۳	۲۴۶، ۲۴۷	۱۴	نحل	۲۴،۲۵	۳۷۱	۱۷	حج	۱۹،۲۲	۴۶۱	۲۱	روم	۵۱	۵۶۶
۹	انفال	۳۰ تا ۳۸	۲۴۹	۱۴	نحل	۲۷،۲۹	۳۷۲	۱۷	حج	۲۵	۴۶۲	۲۱	لقمان	۶،۷	۵۶۸
۱۰	انفال	۵۵،۵۶	۲۵۳	۱۴	نحل	۳۵	۳۷۳	۱۷	حج	۴۶	۴۶۶	۲۱	لقمان	۲۰،۲۱	۵۷۱
۱۰	انفال	۵۹	۲۵۳	۱۴	نحل	۶۲	۳۷۷	۱۷	حج	۵۱	۴۶۷	۲۱	سجده	۱۰	۵۷۴
۱۰	توبه	۲۸	۲۶۳	۱۴	نحل	۸۲،۸۸	۳۸۱	۱۷	حج	۵۵	۴۶۸	۲۱	سجده	۱۲	۵۷۴
۱۰	توبه	۵۵	۲۶۹	۱۴	نحل	۱۰۴	۳۸۵	۱۷	حج	۵۷	۴۶۸	۲۱	سجده	۲۲	۵۷۶
۱۱	توبه	۹۰ تا ۹۸	۲۷۸	۱۴	نحل	۱۰۶/۱۰۹	۳۸۶	۱۷	حج	۷۲	۴۷۰	۲۲	احزاب	۶۴/۶۵	۵۹۰
۱۱	یونس	۵	۲۸۷	۱۴	نحل	۱۱۳	۳۸۶	۱۸	مومنون	۵۲،۵۳	۴۷۷	۲۲	سبا	۳،۵	۵۹۲
۱۱	یونس	۸،۹	۲۸۷	۱۵	بنی اسرائیل	۴۹،۵۱	۳۹۶	۱۸	مومنون	۷۳/۷۵	۴۷۸	۲۲	سبا	۷،۸	۵۹۶
۱۱	یونس	۱۴ تا ۱۶	۲۸۸	۱۵	بنی اسرائیل	۷۲ تا ۷۴	۴۰۰	۱۸	مومنون	۸۱،۸۳	۴۸۰	۲۲	سبا	۲۶،۳۱	۵۹۷
۱۱	یونس	۲۰	۲۸۹، ۲۹۰	۱۵	بنی اسرائیل	۹۰ تا ۹۲	۴۰۲	۱۸	نور	۳۹	۴۹۱	۲۲	سبا	۳۲،۳۳	۵۹۷
۱۱	یونس	۳۷	۲۹۱	۱۵	کهف	۲۹	۴۱۰	۱۸	نور	۴۷،۴۸	۴۹۲	۲۲	سبا	۳۵	۵۹۸
۱۱	یونس	۳۸ تا ۴۰	۲۹۳	۱۵	کهف	۵۵ تا ۵۹	۴۱۴	۱۸	نور	۵۳	۴۹۳	۲۲	سبا	۳۸	۵۹۸
۱۱	یونس	۴۸	۲۹۴	۱۶	کهف	۱۰۴/۱۰۶	۴۲۰	۱۸	نور	۵۷	۴۹۴	۲۲	سبا	۴۳/۴۷	۵۹۹
۱۱	یونس	۵۳	۲۹۵	۱۶	مریم	۳۷،۳۸	۴۲۴، ۴۲۵	۱۸	فرقان	۴ تا ۹	۴۹۷	۲۲	سبا	۵۰،۵۴	۶۰۰
۱۱	یونس	۹۶،۹۷	۳۰۲	۱۶	مریم	۵۹	۴۲۷	۱۸	فرقان	۱۱	۴۹۸	۲۲	فاطر	۷	۶۰۱
۱۱	هود	۷	۳۰۶	۱۶	مریم	۷۳	۴۲۸	۱۹	فرقان	۲۱	۴۹۸	۲۲	فاطر	۲۶	۶۰۴
۱۲	هود	۱۰۶،۱۰۷	۳۲۲	۱۶	مریم	۷۸،۸۲	۴۲۹	۱۹	فرقان	۳۲	۵۰۰	۲۲	فاطر	۳۶/۳۷	۶۰۶
۱۳	رعد	۵،۷	۳۴۴	۱۶	مریم	۸۴،۸۵	۴۲۹	۱۹	فرقان	۳۴	۵۰۱	۲۲	فاطر	۳۸	۶۰۷
۱۳	رعد	۲۰	۳۴۷	۱۶	طٰه	۶۶	۴۴۱	۱۹	فرقان	۴۱،۴۲	۵۰۲	۲۲	فاطر	۴۳/۴۴	۶۰۸
۱۳	رعد	۲۵	۳۴۸	۱۶	طٰه	۱۲۹/۱۳۲	۴۴۳	۱۹	فرقان	۶۰	۵۰۴	۲۲	یٰس	۷،۱۳	۶۰۹
۱۳	رعد	۲۷	۳۴۹	۱۶	طٰه	۱۳۹	۴۴۴	۱۹	فرقان	۷۷	۵۰۵	۲۳	یٰس	۴۵	۶۱۲
۱۳	رعد	۳۱	۳۵۰	۱۷	انبیاء	۳	۴۴۵	۱۹	شعراء	۲،۴	۵۰۶	۲۳	یٰس	۴۷/۴۸	۶۱۳
۱۳	رعد	۳۲،۳۳	۳۵۰	۱۷	انبیاء	۵	۴۴۵	۱۹	نمل	۱۹	۵۲۰	۲۳	صافات	۱۳،۱۸	۶۱۷
۱۳	رعد	۴۲/۴۳	۳۵۲	۱۷	انبیاء	۲۶	۴۴۹	۲۰	نمل	۶۶،۶۸	۵۲۸، ۵۲۹	۲۳	صافات	۲۰،۲۱	۶۱۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ	پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۳	صافات	۳۵	۶۱۸	۲۵	شوریٰ	۲۶	۶۷۲	۲۷	طور	۳۰و۳۴	۷۲۵	۲۶	دہر	۴	۸۰۱
۲۳	صافات	۳۸	۶۱۸	۲۵	شوریٰ	۳۱	۶۷۲	۲۷	طور	۳۷و۳۸	۷۲۶	۲۹	مرسلات	۳۹/۴۴	۸۰۴
۲۳	صافات	۳۹	۶۱۹	۲۵	شوریٰ	۴۴و۴۶	۶۷۴	۲۷	طور	۴۴و۴۵	۷۲۶	۲۹	مرسلات	۴۶و۵۰	۸۰۵
۲۳	صافات	۱۶۱/۱۶۲	۶۲۴	۲۵	شوریٰ	۴۸	۶۷۵	۲۷	نجم	۲۳	۷۲۸	۳۰	نبا	۱و۸	۸۰۵
۲۳	صافات	۱۶۷/۱۷۰	۶۲۵	۲۵	زخرف	۵	۶۷۶	۲۷	نجم	۲۸	۷۲۸	۳۰	نبا	۳۰	۸۰۶
۲۳	ص	۲و۷	۶۲۶	۲۵	زخرف	۹	۶۷۶	۲۷	نجم	۵۹و۶۱	۷۳۰	۳۰	نازعات	۱۰و۱۲	۸۰۷
۲۳	ص	۸و۱۰	۶۲۶	۲۵	زخرف	۱۵	۶۷۷	۲۷	قمر	۲و۵	۷۳۱	۳۰	نازعات	۱۵و۱۶	۸۰۹
۲۳	ص	۱۶	۶۲۷	۲۵	زخرف	۲۰و۲۴	۶۷۸	۲۷	قمر	۴۳/۴۵	۷۳۳	۳۰	انفطار	۹	۸۱۳
۲۳	ص	۵۵و۶۴	۶۳۱	۲۵	زخرف	۳۶و۳۹	۶۸۰	۲۷	قمر	۴۷و۴۸	۷۳۴	۳۰	انفطار	۱۵و۱۶	۸۱۳
۲۳	زمر	۱۶	۶۳۶	۲۵	زخرف	۶۵	۶۸۲	۲۷	واقعہ	۴۱و۴۸	۷۴۰	۳۰	تطفیف	۷تا۱۷	۸۱۴
۲۳	زمر	۲۲	۶۳۷	۲۵	زخرف	۷۴تا۸۰	۶۸۳	۲۷	واقعہ	۵۱تا۵۷	۷۴۱	۳۰	تطفیف	۳۶	۸۱۵
۲۳	زمر	۲۳و۲۶	۶۳۷	۲۵	زخرف	۸۷	۶۸۴	۲۷	واقعہ	۶۰تا۷۴	۷۴۲	۳۰	انشقاق	۱۰تا۱۵	۸۱۶
۲۴	زمر	۴۵	۶۴۰	۲۵	دخان	۹	۶۸۵	۲۷	واقعہ	۸۱تا۸۲	۷۴۳	۳۰	انشقاق	۲۰تا۲۴	۸۱۶
۲۴	زمر	۴۷و۴۸	۶۴۰	۲۵	دخان	۳۵و۳۶	۶۸۷	۲۷	حدید	۱۹	۷۴۷	۳۰	بروج	۱۰	۸۱۶
۲۴	زمر	۵۰و۵۱	۶۴۱	۲۵	جاثیہ	۷و۹	۶۸۹	۲۷	مجادلہ	۵	۷۵۱	۳۰	بروج	۱۹تا۲۰	۸۱۸
۲۴	زمر	۵۹	۶۴۲	۲۵	جاثیہ	۲۳تا۲۵	۶۹۱	۲۷	مجادلہ	۱۴تا۱۷	۷۵۳	۳۰	طارق	۷تا۱۸	۸۱۸
۲۴	زمر	۶۲	۶۴۳	۲۵	جاثیہ	۳۱تا۳۵	۶۹۳	۲۷	مجادلہ	۱۹تا۲۰	۷۵۳	۳۰	اعلیٰ	۱۱تا۱۳	۸۱۹
۲۴	زمر	۷۱و۷۲	۶۴۴	۲۶	احقاف	۵	۶۹۴	۲۸	صف	۸	۷۵۶	۳۰	غاشیہ	۲۳تا۲۶	۸۲۰
۲۴	مومن	۴	۶۴۵	۲۶	احقاف	۱۱	۶۹۵	۲۸	تغابن	۷	۷۶۴	۳۰	فجر	۲۴تا۲۶	۸۲۲
۲۴	مومن	۶	۶۴۶	۲۶	احقاف	۱۷تا۱۹	۶۹۷	۲۸	تغابن	۱۰	۷۷۱	۳۰	بلد	۶و۷	۸۲۲
۲۴	مومن	۱۰و۱۲	۶۴۶	۲۶	محمدؐ	۴	۷۰۰	۲۸	تحریم	۷	۷۷۶	۳۰	بلد	۱۹و۲۰	۸۲۳
۲۴	مومن	۱۸	۶۴۸	۲۶	محمدؐ	۸و۹	۷۰۱	۲۹	ملک	۶تا۱۱	۷۷۸	۳۰	شمس	۱۰	۸۲۳
۲۴	مومن	۴۸تا۵۰	۶۵۱	۲۶	محمدؐ	۱۲	۷۰۲	۲۹	ملک	۱۶تا۱۸	۷۷۹	۳۰	لیل	۸تا۱۱	۸۲۴
۲۴	مومن	۵۶	۶۵۴	۲۶	محمدؐ	۱۶	۷۰۲	۲۹	ملک	۲۵	۷۸۰	۳۰	لیل	۱۵و۱۶	۸۲۵
۲۴	مومن	۶۰	۶۵۴	۲۶	محمدؐ	۲۵و۲۸	۷۰۴	۲۹	قلم	۷تا۹	۷۸۱	۳۰	علق	۱۳تا۱۹	۸۲۷
۲۴	مومن	۶۳	۶۵۵	۲۶	محمدؐ	۳۲	۷۰۵	۲۹	قلم	۴۴تا۴۷	۷۸۳	۳۰	بینہ	۱	۸۲۸
۲۴	مومن	۶۹تا۷۲	۶۵۶	۲۶	محمدؐ	۳۴	۷۰۵	۲۹	قلم	۵۱تا۵۲	۷۸۴	۳۰	بینہ	۶	۸۲۸
۲۴	حم سجدہ	۵تا۷	۶۵۹	۲۶	فتح	۶	۷۰۷	۲۹	حاقہ	۲۵تا۲۶	۷۸۵	۳۰	ماعون	۱تا۳	۸۳۳
۲۴	حم سجدہ	۲۵تا۲۹	۶۶۲	۲۶	فتح	۱۳	۷۰۸	۲۹	معارج	۶تا۷	۷۸۷		**منافقین کا تذکرہ**		
۲۴	حم سجدہ	۴۰و۴۱	۶۶۴	۲۶	ق	۲تا۵	۷۱۶	۲۱	معارج	۳۶و۳۹	۷۸۸				
۲۵	حم سجدہ	۵۴	۶۶۷	۲۶	ق	۲۴تا۲۸	۷۱۸	۲۹	جن	۱۵	۷۹۳	۱	بقرہ	۸تا۲۰	۴تا۶
۲۵	شوریٰ	۶	۶۶۸	۲۶	ذاریات	۱۲تا۱۳	۷۲۰	۲۹	جن	۱۷	۷۹۴	۵	نساء	۶۰تا۶۳	۱۱۹/۱۲۰
۲۵	شوریٰ	۱۳و۱۴	۶۶۹	۲۷	ذاریات	۵۲و۵۳	۷۲۳	۲۹	مدثر	۱۶و۲۵	۷۹۷	۵	نساء	۸۰	۱۲۴
۲۵	شوریٰ	۱۶	۶۷۰	۲۷	ذاریات	۶۰	۷۲۳	۲۹	مدثر	۲۹و۵۳	۷۹۸	۵	نساء	۸۲	۱۲۴
۲۵	شوریٰ	۲۲	۶۷۱	۲۷	طور	۱۱تا۱۶	۷۲۴	۲۹	قیامت	۳۱و۳۵	۸۰۰	۵	نساء	۸۵	۱۲۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۱۳۸ / ۱۴۳	۱۳۸
۵	نساء	۱۴۵،۱۴۹	۱۴۳
۶	مائدہ	۵۳،۵۴	۱۴۵
۱۰	انفال	۵۶	۱۶۰
۱۰	توبہ	۵۵،۵۶	۲۵۲
۱۰	توبہ	۶۱ و ۶۹	۲۶۹ / ۲۷۲
۱۰	توبہ	۷۴،۸۰	۲۷۳
۱۰	توبہ	۸۴،۸۵	۲۷۵
۱۱	توبہ	۱۲۴ / ۱۲۷	۲۸۵
۲۱ / ۲۲	احزاب	۱۳ تا ۱۵	۵۷۹
۲۱	احزاب	۳۴	۵۸۱
۲۲	احزاب	۶۰	۵۸۹
۲۶	محمد	۲۸ تا ۳۲	۷۰۴
۲۷	حدید	۱۳ تا ۱۸	۷۴۶
۲۸	مجادلہ	۸	۷۵۲
۲۸	حشر	۱۱ تا ۱۷	۷۵۷
۲۸	منافقون	۱ تا ۸	۷۶۷

بدکاروں کی حالت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۶،۲۷	۷
۵	نساء	۱۱۱ و ۱۱۲	۱۳۱
۸	انعام	۱۲۱	۱۹۶
۸	انعام	۱۲۳،۱۲۴	۱۹۷
۲۰	عنکبوت	۴	۵۴۸
۲۱	سجدہ	۲۰	۵۷۵
۲۲	فاطر	۱۰	۶۰۲

پل صراط

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۶	مریم	۷۱	۴۲۸
۲۳	صافات	۲۳،۲۴	۶۱۷
۲۷	حدید	۱۲	۷۴۵

اعمال کا تولا جانا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۸ و ۹	۲۰۷
۱۷	انبیاء	۴۷	۴۵۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	مومنون	۱۰۲،۱۰۳	۴۸۲
۳۰	زلزال	۷ و ۸	۸۲۴
۳۰	قارعہ	۶، ۹	۸۳۰

کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	انعام	۱۶۵	۲۰۶
۱۴	نحل	۲۵	۳۷۶
۱۵	بنی اسرائیل	۱۵	۳۹۱
۲۲	سبا	۲۶	۵۹۶
۲۲	فاطر	۱۸	۶۰۴
۲۳	زمر	۷	۶۳۴ / ۶۳۵
۲۳	زمر	۴۱	۶۳۹
۲۵	حم سجدہ	۴۶	۶۶۶
۲۵	جاثیہ	۱۵	۶۹۰
۲۷	نجم	۳۸،۳۹	۷۲۹ / ۷۳۰

اعراف کا سماں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۴۶،۵۰	۲۱۴ / ۲۱۵
۲۷	حدید	۱۲	۷۴۶

شفاعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۵۵	۵۷
۵	نساء	۸۵	۱۲۵
۱۶	مریم	۸۸	۴۳۰
۱۶	طٰہ	۱۱۴	۴۴۱
۱۷	انبیاء	۲۸	۴۴۷
۲۲	سبا	۲۳	۵۰۸
۲۳	زمر	۴۴	۶۴۰
۲۹	مدثر	۴۸	۷۹۸

جزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۸۴	۵۴۷
۲۱	روم	۴۱	۵۶۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	روم	۴۴،۴۵	۵۶۵
۲۱	سجدہ	۱۷	۵۷۵
۲۱	احزاب	۴۴	۵۸۱
۲۲	سبا	۴،۵	۵۹۲
۲۲	سبا	۱۸	۵۹۴
۲۲	سبا	۲۸	۵۹۷
۲۳	یٰس	۵۱	۶۱۳
۲۳	صافات	۳۹	۶۱۸
۲۴	مومن	۱۷	۶۴۷
۲۴	مومن	۴۰	۶۵۱
۲۵	شوریٰ	۴۰	۶۷۳
۲۵	جاثیہ	۲۲	۶۹۱
۲۷	نجم	۴۱	۷۳۰
۲۷	رحمٰن	۶۰	۷۳۸
۳۰	بینہ	—	۸۲۸

نیکی کا ثواب کئی گنا اور بدی کا بدلہ برابر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۰	۵۹
۸	انعام	۱۶۱	۲۰۵
۲۲	سبا	۳۷	۵۹۷
۲۵	شوریٰ	۱۳	۶۷۱
۲۷	حدید	۱۱	۷۴۵
۲۷	حدید	۱۸	۷۴۷
۲۸	تغابن	۱۷	۷۷۱

مومنین محسنین متقین اور اُن کا بہشتی ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱ تا ۵	۳ و ۴
۱	بقرہ	۶۲	۱۳
۱	بقرہ	۸۲	۱۶
۱	بقرہ	۱۱۱	۲۲،۲۳
۱	بقرہ	۱۲۱	۲۴
۱	بقرہ	۱۲۵ / ۱۲۹	۲۵،۲۶
۲	بقرہ	۱۶۶	۳۳
۲	بقرہ	۱۷۸	۳۵
۲	بقرہ	۲۱۹	۴۵
۳	بقرہ	۲۵۷	۵۷
۳	بقرہ	۲۷۷	۶۳
۳	بقرہ	۲۸۵	۶۶
۳	آل عمران	۱۵ و ۱۷	۶۹
۴	آل عمران	۱۱۰	۸۷
۴	آل عمران	۱۳۴ / ۱۳۶	۹۱
۴	آل عمران	۱۹۱ / ۱۹۵	۱۰۲ / ۱۰۳
۴	آل عمران	۱۹۸	۱۰۴
۵	نساء	۵۷	۱۱۸
۵	نساء	۱۲۲	۱۳۳
۵	نساء	۱۲۳	۱۳۳
۵	نساء	۱۲۴	۱۳۴
۵	نساء	۱۴۶ / ۱۴۷	۱۳۹
۶	نساء	۱۵۳	۱۴۰
۶	نساء	۱۷۳	۱۴۴
۶	مائدہ	۱۰	۱۴۹
۶	مائدہ	۵۵،۵۶	۱۶۰
۶	مائدہ	۷۰	۱۶۱
۷	انعام	۴۹	۱۸۳
۷	انعام	۵۵	۱۸۴
۷	انعام	۸۳	۱۸۹
۸	اعراف	۴۲	۲۴۰
۹	اعراف	۱۸۱	۲۳۹
۹	انفال	۲ تا ۴	۲۴۴
۱۰	توبہ	۱۸ تا ۲۲	۲۶۰
۱۰	توبہ	۷۱	۲۷۳
۱۱	توبہ	۹۹،۱۰۰	۲۷۹
۱۱	توبہ	۱۱۱،۱۱۲	۲۸۲
۱۱	یونس	۱۰	۲۸۷
۱۱	یونس	۲۶	۲۹۱
۱۱	یونس	۶۲،۶۳	۲۹۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۲	ہود	۲۳	۳۰۹
۱۲	ہود	۱۰۸	۳۲۲
۱۳	رعد	۲۰تا۲۴	۳۴۶
۱۳	رعد	۲۸،۲۹	۳۴۹
۱۳	ابراہیم	۲۳	۳۵۶
۱۳	ابراہیم	۲۷	۳۵۷
۱۴	حجر	۴۵،۴۸	۳۶۴ ۳۶۵
۱۴	نحل	۳۰،۳۲	۳۷۲
۱۴	نحل	۴۴	۳۷۴
۱۴	نحل	۹۶،۹۷	۳۸۳
۱۴	نحل	۱۲۸	۳۸۹
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۷،۱۰۹	۴۰۴
۱۵	کہف	۳۰،۳۱	۴۱۰
۱۶	کہف	۱۰۷،۱۰۸	۴۲۰
۱۶	مریم	۶۰،۶۱	۴۲۷
۱۶	مریم	۷۷	۴۲۹
۱۶	مریم	۹۷	۴۳۰
۱۶	طٰہٰ	۷۷،۷۸	۴۳۷
۱۶	طٰہٰ	۱۱۷	۴۴۲
۱۶	طٰہٰ	۱۲۸	۴۴۳
۱۷	انبیاء	۲۷	۴۴۷
۱۷	انبیاء	۴۹	۴۵۰
۱۷	انبیاء	۹۰	۴۵۵
۱۷	انبیاء	۹۴	۴۵۶
۱۷	انبیاء	۱۰۱،۱۰۲	۴۵۶
۱۷	انبیاء	۱۰۵	۴۵۷
۱۷	حج	۴	۴۶۰
۱۷	حج	۲۳،۲۴	۴۶۲
۱۷	حج	۳۴	۴۶۴
۱۷	حج	۳۵	۴۶۴
۱۷	حج	۳۸	۴۶۵
۱۷	حج	۴۱	۴۶۵
۱۷	حج	۵۰ ۵۶	۴۶۷ ۴۶۸
۱۸	مومنون	۱تا۱۱	۴۷۲
۱۸	مومنون	۵۷،۶۱	۴۷۷ ۴۷۸

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۳۷و۳۸	۴۹۰
۱۸	نور	۵۱	۴۹۳
۱۸	نور	۵۵	۴۹۳
۱۸	نور	۶۰	۴۹۴
۱۹	فرقان	۶۳تا۷۶	۵۰۴ ۵۰۶
۱۹	نمل	۳	۵۲۰
۲۰	نمل	۸۹	۵۳۱
۲۰	قصص	۵۲،۵۵	۵۴۱
۲۰	قصص	۶۷	۵۴۳
۲۰	قصص	۸۳	۵۴۶
۲۰	عنکبوت	۷	۵۴۸
۲۰	عنکبوت	۹	۵۴۹
۲۱	عنکبوت	۵۸ ۵۹	۵۵۷
۲۱	عنکبوت	۶۹	۵۵۸
۲۱	روم	۱۵	۵۶۰
۲۱	لقمان	۴تا۷	۵۶۸
۲۱	لقمان	۸و۹	۵۶۸
۲۱	لقمان	۲۲	۵۷۱
۲۱	سجدہ	۱۵،۱۶	۵۷۵
۲۱	سجدہ	۱۹	۵۷۵
۲۱	سجدہ	۲۴	۵۷۶
۲۲	احزاب	۳۵	۵۸۴
۲۲	احزاب	۵۸	۵۸۹
۲۲	سبا	۱۷	۵۹۷
۲۲	فاطر	۷	۶۰۱
۲۲	فاطر	۱۸	۶۰۴
۲۲	فاطر	۳۰،۳۱	۶۰۵
۲۲	فاطر	۳۳،۳۶	۶۰۶
۲۲	یٰسین	۱۱	۶۰۹
۲۳	صافات	۴۰تا۶۱	۶۱۸ ۶۱۹
۲۳	ص	۴۹تا۵۴	۶۳۰ ۶۳۱
۲۳	زمر	۹و۱۰	۶۳۵
۲۳	زمر	۱۷،۱۸	۶۳۶
۲۳	زمر	۲۱	۶۳۶
۲۳	زمر	۲۲،۲۳	۶۳۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۴	زمر	۳۳،۳۴،۳۵	۶۳۸
۲۴	زمر	۶۱	۶۴۲
۲۴	زمر	۷۳	۶۴۴
۲۴	مومن	۴۰	۶۵۱
۲۴	حٰمٓ سجدہ	۸	۶۵۹
۲۴	حٰمٓ سجدہ	۳۰،۳۲	۶۶۳
۲۵	شوریٰ	۱۸	۶۷۰
۲۵	شوریٰ	۲۲،۲۳	۶۷۱
۲۵	شوریٰ	۲۶	۶۷۲
۲۵	شوریٰ	۳۷،۳۹	۶۷۳
۲۵	زخرف	۶۸،۷۲	۶۷۵
۲۵	دخان	۵۱،۵۷	۶۸۸
۲۵	جاثیہ	۳۰	۶۹۲
۲۶	احقاف	۱۲	۶۹۵
۲۶	احقاف	۱۶	۶۹۶
۲۶	محمدؐ	۲،۳	۷۰۰
۲۶	محمدؐ	۱۲	۷۰۲
۲۶	محمدؐ	۱۷	۷۰۳
۲۶	فتح	۵	۷۰۶
۲۶	حجرات	۷	۷۱۳
۲۶	حجرات	۱۵	۷۱۵
۲۶	قٓ	۳۲	۷۱۸
۲۶	قٓ	۴۵	۷۱۹
۲۷	ذاریات	۱۵تا۱۹	۷۲۰ ۷۲۱
۲۷	طور	۱۷،۱۸	۷۲۳ ۷۲۵
۲۷	نجم	۳۲	۷۲۹
۲۷	قمر	۵۴ ۵۵	۷۳۴
۲۷	رحمٰن	۴۶	۷۳۷
۲۷	واقعہ	۱۰تا۴۰	۷۳۹
۲۷	واقعہ	۸۷تا۹۰	۷۴۳
۲۷	حدید	۱۱	۷۴۵
۲۷	حدید	۱۶	۷۴۶
۲۷	حدید	۱۸،۱۹	۷۴۷
۲۸	مجادلہ	۲۲	۷۵۴
۲۸	حشر	۸و۹	۷۵۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	تغابن	۹	۷۷۰
۲۸	طلاق	۲و۳	۷۷۲
۲۸	طلاق	۲،۵	۷۷۳
۲۸	طلاق	۱۱	۷۷۴
۲۹	ملک	۱۲	۷۷۹
۲۹	قلم	۳۴	۷۸۲
۲۹	حاقہ	۱۹تا۲۴	۷۸۵
۲۹	معارج	۲۲،۳۰	۷۸۷
۲۹	مدثر	۳۹،۴۰	۷۹۸
۲۹	دہر	۵تا۲۲	۸۰۱ ۸۰۲
۲۹	مرسلات	۴۱تا۴۴	۸۰۴ ۸۰۵
۳۰	نبا	۳۱تا۳۶	۸۰۶
۳۰	نازعات	۴۰تا۴۱	۸۰۹
۳۰	انفطار	۱۳	۸۱۳
۳۰	تطفیف	۱۸تا۲۲	۸۱۴
۳۰	تطفیف	۳۴،۳۵	۸۱۵
۳۰	انشقاق	۸،۹	۸۱۵
۳۰	انشقاق	۲۵	۸۱۶
۳۰	بروج	۱۱	۸۱۷
۳۰	اعلیٰ	۱۰	۸۱۹
۳۰	فجر	۲۷تا۳۰	۸۲۲
۳۰	بلد	۱۸	۸۲۳
۳۰	شمس	۹	۸۲۳
۳۰	لیل	۵تا۷	۸۲۴
۳۰	لیل	۱۷تا۲۱	۸۲۵
۳۰	تین	۶	۸۲۶
۳۰	بینہ	۷و۸	۸۲۸

بہشت کی بہار

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۵	۷
۲	آل عمران	۱۳۳	۹۰
۸	انعام	۱۲۷	۱۹۷
۸	اعراف	۴۳ ۴۵	۲۱۴
۱۰	توبہ	۲۱،۲۲	۲۶۱
۱۱	یونس	۹،۱۰	۲۸۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	ہود	۱۰۸	۳۲۲
۱۳	رعد	۲۳،۲۴	۳۴۸
۱۳	رعد	۳۵	۳۵۰
۱۴	حجر	۴۵،۴۸	۳۶۴
۱۴	نحل	۳۰،۳۱	۳۷۲
۱۵	کہف	۳۱	۴۱۰
۱۶	کہف	۱۰۷،۱۰۸	۴۲۰
۱۶	مریم	۶۱،۶۲	۴۲۷
۱۶	طٰہٰ	۷۶	۴۳۷
۱۷	حج	۲۳،۲۴	۴۶۲
۱۷	حج	۵۹	۴۶۸
۱۹	فرقان	۲۴	۵۰۰
۱۹	فرقان	۷۵/۷۶	۵۰۶
۲۱	عنکبوت	۵۸	۵۵۷
۲۱	روم	۱۵	۵۶۰
۲۱	سجدہ	۱۷	۵۷۵
۲۱	سجدہ	۱۹	۵۷۵
۲۲	احزاب	۴۴	۵۸۱
۲۲	سبا	۳۷	۵۹۷
۲۲	فاطر	۳۳/۳۶	۶۰۵
۲۳	یٰس	۵۵/۵۸	۶۱۳
۲۳	صافات	۴۱،۴۲	۶۱۸
۲۳	ص	۴۹تا۵۴	۶۳۰
۲۳	زمر	۲۰	۶۳۶
۲۳	زمر	۳۴	۶۳۸
۲۴	زمر	۶۱	۶۴۲
۲۴	زمر	۷۳/۷۴	۶۴۴
۲۴	مومن	۴۰	۶۵۱
۲۴	حم سجدہ	۸	۶۵۹
۲۴	حم سجدہ	۳۰تا۳۲	۶۶۳
۲۵	شوریٰ	۲۲	۶۷۱
۲۵	زخرف	۷۰،۷۳	۶۸۳
۲۵	دخان	۵۱/۵۶	۶۸۸
۲۵	محمدؐ	۱۵	۷۰۲
۲۵	قٓ	۳۱،۳۵	۷۱۸
۲۶	ذاریات	۱۵،۱۶	۷۲۰
۲۷	طور	۱۷،۱۸	۷۲۴
۲۷	قمر	۵۴/۵۵	۷۳۴
۲۷	رحمٰن	۴۶،۴۸	۷۳۷
۲۷	واقعہ	۱۵،۱۷	۷۳۹
۲۷	واقعہ	۸۸،۹۰	۷۴۰
۲۷	حدید	۲۱	۷۴۷
۲۸	صف	۱۲	۷۶۴
۲۸	طلاق	۱۱	۷۷۴
۲۹	حاقہ	۲۱تا۲۴	۷۸۵
۲۹	مدثر	۴۰،۴۱	۷۹۸
۲۹	دہر	۵،۶	۸۰۱
۲۹	دہر	۲۰،۲۲	۸۰۲
۲۹	مرسلات	۴۱/۴۳	۸۰۴
۳۰	نبا	۳۱،۳۵	۸۰۶
۳۰	تطفیف	۲۲تا۲۸	۸۱۴
۳۰	تطفیف	۳۴/۳۶	۸۱۵
۳۰	غاشیہ	۱۰،۱۶	۸۲۰
۳۰	بینہ	۸	۸۲۹

حوض کوثر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	کوثر	۱	۸۳۳

بہشت و دوزخ کی ہمیشگی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۵	۵
۱	بقرہ	۸۱،۸۲	۱۶
۱	بقرہ	۱۶۲	۳۲
۲	بقرہ	۲۵۷	۳۳
۶	مائدہ	۳۸	۱۵۶
۱۴	حجر	۴۸	۳۶۵
۱۵	کہف	۳	۴۰۵
۱۶	مریم	۷۲	۴۲۸
۲۳	صافات	۵۸/۵۹	۶۱۹
۲۴	مومن	۷۶	۶۵۶
۲۴	حم سجدہ	۲۸	۶۶۲
۲۵	زخرف	۷۱	۶۸۳
۲۵	زخرف	۷۴	۶۸۳
۲۵	دخان	۵۶	۶۸۸
۲۵	جاثیہ	۳۵	۶۹۳
۳۰	نبا	۲۳	۸۰۶
۳۰	بینہ	۸	۸۲۹

بابُ الفقہ

عبادات

عبادات کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۱	۶
۳	آل عمران	۵۱	۷۶
۵	نساء	۳۶	۱۱۵
۶	مائدہ	۷۱	۱۶۴
۷	مائدہ	۱۱۷	۱۷۴
۷	انعام	۱۰۳	۱۹۳
۸	اعراف	۵۹	۲۱۷
۸	اعراف	۶۵	۲۱۸
۸	اعراف	۷۳	۲۱۹
۸	اعراف	۸۵	۲۲۴
۱۱	یونس	۳	۲۸۷
۱۲	ہود	۵۰	۳۱۳
۱۲	ہود	۶۱	۳۱۵
۱۲	ہود	۸۴	۳۱۸
۱۴	نحل	۳۶	۳۷۴
۱۶	مریم	۳۶	۴۲۴
۱۶	طٰہٰ	۱۴	۴۳۱
۱۷	حج	۷۷	۴۷۱
۱۸	مومنون	۲۳	۴۷۴
۱۹	نمل	۴۵	۵۲۶
۲۰	عنکبوت	۱۶	۵۵۰
۲۰	عنکبوت	۳۶	۵۵۳
۲۳	یٰس	۶۱	۶۱۴
۲۳	زمر	۳	۶۳۳
۲۳	زمر	۱۱	۶۳۵
۲۴	زمر	۶۶	۶۴۳
۲۴	مومن	۶۰	۶۵۴
۲۴	حم سجدہ	۱۴	۶۶۰
۲۴	حم سجدہ	۳۷	۶۶۴
۲۵	زخرف	۶۴	۶۸۱
۲۶	احقاف	۲۱	۶۹۷
۲۷	ذاریات	۵۶	۷۲۳
۳۰	بینہ	۵	۸۲۸
۳۰	قریش	۳	۸۳۲

ہر عبادت میں خلوص اور نیتِ قربت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۲۹	۲۱۱
۱۱	یونس	۳۲	۲۹۰
۲۱	عنکبوت	۶۵	۵۵۰
۲۱	لقمان	۳۲	۵۷۲
۲۴	مومن	۱۴	۶۴۷
۳۰	بینہ	۵	۸۲۸

طہارت کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۴۷
۱۱	توبہ	۱۰۳	۲۸۰
۱۱	توبہ	۱۰۸	۲۸۱
۱۹	مدثر	۴	۷۹۶

پانی کا طاہر و مطہر ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	انفال	۱۱	۲۴۵
۹	فرقان	۴۸	۵۰۳

طہارت خاک

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۱۶
۶	مائدہ	۶	۱۴۸

نجاسات

کفر و شرک

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۸	۲۶۳

نشہ دار چیز

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۰	۱۶۸

مردہ خون سور

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۳	۳۴
۶	مائدہ	۳	۱۴۷
۸	انعام	۱۴۶	۲۰۲
۱۴	نحل	۱۱۵	۳۸۷

منی و پاخانہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۶	۱۴۸

احداث

حیض

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۴۷

جنابت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۱۶
۶	مائدہ	۷	۱۴۹

وضو و غسل و تیمم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۱۶
۶	مائدہ	۶	۱۴۸

بغیر طہارت قرآن نہ چھوؤ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۷	واقعہ	۷۹	۷۴۲

الصّلوٰۃ (نماز)

مقدمات نماز ستر وغیرہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۲۶	۲۱۶
۸	اعراف	۳۱	۲۱۱
۱۴	نحل	۸۰	۳۸۱

نشہ اور نجاست کی حالت میں نماز نہ پڑھو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۴۳	۱۱۶

قبلہ (کعبہ مسجد الحرام)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۵	۲۳
۱	بقرہ	۱۲۵	۲۵
۱	بقرہ	۱۲۷	۲۵
۲	بقرہ	۱۴۲	۲۸
۲	بقرہ	۱۴۴/۱۴۶	۲۹
۲	بقرہ	۱۹۲	۳۹
۲	بقرہ	۲۱۸	۴۵
۷	مائدہ	۹۷	۱۷۰
۱۰	توبہ	۲۸	۲۶۳
۱۷	حج	۲۵	۴۶۲
۱۷	حج	۲۶	۴۶۲
۱۷	حج	۲۹	۴۶۳
۱۷	حج	۳۲/۳۳	۴۶۳
۲۶	فتح	۲۵	۷۱۰
۳۰	قریش	۳	۸۳۲

مسجد اقصیٰ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۳۸۹

مسجد قبا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۱	توبہ	۱۰۸	۲۸۱

مساجد

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۴	۲۳
۴	آل عمران	۹۶،۹۷	۸۴
۸	اعراف	۲۹	۲۰۹
۱۰	توبہ	۱۷،۱۸	۲۶۰
۱۷	حج	۴۰	۴۶۵
۱۸	نور	۳۶	۴۹۰
۱۹	جن	۱۸	۷۹۳

مسجد ضرار

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۱	توبہ	۱۰۷	۲۸۱

اذان

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۵۸	۱۶۱
۲۸	جمعہ	۹	۷۶۶

نماز

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۵	۱۰
۱	بقرہ	۸۳	۱۶،۱۷
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۲
۱	بقرہ	۱۷۷	۳۰،۳۱
۲	بقرہ	۲۳۹	۵۲
۳	آل عمران	۴۳	۷۴
۵	نساء	۱۰۳/۱۰۴	۱۳۰
۷	انعام	۷۲	۱۸۷
۱۱	یونس	۸۷	۳۰۴
۱۲	ہود	۱۱۴	۳۲۳
۱۳	ابراہیم	۳۱	۳۵۰
۱۴	حجر	۹۸	۳۶۸
۱۴	نحل	۱۸	۳۸۴
۱۵	بنی اسرائیل	۷۹	۴۰۱
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱۰	۴۰۵
۱۶	طٰہٰ	۱۴	۴۳۱
۱۶	طٰہٰ	۳۲	۴۴۴
۱۷	حج	۴۱	۴۶۵
۱۷	حج	۷۷	۴۷۱
۱۸	مومنون	۲	۴۷۲
۱۸	مومنون	۹	۴۷۲
۲۱	نور	۵۶	۴۹۴
۲۱	عنکبوت	۱۷	۵۵۵
۲۱	روم	۱۷	۵۶۱
۲۱	روم	۳۱	۵۶۳
۲۱	لقمان	۱۷	۵۷۱
۲۲	احزاب	۳۳	۵۸۳
۲۶	ق	۳۹،۴۰	۷۱۸
۲۷	نجم	۴۸،۴۹	۷۲۷
۲۷	نجم	۶۲	۷۳۰
۲۷	واقعہ	۷۴	۷۴۲
۲۸	مجادلہ	۱۲	۷۵۳
۲۹	حاقہ	۵۲	۷۸۶
۲۹	مزمل	۲۰	۷۹۶
۲۹	مدثر	۴۳	۷۹۸
۲۹	دہر	۲۵	۸۰۲
۳۰	اعلیٰ	۱۸	۸۱۹
۳۰	علق	۱۹	۸۲۷
۳۰	بینہ	۵	۸۲۸
۳۰	ماعون	۴	۸۳۳
۳۰	کوثر	۳	۸۳۳

نماز جمعہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	جمعہ	۹	۷۶۶

نماز جنازہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰/۱۱	توبہ	۸۴	۲۷۶

نماز خوف

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۴۰	۵۲
۵	نساء	۱۰۲	۱۳۰

نماز قصر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۱۰۱	۱۲۹

نماز جماعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۲۰۴	۲۴۲
۲۸	جمعہ	۱۰،۹	۷۴۴

نوافل و تہجد

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۷۹	۴۰۱
۲۶	ذاریات	۱۸	۷۲۰
۲۹	مزمل	۲تا۸	۷۹۴/۷۹۵
۲۹	مزمل	۲۰	۷۹۶
۲۹	دہر	۲۶	۸۰۲

دُعا کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۷	۳۷
۹	اعراف	۱۸۰	۲۳۹
۱۹	نمل	۵۵	۵۲۷
۲۰	نمل	۶۲	۵۲۸
۲۴	مومن	۱۴	۶۴۷
۲۴	مومن	۶۰	۶۵۴
۲۴	مومن	۶۵	۶۵۵
۲۷	رحمن	۲۹	۷۳۶

دعائیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	حمد	۷،۶	۲
۱	بقرہ	۱۲۷/۱۲۸	۲۵
۲	بقرہ	۲۰۰/۲۰۲	۴۱
۳	بقرہ	۲۸۵/۲۸۶	۶۶
۳	آل عمران	۹،۸	۶۸
۳	آل عمران	۱۶	۶۹
۳	آل عمران	۲۷،۲۶	۷۱
۳	آل عمران	۳۸	۷۳
۳	آل عمران	۵۳	۷۶
۳	آل عمران	۱۴۷	۹۳
۴	آل عمران	۱۹۱/۱۹۴	۱۰۲/۱۰۳
۷	مائدہ	۱۱۴	۱۷۴
۹	اعراف	۸۹	۲۲۳
۹	اعراف	۱۲۶	۲۲۷
۹	اعراف	۱۵۱	۲۳۲
۹	اعراف	۱۶۹	۲۳۷
۱۱	توبہ	۱۲۹	۲۸۵
۱۱	یونس	۸۵	۳۰۰
۱۱	یونس	۸۹	۳۰۱
۱۲	ہود	۳۵	۳۱۲
۱۲	ہود	۴۶	۳۱۳
۱۳	یوسف	۱۰۱	۳۴۱
۱۳	ابراہیم	۳۵تا۴۱	۳۵۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲۴	۳۶۲
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۰۱
۱۵	کہف	۱۰	۴۰۶
۱۶	مریم	۴تا۶	۴۲۱
۱۶	طٰہٰ	۲۵تا۳۵	۴۳۲
۱۶	طٰہٰ	۱۱۹	۴۴۳
۱۷	انبیاء	۸۳	۴۵۴
۱۷	انبیاء	۸۷	۴۵۵
۱۷	انبیاء	۸۹	۴۴۵
۱۷	انبیاء	۱۱۲	۴۵۷
۱۸	مومنون	۲۶	۴۷۴
۱۸	مومنون	۲۹	۴۷۵
۱۸	مومنون	۹۴و۹۳	۴۸۱
۱۸	مومنون	۹۷/۹۸	۴۸۱
۱۸	مومنون	۱۰۹	۴۸۲
۱۸	مومنون	۱۱۸	۴۸۳
۱۹	فرقان	۶۵	۵۰۴
۱۹	فرقان	۷۴	۵۰۵
۱۹	شعراء	۸۳تا۸۶	۵۱۱
۱۹	شعراء	۱۱۸	۵۱۳
۱۹	شعراء	۱۶۹	۵۱۶
۱۹	نمل	۱۹	۵۲۲
۱۹	نمل	۴۴	۵۲۵
۱۹	نمل	۵۹	۵۲۷
۲۰	قصص	۱۷،۱۶	۵۳۵
۲۰	قصص	۲۱	۵۳۵
۲۰	قصص	۲۴	۵۳۶
۲۰	قصص	۳۰	۵۵۲
۲۳	عنکبوت	۱۰۰	۶۲۱
۲۳	ص	۲۵	۶۲۹
۲۴	زمر	۴۶	۶۴۰
۲۴	مومن	۷تا۹	۶۴۶
۲۶	احقاف	۱۵	۶۹۶
۲۷	قمر	۱۰	۷۳۱
۲۸	حشر	۱۰	۷۵۷
۲۸	ممتحنہ	۴تا۵	۷۶۰
۲۸	تحریم	۸	۷۶۱
۲۸	تحریم	۱۱	۷۶۲
۲۹	قلم	۲۹	۷۸۲
۲۹	نوح	۲۵	۷۸۸
۲۹	نوح	۲۷	۷۸۸
۲۹	نوح	۲۹	۷۸۸
۳۰	علق	۱تا۵	۸۳۵
۳۰	ناس	۱تا۶	۸۳۵

ذکر الٰہی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۲	۳۰
۲	بقرہ	۱۹۸	۴۱
۲	بقرہ	۲۰۰/۲۰۱	۴۱
۲	بقرہ	۲۰۲	۴۲
۳	آل عمران	۴۱	۷۴
۴	آل عمران	۱۹۱	۱۰۲
۵	نساء	۱۰۳	۱۳۰
۹	اعراف	۲۰۵	۲۴۳
۱۳	رعد	۲۸	۲۴۹
۲۱	عنکبوت	۴۵	۵۵۵
۲۱	احزاب	۲۱	۵۸۱
۲۲	احزاب	۴۱	۵۸۵
۲۵	زخرف	۴۴	۵۸۵
۲۹	مزمل	۸	۷۹۵
۲۹	دہر	۲۵	۸۰۲

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، اور مصارف

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۳	۱۰
۱	بقرہ	۸۳	۱۶
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۲
۲	بقرہ	۱۷۸	۳۵
۲	بقرہ	۱۹۶/۱۹۷	۴۰
۲	بقرہ	۲۱۶	۴۱
۲	بقرہ	۲۳۰	۴۵
۳	بقرہ	۲۵۴	۴۶
۳	بقرہ	۲۶۱/۲۶۵	۵۴
۳	بقرہ	۲۶۷	۵۹
۳	بقرہ	۲۷۰/۲۷۴	۶۰/۶۱
۳	بقرہ	۲۷۶/۲۷۷	۶۳
۴	آل عمران	۹۲	۸۳
۵	نساء	۷۷	۱۲۳
۵	انعام	۱۴۲	۲۰۱
۹	انفال	۳	۲۴۳
۱۰	توبہ	۱۸	۲۶۰
۱۰	توبہ	۶۰	۲۷۰
۱۰	رعد	۲۲	۳۴۸

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	ابراہیم	۳۱	۳۵۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۳۹۳
۱۷	حج	۳۵	۴۶۱
۱۷	حج	۴۱	۴۶۵
۱۷	حج	۷۸	۴۷۲
۱۸	نور	۵۶	۴۹۴
۱۹	فرقان	۶۷	۵۰۵
۲۰	قصص	۵۴	۵۴۱
۲۰	قصص	۷۷	۵۴۵
۲۱	روم	۳۹	۵۶۴
۲۲	احزاب	۳۳	۵۸۳
۲۲	سبا	۳۹	۵۹۸
۲۷	حدید	۷	۷۴۴
۲۷	حدید	۱۰،۱۱	۷۴۵
۲۸	مجادلہ	۱۲،۱۳	۷۵۲
۲۸	حشر	۶ تا ۹	۷۵۵
۲۸	منافقون	۱۰	۷۵۹
۲۸	تغابن	۱۶،۱۷	۷۶۱
۲۹	مزمل	۲۰	۷۹۶
۲۹	دہر	۸ و ۹	۸۰۱
۳۰	بلد	۶ تا ۱۶	۸۲۲
۳۰	لیل	۱۸	۸۲۳
۳۰	بینہ	۵	۸۲۸

دکھلاوے کی خیرات یا دیگر احسان جتانا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۳ / ۲۶۴	۵۹ و ۶۰
۵	نساء	۳۸	۱۱۵

بخل کی مذمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۸	۶۱
۴	آل عمران	۱۸۰	۱۰۰
۵	نساء	۳۷	۱۱۵
۵	نساء	۳۹	۱۱۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۷۶	۲۷۲
۱۰	توبہ	۷۹	۲۷۴
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۰	۴۰۳
۲۴	حم سجدہ	۷	۶۵۹
۲۶	محمد	۳۷،۳۸	۷۰۵
۲۷	حدید	۲۴	۷۴۸
۲۸	مجادلہ	۱۷	۷۵۳
۲۹	حاقہ	۳۴	۷۸۷
۳۰	فجر	۱۷ تا ۲۰	۸۲۱ ۸۲۲
۳۰	لیل	۸ تا ۱۱	۸۲۳
۳۰	ہمزہ	۲ تا ۴	۸۳۱
۳۰	ماعون	۳	۸۳۳
۳۰	ماعون	۷	۸۳۳

فضول خرچی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۳۱	۲۱۱
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶،۲۷	۳۹۳
۱۵	بنی اسرائیل	۲۹	۳۹۳

خمس

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	انفال	۱	۲۴۳
۱	انفال	۴۱	۲۵۰
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۳۹۳
۲۱	روم	۳۸	۵۶۴
۲۲	احزاب	۲۷	۵۸۲
۲۸	حشر	۶ تا ۹	۷۵۵

فدک

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۳۹۳
۲۱	روم	۲۰	۵۶۴

روزہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۸۲ / ۱۸۶	۳۷
۲	بقرہ	۱۸۸	۳۸

اعتکاف

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵	۲۵
۱۷	حج	۲۵	۳۸

شب قدر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	دخان	۳ تا ۵	۶۸۵
۳۰	قدر	۲۵	۸۲۷

حج و عمرہ طواف وسعی وغیرہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۹	۳۱
۲	بقرہ	۱۹۶ و ۲۰۳	۴۱ و ۴۲
۴	آل عمران	۹۷	۸۴
۶	مائدہ	۲	۱۴۷
۷	مائدہ	۹۵ / ۹۷	۱۶۹ ۱۷۰
۱۷	حج	۲۷ و ۲۹	۴۶۲ ۴۶۳
۱۷	حج	۳۳ و ۳۴	۴۶۴
۲۶	فتح	۲۷	۷۱۱

حج اکبر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳	۲۵۷

قربانی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	حج	۲۸	۴۶۳
۱۷	حج	۳۶ / ۳۷	۴۶۴
۳۰	کوثر	۲	۸۳۳

جہاد کی ترغیب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۴	۲۶۲
۱۰	توبہ	۸۸ / ۸۹	۲۷۶
۱۱	توبہ	۱۲۰ / ۱۲۱	۲۸۴

جہاد

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۴۵
۳	بقرہ	۲۴۵	۵۳
۵	نساء	۷۴ تا ۷۶	۱۲۲
۵	نساء	۸۴	۱۲۴
۶	مائدہ	۳۵	۱۵۵
۱۰	توبہ	۳۶	۲۶۵
۱۰	توبہ	۴۱	۲۶۶
۱۰	توبہ	۷۳	۲۷۳
۱۰	توبہ	۱۲۳	۲۸۴
۱۷	حج	۷۸	۴۷۲
۲۶	محمد	۴	۷۰۱

مہاجرین و انصار کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۹	۴۶
۴	آل عمران	۱۵۷ / ۱۵۸	۹۶
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۰۳
۵	نساء	۷۴	۱۲۲
۵	نساء	۹۵،۹۶	۱۲۸
۶	مائدہ	۵۴	۱۶۰
۱۰	انفال	۷۲	۲۵۶
۱۰	انفال	۷۴ / ۷۵	۲۵۷
۱	توبہ	۲۴	۲۶۷
۲	عنکبوت	۶۹	۵۵۸

حرمت کے مہینے اور حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۵	۴۰ و ۴۱
۲	بقرہ	۲۱۸	۴۵ و ۴۶
۱۰	توبہ	۲	۲۵۷
۱۰	توبہ	۵	۲۵۸

شہدائے راہ خدا زندہ ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۶/۳۷	۲۶۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۵	۳۱
۴	آل عمران	۱۶۹	۹۸

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۰۴	۸۶
۴	آل عمران	۱۱۰	۸۷
۹	اعراف	۱۹۹	۲۴۲
۱۷	حج	۴۱	۴۶۵
۲۱	لقمان	۱۷	۵۷۰
۲۷	ذاریات	۱ تا ۶۰	۷۲۰/۷۲۳
۲۷	طور	۱ تا ۴۹	۷۲۴/۷۲۷

مکاسب (معاملات کی پابندی)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۱	۱۴۵

حصول معاش کے طریقے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۹	۳۳
۲	بقرہ	۱۹۹	۴۱
۸	اعراف	۱۰	۲۰۷/۲۰۸
۱۲	یوسف	۵۵	۳۳۴
۱۴	حجر	۱۹، ۲۰	۳۶۲
۱۴	نحل	۱۰ تا ۱۴	۳۶۹/۳۷۰
۱۶	طہ	۸۴	۴۳۸
۲۶	ق	۷ تا ۱۱	۷۱۶
۲۸	جمعہ	۹ تا ۱۱	۷۶۶/۷۶۷
۲۹	مزمل	۲۰	۷۹۶

لونڈیوں سے خرچی نہ کمواؤ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۳۳	۴۸۹

شراب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۰	۴۶
۷	مائدہ	۹۰	۱۶۸

جوا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۰	۴۶۰
۷	مائدہ	۹۰	۱۶۸

بت سازی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۰	۱۶۸

شگون

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۹۰	۱۶۸

رشوت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۹	۳۸

سحر اور اس کی تاثیر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۰، ۲۱
۹	اعراف	۱۰۹ تا ۱۲	۲۵، ۲۶
۱۱	یونس	۷۶ تا ۸۱	۲۹۹، ۳۰۰
۱۶	طہ	۵۹ تا ۷۲	۴۳۵
۳۰	فلق	۴	۸۳۵

ناچ گانا باجا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	حج	۳۰	۴۶۳
۲۱	لقمان	۶	۵۶۷

ناپ تول

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	انعام	۱۵۳	۲۰۴
۸	اعراف	۸۵	۲۲۱
۱۲	ہود	۸۵	۳۱۰
۱۵	بنی اسرائیل	۳۵	۳۹۴
۱۹	شعراء	۱۸۱/۱۸۳	۵۱۷
۲۷	رحمٰن	۸، ۹	۷۳۵
۲۷	حدید	۲۵	۷۴۸
۳۰	تطفیف	۱ تا ۴	۸۱۳

خرید و فروخت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۷۵	۶۳
۳	بقرہ	۲۸۲	۶۵
۵	نساء	۲۹	۱۱۳
۱۸	نور	۳۷	۴۹۰
۲۸	جمعہ	۹	۷۶۶

احتکار

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	یوسف	۸۸	۳۳۹

سُود

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۷۵/۲۷۶	۶۳
۳	بقرہ	۲۷۸/۲۷۹	۶۳
۳	آل عمران	۱۳۰	۹۰
*	نساء	۱۶۱	۱۴۲
۲۱	روم	۳۹	۵۶۴

تجارت آخرت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۳
۱۱	توبہ	۱۱۱	۲۸۲
۲۲	فاطر	۳۰، ۳۱	۶۰۵
۲۸	صف	۱۱	۷۶۴

قرض و رہن

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۴۶	۵۴
۳	بقرہ	۲۸۰	۶۳
۳	بقرہ	۲۸۱/۲۸۳	۶۵
۲۸	تغابن	۱۷	۷۷

حجر (کورٹ آف وارڈس)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۳	۱۰۵
۴	نساء	۵، ۶	۱۰۶
۴	نساء	۹، ۱۰	۱۰۷
۸	انعام	۱۵۳	۲۰۴
۱۴	نحل	۷۵	۳۸۰

ضمانت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	یوسف	۸۳	۳۳۸

صلح

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۵	۴۷
۵	نساء	۳۵	۱۱۴
۵	نساء	۱۱۴	۱۳۲
۵	نساء	۱۲۸	۱۳۵
۹	انفال	۱	۲۴۳
۲۶	حجرات	۹، ۱۰	۷۱۳

شرکت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	انفال	۴۱	۲۵۰
۱۰	انفال	۶۹	۲۵۵
۱۰	توبہ	۶۰	۲۷۰

مضاربت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۱۶	۱۲۹
۲۸	جمعہ	۱۰	۷۶۷
۲۹	مزمل	۲۰	۷۹۶

البضاع

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	یوسف	۶۲	۳۲۵
۱۳	یوسف	۶۵	۳۳۵
۱۳	یوسف	۸۸	۳۳۹

ودیعت (امانت)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۸۳	۶۵
۳	آل عمران	۷۵	۸۰
۵	نساء	۵۸	۱۱۹
۱۲	یوسف	۵۲	۳۳۳
۱۸	مومنون	۸	۴۷۲

خیانت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۷۵	۶۵
۳	آل عمران	۱۶۱	۹۶
۹	انفال	۲۷	۲۴۷
۱۷	حج	۳۸	۴۶۵

عاریت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۳	۱۴۷
۳۰	ماعون	۷	۸۳۳

اجارہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۲۶	۵۳۶
۲۰	قصص	۲۷	۵۳۷

وکالت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۷	۵۲
۱۵	کہف	۱۹	۴۰۸
۱۵	کہف	۶۲	۴۱۵

وقف صدقہ (ہبہ)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۱۰	۲۳
۲	بقرہ	۱۷۸	۲۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۹۲	۸۳
۲۹	مزمل	۲۰	۷۹۶

گھوڑدوڑ اور تیراندازی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	انفال	۶۰	۲۵۴
۱۲	یوسف	۱۷	۳۲۷
۲۸	حشر	۶	۷۵۶

وصیت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۱/۱۸۲	۳۶
۲	بقرہ	۲۴۱	۵۲
۳	بقرہ	۲۶۰	۵۹
۵	نساء	۱۱و۱۲	۱۰۷/۱۰۸
۷	مائدہ	۱۰۶و۱۰۸	۱۷۲

نکاح

خطبہ (منگنی)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۱

عقد دائمی (نکاح)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۱
۱۸	مومنون	۶و۷	۴۷۲
۱۸	نور	۳۲	۴۸۹
۱۲	احزاب	۵۰	۵۸۷

عقد منقطع (متعہ)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۲۴	۱۱۱

لونڈی کی حلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	مومنون	۶	۴۷۲
۲۲	احزاب	۵۰	۵۸۷

لے پالک کی مطلقہ سے نکاح

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	احزاب	۴	۵۷۸
۲۲	احزاب	۳۷	۵۸۵

کتابیہ عورتوں کی حلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۶	۱۴۸

کافر و مشرک سے نکاح کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۲	۴۷
۲۸	ممتحنہ	۱۰	۷۶۲

حرام عورتیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴/۵	نساء	۲۲/۲۴	۱۱۰/۱۱۱

نیک چلنوں سے نکاح کی ترغیب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲۶	۴۸۷

زانی زانیہ اور بدکار سے نکاح کی کراہت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۳	۴۸۴
۱۸	نور	۲۶	۴۸۷

لونڈیوں سے نکاح

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۲۵	۱۱۲

بیوہ کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۵	۵۱
۲	نور	۲۴۱	۵۲
۱۸	نور	۳۲	۴۸۹

مہر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۸	۵۲
۴	نساء	۴	۱۰۵
۴	نساء	۲۰	۱۱۰
۲۰	قصص	۲۷	۵۳۷

تعدد ازواج اور عدل

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۴	۱۰۵
۵	نساء	۱۲۹	۱۳۵

نشوز (نافرمانی) وغیرہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۳۴/۳۵	۱۱۴
۵	نساء	۱۲۸	۱۳۵

حقوق زوجیت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۸	۳۷
۲	بقرہ	۲۲۹	۴۸/۴۹
۴	نساء	۱۹تا۲۱	۱۱۰
۵	نساء	۳۴/۳۵	۱۱۴
۵	نساء	۱۲۹	۱۳۵
۲۸	طلاق	۶	۷۷۳

لاوارث لڑکیاں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۴	۱۰۵
۵	نساء	۱۲۷	۱۳۴

عورتوں پر مردوں کی فضیلت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۹	۴۸،۴۹
۵	نساء	۳۴	۱۱۴

عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۴	۴۷

زنا ولواطہ کی ممانعت ومذمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲	۳۸۳/۳۸۴
۱۸	نور	۲و۳	۴۸۴
۱۸	نور	۳۱	۴۸۹
۱۸	نور	۳۳	۴۸۹

عورتوں کا فطرتی شرم ولحاظ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۲۵	۵۳۶

دنیا کے کاموں میں عورتوں کی کمزوری

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	زخرف	۱۸	۶۷۷

پردہ کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲۷و۳۱	۴۸۷/۴۸۸
۱۸	نور	۵۸و۶۰	۴۹۴
۲۲	احزاب	۵۳	۵۸۷
۲۲	احزاب	۵۵	۵۸۸
۲۲	احزاب	۵۹	۵۸۹

عورتوں کے زیور پہننے کا جواز

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۴	نحل	۱۴	۳۷۰
۲۲	فاطر	۱۲	۶۰۳

رضاعت ونفقہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۳۳	۴۹
۲۸	طلاق	۶و۷	۷۷۳

طلاق

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۸/۲۳۳	۴۸و۵۰
۲	بقرہ	۲۳۷/۲۳۸	۵۲
۲	بقرہ	۲۴۲	۵۳
۴	نساء	۲۰	۱۱۰
۵	نساء	۱۳۰	۱۳۵
۲۲	احزاب	۴۹	۵۸۶

طلاق کی کراہت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	احزاب	۳۷	۵۸۴
۲۲	احزاب	۵۲	۵۸۷/۵۸۸
۲۸	طلاق	۱و۲	۷۷۲

عدہ طلاق ووفات

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۹	۴۸
۲	بقرہ	۲۳۷	۵۱
۲	بقرہ	۲۴۷	۵۲
۴	نساء	۱۵	۱۰۹
۲۲	احزاب	۴۹	۵۸۶
۲۸	طلاق	۱تا۶	۷۷۰/۷۷۲

خلع اور مبارات

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	احزاب	۴	۴۹
۲۸	مجادلہ	۲تا۴	۱۳۵

ظہار

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	احزاب	۴	۵۷۸
۲۸	مجادلہ	۲تا۴	۷۵۱

ایلاء

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۷	۴۷و۴۸

لعان

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۶تا۱۰	۴۸۴

عتق

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲۳	۴۸۹
۲۲	احزاب	۳۷	۵۸۴

مکاتبہ اور غلاموں کی تہذیب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۳۳	۴۸۹
۱۸	نور	۵۸	۴۹۴

اقرار

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۸۴	۱۷
۳	آل عمران	۸۱	۸۱
۵	نساء	۱۳۵	۱۳۶
۶	مائدہ	۲	۱۴۶
۸	انعام	۱۳۱	۱۹۸
۹	اعراف	۱۷۲	۲۳۰
۱۱	توبہ	۱۰۲	۲۸۰
۲۴	زمر	۷۱	۶۴۴
۲۹	ملک	۹	۷۷۸
۲۹	ملک	۱۱	۷۷۹

یمین (قسم)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۲۵	۴۷
۲	بقرہ	۲۲۶	۴۷
۷	مائدہ	۸۹	۱۶۸
۱۴	نحل	۹۱و۹۲	۳۸۳
۲۷	تحریم	۲	۷۷۵

نذر (منت)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۷/۲۷۰	۶۱
۱۴	نحل	۵۶	۳۷۶
۱۷	حج	۲۹	۴۶۳
۲۹	دہر	۷	۸۰۱

عہد (پیمان)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۰	۹
۸	انعام	۱۵۳	۲۰۴
۱۴	نحل	۹۱و۹۲	۳۸۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴	۳۱۴

صید وذبائح (شکار اور ذبح)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۲	۱۴۶
۶	مائدہ	۴	۱۴۷
۶	مائدہ	۵	۱۴۸
۷	مائدہ	۹۶	۱۷۰
۷	مائدہ	۱۱۹و۱۲۰	۱۹۶
۸	انعام	۲۲	۱۹۷
۸	انعام	۱۳۹/۱۴۰	۲۰۰
۸	انعام	۱۴۶	۲۰۲
۱۴	نحل	۱۱۵	۳۸۷

اطعمہ اشربہ (کھانا پینا)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۶۹	۳۳
۲	بقرہ	۱۷۳/۱۷۴	۳۴
۲	بقرہ	۲۲۰	۴۶
۴	آل عمران	۹۳	۸۴
۶	مائدہ	۲	۱۴۶
۶	مائدہ	۴	۱۴۷
۶	مائدہ	۵	۱۴۸
۶	مائدہ	۶	۱۴۸
۷	مائدہ	۸۷و۸۸	۱۶۷/۱۶۸
۷	مائدہ	۹۰/۹۱	۱۶۹
۷	مائدہ	۹۳	۱۶۹
۷	مائدہ	۹۶	۱۷۰
۸	انعام	۱۱۹/۱۲۰	۱۹۶

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	انعام	۱۲۱	۱۹۶
۸	انعام	۱۳۹/۱۴۰	۲۰۰
۸	انعام	۱۴۶/۱۴۷	۲۰۲
۸	اعراف	۳۱ و ۳۲	۲۱۱
۱۱	یونس	۵۹	۲۹۶
۱۴	نحل	۱۴	۳۷۰
۱۴	نحل	۶۹	۳۷۶
۱۴	نحل	۱۱۴ و ۱۱۶	۳۷۸
۱۷	حج	۳۰	۴۶۳

جن کی چیز بغیر اجازت کھا سکتے ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۶۱	۴۹۵
۲۲	فاطر	۳	۶۰۱

غصب (ناحق مال کھانا)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۱۸۹	۳۸، ۳۹
۵	نساء	۱۲۹	۱۱۳
۶	نساء	۱۶۱	۱۴۱
۶	مائدہ	۴۳	۱۵۷
۶	مائدہ	۶۳	۱۶۲

شفعہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۸۵	۳۷
۲	بقرہ	۲۲۰	۴۶
۶	مائدہ	۶	۱۴۸

نقطہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۲	یوسف	۱۰	۳۲۶
۶	مائدہ	۸	۵۳۳

میراث (ترکہ)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۷ و ۸	۱۰۶
۴	نساء	۱۱ و ۱۲	۱۰۸

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۱۹	۱۱۱
۵	نساء	۲۳	۱۱۳
۶	نساء	۱۷۷	۱۴۵
۱۰	انفال	۷۵	۲۵۷
۱۶	مریم	۵ و ۶	۴۲۲
۱۹	نمل	۱۶	۵۲۲
۲۱	احزاب	۶	۵۷۸

قضا (حکم) اور انصاف

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۴	۴۴
۳	آل عمران	۲۳	۷۱
۵	نساء	۵۸	۱۱۹
۵	نساء	۶۰	۱۱۹
۵	نساء	۶۵	۱۲۰
۵	نساء	۱۰۵	۱۳۱
۵	نساء	۱۳۵	۱۳۶
۶	مائدہ	۹	۱۴۰
۶	مائدہ	۴۳ و ۴۶	۱۵۷/۱۵۸
۶	مائدہ	۴۷ و ۴۸	۱۵۹
۶	مائدہ	۴۹	۱۵۹
۷	مائدہ	۹۵	۱۶۰
۸	انعام	۱۵۲	۲۰۴
۱۴	نحل	۹۰	۳۸۲
۱۷	انبیاء	۷۸	۴۵۳
۱۸	نور	۴۸ و ۴۹	۴۹۲
۲۳	ص	۲۶	۶۲۸
۲۵	شوری	۱۵	۶۷۰
۲۶	حجرات	۶	۷۱۳
۲۶	ممتحنہ	۸	۷۶۱

شہادت (گواہی)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۴۰	۲۸
۳	بقرہ	۲۸۲/۲۸۴	۶۵
۳	آل عمران	۱۸	۶۹
۵	نساء	۱۳۵	۱۳۶

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۹	۱۴۹
۷	مائدہ	۱۰۶/۱۰۸	۱۷۲

حدود و تعذیرات

قصاص

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۷۹/۱۸۰	۳۶

شوہر دار عورت سے زنا اور لواطہ کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۱۵ و ۱۶	۱۰۹

زنا کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲	۴۸۴

قتل خطا و عمد اور اُس کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۲ و ۹۳	۱۲۷
۶	مائدہ	۳۳	۱۵۵
۸	انعام	۱۵۴	۲۰۳

خدا و رسول سے لڑنے والے اور مفسد کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۴/۳۵	۱۵۵
۹	انفال	۱۳ و ۱۴	۲۴۵
۲۸	حشر	۲ تا ۴	۶۶۷

چوری کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۹/۴۰	۱۵۵/۱۵۶

ڈکیتی و رہزنی کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۳۴	۱۵۵

تہمت زنا کی سزا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۴	۴۸۶
۱۸	نور	۲۳ و ۲۴	۴۸۷

قصہ افک

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۱۱ تا ۲۰	۴۸۵

انتظام ملکی تمدن اور سیاست

مومنین کفار و منافقین کو بھی خواہ و سرپرست نہ بنائیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۲۸	۷۲
۵	نساء	۸۹	۱۲۵
۵	نساء	۱۴۴	۱۳۸
۶	مائدہ	۵۲	۱۶۰

امور دین میں لڑنے والے کفار سے دوستی کی ممانعت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۹	۷۶۱

مومن کا قتل جائز نہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۲	۱۲۷

جہاد کے قبل خوب تحقیق کرلو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۴	۱۲۷، ۱۲۸

جو اپنے کو مومن کہے اُسے مومن سمجھو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۴	۱۲۷، ۱۲۸

مظلوم کو بدلہ لینا چاہیئے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	حج	۳۹، ۴۰	۴۶۵

ظلم کا بدلہ لینے میں کچھ مضائقہ نہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	شوریٰ	۳۵، ۴۰	۶۷۳

صلح جو سے صلح کرو اور نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۰	۱۲۶
۱۰	انفال	۹۱	۲۵۴

اقرار و عہد کی پابندی کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۲	۱۴۶
۸	انعام	۱۵۳	۲۰۴

جن سے معاہدہ ہو اُن سے نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۰	۱۲۶
۱۰	انفال	۷۲	۲۵۶
۱۰	توبہ	۴	۲۵۸

جو کفار معاہدہ توڑ دیں اُن سے لڑو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۱۲ تا ۱۶	۲۶۰

مشرکین جب تک معاہدے کے پابند ہیں تم بھی رہو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۷	۲۵۸

دغا باز و مکار کے معاہدے کا اعتبار نہ کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	انفال	۵۸	۲۵۳
۱۰	توبہ	۸	۲۵۹

جو کفار اپنی قوم کی شرارت سے بیزار ہوں اُن سے نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۰	۱۲۶

جو کفار کنارہ کش ہوں نہ صلح چاہیں نہ شرارت سے باز آئیں اُن سے لڑو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۹۱	۱۲۶
۹	انفال	۲۸، ۲۹	۲۴۰

جو تم سے لڑے تم بھی لڑو مگر زیادتی نہ کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۱	۳۹
۲	بقرہ	۱۹۵	۴۰
۱۴	نحل	۱۲۶	۳۸۸

جس نے تم کو شہر بدر کیا تم بھی کردو۔

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۲	۳۹

فسادی کفار کو جہاں پاؤ قتل کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۲	۳۹
۱۰	توبہ	۵	۲۵۸

خانہ کعبہ کے پاس بھی جنگ نہ کرو مگر جب کفار ابتدا کریں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۲	۳۹

فساد کے مٹنے اور دین خدا کے پھیلنے تک جہاد کئے جاؤ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۹۴	۳۹
۹	انفال	۳۹	۲۴۹
۱۰	انفال	۷۳	۲۵۶

فساد قتل سے زیادہ بُرا ہے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۸	۴۵

مشورہ کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۹۶
۲۵	شوریٰ	۳۸	۶۷۳

کفار و منافقین کو دھمکی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	انفال	۶۰	۲۵۳
۱۰	توبہ	۲، ۳	۲۵۷
۱۰	توبہ	۷۴	۲۶۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۸۵	۲۷۶
۲۲	احزاب	۶۰، ۶۱	۵۸۴

جو کفار تم سے دین میں نہ جھگڑیں اُن کے ساتھ نیکی و انصاف اور دوستی میں مضائقہ نہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	ممتحنہ	۸	۷۶۱

اپنے لوگوں کے سوا کسی کو رازدار نہ بناؤ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۱۸	۸۸

کفار جب تک جزیہ نہ دیں، لڑے جاؤ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۹	۲۶۳

تم جب تک مرتد نہ ہو جاؤ کفار جنگ سے باز نہ آئیں گے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۸	۴۵

مرتد کا حکم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۸	۴۵
۶	مائدہ	۵۵	۱۶۰

آپس میں نہ لڑو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	انفال	۴۶	۲۵۱

جنگ کے طریقے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۷۱	۱۲۱
۵	نساء	۱۱۴	۱۳۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	انفال	۷	۲۴۴
۹	انفال	۱۲	۲۴۵
۹	انفال	۱۶	۲۴۵
۱۰	انفال	۴۵	۲۵۱
۱۰	انفال	۵۷	۲۵۴
۱۰	انفال	۶۰	۲۵۴
۱۰	انفال	۶۵	۲۵۵
۱۰	توبہ	۵	۲۵۸
۱۰	توبہ	۴۶	۲۶۷

موقع جنگ میں منافقین کی حالت

۵	نساء	۷۲و۷۳	۱۲۱
۵	نساء	۷۵تا۷۸	۱۲۲ ۱۲۳
۱۰	انفال	۴۷	۲۵۱
۱۰	توبہ	۸۶و۸۷	۲۷۶
۱۰	توبہ	۹۰	۲۷۷
۱۰	توبہ	۹۳	۲۷۸
۱۱	توبہ	۹۵	۲۷۸

جنگ سے بھاگنے اور جان چُرانے کی مذمّت

۹	انفال	۱۵و۱۶	۲۴۵
۱۰	توبہ	۴۴و۴۹	۲۶۸

کفار و مشرکین سے بیزاری

۱۰	توبہ	۱تا۳	۲۵۷

جو کفر سے توبہ کرے وہ تمھارا بھائی ہے

۱۰	توبہ	۱۱	۲۵۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ

اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو

۲	بقرہ	۱۹۶	۴۰

تقیہ کا حکم

۳	آل عمران	۲۸	۷۲
۱۴	نحل	۱۰۶	۳۸۵

غنیمت و فے کا حکم

۹	انفال	۱	۲۴۳
۱۰	انفال	۴۱	۲۵۰
۱۰	انفال	۶۹	۲۵۵

قیدی کا حکم

۱۰	انفال	۶۷و۶۸	۲۵۵
۱۰	انفال	۷۰و۷۱	۲۵۶

مشرک بھی پناہ مانگے تو دو

۱۰	توبہ	۶	۲۵۸

کمزور مریض مفلس اور بے سواری پر جہاد نہیں

۱۰	توبہ	۹۱و۹۲	۲۷۷

والدین ہمسایہ احباب قرابتدار اور حاکم وغیرہ کے حقوق اور اُن کے ساتھ برتاؤ

۲	بقرہ	۱۷۸	۳۵
۲	بقرہ	۱۸۱	۳۶
۵	نساء	۳۳	۱۱۳
۵	نساء	۳۶	۱۱۵
۱۴	نحل	۹۰	۳۸۲

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۳۲و۳۳	۳۹۳
۱۶	مریم	۱۴	۴۲۲
۱۸	نور	۲۲	۴۸۷
۲۰	عنکبوت	۸	۵۴۸
۲۱	روم	۳۸	۵۶۴
۲۱	لقمان	۱۴و۱۵	۵۶۹
۲۱	احزاب	۶	۵۷۸
۲۶	احقاف	۱۵	۶۹۶
۲۶	محمدؐ	۲۲	۷۰۳
۲۶	حجرات	۱۰	۷۱۴

تہذیب اخلاق اتقاء و پرہیزگاری

۱	بقرہ	۲۱	۶
۱	بقرہ	۴۱	۹و۱۰
۲	بقرہ	۱۷۸	۳۵
۲	بقرہ	۲۰۴	۴۲
۴	آل عمران	۱۰۲	۸۵
۴	آل عمران	۱۳۰	۹۰
۴	نساء	۲	۱۰۵
۶	مائدہ	۳	۱۴۷
۶	مائدہ	۳۵	۱۵۵
۷	مائدہ	۸۸	۱۶۸
۱۱	توبہ	۱۱۹	۲۸۳
۲۱	احزاب	۱	۵۷۷
۲۲	احزاب	۷۰	۵۹۰
۲۶	حجرات	۱۳	۷۱۴
۲۷	حدید	۲۸	۷۴۹
۲۸	مجادلہ	۹	۷۵۲
۲۸	حشر	۱۸	۷۵۸
۲۸	تغابن	۱۶	۷۷۱
۲۸	طلاق	۴و۵	۷۷۳
۲۸	طلاق	۱۰	۷۷۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ

بدکاری کے پاس بھی نہ بھٹکو

۸	انعام	۱۵۱	۲۰۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۴	۳۹۳
۲۵	شوریٰ	۳۷	۶۷۳

صبر کی ہدایت

۱	بقرہ	۴۵	۱۰
۱۴	نحل	۱۲۷	۳۸۹
۱۵	کہف	۲۸	۴۱۰
۱۶	طٰہٰ	۱۳۵	۴۴۴
۲۰	قصص	۵۳	۵۴۱
۲۱	لقمان	۱۷	۵۷۰
۲۳	ص	۱۷	۶۲۹
۲۳	زمر	۱۰	۶۳۵
۲۴	مومن	۵۵	۶۵۳
۲۴	مومن	۷۷	۶۵۵
۲۴	حم سجدہ	۳۵	۶۶۴
۲۵	شوریٰ	۴۳	۶۷۴
۲۶	احقاف	۳۵	۷۰۰
۲۶	ق	۳۹	۷۱۹
۲۷	طور	۴۸	۷۲۷
۲۹	قلم	۴۸	۷۸۳
۲۹	معارج	۵	۷۸۷
۲۹	مزمل	۱۰	۷۹۵
۲۹	دہر	۲۴	۸۰۲
۳۰	بلد	۱۷	۸۲۲

درگزر کیا کرو

۴	آل عمران	۱۵۹	۹۶
۹	اعراف	۱۹۹	۲۴۲
۲۵	شوریٰ	۳۷	۶۷۳
۲۵	شوریٰ	۴۰	۶۷۳
۲۵	شوریٰ	۴۳	۶۷۴
۲۵	زخرف	۸۹	۶۸۴

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	تغابن	۱۴	۷۷۱

جواب جاہلاں باشد خموشی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۱۹۹	۲۴۲
۱۹	فرقان	۶۲	۵۰۴
۲۰	قصص	۵۵	۵۴۲

سرگوشی کی مذمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۱۱۴	۱۳۲
۲۸	مجادلہ	۹و۱۰	۷۵۲

نرمی قلب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۵۹	۹۶

خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۴	۱۰
۲۸	صف	۲	۷۶۳

برائی کا جواب بھی نیکی سے دو،

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۵۴	۵۴۱
۲۴	صنف	۳۴	۶۶۳

خدا کی رحمت سے نااُمید نہ ہو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۴	زمر	۵۳	۶۴۱

آداب مناظرہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۴	نحل	۱۲۵	۳۸۸
۲۱	عنکبوت	۴۶	۵۵۵

ہر کام کے ارادے کے وقت ان شاء اللہ تعالیٰ کہہ لیا کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	کہف	۲۳/۲۴	۴۰۰

لغو باتوں سے بچے رہو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	حج	۳۰	۴۶۳
۱۸	مومنون	۳	۴۷۲

اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	مومنون	۵	۴۷۲

ملاقات کی تہذیب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲۷تا۲۹	۴۸۷
۱۸	نور	۵۸	۴۹۴
۱۸	نور	۶۱	۴۹۵

آداب مجلس

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	احزاب	۵۳	۵۸۸
۲۶	حجرات	۲	۷۱۲
۲۸	مجادلہ	۱۱	۷۵۲

جب کہو تو درست بات کہو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	احزاب	۷۰	۵۹۰

تکبّر نہ کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۳۷و۳۸	۳۹۴
۲۱	لقمان	۱۸	۵۷۰

انکسار فروتنی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۹	فرقان	۶۳	۵۰۴
۱۹	شعراء	۲۱۵	۵۱۹
۲۱	لقمان	۱۹	۵۷۰
۲۶	حجرات	۳	۷۱۲

خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۳	ص	۲۶	۶۲۸
۲۵	شوریٰ	۱۵	۶۷۰

قدر یمان خود را بیفزائے قدر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۵۳	۱۸۴
۱۵	کہف	۲۸	۴۱۰

اتفاق کی خوبی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۳
۳	آل عمران	۱۰۳	۸۵

خودداری بھی بُری بات نہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۱۰۵	۱۶۱

گالی نہ بکو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۱۰۹	۱۹۴

مفلسی کے خوف سے اولاد کو نہ مار ڈالو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	انعام	۱۵۲	۲۰۳
۱۵	بنی اسرائیل	۳۱	۳۹۳

بیوقوفوں اور بچّوں کے ہاتھ میں مال نہ دو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	نساء	۵	۱۰۵

بُری صحبت میں نہ بیٹھو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۱۴۰	۱۳۷
۷	انعام	۶۸	۲۷۲

ہر بات کی خواہ مخواہ لِم نہ پوچھو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶/۷	مائدہ	۱۰۱	۱۷۰

فساد نہ کرتے پھرو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۵۶	۲۱۶

باہم تمسخر اور طعنہ زنی اور بُرا نام دھرنے سے باز رہو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	حجرات	۱۱	۷۱۴
۳۰	ہمزہ	۱	۸۳۱

بدگمانی ٹوہ لینے اور غیبت کی مذمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	حجرات	۱۲	۷۱۴

وہی کہو جو کر سکو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	صف	۲و۳	۷۶۳

تنگی میں بھی برادر مومن کو اپنے اُوپر ترجیح دو،

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	حشر	۹	۷۵۶

یتیم پر شفقت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	فجر	۱۷	۸۲۱
۳۰	بلد	۱۵	۸۲۳
۳۰	ضحیٰ	۹	۸۲۵

محتاجوں کو کھانا کھلاؤ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	فجر	۱۸	۸۲۱
۳۰	بلد	۱۴تا۱۶	۸۲۳

سائل کو نہ جھڑکو

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	ضحیٰ	۱۰	۸۲۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
تفکر کی خوبی			
۴	آل عمران	۱۹۱	۱۰۲
۲۱	روم	۵۰	۵۶۶
تولا تبرا			
۳	آل عمران	۲۸	۷۲
سلام کا طریقہ			
۵	نساء	۸۶	۱۲۵
۷	انعام	۵۸	۱۸۴
۱۸	نور	۶۱	۴۹۵
قصاص سے درگذر کرنے کی فضیلت			
۲	بقرہ	۱۷۹	۳۶
خودکشی کی ممانعت			
۲	بقرہ	۱۷۹	۱۱۳
لغو شعر گوئی کی ممانعت			
۱۹	شعراء	۲۲۴ ۲۲۹	۵۱۹
۲۳	یٰس	۶۹	۶۱۵
علم اور اس کی فضیلت			
۳	بقرہ	۲۶۹	۶۱
۳	آل عمران	۷	۶۷
۳	آل عمران	۱۵	۶۹
۲۲	فاطر	۲۹	۶۰۵
۲۳	زمر	۹	۶۳۵
۲۸	مجادلہ	۱۱	۷۵۳
علم دین چھپانے کی ممانعت			
۱	بقرہ	۷۹	۱۶

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۵۸	۳۱
توکّل			
۴	آل عمران	۱۲۲	۸۹
۴	آل عمران	۱۵۹	۹۶
۴	آل عمران	۱۷۳	۹۸
۵	نساء	۸۱	۱۲۴
۶	مائدہ	۱۲	۱۵۰
۶	مائدہ	۲۴	۱۵۳
۱۰	انفال	۶۰	۲۵۴
۱۰	توبہ	۵۱	۲۶۸
۱۱	توبہ	۱۲۹	۲۸۵
۱۱	یونس	۸۵	۳۰۰
۱۲	ہود	۱۲۳	۳۲۴
۱۹	فرقان	۵۸	۵۰۴
۱۹	شعراء	۲۱۷	۵۱۹
۲۰	نمل	۷۹	۶۱۵
۲۱	احزاب	۳	۵۷۷
۲۴	زمر	۳۸	۶۳۹
۲۵	شوریٰ	۳۶	۶۷۳
۲۸	مجادلہ	۱	۷۵۲
۲۸	طلاق	۳	۷۷۳
۲۹	مزمل	۸	۷۹۵
شکر			
۲	بقرہ	۱۵۲	۳۰
۲	بقرہ	۱۷۳	۳۴
۴	آل عمران	۱۴۴	۹۲
۶	مائدہ	۶	۱۴۸
۱۳	ابراہیم	۷	۳۵۳
۱۳	ابراہیم	۳۷	۳۵۹
۱۴	نحل	۱۱۴	۳۸۶
۲۰	عنکبوت	۱۷	۵۵۰
۲۱	لقمان	۱۲	۵۶۹
۲۱	لقمان	۱۴	۵۶۹

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	سبا	۱۵	۵۹۴
۲۲	فاطر	۳	۶۰۱
۲۴	زمر	۶۶	۶۴۳
۳۰	ضحیٰ	۱۱	۸۲۵
جھوٹ کی بُرائی			
۳	آل عمران	۶۱	۷۷
۱۴	نحل	۱۱۶	۳۸۷
۱۷	حج	۳۰	۴۶۳
۱۹	شعراء	۲۲۲	۵۱۹
۲۹	قلم	۸	۷۸۱
سچ کا بول بالا			
۱۵	بنی اسرائیل	۸۰	۴۰۱
۲۵	شوریٰ	۲۴	۶۷۱
مصیبت اپنے ہاتھوں سے آتی ہے			
۵	نساء	۷۹	۱۲۳
۲۵	شوریٰ	۳۰	۶۷۲
نافرمانی کی بدولت خاندان سے خارج			
۱۲	ہود	۴۶	۳۱۳
جن کے گھر کی چیز بلے اجازت بھی کھا سکتے ہیں			
۱۸	نور	۶۱	۵۹۵ ۵۹۶

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
بھوت، چڑیل کوئی چیز نہیں، جنات ہیں			
۵	نساء	۱۱۷	۱۳۲
۲۳	سبا	۱۴۱	۵۹۸
ابتدائے عالم			
۱	بقرہ	۲۹	۸
۱۱	یونس	۴	۲۸۷
۱۲	ہود	۷	۳۰۶
۱۴	حجر	۲۶،۲۷	۳۶۳
۱۸	نور	۴۵	۴۹۴
۲۱	سجدہ	۴	۵۷۳
۲۴	حم سجدہ	۹تا۱۲	۶۵۹
۲۶	ق	۳۸	۷۱۹
۳۰	نازعات	۲۷تا۳۲	۸۰۸
انسان کی اصل فطرت پیدائش اور عادات			
۴	نساء	۱	۱۰۵
۵	نساء	۲۸	۱۱۲ ۱۱۳
۵	نساء	۱۲۸	۱۳۵
۹	اعراف	۱۷۲	۲۳۷
۹	اعراف	۱۸۹	۲۴۰،۲۴۱
۱۱	یونس	۱۲	۲۸۸
۱۱	یونس	۱۹	۲۸۹
۱۱	یونس	۲۱	۲۹۰
۱۲	ہود	۹،۱۰	۳۰۶
۱۳	ابراہیم	۳۴	۳۵۸
۱۴	حجر	۲۶	۳۶۳
۱۴	نحل	۴	۳۶۹

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۴	نحل	۷۸	۳۸۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۱	۳۹۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۳	۳۹۱
۱۵	بنی اسرائیل	۶۷	۳۹۹
۱۵	بنی اسرائیل	۵۳	۴۰۱
۱۵	بنی اسرائیل	۹۹	۴۰۳
۱۵	کہف	۵۴	۴۱۴
۱۷	انبیاء	۳۳	۴۴۴
۱۷	انبیاء	۳۷	۴۴۹
۱۷	انبیاء	۴۵	۴۵۰
۱۷	حج	۶۶	۴۶۹
۱۸	مومنون	۱۲تا۱۴	۴۷۳
۱۹	فرقان	۲۹	۵۰۰
۲۱	روم	۳۲،۳۳	۵۶۳
۲۱	روم	۳۶	۵۶۳
۲۱	روم	۵۱	۵۶۶
۲۱	روم	۵۴	۵۶۶
۲۱	لقمان	۳۲	۵۷۲
۲۱	سجدہ	۷تا۹	۵۷۴
۲۲	احزاب	۷۲	۵۹۱
۲۲	فاطر	۱۱	۶۰۲
۲۳	یٰس	۷۷	۶۱۵
۲۳	صافات	۱۱	۶۱۷
۲۳	زمر	۶	۶۳۴
۲۳	زمر	۸	۶۳۸
۲۴	زمر	۴۹	۶۴۱
۲۴	مومن	۶۷	۶۵۶
۲۵	حمٰ سجدہ	۴۹،۵۱	۶۶۶
۲۵	شوریٰ	۴۸	۶۷۵
۲۵	زخرف	۱۵	۶۷۷
۲۷	نجم	۲۴	۷۲۸
۲۷	نجم	۳۲	۷۲۹
۲۷	نجم	۳۹	۷۳۰
۲۹	معارج	۲۰تا۲۱	۷۸۷
۲۹	قیامت	۵	۷۹۹

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۹	قیامۃ	۱۴،۱۵	۷۹۹
۲۹	قیامۃ	۲۰و۲۱	۸۰۰
۲۹	قیامۃ	۳۶،۳۹	۸۰۰
۲۹	دہر	۱و۲	۸۰۱
۲۹	مرسلات	۲۰و۲۲	۸۰۳
۳۰	عبس	۱۷،۲۲	۸۱۰
۳۰	انفطار	۶تا۸	۸۱۲
۳۰	انشقاق	۶	۸۱۵
۳۰	طارق	۵تا۷	۸۱۵
۳۰	فجر	۱۵و۱۶	۸۲۱
۳۰	بلد	۴و۵	۸۲۲
۳۰	شمس	۷	۸۲۳
۳۰	لیل	۳	۸۲۴
۳۰	تین	۴	۸۲۶
۳۰	علق	۱و۲	۸۲۶
۳۰	علق	۶و۷	۸۲۷
۳۰	عادیات	۶تا۸	۸۲۹
۳۰	عصر	۲	۸۳۱

حضرتِ آدمؑ و حواؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۰تا۳۹	۸،۹
۳	آل عمران	۳۳	۷۲
۸	اعراف	۱۱تا۲۵	۲۰۸ ۲۱۰
۹	اعراف	۱۸۹ ۱۹۰	۲۴۰،۲۴۱
۱۴	حجر	۲۸تا۳۰	۳۶۸
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱،۶۲	۳۹۸
۱۵	کہف	۵۰	۴۱۳
۱۶	طٰہٰ	۱۲۰ ۱۲۸	۴۴۲
۲۳	صٓ	۷۱،۷۳	۶۳۲
۲۶	حجرات	۱۳	۷۱۴

ابلیس (شیطان)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۳۴ ۳۶	۸و۹
۱	بقرہ	۱۰۲	۲۱
۲	بقرہ	۱۶۹ ۱۷۰	۳۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	بقرہ	۲۶۸	۶۱
۵	نساء	۱۱۹ ۱۲۰	۱۳۳
۸	اعراف	۱۱تا۱۸	۲۰۸ ۲۰۹
۸	اعراف	۲۰تا۲۲	۲۰۹
۸	اعراف	۲۷	۲۱۰
۱۰	انفال	۴۸	۲۵۲
۱۲	یوسف	۵	۳۲۵
۱۲	یوسف	۴۲	۳۳۱
۱۴	حجر	۳۱،۴۲	۳۶۳
۱۴	نحل	۶۳	۳۷۷
۱۴	نحل	۹۸،۱۰۰	۳۸۴
۱۵	بنی اسرائیل	۵۳	۳۹۷
۱۵	بنی اسرائیل	۶۱تا۶۵	۳۹۸
۱۵	کہف	۵۰،۵۱	۳۹۹
۱۷	حج	۳،۴	۴۱۳
۱۷	حج	۵۲	۴۵۸
۱۸	نور	۲۱	۴۶۷
۱۹	فرقان	۲۹	۵۰۶
۱۹	شعراء	۲۱۰،۲۱۲	۵۱۶
۱۹	شعراء	۲۲۱ ۲۲۳	۵۱۹
۲۲	سبا	۲۱تا۲۴	۵۹۵
۲۲	فاطر	۶	۶۰۱
۲۳	یٰس	۶۰و۶۲	۶۱۴
۲۳	صافات	۷تا۱۰	۶۱۶
۲۳	صٓ	۷۴تا۸۵	۶۳۲
۲۴	حمٰ سجدہ	۲۵	۶۶۲
۲۴	حمٰ سجدہ	۳۶	۶۶۴
۲۵	زخرف	۳۶ ۳۹	۶۸۰ ۶۸۳
۲۶	محمدؐ	۲۵	۷۰۴
۲۸	مجادلہ	۱۹	۷۵۳
۲۸	حشر	۱۶،۱۷	۷۵۸
۳۰	ناس	۴تا۶	۸۳۵

ہابیل و قابیل

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۷ ۳۱	۱۵۴ ۱۵۵

حضرت ادریسؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۶	مریم	۵۶ ۵۷	۴۲۶
۱۷	انبیاء	۸۵	۴۵۴

حضرت نوحؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۳۳	۷۲
۷	انعام	۸۵	۱۸۹
۸	اعراف	۵۹ ۶۴	۲۱۷
۱۱	یونس	۷۱تا۷۳	۲۹۸
۱۲	ہود	۲۵تا۴۹	۳۰۹ ۳۱۳
۱۳	ابراہیم	۹	۳۵۴
۱۵	بنی اسرائیل	۳	۳۸۹
۱۷	انبیاء	۷۶،۷۷	۴۵۳
۱۸	مومنون	۲۳تا۳۰	۴۷۴
۱۹	فرقان	۳۷	۵۰۱
۱۹	شعراء	۱۰۵ ۱۲۲	۵۱۲ ۵۱۳
۲۰	عنکبوت	۱۴،۱۵	۵۴۰
۲۳	صافات	۷۵ ۸۳	۶۲۰
۲۷	ذاریات	۴۶	۷۲۳
۲۷	نجم	۵۲	۷۳۰
۲۷	قمر	۹تا۱۶	۷۳۱
۲۷	حدید	۲۶	۷۴۸
۲۸	تحریم	۱۰	۷۷۷
۲۹	حاقہ	۱۱	۷۸۴
۲۹	نوح	۱تا۲۹	۷۸۹

حضرت ہودؑ اور قوم عادؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۶۵ ۷۲	۲۱۸ ۲۱۹
۱۲	ہود	۵۰تا۶۰	۳۱۳ ۳۱۵
۱۳	ابراہیم	۹	۳۵۴
۱۹	فرقان	۳۸	۵۰۱
۱۹	شعراء	۱۲۳ ۱۴۰	۵۱۳ ۵۱۴
۲۰	عنکبوت	۳۸	۵۵۴
۲۴	حمٰ سجدہ	۱۳ ۱۶	۶۶۰ ۶۶۱

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	احقاف	۱۱ تا ۲۶	۶۹۷
۲۷	ذاریات	۲۴ تا ۴۲	۷۲۲
۲۷	نجم	۵۰	۷۳۰
۲۷	قمر	۸ تا ۲۱	۷۳۲
۲۹	حاقہ	۴ تا ۸	۷۸۴

شداد کا قصّہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	فجر	۶ تا ۱۳	۸۲۱

حضرت صالحؑ اور قوم ثمود (اصحاب حجر)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۷۳ تا ۷۹	۲۱۹
۱۲	ہود	۶۱ تا ۶۸	۳۱۵ ۳۱۶
۱۳	ابراہیم	۹	۳۵۴
۱۴	حجر	۸۰، ۸۴	۳۶۷
۱۵	بنی اسرائیل	۵۹	۳۹۸
۱۹	شعراء	۱۴۱/۱۵۹	۵۱۴
۱۹	نمل	۴۵ تا ۵۳	۵۲۶
۲۰	عنکبوت	۳۸	۵۵۴
۲۴	حم سجدہ	۱۳ تا ۱۵	۶۶۰
۲۴	حم سجدہ	۱۷ و ۱۸	۶۶۱
۲۷	ذاریات	۴۳ تا ۴۵	۷۲۲
۲۷	نجم	۵۱	۷۳۰
۲۷	قمر	۲۳/۳۱	۷۳۳
۲۹	حاقہ	۴ و ۵	۷۸۴
۳۰	بروج	۸ تا ۲۰	۸۱۷
۳۰	فجر	۹	۸۲۱
۳۰	شمس	۱۱ تا ۱۵	۸۲۳

حضرت ابراہیمؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۴/۱۳۲	۲۵، ۲۶
۱	بقرہ	۱۳۵	۲۷
۳	بقرہ	۲۵۸	۵۸
۳	بقرہ	۲۶۰	۵۹
۳	آل عمران	۶۵ تا ۶۸	۷۸
۴	آل عمران	۹۵ تا ۹۷	۸۴
۵	نساء	۳۵	۱۳۴
۷	انعام	۷۵/۸۴	۱۸۸ ۱۸۹
۷	انعام	۸۴/۸۵	۱۸۹
۱۱	توبہ	۱۱۴	۲۸۲
۱۲	ہود	۶۹/۷۶	۳۱۶
۱۲	یوسف	۶	۳۲۵
۱۳	ابراہیم	۳۵، ۴۱	۳۵۸
۱۴	حجر	۵۱، ۵۸	۳۶۵
۱۴	نحل	۱۲۰/۱۲۲	۳۸۸
۱۶	مریم	۴۱ و ۵۰	۴۲۵ ۴۲۶
۱۷	انبیاء	۵۱ تا ۷۳	۴۵۱
۱۷	حج	۲۶، ۲۷	۴۶۲
۱۹	شعراء	۶۹، ۱۰۴	۵۱۱
۲۰	عنکبوت	۱۶ تا ۲۷	۵۵۰
۲۰	عنکبوت	۳۱	۵۵۲
۲۳	صافات	۸۳، ۱۰۱	۶۲۰ ۶۲۲
۲۳	ص	۴۵ تا ۴۷	۶۳۰
۲۵	زخرف	۲۶ تا ۲۸	۶۷۸
۲۶/۲۷	ذاریات	۲۴ تا ۳۲	۷۲۱ ۷۲۲
۲۷	نجم	۳۷	۷۲۹
۲۷	حدید	۲۶	۷۴۸
۲۸	ممتحنہ	۴ تا ۶	۷۶۰
۳۰	اعلیٰ	۱۹	۸۱۹

حضرت لوطؑ اور اُن کی قوم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۸۷	۱۹۰
۸	اعراف	۸۰، ۸۴	۲۲۱
۱۲	ہود	۷۷ تا ۸۳	۳۱۷
۱۴	حجر	۵۸، ۷۷	۳۶۵
۱۷	انبیاء	۷۱	۴۵۲
۱۷	انبیاء	۷۴، ۷۵	۴۵۳
۱۹	فرقان	۴۰	۵۰۲
۱۹	شعراء	۱۶۰/۱۷۵	۵۱۶
۱۹	نمل	۵۴، ۵۵	۵۲۷
۲۰	عنکبوت	۲۶	۵۵۲
۲۰	عنکبوت	۲۸، ۳۰	۵۵۲
۲۰	عنکبوت	۳۳، ۳۵	۵۵۳
۲۳	صافات	۳۳، ۳۸	۶۲۳
۲۷	ذاریات	۳۲، ۳۷	۷۲۲
۲۷	نجم	۵۳	۷۳۰
۲۷	قمر	۳۳ و ۳۴	۷۳۳
۲۸	تحریم	۱۰	۷۷۷

حضرت اسمٰعیلؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۵/۱۲۹	۲۵
۱	بقرہ	۱۳۳	۲۶
۷	انعام	۸۷	۱۹۰
۱۶	مریم	۵۴، ۵۵	۴۲۶
۱۷	انبیاء	۸۵	۴۵۴
۲۳	صافات	۱۰۱/۱۰۷	۶۲۱ ۶۲۲
۲۳	ص	۴۸	۶۳۰

حضرت اسحاقؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۳	۲۶
۷	انعام	۸۵	۱۸۹
۱۲	یوسف	۶	۳۲۵
۱۴	حجر	۵۳	۳۶۵
۱۷	انبیاء	۷۲/۷۳	۴۵۳
۲۳	صافات	۱۱۲/۱۱۳	۶۲۲
۲۳	ص	۴۵ تا ۴۷	۶۳۰
۲۶	ذاریات	۲۸ تا ۳۰	۷۲۱

حضرت یعقوبؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۳۲	۲۶
۴	آل عمران	۹۳	۸۴
۷	انعام	۸۵	۱۸۹
۱۲/۱۳	یوسف	۴ تا ۱۰۱	۳۲۵ ۳۴۱
۱۷	انبیاء	۷۲	۴۵۳
۱۷	انبیاء	۷۳	
۲۳	ص	۴۵ تا ۴۷	۶۳۰

حضرت یوسفؑ اور اُن کے بھائی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۲/۱۳	یوسف	۴ تا ۱۰۱	۳۲۵ ۳۴۱
۲۴	مومن	۳۴	۶۵۰

حضرت ایوّبؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۸۵	۱۸۹
۱۷	انبیاء	۸۳/۸۴	۴۵۴
۲۳	ص	۴۱ تا ۴۴	۶۳۰

حضرت شعیبؑ اور اہل مدین (اصحابِ ایکہ)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۸	اعراف	۸۵ تا ۹۳	۲۲۱ ۲۲۳
۱۲	ہود	۸۴، ۹۵	۳۱۶ ۳۲۰
۱۲	حجر	۷۸، ۷۹	۳۶۷
۱۵	شعراء	۱۷۶/۱۹۰	۵۱۷
۲۰	عنکبوت	۳۶، ۳۷	۵۵۳

حضرت موسیٰؑ ہارونؑ، بنی اسرائیل اور فرعون و ہامان

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۴۰	۹
۱	بقرہ	۴۷ تا ۶۰	۱۰، ۱۳
۱	بقرہ	۶۳ تا ۶۶	۱۴
۱	بقرہ	۷۲ تا ۸۰	۱۶ تا ۲۰
۱	بقرہ	۸۳ تا ۹۸	۲۰
۱	بقرہ	۱۰۰، ۱۰۱	۲۲
۱	بقرہ	۱۰۸	۲۲
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۲
۱	بقرہ	۱۱۱	۲۳
۱	بقرہ	۱۱۳	۲۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۰، ۱۲۱	۲۴
۱	بقرہ	۱۲۲، ۱۲۳	۲۵
۱	بقرہ	۱۳۴، ۱۴۱	۲۷، ۲۸
۲	بقرہ	۱۴۵	۲۹
۲	بقرہ	۱۶۰	۳۱
۲	بقرہ	۱۷۴/۱۷۶	۳۵
۲	بقرہ	۲۱۱	۴۳
۳	آل عمران	۹ تا ۲۵	۷۰، ۷۱
۳	آل عمران	۵۴	۷۶
۳	آل عمران	۷۹/۸۰	۷۹، ۸۱
۳	آل عمران	۸۳	۸۳
۳	آل عمران	۹۹، ۱۰۱	۸۵
۳	آل عمران	۱۱۰/۱۱۵	۸۷، ۸۸
۴	آل عمران	۱۸۱، ۱۸۴	۱۰۰
۴	آل عمران	۱۸۸	۱۰۲
۵	نساء	۴۴، ۴۷	۱۱۶/۱۱۷
۵	نساء	۴۹، ۵۵	۱۱۸
۵	نساء	۱۲۳	۱۳۳
۵	نساء	۱۳۱	۱۳۵
۶	نساء	۱۵۳/۱۵۵	۱۴۰
۶	نساء	۱۶۰، ۱۶۲	۱۴۲
۶	نساء	۱۶۴	۱۴۲
۶	مائدہ	۱۳ تا ۱۵	۱۵۱
۶	مائدہ	۱۸ تا ۲۶	۱۵۲/۱۵۳
۶	مائدہ	۳۲	۱۵۵
۶	مائدہ	۵۹، ۶۶	۱۶۱/۱۶۳
۶	مائدہ	۶۸	۱۶۴
۶	مائدہ	۷۰	۱۶۴
۶/۷	مائدہ	۷۶، ۸۳	۱۶۵/۱۶۷
۷	انعام	۲۱	۱۷۸
۷	انعام	۵۵، ۸۸	۱۹۰/۱۹۱
۷	انعام	۹۱	۲۰۲
۷	انعام	۱۴۶	۲۰۳
۷	انعام	۱۵۵	۲۰۴
۷	انعام	۱۶۰	۲۰۵
۹	اعراف	۱۰۳/۱۵۶	۲۲۵
۹	اعراف	۱۵۹/۱۷۱	۲۳۴/۲۴۷
۱۰	انفال	۵۲	۲۵۲
۱۰	انفال	۵۴	۲۵۳
۱۱	یونس	۷۵، ۹۳	۲۹۹/۳۰۲
۱۲	ہود	۱۷	[illegible]
۱۲	ہود	۹۶، ۱۰۰	۳۲۱
۱۲	ہود	۱۱۰	۳۲۲
۱۳	رعد	۳۶	۳۵۱
۱۳	ابراہیم	۵ تا ۸	۳۵۴
۱۴	نحل	۱۱۸	۳۸۷
۱۴	نحل	۱۲۴	۳۸۸
۱۵	بنی اسرائیل	۲ تا ۸	۳۹۰
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۱، ۱۰۴	۳۹۵
۱۶	مریم	۵۱، ۵۲	۴۲۶
۱۶	طٰہٰ	۹ تا ۱۰۳	۴۳۱/۴۴۰
۱۷	انبیاء	۴۸ و ۴۹	۴۵۰
۱۸	مومنون	۴۵ تا ۴۹	۴۷۶
۱۹	فرقان	۳۵، ۳۶	۵۰۱
۱۹	شعراء	۱۰، ۶۸	۵۰۷/۵۱۱
۱۹	نمل	۷ تا ۱۴	۵۲۰
۲۰	قصص	۳ تا ۴۶	۵۳۲/۵۴۱
۲۰	قصص	۵۲ تا ۵۵	۵۴۲
۲۰	عنکبوت	۳۹، ۴۰	۵۵۴
۲۰	عنکبوت	۴۷	۵۵۵
۲۱	سجدہ	۲۳، ۲۴	۵۷۶
۲۱	احزاب	۲۶	۵۸۲
۲۲	احزاب	۶۹	۵۹۰
۲۳	صافات	۱۱۳، ۱۲۲	۶۲۲/۶۲۳
۲۴	مومن	۲۲ تا ۴۶	۶۴۸/۶۵۳
۲۴	مومن	۵۳/۵۴	۶۵۴
۲۵	حم سجدہ	۴۵	۶۶۲
۲۵	زخرف	۴۶/۵۶	۶۸۰/۶۸۱
۲۵	دخان	۱۷، ۳۳	۶۸۶/۶۸۷
۲۵	جاثیہ	۱۶، ۱۷	۶۹۰
۲۶	احقاف	۱۲	۶۹۵
۲۷	ذاریات	۳۸، ۴۰	۷۲۲
۲۷	قمر	۴۱، ۴۳	۷۳۳/۷۳۴
۲۷	حدید	۲۶	۷۴۸
۲۸	صف	۵	۷۶۳
۲۸	جمعہ	۵ تا ۸	۷۶۶
۲۹	حاقہ	۹ و ۱۰	۷۸۴
۲۹	مزمل	۱۵، ۱۶	۷۹۵
۳۰	نازعات	۱۵ تا ۲۶	۸۰۸
۳۰	بروج	۱۷، ۱۸	۸۱۷
۳۰	اعلیٰ	۱۸، ۱۹	۸۱۹
۳۰	فجر	۱۰ تا ۱۴	۸۲۱

بنی اسرائیل کی گائے کا قصّہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۶۷، ۷۱	۱۴

خرقیل مومن آل فرعون کا قصّہ اور تنقیہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۷	۵۳۳
۲۴	مومن	۲۸ تا ۳۵	۶۴۹
۲۴	مومن	۳۸ تا ۴۵	۶۵۱/۶۵۲

فرعون و ہامان

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۶	۵۳۳
۲۰	قصص	۳۸	۵۳۹
۲۰	عنکبوت	۳۹، ۴۰	۵۵۴

قارون

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۰	قصص	۷۶/۸۲	۵۴۵/۵۴۶
۲۰	عنکبوت	۳۹/۴۰	۵۵۴
۲۴	مومن	۲۴	۶۴۹

حضرت موسیٰؑ و خضر کی ملاقات

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵/۱۶	کہف	۶۰/۸۲	۴۱۵/۴۱۸

عوج بن عوق کا قصّہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۱۲	۱۵۰

بلعم بعور کا قصّہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۱۷۵، ۱۷۶	۲۳۸

حضرت یوشعؑ بن نون مومن آل لیسین

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۳	۱۵۳
۱۵	کہف	۶۰ تا ۶۵	۴۱۵
۲۷	واقعہ	۱۰	۷۳۹

حضرت کالب کا ذکر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۲۳	۱۵۳

آسیہ زنِ فرعون

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۷	قصص	۹	۵۳۳
۲۸	تحریم	۱۱	۷۷۷

حضرت الیاسؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۸۶، ۸۸	۱۸۹/۱۹۰
۲۳	صافات	۱۲۳/۱۲۹	۶۲۳

حضرت الیسعؑ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	انعام	۸۷/۸۸	۱۸۹/۱۹۰
۲۳	ص	۴۸	۶۳۰

حضرت ذوالکفل

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۸۵	۴۵۴
۲۳	ص	۴۸	۶۳۰

حضرت شموئیل اور طالوت و جالوت

۲	بقرہ	۲۴۷/۲۵۲	۵۴، ۵۵

حضرت عزیرؑ

۳	بقرہ	۲۵۹	۵۸
۱۰	توبہ	۳۰	۲۶۳

حضرت داؤد

۲	بقرہ	۲۵۲	۵۶
۴	نساء	۱۶۳	۱۴۲
۶	مائدہ	۷۷	۱۶۶
۷	انعام	۸۵	۱۸۹
۱۵	بنی اسرائیل	۵۵	۳۹۷
۱۷	انبیاء	۷۸ تا ۸۲	۴۵۳، ۴۵۴
۱۹	نمل	۱۵، ۱۶	۵۲۱
۲۲	سبا	۱۰، ۱۱	۵۹۳
۲۳	ص	۱۷، ۲۶	۶۲۷
۲۳	ص	۳۰	۶۲۹

ہاروت و ماروت

۱	بقرہ	۱۰۲	۲۱

حضرت سلیمان

۱	بقرہ	۱۰۲	۲۱
۶	نساء	۱۶۳	۱۴۲
۷	انعام	۸۷	۱۸۹
۱۷	انبیاء	۷۸/۸۲	۴۵۳، ۴۵۴
۱۹	نمل	۱۵ تا ۴۴	۵۲۱، ۵۲۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	سبا	۱۲ تا ۱۵	۵۹۳
۲۳	ص	۳۰ تا ۴۰	۶۲۹، ۶۳۰

بلقیس اور اصحاب سبا

۱۹	نمل	۲۰ تا ۴۴	۵۲۲، ۵۲۵
۲۲	سبا	۱۵ تا ۲۲	۵۹۴، ۵۹۵

حضرت لقمان

۱	لقمان	۱۲ تا ۱۹	۵۷۰

حضرت یونس (ذوالنون)

۶	نساء	۱۶۳	۱۴۲
۷	انعام	۸۷	۱۹۰
۱۱	یونس	۹۸	۳۰۳
۱۷	انبیاء	۸۷، ۸۸	۴۵۵
۲۲	یٰس	۱۳ اور ۲۱	۶۰۹، ۶۱۰
۲۳	صافات	۱۳۹/۱۴۸	۶۲۳، ۶۲۴
۲۹	قلم	۴۸ تا ۵۰	۶۸۳

حضرت زکریاؑ

۳	آل عمران	۳۷، ۴۱	۷۳، ۷۴
۷	انعام	۸۶	۱۸۹
۱۶	مریم	۱ تا ۱۵	۴۲۲
۱۷	انبیاء	۸۹	۴۵۵

حضرت یحییٰ

۳	آل عمران	۳۸ تا ۴۱	۷۳
۷	انعام	۸۶	۱۸۹
۱۶	مریم	۵ تا ۱۵	۴۲۱، ۴۲۲
۱۷	انبیاء	۹۰	۴۵۵
۲۲	یٰس	۱۳ تا ۴۱	۶۰۹، ۶۱۰

حضرت مریم

۳	آل عمران	۳۵ تا ۳۷	۷۳، ۷۴
۳	آل عمران	۴۲ تا ۴۷	۷۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	نساء	۱۵۶	۱۴۰
۶	نساء	۱۷۱	۱۴۴
۶	مائدہ	۱۸	۱۵۱
۶	مائدہ	۷۶	۱۶۵
۱۶	مریم	۱۶ تا ۲۹	۴۲۲، ۴۲۴
۱۷	انبیاء	۹۱	۴۵۳
۱۸	مومنون	۵۰	۴۷۱
۲۸	تحریم	۱۲	۷۷۷

حضرت عیسیٰؑ

۱	بقرہ	۸۷	۱۷ و ۱۸
۱	بقرہ	۱۳۶	۲۷
۳	بقرہ	۲۵۳	۵۶
۳	آل عمران	۴۵/۶۲	۷۵، ۷۸
۶	نساء	۱۵۷/۱۵۹	۱۴۱
۶	نساء	۱۶۳	۱۴۲
۶	نساء	۱۷۱/۱۷۲	۱۴۴
۶	مائدہ	۱۸	۱۵۱
۶	مائدہ	۴۷	۱۵۸
۶	مائدہ	۷۲، ۷۷	۱۶۵
۷	مائدہ	۱۱۰، ۱۱۸	۱۷۳، ۱۷۵
۷	انعام	۸۶	۱۸۹
۱۶	مریم	۱۹، ۳۴	۴۲۳
۱۷	انبیاء	۹۱	۴۵۵
۱۸	مومنون	۵۰	۴۷۷
۲۵	زخرف	۵۷، ۶۴	۶۸۲
۲۷	حدید	۲۷	۷۴۹
۲۸	صف	۶	۷۶۴
۲۸	صف	۱۴	۷۶۵

حواریین عیسیٰ اور قصہ نزول مائدہ

۳	آل عمران	۵۰، ۵۲	۷۶
۶	مائدہ	۱۴	۱۵۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۱۱۱ تا ۱۱۵	۱۷۳، ۱۷۴
۲۸	صف	۱۴	۷۶۴

حضرت شمعون

۲۲	یٰس	۱۴ تا ۲۱	۶۰۹

حبیب نجار اور اہل انطاکیہ

۲۲، ۲۳	یٰس	۱۳ تا ۲۹	۶۰۹، ۶۱۱

حضرت حزقیل اور نوروز کا واقعہ

۲	بقرہ	۲۴۴	۵۳

ذوالقرنین

۱۶	کہف	۸۳، ۹۸	۴۱۹

یاجوج و ماجوج

۱۶	کہف	۹۴، ۹۷	۴۱۹
۱۷	انبیاء	۹۶	۴۵۶

اصحاب رس

۱۹	فرقان	۳۸	۵۰۱
۲۶	ق	۱۲	۷۱۷

اصحاب کہف و رقیم

۱۵	کہف	۹ تا ۲۲	۴۰۶
۱۵	کہف	۲۵ تا ۲۶	۴۰۹

اصحاب اخدود

۳۰	بروج	۴ تا ۹	۸۱۷

باغ والوں کے دو (۲) قصے

۱۵	کہف	۳۲ تا ۴۴	۴۱۰، ۴۱۲
۲۹	قلم	۱۷ تا ۳۱	۷۸۱، ۷۸۲

قوم تبّع

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	دخان	۳۷	۶۸۷
۲۶	ق	۱۴	۷۱۷

ابرہہ بادشاہ یمن اور اصحاب فیل

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	فیل	مکمل سورہ	۸۳۲

حضرت محمد مصطفٰے سید المرسلین

آپ کو خلعت نبوت کا عطا ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۹	مدثر	۱ تا ۷	۷۹۶
۳۰	علق	۱ تا ۵	۸۲۶

آپ کا حلیہ اور یہود کی شرارت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۷۹	۱۶

آپ حضرت ابراہیم کی دُعا ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۲۹	۲۶

آپ حضرت موسٰی کے مثیل ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	مزمل	۱۵	۷۹۵

آپ حضرت عیسٰی کی بشارت ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	صف	۱	۷۶۴

آپ کا ذکر توریت و انجیل میں ہے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	اعراف	۱۵۷	۲۳۴

آپ کو اہل کتاب بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۱۴۷	۲۹
۷	انعام	۲۱	۱۶۸

آپ کی تصدیق کی پیشین گوئیاں آپ کا قتل سے محفوظ رہنا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۶۷	۱۶۳

قرآن کا مثل قیامت تک نہ ہو سکے گا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲۳ تا ۲۴	۶
۱۱	یونس	۳۸	۲۹۳
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸	۴۰۲

روم کی فتح

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	روم	۲ تا ۴	۵۵۹

آپ کا دین تمام دینوں پر غالب ہوگا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۳	۲۶۴
۲۹	فتح	۲۸	۷۱۱

آپ کا مکہ تشریف لانا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	فتح	۲۷	۷۶۱

بنی اسمٰعیل کو وعدہ کی زمین (کنواں) کا ملنا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۷	انبیاء	۱۰۵	۴۵۷

آپ کے معجزات

معراج

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۱	۳۸۴
۲۷	نجم	۹ تا ۱۸	۷۲۷ / ۷۲۸

شق القمر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۷	قمر	۱ تا ۴	۷۳۱

آپکے ہاتھ کا حیرتناک کام

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۹	انفال	۱۷	۲۴۶

آپ کی سب سے پہلی دعوت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۹	شعراء	۲۱۴	۵۱۹

جنگ بدر اور قلیل کثیر کا مقابلہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۳	۶۸

فرشتوں کی جنگ اور مدد کرنا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۲۴	۸۹
۹	انفال	۹	۲۴۴
۱۰	توبہ	۲۶	۲۶۲

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۲۶۶
۲۱	احزاب	۹	۵۷۹

آپ نے لکھنا پڑھنا سیکھا نہ تھا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	عنکبوت	۴۸	۵۵۶

قرآن اور اس کے صفات

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۲	۳
۱	بقرہ	۲۳، ۲۴	۶، ۷
۱	بقرہ	۹۹	۲۰
۱	بقرہ	۱۰۶	۲۱
۳	آل عمران	۳	۶۷
۳	آل عمران	۷	۶۸
۴	آل عمران	۱۰۸	۸۶
۴	آل عمران	۱۳۸	۹۱
۵	نساء	۸۲	۱۲۴
۶	نساء	۱۷۵	۱۴۴
۶	مائدہ	۱۵	۱۵۱
۷	انعام	۹۲	۱۹۱
۷	انعام	۱۰۴ / ۱۰۵	۱۹۳
۸	انعام	۱۱۴	۱۹۵
۸	انعام	۱۲۶	۱۹۷
۸	انعام	۱۵۶ / ۱۵۸	۲۰۴ / ۲۰۵
۸	اعراف	۱ تا ۳	۲۰۷
۸	اعراف	۵۲	۲۱۵
۹	اعراف	۲۰۳	۲۴۲
۱۱	یونس	۲	۲۸۵
۱۱	یونس	۳۷، ۳۸	۲۹۳
۱۱	یونس	۵۷	۲۹۶
۱۱	یونس	۹۴، ۹۵	۳۰۲
۱۱	یونس	۱۰۸ / ۱۰۹	۳۰۴
۱۱	ہود	۱	۳۰۵
۱۲	ہود	۱۳، ۱۴	۳۰۷

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۲	ہود	۱۲۰	۳۲۴
۱۲	یوسف	۱و۲	۳۲۴
۱۳	یوسف	۱۱۱	۳۴۳
۱۳	رعد	۱	۳۴۳
۱۳	رعد	۳۱	۳۵۰
۱۳	رعد	۳۷	۳۵۱
۱۳	ابراہیم	۱	۳۵۲
۱۳	ابراہیم	۵۲	۳۶۱
۱۳	حجر	۱	۳۶۱
۱۴	حجر	۹	۳۶۲
۱۴	حجر	۸۷	۳۶۷
۱۴	حجر	۹۱	۳۶۸
۱۴	نحل	۶۴	۳۷۷
۱۴	نحل	۸۹	۳۸۲
۱۴	نحل	۹۸	۳۸۴
۱۴	نحل	۱۰۱و۱۰۵	۳۸۵
۱۵	بنی اسرائیل	۹	۳۹۰
۱۵	بنی اسرائیل	۴۱	۳۹۵
۱۵	بنی اسرائیل	۴۵	۳۹۶
۱۵	بنی اسرائیل	۸۲	۴۰۱
۱۵	بنی اسرائیل	۸۸،۸۹	۴۰۲
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۵/۱۰۹	۴۰۴/۴۰۵
۱۵	کہف	۲۷	۴۰۹
۱۵	کہف	۵۴	۴۱۴
۱۶	مریم	۹۸	۴۳۰
۱۶	طٰہٰ	۱۰۴/۱۰۵	۴۴۰
۱۶	طٰہٰ	۱۱۸	۴۴۲
۱۷	انبیاء	۲	۴۴۴
۱۷	انبیاء	۱۰	۴۴۵
۱۷	انبیاء	۵۰	۴۵۰
۱۷	انبیاء	۱۰۶	۴۵۷
۱۷	حج	۱۶	۴۶۰
۱۸	نور	۱	۴۸۳
۱۸	نور	۳۴	۴۸۹
۱۸	نور	۴۶	۴۹۲

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۹	فرقان	۳۰	۵۰۰
۱۹	فرقان	۳۲	۵۰۱
۱۹	فرقان	۵۲	۵۰۲
۱۹	شعراء	۲	۵۰۶
۱۹	شعراء	۵	۵۰۶
۱۹	شعراء	۱۹۲/۲۰۱	۵۱۸
۱۹	شعراء	۲۱۰/۲۱۲	۵۱۹
۱۹	نمل	۱و۲	۵۲۰
۱۹	نمل	۶	۵۲۰
۲۰	نمل	۷۷	۵۳۰
۲۰	نمل	۹۲	۵۳۲
۲۰	قصص	۲	۵۳۲
۲۰	قصص	۸۶/۸۷	۵۴۷
۲۱	عنکبوت	۴۷تا۵۱	۵۵۶
۲۱	روم	۵۸	۵۶۷
۲۱	لقمان	۲و۳	۵۶۸
۲۱	سجدہ	۲و۳	۵۷۳
۲۲	سبا	۶	۵۹۲
۲۲	فاطر	۳۰	۶۰۵
۲۲	فاطر	۳۲	۶۰۵
۲۲	یٰس	۲	۶۰۸
۲۲	یٰس	۵	۶۰۸
۲۳	یٰس	۶۹	۶۱۵
۲۳	ص	۱	۶۲۶
۲۳	ص	۲۹	۶۲۹
۲۳	ص	۴۹	۶۳۰
۲۳	ص	۸۷/۸۸	۶۳۳
۲۳	زمر	۱و۲	۶۳۳
۲۳	زمر	۲۳	۶۳۷
۲۳	زمر	۲۷/۲۸	۶۳۸
۲۳	زمر	۴۱	۶۳۹
۲۴	مومن	۲	۶۴۵
۲۴	حم سجدہ	۲تا۴	۶۵۸
۲۴	حم سجدہ	۴۱/۴۲	۶۶۵
۲۴	حم سجدہ	۴۴	۶۶۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۵	حم سجدہ	۵۲	۶۶۷
۲۵	شوریٰ	۳	۶۶۷
۲۵	شوریٰ	۵	۶۶۸
۲۵	شوریٰ	۵۲	۶۷۶
۲۵	زخرف	۲تا۴	۶۷۶
۲۵	زخرف	۳۰تا۳۱	۶۷۹
۲۵	زخرف	۴۴	۶۸۰
۲۵	دخان	۲و۳	۶۸۵
۲۵	دخان	۵۸	۶۸۸
۲۵	جاثیہ	۱	۶۸۸
۲۵	جاثیہ	۶	۶۸۹
۲۵	جاثیہ	۱۱	۶۹۰
۲۵	جاثیہ	۲۰	۶۹۱
۲۶	احقاف	۲	۶۹۴
۲۶	احقاف	۸	۶۹۵
۲۶	احقاف	۱۰	۶۹۵
۲۶	احقاف	۱۲	۶۹۵
۲۶	احقاف	۲۹تا۳۲	۶۹۹
۲۶	محمد	۲۴	۷۰۴
۲۶	ق	۱	۷۱۶
۲۶	ق	۴۵	۷۲۰
۲۷	قمر	۷تا۲۲	۷۳۲
۲۷	قمر	۳۲	۷۳۳
۲۷	قمر	۴۰	۷۳۳
۲۷	رحمٰن	۲	۷۳۴
۲۷	واقعہ	۷۷تا۷۹	۷۴۲
۲۸	حشر	۲۱	۷۵۸
۲۹	قلم	۵۲	۷۸۴
۲۹	حاقہ	۴۰و۵۱	۷۸۶
۲۹	جن	۱	۷۹۲
۲۹	مزمل	۴و۵	۷۹۴
۲۹	مزمل	۱۹	۷۹۵
۲۹	مدثر	۵۴/۵۵	۷۹۸
۲۹	قیامت	۱۶تا۱۹	۷۹۹
۲۹	دہر	۲۳	۸۰۲

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۹	دہر	۲۹	۸۰۳
۳۰	عبس	۱۱تا۱۶	۸۱۰
۳۰	تکویر	۱۹تا۲۱	۸۱۱
۳۰	تکویر	۲۵تا۲۸	۸۱۲
۳۰	انشقاق	۲۱	۸۱۶
۳۰	بروج	۲۱تا۲۲	۸۱۸
۳۰	طارق	۱۳،۱۴	۸۱۸
۳۰	اعلیٰ	۶و۷	۸۱۹
۳۰	قدر	۱	۸۲۷
۳۰	بینہ	۲	۸۲۸

آپ کا ادب ولحاظ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۱۰۴	۲۱
۹	انفال	۲۰	۲۴۶
۹	انفال	۲۴	۲۴۷
۱۸	نور	۶۲،۶۳	۴۹۶
۲۱	احزاب	۶	۵۷۸
۲۲	احزاب	۵۳	۵۸۸
۲۲	احزاب	۵۶،۵۷	۵۸۹
۲۲	احزاب	۶۹	۵۹۰
۲۶	حجرات	۱تا۵	۷۱۲

آپ کا کافروں سے علیحدہ رہنا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	کافرون	مکمل سورہ	۸۳۳

آپ کو کفار کا صادق جاننا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱	بقرہ	۸۹	۱۸
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۲
۲	بقرہ	۱۴۷	۲۹
۳	آل عمران	۸۶	۸۲
۸	انعام	۱۱۵	۱۹۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۳	رعد	۳۶	۳۵۱
۲۰	قصص	۵۳	۵۴۱

کفّار کی ایذارسانی پر حضرت رسول کی تسلی و تشفّی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۷۶	۹۹
۴	آل عمران	۱۸۴	۱۰۱
۶	مائدہ	۴۱	۱۵۷
۷	انعام	۱۱	۱۷۶
۷	انعام	۳۴/۳۷	۱۸۰و۱۸۱
۸	انعام	۱۴۸	۲۰۲
۹	انفال	۳۰	۲۴۸
۱۰	توبہ	۱۲و۱۳	۲۵۹
۱۰	توبہ	۶۱	۲۷۰
۱۱	یونس	۶۵	۲۹۷
۱۲	ہود	۱۲	۳۰۷
۱۲	ہود	۱۲۰	۳۲۴
۱۳	رعد	۳۲	۳۵۰
۱۴	حجر	۹۲،۹۹	۳۶۸
۱۴	نحل	۱۲۷	۳۸۹
۱۵	کہف	۶	۴۰۶
۱۶	طٰہٰ	۱۳۴/۱۳۵	۴۴۴
۱۷	انبیاء	۴۱	۴۴۹
۱۷	حج	۴۲،۴۴	۴۶۵
۱۹	فرقان	۳۱،۳۲	۵۰۱
۱۹	شعراء	۳،۴	۵۰۶
۲۰	نمل	۷۰	۵۲۹
۲۰	عنکبوت	۱۸	۵۵۰
۲۱	لقمان	۲۳	۵۷۱
۲۲	احزاب	۴۸	۵۸۶
۲۲	فاطر	۴	۶۰۱
۲۲	فاطر	۸	۶۰۲
۲۲	فاطر	۲۶	۶۰۴
۲۳	یٰس	۷۶	۶۱۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۴	مومن	۳تا۶	۶۴۵
۲۴	مومن	۷۷	۶۵۷
۲۴	حٰم سجدہ	۴۳	۶۶۵
۲۵	زخرف	۲۳،۲۵	۶۷۸
۲۷	ذاریات	۵۴	۷۲۳
۳۰	کوثر	۳	۸۳۳
۳۰	لہب	مکمل سورہ	۸۳۴

ہجرت حبشہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۷	مائدہ	۸۳	۱۶۷

نجاشی بادشاہ حبش وغیرہ کی مدح

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	آل عمران	۱۹۹	۱۰۴
۶و۷	مائدہ	۸۲،۸۶	۱۶۷

ہجرت مدینہ اور اس کا سبب

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۰۸	۴۲
۹	انفال	۳۰	۲۴۸

غار ثور

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۴۰	۲۶۶

جنگ بدر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۱۳	۶۸
۴	آل عمران	۱۲۳/۱۲۴	۸۹
۴	آل عمران	۱۶۱/۱۶۷	۹۷
۹و۱۰	انفال	مکمل سورہ	۲۴۳/۲۵۶

جنگ احد

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۴	آل عمران	۱۲۱/۱۲۲	۸۹
۴	آل عمران	۱۲۵/۱۲۹	۹۰
۴	آل عمران	۱۳۹/۱۴۰	۹۱
۴	آل عمران	۱۶۵/۱۶۹	۹۸

بدر صغریٰ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۵	نساء	۸۳،۸۴	۱۲۴

صلح حدیبیہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	فتح	۴	۷۰۶

بیعت رضوان

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	فتح	۱۸	۷۰۹

جنگ خیبر

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۵۴	۱۶۰
۲۶	فتح	۱۸تا۲۰	۷۱۲

معاملہ فدک

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۵	بنی اسرائیل	۲۶	۳۹۳
۲۱	روم	۳۸	۵۶۳

فتح مکہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	فتح	۲۷	۷۱۱

جنگ احزاب (خندق)

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	احزاب	۹،۲۹	۵۷۹/۵۸۲

بنی قریظہ کی تاراجی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	احزاب	۲۶،۲۷	۵۸۲

بنی نضیر کی جلاوطنی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	حشر	۲تا۶	۶۶۷

جنگ حنین

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۲۵تا۲۷	۲۶۲

جنگ تبوک

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۰	توبہ	۳۸و۲۳	۲۶۵/۲۸۴

جنگ بنی المصطلق

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۸	منافقون	۱تا۸	۷۶۷/۷۶۸

جنگ بنی سلیم

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	عادیات	۱تا۵	۸۲۹

سریہ عبداللہ بن جحش

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲	بقرہ	۲۱۷	۴۵

واقعہ مباہلہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳	آل عمران	۶۱	۷۷

ازواج نبی کی فضیلت وغیرہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۱۸	نور	۲۶	۴۸۹
۲۱	احزاب	۶	۵۷۸
۲۱	احزاب	۲۹	۵۸۲
۲۲	احزاب	۳۱و۳۴	۵۸۳
۲۲	احزاب	۵۰،۵۵	۵۸۸

بعض ازواج کی مذمّت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	احزاب	۲۸	۵۸۲

حضرت عائشہ و حفصہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	حجرات	۱۱	۷۱۴
۲۸	تحریم	۱تا۵	۷۷۵/۷۷۶

حضرت عائشہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۲	احزاب	۳۳	۵۸۳
۲۲	احزاب	۵۰	۵۸۷

زید و زینب کا قصّہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۱	احزاب	۴و۵	۵۷۸
۲۲	احزاب	۳۷و۴۰	۵۸۴/۵۸۵

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
ام شریک کا قصّہ			
۲۲	احزاب	۵۰	۵۸۷
بعض اصحاب کی دینداری اور اُن کی مدح			
۹	اعراف	۱۵۷	۲۳۴
۱۰	توبہ	۸۸،۸۹	۲۷۶
۱۱	توبہ	۹۱و۹۲	۲۷۷
۱۱	توبہ	۹۹و۱۰۰	۲۷۹
۱۱	توبہ	۱۱۱و۱۱۲	۲۸۲
۱۱	توبہ	۱۱۷	۲۸۳
۱۴	نحل	۱۱۰	۲۸۶
۱۷	حج	۳۹/۴۱	۴۶۵
۱۷	حج	۵۸،۵۹	۴۶۸
۱۹	شعراء	۲۲۷	۵۱۹
۲۱	احزاب	۲۲و۲۳	۵۸۱
۲۶	فتح	۱۰	۷۰۷
۲۶	فتح	۱۸	۷۰۹
۲۶	فتح	۲۶	۷۱۰
۲۶	فتح	۲۹	۷۱۱
۲۸	حشر	۸،۱۰	۷۵۶
حضرت حمزہ			
۲	بقرہ	۱۵۵/۱۵۸	۳۱
۸	انعام	۱۲۲	۱۹۶
۱۷	حج	۲۹	۴۶۲
۲۱	احزاب	۲۳	۵۸۱
۲۳	زمر	۲۲	۶۳۷
۲۸	مجادلہ	۲۶	۷۵۴
۳۰	فجر	۲۷،۳۰	۸۲۲
حضرت ابوطالب			
۲۰	قصص	۵۶	۵۴۲

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
حضرت عباس و ابن عباس			
۱۰	انفال	۷۰	۲۵۶
۱۰	توبہ	۱۹و۲۲	۲۶۱
۲۵	شوریٰ	۲۳	۶۷۱
حضرت عمار یاسر			
۱	بقرہ	۱۰۹	۲۲
۱۴	نحل	۱۰۶	۳۲۵
۲۰	قصص	۶۱	۵۴۳
۲۳	زمر	۲۲	۶۳۷
حضرت سلمان			
۱۵	کہف	۲۸	۴۱۰
۱۷	حج	۳۵	۴۶۴
۲۳	زمر	۱۷/۱۸	۶۳۶
۲۶	حجرات	۱۲	۷۱۴
۳۰	عصر	۳	۸۳۱
حضرت ابوذر			
۲۳	زمر	۱۷و۱۸	۶۳۶
حضرت عبیدہ			
۱۷	حج	۱۹	۴۶۱
۲۸	مجادلہ	۲۲	۷۵۴
عبداللہ بن سلام			
۴	آل عمران	۱۱۳/۱۱۴	۸۷
۲۶	احقاف	۱۰	۶۹۵
عبداللہ بن ام مکتوم			
۳۰	عبس	۱تا۱۰	۸۰۹/۸۱۰
حضرت فاطمہ بنت اسد وغیرہ			
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۰۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
فاطمہ زہرا			
۴	آل عمران	۱۹۵	۱۰۳
۳۰	ضحیٰ	۵	۸۲۵
بعض اصحاب کی مذمت			
۳	آل عمران	۱۰۶	۸۶
۴	آل عمران	۱۴۲/۱۴۴	۹۲
۴	آل عمران	۱۴۹	۹۳
۴	آل عمران	۱۵۲/۱۵۸	۹۴/۹۶
۴	آل عمران	۱۶۵/۱۶۸	۹۷/۹۸
۴	آل عمران	۱۷۹	۱۰۰
۱۰	توبہ	۲۵	۲۶۲
۱۰	توبہ	۳۸و۳۹	۲۶۵
۱۰	توبہ	۴۲،۴۳	۲۶۶/۲۶۷
۱۰	توبہ	۴۵،۵۹	۲۷۰
۱۰	توبہ	۶۱و۷۰	۲۷۲/۲۷۳
۱۰	توبہ	۷۳،۸۷	۲۷۶
۱۰	توبہ	۹۰	۲۷۶
۱۰	توبہ	۹۳	۲۷۷
۱۱	توبہ	۹۴،۹۸	۲۷۸
۱۱	توبہ	۱۰۱،۱۱۰	۲۷۹
۱۱	توبہ	۱۲۸/۱۲۷	۲۸۳
۱۸	نور	۵۴	۴۹۳
۲۱	احزاب	۹و۲۱	۵۷۹/۵۸۱
۲۱	احزاب	۵۳،۵۴	۵۸۸
۲۲	احزاب	۵۰و۵۸	۵۸۹
۲۶	محمد	۲۰،۳۲	۷۰۳/۷۰۶
۲۶	فتح	۶	۷۰۷
۲۸	صف	۲،۳	۷۶۳
۲۸	جمعہ	۱۱	۷۶۷
۳۰	تطفیف	۲۹،۳۳	۸۱۵
حضرت ابوبکر و عمر			
۱۷	حج	۹	۴۵۹

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۶	حجرات	۱	۷۱۲
۲۶	حجرات	۱۳	۷۱۴
حضرت ابوبکر			
۱۰	توبہ	۴۰	۲۶۶
حضرت عمر			
۲	بقرہ	۱۵۷	۳۸
۷	مائدہ	۹۱	۱۶۸
حضرت عثمان			
۱۸	نور	۵۳	۴۹۳
۲۷	نجم	۳۳،۵۴	۷۲۹/۷۳۰
۳۰	عبس	۱،۴	۸۰۹
حضرت معاویہ بنی اُمیّہ			
۱۵	بنی اسرائیل	۱۰۱	۴۰۴
۱۷	انبیاء	۱۱۱	۴۰۵
۱۷	حج	۹	۴۵۹
۱۷	حج	۷۸	۴۷۲
۳۰	فجر	۶،۸	۸۲۲
۳۰	قدر	۳	۸۲۷
حضرت طلحہ			
۱۰	توبہ	۱۹،۲۳	۲۶۰
۲۲	احزاب	۵۳	۵۸۸
عیاش ابن ربیعہ کا قصّہ			
۵	نساء	۵۲	۱۲۷
حارث بن سوید کا قصّہ			
۳	آل عمران	۸۹	۸۳

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
ربیدبن اُسامہ کی بیوقوفی وبے رحمی			
۵	نساء	۹۵	۱۲۸
ایک کفن چور کی توبہ			
۴	آل عمران	۱۳۵/۱۳۶	۹۱
کعب بن اشرف یہودی کی شرارتیں			
۴	آل عمران	۱۸۲	۱۰۱
۵	نساء	۵۱	۱۱۸
جندب کا قصّہ			
۵	نساء	۱۰۰	۱۲۹
بشیر وغیرہ بنو بیرق کی چوری کا قصّہ			
۵	نساء	۱۰۵/۱۰۸	۱۳۰/۱۳۱
مقیس بن صبابہ کا قصہ			
۵	نساء	۹۳	۱۲۷
ایک عجیب شیطانی حرکت			
۵	نساء	۱۱۷	۱۳۲
خویلد کا قصّہ			
۵	نساء	۱۵۸	۱۳۵
قبیلہ غطفان کا ایک واقعہ			
۶	مائدہ	۱	۱۵۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
بنی عتبہ کا قصّہ			
۶	مائدہ	۳۳	۱۵۵
یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ			
۶	مائدہ	۴۲	۱۵۷
تمیم داری کے وارثوں کا مقدمہ اور فیصلہ			
۷	مائدہ	۱۰۶، ۱۰۸	۱۷۲
ابو لبابہ کی توبہ			
۹	انفال	۲۷	۲۴۷
خوارج کی نسبت پیشین گوئی			
۱۰	توبہ	۵۸	۲۶۶
ثعلبہ بن حاطب کا قصّہ			
۱۰	توبہ	۷۵، ۷۸	۲۷۴
اوس وغیرہ کا قصّہ			
۱۰	توبہ	۱۰۲/۱۰۴	۲۸۰
کعب بن مالک وغیرہ			
۱۰	توبہ	۱۱۸	۲۸۳
عثمان بن مظعون کا ایمان			
۱۴	نحل	۹۰	۳۸۳
ایک گاؤں کا قصّہ			
۱۴	نحل	۱۱۲/۱۱۳	۳۸۶

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
اُبی بن خلف کا واقعہ			
۱۶	مریم	۶۶، ۶۷	۴۲۸
روح			
۱۵	بنی اسرائیل	۸۵	۴۰۱
ایک عجیب قصّہ			
۱۷	حج	۸ تا ۱۰	۴۵۹
ایک یہودی کی بیوقوفی			
۱۷	حج	۱۱	۴۶۰
۱۸	فرقان	۲۷ تا ۲۹	۵۰۰
نضر بن حارث کا قصّہ			
۲۱	روم	۶	۵۶۸
ولید بن عقبہ کا قصہ			
۲۱	سجدہ	۱۸، ۲۰	۵۷۵
۲۶	حجرات	۶	۷۱۳
ابولہب کا ذکر			
۲۳	زمر	۲۹	۶۳۶
۳۰	لہب	مکمل سورہ	۸۳۴
دو دلچسپ قصّے			
۲۴	حم سجدہ	۸۴، ۸۵	۶۵۸
عبداللہ بن زبعری کا قصّہ			
۲۵	زخرف	۵۷	۶۸۱
حاطب بن ابی بلتعہ اور جناب امیر			
۲۸	ممتحنہ	۳	۷۶۰

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
سبیعہ کا قصّہ			
۲۸	ممتحنہ	۱	۷۶۲
۲۸	منافقون	۱، ۲	۷۶۷
ولید بن مغیرہ کی حالت			
۲۹	قلم	۱۰، ۱۱	۷۸۱
۲۹	مدثر	۱۱، ۲۶	۷۹۱
جنّات کا قصّہ			
۲۶	احقاف	۲۹، ۳۲	۶۹۹
۲۹	جن	مکمل سورہ	۷۹۲
عبداللہ بن سلول اور عبداللہ بن رواحہ کا جھگڑا			
۲۶	حجرات	۹	۷۱۳
ثابت بن قیس کا قصّہ			
۲۶	حجرات	۱۱	۷۱۴
اعمش کا قصّہ			
۲۶	ق	۲۵	۷۱۸
خولہ کا واقعہ			
۲۸	مجادلہ	۱	۷۵۰
سرگوشی کا قصّہ			
۲۸	مجادلہ	۱۱	۷۵۲
عبداللہ بن سلول اور اُس کے بیٹے کا قصّہ			
۲۸	مجادلہ	۲۲	۷۵۴

ابو دحداح اور ایک انصاری کا قصہ

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	لیل	۵تا۱۸	۸۲۴ ۸۲۵

ابوجہل کی مذمت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	علق	۹تا۱۹	۸۲۷

اہل مکہ کی عزت

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۳۰	قریش	پوراسورہ	۸۳۲

حضرت علی کی ولی عہدی

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۶	مائدہ	۳	۱۴۷
۶	مائدہ	۶۷	۱۶۳

حارث بن نعمان کا معذب ہونا

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۹	معارج	۱تا۳	۷۸۷

خدا نے کن چیزوں کی قسم کھائی ہے

پارہ	سورہ	آیہ	صفحہ
۲۳	صافات	۱تا۳	۶۱۶
۲۳	ص	۱	۶۲۶
۲۵	زخرف	۴	۶۷۶
۲۵	دخان	۲	۶۸۵
۲۶	ق	۱	۷۱۶
۲۶	ذاریات	۱تا۴	۷۲۰
۲۷	طور	۱تا۶	۷۲۴
۲۷	نجم	۳	۷۲۷
۲۷	واقعہ	۷۵	۷۴۲
۲۹	قلم	۱	۷۸۱
۲۹	حاقہ	۳۸و۳۹	۷۸۶
۲۹	معارج	۴۰	۷۸۹
۲۹	مدثر	۳۲و۳۴	۷۹۸
۲۹	قیامتہ	۱تا۲	۷۹۹
۲۹	مرسلات	۱تا۵	۸۰۳
۳۰	نازعات	۱تا۵	۸۰۷
۳۰	تکویر	۱۵تا۱۸	۸۱۱
۳۰	انشقاق	۱۶تا۱۷	۸۱۶
۳۰	بروج	۱تا۳	۸۱۶
۳۰	طارق	۱	۸۱۸
۳۰	طارق	۱۱تا۱۲	۸۱۸
۳۰	فجر	۱تا۴	۸۲۱
۳۰	بلد	۱تا۷	۸۲۲
۳۰	لیل	۱تا۲	۸۲۴
۳۰	ضحی	۱تا۲	۸۲۵
۳۰	تین	۱تا۳	۸۲۶
۳۰	شمس	۱تا۷	۸۲۳
۳۰	عادیات	۱تا۳	۸۲۹
۳۰	عصر	۱	۸۳۱

فہرست تعداد حروف واعراب وغیرہ

ا	۴۸۸۷۲	خ	۲۴۱۶	ش	۲۲۵۳	غ	۲۲۰۸	ن	۲۶۵۶۰
ب	۱۱۴۲۸	د	۵۶۴۲	ص	۲۰۱۳	ف	۸۴۹۹	و	۲۵۵۳۶
ت	۱۱۹۹	ذ	۴۶۹۷	ض	۱۶۰۷	ق	۶۸۱۳	ہ	۱۹۰۷۰
ث	۱۲۷۶	ر	۱۱۷۹۳	ط	۱۲۷۴	ک	۹۵۲۲	لا	۳۷۲۰
ج	۳۲۷۳	ز	۱۵۹۰	ظ	۸۴۲	ل	۳۴۳۲	ے	۱۵۹۱۹
ح	۹۷۳	س	۵۸۹۱	ع	۲۲۰۰	م		کل حروف	

فتحات	۵۳۲۴۳	نقاط	۱۰۵۶۸۴
ضمات	۸۸۰۴	مدات	۱۷۷۱
کسرات	۴۹۵۸۲	تشدید	۱۲۵۳

علامت اوقاف

○ علامت وقف تام کی ہے مؔ علامت وقف لازم کی ہے کہ یہاں وقف ضروری ہے طؔ علامت وقف مطلق کی ہے ج علامت وقف جائز ہے اس مقام پر وقف وصل دونوں جائز ہیں، ز علامت وقف مجوز کی وصل و وقف دونوں جائز ہیں لیکن وصل کو ترجیح ہے ص علامت ترخص کی ہے جسے وقف اضطراری کہتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ اضطرار کی حالت میں اگر وقف کریں تو ابتدا ماقبل سے کرنا اور علامت ص میں جو وقف کریں مابعد سے ابتدا ہوگی صلے علامت وصل بالاولی کی ہے، ق علامت ہے کہ کسی نے وقف کیا ہے نے وقف کیا ہے اور کسی نے وصل وقف علامت وقف ہے کہ یہاں وقف کرے اور معانقہ علامت ہے کہ یہاں دو وقف ہیں ایک کو اختیار کرے اس مختلف ہیں کہیں نقطے تین بنا دیتے ہیں کہیں معاً بنا دیتے ہیں کہیں معانقہ وج لکھتے ہیں لا علامت وقف نہ کرنے کی ہے۔

سورتوں کی فہرست

مع تعداد رکوع و آیات وغیرہ

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ	نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ	نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ	نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	پارہ
۱	الفاتحہ	۲	۱	۷	۱	۳۰	الروم	۵۰۵	۶	۶۰	۲۱	۵۹	الحشر	۷۵۴	۳	۲۴	۲۸	۸۸	الغاشیہ	۸۲۱	۱	۲۶	۳۰
۲	البقرہ	۳	۴۰	۲۸۶	۲	۳۱	لقمان	۵۰۷	۴	۳۴	۲۱	۶۰	الممتحنہ	۷۵۹	۲	۱۳	۲۸	۸۹	الفجر	۸۲۱	۱	۳۰	۳۰
۳	آل عمران	۶۶	۲۰	۲۰۰	۳	۳۲	السجدہ	۵۷۳	۳	۳۰	۲۱	۶۱	الصف	۷۶۳	۲	۱۴	۲۸	۹۰	البلد	۸۲۲	۱	۲۰	۳۰
۴	النساء	۱۰۴	۲۴	۱۷۷	۴	۳۳	الاحزاب	۵۷۷	۹	۷۳	۲۱	۶۲	الجمعہ	۷۶۵	۲	۱۱	۲۸	۹۱	الشمس	۸۲۳	۱	۱۵	۳۰
۵	المائدہ	۱۴۵	۱۶	۱۲۰	۶	۳۴	السبا	۵۹۱	۶	۵۴	۲۲	۶۳	المنافقون	۷۶۷	۲	۱۱	۲۸	۹۲	اللیل	۸۲۴	۱	۲۰	۳۰
۶	الانعام	۱۷۵	۲۱	۱۶۶	۷	۳۵	الفاطر	۶۰۱	۵	۴۶	۲۲	۶۴	التغابن	۷۶۹	۲	۱۸	۲۸	۹۳	الضحیٰ	۸۲۵	۱	۱۱	۳۰
۷	الاعراف	۲۰۶	۲۴	۲۰۶	۸	۳۶	یٰس	۶۰۸	۵	۸۲	۲۳	۶۵	الطلاق	۷۷۲	۴	۱۲	۲۸	۹۴	الانشراح	۸۲۶	۱	۸	۳۰
۸	الانفال	۲۴۳	۱۰	۷۵	۹	۳۷	الصّٰفّٰت	۶۱۷	۵	۱۸۲	۲۳	۶۶	التحریم	۷۷۵	۲	۱۴	۲۸	۹۵	التین	۸۲۶	۱	۸	۳۰
۹	التوبہ	۲۵۷	۱۸	۱۲۹	۱۰	۳۸	ص	۶۲۶	۵	۸۸	۲۳	۶۷	الملک	۷۷۷	۲	۳۰	۲۹	۹۶	العلق	۸۲۷	۱	۱۹	۳۰
۱۰	یونس	۲۸۶	۱۱	۱۰۹	۱۱	۳۹	الزمر	۶۳۳	۸	۷۵	۲۳	۶۸	القلم	۷۸۱	۲	۵۲	۲۹	۹۷	القدر	۸۲۸	۱	۵	۳۰
۱۱	ہود	۳۰۵	۱۰	۱۲۳	۱۱	۴۰	المومن	۶۴۵	۹	۸۵	۲۴	۶۹	الحاقہ	۷۸۴	۲	۵۲	۲۹	۹۸	البینہ	۸۲۸	۱	۸	۳۰
۱۲	یوسف	۳۲۴	۱۲	۱۱۱	۱۲	۴۱	حٰم السجدہ	۶۵۹	۶	۵۴	۲۴	۷۰	المعارج	۷۸۷	۲	۴۴	۲۹	۹۹	الزلزال	۸۲۹	۱	۸	۳۰
۱۳	رعد	۳۴۳	۶	۴۳	۱۳	۴۲	الشوریٰ	۶۶۷	۵	۵۳	۲۵	۷۱	النوح	۷۸۹	۲	۲۹	۲۹	۱۰۰	العادیات	۸۳۰	۱	۱۱	۳۰
۱۴	ابراہیم	۳۵۲	۷	۵۲	۱۳	۴۳	الزخرف	۶۷۶	۷	۸۹	۲۵	۷۲	الجن	۷۹۲	۲	۲۸	۲۹	۱۰۱	القارعہ	۸۳۰	۱	۱۱	۳۰
۱۵	الحجر	۳۶۱	۶	۹۹	۱۴	۴۴	الدخان	۶۸۵	۳	۵۹	۲۵	۷۳	المزمل	۷۹۴	۲	۲۰	۲۹	۱۰۲	التکاثر	۸۳۱	۱	۸	۳۰
۱۶	النحل	۳۶۸	۱۶	۱۲۸	۱۴	۴۵	الجاثیہ	۶۸۸	۴	۳۷	۲۵	۷۴	المدثر	۷۹۶	۲	۵۹	۲۹	۱۰۳	العصر	۸۳۱	۱	۳	۳۰
۱۷	بنی اسرائیل	۳۸۹	۱۲	۱۱۱	۱۵	۴۶	الاحقاف	۶۹۳	۴	۳۵	۲۶	۷۵	القیامۃ	۷۹۹	۲	۴۰	۲۹	۱۰۴	الہمزہ	۸۳۲	۱	۹	۳۰
۱۸	الکہف	۴۰۵	۱۲	۱۱۰	۱۵	۴۷	محمد	۷۰۰	۴	۳۸	۲۶	۷۶	الدہر	۸۰۰	۲	۴۱	۲۹	۱۰۵	الفیل	۸۳۲	۱	۵	۳۰
۱۹	مریم	۴۲۱	۶	۹۹	۱۶	۴۸	الفتح	۷۰۶	۴	۲۹	۲۶	۷۷	المرسلات	۸۰۳	۲	۵۰	۲۹	۱۰۶	القریش	۸۳۲	۱	۴	۳۰
۲۰	طٰہٰ	۴۳۰	۸	۱۳۵	۱۶	۴۹	الحجرات	۷۱۲	۳	۱۸	۲۶	۷۸	النباء	۸۰۵	۲	۴۰	۳۰	۱۰۷	الماعون	۸۳۳	۱	۷	۳۰
۲۱	الانبیاء	۴۴۴	۷	۱۱۲	۱۷	۵۰	ق	۷۱۶	۳	۴۵	۲۶	۷۹	النازعات	۸۰۷	۲	۴۶	۳۰	۱۰۸	الکوثر	۸۳۳	۱	۳	۳۰
۲۲	الحج	۴۵۷	۱۰	۷۸	۱۷	۵۱	الذاریات	۷۲۰	۳	۶۰	۲۶	۸۰	عبس	۸۰۹	۲	۴۶	۳۰	۱۰۹	الکافرون	۸۳۳	۱	۶	۳۰
۲۳	المومنون	۴۷۲	۶	۱۱۸	۱۸	۵۲	الطور	۷۲۴	۲	۴۹	۲۶	۸۱	التکویر	۸۱۱	۱	۲۹	۳۰	۱۱۰	النصر	۸۳۴	۱	۳	۳۰
۲۴	النور	۴۸۳	۹	۶۴	۱۸	۵۳	النجم	۷۲۷	۳	۶۲	۲۷	۸۲	الانفطار	۸۱۲	۱	۱۹	۳۰	۱۱۱	اللہب	۸۳۴	۱	۵	۳۰
۲۵	الفرقان	۴۹۶	۶	۷۷	۱۸	۵۴	القمر	۷۳۶	۳	۵۵	۲۷	۸۳	التطفیف	۸۱۳	۱	۳۶	۳۰	۱۱۲	الاخلاص	۸۳۴	۱	۸	۳۰
۲۶	الشعراء	۵۰۶	۱۱	۲۲۷	۱۹	۵۵	الرحمٰن	۷۳۴	۳	۷۸	۲۷	۸۴	الانشقاق	۸۱۵	۱	۳۵	۳۰	۱۱۳	الفلق	۸۳۵	۱	۵	۳۰
۲۷	النمل	۵۲۰	۷	۹۳	۱۹	۵۶	الواقعہ	۷۳۹	۳	۹۶	۲۷	۸۵	البروج	۸۱۶	۱	۲۵	۳۰	۱۱۴	الناس	۸۳۵	۱	۶	۳۰
۲۸	القصص	۵۳۲	۹	۸۹	۲۰	۵۷	الحدید	۷۴۳	۴	۲۹	۲۷	۸۶	الطارق	۸۱۸	۱	۱۷	۳۰		میزان		۵۴۱	۶۲۸۵	
۲۹	العنکبوت	۵۴۷	۷	۶۹	۲۰	۵۸	المجادلہ	۷۵۰	۳	۲۲	۲۸	۸۷	الاعلیٰ	۸۱۹	۱	۱۹	۳۰						

حضرات علمائے کرام و مجتہدین عظام نے متفقہ طور پر اسی ترجمہ کو مصدق فرمایا

ہے صرف چند تحریروں کا اقتباس درج ہے (جن کا ایک فقرہ قابل توجہ ہے)

حضرت حجۃ الاسلام سرکار نجم العلماء مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی

. . . . . ایسے کلام باغت نظام کا کسی دوسری زبان میں صحیح بامحاورہ ترجمہ کرنا نہایت امر عظیم ہے یہی سبب ہے، کہ بعض مترجم محاورہ کی پابندی نہ کر سکے اور بعض اغلاط سے محفوظ نہ رہ سکے، ایسے ترجمے کی بہت ضرورت تھی جو قابل اعتماد اور مطابق ارشاد اہل بیت امجاد ہو بحمداللہ اس ضرورت کو . . . . . . جناب مولانا فرمان علی صاحب . . . . نے باحسن وجوہ پورا کر دیا . . . . . اس ترجمہ سے اُردو سمجھنے والوں کو قرآن مجید کے عجائب و اسرار پر اتنی اطلاع ہو سکے گی کہ دیدۂ دل اُن کے روشن و منور ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضروری اور مفید عام توضیح و تصریح خوش اسلوبی سے لکھی ہے۔ بالخصوص آیات فضائل اہل بیت اطہار کی جو درج قرآن ہے اچھے طریقے سے توضیح کر دی ہے۔ لہٰذا اس ترجمہ کی اشاعت و ترویج میں جس قدر کوشش کی جائے۔ باعث اجر جزیل و ثواب جمیل ہوگی۔

حضرت حجۃ الاسلام سرکار مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہ

. . . . اس ترجمہ مبارکہ قرآن مجید کو جسے . . . . . . مولانا سید فرمان علی صاحب . . . . نے تحریر فرمایا ہے . . . . اس کے استماع سے نہایت مسرور ہوا۔ اور محاسن کثیرہ اور فوائد عزیزہ پر مشتمل پایا، خصوصاً فضائل اہل بیت طاہرین علیہم السلام کے متعلق آیات کی تشریح و توضیح نہایت حسن و خوبی سے اس ترجمہ میں کی گئی ہے۔

لہٰذا ماموں اخوان مومنین سے یہ ہے کہ اس ترجمہ کی نہایت قدر کریں گے اور اس کی طبع و نشر میں کوشش فرمائیں گے

☆

حضرت حجۃ الاسلام سرکار مولانا السید ظہور حسین صاحب قبلہ مجتہد مدظلہ العالی

. . . . قرآن مجید کے بہت سے ترجمے دیکھنے میں آئے لیکن کوئی ترجمہ ایسا نظر قاصر سے نہ گزرا، جس میں قرآن مجید کی عبارت شریفہ کا اصل مقصود محفوظ رہا ہو۔ البتہ اگر کسی ترجمہ میں اصل مقصود کی مطابقت اور مراد خدا کی موافقت کا دعویٰ ہو سکتا ہے تو وہ محض ایک ترجمہ معلوم ہوتا ہے جس کو جناب مولانا مولوی سید فرمان علی صاحب . . . . نے تحریر فرمایا ہے . . . . یہ ترجمہ اپنے اسلوب کی شائستگی اور روزمرّہ کی خوبی اور تفاسیر حقہ کی مطابقت میں آپ اپنا نظیر ہے . . . .

حضرات مومنین اس کے فوائد بیش بہا سے فائدہ اُٹھائیں

حجۃ الاسلام سرکار نجم العلماء مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی

قرآن مجید مترجمہ فاضل جلیل جناب مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ جسے قوم کے مایۂ ناز فرد جناب مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ نے نہایت جانفشانی اور سعی بلیغ کے ساتھ شایع فرمایا ہے۔ میری نظر سے گزرا، کاغذ، لکھائی، چھپائی ہر شے اپنے مقام پر قابل تعریف ہے واقعاً موصوف نے اس کی طباعت میں بڑی کوشش کی ہوگی . . . . . ہر مسلمان کو اسے اپنے گھر میں رکھنا چاہیئے کوئی مختصر اس کی خوبیوں کو اکٹھا نہیں کر سکتی۔ یہ قرآن مجید مجھے بے حد پسند ہے اور میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا مومنین سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ اسے ضرور لیں اور اس کی کثرت اشاعت کی کوشش کریں، دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع اندوز ہونے کی توفیق اور جناب مرزا محمد جواد صاحب کو اس کا بہترین اجر کرامت فرمائے۔

حجۃ الاسلام عمدۃ العلماء
جناب مولانا السید کلب حسین صاحب قبلہ
مجتہد العصر مدظلہ

اکثر حضرات نے اردو میں ترجمہ کیا مگر کوئی ترجمہ غلط، کوئی محاورات کی قید و بند سے آزاد۔

اس لیے یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ دور حاضر میں جناب مولانا السید فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہ کا ترجمہ صحت مطابقت تفسیر صحیحہ کے اعتبار سے بے مثل و بے نظیر ہے۔ یہ ترجمہ مع تفسیر ضروری دو مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا باوجودیکہ ہر مرتبہ صحت و نفاست کاغذ وغیرہ کا انتظام نہ کیا گیا تھا۔ لیکن پھر بھی اپنی مقبولیت کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں کمیاب ہوگیا، لہذا ضرورت تھی کہ کوئی صاحب ہمت اس طرف توجہ کریں، خدا کا شکر ہے کہ حبیب لبیب فخر ملت جناب مرزا محمد جواد صاحب دام مجدہٗ مالک نظامی پریس لکھنو نے اس فرض کو باحسن وجوہ ادا کرنے کے واسطے قدم بڑھایا، آپ کا مطبع دس سال سے بہترین طباعت کا کام انجام دے رہا ہے اور آپ خود کتابت کے اعلیٰ نمونہ برابر قوم کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں اسی وجہ سے جب ہم کو موصوف کے اس قصد کی اطلاع ہوئی تو یہ یقین ہوگیا کہ اس ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن بہترین صفات کا حامل ہوگا۔ لیکن اب . . . . یہ کہنا ناگزیر ہے کہ صحت الفاظ و اعراب، کاغذ کی عمدگی کتابت و طباعت کی نفاست . . . . لوح کی بہار مختلف رنگوں کی آرائش نے اس ترجمہ کو ظاہری لباس سے اتنا ہی دلکش اور دیدہ زیب کر دیا ہے جتنا یہ ترجمہ خود اپنی معنویت کے اعتبار سے دلکش تھا، مطبوعہ قدیم نادر و نایاب قلمی نسخوں میں جگہ دینا بے محل نہ ہوگا۔

الادیب
تحت حمایت صدر المحققین ناصر الملۃ والدین شمس العلماء جناب
مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

فاضل جلیل مولانا فرمان علی صاحب مرحوم ہندوستان میں کسی خاص تعارف کے محتاج نہیں، آپ نے قرآن مجید کا جو ترجمہ اُردو میں کیا ہے وہ اور قرآن مجید کے ترجموں سے بہتر اور صحیح تر ہے، حاشیہ پر تفسیر بھی ہے جو احادیث صحیحہ و عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے، غرض اس ترجمہ کی اس وقت کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس ترجمہ کا مقبول ہونا اس سے ظاہر ہے کہ چند سال کے عرصہ میں دو مرتبہ کئی ہزار کی تعداد میں طبع ہوا، باوجودیکہ اس کا کاغذ خراب تھا، کتابت اچھی نہ تھی، اس میں غلطیاں بہت سی تھیں مگر پھر بھی سب ختم ہوگیا اور ضرورت مومنین کی باقی رہ گئی۔ لہذا مومنین کی ضرورت کا خیال کر کے مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنو نے اپنے اہتمام سے طبع کرانے کا قصد کیا، یہ مطبع اگرچہ بڑا نہیں تھا لیکن دس سال کے عرصہ میں اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ دوسرے مطابع سو برس میں کبھی اتنی ترقی نہیں کر سکتے اس کا سبب یہ ہے کہ مالک مطبع اپنی سچائی اور وعدہ کی پابندی اور کوشش سے ہر کام کو بہتر سے بہتر کر کے دکھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ مطبع مرجع خلائق بن گیا ہے بیشتر مذہبی کتابیں اسی مطبع میں طبع ہوتی ہیں . . . .

قارئین قرآن مجید سے اُمید ہے کہ ایک
ایک جلد خرید کر اپنی تلاوت کو نورٌ علی نور بنائیں

(مولانا) محسن نواب

لسان القوم مولانا صفی مدظلہ العالی

۱

بے مثل یہ مصحف گرامی ،
مطبوعہ مطبع نظامی

خوش خط خوش رنگ خوش نما ہے
ہر صفحہ پر اک چمن کھلا ہے

کاغذ کہ بیاض دیدۂ حور
ما شاء اللہ چشم بد دور

جو حرف ہے، نقش دل نشیں ہے
ہر دائرہ چشم حور عین ہے

انداز رقم بطرز دل خواہ
وہ زورِ قلم کہ اللہ اللہ

روحِ نیریزد روح یاقوت
دونوں جسے دیکھ کر ہیں مبہوت

تحریر جوّاد نامور کی
گویا اک سلک ہے گہر کی

تہذیب رقم میں فرد، اُستاد
موجود سلیقۂ خُدا داد

مصحف ہے وہ شاہکار مطبع
جس سے ظاہر وقار مطبع

اوراق ، ملون و مذہب
موزوں تقطیع حسبِ مطلب

آراستہ ایک ایک پارہ
اعجاز کے بُرج کا ستارا

اُردوئے فصیح میں مُترجم
لفظ و معنی میں ربطِ باہم

کیا صاف و سلیس ترجمہ ہے
کس درجہ نفیس ترجمہ ہے

"فرمان علی" مترجم اس کے
سُوئے خلد بریں سدھارے

یہ کشف ہے یادگار انہیں کی
اس باغ میں ہے بہار انہیں کی

یہ ترجمہ ایسا ترجمہ ہے،
صحت جس کی مسلّمہ ہے

تفسیر لیے ہُوئے حواشی
القصّہ ہے طرفہ گُل تراشی

چھاپا ہے عجب صحیفۂ نور
ہے سعی جواد سعی مشکور

یہ مصحف عنبریں شمامہ
بینش افروز کارنامہ

ہے قابل صد ہزار تبریک
ایک شمع برائے بزم تاریک

ہر جلوہ ہے دیدہ زیب جس کا — ہر عشوہ نظر فریب جس کا
ہر سورے کی وہ حسین صورت — دل سے دھو دے جو ہر کدورت
مانند نظر قلوب محظوظ — سر لوح کہ عکس لوح محفوظ
لازم ہے کہ ہر غنی و درویش — نذرانۂ نقد دل کرے پیش
تنزیل کا یہ زمردیں قصر — یا رب ہو پسند صاحب العصر

دیں اس کا صلہ وہ منتظم کو
سر جس نے کیا ہے اس مہم کو

قرآن مجید، حمائل شریف، یازدہ سورہ، پنجسورے، سیپارے
قاعدے، دعائیں، اسلامی و مذہبی کتابیں ہر قسم طلب کرنے
کیلیے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھایئے

شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز
لاہور۔ حیدرآباد۔ کراچی

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

عکسی

قرآن مجید

مترجم

مترجمہ
مولینا فرمان علی اعلی اللہ مقامہ

شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ ناشران۔ قرآن مجید
لاھور ○ حیدرآباد ○ کراچی

اٰیاتها ۷ (۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵) رکوعها ۱

آیات (۷) سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی ٢ے رکوع (۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ

سب تعریف خدا ہی کے لیے (سزاوار) ہے جو سارے جہان کا پالنے والا بڑا

الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ

مہربان رحم والا روزِ جزا ٣ے کا حاکم ہے خدایا ہم تیری ہی عبادت

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا

کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں تو ہم کو سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

راہ پر ثابت ٤ے قدم رکھ ، ان کی راہ جنھیں تو نے (اپنی) نعمت

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ەۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عطا کی ہے ، نہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

ہے اور نہ گمراہوں کی ٭

ا۔ اس سورہ میں خداوند عالم نے چند امور کی تعلیم فرمائی ہے (۱) تمام اقسام حمد و شکر کا اسی کو مستحق سمجھنا کیونکہ کل نعمتیں بواسطہ یا بالواسطہ اسی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہیں (۲) دنیا و آخرت میں اسی کو سچا مالک اور صاحبِ اختیار جاننا (۳) تواضع و فروتنی جو اعلیٰ فردِ علم اخلاق کی ہے اختیار کرنا (۴) ریا و سمعت سے جو بہت ذلیل امر ہے بچنا (۵) ہر کام میں اسی سے مدد چاہنا اور اسی پر توکل رکھنا (۶) اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا سمجھنا جس سے حسن و قبح کا عقلی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (۷) اچھے لوگوں کی دوستی و پیروی کرنا، اور بُروں سے پرہیز و بیزاری کا اظہار کرنا وغیر ذالک واللہ اعلم۔ ٢ے بعض نے اس سورہ کو مدنی کہا ہے، اور بعض روایات کے موافق یہ دونوں قول صحیح معلوم ہوتے ہیں، کیونکہ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوا ہے، پس ہوسکتا ہے کہ اس کا نزول ایک مرتبہ مکہ میں ہوا ہو اور ایک مرتبہ مدینہ میں اور اسی وجہ سے اس کو سبع مثانی کہتے ہیں۔ ٣ے روزِ قیامت کی حکومت کی تخصیص اس وجہ سے کی ہے کہ دُنیا میں تو بظاہر بہتیرے اور بھی بادشاہ ہیں مگر قیامت میں اس کے سوا کسی کو بھی ذرہ برابر حکومت نہ ہوگی۔ ٤ے ہدایت کے معنی اگرچہ دو ہی ہیں (۱) راہ دکھانا (۲) منزل مقصود تک پہونچانا، اور مترجمین نے عام طور سے اس مقام پر معنی اوّل کو اختیار کیا ہے، مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں، کیونکہ اگر معنی اول اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خداوندا ہمیں سیدھی راہ دکھا تو معلوم ہوگا کہ اس کا پڑھنے والا ابھی تک راہِ راست سے کوسوں دُور ہے پہونچنا کیسا، ابھی دیکھا تک نہیں اور اگر دوسرے معنی کو اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خدایا ہمیں سیدھی راہ تک پہونچا تو بھی وہی خرابی ہے، اس کے علاوہ راہِ راست سے مراد یقیناً ایمان و اسلام ہے پس جب پڑھنے والا مومن ہے تو لوجہ حصول ایمان ایمان کو طلب کرنا تحصیل حاصل ہوگا اور یہ محال ہے اس لئے میں نے ان دونوں معنی ترک کر کے یہ معنی اختیار کئے ہیں، دیکھو تفاسیر

ع ۱ ۷ ۱

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ

آیاتہا ۲۸۶ — سورہ بقرہ، مدینہ میں نازل ہوئی — رکوعاتہا ۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ
الم[2] (یہ) وہ کتاب (ہے) جس (کے کتاب خدا ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں

ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ
(یہ) پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں

بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا
اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا

رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ
ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تم پر (اے رسولؐ)

یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ
اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾
اور وہی آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔

---

[1] اس سورہ میں خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے، میں بعض کو اجمالاً ذکر کرتا ہوں (۱) اس کو قادر مطلق سمجھنا کیونکہ اس سورہ میں اس نے اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کی غرض سے ایک عظیم الشان واقعہ گائے کا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہوا تھا بیان فرمایا ہے اور اسی وجہ سے اس سورہ کا نام سورۂ بقر رکھا گیا (۲) پرہیزگاری اختیار کرنا اور کفر و نفاق سے بچنا، (۳) احکام خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور انکے موافق عمل کرنا فقط زبانی نہیں (۴) قرآن مجید کے ہر ہر حرف کو کلام خدا سمجھنا اور اس کو ماننا، (۵) کسی بیوقوفی کی بات پر ہٹ نہ کرنا (۶) گذشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا (۷) باہم اتفاق سے رہنا اور والدین و اقربا کے ساتھ بالخصوص حسن سلوک کرنا (۸) دنیا کو فانی اور حقیر سمجھنا (۹) منتر، جوگ، ٹونے کا اعتبار نہ کرنا (۱۰) انبیاء کی تعظیم کرنا (۱۱) فرشتوں کا وجود ماننا اور ان سے دوستی رکھنا (۱۲) حسن و قبح کا عقلی ہونا (۱۳)

مع الجزء الاوّل (۱)

انبیاء اور اُن کے جانشینوں کا صرف خدا کی طرف سے مقرر ہونا اور ان کا منجانب اللہ تعلیم یافتہ ہونا (۱۴) خانہ کعبہ ہی کی طرف ہر شخص کو سجدہ کرنا اور (۱۵) مصیبتوں پر صبر کرنا وغیرہ ۱۲۔

[2] اس قسم کے جتنے حروف بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں، ان کو مقطعات کہتے ہیں، اور حروف تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اور یہ بھی متشابہ آیتوں میں سے ہیں۔ جن کی تفسیر اپنی رائے سے حرام قطعی ہے، اگرچہ فریقین کے علماء نے ان کے متعلق بہت سے مصالح اور توجیہیں بیان کی ہیں۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے مراد میں ہوں اللہ خدا ہوں، تفسیر کبیر میں اس کے متعلق سولہ مختلف اقوال منقول ہیں مگر صحیح یوں ہے جو اس کو یا خدا جانے یا وہ جانیں جنہیں خدا نے علم لدنی عطا کیا ہو۔ ولا یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ
یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عامل) ہیں اور یہی لوگ اپنی دلی مراد یں
الْمُفْلِحُونَ ۵ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ
پائیں گے بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے برابر ہے
ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۶ خَتَمَ
(اے رسولؐ) خواہ تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے ان کے
اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ
دلوں پر اور ان کے کانوں پر (نظر کرکے) خدا نے تصدیق[1] کردی ہے (کہ یہ
غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۷ وَمِنَ النَّاسِ
ایمان نہ لائیں گے) اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور انھیں کے لئے (بہت) بڑا عذاب ہے
مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا هُم
اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت پر ایمان لائے حالاں کہ
بِمُؤْمِنِينَ ۸ يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَ
وہ دل سے ایمان نہیں لائے خدا کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے
مَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۹ فِى
ہیں حالانکہ وہ آپ[2] اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے ان کے
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُم
دلوں میں مرض تھا ہی اب خدا نے اُن کے مرض کو اور بڑھا دیا[3] اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ[4]
عَذَابٌ أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۱۰ وَإِذَا قِيلَ
بولا کرتے تھے اس لئے ان پر تکلیف دہ عذاب ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِى الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ
ہے کہ ملک میں فساد نہ کرتے پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح
مُصْلِحُونَ ۱۱ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن
کرتے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ[5] بے شک یہی لوگ فسادی ہیں لیکن سمجھتے
لَّا يَشْعُرُونَ ۱۲ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا كَمَآ ءَامَنَ
نہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح ہم لوگ ایمان لائے

ع ۱
وقف لازم

[1] ختم کا مطلب یا تو یہ ہے کہ جب ان لوگوں نے یہ ہٹ دھرمی اختیار کی تو خدا نے بھی ان سے نیک توفیق سلب کرلی، یا یہ ہے کہ ختم کے معنی علامت مقرر کرنے کے ہیں، یعنی خدا نے انکی یہ حالت دیکھ کر ان کے کان اور دل پر علامت مقرر کردی ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں، یا ختم کے معنی شہادت کے ہیں، یعنی خدا گواہی دیتا ہے کہ ان پر تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہ ہوگا، یا ختم کے معنی تصدیق کرنے کے ہیں، یعنی خدا ان کے کان اور دل کی حالت دیکھ کر یہ تصدیق کرتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہی ہیں اور ہرگز ایمان نہ لائیں گے واللہ اعلم ۱۲ دیکھو تفسیر مجمع البیان۔

[2] مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹ کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ ۱۲

[3] یعنی ان کی دوا نہ کی اور انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ اس وجہ سے ان کا مرضِ کفر اور بڑھ گیا ۱۲

[4] یعنی ان کا دعوئے اسلام بھی بالکل جھوٹ تھا ۱۲

[5] ابتدائے اسلام میں تین قسم کے لوگ تھے، کچھ تو نرے کھرے مسلمان جن کی تعریف خدا نے تیسری آیت سے چھٹی آیت تک کی ہے اور کچھ پکے کٹّے کافر جن کی مذمت ساتویں سے آٹھویں آیت تک کی ہے، تیسرا گروہ منافقین کا تھا جن کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں اور کافروں دونوں سے میل جول رکھتے تھے اور جس سے جہاں ملے اس کی سی کہہ دی، اور چونکہ تھیوں فریقوں میں باہم قرابت وغیرہ

حاشیہ:۔ باقی صفحہ ۵ پر

النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ
ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح اور بیوقوف لوگ ایمان لائے

اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا
خبردار ہو جاؤ یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ۔ اور جب ان لوگوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ
سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لا چکے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ
کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو (مسلمانوں کو) بناتے ہیں۔ؐ (وہ کیا بنائیں گے) خدا

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ
ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں پیچاں رہیں۔ یہی وہ لوگ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ
ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید کی پھر نہ اُن کی تجارت ؏

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى
ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت ہی پائی ان لوگوں کی مثل (تو) اس شخص

اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ
کی سی مثل ہے جس نے (رات کے وقت مجمع میں) بھڑکتی ہوئی آگ روشن کی پھر جب آگ

بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ
(کے شعلے) نے اس کے گرد و پیش خوب اُجالا کر دیا تو خدا نے ان کی روشنی لے لی اور انکو گھٹاٹوپ

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ
اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا یہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں کہ پھر اپنی گمراہی سے باز نہیں آ سکتے یا ان کی مثل ؏ ایسی

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ
ہے) جیسے آسمانی بارش جس میں تاریکیاں گرج بجلی ہو، موت کے خوف سے کڑک کے مارے اپنے کانوں

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ
میں انگلیاں دے لیتے ہیں حالانکہ خدا کافروں کو (اسطرح) گھیرے

مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ
ہوئے ہے کہ اُسکے نہیں سکتے) قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو چوندھیا دے جب ان کے آگے

بھی تھی تو اگر کوئی شخص منافقین سے کہتا کہ ایک کے ہو رہو کیوں کہ تمہاری ان دو رخی باتوں سے فساد پھیلتا ہے تو بہتر ہے کہ جس طرح اور لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تم بھی پکے مسلمان ہو جاؤ تو منافقین جواب دیتے ہیں کہ ہماری طرف فساد کی نسبت کرنا نری تہمت ہے، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ دبے رہیں اور لڑنے نہ پائیں، اور تم تو احمق ہو تم کو مصالح دنیوی پر نظر نہیں ہے، کیا ہم بھی تمہاری طرح احمق بن جائیں اور لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنالیں، اس کے جواب میں خدا نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ منافقین کی غلط فہمی ہے، انھیں کی وجہ سے تو اور فساد پھیلتا جاتا ہے اور اس طرح اصلاح بین الفریقین ممکن نہیں اور وہ تم کو احمق بناتے ہیں حالانکہ وہ خود اچھے خاصے احمق ہیں، کیونکہ مصالح دنیوی کو دین پر ترجیح دینا اور عقل سلیم کو کام میں نہ لانا حماقت نہیں تو اور کیا ہے ۱۲

لہ اردو محاورے میں بنانے کے معنی احمق بنانے کے ہیں، اس وجہ سے استہزا کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے ۱۲

ٔلہ یہاں لین دین اور تجارت کا ذکر بطور استعارہ ہے، مقصود یہ ہے کہ منافقوں کو ہدایت اختیار کرنی تھی اور انھوں نے اختیار کی گمراہی اور آخر کار ان کو اپنی غلط فہمی کا وبال بھگتنا پڑا، اور یہی تجارت کا خسارہ ہے ۱۲

ٔلہ خداوند عالم نے منافقوں کی دو مثالیں بیان کیں۔ پہلی مثل کی توضیح یہ ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے نور اسلام عالم میں پھیلایا اور اطراف و جوانب کے لوگ اسلام کے پھریرے کے سائے میں آ گئے، اور منافقین باوجود خاص مکہ میں رہنے کے اندھے کے اندھے رہے اور کفر کی تاریکی میں پڑے رہے، اور دوسری مثل کی توضیح یہ ہے کہ بارش سے کنایہ ہے اسلام کیطرف کیونکہ جس طرح بارش رحمت خدا ہے،

(بقیہ:- حاشیہ صفحہ ۶ پر)

كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ
بجلی چمکی تو اس کی روشنی میں چل کھڑے ہوئے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو (ٹھٹک کے)
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ
کھڑے ہو گئے اور اگر خدا چاہتا تو یوں بھی ان سے دیکھنے اور سننے کی قوتیں چھین لیتا ، بے شک
اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا
خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اے لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو
رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا عجب له نہیں تم پرہیزگار
تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ
بن جاؤ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے
بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
پانی برسایا پھر اسی نے تمہارے کھانے کے لئے بعض پھل پیدا کئے پس کسی
رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾
کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو
وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا
اور اگر تم لوگ اس کلام سے جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل کیا ہے شک میں پڑے ہو پس اگر تم سچے
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ہو ٢ه تو تم (بھی) ایک ایسی ہی سورہ بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا
ہوں ان کو (بھی) بلالو پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے ہو اور ہرگز نہیں کر سکو گے
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ښ اُعِدَّتْ
تو اس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور کافروں
لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
کے لئے تیار کی گئی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا
انکو (اے پیغمبر) خوشخبری دیدو کہ ان کے لئے (بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جب انھیں ان باغات کا

اسی طرح اسلام بھی ایک خاص حد پر رک گیا ہے، اور چونکہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو کچھ کفار سے کچھ منافقین سے اذیتیں پہنچتی تھیں، تو ان زحمتوں کو تاریکی اگرج، بجلی سے تشبیہ دی، اب منافقین کی یہ حالت
ع ١٣ ٢ تھی کہ جب کسی لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی یا کوئی فائدہ پہنچا تو تھوڑی دیر کے لئے منافقین کے دل میں اسلام بھلا معلوم ہوا ، اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب بجلی چمکی تو چل کھڑے ہوئے، یعنی ان کے جی میں آیا کہ مسلمان ہو جانا چاہئے ، اور اگر کہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچایا لڑائی میں ہار گئے تو منافقین پھر بدگمان ہو گئے ، اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے اور پھر خدا سچے ایمان داروں کی تسکین کے واسطے فرماتا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو ان سے دیکھنے سننے کی قوتیں سلب کر لیتا، مقصود یہ ہے کہ ابتدائے اسلام کے واسطے ان کا نفاق میں رہنا بھی غنیمت ہے کہ کھلم کھلا دشمنی تو نہ کرینگے۔"

له اس مقام پر یہ شبہہ نہ ہونا چاہئے کہ خدا نے شک کے طور پر فرمایا ہے کہ اصل یہ ہے کہ اتقا کا درجہ عبادت سے بڑھا ہوا ہے اور شک ضروری نہیں کہ متکلم ہی کیطرف سے ہو بلکہ اکثر صرف مخاطب کو امیدوار رکھنے کی غرض سے بھی ہوتا ہے۔ جیسے کوئی حاکم کسی کو معمولی خدمت پر متعین کر کے کہے کہ اگر تم نے اس کو اچھی طرح انجام دیا تو عجب نہیں تمہاری ترقی ہو جائے تو وہ ترقی حسن خدمت پر مشروط ہے۔ بعینہ یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور درجۂ اتقا پر پہنچنے کے امیدوار رہو اور اگر اس پر تشفی نہ ہو تو لعلکم کا ترجمہ (تاکہ) کرو ۱۲

ٹه جس زمانے میں جناب رسالتمآبؐ مبعوث ہوئے اُس وقت عرب میں شعر و شاعری کا بڑا چرچا تھا اور اپنی فصاحت وبلاغت پر بڑا ناز تھا اور اپنی زبان کے مقابلہ میں ساری دنیا کی زبانوں کو گونگی کہا کرتے تھے، ان کے ہاں شعر موزوں کر دینا ایک معمولی بات تھی، ان کی لڑکیاں اور لونڈیاں برجستہ ایسے اچھے اشعار نظم کر دیتیں کہ اب بڑے بڑے ادیب غور و فکر کے بعد بھی نہیں کہہ سکتے ایسی حالت میں خداوند عالم نے حضرت رسولؐ کو جہاں اور معجزے عطا کئے ایک قوی اور مستحکم و پائدار اور تا قیام قیامت باقی رہنے

مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ
کوئی میوہ کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی (میوہ) ہے جو پہلے بھی ہمیں کھانے کو مل چکا ہے (کیونکہ)
اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ
انھیں ملتی جلتی لہ صورت و رنگ کے (میوے) ملا کریں گے اور بہشت میں ان کے لیے صاف ستھری بیبیاں
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
ہونگی اور یہ لوگ اس (باغ) میں ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک خدا مچھر یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر چیز کی) کوئی مثل بیان
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ
کرنے میں نہیں جھینپتا، پس جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو یہ یقین جانتے ہیں (یہ مثل) بالکل ٹھیک ہے
اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ
(اور) ان کے پروردگار کی طرف سے ہے (اب رہے) وہ لوگ جو کافر ہیں پس وہ بول اٹھتے ہیں
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِىْ
کہ خدا کا اس مثل سے کیا مطلب ہے الیسی مثل سے خدا بہتیروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور
بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ
ایسی ہی (مثل) سے بہتیروں کی ہدایت کرتا ہے مگر گمراہی میں چھوڑتا بھی ہے ٢ہ تو ایسے بدکاروں کو جو لوگ خدا کے
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ
عہد و پیمان کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن (تعلقات) کا خدا نے حکم دیا ہے
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ
ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں، یہی لوگ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ
گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ (ہائیں) کیوں کر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم
اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ
(ماؤں کے پیٹ میں) بے جان تھے تو اسی نے تم کو زندہ کیا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو دوبارہ قیامت
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ
میں زندہ کریگا پھر اسی کیطرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہی تو وہ خدا ہے جس نے تمھارے نفع کے لئے زمین کی کل چیزوں کو پیدا کیا
ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ
پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار (و مستحکم) بنا دئیے، اور وہ (خدا)

والاعجزہ یہ بھی عطا فرمایا کہ قرآن کو نازل کیا اور وہ بھی اس دعوے سے کہ اگر کسی کو اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو تو اس کے مثل ایک ہی سورہ بنا لائے یا بنوا لائے، یہ امر مشرکین عرب کے نزدیک بہت باوقعت ثابت ہوا کیوں کہ ایک ایسا شخص جس نے کبھی کسی سے کچھ پڑھا ہو نہ ایک سطر عبارت لکھی ہو نہ شعر نظم کیا ہو یکبارگی اتنا بڑا دعویٰ کرتا ہے حتی کہ بعض اشخاص نے جو اہل انصاف تھے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ آدمی کا کلام نہیں ہے۔ ۱۲

(وقف لازم)

لہ چوں کہ فطرت انسانی کا مقتضا یہ ہے کہ جب کوئی پھل جسے کبھی نہ دیکھا ہو کھانے کو دیا جائے تو خواہ مخواہ ایک رکاوٹ ہوتی ہے، اسی وجہ سے خداوند عالم بہشت میں ایسے میوے عطا کرے گا جو صورت اور رنگ میں پہلے سے ملتے جلتے ہوں تاکہ یہ جھجک جاتی رہے، مگر جب کھائیں گے تو اس کا مزہ دوسری قسم کا ہوگا، اور اس سے ان کو اور زیادہ لطف حاصل ہوگا۔ ۱۲

٢ہ يُضِلُّ کا ترجمہ عام مترجمین نے گمراہ کرتا ہے کیا ہے حالانکہ یہ باطل اور محال ہے، جب وہ خود گمراہ کنندہ ہوا تو عذاب کیوں کر کر سکتا ہے جہل یہ ہے کہ ان مترجمین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا اور چونکہ راسخون فی العلم کے کلام کیطرف نظر نہ کی اس وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہوئے۔ اس مقام پر اضلال سے مراد تخلیہ ہے یعنی انکی حالت پر چھوڑ دینا، اسی وجہ سے میں نے عام ترجموں سے عدول کر کے یہ ترجمہ اختیار کیا ہے۔ ۱۲

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ

ہر چیز سے (خوب) واقف ہے ۔ اور اے (رسول اس وقت کو یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا

فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ

میں (اپنا) ایک نائب[1] زمین میں بنانے والا ہوں تو (فرشتے تعجب سے) کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کریگا جو

فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ

زمین میں فساد[2] اور خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو ہمارا زیادہ حق ہے) کیونکہ ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے

لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ

ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں تب خدا نے فرمایا کہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور آدم کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔوْنِىْ بِاَسْمَاۗءِ

آدم کو سب چیزوں کے نام سکھا دیئے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم[3] اپنے دعوے میں کہ ہم ہی مستحق

هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ

خلافت ہیں) سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ تب فرشتوں نے عاجزی سے (عرض کی تو ہر عیب سے)

لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ

پاک ہے ہم تو جو کچھ تو نے بتایا ہے اس کے سوا کچھ نہیں جانتے تو بڑا جاننے والا مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے (اسوقت خدا نے

يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ

آدم کو حکم دیا) کہ اے آدم تم ان فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتا دو۔ پس جب آدم نے (فرشتوں کو) ان چیزوں کے نام

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَ

بتا دیئے تو خدا نے (فرشتوں کی طرف خطاب کر کے) فرمایا کیوں؟ میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کے چھپے

اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا

ہوئے راز کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے (وہ سب) جانتا ہوں اور (اسوقت کو یاد

لِلْمَلٰۗئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى

کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک گئے مگر شیطان نے انکار کیا، اور غرور

وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

میں آ گیا، اور کافر ہو گیا۔ اور ہم نے آدم[4] سے کہا اے آدم تم اپنی

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠

بی بی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بفراغت کھاؤ (پیو)

[1] خدا نے انسانی آفرینش کے سلسلہ کو بیان فرمانا شروع کیا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ آسمان و زمین وغیرہ کے پیدا کرنے کے بعد خدا نے حضرت عزرائیل ملک الموت کے ذریعے سے مختلف امزجہ کی مٹی کی ایک مٹھی منگوائی اور اسے پہلے پانی میں گوندھوایا پھر اس کو خمیر کے لئے ایک عرصے تک چھوڑ دیا کہ اس میں چپچپاہٹ پیدا ہوئی اس کے بعد اس کا پتلہ بنایا اور پھر اسے سوکھنے کو ایک عرصہ تک چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس میں مثل ٹھیکرے کے کھنکھناہٹ پیدا ہو گئی اس کے بعد اس میں روح داخل کی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا پھر چندے بہشت میں رکھا اس کے بعد دنیا میں لایا اور زمین سے اُگنے والی چیزوں کو اس کی غذا قرار دی جو معدے میں جا کر حل جل کر بہت سے انقلابات کے بعد نطفہ بنی اور پھر اس نطفہ کو جسم میں عورت کے جاگزیں کیا اور پھر اس علقہ (منجمد خون) بنایا اور اس کے بعد مضغہ (لوتھڑا) بنایا اس کے بعد آدمی بنا، اسی وجہ سے خدا نے اپنے کلام میں کہیں انسان کی اصل حقیقت کو تراب (سوکھی مٹی) کہیں طین (گیلی مٹی) کہیں صلصال (ٹھیکرا) کہیں نطفہ کہیں علقہ کہیں مضغہ ارشاد فرمایا ہے اور سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہے ۱۲۔ [2] چونکہ خدا نے حضرت آدم کے قبل جنات و نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا اور انھوں نے بہت خونریزیاں کی تھیں اور فسادات برپا کئے تھے اس وجہ سے خدا نے جب حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر کیا تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی ویسا ہی ہو اسی وجہ سے فرشتوں نے بارگاہ احدیت میں یوں عرض کی ۱۲۔ [3] چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن صفات تسبیح و تقدیس کا خیال تھا اور جنات و نسناس پر مقابلۃً انسان کے آئندہ اور دلی حالات کا اظہار کیا تھا اور اپنے کو مستحق عہدۂ نیابت الٰہی قرار دیا تھا اس وجہ سے خدا نے ان پر الزام دینے اور غلط فہمی دور کرنے کے واسطے یہ فرمایا کہ جب تم لی اور آئندہ حالات پر اطلاع رکھتے ہو تو مخلوقات عالم کے نام پر بدرجۂ اول تم کو معلوم ہونا چاہئے، لہٰذا اگر تم اپنے خیالات میں سچے ہو تو ان کے نام ہی بتا دو ۱۲۔ [4] جب خدا نے حضرت آدم کو بہشت میں رہنے کا حکم دیا تھا

تو یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ فلاں درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کرو گے، حضرت آدم بہشت میں رہنے لگے اور یہ امر شیطان پر بہت شاق تھا، غرض شیطان نے سانپ کو جو اس وقت تک جنت میں آتا جاتا تھا اپنا رازدار بنایا اور اس کے منہ میں ہو کر بہشت میں پہنچا اور کچھ ایسی باتیں بنائیں کہ حضرت آدم دھوکے میں آ گئے، اس مقام پر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ حضرت آدم نبی اور معصوم تھے پھر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹ پر)

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٥
مگر اس درخت کے پاس نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گے۔
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَ
تب شیطان نے آدم و حوا کو (دھوکا دے کر) وہاں سے (ڈگمگایا اور) آخر کو ان کو جس (عیش و راحت میں) تھے اس سے نکال پھینکا
قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ
ہم نے کہا (اے آدم و حوا) تم (زمین پر) اتر پڑو تم میں سے ایک ایک کا دشمن ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝٣٦ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ
ایک خاص وقت (قیامت) تک ٹھہراؤ اور ٹھکانا ہے پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت کے) چند
كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝٣٧ قُلْنَا
الفاظ[1] سیکھے پس خدا نے (ان الفاظ کی برکت سے) آدم کی توبہ قبول کرلی بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے
اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ
(اور جب آدم کو) یہ حکم دیا تھا کہ یہاں سے اتر پڑو (تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت
تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٨ وَ
آئے تو (اس کی پیروی کرنا) کیونکہ جو لوگ میری ہدایت پر چلیں گے ان پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے اور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
(یہ بھی یاد رکھو) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی جہنمی
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٩ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ
ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہیں گے اے بنی اسرائیل (یعقوب کی اولاد) میرے ان احسانات کو یاد کرو جو
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ
تم پر پہلے کر چکے ہیں اور تم میرے عہد و اقرار (ایمان) کو پورا کرو تو میں تمہارے عہد (ثواب) کو پورا
فَارْهَبُوْنِ ۝٤٠ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا
کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور جو (قرآن) میں نے نازل کیا وہ اس کتاب (توریت) کی (بھی)
تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ
تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور تم سب سے پہلے اس کے انکار پر موجود نہ ہو جاؤ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی
وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ۝٤١ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ
قیمت[2] (دنیوی فائدہ) نہ لو۔ اور مجھی سے ڈرتے رہو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور

ایسا گناہ ان سے کیوں کر ہو سکتا ہے، اس اعتراض کو بہت سے لوگوں نے جا بجا کسی خیال سے ہو مان بھی لیا اور اس کے قائل ہو گئے ہیں کہ انبیاء سے العیاذ باللہ گناہ ہو سکتا ہے اور بعض حضرات ہم عصر نے بعض ملاحدہ کی تقلید میں اس اعتراض سے بچنے کے واسطے یہ جواب اختیار کیا کہ وہ آدم جن سے وہ گناہ ہوا وہ آدم ابوالبشر نہ تھے بلکہ ان کی نسل سے کوئی آدمی تھا، جس کا قصہ قرآن میں ہے، اور بہشت بھی بہشت خلد نہ تھا بلکہ بہشت دنیا، اگرچہ یہ ایراد کوئی جدید نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے اور ہمارے ائمہ معصومین نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں مگر مجھے افسوس ہے تو اس کا کہ اگرچہ مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ وہ درخت کون سا درخت تھا وہ بہشت کون سا بہشت مگر اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا تھا کہ حضرت آدمؑ کون تھے، یہ بالکل انوکھی بات ہے جسے چودہویں صدی میں سنتا ہوں کیونکہ اگر قرآن مجید کی آیتوں کی تاویل کسی طرح کرلی جائے تو خیر مگر احادیث صحیحہ اس کثرت سے صاف اور صحیح اس بارے میں وارد ہیں کہ ان کو نہ ماننا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے بہرحال اس کے جوابات ملاحظہ ہوں، (۱) خدا نے اس درخت کے پاس جانے کی ممانعت کی تھی نہ کھانے کی پھر حضرت آدمؑ نے کھایا تو کیا برائی کی (۲) اگر مان لیا جائے کہ کھانے کی ممانعت تھی تو خدا نے ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے معین کر دیا تھا اور حضرت آدمؑ نے خاص اس درخت سے ہرگز نہیں کھایا بلکہ اسی قسم کے درخت سے کھایا اور چونکہ اس قسم کے درخت سے کھانا بھی حضرت آدمؑ کی شان کے خلاف تھا اس لیے یہ عتاب خدا کی طرف سے ہوا (۳) اگرچہ ممانعت تھی مگر حرام نہ تھا جس کے فعل پر گناہ کا الزام رکھا جائے بلکہ مکروہ تھا اور محض آداب میں داخل تھا، جس طرح ہم سے یہ کہا جائے کہ راہ میں دوڑ کر نہ چلو ورنہ اپنا آپ نقصان کرو گے اسی طرح حضرت آدمؑ سے بھی کہا گیا تھا اور ظلم کے یہی معنی ہیں یعنی اپنا نقصان کرنا اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت آدمؑ نے کھا کر یہ نقصان کیا کہ وہ عیش و راحت جو بہشت میں تھی جاتی رہی اور اگر وہ کھانا حرام

ع ۴ ۱۰ ۴

اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا فوری عتاب نہ کرتا بلکہ آخرت پر اٹھا رکھتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک گناہ کی دو سزائیں زندگی میں بھی آخرت میں بھی عدل خدا سے بعید ہے تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا ہرگز حرام نہ تھا بلکہ صرف مکروہ تھا اور فعل مکروہ کا احیاناً سرزد ہو جانا اگرچہ شان نبوت کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے عتاب ہوا اور حضرت آدم اس قدر توبہ میں مشغول رہے مگر عصمت کے ہرگز خلاف
(بقیہ حاشیہ صفحہ پر)

تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

حق بات کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم جانتے ہو اور پابندی سے نماز لہ ادا کرو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ

لوگ ہمارے سامنے عبادت کیلئے جھکتے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔ تم اور لوگوں سے تو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور

وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾

تم اپنی خبر نہیں لیتے، حالانکہ تم کتابِ خدا کو (برابر) رٹا کرتے ہو تو تم کیا (اتنا بھی) نہیں سمجھتے

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى

اور مصیبت کے وقت) ٢ه صبر اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز دوبھر تو ہے مگر ان خاکساروں

الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ

پر (نہیں) جو بخوبی جانتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے

اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ

اور ضرور اس کی طرف لوٹ جائیں گے اے بنی اسرائیل ٣ه میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے پہلے

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَ

تمھیں دیں اور یہ بھی تو سوچو، کہ ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں سے بڑھا دیا اور

اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ

اس دن سے ڈرو (جس دن) کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا اور نہ اس کی طرف سے

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس کا کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد پہونچائے

يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

جائیں گے۔ اور (اسوقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمھیں (تمھارے بزرگوں) کو فرعون ٤ه (کے پنجے) سے چھڑایا

سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ

جو تمھیں بڑے بڑے دکھ دے کر ستاتے تھے تمھارے لڑکوں پر چھری پھیرتے تھے اور تمھاری عورتوں کو (اپنی

وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ

خدمت کیلئے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اسمیں تمھارے پروردگار کیطرف سے تمھارے صبر کی سخت آزمائش تھی (اور وہ وقت بھی یاد کرو)

الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

جب ہم نے تمھارے لئے دریا کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر ہم نے تم کو چھٹکارا دیا اور فرعون کے آدمیوں کو تمھارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا

نہیں ہے اور نہ کوئی نبوت میں دھبہ آسکتا ہے (۳) خدا کے احکام پر جو جزا اور سزا ہوتی یا گناہ و ثواب دیا جاتا ہے وہ صرف دار تکلیف یعنی دنیا کے واسطے ہے اور حضرت آدمؑ اس وقت دنیا میں نہ تھے پھر آپ پر کوئی الزام کیوں کر آسکتا ہے، ان کا بہشت میں رہنا جیسے کسی کا ماں کے رحم میں رہنا اور دنیا میں آنا گویا پیدا ہونا اور عصمت کے معنی یہ ہیں کہ وقتِ پیدائش سے مرنے تک کوئی گناہ نہ کرے، رحم کی حالت کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ کوئی عاقل اس وقت کے کسی فعل کو گناہ کہہ سکتا ہے غرض یہ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ قصہ حضرت آدمؑ ابوالبشر اور نبی ہی کا ہے اور ان سے ہرگز کوئی گناہ نہیں ہوا۔ واللہ اعلم ۱۲ لہ وہ کلمات جن کی برکت سے خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول کی اسمائے پنجتن یعنی محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ ہیں، دیکھو تفسیر درمنثور سیوطی جلد ۱ صفحہ ۶۱ سطر ۱۱ (مطبوعہ مصر) ٢ه علمائے یہود مثل حیی بن اخطب و کعب بن اشرف کا قاعدہ یہ تھا کہ وہ ہر سال اپنی قوم سے جو گیہوں اور جو وغیرہ وصول کرتے تھے اور بادشاہوں سے ہدیہ لیتے تھے اور یہ خوف تھا کہ اگر یہ لوگ رسول اللہؐ کی پیروی کریں گے تو یہ سب آمدنی موقوف ہو جائے گی، اس غرض سے توریت میں تحریف کرتے تھے اور جو آیتیں حضرت رسول اللہؐ کی شان میں تھیں بدل دیتے ان کی تنبیہ کیواسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ ÷

لہ اس آیت میں خداوند عالم نے نماز جماعت کی ترغیب دلائی ہے کیوں کہ فرادی نماز کی نسبت نماز جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہمیں دیا گیا ہے۔ ۱۲ ٢ه صبر سے مراد روزہ اور عام صبر بھی ہو سکتا ہے، یہ ایک ایسی عمدہ فضیلت ہے کہ جو شخص اس کو اختیار کرتا ہے تمام دنیا کی مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس نماز بھی اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جب تم کو کوئی رنج ہو تو وضو کر کے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز کیوں نہیں پڑھتے، چنانچہ حضرت علیؑ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے۔ واستعینوا ۳ه اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا نام ہے سریانی میں اسرا کے معنی بندے کے

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور تم لوگوں نے ان کے
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۵۱ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ
جانے کے بعد ایک بچھڑے کو (پرستش کے لئے خدا) بنا لیا حالانکہ تم اپنے اوپر ظلم کر رہے
بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۲ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
تھے۔ پھر ہم نے اس کے بعد بھی درگزر کی تاکہ تم شکر کرو۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ کو
الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۵۳ وَاِذْ قَالَ
کتاب (توریت) عطا کی اور حق و باطل کا جدا کرنے والا (قانون) (عنایت کیا) تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ
بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم نے بچھڑے کو (خدا) بنا کے اپنے اوپر بڑا سخت ظلم کیا
الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
تو اب (اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ) تم اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور وہ یہ ہے کہ اپنے کو قتل کر ڈالو
لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
تمھارے پروردگار کے نزدیک تمھارے حق میں یہی بہتر ہے، پھر جب تم نے ایسا کیا تو خدا نے تمھاری توبہ قبول
الرَّحِيْمُ ۝۵۴ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى
کرلی بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے، اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم تم پر اس وقت تک
اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۵
ایمان لائیں گے جب تک ہم خدا کو ظاہر نظاہر نہ دیکھ لیں اس پر تمھیں بجلی نے لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہ گئے۔ پھر
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶ وَ
تمھیں تمھارے مرنے کے بعد ہم نے جلا اٹھایا تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور
ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ
ہم نے تم پر ابر[۷] کا سایہ کیا اور تم پر من و سلوی[۸] اتارا اور (یہ بھی تو کہہ دیا تھا کہ) جو
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ
ستھری نفیس روزیاں تمھیں دی ہیں انھیں شوق سے کھاؤ۔ اور ان لوگوں نے ہمارا تو کچھ بگاڑا نہیں
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۵۷ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ
مگر اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے رہے۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا کہ اس

کے باعث حضرت یوسف تھے، جب ان کا سلطنت پر قبضہ ہوا تو ان کو وہاں بسا لیا گیا تو جب کچھ دن گذر گئے اور ان کی شامت اعمال سے سلطنت ان کے ہاتھ سے نکل گئی تو ذلیل و خوار ہو گئے اور اب تک ایسے ذلیل ہیں کہ باوجود اس قدر وسیع زمین کے ایک چپہ بھر زمین کے مالک نہیں، فرعون نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ کا ایک شعلہ بھڑکا اور اس نے مصر کے تمام گھر جلا کر خاک سیاہ کر دیئے مگر بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔ جب نجومیوں سے اس کی تعبیر پوچھی تو معلوم ہوا کہ انھیں بنی اسرائیل کی نسل سے ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو سلطنت کو تباہ و برباد کرے گا تو وہ بنی اسرائیل کا دشمن ہو گیا اور طرح طرح کی ایذائیں دینے لگا حتی کہ اس نے کوشش کی کہ بنی اسرائیل کی کوئی عورت حاملہ ہونے پائے اور اگر اتفاقاً کوئی لڑکا پیدا ہو جاتا تو مار ڈالا جاتا اور عورتیں بھی جدا بے حرمت کی جاتیں، اسی شورش کے زمانے میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور خدا کی شان کہ فرعون ہی کے گھر میں پرورش پا کر جوان ہوئے ۱۲ ۵ حضرت موسیٰ کچھ رات سے اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکلے تھے کہ فرعون کو خبر ہوئی اور اس نے اپنی فوج سمیت پیچھا کیا صبح ہوتے ہی اس نے بنی اسرائیل کو ایسے موقع پر پا لیا کہ آگے دریا تھا پیچھے دشمن کشتی وغیرہ پاس نہ تھی کہ گذر جائیں اب اس نازک وقت میں خدا نے مدد کی اور حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی دریا پر ماری بحکم دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور بنی اسرائیل سوکھے اس پار پہنچے فرعون نے بھی پیچھا کیا اور جوں ہی دریا کے بیچوں بیچ پہنچا تھا کہ دریا کا پانی مل کر ایک ہو گیا اور فرعون اور اس کی تمام فوج ڈوب مری ۱۲ ۶ موسیٰ قبطی زبان میں "مو" اور "سی" سے مرکب ہے جو کے معنی پانی اور سی کے معنی درخت اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ بحکم خدا بند کر کے دریا میں ڈال دئے گئے تھے اور بہتے بہتے فرعون کے محل کے نیچے دریا کے کنارے آ لگا تھا وہاں پر ایک درخت بھی تھا اور فرعون کی لونڈیوں نے نکالا تو درخت اور پانی کی وجہ سے موسیٰ نام ہوا ۱۲ ۷ بنی اسرائیل کے دریا سے چھٹکارا پانے کا قصہ از حضرت موسیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ تم ایک مہینہ کوہ طور پر آ کر رہو تو تمھیں توریت عطا ہو گی، حضرت موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب بنا کر طور پر تشریف لے گئے، وہاں خدا کی مرضی ایک مہینے کے عوض چالیس

الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا

گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور اس میں جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ (پیو) اور دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ

اور زبان سے حطہ لہ (بخشش) کہتے ہوئے آؤ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیکی کرنے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ

والوں کی نیکی (ثواب) بڑھا دیں گے تو جو بات ان سے کہی گئی تھی شریروں نے اسے بدل کر دوسری

قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

بات کہنی شروع کر دی تب ہم نے ان لوگوں پر جنھوں نے شرارت کی تھی ان کی بدکاری کی وجہ سے

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى

آسمانی بلا نازل کی اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا

لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

تو ہم نے کہا (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (لاٹھی مارتے ہی) اس میں بارہ چشمے

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ

پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ بخوبی جان لیا (ہم نے عام اجازت دے دی کہ)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ

خدا کی دی ہوئی روزی سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ کرتے

مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ

پھرو۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب سلہ تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ ہم سے ایک ہی کھانے پر رہا نہ جائیگا تو

وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

آپ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ جو چیزیں زمین سے اُگتی ہیں جیسے ساگ پات ترکاری

مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ

اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز (من و سلویٰ) کی جگہ پیدا کرے موسیٰ نے

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ

کہا کیا تم ایسی چیز کو جو ہر طرح بہتر ہے ادنیٰ چیز سے بدلنا چاہتے ہو تو کسی شہر میں اتر پڑو پھر

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

تمہارے لئے جو تم نے مانگا ہے سب موجود ہے اور ان پر رسوائی اور محتاجی کی مار پڑی

حضرت موسیٰ پلٹ کر آئے تو اپنی قوم کی حالت دیکھ کر سخت ناراض ہوئے، آخر خدا کے حکم سے یہ سزا تجویز کی کہ وہ سب مل کر باہم ایک دوسرے کو قتل کریں، غرض بنی اسرائیل مجبور ہوئے اور غسل کر کے کفن پہنے اور صحرا میں گئے اور دو زانو بیٹھ کر اپنے سر جھکا دئے، اور بارہ ہزار آدمی جو ثابت قدم تھے ننگی تلواریں لئے ان کے سر پر آموجود ہوئے اور ایک سیاہ گھٹا ان کے سر پر چھا گئی تاکہ تاریکی کی وجہ سے اپنے اور بیگانے کی تمیز جاتی رہے، اور رحم نہ آئے غرض دوپہر سے شام تک برابر قتل عام ہوتا رہا اور ہزاروں کا وارا نیارا ہو گیا تب باقی لوگوں کی خطا معاف ہوئی ۱۲

سلہ جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تھے تو خدا نے وعدہ کیا تھا کہ قوم عمالقہ سے لڑو گے تو تم کو سلطنت عطا کریں گے اس پر حضرت موسیٰ نے ہر چند ابھارا مگر ان کی ہمت نہ پڑی، آخر اس کی سزا میں چالیس برس تک بھٹکتے پھرے جب بہت پریشان ہو چکے تو حضرت موسیٰ کی دعا سے ان پر ابر کا سایہ کیا گیا اور من و سلویٰ نازل ہونے لگا، جب اس میں بھی شرارت کرنے لگے تو وہ بھی موقوف ہو گیا، خلاصہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کی سرگشتگی ہی کے زمانے میں وفات پائی، ان کے بعد کئی پیغمبر ہوئے آخر حضرت یوشع بن نون کی فہمائش سے ان لوگوں نے ملک عمالقہ پر حملہ کیا اور کئی شہر بھی فتح کئے مگر ان کو حکم تھا کہ جب پہلے شہر کو فتح کرو تو حطہ یعنی بخشش کہتے ہوئے شہر کے دروازے میں داخل ہو مگر ان لوگوں نے شرارت اور تمسخر سے حنطہ (گیہوں) کہنا شروع کیا، غرض اس شرارت کی سزا میں ان میں طاعون آیا اور چوبیس ہزار آدمی مر گئے اور فتح کیا ہوا ملک ہاتھ سے نکل گیا۔

سلہ من ترنجبین کو کہتے ہیں اور سلویٰ بٹیر یا تیتر ہوتے تھے۔ سلہ ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس امت میں ہماری مثال سفینۂ نوح اور باب حطہ کی ہے بنی اسرائیل میں ۱۲ (دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۱ صفحہ ۷۲ سطر ۱ مطبوعہ مصر) (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ ہو)

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اور ان لوگوں نے قہر خدا کی طرف پلٹا کھایا یہ سب اس سبب سے ہوا کہ وہ لوگ خدا کی

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ

نشانیوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے تھے اور اس وجہ سے

الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

بھی کہ وہ نافرمانی اور سرکشی کیا کرتے تھے، بے شک مسلمانوں [1] اور

اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٔيْنَ مَنْ

یہودیوں اور نصرانیوں اور لامذہبوں میں سے جو کوئی خدا اور روزِ آخرت

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

پر ایمان لائے اور اچھے کام کرتا رہے تو انھیں کے لئے ان کا اجر و

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَ

ثواب ان کے خدا کے پاس ہے اور نہ (نہ قیامت میں) ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا نہ وہ رنجیدہ دل ہوں گے اور

اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ

(وہ وقت یاد کرو) جب [2] ہم نے (تعمیل توریت کا) تم سے اقرار لیا اور ہم نے تمہارے سر پر طور سے (پہاڑ کو)

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ

لاکر لٹکا دیا اور کہہ دیا کہ توریت جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اسکو یاد رکھو تاکہ

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

تم پرہیزگار رہو پھر اس کے بعد تم (اپنے عہد و پیمان سے) پھر گئے پس اگر تم پر خدا کا فضل اور اسکی

رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ

مہربانی نہ ہوتی تو تم نے سخت گھاٹا اٹھایا ہوتا اور اپنی قوم سے اُن لوگوں کی حالت تو تم خوب جانتے ہو

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

جو شنبہ کے دن اپنی حد سے گذر گئے (کہ باوجود ممانعت شکار کھیلنے نکلے) تو ہم نے ان سے کہا کہ تم راندے

خٰسِـِٔيْنَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

گئے بندر بن جاؤ [3] (اور وہ بندر ہوگئے) پس ہم نے اس واقعہ کو ان لوگوں کے واسطے جنکے سامنے

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ

ہوا تھا اور جو اسکے بعد آنیوالے تھے عذاب قرار دیا اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت، اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

ع ۷

[2] جب بنی اسرائیل نے جنگل میں من و سلویٰ چکھا اور پیاس کی شدت ہوئی تو حضرت موسیٰ کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور پانی کے طالب ہوئے وہاں پانی کہاں تھا آخر حکم خدا سے حضرت موسیٰ نے پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اور اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور بنی اسرائیل نے پانی پیا اور جب پانی کی ضرورت نہ رہی تو حضرت موسیٰ نے اس پتھر پر پھر اپنی لاٹھی ماری اور پانی بند ہوگیا اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور ایک ہی قوم تھی اس وقت بھی حضرت موسیٰ سے جھگڑنے لگے کہ ہم سب ایک چشمے سے تو پانی نہ پیئں گے آخر خدا نے ان پر فضل کیا اور ان کی ہٹ رکھ لی کہ ہر قبیلہ کے لئے ایک جداگانہ چشمہ تھا اور وہ لوگ اپنے اپنے چشمہ سے پانی پیتے۔ ۱۲

[3] یہ بھی اسی جنگل میں رہنے کے زمانے کا قصہ ہے اس وقت بھی ان کو کفار سے جہاد کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ ۱۲

[1] مسلمانوں سے مراد یہاں منافقین ہیں، جو بظاہر مسلمان تھے اور قوم حضرت موسیٰ کا نام یہودی اس لئے ہے کہ یہود کے معنی حرکت کرنے کے ہیں، اور یہود چونکہ توریت پڑھنے کے وقت ہلا کرتے تھے اس وجہ سے یہ نام ہوا یا اس وجہ سے کہ یہ لوگ یہودا ابن یعقوب کی اولاد میں تھے اور نصاریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ جو ان کے پیغمبر تھے شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے سو جبکہ ان کے حواریوں نے اپنے کو انصار اللہ کہا تھا، اور صابئین سے مراد وہ لوگ ہیں جو محض اپنی عقل کے پابند تھے اور اسی وجہ سے اس کا ترجمہ لامذہب کیا گیا یا وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کو چھوڑ کر ستارہ پرستی کرتے تھے۔ ۱۲

[2] جب یہودیوں کو توریت عطا ہوئی تو اس کی ضخامت دیکھ کر گھبرائے اور کہنے لگے ہم سے تو اس کا بوجھ بھی نہیں اٹھ سکتا اتنے احکام کی تعمیل کیوں کر ہو سکے گی، خدا نے ان کی تنبیہ کے واسطے کوہ طور ان کے سر پر آدھا لٹکا یا کہ مانتے ہو تو مانو ورنہ ابھی کچل دئے جاؤ گے تب ان لوگوں نے مانا۔ ۱۲

[3] جس طرح مسلمانوں کے لئے جمعہ اور عیسائیوں کے لئے یکشنبہ کا دن بزرگ اور عبادت کا ہے اسی طرح یہودیوں کے لئے شنبہ کا دن ہے، کچھ بنی اسرائیل دریا کے کنارے شہر ایلہ میں رہتے تھے اور ان کو شنبہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی، بنی اسرائیل جن کی گھٹی میں شرارت گھول کر پلائی گئی تھی اپنی فطرت سے کب چوکنے والے تھے دریا کے کنارے بڑے بڑے گڑھے کھودے اور دریا اور گڑھوں کے درمیان نالیاں بنائیں جمعہ کے دن جاکر نالیاں کھول آتے پانی کے ساتھ مچھلیاں بہہ آتیں

اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ
کہ خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا کہ تم ایک گائے ذبح کرو لہ وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو
قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ
موسیٰ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہل بنوں (تب) وہ لوگ کہنے لگے کہ (اچھا)
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ
تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں بتادے کہ وہ گائے کیسی ہو موسیٰ نے کہا بے شک خدا فرماتا ہے کہ وہ
لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا
گائے نہ تو بہت بوڑھی ہو اور نہ بچھیا بلکہ ان میں سے اوسط درجہ کی ہو غرض جو تم کو حکم دیا گیا ہے
تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ
اس کو بجا لاؤ ، وہ کہنے لگے (واہ) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں بتادے کہ اس کا رنگ آخر کیا ہو
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ
موسیٰ نے کہا بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو کہ دیکھنے والے اسے دیکھ کر خوش
النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ
ہو جائیں ۔ تب کہنے لگے کہ تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہم کو تو بتادے کہ وہ گائے اور کیسی ہو (وہ گائے تو) اور
الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾
گایوں میں) مل جل گئی اور اب خدا نے چاہا تو ہم ضرور (اس کا) پتہ لگالیں گے موسیٰ نے
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ
کہا کہ خدا ضرور فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہو کہ زمین جوتے نہ کھیتی سینچے بھلی
لَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ
چنگی ایک رنگ کہ اس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو وہ بولے اب (جاکے) ٹھیک ٹھیک
بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاِذْ قَتَلْتُمْ
بیان کیا غرض ان لوگوں نے وہ گائے حلال کی حالاں کہ ان سے امید نہ تھی کہ وہ ایسا کریں گے اور
نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٧٢﴾
جب ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی (ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا) اور جو تم چھپاتے تھے
فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ
خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا پس ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لے کر اس کی (لاش) پر مارو یوں خدا مردے کو

اور پھر جا کے گڑھے کے منہ کو بند کر دیتے، مچھلیاں محفوظ ہو جاتیں اور یکشنبہ کے دن جا کر نکال لاتے، اس مکاری کی ہر چند ممانعت کی گئی مگر یہ لوگ کب سنتے تھے آخر حضرت داؤد کی بد دعا سے چند آدمیوں کے سوا مرد عورتیں سب کے سب بندر بن گئے تین روز تک زندہ رہے اور پھر سب کے سب مر گئے، پھر خدا نے ایک ہوا بھیجی جس نے ان سب کو دریا میں پھینک دیا۔ ۱۲ لہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک عورت بہت خوبصورت اور حسین تھی اس کے پاس ایک شخص نے جس کا نام عامیل تھا اور بہت نیک و مالدار آدمی تھا شادی کا پیغام بھیجا اور عامیل کے چچازاد بھائی نے بھی پیغام دیا، اس عورت نے عامیل کے پیغام کو منظور کر لیا اور شادی ہو گئی، اس کے چچازاد بھائی نے اس رشک و حسد میں ایک شب کے وقت عامیل کو قتل کر ڈالا اور اس کی لاش دوسرے محلہ کی مسجد کے دروازے پر رکھ آیا اور پھر خود ہی صبح کو اس کے قصاص کا دعویدار ہوا بنی اسرائیل میں اس کا سخت ہنگامہ پیدا ہوا ہر قبیلہ دوسرے کو اس کے قتل کا مجرم بتاتا تھا، خدا کا یہ حکم ہوا کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی لاش پر مار دو، وہ خود زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ بتادے گا پہلے تو بنی اسرائیل نے گائے ہی کے بارے میں کٹ حجتیاں کیں خالاں کہ اگر حکم کے ساتھ ہی کوئی سی گائے لے کر ذبح کر دیتے تو اتنے بکھیڑے نہ پڑتے پھر اس کے بعد گائے کی خریداری میں وہ شرارتیں اور حماقتیں کیں کہ آخر نیک مرد دیندار کو جو آل محمدؐ پر درود بھیجا کرتا تھا اور اپنے باپ کا بڑا مطیع تھا ان دونوں باتوں کے صلہ میں خدا نے ان احمقوں کے ہاتھ سے ایک گائے کی قیمت اتنی دلائی کہ اس شہر کے بنی اسرائیل سب کے سب محتاج و مفلس ہو گئے کیوں کہ انھیں اس گائے کی قیمت یہ دینی پڑی کہ اس گائے کی کھال میں جتنا سونا آسکے۔ غرض بعد خرابی بسیار ان لوگوں نے گائے ذبح کی اور ایک ٹکڑا گوشت کا مارنا تھا کہ وہ میت اٹھ بیٹھی اور اس نے اپنے چچازاد بھائی کو اپنا قاتل بتایا اور پھر اس کو دوبارہ عمر بھی عطا ہوئی۔ ۱۲

ع ۱۰ ۸

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ
زندہ کرتا ہے لہ اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے
بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ
پس وہ مثل پتھر کے (سخت) تھے یا اس سے بھی زیادہ کرخت، کیوں کہ پتھر دل
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ
میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دراڑ پڑ
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ
جاتی ہے اور ان میں سے پانی نکل پڑتا ہے اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
گر پڑتے ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے۔ (مسلمانو) کیا تم یہ لالچ رکھتے ہو کہ وہ تمہارا
لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ
(سا) ایمان لائیں گے حالانکہ ان میں کا ایک گروہ سابق میں) ایسا تھا کہ خدا کا کلام سنتا
يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَاِذَا
تھا اور اچھی طرح سمجھنے کے بعد الٹ پھیر کر دیتا تھا، حالانکہ وہ خوب جانتے تھے، اور جب ان
لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى
لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں جو ایمان لائے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے اور جب ان سے بعض
بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ
بعض کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا نے تم پر (توریت) میں ظاہر کر دیا ہے کیا تم
بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ
(مسلمانوں) کو بتا دو گے تاکہ اس کے سبب سے (کل) تمہارے خدا کے پاس تم پر حجت لائیں کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے لیکن کیا وہ
اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ
لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ وہ لوگ جو کچھ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں خدا سب کچھ جانتا ہے اور کچھ ان میں سے ایسے اَن پڑھ ہیں
لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾
کہ وہ کتاب خدا کو اپنے مطلب کی باتوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی باتیں کیا کرتے ہیں
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
پس وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لہ لکھتے ہیں اور پھر (لوگوں سے) کہتے پھرتے ہیں کہ

لہ یعنی جس طرح یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا مردے کو چھوا دینے سے وہ کیوں کر زندہ ہو گیا کیوں کہ بظاہر کوئی تعلق ایک کو دوسرے سے نہیں اسی طرح سیکڑوں ہزاروں برس کے مُردے کا جی اُٹھنا بھی سمجھ میں آنے کی بات نہیں، مگر خدا تو اپنی قدرت سے یوں ہی زندہ کر دے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

لہ یہ قصہ بھی علماء یہود کا ہے کہ وہ لوگ اپنے نفع دنیوی کے خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ حضرت رسولؐ کے طرفدار ہو جائیں اور ہمارا نذرانہ غائب ہو جائے توریت میں تحریفیں کرتے تھے کیوں کہ توریت میں حضرت رسولؐ کے صفات میں لکھا تھا خوبصورت، گھونگر والے بال، گندم گوں، سیاہ چشم، میانہ قد اور ان لوگوں نے اس کو مٹا کر اس کی جگہ یہ لکھ دیا دراز قد کبود چشم سفید رنگ، سیدھے بال، کانا، جو صفتیں دجال کی ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

الربع

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ
یہ خدا کے یہاں سے (آئی) ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی سی قیمت
مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوْا
(دنیوی فائدہ) حاصل کریں پس افسوس ہے ان پر کہ ان کے ہاتھوں نے لکھا اور پھر افسوس ہے ان پر کہ وہ ایسی
لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ
کمائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند دنوں کے سوا ہمیں آگ
عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ
چھوئے گی بھی تو نہیں (اے رسول) ان لوگوں سے کہو کہ کیا تم نے خدا سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ پھر وہ کسی طرح
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ
اپنے اقرار کے خلاف ہرگز نہ کرے گا یا بے سمجھے بوجھے خدا پر طوفان جوڑتے ہو، ہاں (سچ تو یہ ہے کہ) جس نے
بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾
برائی حاصل کی اور اس کے گناہوں نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا کہ وہی لوگ تو دوزخی ہیں اور وہی تو
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ
اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایماندار ہیں اور انھوں نے اچھے کام کئے وہی لوگ جنتی ہیں کہ ہمیشہ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ع ٩ ١١ ٩
جنت میں رہیں گے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے (جو تمہارے بزرگ تھے)
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى
عہد و پیمان لیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ[1] اور قرابت داروں اور یتیموں
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا
اور محتاجوں[2] کے ساتھ اچھے سلوک کرنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح (نرمی) سے
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ
باتیں کرنا اور برابر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا سب کے
وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ
سب) پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی اقرار سے منہ پھیر لینے والے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (تمہارے
دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ
بزرگوں) سے عہد لیا تھا کہ آپس میں خونریزیاں نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو شہر بدر کرنا تو تم (تمہارے بزرگوں) نے

[1] ایک روایت میں ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تم انھیں اس کی بھی تکلیف نہ دو کہ وہ تم سے کچھ مانگیں، اور ان کی آواز پر آواز نہ بلند کرو، اور ان کے آگے ہو کر مت چلو، اور ان کی طرف تند نگاہ سے نہ دیکھو اور اگر وہ تمھیں ماریں تو اس کے جواب میں کہو خداوند انھیں بخش دے اور اگر وہ تنگ کریں تو اُف تک نہ کہو ۱۲۔

[2] ایک روایت میں ہے کہ مسکین تین چیزیں ہیں، ایک وہ مسجد جو محلہ میں ہو اور اس میں کوئی نماز نہ پڑھے، دوسرے قرآن جو گھر میں رکھا ہو اور تلاوت نہ کریں، تیسرے عالم جو کسی قوم میں ہو اور اس سے لوگ مسائل دینیہ نہ حاصل کریں ۱۲

اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ

اقرار کیا تھا اور تم بھی اس کی گواہی دیتے ہو (کہ ہاں ایسا ہوا تھا) پھر وہی لوگ تو تم ہو کہ

اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ

آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک جتھے کے ناحق اور زبردستی حمایتی بن کر

عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

دوسرے کو شہر بدر کرتے ہو اور (لطف تو یہ ہے کہ) اگر وہی لوگ قیدی بن کر تمھارے پاس (مدد مانگنے)

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ

آئیں تو ان کو تاوان دے کر چھڑا لیتے ہو حالاں کہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا تو پھر کیا تم

الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ

(کتاب خدا کی) بعض باتوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو لوگ ایسا

مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ

کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ زندگی بھر کی رسوائی ہو اور (آخرکار) قیامت کے دن بڑے

اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾ اُولٰٓئِكَ

سخت عذاب کی طرف لوٹا دیے جائیں اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے۔ یہی وہ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ

لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید کی پس نہ ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی

ع ۱۰ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

جائے گی اور نہ وہ لوگ کسی طرح کی مدد دیے جائیں گے اور یہ تحقیقی بات ہے کہ ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

کتاب (تورات) دی اور ان کے بعد بہت سے پیغمبروں کو ان کے قدم بقدم لے چلے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

کو (بھی بہت سے) واضح و روشن معجزے دیے اور پاک روح (جبرئیل) کے ذریعے سے ان کی مدد کی کیا تم اس قدر بد دماغ

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

ہو گئے کہ جب کوئی پیغمبر تمھارے پاس تمھاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم اکڑ بیٹھے

كَذَّبْتُمْ ؗ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

اور پھر تم نے بعض پیغمبروں کو تو جھٹلایا اور بعض کو جان سے مار ڈالا اور کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے[۱]

[۱] مطلب یہ ہے کہ ہمارے دل گویا کئی تہوں کے اندر ہیں کہ ہم پر تعلیم کا اثر نہیں ہو سکتا، خدا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ ان پر خدا کی پھٹکار ہے۔ ۱۲

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا
(ایسا نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی ہی، پس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور
جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ
جب ان کے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وہ اس (کتاب توریت) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ
بھی کرتی ہے اور اس سے پہلے (اس کی امید پر) کافروں پر فتحیاب ہونے کی دعائیں لہ مانگتے تھے۔
فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
پس جب ان کے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آ گئی تو لگے انکار کرنے پس کافروں پر خدا
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا
کی لعنت ہے، کیا ہی برا ہے وہ کام جس کے مقابلے میں (اپنی بات پر) وہ لوگ اپنی جانیں بیچے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى
بیٹھے ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہے اپنی عنایت سے کتاب نازل کیا کرے اس رشک سے
مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ
جو کچھ خدا نے نازل کیا سب کا انکار کر بیٹھے پس ان پر غضب پر یہ غضب لوٹ پڑا
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا
اور کافروں کے لئے بڑی رسوائی کا عذاب ہے۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ جو (قرآن) خدا نے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ
نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہنے لگے کہ ہم تو اسی کتاب (توریت) پر ایمان لائے ہوئے ہیں جو ہم پر نازل
بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ
کی گئی تھی اور اس کتاب (قرآن) کو جو اس کے بعد آئی ہے نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے اور اس کتاب
تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾
(توریت) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے (اگر اس کتاب قرآن کا جو اسکے بعد آئی ہے انکار کرتے ہیں (اے رسول) ان سے پوچھ
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
کہ تم (تمہارے بزرگ) اگر ایماندار تھے تو پھر کیوں خدا کے پیغمبروں کو سابق میں قتل کرتے تھے اور تمہارے پاس موسیٰ تو واضح و روشن معجزے
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
لیکر آ ہی چکے تھے پھر بھی تم نے انکے بعد بچھڑے کو خدا ہی بنا لیا اور اس سے تم اپنے ہی اوپر ظلم کرنے والے تھے اور وہ (وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا

لہ یہودی توریت میں پیغمبر آخرالزماں کی پیشین گوئیاں دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ خدا کرے جلد ظاہر ہوں کہ ہم کو کفار پر غلبہ ہو، مگر جب مبعوث ہوئے تو اپنی پرانی جہالت پر اڑ گئے آخر اس کا نتیجہ ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوا ۱۲

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ
اور (کوہ) طور کو تمھاری عدول حکمی سے) تمھارے سر پر لٹکایا اور (ہم نے کہا کہ یہ کتاب توریت) جو ہم نے دی
اسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ
ہے مضبوطی سے لئے رہو اور (جو کچھ اس میں ہے) سنو تو کہنے لگے سنا تو (سہی لیکن) ہم اس کو مانتے نہیں اور انکی
الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ
بے ایمانی کیوجہ سے (گویا) بچھڑے کی الفت گھول کر ان کے دلوں میں پلا دی گئی (اے رسول) ان لوگوں سے کہدو
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
کہ اگر تم ایماندار تھے تو تم کو تمھارا ایمان کیا ہی برا حکم کرتا تھا (اے رسول) ان لوگوں سے کہدو کہ اگر خدا کے نزدیک آخرت کا گھر
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
(بہشت) خاص تمھارے واسطے ہے اور لوگوں کے واسطے نہیں ہے، پس اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
کرو (تاکہ جلدی بہشت میں جاؤ۔) لیکن وہ اُن (اعمال بد) کیوجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں نے پہلے
اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ
آگے بھیجا ہے ہرگز موت کی آرزو نہ کرینگے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے، اور اے رسول (تم ان ہی کو زندگی
النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
کا سب سے زیادہ حریص پاؤگے اور مشرکوں میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ کاش اس کو
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ
ہزار برس کی عمر دی جاتی حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر دی بھی جائے تو وہ (خدا کے) عذاب سے
اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ
چھٹکارا دینے والی نہیں، اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں خدا اسے خوب دیکھ رہا ہے (اے رسول ان لوگوں سے) کہدو کہ
عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ
جو جبرئیل [1] کا دشمن ہے (اُس کا خدا دشمن ہے) کیونکہ اس فرشتے نے خدا کے حکم سے (اس قرآن کو) تمھارے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾
دل پر ڈالا ہے اور وہ ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو پہلے نازل ہو چکی ہیں اور اب) اسکے سامنے موجود ہیں اور ایماندار دل
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ
کے واسطے خوشخبری ہے جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور (خاص کر) جبرئیل و

[1] چوں کہ حضرت جبرئیل نے یہودیوں کی نافرمانی پر حکم خدا سے ایک مرتبہ کوہ طور کو ان کے سر پر لٹکا یا تھا اور یہ کہا تھا کہ اگر کہنا نہ مانو گے تو اسی پہاڑ سے دبا دئیے جاؤگے سب دب کے مر جاؤگے اور بخت نصر کو اس کے بچپن میں مارنے نہ دیا یہاں تک کہ جب وہ جوان اور بادشاہ ہوا تو اس نے اُن کی شرارتوں کی خوب کسر لی اور بہت ظلم بھی کیا، اسی وجہ سے یہودی جبرئیل کو اپنا قدیمی دشمن سمجھتے تھے اور حضرت رسول سے کہتے تھے کہ جو وحی جبرئیل لاتے ہیں وہ تو ہم لوگ نہ مانیں گے، اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

مع ٢ عند المتاخرين ١٢

ع ١٠ ١١

مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ

میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک خدا بھی (ایسے) کافروں کا دشمن ہے اور (اے رسول) ہم نے تم پر

اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

ایسی نشانیاں نازل کی ہیں جو واضح اور روشن ہیں اور ایسے نافرمانوں کے سوا ان کا کوئی انکار نہیں کر سکتا

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ

اور ان کی یہ حالت ہے کہ) جب کبھی کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے توڑ ڈالا، بلکہ ان میں سے

اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ

اکثر تو ایمان نہیں رکھتے اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے رسول (محمدؐ) آیا اور وہ اس کتاب

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ

(توریت) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے تو ان اہل کتاب کے ایک گروہ نے کتاب خدا کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا

اپنے پس پشت پھینک دیا، گویا وہ لوگ کچھ جانتے ہی نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ

اور اس منتر کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے زمانہ سلطنت میں شیاطین

سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

جپا کرتے تھے حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں اختیار کیا کہ وہ لوگوں

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ چیزیں جو ہاروت ماروت دونوں

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

فرشتوں پر بابل ۲ میں نازل کی گئی تھیں حالانکہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہ تھے

حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ

جب تک یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم دونوں تو فقط (ذریعہ) آزمائش ہیں پس تو (اس پر عمل کرکے) بے ایمان

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ

نہ ہو جانا اس پر بھی وہ ان سے (ٹوٹکے) سیکھتے تھے جس کی وجہ سے میاں بی بی میں تفرقہ ڈال دیں

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ

حالانکہ بغیر اذن خداوندی وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو ضرر نہیں پہونچا سکتے تھے اور یہ لوگ ایسی باتیں سیکھتے تھے

۱ حضرت سلیمان کی وفات کے بعد ابلیس نے کچھ جادو درست کیا، اور اسے ایک کاغذ پر لکھا اور لپیٹ کے اس کی پشت پر لکھ دیا کہ یہ آصف بن برخیا نے (جو حضرت سلیمان کے وزیر تھے) حضرت سلیمان کی بادشاہی کے واسطے درست کیا ہے اور یہ علم کے خزانے کا بے بہا ذر ہے اور اس کے ذریعہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے اور یہ لکھ پڑھ کے کاغذ حضرت سلیمان کے تخت کے نیچے دفن کر دیا، چند دنوں کے بعد لوگوں کے سامنے اس کو اکھاڑا اور یہ جڑ دیا کہ حضرت سلیمان اسی کی بدولت جن وانس پر حاوی تھے تم بھی اگر عمل کروگے تو ویسے ہی ہو جاؤگے، اس پھکڑ میں سمجھدار لوگ تو نہ آئے مگر سفلے اس کے پابند ہو گئے اور سفلی کرنے لگے، اسی کو خدا نے فرمایا کہ جادو کی نسبت حضرت سلیمان کی طرف غلط ہے یہ سب کارستانی حضرت شیطان کی ہے ۱۲

۲ حضرت نوحؑ کے بعد کسی پیغمبر کے زمانے میں ان کی قوم نے جادوگری میں خوب مشق بہم پہنچائی اور اسکی بدولت خدا جانے کیا کیا شرارتیں شروع کر دیں، دینی امور کو بالائے طاق رکھ کر جادو کے بندے ہو گئے، خداوند عالم نے اس وقت دو فرشتے ہاروت وماروت آدمی کی صورت میں شہر بابل میں بھیجے تاکہ لوگوں کو ان لغو ڈھکوسلوں سے روکیں جب وہ دونوں زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور اس زمانے کے پیغمبر کو ایک عمل بتلایا تاکہ لوگوں کو سکھا دیں کہ اس کی وجہ سے جادو کو دفع کر سکیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ اس کی بدولت لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا چاہیں کہ حضرت رسولخدا کے زمانے کے یہودی بھی اپنی کتاب توریت کو پس پشت ڈال کر ٹوٹکے ٹونے کے پیچھے پڑ گئے تھے اور اسی کو عین دین سمجھتے تھے اسی وجہ سے خدا نے اس کی قلعی کھول دی اور بتا دیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں ان پر اعتبار نہ کرنا ۱۲۔ ۳ حضرت سلیمان کے دین میں جادو کرنے سے جادوگر کی بی بی اس پر حرام ہو جاتی تھی

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ
جو خود انھیں کو نقصان پہونچاتی تھیں اور کچھ (نفع) پہونچاتی تھیں باوجودیکہ وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو
مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ
شخص ان (برائیوں) کا خریدار ہوا وہ آخرت میں بے نصیب ہے اور بے شبہہ (معاوضہ) بہت ہی برا ہے
اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا (کاش) اسے کچھ سوچے سمجھے ہوتے اور اگر وہ ایمان لاتے اور (جادو وغیرہ سے)
لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع
بچکر پرہیزگار بنتے تو خدا کی درگاہ سے جو ثواب ملتا وہ اس سے کہیں بہتر ہوتا، کاش یہ لوگ (اتنا تو) سمجھتے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
اے ایمان دارو تم (رسول کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو) راعنا[۱] (ہماری رعایت کر) نہ کہا کرو بلکہ انظرنا (ہم پر نظر توجہ رکھ)
وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ
کہا کرو اور (جی لگا کر) سنتے رہو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (اے رسول) اہل کتاب میں سے جن
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ
لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ اور مشرکین یہ نہیں چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے پروردگار
عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ
کی طرف سے بھلائی (وحی) نازل کی جاوے اور (ان کا تو اس میں کچھ اجارہ نہیں) خدا جس کو
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ
چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل (کرنے) والا ہے (اے رسول) ہم جب کوئی آیت
اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ
منسوخ کرتے ہیں[۲] یا (تمہارے ذہن سے) مٹا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی کر دیتے ہیں، کیا تم
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
نہیں جانتے کہ بے شبہہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
زمین کی سلطنت بے شبہہ خاص خدا ہی کے لیے ہے اور خدا کے سوا
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔـلُوْا
تمہارا نہ کوئی سرپرست ہے نہ مددگار (مسلمانو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسول

۱۲ ع ۷ ۱۲

[۱] عبرانی زبان میں راع کے معنی بد کے ہیں اور عرب میں چرواہے اور رعایت کرنے کے ہیں، اور جب حضرت رسولؐ کوئی بات بیان فرماتے تھے اور کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی تو لوگ رک کر مکرر پوچھتے تھے، اور حضرتؐ اس کو بیان کر دیتے تھے۔ یہود جب ایسی صحبتوں میں شریک ہوتے اور ان کو روکنا مقصود ہوتا تو راعنا کہہ کر خطاب کرتے مسلمان بھی ان کی دیکھا دیکھی بے سمجھے بوجھے یہی کہنے لگے۔ تو خدا نے ان کو منع کیا کہ تم راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو کیوں کہ اس میں دو پہلو مذمت کے ہیں یعنی اے ہمارے چرواہے اور اے ہمارے بد، اور ایک پہلو اچھا ہے یعنی ہماری رعایت کر بلکہ انظرنا کہہ کر خطاب کیا کرو کہ اس میں کوئی پہلو مذمت کا نہیں ہے ۱۲۔

[۲] قرآن مجید جب تک نازل ہوتا رہا کبھی کبھی آیت حسب مصلحت و موقع و وقت منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ ہوتی رہی اس پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوتا، اور اب اس زمانے میں بھی ہے۔ اس کا جواب خداوند عالم نے خود فرمادیا کہ ہم بندوں کے مصالح سے خوب واقف ہیں، اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ ہر ایک حالت کے موافق ایک مناسب حکم دیا جاتا ہے اور ہم کو ان کی حالتوں میں تصرف کا اختیار کامل ہے، جس طرح مناسب سمجھا جاتا ہے ان کو تعلیم دی جاتی ہے یہ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ ۱۲

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ
رسول سے ویسے ہی (بیڈھنگے) سوالات کرو جس طرح سابق زمانے میں موسیٰ سے (بے تکے) سوالات کیے گئے تھے
الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ
اور جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ تو یقینی سیدھے راستے سے بھٹک گیا (مسلمانو) اہل کتاب میں
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ
سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ خواہش [۱] رکھتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے بعد
حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
پھر کافر بنا دیں (اور لطف تو یہ ہے) اُن پر حق ظاہر ہو چکا ہے اس کے بعد بھی (یہ تمنا باقی ہے)
الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
پس تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا کوئی اور حکم بھیجے۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
جاؤ اور جو کچھ بھلائی اپنے لئے (خدا کے یہاں) پہلے سے بھیج دو گے
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾
اس (کے ثواب) کو موجود پاؤ گے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اُسے خدا ضرور دیکھ رہا ہے
وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ
اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور (نصاریٰ کہتے ہیں کہ) نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت
نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
میں جانے ہی نہ پائے گا یہ ان کے خیالی پلاؤ [۲] ہیں (اے رسول) تم ان سے کہو کہ بھلا اگر تم سچے ہو کہ تم ہی بہشت
صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
میں جاؤ گے تو اپنی دلیل پیش کرو، ہاں البتہ جس شخص نے خدا کے آگے اپنا سر جھکا دیا اور اچھے کام بھی کرتا ہے تو اس کیلئے
فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
اس کے پروردگار کے یہاں اس کا بدلہ (موجود) ہے اور آخرت میں) ایسے لوگوں پر نہ کسی طرح کا خوف ہوگا نہ ایسے لوگ
يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ ١٣ ع ٩ ١٣
غمگین ہوں گے، اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ ٹھیک نہیں

[۱] جنگ اُحد کے بعد یہودیوں نے حضرت عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر تمھارے پیغمبر برحق ہوتے تو یہ شکست نہ ہوتی، اب بھی کہا مانو اور ہمارے دین میں چلے آؤ، حضرت عمار نے جواب دیا کہ فتح و شکست کہیں حق و باطل کا معیار ہو سکتی ہے، ہم دینِ اسلام کو تو نہ چھوڑیں گے، جب یہ خبر حضرت رسولؐ کو ملی تو حضرت نے عمار کے حق میں دعا کی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[۲] اَمَانِيُّهُمْ کا ترجمہ لفظی تو آرزوئیں ہے، مگر یہ ترجمہ اُردو محاورے کے موافق کیا گیا ہے۔ ۱۲

وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَىْءٍ ۙ وَّهُمْ

اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا مذہب کچھ ٹھیک نہیں حالانکہ یہ دونوں فریق کتاب (خدا)

يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

پڑھتے رہتے ہیں، اسی طرح ان ہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) بھی کیا کرتے ہیں جو (خدا کے احکام) کچھ نہیں

مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

جانتے تو جس بات میں یہ لوگ پڑے جھگڑتے ہیں (دنیا میں تو طے نہ ہوگا) قیامت کے دن خدا

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ

اُن کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دے گا، اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی مسجدوں میں

اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

اس کا نام لئے جانے سے (لوگوں کو) روکے له اور اُن کی بربادی کے درپے ہو، ایسوں ہی

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ

کو اس میں جانا مناسب نہیں، مگر سہمے ہوئے ایسے ہی لوگوں کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور آخرت

فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾

میں بڑا بھاری عذاب ہے (تمھارے مسجدوں میں روکنے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ

ساری زمین) خدا ہی کی ہے (کیا) پورب (کیا) پچھم پس جہاں کہیں (قبلہ کی طرف) رخ کرو ٢ه وہیں

اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

کا سامنا ہے بیشک خدا بڑی گنجائش والا اور خوب واقف ہے، اور یہود کہنے لگے کہ خدا اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ (اس سے) پاک ہے

بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾

پاک ہے، بلکہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اُسی کا ہے اور سب اُسی کے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا

فرماں بردار ہیں (وہی) آسمان و زمین کا موجد ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو

يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اُس کی نسبت صرف کہہ دیتا ہے کہ ہو جا پس وہ (خود بخود) ہو جاتا ہے، اور جو (مشرکین) کچھ نہیں جانتے

لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ

کہتے ہیں کہ خدا ہم سے (خود) کلام کیوں نہیں کرتا، یا ہمارے پاس (خود) کوئی نشانی کیوں نہیں آتی

له کفارِ مکّہ ابتدائے اسلام میں حضرت رسولؐ اور مومنین کو جس جس طرح تکلیفیں پہنچاتے تھے وہ قابل بیان نہیں بس حد ہوگئی کہ حضرتؐ نے مجبوراً اپنا اصلی وطن چھوڑا اور مدینے میں جا کر رہنا اختیار کیا ہجرت کے ساتویں برس عمرہ کرنے کو جو مکّہ میں جانا چاہا تو کفارِ مکّہ نے جانے نہ دیا اسی کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اور آخر یہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہی کہ فتح مکّہ ہوئی اور خدا کا گھر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور کفار مارے ڈر کے مارے مارے پھرنے لگے۔

٢ه مومنوں کو کفارِ مکّہ کے خانۂ کعبہ میں نماز نہ پڑھنے دینے سے جو دل شکنی ہوئی تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی۔ ١٢

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

اسیطرح انھیں کی سی باتیں وہ لوگ کرچکے ہیں جو ان سے پہلے تھے ان سبکے دل آپس میں

بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ملتے جلتے ہیں جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کو تو اپنی نشانیاں صاف طور پر دکھا چکے (اے رسول) ہم نے تم کو دین حق کے ساتھ

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

(بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور دوزخیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جائے گا

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

اور (اے رسول) نہ تو یہودی کبھی تم سے رضامند ہوں گے نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی

مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ

کرو (اے رسول) ان سے کہدو کہ بس خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے (باقی سب ڈھکوسلا ہے) اور اگر تم اسکے

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا

بعد بھی کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا ہے ان کی خواہشوں پر چلے تو (یاد رہے کہ) پھر تم کو خدا (کے غضب)

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

سے بچانے والا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار ، جن لوگوں کو ہم نے کتاب (قرآن)

الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ

دی ہے وہ لوگ اسے اس طرح پڑھتے رہتے ہیں جو اس کے پڑھنے کا حق ہے ، یہی لوگ اس پر ایمان لاتے

مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ہیں ، اور جو اس سے انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ۔ اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ

میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم کو دی ہیں اور یہ کہ میں نے تم کو

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ

سارے جہان پر فضیلت دی ، اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کیطرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا

نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا

اور نہ اُس کیطرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ کوئی سفارش ہی فائدہ پہنچائے گی ،

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

اور نہ لوگ مدد دئے جائیں گے (اے رسولؐ بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم کو

وقف منزل

ع ۱۴ ۱۴ ۱۴

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

اُن کے پروردگار نے چند باتوں لہ میں آزمایا اور انھوں نے پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا میں تمکو

اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی

(لوگوں کا) پیشوا ۲ہ بنانیوالا ہوں (حضرت ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے فرمایا ان مگر میرا عہد

الظّٰلِمِیْنَ (۱۲۴) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ

ظالموں سے کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا (اور) اے رسول وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کے ثواب اور پناہ کی جگہ

اَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ

قرار دی اور (حکم دیا کہ) ابراہیم کی (اس) جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ اور ابراہیم و اسماعیل سے عہد

اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ

پیمان لیا کہ میرے (اس) گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع و سجدہ کرنے

وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۱۲۵) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

والوں کے لئے صاف ستھرا رکھو ، اور (اے رسول، وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ

نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار اِس (شہر) کو پناہ و اَمن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں

الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ

میں سے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اس کو طرح طرح کے پھل کھانے کو دے ، خدا نے فرمایا اچھا

وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ

مگر) جو کفر اختیار کرے گا اس کو دنیا میں چند روز (ان چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دوں گا پھر (آخرت میں) اسکو مجبور

وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ (۱۲۶) وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ

کر کے دوزخ کی طرف کھینچ لیجاؤں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور (وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم و اسمٰعیل خانۂ کعبہ کی بنیادیں

الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

بلند کر رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا)

الْعَلِیْمُ (۱۲۷) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ

سننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے ، (اور) اے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ پیدا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ

کر) جو تیرا فرمانبردار ہو، اور ہم کو ہمارے حج کی جگہیں دکھا دے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو

لہ اس میں یہ اختلاف ہے کہ وہ کون سی باتیں تھیں، ایک روایت میں ہے کہ وہ یہ ہیں کہ اگر سارے سر میں بال ہوں تو مانگ نکالنا کلی کرنا ، ناک میں پانی دینا تین تین دفعہ مسواک کرنا ، مونچھوں کا کٹوانا ، بغل کے بال منڈوانا ، زیر ناف کے بال لینا ، ختنہ ، پانی سے استنجا کرنا ، ناخن کٹوانا ، انھیں باتوں کا نام سنتِ ابراہیمی ہے ۔
۱۲ ۱۲

۲ہ اس آیت میں خدا نے دو باتوں کا فیصلہ بہت واضح طور پر فرما دیا ہے ، ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کئے ہوئے کسی کا پیشوا اور امام ہو ہی نہیں سکتا ، دوسرے یہ کہ پیشوا اور امام ہر شخص نہیں ہو سکتا بلکہ وہی شخص امام ہوگا جو معصوم ہو اور کوئی گناہ اس سے عمر بھر سرزد نہ ہوا ہو کیوں کہ اگر اُس نے ایک گناہ بھی کیا تو اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ظالم ہوگیا ۔ اس کے علاوہ یہ حکم خدا قطعی نہ رہے گا ۔ ۱۲

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا
ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ، (اور) اے ہمارے پالنے والے مکہ والوں میں انہی میں سے ایک رسول
مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
کو بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور اُن (کے نفوس)
وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ
کو پاکیزہ کر دے، بیشک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے ، اور کون ہے جو ابراہیم کے
مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ
طریقے سے نفرت کرے مگر جو اپنے کو احمق لہ بنائے، اور بیشک ہم نے
فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ
ان کو دنیا میں بھی منتخب کر لیا اور وہ ضرور آخرت میں بھی اچھوں ہی میں سے ہوں گے ، جب اُن سے
قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾
ان کے پروردگار نے کہا کہ اسلام قبول کر دعرض کی میں سارے جہان کے پروردگار پر اسلام لایا
وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ
اور اسی طریقہ کی ابراہیم نے اپنی اولاد سے وصیت کی اور یعقوب نے (بھی) کہ اے فرزند! خدا نے
اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾
تمہارے واسطے اس دین (اسلام) کو پسند فرمایا ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہی ہو کر (اے یہود)
أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ
کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سر پر موت آ کھڑی ہوئی اس وقت انھوں نے اپنے
لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ
بیٹوں سے کہا کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے کہنے لگے ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ ٢ہ
وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا
دادوں ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کے معبود خدائے یکتا کی عبادت کریں گے اور ہم اسی
وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا
کے فرمانبردار ہیں (اے یہود) وہ لوگ تھے جو چل بسے جو انھوں نے کمایا ان کے آگے آیا،
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا
اور جو تم کماؤ گے تمہارے آگے آئے گا اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہیں

ع ۱۵ (۸) ۱۵

لہ اس آیت سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیم کا مذہب جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا تھا عقلی تھا اور سچا اہل حق کا مذہب ہے اور اس سے حسن و قبح اشیاء کے عقلی ہونے کی گتھی بھی سلجھ گئی، اور اس بناء پر احادیث میں عقل کو نبیٔ باطنی سے تعبیر کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے کہ جس کا عقل حکم کرتی ہے اسی کا شریعت بھی حکم کرتی ہے، اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اسی کا عقل بھی حکم کرتی ہے۔ ۱۲

٢ہ اس مقام پر خدا نے حضرت اسماعیل کو حضرت یعقوب کی اولاد کے باپ دادوں میں شامل فرمایا ہے، حالاں کہ حضرت اسماعیل اُن کے چچا تھے، اس سے صاف واضح ہوا کہ محاورات میں چچا کو بھی باپ کہتے ہیں، اسی بناء پر حضرت ابراہیم اپنے چچا آذر بُت تراش کو باپ کہا کرتے تھے اور اُن کے والد کا نام تارخ تھا۔ ۱۲

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ

ہو گی ۔ (یہودی عیسائی مسلمانوں) سے کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو راہ راست پر آجاؤگے

بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا

(اے رسول ان سے) کہدو کہ ہم ابراہیم کے طریقے پر ہیں جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَ

(اور اے مسلمانو تم یہ کہو) کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے ہیں اور اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا (قرآن) اور جو (صحیفے) ابراہیم

اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ

و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے تھے (اُن پر) اور جو (کتاب)

مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ

موسیٰ و عیسیٰ کو دی گئی (اُس پر) اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے انھیں دیا گیا

بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ٘ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ

(اس پر) ہم تو اُن میں سے کسی ایک میں بھی تفرقہ نہیں کرتے اور ہم تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں پس اگر یہ لوگ بھی اسیطرح

مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ

ایمان لائے ہیں جسطرح تم تو البتہ راہ راست پر آگئے اور اگر وہ اس طریقہ سے منہ پھیر لیں تو بس وہ صرف تمھاری ہی ضد

شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ ؕ صِبْغَةَ

پر ہیں تو (اے رسول) ان (کے شر) سے (بچانیکو) تمھارے لئے خدا کافی ہوگا اور وہ (سب کی حالت) خوب جانتا اور سنتا ہے (مسلمانو

اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

سے کہو کہ) رنگ تو خدا ہی کا رنگ ہے جس میں تم رنگے گئے اور خدائی رنگ سے بہتر کون سا رنگ ہوگا اور ہم تو اُسی کی عبادت کرتے ہیں

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا

(اے رسول) تم ان سے پوچھو کہ کیا تم ہم سے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا بھی پروردگار ہے اور وہی تمھارا بھی (پروردگار)

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ

ہمارے لیے ہیں ہماری کارگذاریاں اور تمھارے لئے ہیں تمھاری کارستانیاں اور ہم تو نرے کھرے اسی کے ہیں کیا تم کہتے ہو کہ

اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا

ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب سب کے سب

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ

یہودی یا نصرانی تھے (اے رسول) ان سے پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
ہوگا جس کے پاس خدا کیطرف سے گواہی (موجود) ہو اکہ وہ یہودی نہ تھے) اور پھر وہ چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو
عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
خدا اس سے بے خبر نہیں، یہ وہ لوگ تھے جو سدھار چکے، جو کچھ وہ کما گئے ان کے لئے تھا اور جو کچھ تم کماؤگے
لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴۱﴾ ع
تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ وہ کر گزرے اس کی بلوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی،

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
بعض احمق لوگ یہ کہہ بیٹھیں گے کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کیطرف پہلے کا سجدہ کرتے تھے) اس سے
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ
(دوسرے قبلہ کیطرف) مڑجانے کا کیا باعث ہوا اے رسول تم ان کے جواب میں کہو (کہ) پورب پچھم سب خدا
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذَٰلِكَ
ہی کا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کیطرف ہدایت کرتا ہے اور (جس طرح تمھارے قبلہ کے بارے میں ہدایت
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
کی) اسی طرح تم کو عادل امت بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو اور رسول (محمدؐ)
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ
تمھارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور (اے رسول) جس قبلہ کی طرف تم پہلے (سجدہ کرتے) تھے
الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ
ہم نے اس کو صرف اس وجہ سے (قبلہ) قرار دیا تھا کہ جب (قبلہ بدلا جائے تو) ہم ان لوگوں کو جو رسول کی پیروی کرتے
يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ؕ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
ہیں ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو الٹے پاؤں پھرتے ہیں (اگرچہ یہ الٹ پھیر) سوا ان لوگوں کے
الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ؕ
جن کی خدا نے ہدایت کی ہے سب پر شاق ضرور ہے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ تمھارے ایمان (نماز)
إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ
کو (جو بیت المقدس کیطرف پڑھ چکے ہو) برباد کر دے بیشک خدا لوگوں پر بڑا ہی رفیق اور مہربان ہے (اے رسول
وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ
قبلہ بدلنے کیواسطے) بیشک تمھارا (بار بار) آسمان کیطرف منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ضرور تم کو ایسے قبلہ کیطرف

۱۲۹ ع ۱۲ ۱۶

لہ ابتدائے اسلام میں حضرت رسولؐ بیت المقدس کیطرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب مدینے میں ہجرت فرمائی تب بھی تقریباً ڈیڑھ برس تک بیت المقدس ہی کیطرف نماز پڑھتے رہے، یہود تو بات بات پر اعتراض کیا ہی کرتے تھے ان کو یہ ایک شگوفہ ہاتھ آیا، کہنے لگے کہ مسلمانوں کے رسولؐ ابھی تک قبلہ کے بارے میں متردد ہیں اور کبھی ادھر کبھی ادھر، کوئی کہتا ہے کہ محمدؐ اپنے وطن کے مشتاق ہیں اس وجہ سے کعبہ کیطرف سجدہ کرنے لگے، خدا نے ان سب باتوں کا جواب اس آیت میں دیا کہ خدا کے علم میں اصل قبلہ کعبہ ہی ہے، بیت المقدس تو چند روز کے لیے بہ مصلحت قبلہ قرار دیا گیا تھا اور پھر تبدیل قبلہ مصلحت کے آگے بیان فرمائی۔ ۱۲

لہ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ امتِ عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور خاص ہم ہی اس سے مقصودِ خدا ہیں، اور حضرت رسولؐ ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا ہیں اس کے مخلوق پر اور اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذٰلک جعلنٰکم امۃً وسطاً فرمایا ہے، دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم ۱۲

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

پھیر دیں گے کہ تم نہال ہوجاؤ (اچھا تو نماز ہی لہ میں) تم مسجد محترم (کعبہ) کیطرف منہ کرلو اور (اے مسلمانو)

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ

تم جہاں کہیں بھی ہو اسی کیطرف اپنا (اپنا) منہ کرلیا کرو جن لوگوں کو کتاب (توریت وغیرہ) دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

کہ یہ تبدیل قبلہ بہت بجا درست (ہے اور) اس کے پروردگار کیطرف سے ہے اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں اس سے خدا بیخبر نہیں

وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا

اور اگر اہل کتاب کے سامنے (دنیا کی) ساری دلیلیں پیش کروگے تو بھی وہ تمھارے قبلہ کو

تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ

نہ مانیں گے اور نہ ہی تم اُن کے قبلہ کو ماننے والے ہو اور خود اہل کتاب بھی

بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ مِّنْۢ

ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں مانتے اور جو علم (قرآن) تمھارے پاس آچکا ہے اُس کے بعد بھی

بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اگر تم ان کی خواہش پر چلے تو البتہ تم نافرمان ہوجاؤ گے،

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَھُمْ ۭ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت وغیرہ) دی ہے وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

(اسیطرح) وہ اس پیغمبر کو بھی پہچانتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپاتے ہیں۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَلِكُلٍّ

(اے رسول) تبدیل قبلہ تمھارے پروردگار کیطرف سے حق ہے پس تم کہیں شک کرنیوالوں میں سے نہ ہوجانا اور ہر فریق کے

وِّجْهَةٌ ھُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ڛ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا

واسطے ایک سمت ہے اسی کیطرف وہ (نماز میں) اپنا منہ کرلیتا ہے پس تم (اے مسلمانو جھگڑے کو چھوڑو) اور نیکیوں میں

يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

ان سے لپک کے آگے بڑھ جاؤ تم جہاں کہیں ہوگے خدا تم کو (اپنی طرف[۲]) لے آئیگا بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے) تو بھی نماز میں تم اپنا منہ مسجد محترم (کعبہ) کیطرف

لہ یہ پہلا فائدہ تبدیل قبلہ کا خداوند عالم نے بیان فرمایا ہے یعنی تبدیل قبلہ ہم نے اس واسطے کیا ہے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسول کی ہمارے حکم کے مطابق پیروی کرتا ہے اور سچا ایماندار ہے اور کون گوگو میں رہتا ہے اور کس پر شاق ہے اور اس سے پوری تمیز ظاہری مسلمانوں یعنی منافقوں اور سچے مومنوں میں ہوگئی حجاج سے منقول ہے کہ اس نے حضرت امام حسن ع سے پوچھا کہ آپ کی رائے ابوتراب حضرت علی ع کے بارے میں کیا ہے تو امام حسن ع نے الاعلی الذین ھدی اللہ کی تلاوت کی اس کے بعد فرمایا کہ حضرت علی انھیں لوگوں میں سے ہیں اور حضرت رسول ص کے چچازاد بھائی اور داماد اور ساری دنیا کے لوگوں کی نسبت رسول ص سے زیادہ قریب اور ان کے سب سے زیادہ محبوب تھے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد اول ۱۲۔

ٹلہ پندرھویں رجب ۲ھ روز شنبہ میں بدر کی لڑائی سے دو مہینے پیشتر حضرت رسول مع اصحاب تیرہ علی مسجد قبا میں جو مدینے سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ہے نماز ظہر میں مشغول تھے اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تبدیل قبلہ کا حکم نازل ہوا حضرت رسول فوراً بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے اور ظہر کی آخری دونوں رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے پڑھیں اسی وجہ سے اس مسجد کو ذوقبلتین (دو قبلہ والی مسجد) کہتے ہیں اور حضرت کے اصحاب میں سے بھی صرف بعض نے منھ پھیرا ورنہ اکثر پہلی ہی حالت پر رہے ۱۲۔

تلہ خانہ کعبہ تو ایک چوکور ۲۱ ہاتھ کا لانبا اور ۱۹ ہاتھ کا چوڑا کوٹھا، اور اس کے چوگرد ایک خاص حد تک مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کی عزت حرمت بھی خانہ کعبہ کی وجہ سے ہے۔ در اصل مقصود خدا خانہ کعبہ ہے جس کو مسجد الحرام کے ساتھ تعبیر کیا ہے کیونکہ جو لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں وہ بھی چاروں طرف سے اپنے اپنے منہ کعبہ ہی کی طرف کرلیتے ہیں ورنہ نماز صحیح نہ ہو اور اس کو مسجد الحرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندر کسی کا قتل کرنا یا ایذا دینا اگرچہ واجب القتل ہو اور درخت اکھاڑنا اور گرا پڑا مال اٹھانا حرام ہے ۱۲۔ ٹلہ شک دسواس ایک سوداوی بیماری ہے اور اسکا عموماً مرتکب ہونا بداخلاقی اور حدود حکمت سے تجاوز ہے اور اسی وجہ سے شریعت میں بھی ناجائز ہے اور وہمی احتیاط بھی اسی میں داخل ہے جس کے مانند احمق یا ریاکار ہوتے ہیں کہ نادانوں میں اپنے کو محتاط

الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

کرلیا کرو اور بیشک یہ (نیا قبلہ) تمھارے پروردگار کیطرف سے حق ہے اور تمھارے کاموں سے خدا غافل

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

نہیں ہے۔ اور (اے رسول) تم جہاں سے جاؤ (حتیٰ کہ مکہ سے بھی) تم (نماز میں) اپنا منہ مسجد

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

حرام کیطرف کرلیا کرو اور (اے مسلمانو) تم بھی، جہاں کہیں ہوا کرو نماز میں اپنا منہ (اسی کعبہ) کیطرف کرلیا کرو (بار بار حکم دینے کا ایک

شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ

فائدہ یہ ہے) تاکہ لوگوں کا الزام تم پر نہ آنے پائے مگر ان میں سے وہ لوگ ناحق (ہٹ دھرمی) کرتے ہیں وہ تو ضرور الزام دینگے، تو تم لوگ ان سے نہیں ڈرو

ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ

اور صرف مجھ سے ڈرو اور (دوسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم پر اپنی نعمت [1] پوری کردوں

نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا

اور (تیسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم ہدایت پاؤ (مسلمانو! یہ احسان بھی ویسا ہی ہے) جیسے ہم نے تم ہی میں

فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

کا ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تمھارے نفس کو پاکیزہ کرے اور تمھیں

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا

کتاب (قرآن) اور عقل کی باتیں سکھائے اور تم کو وہ باتیں بتائے جن کی تمھیں (پہلے سے) خبر

تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا

(بھی) نہ تھی، پس تم ہماری یاد [2] رکھو تو میں (بھی) تمھارا ذکر (خیر) کیا کروں گا اور میرا شکریہ ادا

تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔ اے ایماندارو! (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کے ذریعے سے (خدا

وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا

کی) مدد مانگو بے شک خدا صبر کرنے والوں ہی کا ساتھی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے

لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ

گئے انھیں کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ (وہ لوگ) زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کی حقیقت کا)

لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

کچھ بھی شعور نہیں رکھتے، اور ہم [3] تمھیں کچھ خوف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹)

مشہور کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں، خدا اس سے محفوظ رکھے۔ ۱۲

[۱۳] اس سے اشارہ ہے رجعت در ظہور امام عصر مہدی آخر الزمان کیطرف اگرچہ عقل کے دشمن اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی شقیں نکالتے ہیں مگر عقلی دلیلیں اسے بہت مضبوط و مستحکم کرتی ہیں۔ (دیکھو کتب کلامیہ)

[1] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ نعمت کے پورے ہونے سے مقصود خداوند عالم کا بہشت میں داخل کرنا ہے۔ ۱۲

[2] اس سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح شریعت نے تمھیں تعلیم کی اسی طرح تم خدا کو یاد کرو، صوفیوں کی طریقت مقصود نہیں ہے جو محض حکمت ناموس کے ضوابط کی ناواقفیت سے گھڑی گئی ہے۔ ۱۲

[3] عجب نہیں کہ اس آیت سے حضرت امام حسین علیہ السلام کیطرف اشارہ ہو کیونکہ جو باتیں اس میں مندرج ہیں ان کا سچا مصداق حضرت امام حسین علیہ السلام کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مع ٣ عند المتاخرين

ع ١٨ ٥ ٢

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ
اور (اے رسول) ایسے صبر کرنے والوں کو کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آپڑی تو وہ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ
(بیاختہ) بول اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور اسی کیطرف لوٹ کر جانیوالے ہیں[1]، خوش خبری دیدو کہ انھیں
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
لوگوں پر اُن کے پروردگار کیطرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت
الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ
یافتہ ہیں، بے شک (کوہ) صفا و (کوہ) مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں،
اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
پس جو شخص خانہ (کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے (درمیان)
اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ
طواف (آمد و رفت) کرنے میں کچھ گناہ[2] نہیں (بلکہ ثواب ہے) اور جو شخص خوش خوش نیک کام کرے تو پھر
عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
خدا بھی قدردان (اور) واقف کار ہے، بے شک جو لوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں
وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ
اور ہدایتوں کو جنھیں ہم نے نازل کیا اس کے بعد چھپاتے ہیں جب کہ ہم کتاب (توراۃ) میں
اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا
لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کر چکے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنیوالے بھی لعنت کرتے ہیں مگر
الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ
جن لوگوں نے (حق چھپانے سے) توبہ کی اور (اپنی خرابی کی) اصلاح کرلی اور (جو کتاب خدا میں
عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
صاف صاف بیان کر دیا) پس انکی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہوں، بے شک جن لوگوں
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
نے کفر اختیار کیا اور کفر کی ہی حالت میں مرگئے انھیں پر خدا کی

[1] جب حضرت حمزہ علیہ السلام کی شہادت کی خبر حضرت علیؑ تک پہنچی تو آپنے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، اور یہ کلمہ سب سے پہلے اسلام میں حضرت علیؑ ہی کی زبان سے نکلا، اور پھر خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اسی کی حکایت فرمائی اور پھر صلوٰۃ بھیجی اور شاید اسی وجہ سے نماز میں بھی ان پر صلوٰۃ بھیجنا واجب کر دیا۔ دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲

[2] صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں اور جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو وہاں لا بٹھایا تھا تو اور حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کی پیاس سے بے چین ہو کر کئی مرتبہ انھیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی تھیں اسی کی یادگار میں یہ ارکان حج سے قرار دیدیا گیا مگر قبل عروج اسلام چوں کہ یہاں بت رکھے ہوئے تھے اس وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید انھیں کی وجہ سے ہے اور کچھ جھجکنے لگے، اس وجہ سے خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

نہ تو ان سے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو عذاب سے مہلت دی جائیگی۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ 19 ع 11 ۳

اور تمہارا معبود تو وہی، یکتا خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان

الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

رحم والا ہے۔ بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور

اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي

رات دن کے اَدل بَدل میں اور کشتیوں (جہازوں) لوگوں کو نفع کے چیزیں (مال

الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

تجارت وغیرہ) دریا میں لے چلتے ہیں اور پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا

مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا

پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونے کے بعد جِلا دیا (شاداب کر دیا) اور اس میں[1] ہر

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ

قسم کے جانور پھیلا دیئے اور ہواؤں کے چلانے میں اور ابر میں جو آسمان و زمین

الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کے درمیان (خدا کے حکم سے) گھرا رہتا ہے (ان سب باتوں میں) عقل والوں کے لئے (بڑی

يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ

بڑی) نشانیاں ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں[2] جو خدا کے سوا (اَوروں کو بھی خدا کا) مثل و شریک

اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

بناتے ہیں (اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیئے ویسی ہی اُن سے رکھتے ہیں اور جو لوگ ایماندار

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ

ہیں وہ ان سے کہیں بڑھ کر خدا کی الفت رکھتے ہیں اور کاش ظالموں کو (اس وقت) وہ بات

الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

سوجھتی جو عذاب دیکھنے کے بعد سوجھے گی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کی ہے اور یہ کہ بیشک خدا بڑا سخت

[1] اس کا عطف خلق پر بھی ہو سکتا ہے، اس وقت یہ معنی کہیں گے اور ہر قسم کے جانور جو زمین پر پھیلا رکھے ہیں۔ ۱۲

[2] اس آیت میں توحید اور شرک سے بچنے میں اخلاقی مصلحت کی طرف اشارہ ہے۔ جس طرح تدبیر منزل میں بیان ہوا ہے کہ ایک مخدوم کے کئی خادم ہو سکتے ہیں، مگر ایک خادم کے کئی مخدوم نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ پوری خدمت ایک کے سوا دوسرے کی نہیں کر سکتا، اسی طرح محبت اور اطاعت کی فرد کامل ایک ہی سے ہو سکتی ہے، نہ کہ کئی سے، پھر توحید ناگزیر ہے۔ ۱۲

الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ
عذاب والا ہے (وہ کیا سخت وقت ہوگا) جب پیشوا[1] اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا
اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾
چھڑائیں گے اور (بچشم خود) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے باہمی تعلقات ٹوٹ جائیں گے،
وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ
اور پیرو کہنے لگیں گے کہ اگر ہمیں کہیں پھر (دنیا میں) پلٹنا ملے تو ہم بھی ان سے (اسیطرح) الگ ہو جائیں
كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ
جس طرح (عین وقت پر) یہ لوگ ہم سے الگ ہو گئے، یونہیں خدا ان کے اعمال کو دکھائے گا جو انھیں
٢٠ ع ٤ ٤ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ یٰۤاَیُّهَا
(سرتاپا یاس ہی) یاس دکھائی دیں گے اور بھلا پھر کب وہ دوزخ سے نکل سکتے ہیں، اے لوگو!
النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا
جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے حلال (و پاکیزہ چیز اشوق سے) کھاؤ اور
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا
شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمھارا ظاہر بظاہر دشمن ہے، وہ تمھیں
یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى
برائی اور بدکاری ہی کا حکم کرے گا اور یہ (چاہے گا) کہ تم بے جانے بوجھے خدا
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
پر بہتان باندھو، اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا کیطرف سے
مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ
نازل ہوا ہے مانو تو کہتے ہیں (کہ نہیں) بلکہ ہم تو اسی طریقہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اگرچہ
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾
ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہِ راست ہی پر چلتے رہے ہوں،
وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا
و(جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی مثل تو اُس شخص کی مثل ہے جو ایسے (جانور) کو
لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ
پکار کے اپنا حلق پھاڑے جو آواز اور پکار کے سوا سنتا (سمجھتا خاک) نہ ہو (یہ لوگ) بہرے گونگے اندھے

[1] یہ نص صریح ہے کہ خدا اور اُس کے مقرر کردہ بندوں کے سوا اور کی اطاعت حرام ہے اور اس کے مقرر کردہ بندے معصوم کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے۔ ١٢

فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

ہیں کہ خاک نہیں سمجھتے ، اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمھیں دیا ہے اس میں سے

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

ستھری چیزیں (شوق سے) کھاؤ اور اگر خدا ہی کی عبادت کرتے ہو تو اس کا

تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

شکر کرو ، اس نے تو تم پر بس مردہ ؁ جانور اور خون اور سور ؁

وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ

کا گوشت اور وہ جانور جس پر (وقت ذبح) خدا کے سوا اور کسی کا نام لیا گیا ہو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ

حرام کیا ہے پس جو شخص مجبور ہو اور سرکشی کرنے والا اور زیادتی کرنیوالا نہ ہو اور انمیں سے کوئی چیز کھلے (تو

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ

اس پر گناہ نہیں ہے بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے ، بے شک جو لوگ ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں نازل

اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ

کی ہیں ، چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی نفع) لے لیتے ہیں یہ لوگ

مَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

بس انگاروں سے اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک نہ کریگا نہیں

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور انھیں کے لیے درد ناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

ہے ، یہی لوگ وہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش (خدا)

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾

کے بدلے عذاب ، پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کی کیوں کر برداشت کریں گے.

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

یہ اس لیے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی اور بے شک جن لوگوں نے کتاب

اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ لَيْسَ ع ٢١ ٩ ٥

(خدا) میں رد و بدل کی وہ بڑے پلے درجے کی مخالفت میں ہیں ، نیکی کچھ

؁ مگر ٹڈی اور مچھلی کا مردہ بھی حرام نہیں ہے، ان دونوں کا ذبیحہ بس یہی ہے کہ ٹڈی کو پکڑ لینا اور مچھلی کا زندہ خشکی پر آجانا۔ ١٢

؁ اطباء نے نے لکھا ہے کہ سور کا گوشت بہیمی خصال اور بری عادتوں اور بے حیائی کے حرکات کا باعث ہوتا ہے، انھیں وجوہ پر نظر کر کے شریعت نے قطعی حرام کر دیا ١٢

الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ

یہی تھوڑی ہی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ پورب یا پچھم کی طرف کر لو ۔

الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ

بلکہ نیکی تو اس کی ہے جو خدا اور روز آخرت اور فرشتوں اور

الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ

(خدا کی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اس کی الفت میں

عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ

اپنا مال قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں

وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ

اور پردیسیوں اور مانگنے والوں اور لونڈی غلام (کے گلو خلاصی)

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا

میں صرف کرے اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کوئی عہد کیا تو اپنے قول

عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ

کے پورے ہیں، اور فقر و فاقہ رنج سختی اور کٹھن کے وقت ثابت قدم رہے اور

حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ

یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچے نکلے اور یہی لوگ

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

پرہیزگار ہیں، اے مومنو! جو لوگ (ناحق) مار ڈالے جائیں ان کے

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

بدلے میں تم کو جان کے بدلے جان [له] لینے کا حکم دیا جاتا ہے، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، پس جس (قاتل) کو اس کے (ایمانی) بھائی (طالب قصاص)

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ

کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جاوے تو اسے بھی اسی کے قدم بقدم نیکی کرنا اور خوش معاملگی سے (خوں بہا

تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ

ادا کر دینا چاہئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔ پھر اس کے بعد

[له] شریعت دو قسم کی ہوتی ہے، ایک وہ ہے جس کے قوانین عدل پر مبنی ہوں جس طرح حضرت موسیٰؑ کی شریعت، دوسری وہ ہے جس کا نظم و نسق حب پر مبنی ہو، جیسے حضرت عیسیٰؑ کی شریعت، چنانچہ ان احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی ایک رخسارے پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو، اور اگر کوئی بیگاری میں ایک کوس پکڑ لے جائے تو تم دو کوس اس کے ساتھ چلے جاؤ، ازیں قبیل اور کوئی شریعت جو خدا کی طرف سے ہو ان دو شقوں سے خالی نہیں ہو سکتی، اور اگرچہ بعض حکمائے جو شاذ کے حکم میں ہیں شریعت حب کو ترجیح دی ہے، اور اسی وجہ سے نصاریٰ فخر کرتے ہیں، مگر اکثر حکماء شریعت عدل ہی کو پسند کرتے ہیں، اور یہی عدل دنیاوی سلطنت کا بھی مدار المہام ہے اور ان ہی وجوہ سے اسلام کا دار و مدار بھی عدل ہی پر ہوا اور اسی وجہ سے قصاص کا حکم جاری کیا گیا، مگر جب باہم میل کر لیں اور صلح ہو جائے تو دیت وغیرہ ہو سکتی ہے اور اس صورت میں شریعت حب ہی پر عمل درآمد ہو جائے گا۔
۱۲

ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ
جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اور اے عقلمندو! قصاص (کے احکام مقرر کر دیے)
حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ
میں تمھاری زندگی ہے اور اسی لیے جاری کیا گیا ہے تاکہ تم (خونریزی سے) پرہیز کرو[1]
عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ
(مسلمانو!) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ
اۨلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لیے اچھی وصیت کرے جو خدا سے
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ ؕ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ
ڈرتے ہیں اُن پر یہ ایک حق ہے پھر جو سُن چکا اُس کے بعد اُسے کچھ کا کچھ کر دے تو اُس کا
فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
گناہ انھیں لوگوں (کی گردن) پر ہے جو اُسے بدل ڈالیں، بے شک خدا سب کچھ جانتا
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا
اور سُنتا ہے (ہاں البتہ) جو شخص وصیت کرنے والے سے بے جا طرفداری یا بے انصافی کا خوف
اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
رکھتا ہو اور ان (وارثوں) میں صلح کرا دے تو اُس پر بدلنے کا کچھ گناہ نہیں ہے، بے شک خدا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اے ایماندارو! روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (اس کی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ لا اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
(وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز اس پر بھی (روزے کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے
مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى
بیمار[2] ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (جتنے قضا ہوئے ہوں) گن کے رکھ لے اور جنھیں[3]
الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ
روزہ رکھنے کی توت ہے (اور نہ رکھیں) تو ان پر اس کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے

[1] کیوں کہ جب ہر شخص کو خیال رہے گا کہ اگر کسی کو مار ڈالوں گا تو اُس کے عوض میری بھی گردن ماری جائے گی تو اسی خوف سے دونوں زندہ رہ جائیں گے۔ ۱۲

[2] یہ اس بیمار کا حکم ہے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو یا روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا پیدا ہو جانے یا دوام کا خوف ہو۔ ۱۲

[3] یہ اُن کا ذکر ہے جو روزہ تو رکھ سکتے ہیں مگر محنت شاقہ سے جیسے بوڑھے اور بڑھیاں مستقی وغیرہ، یا ہو سکتا ہے کہ عام حکم ہوا اور منسوخ ہو۔ ۱۲

ع ۲۲ ۶ ۶ روزہ

خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

بھلائی کرے تو یہ اس کیلئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم سمجھ رکھو تو اے سمجھ لوگو فدیہ سے روزہ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ

رکھنا تمھارے حق میں (بہرحال) اچھا ہے (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا

الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ

گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اس میں رہنمائی اور (حق و باطل کے) تمیز کی روشن نشانیاں

الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ

ہیں (مسلمانو!) تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اسے چاہیے کہ روزہ

وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ

رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں (روزہ کی) گنتی پوری کرے

اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

خدا تمھارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ سختی کرنی نہیں چاہتا اور (شمار کا حکم

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ

اس لیے دیا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس نعمت

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ

پر اس کی بڑائی کرو[1] اور تاکہ تم شکرگزار بنو۔ (اے رسول) جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو (کہہ دو کہ)

فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

میں ان کے پاس ہی ہوں، اور جب کوئی مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا کرنے والے کی (دعا سن لیتا

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

ہوں اور جو مناسب ہو تو) قبول کرتا ہوں پس انھیں چاہیے کہ (میرا ہی کہنا مانیں اور) مجھ پر ایمان لائیں،

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ ؕ

تاکہ وہ سیدھی راہ پر آجاویں (مسلمانو!) تمھارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بی بیوں کے پاس[2]

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ

جانا حلال کر دیا گیا عورتیں (گویا) تمھاری چولی ہیں اور تم (گویا) ان کے[3] دامن ہو، خدا نے دیکھا کہ تم (گناہ

اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ

کرکے) اپنا نقصان کرتے تھے (کہ آنکھ بچا کے اپنی بی بی کے پاس چلے جاتے تھے) تو اس نے تمھاری توبہ قبول کی

[1] بعض مفسرین نے اس کا مطلب بیان کیا ہے کہ جس طرح خدا نے تمھیں بتادیا ہے اسی طرح تکبیر کہو اور وہ چار نمازوں کے بعد مستحب ہے، شب عید کی مغرب عشا اور عید کے دن کی صبح، اور نماز عید، وہ یہ تکبیریں ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والحمد للہ علی ما ھدانا ولہ الشکر علی ما اولٰنا۔۱۲

[2] ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ شام سے نمازِ عشا تک کھانے پینے جماع کی اجازت تھی مگر جب نمازِ عشا پڑھی، یا سو رہے تو سب ناجائز ہوگیا۔ حضرت عمر نے نمازِ عشا کے بعد جماع کیا اور صبح کو حضرت رسول کے پاس شرماتے ہوئے پہنچے اسکے بعد معلوم ہوا کہ ان کے ساتھی اور بھی بہت سے ہیں اور سب نے اپنے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۵۔ سطر ۲۱ اور تفسیر جلالین، حاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر ۱۲

[3] ھن لباس لکم وانتم لباس لھن اس کا ظاہری ترجمہ تو یہ ہے کہ عورتیں تمھارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے خدا کی مراد کیا ہے، ابن عباسؓ وغیرہ کا قول تو یہ ہے کہ میاں بیوی ہر ایک ایک دوسرے کے آرام کے باعث ہیں، بعضوں نے کہا ہے کہ چونکہ ایک خاص حالت میں ہر ایک کا بدن دوسرے سے لباس کی طرح چمٹا ہوتا ہے، اس وجہ سے لباس کے لفظ سے فرمایا ہے، ربیع وغیرہ کا قول ہے کہ عورتیں تمھاری فرش ہیں، اور تم ان کے لحاف ہو، غرض میں نے ان سب معنی کا لحاظ کرکے ترجمہ کیا ہے کہ اس میں سب باتیں آجاتی ہیں اور اردو محاورہ میں چولی دامن کا ساتھ بھی ضرب المثل ہے، واللہ اعلم

وَعَفَا عَنۡكُمۡ ۚ فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا كَتَبَ

اور تمھاری خطا سے درگذرا پس تم اب اُن سے ہم بستری کرو اور اولاد

اللّٰهُ لَكُمۡ ۠ وَكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ

سے (جو خدا نے تمھارے لئے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے اسے مانگو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری

الۡخَيۡطُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ ۠

(رات کی) کالی دھاری سے (آسمان پر پورب کی طرف) تمھیں صاف نظر آنے لگے، پھر رات تک

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوۡهُنَّ

روزہ پورا کرو اور (ہاں) جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو

وَاَنۡتُمۡ عٰكِفُوۡنَ ۙ فِى الۡمَسٰجِدِ ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ

تو اُن سے (رات کو بھی) ہمبستری نہ کرو یہ خدا کی (معین کی ہوئی) حدیں ہیں تو

فَلَا تَقۡرَبُوۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

تم اُن کے پاس بھی نہ جانا، یوں کھلم کھلا خدا اپنے احکام لوگوں کے سامنے بیان کرتا

لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ

ہے تاکہ وہ لوگ (نافرمانی سے) بچیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جاؤ اور (نہ) مال کو

وَتُدۡلُوۡا بِهَاۤ اِلَى الۡحُكَّامِ لِتَاۡكُلُوۡا فَرِيۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ

(رشوت) میں حکام کے یہاں جھونک دو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو کچھ ہاتھ لگے) ناحق

النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ ع يَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنِ

خورد برد کر جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔ (اے رسول) تم سے لوگ چاند کے

الۡاَهِلَّةِ ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ وَالۡحَجِّ ؕ وَلَيۡسَ

بارے میں پوچھتے ہیں (کہ کیوں گھٹتا بڑھتا ہے) تم کہہ دو کہ اس سے لوگوں کے (دنیوی امور اور حج کے) اوقات معلوم ہوتے

الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ

ہیں اور یہ کوئی بھلی[1] بات نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے (پھاند کے) آؤ بلکہ نیکی اسکی

مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا

ہے جو پرہیزگاری کرے اور گھروں میں (آنا ہو تو) ان کے دروازوں کی طرف سے آؤ اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو اور جو لوگ تم سے لڑیں تم (بھی) خدا کی راہ میں

[1] جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ اس آیت میں خداوند عالم نے اِس امر کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس بات کو حاصل کرنا ہو تو جو اسکا اہل ہو اس سے حاصل کرو نااہل کے پاس نہ جاؤ، جس طرح مکان میں دروازہ سے جانا مناسب اور عقل سلیم کے موافق ہے، اسی طرح کسی چیز کا حاصل کرنا اس کے اہل سے اور اسی کے قریب قریب، تفسیر بیضاوی اور کشاف میں بھی ہے، اور اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے مختلف الفاظ میں اس مطلب کو ادا کر دیا ہے، کہیں یہ فرمایا ہے، انا دار الحکمۃ و علیٌ بابها میں علم و حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کے دروازہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دین میرا قرب منزلت جس کو حاصل کرنا ہو وہ علیؑ کے واسطے اور ذریعے سے آئے، اور اگر دوسری طرف توجہ کی تو ایسا ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے آنا، یعنی ہرگز مطلب تک نہ پہنچو گے - ۱۲

ع ۲۳ ۶ ۷

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو (کیوں کہ) خدا زیادتی کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ
رکھتا اور تم اُن (مشرکوں) کو جہاں پاؤ مار ہی ڈالو اور ان لوگوں نے جہاں (مکہ) سے
اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ
تمھیں شہر بدر کیا ہے تم بھی انھیں نکال باہر کرو اور فتنہ پردازی (شرک) خونریزی سے
مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
بھی بڑھ کے ہے اور جب تک وہ لوگ (کفار) مسجد الحرام (کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں
حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ
تم بھی ان سے اس جگہ نہ لڑو پس وہ اگر تم سے لڑیں تو بے (کھٹکے) تم بھی ان کو قتل کرو
كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو بے شک خدا بڑا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ
بخشنے والا اور مہربان ہے اور اُن سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ فساد (باقی) نہ رہے
وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا
اور صرف خدا ہی کا دین باقی رہ جائے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کیوں کہ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ
ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی (اچھی) نہیں حُرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے برابر ہے اور
الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا
(اور کچھ مہینے کی خصوصیت نہیں) سب حرمت[۱] والی چیزیں ایک دوسرے کے برابر ہیں پس جو شخص تم پر زیادتی
عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ
کرے تو جیسی زیادتی اُس نے تم پر کی ہے ویسی ہی زیادتی تم بھی اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو
وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ
اور خوب سمجھ لو کہ خدا پرہیزگاروں کا ساتھی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ
اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت[۲] میں نہ ڈالو

[۱] جناب رسالتمآبؐ کی بعثت کے قبل بھی یہ چار مہینے رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم کے محترم سمجھے جاتے تھے اور ان میں لڑائی وفساد موقوف کر دیتے تھے، جب اسلام نے بھی ان مہینوں کو محترم رکھا اور مسلمان اس کے پابند ہو گئے تو کفار ان پر مختلف حیلوں سے حملہ کرتے اور اہلِ اسلام حُرمت کے خیال سے چُپ رہ جاتے، تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ادب ادب والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں اور تمھارے پیچھے پڑے ہیں تو تمکو بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے سے کس نے منع کیا ہے، جب وہ لوگ نہیں مانتے تو تم بھی ان کو ویسا ہی جواب دو ۱۲

[۲] اس میں خدا نے سمجھا دیا ہے کہ تم آپ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ہو کہ جو چاہو کر گذرو اور معمولی باتوں پر جان دینے اور لینے کو تیار ہو جاؤ بلکہ جہاد کے سوا جو نبی یا امام کے حکم سے ہو اپنی جان کی حفاظت بہت ضروری ہے اور اسی سے یہ تمدنی مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ سلاطین کی اطاعت دنیوی معاملات میں لازمی ہے ۱۲

ع ۱

وَ اَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۹۵ وَ اَتِمُّوا

اور نیکی کرو بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور صرف خدا

الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ

ہی کیواسطے حج اور عمرہ کو پورا کرو پس اگر تم (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) مجبور ہو جاؤ تو پھر

مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ

جیسی قربانی میسر آئے (کردو) اور جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہونچ جائے اپنے

الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى

سر نہ منڈواؤ، پھر جب تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ

تکلیف ہو تو (سر منڈوانے کا بدلہ) روزے یا خیرات یا قربانی

اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى

ہے۔ پس جب مطمئن ہو تو جو شخص حج تمتع[1] کا عمرہ

الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ

کرے تو اس کی جو قربانی میسر آئے کرنی ہوگی اور جس سے قربانی ناممکن ہو تو

فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

تین روزے زمانۂ حج میں (رکھنے ہوں گے) اور سات روزے جب تم واپس آؤ، یہ پوری

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ

دہائی ہے۔ یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے لڑکے بالے

حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا

مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں اور خدا سے ڈرو اور سمجھ لو کہ

اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۱۹۶ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ

خدا بڑا سخت عذاب والا ہے، حج کے مہینے تو (اب سب کو) معلوم ہیں (شوال،

فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ

ذوالقعدہ، ذی الحجہ) پس جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج لازم کرلے تو احرام سے آخر حج تک نہ عورت کے

وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ

پاس جائے نہ کوئی اور گناہ کرے اور نہ جھگڑے اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو

[1] حج کی تین قسمیں ہیں، حج تمتع، حج افراد، حج قران۔ حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہے جو لوگ مکۂ معظمہ سے ۱۲ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں، اور جو خاص مکہ یا بارہ میل کے اندر رہنے والے ہیں اُن کے واسطے حجِ افراد و قران ہے۔ حج تمتع کی یہ صورت ہے کہ جس کا جو میقات ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھے، پھر مکہ میں جائے اور خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کوہِ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے اور محل ہو جائے اس کے بعد ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ سے باندھے اور نویں ذی الحجہ کو عرفات میں جائے اور غروب تک وہاں ٹھہرے اور اعمال بجالائے، اُس کے بعد مشعر الحرام میں آئے اور وہاں صبح تک رہے اور اعمال بجالائے، دسویں کی صبح کو منیٰ میں آئے سر منڈوائے اور قربانی دے اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اس کے بعد اگر چاہے تو اسی دن یا اس کی صبح کو مکہ میں چلا آئے اور طوافِ حج کرے اور نماز طواف پڑھے، سعی کرے، طواف نسا کرے، نماز طواف نسا پڑھے، اس کے بعد پھر منیٰ میں آئے اور دو مقاموں پر جو کنکریاں پھینکنی باقی رہ گئی تھیں اُسے کرکے حج تمام کرے اور اگر چاہے تو گیارہویں بارہویں کو کنکریاں پھینکنے سے فراغت کرکے تب بارہویں کو کوچ کرکے مکہ میں آئے اور طواف وغیرہ بجالاکر حج کو تمام کرے ۱۲

ع ۲۴ ۸ ۸

يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫
تو خدا اس کو خوب جانتا ہے اور (راستہ کیلئے) زادِ راہ مہیا کرو اور سب سے بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے
وَ اتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اور اے عقلمند و مجھ سے ڈرتے رہو اس میں کوئی الزام نہیں ہے کہ (حج کے ساتھ) تم پر اپنے پروردگار
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ
کے فضل (نفع تجارت) کی خواہش کرو، اور پھر جب تم عرفات[1] سے چل کھڑے ہو
مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪
تو مشعر الحرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس کی یاد بھی
وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ
کرو (تو) جس طرح تمھیں بتایا ہے اگرچہ تم اس کے پہلے تو
لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ
گمراہوں سے تھے، پھر جہاں سے لوگ چل کھڑے ہوں وہیں سے تم بھی چل کھڑے ہو
النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾
اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے،
فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
پھر جب تم ارکانِ حج بجا لاچکو تو تم اس طرح[2] ذکر خدا کرو جس طرح تم اپنے
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
باپ داداؤں کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کر، پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
ہیں اے میرے پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دیدے حالانکہ (پھر) آخرت میں ان کا
خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا
کچھ حصّہ نہیں اور بعض بندے ایسے ہیں کہ جو دعا کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے مجھے دنیا
حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾
میں نعمت[3] دے اور آخرت میں ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے بچا۔
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ
یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے اپنی کمائی کا (حصّہ) چین ہے اور خدا بہت جلد

وقف النبی

[1] عرفات ایک مقام کا نام ہے جو مکّہ سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے، وہاں نویں ذی الحجہ کو جاکر کچھ خاص اعمال کرنے پڑتے ہیں اور مشعر الحرام مکّہ اور عرفات کے درمیان میں ہے، جہاں شب دہم ذی الحجہ قیام کرکے کچھ اعمال کرنے ہوتے ہیں اور منیٰ مشعر الحرام اور مکّہ کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کو قربانی دینے لے گئے تھے۔ ۱۲

[2] حج تو اسلام کے قبل سے جاری تھا اور چونکہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ اعمالِ حج سے فارغ ہونے کے بعد شیخی بگھارا کرتے اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے، کوئی سخاوت پر نازاں، کوئی شجاعت کا دلدادہ، کوئی محتاجوں کی ہمدردی پر فخر کناں قصیدے پڑھتے، خدا نے ان باتوں سے ان کو بہ نرمی روکا کہ اگر تمھیں کچھ اس ہی کرنی ہے تو خدا کی یاد کرو، پدرم سلطان بود کہنے کا کیا فائدہ۔ دعا "ہنر بنما اگر داری نہ جوہر" تمھارے واسطے بڑے فخر کی بات تو یہی ہے کہ تم خدا سے لو لگاؤ، اسی کی یاد کرو، باقی ہوس۔ ۱۲

[3] ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی نعمت سے مراد علم ہے اور آخرت کے ثواب سے مُراد بہشت ہے۔ اور حضرت رسول ؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو شکرگذار دل اور ذکرِ خدا کرنے والی زبان اور ایماندار بی بی ملے جو اس کے دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرے تو اُسے دنیا و آخرت کی نیکی مل گئی۔ ۱۲

النصف

الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ
حساب لینے والا ہے اور (ان) گنتی کے چند دنوں تک (تو) خدا کا ذکر [1] کرو پھر
تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ
جو شخص جلدی کر بیٹھے اور (منیٰ) سے دو ہی دن میں چل کھڑا ہو تو اس پر بھی گناہ نہیں ہے اور جو تیسرے
فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
دن تک) ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (لیکن یہ رعایت) اسکے واسطے ہے جو پرہیزگار ہو اور خدا سے ڈرتے
اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ
رہو اور یقین جانو کہ (ایک دن تم سب کے سب) اسکی طرف قبروں سے اٹھائے جاؤ گے (اے رسول) بعض لوگ [2] (منافقین) ایسے بھی ہیں جنکی
قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا
(چکنی چپڑی) باتیں (اس ذرا سی) دنیوی زندگی میں تمھیں بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ
فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى
مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ (تمھارے دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے، اور جہاں تمھاری محبت سے) منہ پھیرا تو ادھر ادھر
فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ
دوڑ دھوپ کرنے لگا تاکہ ملک میں فساد پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیاناس کریں
النَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ
اور خدا فساد کو اچھا نہیں سمجھتا اور جب کہا جاتا ہے کہ خدا
اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ
سے ڈر تو اُسے غرور گناہ پر ابھارتا ہے، پس ایسے (کمبخت) کے لیے جہنم (ہی) کافی ہے
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ
اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے، اور لوگوں [3] میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی
نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝
حاصل کرنے کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت والا ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَ
ایمان والو! تم سب کے سب ایک بار اسلام میں (پوری طرح) داخل ہو جاؤ اور
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تمھارا یقینی ظاہر بظاہر

[1] اس سے ظاہرا یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منیٰ میں ہو وہ دسویں کی نماز ظہر سے تیرھویں کی نماز صبح تک پندرہ نمازوں کے بعد اور جو دوسری جگہ ہو وہ دسویں کی ظہر سے بارہویں کی صبح تک دس نمازوں کے بعد یہ تکبیریں پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر علیٰ ما ھدانا اللہ اکبر علیٰ ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للہ علیٰ ما اولٰنا اور چند دنوں سے مراد گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ ہیں اور انھیں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ۱۲

[2] جب کفار مکہ نے باہم جناب رسالتمآبؐ کے قتل کا مشورہ کر کے آپ کا گھر گھیر لیا اور خدا نے آپ کو خبر دیدی اور آپ نے ہجرت کے خیال سے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ کفار مکہ نے مجھے فرش خواب پر مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے تم میری جگہ عبا اوڑھ کر سو رہو تاکہ لوگ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں، اور میں باہر جاتا ہوں، علی مرتضیٰؑ نے عرض کی اگر میں سو رہوں تو آپ کو تو کوئی گزند نہ پہونچے گا، فرمایا نہیں، علی مرتضیٰ نے کہا میری جان جائے یا رہے آپکی سلامتی بہرحال مطلوب ہے، اسپر خدائے تعالیٰ نے علی مرتضیٰ کی مدح میں یہ آیت نازل کی، حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ اس شب خداوند عالم نے جبرئیل و میکائیل کیطرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں کا بھائی چارہ قرار دیا، اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی، تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو دیدے مگر دونوں نے انکار کر دیا، تب خدا نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے علیؑ ولی اور محمدؐ نبی میں بھائی چارہ قرار دیا ہے، اور دیکھو علی نے اپنی جان نبی پر کیونکر نثار کی ہے اور نبی کے بستر پر کس طرح بے خوف و خطر سو رہا ہے، تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ اور علی کی اس کے دشمنوں سے حفاظت کرو، یہ سنتے ہی دونوں زمین پر آئے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کے سرہانے اور میکائیل پائینتی بیٹھے اور جبرئیل علی مرتضیٰ کی طرف خطاب کر کے کہنے لگے، اے ابن ابیطالب مبارک ہو، تمھارا مثل کون ہے کہ خود خداوند عالم اپنے فرشتوں پر تمھارے سبب سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ دیکھو تفسیر ثعلبی، احیاء العلوم امام غزالی وغیرہ۔ ۱۲

مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ
دشمن ہے ، پھر جب تمھارے پاس روشن دلیلیں آچکیں اس کے بعد بھی ڈگمگا گئے تو

الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ
(اچھی طرح) سمجھ لو کہ خدا ہر طرح غالب اور تدبیر والا ہے ، کیا وہ لوگ

يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
اسی کے منتظر ہیں کچھ سفید ابر کے سائبانوں (کی آڑ) میں (عذاب) خدا

15 ع ١٤ 9 وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ ع
اور اسکے فرشتے ان پر آہی جاویں اور سب جھگڑے چک ہی جاویں حالانکہ آخر کل امور خدا ہی کیطرف رجوع کیے جائینگے

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَ
(اے رسول) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کیسی (کیسی) روشن نشانیاں دیں اور

مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ
جب کسی شخص کے پاس خدا کی نعمت (کتاب) آچکی اس کے بعد بھی اس کو بدل ڈالے

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا
تو بے شک خدا سخت عذاب والا ہے ، جن لوگوں [۱] نے کفر اختیار کیا

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ
ان کے لئے دنیا کی (ذراسی) زندگی، خوب اچھی کر دکھائی گئی ہے، اور ایمانداروں سے مسخرہ پن کرتے ہیں حالانکہ

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
قیامت کے دن پرہیزگاروں کا درجہ ان سے (کہیں) بڑھ چڑھ کر ہوگا اور خدا جسے چاہتا

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً
ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے (پہلے) سب لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر

وَّاحِدَةً ۗ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ
(آپس میں جھگڑنے لگے) تب خدا نے (نجات سے) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے)

مُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ
ڈرانے والے پیغمبروں کو بھیجا اور ان پیغمبروں کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل کی تاکہ جن باتوں

بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ
میں لوگ جھگڑتے تھے (کتاب خدا اس کا) فیصلہ کردے اور پھر (افسوس تو یہ ہے کہ) اس حکم سے اختلاف کیا بھی

[۱] مکہ کے کفار جو مالدار تھے، مثل ابوجہل وہشام وغیرہ کے وہ فقراء مومنین مثل عمار اور صہیب وغیرہ کو دیکھ کر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمدؐ سچے ہوتے تو عرب کے اشراف ان کی پیروی کرتے، کنگالوں کا ایمان لانا ہی کیا، ان ہی لوگوں کی رد میں خدا نے یہ آیت نازل کی ہے ۔ ۱۲

اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
تو انھیں لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی) جب ان کے پاس خدا کے صاف صاف احکام آچکے
بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا
اس کے بعد (اور وہ بھی) آپس کی شرارت سے تب خدا نے اپنی مہربانی سے (خالص) ایمانداروں کو وہ راہ
فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
حق دکھا دی جس میں ان لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھا، اور خدا جس کو چاہے راہِ راست
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢١٣ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
کی ہدایت کرتا ہے۔ کیا[۱] تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہونچ ہی جاؤگے
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ
حالانکہ ابھی تک تمھیں اگلے زمانے والوں کی سی حالت پیش نہیں آئی کہ انھیں طرح طرح
مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ
کی تکلیفوں (فاقہ کشی محتاجی) اور بیماری نے گھیر لیا تھا اور زلزلے میں اس قدر جھنجوڑے گئے کہ آخر
الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ
(عاجز ہوکر) پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے (دیکھئے) خدا کی مدد کب ہوتی ہے
اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝٢١٤ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ
دیکھو (گھبراؤ نہیں) خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے۔ (اے رسول) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ (ہم خدا کی راہ میں) کیا خرچ
قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
کریں (تو تم انھیں جواب دو کہ تم اپنی نیک کمائی سے جو کچھ خرچ کرو تو (وہ تمہارے) ماں باپ اور قرابتداروں
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
اور یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں کا حق ہے، اور تم کوئی سا نیک کام
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٢١٥ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
کرو خدا اس کو ضرور جانتا ہے (مسلمانو) تم پر جہاد فرض کیا گیا
الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔـا
اگرچہ تم پر شاق ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْــًٔـا وَّهُوَ
وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے

[۱] حضرت رسولؐ کے زمانے کے مسلمان بھی تو ہر طرح کے تھے، کچھ لوگوں کو کفار کے ستانے اور اپنی تکلیفوں کا خیال کرکے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو خداوند عالم نے ان کی فہمائش کی اور صبر کی اور استحقاق جنت کے مرتبہ کو سمجھا دیا۔ ۱۲

شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

حق میں بُری ہو اور خدا (تو) جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے ہو اے رسولؐ، تم سے لہ

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۗ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ

لوگ حرمت والے مہینوں کے نسبت پوچھتے ہیں کہ (آیا) جہاد (اُن میں جائز) ہے تو تم انھیں جواب

كَبِيْرٌ ۗ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ

دو کہ ان مہینوں میں جہاد بڑا گناہ ہے اور (یہ بھی یاد رہے) کہ خدا کی راہ سے روکنا اور خدا سے

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

انکار اور مسجد حرام (کعبہ) سے (روکنا) اور جو اس کے اہل ہیں ان کا مسجد سے نکال باہر کرنا

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ

(یہ سب) خدا کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور فتنہ پردازی اور کُشت و خون سے بھی

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۗ

بڑھ کر ہے اور یہ کفار ہمیشہ تم سے لڑتے ہی چلے جائیں گے یہاں تک کہ اگر اُن کا بس چلے تو

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ

تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور تم میں جو شخص اپنے دین سے پھرا اور کفر ہی کی حالت

كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَ

میں مرگیا تو ایسوں ہی کا کیا کرایا سب کچھ دنیا و آخرت (دونوں) میں اکارت

الْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾

ہے اور یہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ

بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ

کیا یہی لوگ رحمتِ خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ

بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) تم سے لوگ شراب لہ اور جُوئے کے بارے پوچھتے ہیں

فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ

تو تم ان سے کہہ دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور (کچھ) فائدے بھی ہیں اور انکے فائدہ سے انکا گناہ

ع ۲۶ ۶ ۱۰

لہ حضرت رسولؐ نے جنگ بدر سے دو مہینے قبل عبداللہ بن جحش اپنے پھوپی زاد بھائی کو اسی جوانوں کا افسر بنا کے جمادی الثانی کے مہینے میں قریش کے قافلہ پر جو مال تجارت لئے ہوئے طائف سے آتا تھا، حملہ کرنے کیواسطے روانہ کیا تھا، جب دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو لڑائی چھڑ گئی اور قافلہ قریش سے عمرو خزرمی مارا گیا اور مسلمانوں کی نمایاں فتح ہوئی، بہت سے کفار اسیر ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا جب شام ہوئی تو لوگوں نے رجب کا چاند دیکھا، مگر ان کو یہ معلوم ہوا کہ آج ہی چاند ہوا ہے یا کل کا ہے، جب یہ خبر پھیلی تو کفار نے طعنہ زنی شروع کی کہ محمدؐ نے حرام مہینے کو حلال کر دیا، جب یہ لوگ حضرتؐ کے پاس پہنچے، تو آپؐ نے بہت تنبیہ کی اور ان لوگوں نے اپنی ناواقفیت کا عذر پیش کیا، الغرض رسول اللہؐ نے مال غنیمت اور اسیرین کو واپس کر دیا اور اس میں تصرف نہ کرنے دیا، اسی اثنا میں کفار نے ایک خط کے ذریعے سے حرام مہینوں کے بارے میں سوال کیا اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی، مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی سمجھا دیا کہ ان مہینوں میں جہاد بیشک حرام ہے، مگر جب کفار تم پر زیادتی کریں تو تم کیوں خیال کرو ۱۲۔

لہ یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ خداوند عالم نے عقل کی سی کوئی دوسری نعمت انسان کو نہیں عطا کی، اسی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا، فرشتوں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ گیا، اور خواہش نفسانی اور غصہ اس کے دو قوی حریف ہیں، اسی بدن کی سلطنت میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائے ہوئے ہیں اور عقل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، اور یہ کمبخت جس کا نام شراب ہے ان دونوں حریفوں کو اور شہ دیتی ہے اور دیوانہ را ہوے بس است اس کی مدد سے عقل کو اور دبا لیتی ہے اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اسی شراب کی بدولت بہت سی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں، کاشا اس سے لگتا ہے، ڈانک اس کو لگ جاتی ہے ورم جگر اس سے ہوتا ہے انہیں وجوہ سے حکمت اخلاق اور حکمت ناموس دونوں کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ نہ لگانا چاہئے کیونکہ یہ رذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے اور انہیں امور پر نظر کر کے شریعت نے اس کو قطعی حرام قرار دیا کو بھی حرام کر دیا ۱۲

مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ

بڑھ کر ہے اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تم (ان سے) کہہ دو کہ

الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

جو تمہاری ضرورت سے بچے یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

دنیا و آخرت (کے معاملات) میں غور کرو اور تم سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے

عَنِ الْيَتٰمٰى ۗ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۗ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ ان کی اصلاح (درستی) بہتر ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو (کچھ

فَاِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَ

حرج نہیں آخر) وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے (الگ) خوب جانتا ہے اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ

اگر خدا چاہتا تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتا بیشک خدا زبردست حکمت والا ہے اور (مسلمانو)

لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۗ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ

تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو کیوں کہ مشرکہ عورت تمہیں اپنے

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

حسن و جمال میں) کیسی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی ایماندار عورت اس کو ضرور اچھی ہے اور

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۗ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ

مشرکین [1] جب تک ایمان نہ لائیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک [illegible] کیسا

مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَ

ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو مگر پھر بھی بندہ مومن ان سے ضرور اچھا ہے یہ (مشرک مرد یا عورت) لوگوں کو

اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ

دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی عنایت سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے

اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

اور اپنے احکام لوگوں سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ یہ لوگ چیتیں (اے رسول) تم سے لوگ

الْمَحِيْضِ ۗ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي

حیض [2] کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ یہ گندگی اور گھن کی بیماری ہے تو (ایام) حیض میں تم

---

[1] مشرک صرف اسی کو نہیں کہتے جو خدا کی ذات میں شرک کرے بلکہ اس کی خالص صفتوں یا عبادت میں شریک کرنے والا بھی مشرک ہے اور انبیاء یا ائمہ کو دعا میں ذریعہ یا وسیلہ قرار دینا ان تین قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہیں ہے۔ ۱۲۔

[2] چونکہ حیض کے زمانے میں عورت کی طبیعت خون کے نکالنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے، اور جماع سے قوت انفعالی کا ہیجان ہوتا ہے، اور دونوں قوتوں کے باہم ضد ہونے کی وجہ سے طبیعت کو جو سلطانِ بدن ہے تحیر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں، اس کے علاوہ مرد کی خواہش نفسانی جماع کے وقت منی نکالنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور مسامات بدن کھل جاتے ہیں اور خون حیض کے بخارات بلند ہو کر برے آثار پیدا کرتے ہیں، اس کے علاوہ خود خون بھی ذکر کے سوراخ میں داخل ہو کر سوزاک پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے، انھیں وجوہ سے شریعت نے حیض کی حالت میں جماع کو قطعی حرام قرار دیا۔ ۱۲۔

مسئلہ [illegible]

ع ۲۷ / ۵ / ۱۱

الْمَحِيضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا
عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں ان کے پاس نہ جاؤ پس جب وہ
تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ
پاک ہوجائیں تو جدھر سے تمھیں خدا نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ بے شک خدا توبہ کرنے
يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ نِسَاؤُكُمْ
والوں اور ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے تمھاری بی بیاں (گویا) تمھاری کھیتی ہیں تو تم
حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا
اپنی کھیتی میں جس طرح لے چاہو آؤ اور اپنی آئندہ کی بھلائی کے واسطے (اعمال نیک)
لِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ
پیشگی بھیجو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ (ایک نہ ایک دن) تم کو اس کے سامنے حاضر
الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ
ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو (نجات کی) خوشخبری سنا دو اور (مسلمانو) تم اپنی قسموں ٢ (کے حیلے) سے خدا (کے نام) کو (لوگوں
أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ
کے ساتھ) سلوک کرنے اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں کے درمیان صلح کرا دینے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور خدا
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ
(سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے تمھاری لغو قسموں کو (جو بے اختیار زبان سے نکل جائیں) خدا تم سے گرفت
وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ
نہیں کرے گا مگر ان قسموں پر ضرور تمھاری گرفت کرے گا جو قصداً تم نے کھائی ہوں اور خدا بخشنے والا
حَلِيمٌ ۝ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ
بردبار ہے۔ جو لوگ اپنی بی بیوں کے پاس جانے سے قسم ٣ کھالیں ان کے لیے چار مہینے کی مہلت
أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا
ہے پس اگر (اس مدت میں قسم سے) باز آجائیں (اور ان کی طرف توجہ کریں) تو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر طلاق ہی کی
الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ
ٹھان لیں تو (بھی) بیشک خدا (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور جن عورتوں کو طلاق دی
يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ
گئی ہے وہ اپنے آپ کو (طلاق کے بعد) تین ٤ حیض کے (ختم) ہوجانے تک (نکاح ثانی) سے روکیں

١ مرد کاشتکار ہے اور عورت کھیتی اور نطفہ بیج۔ پس کاشتکار یہ کبھی گوارا نہ کرے گا کہ اپنے بیج ایسی جگہ بوئے جہاں اگنے کی امید نہ ہو۔ اسی وجہ سے خدا نے لواطہ کو قطعی حرام کردیا اور عورت کے ساتھ لواطہ ایسا ہی ہے۔ اور یہاں جو حکم دیا ہے کہ جو ترکیب تمھیں پسند آئے اس طرح جماع کرو، مگر آگے ہی کیطرف کیوں کہ ہر سوراخ کو کھیتی نہ سمجھنا چاہیے سر دا ور عورت کے عضو مخصوص میں خدا نے ایک خاص نرمی گرمی امانت رکھی ہے جو خود بسینکڑوں امراض کی دوا ہے اور یہ بات لواطہ اور جلق میں حاصل نہیں بلکہ ان سے اور امراض میں مبتلا ہوجایا کرتے ہیں، رطوبت آجاتی ہے، گرمیں سل جاتی ہیں حتیٰ کہ رفتہ رفتہ کر کے بیمار ہوجاتے ہیں۔ اسی وجہ سے اگر لونڈی ابتدا میں عورت سے جماع کرنا شروع کردے تو عورت کی فرج کی بجائے ایک قسم کی بیٹھک ہوتی ہے کہ رطوبت زائل ہوجاتی ہے اور مرض جاتا رہتا ہے۔ ١٢

٢ عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے داماد بشیر بن نعمان سے اچھا سلوک نہ کریں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢

٣ عرب کا دستور یہ تھا کہ جو اپنی بی بی سے ناخوش ہوتا قسم کھالیتا کہ میں اس سے ہم بستر نہ ہوں گا کہ وہ دوسرا عقد بھی نہ کر سکے اور بیچ ادھر میں لٹکتی رہے، شریعت نے اس کی حد مقرر کردی کہ عورت اگر چاہے تو حاکم شرع کیطرف رجوع کرے حاکم شرع اسے چار مہینے کی مہلت دے گا اور مرد کو مجبور کریگا کہ خواہ وہ کفارہ دے کر اپنی بی بی سے میل کرے یا طلاق دے دے۔ ١٢

٤ یعنی جس عورت کی عادت معین ہو اس کا عدہ تین حیض کی ہے، اور جن عورتوں کا حیض کسی وجہ سے رک گیا ہو تو ان کا عدہ تین مہینے ہے۔ ١٢

أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيٓ أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ
اور اگر وہ عورتیں خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لاتی ہیں تو ان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ جو کچھ بھی
يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ
خدا نے ان کے رحم (پیٹ) میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں، اور اگر ان کے شوہر میل جول کرنا چاہیں
بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ إِنْ أَرَادُوٓا إِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ
تو وہ مدتِ (مذکورہ) میں ان کے واپس بلا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور شریعت کے موافق عورتوں کا
مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ
(مردوں پر) وہی سب کچھ (حق) ہے جو (مردوں کا) عورتوں پر ہے ہاں البتہ مردوں کو (فضیلت میں)
عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۲۸﴾ الطَّلَاقُ ع ۲۸ / ۷ / ۱۲
عورتوں پر فوقیت ضرور ہے، اور خدا زبردست حکمت والا ہے، طلاق (رجعی جس کے بعد رجوع ہو سکتی
مَرَّتَانِ ۠ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌۢ بِإِحْسَانٍ ؕ وَ
ہے) دو ہی مرتبہ ہے، اس کے بعد یا تو شریعت کے موافق روک ہی لینا چاہیے یا حسن سلوک سے (تیسری دفعہ)
لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا
بالکل چھٹی[1] اور تم کو یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے پھر کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اس کا
إِلَّآ أَنْ يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ ؕ فَإِنْ خِفْتُمْ
خوف ہو کہ خدا نے جو حدیں مقرر کر دی ہیں ان کو دونوں میاں بیوی قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں
أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ
(اے مسلمانو) یہ خوف ہو کہ یہ دونوں خدا کی (مقرر) کی ہوئی حدوں پر قائم نہ رہیں گے تو اگر عورت مرد کو کچھ دے کر اپنا پیچھا
بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ
چھڑا لے تو (خلع کرائے) تو اس میں ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہے، یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو
حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿۲۲۹﴾ فَإِنْ طَلَّقَهَا
اور جو خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی لوگ تو ظالم ہیں، پھر اگر تیسری بار بھی عورت کو
فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ
طلاق (بائن) دے تو اس کے بعد جب تک دوسرے مرد[2] سے نکاح نہ کر لے اس کے لیے حلال نہیں ہاں اگر دوسرا
فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ يَتَرَاجَعَآ إِنْ
شوہر (نکاح کے بعد) اس کو طلاق دے دے تب البتہ ان میاں بی بی پر باہم میل کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہے

[1] اس سے مراد طلاقِ بائن ہے کہ اس کے بعد بے محلل کے رجوع نہیں ہو سکتی۔ ۱۲
[2] اس کو فقہ کی اصطلاح میں محلل کہتے ہیں۔ ۱۲

ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
اگر ان دونوں کو یہ گمان ہو کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا کی
يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
(مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں جو سمجھ دار لوگوں کیواسطے صاف صاف بیان کرتا ہے اور جب تم اپنی بیبیوں کو طلاق
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ
دو اور ان کی مدت پوری ہونے کو آئے تو اچھے عنوان سے ان کو روک لو یا حسن سلوک سے بالکل رخصت
بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ
ہی کر دو اور انھیں تکلیف پہنچانے کے لئے نہ روکو تاکہ (پھر ان پر) زیادتی کرنے لگو اور جو
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ
ایسا کرے گا تو یقیناً اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا اور خدا کے احکام کو (کچھ) ہنسی ٹھٹھا نہ سمجھو اور
اللّٰهِ هُزُوًا ۟ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
خدا نے جو نعمتیں دی ہیں انھیں یاد کرو اور اس نے جو کتاب اور
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا
عقل کی باتیں تم پر نازل کیں ان سے تمھاری نصیحت کرتا ہے اور خدا سے
٢٩ ع ٣ ١٣ اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ وَاِذَا
ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا ہر چیز کو ضرور جانتا ہے، اور جب تم
طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مدت (عدہ) پوری کر لیں تو انھیں اپنے شوہروں کے
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو، جب آپس میں دونوں میاں بیوی شریعت کے موافق اچھی طرح مل
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
جل جائیں۔ یہ اسی شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
پر ایمان لا چکا ہو، یہی تمھارے حق میں بڑی پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور (اسکی خوبی) خدا خوب جانتا ہے
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
اور تم (دنیا) نہیں جانتے ہو اور (طلاق دینے کے بعد) جو شخص اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ
چاہے تو اس کی خاطر سے مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس ؎۱ دودھ پلائیں

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
اور جس کا وہ لڑکا ہے (باپ) اس پر ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ
کسی شخص کو زحمت نہیں دیجاتی مگر اس کی گنجائش بھر نہ ماں کا اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان گوارا کیا جائے

بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ
اور نہ جس کا لڑکا ہے (باپ) اس کا (بلکہ دستور کے مطابق دیا جائے) اور (اگر باپ نہ ہو تو دودھ پلانے کا

مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا
حق) اسی طرح وارث پر لازم ہے، پھر اگر (دو برس کے قبل) ماں باپ دونوں اپنی مرضی سے دودھ

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
بڑھائی کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی انا سے) دودھ

تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ
پلوانا چاہو تو اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے، بشرطیکہ جو تم نے دستور کے مطابق

مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ
مقرر کیا ہے ان کے حوالے کردو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
خدا ضرور دیکھتا ہے اور تم میں سے جو لوگ بی بیاں چھوڑ کر مرجائیں تو

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
یہ عورتیں چار مہینے دس روز (عدہ بھر) اپنے کو روکیں (اور دوسرا

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
نکاح نہ کریں) پھر جب (عدہ کی) مدت پوری کرلیں تو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ
شریعت کے مطابق جو کچھ اپنے حق میں کریں ؎۲ اس بارے میں تم پر کوئی الزام نہیں ہے اور

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ
جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے اور اگر تم (اس خوف سے کہ شاید کوئی دوسرا نکاح کرلے)

؎۱ اس سے واضح ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ دوسرے مقام پر خدا نے حمل اور رضاعت کا زمانہ تیس مہینے فرمایا ہے۔ اس میں سے دو برس منہا کر دینے کے بعد چھ مہینے بچتے ہیں۔ ۱۲

؎۲ مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی خواہش نکاحِ ثانی کی ہو اور اس بنا پر اپنا بناؤ سنگار کریں تو تم پر اس کا کوئی الزام نہیں ہے کہ اُن کو زیادہ دنوں تک سوگ پر کیوں نہ مجبور کیا، جیسا کہ عرب کا دستور تھا اور ہندوستان میں بھی مروج ہے کہ بیوہ ہونا دنیا و مافیہا سے بیکار ہو جانا ہے، نہ وہ خوشی کی کسی رسم میں شریک کی جائے گی، نہ اُس کے ہاتھ پاؤں مبارک سمجھے جائیں گے گویا اُس نے اپنے ہاتھوں شوہر کو مار ڈالا ہے۔ خدا رحم کرے۔ ۱۲

عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ

ان عورتوں سے اشارۃً نکاح کی (پس عدّہ) خواستگاری کرو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو

اَكْنَنْتُمْ فِيٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ

تو اس میں بھی تم پر کچھ الزام نہیں ہے کیوں کہ خدا کو معلوم ہے کہ (تم سے صبر نہ ہو سکے گا) اور ان عورتوں

وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا

سے نکاح کرنے کا خیال آئے گا لیکن چوری چھپے سے (نکاح کا) وعدہ نہ کرنا مگر یہ کہ ان سے اچھی بات

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

کہہ گذرو (تو مضائقہ نہیں) اور جب تک مقررہ میعاد گذر نہ جائے نکاح کا قصد

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

کبھی نہ کرنا اور سمجھ رکھو کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا

يَعْلَمُ مَا فِيٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

اس کو ضرور جانتا ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جان لو کہ

۳۰ ع ۴ ۱۴ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ

خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے، اور اگر تم نے اپنی بی بیوں کو ہاتھ تک نہ

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ

لگایا ہو اور نہ مہر ہی معیّن کیا ہو اس کے قبل ہی تم ان کو طلاق دیدو (تو اس میں بھی) تم پر

وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ

کچھ الزام نہیں ہے، ہاں ان عورتوں کے ساتھ (دستور کے مطابق) مالدار پر اپنی حیثیت کے موافق غریب پر اپنی حیثیت کے

قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

موافق (کپڑے روپے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے، نیکی کرنے والوں پر یہ بھی ایک حق ہے،

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ

اور اگر تم ان عورتوں کا مہر تو معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوتِ صحیحہ) کے قبل ہی طلاق

فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ

دے دو تو ان عورتوں کو مہر معین کا آدھا دے دو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود معاف

اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ

کردیں یا ان کا ولی جس کے ہاتھ میں اس کے نکاح کا اختیار ہو معاف کردے

النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَلَا تَنْسَوُا
(اب کچھ نہیں) اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخش دو تو پرہیزگاری سے بہت ہی قریب ہے اور
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (٢٣٧)
آپس کی بزرگی کو مت [1] بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے، اور
حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَ
(مسلمانو) تم تمام [2] نمازوں کی اور (خصوصًا) بیچ [3] والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی
قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (٢٣٨) فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ
کرو اور خاص خدا ہی کے واسطے (نماز میں) قنوت [4] پڑھنے والے ہو کر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو
رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ
(اور پوری نماز نہ پڑھ سکو) تو سوار یا پیدل (جس طرح بن پڑے پڑھ لو) پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو جس طرح
مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (٢٣٩) وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
خدا نے اپنے رسول کی معرفت) ان باتوں کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے، اسی طرح خدا کو یاد کرو اور تم میں سے جو لوگ
مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ښ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ
اپنی بی بیاں چھوڑ کر مر جائیں ان پر اپنی بی بیوں کے حق میں سال بھر تک کے نان و نفقہ اور (گھر سے)
مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا
نہ نکالنے کی وصیت کرنی (لازم) ہے، پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
(نکاح وغیرہ) سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر
مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (٢٤٠) وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ
کچھ الزام نہیں ہے اور خدا ہر شے پر غالب اور حکمت والا ہے، اور جن عورتوں کو (تعین [5] مہر اور
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَي الْمُتَّقِيْنَ (٢٤١) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
ہاتھ لگائے بغیر) طلاق دیدی جائے ان کے ساتھ (جوڑے روپے وغیرہ) سلوک کرنا لازم ہے (یہ بھی) پرہیزگاروں پر ایک حق ہے اسی طرح خدا تم لوگوں
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (٢٤٢) ۧ اَلَمْ تَرَ اِلَى
(کی ہدایت) کے واسطے اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے
الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ
حال) پر نظر نہیں کی، جو موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل بھاگے

[1] کیوں کہ عقلًا بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ تھوڑے سے مال کیواسطے تو تو میں میں سے درگذرے، مرد یہ چاہے کہ نصف کی جگہ پورا مہر دے نکلے اور اپنا احسان عورت پر رکھے اور عورت یہ چاہیے کہ میں کچھ نہ لوں کہ خواہ مخواہ کا احسان ہم پر کسی کا کیوں ہو ۱۲۔

[2] اس آیت میں خداوند عالم نے نمازوں کی پابندی سے ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ نمازِ پنجگانہ کی طرف ہے، کیوں کہ صلوٰت میں پانچ حروف ہیں اور ہر حرف سے ایک نماز کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے ۱۲۔

[3] اکثر روایات سے ثابت ہے کہ بیچ والی نماز سے مراد ظہر ہے اور اس کی تاکید زیادہ اس وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اور ایسے وقتوں میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی اور بیچ والی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح، ظہر، عصر میں سے یہ بیچ میں پڑتی ہے، اور حضرت رسولؐ نے بھی اسی سے ابتداء کی تھی اور بعضوں نے نمازِ عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیوں کہ دن اور رات کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے، اور بعض نے نمازِ صبح کو کہا ہے کیوں کہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے ۱۲۔

[4] احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے دعائے قنوت مراد ہے اور ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر بھی یہی ہے، اسی وجہ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے ۱۲۔

٣١
ع ٧
١٥

[5] اگرچہ عام مترجمین نے قید نہیں بڑھائی ہے مگر اس تخصیص کی ضرورت ہے ورنہ اس آیت کو منسوخ کہنا پڑے گا۔ ۱۲

الْمَوْتِ ۚ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ

اور دہ ہزاروں [1] آدمی تھے تو خدا نے اُن سے فرمایا کہ سبکے سب مرجاؤ (اور وہ مرگئے) پھر

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

خدا نے انھیں زندہ کیا، بے شک خدا لوگوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر لوگ اس کا شکریہ ادا

لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٢٤٣ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا

نہیں کرتے اور (مسلمانو!) خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا ضرور

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٤٤ مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ

(سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔ ہے کوئی جو خدا کو قرضِ حسنہ [2] دے تاکہ خدا

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ

اس کے مال کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دے اور خدا ہی تنگ دست کرتا ہے اور

يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٤٥ اَلَمْ تَرَ اِلَى

وہی کشائش دیتا ہے اور اسی کیطرف سبکے سب لوٹا دئے جاؤ گے (اے رسولؐ) کیا

الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ

تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل [3] کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی جب انھوں نے

قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِىْ

اپنے نبی (شمویل) سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم راہ خدا

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ

میں جہاد کریں (پیغمبر نے) فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے

الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ

تو تم نہ لڑو، کہنے لگے، جب ہم اپنے گھروں اور بال بچوں سے نکالے جا چکے تو پھر

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ

ہمیں کون سا عذر باقی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد نہ کریں پھر

اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا

جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو اُن میں سے چند [4] آدمیوں کے

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٢٤٦ وَقَالَ

سوا سب کے سب نے لڑنے سے منہ پھیرا اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے، اور اُن کے

---

[1] باختلافِ روایات چار یا آٹھ یا دس یا تیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے، آخر موت کے پنجے سے نہ چھوٹے اور سبکے سب مر کے ڈھیر ہو گئے، ایک عرصہ کے بعد حضرت عزقیل کا اُدھر سے گذر ہوا آپنے دعا کی، خدا کا حکم ہوا کہ جاؤ میں پانی لے کر ان پر چھڑکو، آپ چھڑکتے جاتے تھے اور لوگ زندہ ہوتے جاتے تھے، اور چوں کہ یہ واقعہ نوروز کے دن کا ہے اسی وجہ سے خدا نے اس دن ایک کا دوسرے پر پانی یا گلاب چھڑکنا سنت قرار دیا ہے، مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اس کو ہولی سے بدتر کر دیا۔۱۲

[2] خدا کو قرضِ حسنہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ اس کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب آخرت میں ملے گا اس سے اس کو قرض سے تعبیر کیا ہے، یہ مطلب نہیں کہ خدا کو قرض کی ضرورت ہے۔۱۲

[3] حضرت موسیٰ کے بعد، بنی اسرائیل چند روز تک تو صحیح رہے، کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے، مگر بے چین طبیعت کب تک چپ رہتی شرارتیں شروع کر دیں، خدا نے بھی جالوت بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا، اس نے انھیں خوب دِق کیا، تب ان لوگوں نے شمویل نبی کیطرف رجوع کیا۔۱۲

[4] تین سو تیرہ آدمی تھے۔۱۲

لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ
نبی نے ان سے کہا کہ بے شک خدا نے (تمھاری درخواست کے مطابق) طالوت لہ کو تمھارا بادشاہ مقرر
قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ
کیا (تب) کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیوں کر ہو سکتی ہے حالانکہ سلطنت کے حقدار ٢ہ اس سے زیادہ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ
تو ہم ہیں کیوں کہ اُسے تو مال کے (اعتبار) سے بھی فارغ البالی اتک (نصیب نہیں
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى
(نبی نے) کہا خدا نے اسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال میں نہ سہی) مگر علم اور جسم کا پھیلاؤ
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
تو اسی کا خدا نے زیادہ فرمایا ہے، اور خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا بڑی
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٤٧ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ
گنجائش والا اور واقف کار ہے، اور ان کے نبی نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ اس کے (منجانب اللہ)
مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ
بادشاہ ہونے کی یہ پہچان ہے کہ تمھارے پاس وہ صندوق ٣ہ آجائے گا جس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے
رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ
تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات میں سے بچا کھچا ہوگا جو موسیٰ اور ہارون کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے،
تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اور صندوق کو فرشتے اٹھائے ہوں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک اس میں تمھارے واسطے
مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٤٨ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ
پوری نشانی ہے پھر جب طالوت لشکر سمیت (شہر ایلیا سے) روانہ ہوا تو اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو
اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ
آگے) ایک نہر (ملے گی) (اس سے) یقیناً خدا تمھارے (صبر کی) آزمائش کرے گا پس جو شخص اس کا پانی پیے گا
وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
وہ مجھ سے (کچھ واسطہ) نہیں (رکھتا) اور جو اس کو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہوگا، مگر (ہاں) جو اپنے ہاتھ سے ایک
غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ
(آدھ چلو) بھر (کے پی) لے (تو کچھ حرج نہیں) پس ان لوگوں نے نہ مانا اور چند آدمیوں کے سوا سب کے سب اسکا پانی پی لیا

لہ جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شمویل نے دعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں سے جس کے آنے پر روغن جوش کھانے لگے اور عصا اس کے قد کے برابر ہو جائے اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ تصور کرو یہ سنکر بہت سے لوگ تن اٹھالیکر آئے مگر کچھ نہ ہوا جب طالوت آیا جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا تو روغن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی اس کے قد کے برابر ہو گیا، یہ دیکھ کر حضرت شمویل نے اسی کو بادشاہ بنایا۔۱۲

٢ہ جب حضرت شمویل نے طالوت کو بادشاہ بنایا تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے اعتراض کرنے اور بحثنے لگے کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس خزانہ مال تزک اور احتشام ہو اسی کو بادشاہ ہونا چاہئے، اور حضرت شمویل کا جواب تمدن کے قاعدہ پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہری تزک سے نہیں چلتا اس کے لئے علم و حکمت کے خزانے کی ضرورت ہے اور اسی کا لحاظ خداوند عالم نے بھی ہمیشہ ہر نبی یا خلیفہ کے مقرر کرنے میں رکھا ہے جمعیت اور غلبہ اور بھیڑ یا دھان خلقت کا اجماع کوئی چیز نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲۔

٣ہ اسی کا نام تابوت سکینہ ہے یہ وہ صندوق ہے جس میں حضرت موسیٰ کی ماں نے آپ کو بند کر کے دریا میں ڈال دیا تھا اور اس میں بہت سی چیزیں تبرک کی تھیں، کئی نبیوں کی تصویریں اور انکے گھروں کی نقلیں، ایک گھر یاقوت کا تھا اس میں جناب رسالتمآبؐ کی تصویر تھی، آپ نماز پڑھ رہے ہیں آپکے گرد آل و اصحاب خاص کا جھرمٹ ہے اور ایک نوجوان تلوار ہاتھ میں لیئے ہوئے ہے اور اسکی پیشانی پر لکھا ہوا ہے یہ پیغمبر کا چچا زاد بھائی ہے اور خدا اس کا مددگار ہے، اس صندوق میں حضرت موسیٰ کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترنجبین حضرت ہارون کا عمامہ اور جوتیاں وغیرہ وغیرہ بھی تھیں بنی اسرائیل اس صندوق کو بہت متبرک سمجھتے اور جب کسی لڑائی پر جاتے تو اس کو آگے آگے رکھتے۔ جب جالوت کو ان پر غلبہ ہوا تو اس صندوق کو بھی چھین لیا، جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑنے گئے تو جالوت کے لوگوں نے اس، یہ لوگ اسکو بہت غنیمت سمجھے اور اسکو فال نیک سمجھ کر قوی دل ہو گئے اور جم کر لڑنے لگے

ع ۳۲ ۶ ۱۶

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا

(خیر) جب طالوت اور جو مومنین ان کے ساتھ تھے لہ نہر سے پار ہوگئے تو (خاص مومنوں کے سوا) سب کے سب کہنے لگے

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

کہ ہم میں تو آج جالوت اور اس کی فوج سے لڑنے کی سکت نہیں مگر وہ لوگ جن کو یقین ہے

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

کہ (ایک دن) خدا کو منہ دکھانا ہے (بے دھڑک) بول اُٹھے کہ

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ

ایسا بہت ہوا ہے کہ خدا کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آگئی اور خدا صبر کرنیوالوں

الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا

کا ساتھی ہے، (غرض) جب یہ لوگ جالوت اور اس کی فوج کے مقابلہ کو نکلے تو دعا

رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا ۲

کی، اے میرے پروردگار ہمیں صبر کامل عطا فرما اور (میدانِ جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہمیں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ

کافروں پر فتح عطا کر، پھر تو ان لوگوں نے خدا کے حکم سے دشمنوں کو شکست دی اور

قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ

داؤد ٢ه نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو سلطنت وتدبیر وتمدن عطا کی اور علم (و

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

ہنر) جو چاہا انھیں (گویا) گھول کر پلادیا اور اگر خدا بعض لوگوں کے ذریعہ سے

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

بعض کا دفع (شر) نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا مگر خدا تو

ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

سارے جہان کے لوگوں پر فضل (ورحم) کرتا ہے (اے رسولؐ) یہ خدا کی سچی آیتیں ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ

جو ہم تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں اور بیشک تم

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

ضرور رسولوں میں سے ہو۔

لہ جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ مقابلہ کو نکلے تو گرمی کے دن تھے پیاس کے مارے پریشان ہوگئے، طالوت سے کہنے لگے کہ خدا سے دعا کرو کہ کوئی نہر بہا دے غرض جب یہ نہر ظاہر ہوئی اور طالوت نے سبکو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے جس نے ایک چُلّو پیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں، مگر جب یہ لوگ نہر کے کنارے پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منہ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڈگا کے پانی پیا، آخر ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے اور چلنے سے مجبور ہوگئے اور کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی اور جن لوگوں نے ایک چلّو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بجھ گئی ۱۲۔

٢ه طالوت اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مد مقابل طلب کیا مگر کوئی اس کے مقابلہ کو نہ نکلا، طالوت نے بنی اسرائیل سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اس کو میں اپنا آدھا ملک بھی دوں گا اور اپنی بیٹی بھی بیاہ دوں گا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی تب حضرت شموئیل نے فرمایا ایشا جو حضرت یعقوب کی اولاد میں تھا اس کے بیٹوں میں سے جس میں فلاں فلاں صفتیں پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہوگا، ایشا نے اپنے دسوں بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں بھی وہ علامات نہ پائے گئے آخر میں حضرت داؤد کو سامنے لایا گیا، بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کی گون نہ رکھتے تھے لیکن وہ سب تتمہ کی باتیں ان ہی میں پائی گئیں، غرض حضرت داؤد چلے اور راستہ چلتے ہوئے تین پتھر اٹھا لئے، ایک پتھر گوپھن میں رکھ کے جالوت کیطرف پھینکا، وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کیطرف سے توڑ کر نکل گیا، اور پھر بھی کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے، جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے اور طالوت کو نمایاں فتح ہوئی اور اس صلہ میں حضرت داؤد کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے، آپ کی سلطنت کا ذکر قرآن میں جا بجا ہے۔۱۲

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ

یہ سب رسول (جو) ہم نے بھیجے، ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض تو ایسے

مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا

ہیں جنسے خود خدا نے بات کی ان میں سے اور بعض کے (اور طرح پر) درجے بلند کیے اور مریم

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ

کے بیٹے عیسیٰ کو ایسے کیسے (روشن) معجزے عطا کئے اور روح القدس (جبرئیل) کے ذریعے اُن کی مدد کی

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ

اور اگر خدا چاہتا تو جو لوگ ان (پیغمبروں) کے بعد ہوئے وہ اپنے پاس

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ

معجزے آچکنے پر آپس میں نہ لڑمرتے مگر ان میں پھوٹ پڑ گئی پس ان میں

مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟

سے بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر ہوگئے، اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا

لڑتے مگر خدا وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے ایمان دارو! ۱ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے

مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ

اس دن کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں خرچ کرو) جس میں نہ تو (خرید) فروخت ہوگی نہ یاری (اور نہ

لَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

آشنائی) اور نہ سفارش (ہی کام آئے گی) اور کفر کرنے والے ہی تو ظلم ڈھاتے ہیں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

خدا ہی وہ (ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ

اس کو نہ اونگھ آتی ہے ۲ نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے

ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

کون ایسا ہے جو بدون اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے جو

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ

کچھ ان کے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے پیچھے (ہو چکا) ہے (خدا سب کو) جانتا ہے اور لوگ

۱ یہ حکم یا خاص زکوٰۃ کا ہے یا عام خیرات کا۔ ۱۲

۲ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کی قوم نے بے اکل بات پوچھی کہ اے موسیٰ تمہارا خدا بھی سوتا ہے، حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا، یہ بے وقوف لوگ جو کچھ کہتے ہیں، تو خوب جانتا ہے، حکم ہوا اے موسیٰ میں ابھی تم کو بتائے دیتا ہوں، اس کے بعد حکم ہوا کہ تم ایک شب و روز سونا نہیں، حضرت موسیٰ نہ سوئے، اس کے بعد خدا نے ایک فرشتے کی معرفت دو شیشے بھیجے اور حکم ہوا کہ دونوں کو دونوں ہاتھوں میں رات بھر لئے رہنا اور سونا نہیں، ایسا نہ ہو ٹوٹ جائیں، حضرت موسیٰ نے ہرچند ضبط کیا، اور اپنے کو سنبھالا مگر نیند آئی پر آئی، اور دونوں شیشے مل کر ٹوٹ گئے۔ اسی وقت خطاب ہوا کہ اے موسیٰ تم سے نیند میں دو شیشوں کی حفاظت نہ ہو سکی، اگر میں سو جاؤں تو سارے عالم کی نگہداشت کون کرے گا۔ ۱۲

۳۳ ع ۵ ۱

عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اس کے علم سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے (سکھائے) اسکی کرسی[1] سب آسمانوں اور

الْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اسپر (کچھ بھی) گراں نہیں اور وہ بڑا عالیشان بزرگ مرتبہ

لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں[2] کیونکہ ہدایت گمراہی سے (الگ) ظاہر ہو چکی تو جس شخص نے

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ

جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس نے وہ مضبوط

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ

رسی پکڑلی جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ)

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

سنتا (اور) جانتا ہے۔ خدا ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ

انھیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ

ان کے سرپرست شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال دیتے

اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ

ہیں، یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اے رسول)

اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ

کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس برتے پر کہ خدا نے اسے سلطنت دی تھی

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا

ابراہیم سے ان کے پروردگار کے بارے میں الجھ پڑا کہ جب ابراہیم نے (اس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ ہے جو لوگوں کو جلاتا

اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ

اور مارتا ہے تو وہ بھی (شیخی میں آکر) کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں (تمھارے خدا ہی میں کونسا کمال ہے) ابراہیم نے کہا (اچھا)

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ

خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا تم اس کو پچھم سے نکالو، اس پر وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا)

[1] آٹھواں آسمان یا اس کا علم یا اس کی سلطنت۔ ۱۲

[2] ابوالحصین انصاری کے دو بیٹے تھے اتفاقاً شام کے کچھ نصرانی تاجر مدینہ میں آئے اور انھیں بہکا کر نصرانی بنالے گئے، ابوالحصین نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ ان کو راستہ سے واپس بلوا لیجئے اور کچھ تنبیہ فرمایئے کہ وہ پھر اسلام قبول کرلیں۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

دین میں زبردستی نہیں

ع ۳۴

حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مناظرہ

كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾ۚ اَوْ كَالَّذِيْ

اور خدا ظالموں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا (اے رسول تمنے) مثلاً اس[۲] (بندے

مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ

کے حال) پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر (سے ہوکر) گزرا اور وہ ایسا اُجڑا تھا کہ اپنی چھتوں پر ڈھے کے

اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ

گر پڑا تھا یہ دیکھ کر وہ بندہ (کہنے لگا اللہ اب اس گاؤں کو (ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا اس پر خدا

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ

نے اس کو مار ڈالا تو اور سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو جلا اٹھایا (تب) پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے عرض کی

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

ایک دن پڑا رہا یا ایک دن سے بھی کم، فرمایا نہیں تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے، اب ذرا

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ

اپنے کھانے پینے (کی چیزوں کو) تو دیکھو کہ اُبسی تک نہیں اور ذرا اپنے گدھے (سواری کو) تو دیکھو کہ اسکی

اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى

ہڈیاں ڈھیر پڑی ہیں اور سب اس واسطے کیا ہے کہ لوگوں کے لیے تمھیں قدرت کا نمونہ بنائیں اور اچھا

الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا

اب اس گدھے کی ہڈیوں کی طرف نظر کرو کہ ہم کیوں کر ان کو جوڑ جاڑ ڈھانچہ بناتے ہیں پھر ان پر گوشت

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

چڑھاتے ہیں پس ان پر جب یہ ظاہر ہوا تو بیساختہ بول اُٹھے کہ (اب) میں بیقین کامل جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ

اور (اے رسول وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے (خدا سے) درخواست[۳] کی کہ اے میرے پروردگار تو مجھے بھی تو دکھا دے کہ تو مردہ کو

قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ

کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تمھیں (اسکا) یقین نہیں ابراہیم نے عرض کی (کیوں نہیں) مگر آنکھ سے دیکھنا اسلئے چاہتا ہوں

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ

کہ میرے دل کو پورا اطمینان ہو جائے، فرمایا (اچھا اگر یہ چاہتے ہو) تو چار پرندلو اور ان کو اپنے پاس منگوالو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو)

اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ

پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو اس کے بعد ان کو بلاؤ (پھر دیکھو تو کیوں کر)

[۱] نمرود کی آخری درخواست حضرت ابراہیمؑ سے یہ تھی کہ اگر تمہارا کوئی اور خدا ہے تو اس سے کہو کہ اپنا لشکر بھیجے اور میرا اس کا مقابلہ ہو، خدا نے اس کا غرور توڑنے کو مچھروں کا لشکر بھیجا کہ جس نے اس کے لشکر کو جہنم واصل کیا ۱۲

[۲] مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کون سی بستی تھی اور وہ شخص کون تھے، بعض کا قول ہے کہ وہ شخص حضرت عزیر تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی، جب بخت النصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیلیوں کا قلع قمع کر کے بیت المقدس کو جلا کر خاک کر دیا، اور انکی لاشوں کو درندوں نے کھایا تو حضرت عزیر کا اُدھر سے گذر ہوا اور تعجب کرنے لگے کیا ایسی اجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے، اس پر خدا نے ان کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلقاً خراب نہ ہوا اور ان کے بدن کو نظرِ خلائق سے بچائے رکھا، غرض جب حضرت عزیر دوبارہ زندہ ہوئے اور انکا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا، جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بوڑھا پایا اور خود گویا جوان تھے، لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جب اپنی لونڈی کو جسے بیس برس کا چھوڑ کر گئے تھے اور اب ایک سو بیس برس کی اندھی بڑھیا ہو گئی تھی اس کو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے تھے اپنے شانہ کا تل، جو بہت چمکدار تھا دکھایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیر ہیں، کیا خدا کی شان ہے کہ خود حضرت کا سن تو پچاس برس کا تھا اور بیٹے کا سن سو برس کا، اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں ۔۱۲

[۳] حضرت ابراہیم نے یہ درخواست اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت عزرائیل نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ خدا آپ کو اپنی دوستی کے مرتبہ پر فائز کرے گا اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ آپ کی خاطر سے مردہ جلائیگا، اس اشتیاق میں حضرت ابراہیمؑ شدید انتظار کے بعد موقع پا کر یہ درخواست کی جو پوری ہو گئی؛ اور حضرت ابراہیمؑ یہ درخواست

اور پانی کے حصہ کو دریا کے جانور کھاتے اور اوپر کے [بقیہ]

يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾

وہ سب کے سب تمہارے پاس دوڑتے چلے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بے شک غالب اور حکمت والا ہے [1]

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (خرچ) کی مثال

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ

اس دانہ کی سی ہے جس کی سات بالیاں نکلیں (اور) ہر بالی میں

مِائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ

سو (سو) دانے ہوں اور خدا جس کے لیے چاہتا ہے دونا کر دیتا ہے اور خدا

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي

بڑی گنجائش والا (اور ہر چیز سے) واقف ہے۔ جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا

اور پھر خرچ کرنے کے بعد کسی طرح کا احسان نہیں جتاتے ہیں اور نہ (جن پر احسان

أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کیا ہے ان کو) ستاتے ہیں ان کا اجر (وثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ (آخرت میں) ان پر کوئی خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے [2] (سائل کو) نرمی سے جواب دینا اور (اس کے اصرار پر نہ جھڑکنا بلکہ) درگذر

خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ

کرنا اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد (سائل کو) ایذا پہنچے اور خدا ہر شے سے بے پروا اور

حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ

بردبار ہے [2] ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل) کو ایذا دینے کی

بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ

وجہ سے اس شخص کی طرح اکارت مت کر دو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے [3] کے واسطے

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ

خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، تو اس کے خیرات کی مثال اس چکنی چٹان کی سی ہے جس پر

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ

کچھ خاک (پڑی ہوئی) ہو پھر اس پر زور و شور کا (بڑے بڑے قطروں والا) مینہ برسے اور اس کو مٹی بہا کے (چکنا چپڑا

ع ٣٥ / ٣ / ٣

حصہ کو خشکی کے جانور کھائے جاتے تھے اور پھر باہم لڑتے اور ایک دوسرے کو بھی کھائے جاتے تھے، یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم کو تعجب ہوا اور دعا کی۔ ۱۲

[1] ایک روایت ہے کہ وہ چاروں پرندے گدھ، بط، مور، مرغ تھے آپ نے سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سب کو ملا دیا اس کے بعد سب کو کوٹ پیس کر قیمہ سا کر سب ایک ہو گیا اس کے بعد دس حصے کر کے پہاڑوں پر رکھ دیئے اور چاروں کی چونچیں اپنے پاس رکھیں اس کے بعد چاروں کو پکارا تو ایک ایک ذرہ اپنی جگہ سے اڑ کر اس چونچ سے جا ملا اور اصلی صورت پر آ گیا اور حضرت ابراہیم قصداً ایک کی چونچ دوسرے کے بدن میں ملاتے تھے مگر وہ اس سے ہٹ کر اپنی ہی چونچ کی طرف رخ کرتا تھا۔ ۱۲

[2] منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی نے حضرت خضر سے فرمائش کی کہ مجھے حکمت کی کوئی بات بتایئے، حضرت خضر نے فرمایا کہ ثواب کی غرض سے فقیروں پر امیروں کی مہربانی کس قدر اچھی بات ہے۔ حضرت علی نے پوچھا کہ اس بارے میں اس سے بھی کوئی اچھی رائے ہے؟ کہا نہیں، آپ نے فرمایا خدا پر بھروسہ کر کے فقیروں کا امیروں پر تکبر کرنا اور احسان مند نہ ہونا اس سے بھی بہتر ہے، پھر آپ نے فرمایا جوانمردی چار ہیں (۱) دولت کے ساتھ انکسار (۲) عوض کا قابو پا کر درگذر کرنا (۳) باوجود دشمنی کے نصیحت کرنا (۴) بغیر احسان جتائے کچھ دینا۔ ۱۲

[3] ایک حدیث میں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ میرے واسطے عبادت کرتے ہیں میں اس کے عمل کو شریک ہی کے واسطے چھوڑ دیتا ہوں کہ اس سے اس کا ثواب لے لے مجھے کچھ کام نہیں۔ ۱۲

صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ

چھوڑ جائے (اسی طرح) ریاکار اپنی اُس خیرات یا اس کے ثواب میں سے جو انھوں نے کی ہے کسی چیز پر قبضہ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ

نہ پائیں گے، نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور خدا کافروں کو ہدایت کرکے (منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا) کرتا اور جو لوگ[1] خدا کی

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا

خوشنودی کے لئے اپنے دلی اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثل اُس (ہرے بھرے) باغ کی سی

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ ۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

ہے جو کسی ٹیلے یا ٹیکرے پر لگا ہوا ہو اور اس پر زور دشور سے پانی برسا تو

فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ

اپنے دوگنے پھل لایا، اور اگر اس پر بڑے دھڑلے کا پانی نہ برسا تو اس کے لئے ہلکی پھوار ہی کافی ہے اور جو کچھ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

تم کرتے ہو خدا اس کی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے، بھلا تم میں کوئی بھی اس کو پسند کرے گا کہ اس کے لئے کھجوروں

تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ

اور انگوروں کا ایک باغ ہو اس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور اس کے لئے اس میں طرح طرح کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

میوے ہوں اور (اب) اس کو بڑھاپے نے گھیر لیا ہے اور اس کے (چھوٹے چھوٹے) ناتوان

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ

کمزور بچے ہیں کہ یکبارگی اس باغ پر ایسا بگولا آپڑا جس میں آگ (بھری) تھی کہ وہ باغ جل بھن

نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

کر رہ گیا، خدا اپنے احکام کو تم لوگوں سے یوں صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو اے

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ ٣٦ ع ٦ ۴

ایمان والو! اپنی پاک کمائی اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمھارے لئے زمین سے پیدا کی

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا

ہیں (خدا کی راہ میں) خرچ کرو اور بُرے مال کو (خدا کی راہ میں) دینے کا قصد بھی نہ کرو

تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ

حالاں کہ اگر کوئی ایسا مال تم کو دینا چاہے تو تم (اپنی خوشی سے) اس کے لینے والے

[1] حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں سے تعجب ہے جو اپنا مال خرچ کرکے غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں کہ وہ آزادوں پر احسان کرکے ان کو ہمیشہ اپنا غلام کیوں نہیں بنائے رکھتے۔ ۱۲

إِلَّآ أَن تُغْمِضُوا۟ فِيهِ ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾
نہیں ہو مگر یہ کہ اس کے لینے میں (عمداً عہ) آنکھ چراؤ اور جانے رہو کہ خدا بیشک بے نیاز (اور)

ٱلشَّيْطَـٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِٱلْفَحْشَآءِ ۖ
سزاوار حمد ہے شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے لہ اور بری بات (بخل) کا تم کو حکم کرتا ہے

وَٱللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ
اور خدا تم سے اپنی بخشش اور فضل (و کرم) کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا

عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِى ٱلْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ ٱلْحِكْمَةَ
(اور سب باتوں کا) جاننے والا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو

فَقَدْ أُوتِىَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ ﴿٢٦٩﴾
(خدا کیطرف سے) حکمت کہ عطا کی گئی، تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسے خوبیوں کی بڑی دولت

وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ
ہاتھ لگی، اور عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا

ٱللَّهَ يَعْلَمُهُۥ ۗ وَمَا لِلظَّـٰلِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِن
کوئی منت مانو خدا اس کو ضرور جانتا ہے، اور (یہ بھی یاد رہے) کہ ظالموں کا (جو خدا کا حق مار کر

تُبْدُوا۟ ٱلصَّدَقَـٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا
اوروں کی نذر کرتے ہیں قیامت میں) کوئی مددگار نہ ہوگا، اگر خیرات کو ظاہر میں دو

ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّـَٔا
تو (یہ ظاہر کر کے دینا) بھی اچھا اور اگر اسے چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو تو یہ (چھپا کر دینا)

تِكُمْ ۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَىٰهُمْ
تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور ایسے دینے کو خدا تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دے گا اور جو کچھ

وَلَـٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِى مَن يَشَآءُ ۗ وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ
تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (اے رسولؐ) ان کا منزل مقصود تک پہنچانا تمہارا فرض نہیں

فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ ٱللَّهِ ۚ
(تمہارا کام) صرف راستہ دکھانا ہے مگر ہاں خدا جس کو چاہے منزل مقصود تک پہونچا دے اور (لوگو)

وَمَا تُنفِقُوا۟ مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا
تم جو کچھ نیک کام میں خرچ کرو گے تو اپنے لئے، اور تم تو خدا کی خوشنودی کے سوا اور کام میں خرچ

لہ یعنی شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر ہم اپنے مال میں سے محتاجوں کو دیدیں گے تو خود محتاج ہو جائینگے، یہ خیال تمہارا غلط ہے اور شیطان تم کو بہکاتا ہے، مگر ہاں اپنی حیثیت کا لحاظ ضروری ہے۔ ۱۲

عہ دیدہ و دانستہ

کہ اس میں اختلاف ہے کہ حکمت سے کیا مراد ہے، بعض نے علم قرآن، اور بعض نے اطاعت خدا اور معرفت امام زمانہ مراد لی ہے، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کی معرفت اور حلال و حرام کا جاننا مقصود ہے مگر حق یہ ہے کہ اس سے وہ تمام امور جن سے دین و دنیا کی اصلاح ہو مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

کرتے ہی نہیں ہو اور جو کچھ تم نیک کام میں خرچ کرو گے (قیامت میں) تم کو بھرپور واپس ملے گا اور تمہارا حق نہ مارا

اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ

جائے گا (یہ خیرات) خاص ان حاجتمندوں کیلیے ہے جو خدا کی راہ میں گھر گئے ہوں (اور اگر) رُوئے زمین پر (جانا چاہیں

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ

تو ان کی صورت سے تاڑ جائے لہ (کہ یہ محتاج ہیں اگرچہ) لوگوں سے چمٹ کے سوال نہیں کرتے اور

لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

جو کچھ بھی تم نیک کام میں خرچ کرتے ہو خدا اس کو ضرور جانتا ہے' جو لوگ ٢ھ رات کو دن کو چھپا کے

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

یا دکھا کے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

کے پاس ہے اور (قیامت میں) نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾

جو لوگ ٣ھ سود کھاتے ہیں وہ قیامت میں کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ

شخص کی طرح کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے لپٹ کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو

الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

یہ اس وجہ سے کہ وہ اس کے قائل ہوگئے کہ جیسا بکری کا معاملہ ویسا ہی سود کا

قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ

معاملہ حالانکہ بکری کو تو خدا نے حلال کیا اور سود کو حرام کر دیا پس

وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کیطرف سے نصیحت (ممانعت) آئی، اور وہ باز آگیا

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ

تو (اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے) جو سود لے چکا وہ تو اس کا امر (معاملہ) خدا کے حوالے ہے

خیرات کا حق

لہ ان کی پہچان یہ ہے، رنگ زرد، بدن ناتوان، کمر خمیدہ - ١٢

حضرت علیؓ کی خیرات

٢ھ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس کل چار درہم تھے کہ آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر اسی وقت یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی، دیکھو تفسیر کشاف، صفحہ ٢٨٦، سطر ١٧، مطبوعہ مصر ١٢۔

ع ٣٧ / ٧ / ٥

٣ھ اگرچہ یہاں پر خداوند عالم نے سود کی عام طور پر ممانعت کی ہے مگر کچھ قسمیں اسکی مستثنٰی بھی ہیں، مثلاً مسلمانوں کا کفار سے لینا، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ سود ہی نہیں ہے، کیوں کہ کفار کا مال کلیتہً ہمارا مال ہے، ہم جس طرح چاہیں، اگر شارع نے کسی خاص عنوان کو منع نہ کر دیا ہو لے سکتے ہیں، اسی وجہ سے توریت میں ہے کہ خدا کی جماعت سے سود نہ لیا جائے جس سے کفار یقیناً خارج ہیں - ١٢

سود کا حکم

وقف غفران

وقف لازم

عَادَ فَأُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾
اور جو مناہی کے بعد پھر سود لے (یا بکری) اور سود کے معاملہ کو یکساں بتائے جائے تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں،
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
اور وہ ہمیشہ جہنم ہی میں [1] رہیں گے، خدا سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے
كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
گنا ہگار ہیں خدا انہیں دوست نہیں رکھتا (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
اور پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دیا کئے ان کے لئے البتہ ان کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار
رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا
کے پاس ہے، اور (قیامت میں) نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہوں گے،
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِىَ مِنَ الرِّبٰوٓا
اے ایمان والو خدا سے ڈرو! اور جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے اگر تم سچے مومن ہو تو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا
چھوڑ دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا [2] اور اس کے رسولؐ سے لڑنے کے لئے تیار
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رہو اور اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے، نہ تم کسی
رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَ
کا زبردستی نقصان کرو اور نہ تم پر زبردستی کی جائے گی، اور اگر کوئی
اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ
تنگ دست (تمہارا قرض دار ہو) تو اُسے خوش حالی تک کی مہلت (دو) اور اگر
تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا
تم سمجھو تو تمہارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ (اصل بھی) بخش دو، اور اس دن سے
يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ
ڈرو جس دن تم سب کے سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر جو کچھ جس شخص نے کیا ہے
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی، اے ایمان دارو جب ایک

[1] یہ اُن لوگوں کا حکم ہے جو سود کو حلال جان کر لیں۔ ۱۲
[2] اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے سود اور اس کے کھانے والے اور اس کے خرید و فروخت کرنے والے اس کے کاتب و گواہ سب پر لعنت کی ہے۔ ۱۲

ع ۳۸ ۸ ٦

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ

میعاد مقرر تک کے لئے آپس میں لین دین کرو تو اُسے لکھا (پڑھی کرلیا) کرو اور لکھنے والے کو

وَ لْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ

چاہئے کہ تمہارے درمیان (تمہارے قول و قرار کو) انصاف سے (ٹھیک ٹھیک) لکھے اور لکھنے والے کو لکھنے

اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ

سے انکار نہ کرنا چاہئے (بلکہ) جس طرح خدا نے اسے (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے (اسی طرح) اس کو بھی (بے عذر) لکھ

عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ

چاہیے اور جس کے ذمہ قرض عائد ہوتا ہے اس کو چاہیے کہ (تمسک) کی عبارت بتا تا جائے اور خدا سے جو اسکا اپنی

شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ

پالنے والا ہے ڈرتا رہے اور (بتانے میں) اور قرض دینے والے کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے اور اگر قرض

ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

لینے والا کم عقل یا معذور یا خود تمسک کا مطلب لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا سرپرست ٹھیک ٹھیک

وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ

انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے جن لوگوں کو تم گواہی کے لئے پسند کرو (کم سے کم)

رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ

دو مردوں کی گواہی کرالیا کرو، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو (کم سے کم) ایک مرد اور دو عورتیں

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا

(کیوں کہ) ان دونوں میں سے اگر ایک بھول جائیگی تو ایک دوسری کو یاد دلادے گی،

فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ

اور جب گواہ حکام [1] کے سامنے (گواہی کے لئے) بلائے جائیں تو حاضر ہونے سے انکار

اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ

نہ کریں اور قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد معین تک کی (دستاویز)

كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ

لکھوانے میں کاہلی نہ کرو، خدا کے نزدیک یہ لکھا پڑھی بہت ہی منصفانہ کارروائی ہے اور گواہی

لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

کے لئے بھی بہت مضبوطی ہے، اور بہت قرین (قیاس) ہے کہ تم آئندہ کسی طرح کے شک و شبہ میں پڑو

قرض لینے دینے کا طریقہ

[1] یعنی کچہری میں گواہی دینے کے لئے، کیوں کہ اس کی گواہی پر حق کا دار و مدار ہے، اور حق تلفی ناجائز ہے، مگر جب حاکم عادل ہو۔ ۱۲

گواہی سے منہ نہ موڑو

حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
مگر جب نقدا نقدی سودا ہو، جو تم لوگ آپس میں الٹ پھیر کیا کرتے ہو اس کی (دستاویز) کے نہ لکھنے میں
اَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ
تم پر کچھ الزام نہیں ہے (ہاں) اور جب اس طرح کی خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۗ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ
اور کاتب (دستاویز) اور گواہ کو ؎۱ ضرر نہ پہنچایا جائے، اور اگر تم ایسا کر بیٹھو تو یہ ضرور تمھاری شرارت ہے
بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
اور خدا سے ڈرو خدا تم کو (معاملے کی صفائی) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور اگر تم
عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا
سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے (اور قرض دینا ہو) تو رہن یا قبضہ رکھ لو اور اگر تم میں
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۗ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
سے ایک کا ایک اعتبار ہو تو (یونہی قرض دے سکتا ہے مگر) پھر جس شخص پر اعتبار کیا گیا ہے (قرض
فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۗ
لینے والا) اس کو چاہیے کہ قرض دینے والے کی امانت (قرض) پوری پوری ادا کردے اور
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۗ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ
اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے (مسلمانو) تم گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو چھپائے گا تو بیشک اس کا دل
۳۹ ع۲ قَلْبُهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ لِلّٰهِ مَا فِي
گنہگار ہے اور تم لوگ جو کرتے ہو خدا اس کو خوب جانتا ہے، جو کچھ آسمانوں میں
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ
ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور جو کچھ تمھارے
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کر دیا اسکو چھپاؤ خدا تم سے اس کا حساب لے گا پھر جس کو چاہے بخشدے
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
؎۲ اور جس پر چاہے عذاب کرے، اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (ہمارے) پیغمبر
قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
(محمدؐ) جو کچھ ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر

؎۱ کہ اس کو زبردستی پکڑ کے لکھوائے یا گواہ بننے پر مجبور نہ کرے۔۱۲
؎۲ احادیث میں وارد ہے کہ خدا چند چیزوں پر عذاب نہ کرے گا۔ (۱) بے ہودہ وسوسے، کیوں کہ اس میں انسان مجبور ہے (۲) خطا، نسیان جہل (۳) طاقت سے باہر (۴) مجبوری۔۱۲۔

دستاویز کا موقع نہ ہو تو رہن رکھو

گواہی نہ چھپاؤ

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ

ایمان لائے اور ان کے (ساتھ) مومنین بھی (سب کے) سب، خدا اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں

وَ رُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَ قَالُوْا

اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفرقی نہیں

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

کرتے، اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم نے (تیرا ارشاد) سنا اور مان لیا، پروردگارا

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ

ہمیں تیری ہی مغفرت (کی خواہش ہے) اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے، خدا کسی کو اس کی طاقت

وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ

سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، اس نے اچھا کام کیا تو اپنے نفع کیلیے اور برا کام کیا تو اس کا (وبال) اسی پر

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

پڑے گا، اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہماری گرفت نہ کر، اے ہمارے پروردگار

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا

ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے اگلے لوگوں پر بوجھ ڈالا تھا[۱] اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۫ وَ اغْفِرْ لَنَا ۫ وَ ارْحَمْنَا ۫

ہمیں طاقت نہ ہو ہم سے نہ اٹھوا، اور ہمارے قصوروں سے درگذر کر اور ہمارے گناہوں کو

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

(آیاتہا ۲۰۰) (۳) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (۸۹) (رکوعاتہا ۲۰)

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوئی اس کی دو سو آیتیں ہیں اور بیس رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؕ ﴿۲﴾ نَزَّلَ

الم، اللہ ہی وہ (خدا) جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے، وہی زندہ اور سارے جہان کا سنبھالنے والا

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

ہے (اے رسول) اسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو (آسمانی کتابیں پہلے سے) اس کے سامنے موجود ہیں انکی

[۱] اگلے پیغمبروں کی امت پر ہماری نسبت احکام بہت سخت تھے، مثلاً رات دن میں پچاس وقت کی نمازیں، مال کا چوتھائی حصہ زکوٰۃ نجاست لگنے سے کپڑے کو کتر دینا مسجد کے سوا اور دوسری جگہ نماز نہ پڑھنا، تیمم سے نماز صحیح نہ ہونا، گناہ کرنے پر اس کی نشانی گناہگار کی پیشانی پر ظاہر ہو جانا، گھر میں گناہ کیا تو دروازہ پر لکھ جانا وغیرہ وغیرہ حضرت رسول کی برکت سے یہ سب تکلیفیں ہم سے اٹھالی گئیں - ۱۲

ع ۳ ۴۰ ۸

(نصف)

(نے حاشیہ صفحہ ۶۷ پر)

وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى

تصدیق کرتی ہے اور اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کیواسطے توریت و انجیل نازل کی اور حق و باطل

لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

میں تمیز دینے والی کتاب قرآن، نازل کی، بیشک جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو نہ مانا ان کے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو

لیے سخت عذاب ہے، اور خدا ہر چیز پر غالب بدلہ لینے والا ہے، بےشک

انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے (نہ) زمین میں نہ آسمان میں، وہی

وَ لَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ

تو وہ (خدا) ہے جو ماں کے پیٹ میں تمھاری صورت جیسی چاہتا ہے بنا تا

كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ

ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (اے رسولؐ)

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

وہی وہ خدا ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی، اس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں وہی (عمل کرنے

هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

کے لئے) اصل (و بنیاد) کتاب ہیں اور کچھ (آیتیں) متشابہ (گول گول جس کے معنی میں سے پہلو نکل سکتے ہیں)

فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ انھیں آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد برپا کریں

الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا

اور اس خیال سے کہ انھیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ پر

اللّٰهُ ۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ

فائز ہیں ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے

مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾

(یہ) سب (محکم ہو یا متشابہ) ہمارے پروردگار کیطرف سے ہے، اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں (اور دعا کرتے ہیں)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا

اے ہمارے پالنے والے ہمارے دل کو ہدایت کرنے کے بعد ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦)

۵ اس سورہ میں خدائے عالم و دانا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے، میں اجمالاً چند کو عرض کرتا ہوں۔ (۱) اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا۔ (۲) کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق (۳) ائمہ معصومین کا تمامیٔ عالم خصوصاً علم قرآن میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا (۴) جنگِ بدر کا قصہ (۵) انسان کا حریص الطبع ہونا، (۶) خداوند عالم کا عدل (۷) اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان (۸) قتلِ انبیا کی سزا (۹) خدا ہی کا اصل مالک ہونا، جسے چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے فقیر بنا دے (۱۰) تقیہ کا حکم (۱۱) رسول کی اطاعت کا واجب ہونا (۱۲) حضرت مریم کا قصہ (۱۳) حضرت یحییٰ کا قصہ (۱۴) حضرت عیسیٰ کا قصہ اور ان کی نبوت کی تصدیق (۱۵) نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ (۱٦) حضرت علی کا نفسِ رسول اور حضرت حسنینؑ کا ابن رسولؐ ہونا۔ (۱۷) یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت (۱۸) خیرات کی ترغیب (۱۹) خانۂ کعبہ کی فضیلت (۲۰) اس امت کی تعریف (۲۱) قیامت کے تذکرے (۲۲) کفار کے ساتھ برتاؤ (۲۳) جنگ احد کا واقعہ (۲۴) موت کی حقیقت اور اس کی یاد دہی (۲۵) مومنین کی تعریف وغیرہ۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا

۵ انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں فرمایا جن کے ہاتھ نیکی کریں، زبان سچی، دل مستقیم ہوں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ صفات حضرت رسولؐ اور ائمہ معصومین کے سوا کسی میں پائے نہیں گئے، کیونکہ ان حضرات کے سوا اس امت میں کوئی ایسا نہیں کہ جن کے ہاتھوں نے نیکی کے سوا ظلم، زبان نے سچ کے سوا جھوٹ، دل نے استقامت کے سوا کجی، اور پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار ہی نہ کیا ہو، دیکھو تفسیر دُرِّ منثور، جلد ۲، صفحہ ، مطبوعہ مصر۔ ۱۲

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ رَبَّنَآ
عطا فرما اس میں تو شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے اے ہمارے پروردگار بیشک تو ایک ایک
اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
دن جس کے آنے میں کوئی شبہہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کرے گا (تو ہم پر نظر عنایت رکھے) بیشک خدا
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ
اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کو خدا (کے عذاب)
تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
سے نہ ان کے مال ہی کچھ بچا سکیں گے، نہ ان کی اولاد (کچھ کام آئے گی) اور یہی لوگ جہنم
شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَاْبِ اٰلِ
کے ایندھن ہوں گے (ان کی بھی) قوم فرعون اور ان سے پہلے والوں
فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
کی سی حالت ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو خدا نے انھیں ان کے گناہوں کی
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾
پاداش میں لے ڈالا اور خدا سخت سزا دینے والا ہے (اے رسولؐ) جن لوگوں نے کفر
قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى
اختیار کیا ان سے کہدو کہ بہت جلد تم (مسلمانوں کے مقابلے میں) مغلوب ہو گے اور جہنم
جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ
میں اکٹھا کئے جاؤ گے اور وہ (کیا) بُرا ٹھکانا ہے، بیشک تمہارے سمجھنے کے واسطے ان دو (مخالف)
فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ
گروہوں میں جو (بدر کی لڑائی میں) ایک دوسرے کے ساتھ گتھ گئے (رسول کی سچائی کی) بڑی
اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَ
بھاری نشانی ہے کہ ایک گروہ خدا کی راہ میں جہاد کرتا تھا اور دوسرا کافروں کا جن کو مسلمان
اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
اپنی آنکھ سے دوگنا دیکھ رہے تھے (مگر خدا نے قلیل ہی کو فتح دی) اور خدا اپنی مدد سے جسکو چاہتا
لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ
ہے تائید کرتا ہے، بیشک آنکھ والوں کیواسطے اس واقعہ میں بڑی عبرت [1] ہے (دنیا میں) لوگوں کو ان کی

ع ١ / ٩ / ٩

[1] بدر کی لڑائی اسلام کی پہلی لڑائی ہے، جس میں مسلمان کل تین سو تیرہ آدمی اور ان میں سے کل دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے، ایک حضرت مقداد اور دوسرے مرثد، باقی سب پیدل تھے، اور کل چھ آدمی زرہ پوش تھے، باقی یوں ہی، اور کفار کے لشکر میں سو آدمی تو سوار اور کل کے کل ہتھیار بند، اور مسلمانوں کے لشکر کے علمبردار حضرت علیؓ تھے غرض باوجود قلت اور کمزوری کے خدا نے ان کو فتح دی - ١٢

مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
مرغوب چیزیں (مثلاً) بی بیوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے بڑے بڑے لگے ہوئے
الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ
ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ الفت بھلی کر کے
وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ
دکھادی گئی ہے یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا) اچھا ٹھکانا تو خدا ہی
حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ
کے ہاں ہے (اے رسول) ان لوگوں سے کہو کہ کیا میں تم کو ان سب چیزوں سے بہتر چیز بتادوں
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
(اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں (بہشت کے) وہ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، اس کے علاوہ ان کے لئے
وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ
صاف ستھری بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی ہے اور خدا (اپنے) ان بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
جو (یہ) دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے ہم (بے تامل) ایمان لائے ہیں، پس تو ہمارے
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ
گناہوں کو بخش دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا (یہی لوگ ہیں) صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے
الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾
اور (خدا کے) فرمانبردار اور (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور پچھلی راتوں میں (خدا سے توبہ) استغفار
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا
کرنے والے خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی
الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ؕ
معبود (قابل پرستش) نہیں ہے اور وہ خدا عدل و انصاف کے ساتھ (کاروبار عالم کا) سنبھالنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۛ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
نہیں (وہی ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (سچا) دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے اور اہل کتاب نے

النصف

أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا

جو (اس دین حق سے) اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور (اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد (ہی کیا)

بَيْنَهُمْ ۚ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

ہے) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا تو (وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا (اس سے) بہت جلد حساب

الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ

لینے والا ہے (اے رسولؐ) پس اگر یہ لوگ تم سے (خواہ مخواہ) حجت کریں تو کہہ دو کہ میں نے خدا کے آگے اپنا سر تسلیم

مَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْأُمِّيّٖنَ

خم [1] کر دیا اور جو میرے تابع ہیں (انھوں نے بھی) اور (اے رسولؐ) تم اہل کتاب اور جاہلوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی

ءَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا

اسلام لائے ہو (یا نہیں) پس اگر اسلام لائے ہیں تو بے کھٹکے راہِ راست پر آ گئے، اور اگر منہ پھیریں تو (اے

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ إِنَّ

رسولؐ) تم پر صرف پیغام (اسلام) پہنچا دینا فرض ہے (بس) اور خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ رہا ہے، بیشک

الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور ناحق پیغمبروں کو قتل کرتے ہیں اور ان [2] لوگوں کو بھی

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ

قتل کرتے ہیں جو (انھیں) انصاف کرنے کا حکم کرتے ہیں تو (اے رسولؐ) تم ان لوگوں کو

مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو یہی وہ (بدنصیب) لوگ ہیں جن کا سارا کیا کرایا

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت گیا اور کوئی ان کا مددگار نہیں (اے رسولؐ) کیا تم نے

نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

ان [3] (علمائے یہود) کے حال پر نظر نہیں کی جن کو (فہم) کتاب (توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا

الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ إِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

(اب) ان کو کتاب خدا کیطرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہی (کتاب) ان کے جھگڑے کا فیصلہ کر دے اس پر

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ

بھی ان میں کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور یہی لوگ روگردانی کرنے والے ہیں، یہ اس وجہ سے

[1] اس آیت کے لفظی معنی تو یہ ہوئے کہ میں نے اپنے منھ کو خدا کے واسطے جھکا دیا مگر چونکہ اُردو محاورات میں منھ کی جگہ سر اور گردن کو استعمال کرتے ہیں اور سر جھکانا اور گردن جھکانا بولتے ہیں اسوجہ سے میں نے منھ کی جگہ سر استعمال کیا ہے ۱۲۔ [2] یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ ان لوگوں نے ایک روز میں پہر دن چڑھتے چڑھتے ۴۳ نبیوں کو قتل ڈالا تھا، ان کمبختوں کی نصیحت کے واسطے ۱۱۲ خدا کے نیک بندے اٹھ کھڑے ہوئے اس پر ان شریروں نے ان بیچاروں کو بھی تہ تیغ کر دیا، اور چونکہ حضرت رسولؐ کے زمانے کے یہودی بھی اس ناشائستہ حرکت سے خوش تھے

۲
ع ۱۱
۱۰

ان کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی، اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس نے انبیاء یا نیک کام کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے بندوں کو قتل کیا ہو، اسی بنا پر حضرت رسولؐ نے عمار یاسرؓ سے فرمایا تھا کہ تم کو ایک باغی گروہ قتل کریگا اور تو ان کو بہشت کیطرف بلاتا ہوگا، اور وہ تجھے دوزخ کیطرف بلائیں گے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ حضرت علیؑ امیر معاویہ کے مقابلہ میں حق پر تھے اور وہ لوگ ناحق پر تھے اور حضرتؑ کے ساتھی جنتی اور طرفِ مقابل جہنمی تھے ۱۲

[3] توریت میں شوہر دار عورت اور بی بی والے مرد کے زنا کی سزا سنگسار کرنا تھی ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیل میں ایک ایسے ہی مرد اور عورت نے زنا کیا تھا، شرارت تو گویا ان کی گھٹی میں تھی، وہ دونوں تھے خوشحال ان کے علماء کو یہ فکر ہوئی کہ کسی حیلے سے ان دونوں کو سزا سے بچانا چاہیے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱ پر)

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ
ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دنوں کے سوا جہنم کی آگ چھوئے گی بھی تو نہیں جو افترا
وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ
پردازیاں یہ لوگ برابر کرتے آئے ہیں اسی نے ان کو دین میں بھی دھوکا دیا ہے، پھر ان کی کیا گت
اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ
بنے گی جب ہم ان کو ایک دن (قیامت) جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اکٹھا کریں گے اور ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
پورا بدلا دیا جائے گا اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی (اے رسول) تم تو یہ دعا مانگو کہ اے خدا تمام عالم کے مالک
مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ
تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے عزت دے اور تو ہی جسے چاہے ذلت دے، ہر طرح
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ
کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو (ہی) ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو
مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
(بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور تو ہی
قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور تو ہی بے جان
الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْـحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ
(انڈا نطفہ وغیرہ سے) جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان (نطفہ وغیرہ)
مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا
نکالتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے، مومنین
يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ
مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ
تو اس سے خدا سے کچھ سروکار نہیں مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی
فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ
طرح ان (کے شر) سے بچنا چاہو تو (خیر) اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۰)
اور تو کچھ بن نہ پڑا بیٹھے بیٹھے یہ سوجھی کہ اس کا فیصلہ نئے پیغمبر سے کرانا چاہیے یہ ٹھان کر حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے، یہاں رعایت کا نام کہاں تھا، مکاری سے بھی کچھ کام نہ چلا آپ نے توریت کے موافق سنگساری کا حکم دیا، یہ بدنصیب علماء حضرتؐ کو اُمّی سمجھ کر بول اٹھے کہ توریت میں یہ حکم نہیں ہے، غرض کہ توریت آئی تو یہ لوگ اپنی جبلی شرارت سے یہاں بھی نہ چوکے اور اس آیت کو چھوڑ کر اور آیتیں قبل و بعد کی پڑھ گئے، عبداللہ ابن سلام جو پہلے یہودی اور تازہ مسلمان تھے اور توریت اُن کو یاد تھی انھوں نے توریت ان کے ہاتھ سے لے کر اس آیت کو پڑھ دیا اور ان کی چوری پکڑی گئی اس قصہ کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ۱۲

صفحہ ہذا
لہ اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ تولّا ہر شخص کے لئے ایک ضروری رکن ہے، کیوں کہ ایمان داروں سے تولّا اور مخالفین سے بیزاری اور علیحدگی کرنا اخلاق کا ایک بہت بڑا گُر ہے، اور اس سے کوئی مذہب خالی نہیں۔ ۱۲

ٹہ اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے کیوں کہ یہی خدا اور اس کے انبیاء و ائمہ اور اخلاقی حکمار کا دین ہے کیونکہ کام تو یا حرکت ہے یا سکون، اور حرکت و سکون میں فی نفسہٖ نہ کوئی برائی ہے نہ بھلائی، بلکہ بھلائی اور برائی کا دارومدار اس کی غایت پر ہے، مثلاً یہی نماز اگر قربت سے ہو تو عبادت ہے، ریا سے ہو تو معصیت، جھوٹ اگر بیان حقیقت کی غرض سے ہو تو عبث دھوکا، گمراہ کرنا کہلائے گا اور اگر مصلحت آمیز یا اصلاح بین الناس مقصود ہو تو ممدوح ہے اور اگر کسی کی جان بچانا ہو تو بطریقِ اولیٰ، اسی کا نام تقیہ ہے اور اسی کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے: "دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" ۱۲

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا

اور خدا ہی کیطرف لوٹ کر جانا ہے (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہدو کہ جو کچھ تمہارے دلوں

مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ

میں ہے، تم خواہ اُسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہرحال) خدا تو اسے جانتا ہے اور، اور جو کچھ آسمانوں

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے اور اس

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے اور جو کچھ برائی

مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ

کی ہے اس کو موجود (پائے گا (اور) آرزو کرے گا کہ کاش اس کی بدی اور اسکے

اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ

درمیان میں زمانۂ دراز (حائل) ہو جاتا اور خدا تم کو اپنے ہی سے

نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

ڈراتا ہے اور (اپنے) بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان بھی) ہے اے رسولؐ ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ

تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی لہ کرو کہ خدا (بھی) تم کو دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

گناہ بخش دے گا، اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسولؐ) کہہ دو کہ خدا اور

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

رسولؐ کی فرمانبرداری کرو، پھر اگر یہ لوگ اس سے سرتابی کریں تو (سمجھ لیں کہ) خدا کافروں کو

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ

ہرگز دوست نہیں رکھتا، بیشک خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ؎۲ ابراہیم اور خاندان

عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ

عمران کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے بعض کی اولاد ؎۳ کو بعض سے اور خدا (سب کی)

وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ

سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب عمران ؎۴ کی بی بی (حنہ)

اتباع رسولؐ

؎۱ خداوند عالم نے اپنی محبت کی کسوٹی حضرت رسولؐ کی پیروی کو قرار دیا ہے، پس محض دعوائے محبت خدا اور رسولؐ کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا، جبتک اپنی کارگزاریوں سے ثابت نہ کر دے کہ وہ رسولؐ کا سچا پیرو ہے، اسی طرح شیعہ علیؑ ہونے کا دعویٰ اسوقت زیبا ہے جبکہ اپنے اعمال، رفتار و گفتار سے یہ دکھائے کہ جو کام جناب امیرؑ جسوقت کرتے تھے وہ بھی اسیطرح کر گذرے فقط نام کا شیعہ مومن ہونا کافی نہیں ہے اور جب ان کا پیرو ہوگا تو رسولؐ کا بھی اور جب رسولؐ کا پیرو ہوا تب خدا کا دوست ہوگا، تو یہ ظاہر ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو عذاب میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا، پھر خدا کیونکر جہنم کی سزا دے سکتا ہے ۱۲۔

رسولؐ اور اہلبیت کی فضیلت

؎۲ ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ آل ابراہیمؑ ہیں، ان کا یہ بھی قول ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ حضرت ابراہیمؑ کے اہلبیت ہیں، پس اس آیت سے صاف و صریح طور پر ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسولؐ اور انکے اہلبیت کو سارے جہان سے افضل بنایا فرشتے ہوں یا جنات، آدمی ہوں یا غیر حتیٰ کہ پیغمبروں پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی۔ دیکھو مواہب لدنیہ در منثور جلد ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۔ اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمدؐ بھی تھا ۱۲۔

ع ۳ ۱۰ ۱۱

حضرت علیؑ کی دوستی

؎۳ طبرانی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن میں تھا، جب میں وہاں سے مدینہ آیا تو چونکہ حضرت علیؑ نے مال خمس سے ایک لونڈی لے لی تھی مجھے ان پر بڑا غصہ تھا اور میں نے رسول اللہؐ کے سامنے انکی شکایت کرنا چاہی تو بعض لوگوں نے فہمائش کی تاکہ حضرت علی حضرت رسولؐ کی آنکھوں سے گر جائیں اور خود حضرت رسولؐ ان باتوں کو دروازہ کی آڑ سے سن رہے تھے، یہ سنتے ہی آپ غصہ میں نکلے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا

رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
نے (خدا سے) عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے (اس کو میں دنیا کے کام سے) آزاد
مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٥ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
کر کے تیری نذر کرتی ہوں، تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما، تو بیشک بڑا سننے والا (اور) جاننے والا ہے، پھر جب
قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
وہ بیٹی جن چکیں تو (حیرت سے) کہنے لگیں اے میرے پروردگار (اب میں کیا کروں) میں تو یہ لڑکی جنی ہوں اور لڑکا
وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا
لڑکی کے ایسا (گیا گذرا) نہیں ہوتا حالانکہ (اس کہنے کی کیا ضرورت تھی) جو وہ جنی تھیں خدا اس (کی شان و مرتبہ) سے
مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ
خوب واقف تھا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی [۱] اولاد کو شیطان مردود (کے فریب) سے
الرَّجِيْمِ ۝٣٦ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا
تیری پناہ میں دیتی ہوں تو ان کے پروردگار نے (انکی نذر) (مریم [۲] کو) خوشی سے قبول فرمالیا، اور اس کی نشو و نما
نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
اچھی طرح کی اور زکریا کو ان کا کفیل بنایا جب کبھی زکریا ان کے پاس (ان کے) عبادت
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ
کے حجرے میں جاتے تو مریم کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم یہ (کھانا)
اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
تمہارے پاس کہاں سے آیا تو مریم کہہ دیتی تھیں کہ یہ خدا کے یہاں سے (آیا) ہے، بیشک خدا جس کو
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٧ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا
چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے (یہ ماجرا دیکھتے ہی) اسی وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا
رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ
کی اور عرض کی کہ اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد عطا فرما،
اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝٣٨ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ
بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے، ابھی زکریا حجرے میں کھڑے (یہ) دعا کر ہی رہے تھے کہ فرشتوں
يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا
نے ان کو آواز دی کہ خدا تم کو یحییٰ (کے پیدا ہونے کی) خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق

(بقیہ صفحہ ۷۲)
دیکھو صواعق محرقہ اور اس آیت کو امام حسنؑ کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۸ مطبوعہ مصر ۱۲۔ [۵] خداوند عالم نے حضرت عمران کو وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا عطا کروں گا جو خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کرے گا، اور بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا، عمران نے اسکو اپنی بی بی سے بیان کر دیا تھا، اسی وجہ سے حنہ کو یہ خیال تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہے جب بیٹی پیدا ہوئی تو حسرت و افسوس کے لہجہ میں کہنے لگیں کہ خدایا یہ تو بیٹی ہے اور بظاہر ہے کہ بیٹی بیٹے کے برابر نہیں ہوتی، میری منت کیسے پوری ہو مگر خدا کو یہ منظور تھا کہ اس لڑکی کے پاک بطن سے ایک نامی پیغمبر پیدا ہو تو ایسی لڑکی لڑکوں سے بدرجہا اچھی ہوئی ۱۲

صفحہ ھذا

[۱] ایک دفعہ حضرت رسول جناب فاطمہؑ کے گھر میں تشریف لائے اور پانی مانگا، جناب سیدہ نے ایک لکڑی کے پیالے میں پانی حاضر کیا، آپ نے اس میں کچھ لعاب دہن ڈالا اور پانی کو جناب فاطمہؑ کے سر اور سینہ پر چھڑکا اور دعا کی، خداوندا میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتا ہوں، یہ جناب سیدہ کے معصوم ہونے کی کافی دلیل ہے اور اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ یہ آیت بظاہر جناب مریم کے واسطے ہے مگر حقیقۃً مریم کبریٰ جناب فاطمہ کے واسطے ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ ابو داؤد وغیرہ ۱۲۔

[۲] جناب عمران کی بی بی حنہ حضرت مریم سے حاملہ ہوئیں تو نذر کی تھی کہ میں اس مولود کو دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے خدا کی راہ میں چھوڑ دوں گی کیونکہ اس زمانہ کے اچھے لوگوں کا یہی دستور تھا کہ ہر شخص کم سے کم اپنے ایک لڑکے کو بیت المقدس کی خدمت کیلیے چھوڑ دیتا تھا اور وہ لڑکے رفع حاجت کے سوا بیت المقدس سے باہر نہ جاتے تھے مسجد میں جھاڑو دیتے، اچھڑکاؤ کرتے، روشنی اور عابدوں کی خدمت کرتے تھے اور اس کو ایک بڑی عبادت سمجھتے تھے، جب حضرت مریم پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے ان کا نام مریم رکھا جس کے معنی عبرانی زبان میں کنیز خدا کے ہیں، غرض مریم کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اپنی منت لڑکی کو کیونکر لیں مگر جب بی بی حنہ نے کہا کہ مجھے خدا نے خواب میں یہی حکم دیا ہے تب مجبور ہوئے اور ہر شخص المقدس میں لائیں، وہاں کے
(بقیہ صفحہ ۷۴)

بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ

کرے گا اور (لوگوں کا) سردار ہوگا عورتوں کیطرف رغبت نہ کرے گا اور نیکو کار نبی ہوگا

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

زکریا نے عرض کی پروردگار مجھے ^(۱) لڑکا کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ میرا بڑھاپا پہونچا اور

بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ

(اس پر) میری بی بی بانجھ ہے (خدا نے) فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے، زکریا نے عرض کی

اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ

پروردگارا میرے (اطمینان کے لئے) کوئی نشانی مقرر فرما، ارشاد ہوا تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم تین

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

دن تک لوگوں سے بات نہ کرسکو گے مگر اشارے سے اور (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی اکثر

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

یاد کرو اور رات کو اور صبح تڑکے (ہماری) تسبیح کیا کرو اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ

مریم سے کہا اے مریم تم کو خدا نے برگزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور برائیوں سے) پاک

وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

صاف رکھا، اور سارے دنیا جہان کی عورتوں میں سے تم کو منتخب کیا ہے (تو) اے مریم

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ

(اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ، اور رکوع کرنے والوں

الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ

کے ساتھ رکوع کرتی رہو، (اے رسولؐ) یہ (خبر) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمھیں وحی کے ذریعہ

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

سے بھیجتے ہیں (اے رسولؐ) تم تو ان (سرپرستان مریم) کے پاس موجود نہ تھے، جب وہ لوگ اپنا ^(۲) اپنا قلم

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

(دریا میں بطور قرعہ کے) ڈال رہے تھے (دیکھیں) کون مریم کا کفیل بنتا ہے، اور نہ تم اس وقت ان کے

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ

پاس موجود تھے جب وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا اے

ان کی پرورش کا متمنی ہوا، آخر قرعہ کی نوبت پہنچی اور قرعہ حضرت زکریا کے نام نکلا، حضرت زکریا حضرت مریم کے بہنوئی تھے، یہ اپنے گھر لے گئے اور پرورش شروع ہوگئی، جب حضرت مریم سن تمیز کو پہونچیں تو حضرت زکریا نے ان کی عبادت کیلئے ایک حجرہ الگ کوٹھے پر بنا دیا کہ کوئی شخص بغیر زینہ کے اوپر نہ جاسکتا تھا اور جب کہیں باہر جاتے تھے تو مریم کو حجرے میں رکھ کے قفل بند کر دیتے اور کنجی اپنے ساتھ لیجاتے اور جب آتے تو دیکھتے کہ مریم کے پاس جاڑوں میں گرمی کے میوے اور گرمی میں جاڑوں کے میوے رکھے ہوئے ہیں، یہ دیکھ کر تعجب کرتے، پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ خدا نے بھیجدیا ہے اور رات کو جب اپنے گھر جاتے تو مریم کو بھی لیتے جاتے تھے، یوں مریمؑ کی پرورش ہوئی۔ ۱۲

ع ۴ ۱۱

۱۲ (۱) حضرت زکریا حضرت سلیمان کی نسل سے تھے اور اسی وجہ سے بیت المقدس کی خدمت ان کے سپرد تھی، مگر جب اٹھانوے برس کا سن ہوا اور بوڑھے ہوئے تو اکثر اس سوچ میں رہا کرتے تھے کہ آخر اس خدا کے گھر کا متولی کس کو بناؤں، حضرت مریم کو اگرچہ پرورش کر رہے تھے اور وہ انھیں کے خاندان کی لڑکی تھیں مگر پھر لڑکی تھیں، جب حضرت مریم کے پاس بہشتی میوے دیکھے تو فوراً فطرتِ انسانی نے جوش مارا اور اولاد کی تمنا میں دعا کرنے لگے، جب دعا قبول ہوگئی تو خود تعجب سے کہنے لگے کہ ہائیں میرے لڑکا کیونکر ہوسکتا ہے، خود بوڑھا ہوں بی بی میری بانجھ، مگر خدا نے تشفی کر دی اور اپنی یاد کیطرف متوجہ کرنے اور تسکین دینے کیواسطے تین روزے متواتر رکھنے کا حکم دیا، سچ ہے الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب ۱۲

(۲) جب حضرت مریم کی ماں ان کو بیت المقدس میں لے کر آئیں اور حضرت مریم کی پرورش کی تمنا میں ان کے عابدوں میں جھگڑا ہونے لگا تو آخر یہ رائے قرار پائی کہ ہر شخص ان سے قریب ہی تھی ڈالے اور جس کا قلم پانی پر تیرتا رہ جائے وہی مریم کا حق دار ہے، آخر دعوے داروں نے اپنے اپنے قلم ندی میں ڈال دیئے ۱۰۱ تورات لکھنے کا قلم، مگر کفیل

مِّنۡهُ اسۡمُهُ الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ وَجِيۡهًا فِى
مریم خدا تم کو صرف اپنے حکم (سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی) خوشخبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم
الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ
ہوگا (اور) دنیا و آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا اور بچپن میں (جب
فِى الۡمَهۡدِ وَكَهۡلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝ قَالَتۡ رَبِّ
جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہوکر (دونوں حالتوں میں یکساں) لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکوکاروں
اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ وَلَدٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ ؕ قَالَ
میں سے ہوگا (یہ سن کر مریم تعجب سے) کہنے لگیں پروردگار میرے ہاں لڑکا کیوں کر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے
كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا
چھوا تک[1] نہیں، ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے، جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا
فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ
ہے تو بس اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے[2] اور (اے مریم) خدا اس کو (تمام) کتب آسمانی
وَالۡحِكۡمَةَ وَالتَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۝ وَرَسُوۡلًا اِلٰى
اور عقل کی باتیں اور (خاص کر) تورات و انجیل سکھا دے گا، اور بنی اسرائیل کا رسول (قرار دیگا
بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۙ
اور وہ ان سے یوں کہے گا کہ) میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) یہ نشانی
اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَـكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَيۡـئَةِ الطَّيۡرِ
لے کر آیا ہوں کہ میں گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بناؤں گا پھر اس پر (کچھ) دم کروں گا
فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبۡرِئُ
تو وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگے گا اور میں خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھے اور
الۡاَكۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡىِ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ
کوڑھی کو اچھا کر دوں گا اور مُردوں کو زندہ کر دوں گا، اور جو کچھ تم کھاتے ہو
وَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ
اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں (سب) تم کو بتا دوں گا، اگر تم ایمان دار
بُيُوۡتِكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ
ہو تو بیشک تمہارے لئے میری ان باتوں میں (میری نبوت کی) بڑی نشانی ہے اور

[1] اس واقعہ پر یہود دہریئے، اور ان کے چیلے نیچری اس شبہ میں پڑے ہیں کہ بے باپ کے بیٹا کیوں کر ہو سکتا ہے، مگر میں اس حیرت میں ہوں کہ خود ماں باپ دونوں سے مل کر کیونکر پیدا ہوئے اگر وہ کہیں کہ دونوں نطفوں کا مل جانا پیدائش کا سبب ہے تو سینکڑوں ہزاروں نطفے روزانہ بیکار کیوں جاتے ہیں، انسان جب جماع کرے تو نطفہ کیوں منعقد نہیں ہوتا اور سینکڑوں بے اولاد کیوں رہ جاتے ہیں، آخر اس میں اثر کس نے دیا کہ کہیں ہوا اور کہیں نہیں ہوا اور اگر یوں ہی آدمی بن گئے تو دورِ تسلسل دست و گریبان ہے جس کے بطلان کی دلیلوں سے حکمت کی کتابیں مملو ہیں اور اگر ابتداء میں کیڑوں کی طرح مٹی سے بنے اور پھر جوڑے سے تو اس مٹی کی تاثیر کا کیا سبب اور اس الٹ پھیر کا کیا باعث اور مٹی سے نہ ہونے کے کیا معنی، اور اگر یہ طرح طرح کے بھیس اور روپ بدلنا مادے کی کارستانی ہے تو یہ کرتب اسے کس نے بتایا اور مادہ تو متاثر ہے پھر اس میں مؤثر کون ہے، اور اگر قدیم سے یوں ہی چلا آیا ہے تو پھر وہی دورِ مسلسل گلوگیر ہے، پھر ایک ذاتی قدرت کی حاجت ہوگی جو ہر طرح کامل اور ہر عیب سے پاک و صاف ہو، تو جب یہ سب کرشمے اسی ایک قدرت کے ہیں تو جس نے دو کثیف نطفوں میں یہ تاثیر عطا کی اسے ایک میں دینا کیا دشوار ہے بلکہ ہر طرح ممکن، اور جب ممکن ہوا تو مخبرِ صادق نے اس کی خبر دی، پھر ماننا واجب، واللہ عالم ۱۲۔

[2] چونکہ حضرت مریم نے خدا پر بھروسہ کیا اور شادی نہ کی تو خدا نے بھی خود بخود بن مانگے منہ مانگی مراد سے گود بھر دی اور فقط جیتا جاگتا نہیں بلکہ دوسرے کا جلانے والا بیٹا عطا کیا، اللہ رے تیری قدرت ۱۲

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ

(ایک غرض یہ بھی) اور (میرے آنے کی) تصدیق کرتا ہوں اس کی جو میرے سامنے ہے توریت

التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ

ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں ان میں سے بعض کو (حکم خدا سے) حلال کردوں اور میں تمہارے

عَلَيْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

پروردگار کیطرف سے (اپنی نبوت کی) نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، پس تم خدا سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ

میری اطاعت کرو، بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اس کی عبادت کرو (کیونکہ)

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى

یہی (نجات کا) سیدھا راستہ ہے، پھر جب عیسیٰ نے (اتنی باتوں کے بعد بھی) ان کا کفر پر

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

(اڑے رہنا) دیکھا تو (آخر) کہنے لگے کون ایسا ہے جو خدا کیطرف ہوکر میرا مددگار بنے (یہ سنکر)

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ

حواریوں ؎۱ نے کہا ہم خدا کے طرفدار ہیں اور ہم خدا پر ایمان لائے اور (عیسیٰ سے کہا) آپ

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا

گواہ رہئے کہ ہم فرمانبردار ہیں (اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ) اے ہمارے پالنے والے جو کچھ تو نے نازل

الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَ مَكَرُوْا وَ

کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (عیسیٰ) کی پیروی اختیار کی پس تو ہمیں (اپنے رسول کے) گواہوں کے

مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

دفتر میں لکھ لے اور یہودیوں نے (عیسیٰ سے) مکاری کی اور خدا نے اس کے دفعیہ کی تدبیر ؎۲ کی اور خدا سب سے بہتر

يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ

تدبیر کرنیوالا ہے (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری زندگی کی مدت پوری

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ

کرکے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا، اور کافروں (کی گندگی) سے تم کو پاک و پاکیزہ رکھوں گا اور جن لوگوں نے تمہاری

فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ

؎۳ پیروی کی ان کو قیامت تک کافروں پر غالب رکھوں گا، پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے،

؎۱ وہ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے حواری کہلاتے ہیں، عبرانی لغت میں حور کے معنی خالص سفیدی کے ہیں، پس انہیں حواری یا تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے دھوبی کا پیشہ کرتے تھے اور کپڑوں کو نکھار کر سفید کردینے کی وجہ سے ان کا یہ نام ہوا یا اس وجہ سے کہ ان کو حضرت عیسیٰ نے غسل اصطباغ دیا جو اب تک نصرانیوں میں جاری ہے، یا اس وجہ سے کہ حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کو اپنا کام سکھلانے کے واسطے ایک رنگریز کے حوالے کیا تھا، اتفاقاً اس نے ایک دن ان کو چند کپڑے مختلف رنگوں میں رنگنے کو دیئے اور خود کسی گاؤں میں چلا گیا، آپ نے سب کپڑے نیل کے ماٹ میں جھونک دیئے، ان کا استاد یہ دیکھ کر واویلا مچانے لگا کہ تم نے سب کپڑے ستیاناس کر دیئے، آپ نے فرمایا تو گھبراتا کیوں ہے، تو جس کپڑے پر جس رنگ کی فرمائش کرے گا میں اسی رنگ کا اس ماٹ میں سے نکال دوں گا، یہ استاد شاگرد کا مباحثہ سن کر بھیڑ یا دھان خلقت کی بھیڑ انکے گرد جمع ہو گئی، اب قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے کہ اس نے ایک ایک رنگ کا نام لینا شروع کیا اور آپ خدا کا نام لے کر اسی رنگ کا کپڑا اسی ماٹ سے نکالنے لگے، یہ معجزہ دیکھ کر سب آپ پر ایمان لائے، یا اس لئے کہ وہ لوگ اپنے نفوس کو گناہ کے میل سے پاک صاف رکھتے تھے اور

ع ٥ (١٣) ١٣

دوسروں کو پاک کرتے اس وجہ سے ان کو حواری کہتے ہیں، یہ لوگ بڑے واعظ تھے خصوصاً لوقا جس کیطرف انجیل کا ایک حصہ منسوب ہے بڑے فاضل تھے، یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نقیب بارہ، حضرت عیسیٰ کے حواری بارہ اسی طرح اس امت کے ائمہ بارہ ہیں ۱۲۔
؎۲ بنی اسرائیل یہودی جن کی گھٹی میں شرارت تھی اور شیطنت ان کی فطرت ہو گئی تھی حضرت عیسیٰ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر جب تھک گئے اور ان کی کچھ نہ چلی تو انواع و اقسام کے حیلوں سے ایک شب حضرت عیسیٰ کو گرفتار کر کے ایک گھر میں مقید کر دیا اور آپ اس سے پہلے ہی حواریوں کو وصیت کر کرا کے فارغ ہو چکے تھے اور حکم دیدیا تھا کہ تم لوگ نکال لے گئے اور یہ لوگ تڑکے آپ کو پھانسی دینے کے ارادے سے پہونچے اور انکا سردار جھکا

مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

تب (اس دن) جن باتوں میں تم (دنیا) میں جھگڑے کرتے تھے (ان کا) تمہارے درمیان فیصلہ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا

کردوں گا، پس جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر دنیا و آخرت (دونوں) میں سخت عذاب

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

کروں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

اور اچھے (اچھے) کام کیے تو خدا ان کو ان کا پورا اجر و ثواب دے گا، اور

اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ

خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا (اے رسولؐ) یہ جو ہم تمہارے

عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى

سامنے بیان کر رہے ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں اور پُر از حکمت تذکرے ہیں خدا

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ

کے نزدیک تو جیسے عیسیٰ کی حالت ویسی ہی آدم کی حالت کہ ان کی مٹی کا پتلا بنا کر لہ کہا کہ ہو جا

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ

پس (فوراً ہی) وہ (انسان) ہو گیا (اے رسولؐ) یہ ہے حق بات (جو) تمہارے پروردگار کی طرف سے

الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ

(بتائی جاتی) ہے تو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا پھر جب تمہارے پاس علم (قرآن)

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ

آچکا اس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰ کے بارے میں حجت کرے تو کہو کہ (اچھا میدان میں)

وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ

آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو

نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّ

کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو، اس کے بعد ہم سب مل کر (خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا

ھٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ

کی لعنت کریں (اے رسولؐ) یہ سب یقینی سچے واقعات ہیں، اور خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش)

یہودا نام تھا آپ کو گرفتار کر کے باہر لانے کے واسطے اور لوگوں کو باہر چھوڑ کے گھر میں گھسا، اس کا گھسنا تھا کہ اسی کو خدا نے حضرت عیسیٰ کی شکل بنا دیا، وہ آپ کو گھر میں نہ پا کر اپنے یاروں سے وہاں کا ماجرا کہنے کو نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اس کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی اور وہ ہر چند غل مچاتا رہا کہ میں عیسیٰ نہیں تمہارا دوست یہودا ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سنی اور سولی دے ہی دی اور پھر موئے پر سو دُرّے اس کی لاش پر تیر بھی مارے جب یہ سب اس کی گت بن چکی تو خدا نے اس کی اصلی صورت کر دی، چاہ کُن را چاہ درپیش اس کو کہتے ہیں، بعض روایات میں ہے کہ وہ شب شب قدر اور ۲۱ رمضان کی تھی۔ واللہ اعلم ۱۲۔ ۳ نصارےٰ اور مسلمان ۱۲۔ ش

۱ حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہود و نصارےٰ دونوں شبہہ میں پڑے ہوئے تھے، یہود تو آپ کی نسبت بیہودہ بدگمانی کرتے تھے، اور نصارےٰ خدا کا بیٹا کہتے تھے، خداوند عالم نے حضرت آدم کی مثال دے کر دونوں کی تشفی کر دی، یہود کی اس طرح کہ جب خدا میں یہ قدرت ہے کہ مٹی سے بنا دیا تو عیسیٰ کو صرف ماں سے پیدا کرنا کیا تعجب کی بات ہے، اور نصارےٰ کو اس طرح کہ اگر عیسیٰ کا باپ کے بغیر پیدا ہونا خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدم کے ماں باپ دونوں نہ تھے پھر ان کو خدا یا خدا کا بیٹا بدرجۂ اولیٰ ہونا چاہئے۔ ۱۲

۲ حضرت عیسیٰ کے بارے میں نجران کے نصاریٰ کو حضرت رسولؐ نے لاکھ سمجھایا کہ ان کو خدا کا بیٹا نہ کہو، حضرت آدم کی مثال بھی دی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی آخر آپنے حکم خدا سے قسا قسمی کی ٹھہرائی جسے مباہلہ کہتے ہیں اور یہ قول و قرار ہوا کہ فلاں جگہ فلاں وقت ہم اور تم دونوں اپنے اپنے بیٹے، عورتوں اور جانوں کو لے کر جمع ہوں اور ہر ایک دوسرے پر لعنت کرے اور خدا سے عذاب کا خواستگار ہو، جس دن یہ مباہلہ ہونے والا تھا، اصحاب بن سنور کے در دولت پر اس امید میں جمع ہوئے کہ شاید آپ ہمراہ لے لیں مگر آپنے تڑکے حضرت سلمان کو ایک سرخ کمبل اور چار لکڑیاں دیکر اس میدان میں ایک چھوٹا سا شامیانہ کھڑا کرنے کو روانہ کیا اور خود اس شان سے برآمد ہوئے کہ امام حسین کو بغل میں دابا اور امام حسن کا ہاتھ تھاما اور جناب سیدہ کو اپنے پیچھے اور حضرت علی کو ان کے پیچھے کیا، گویا اپنے بیٹوں کی جگہ نواسوں کو اور عورتوں کی جگہ اپنی صاحبزادی جناب فاطمہ کو، اپنی جان کی جگہ حضرت علی کو لیا اور دعا کی کہ خداوندا ہر نبی کے

(بقیہ صفحہ ۷۸ پر)

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

نہیں اور بیشک خدا ہی سب پر غالب (اور) حکمت والا ہے، پھر اگر اس سے بھی) منھ پھیریں تو کچھ

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

(پروا نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے (اے رسولؐ) تم ان سے کہو کہ اے اہل کتاب تم

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ

ایسی (ٹھکانے کی) بات پر تو آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت

اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور خدا کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا پروردگار

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا

نہ بنائے، پھر اگر (اس سے بھی) منہ موڑیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہنا ہم (خدا کے) فرمانبردار

اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ

ہیں اے اہل کتاب تم ابراہیم [1] کے بارے میں (خواہ مخواہ) کیوں جھگڑتے ہو (کہ کوئی انکو نصرانی

تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ

کہتا ہے کوئی یہودی) حالاں کہ توریت وانجیل (جن سے یہود ونصاریٰ کی ابتدا ہے) وہ تو ان کے بعد

الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰٓاَنْتُمْ

ہی نازل ہوئیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے؟ اے لو (ارے) تم وہی (احمق) لوگ تو ہو کہ جس کا

هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ

تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو جھگڑا کر چکے (خیر) پھر اب اس میں کیا (خواہ مخواہ) جھگڑنے بیٹھے ہو

فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

جس کی (سرے) تمہیں کچھ خبر ہی نہیں اور (حقیقت حال) تو خدا جانتا ہے اور تم

تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا

نہیں جانتے، ابراہیم نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ نرے کھرے حق

وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ

پرست تھے (اور) فرماں بردار (بندے) اور مشرکوں سے بھی نہ تھے ابراہیم

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

سے زیادہ خصوصیت تو ان لوگوں کو تھی جو خاص ان کی پیروی کرتے..

(بقیہ صفحہ ۷۷)

اہلبیت ہوتے ہیں میرے اہلبیت ہیں انکو ہر برائی سے دور اور پاک پاکیزہ رکھ، الغرض جب آپؐ اس شان سے میدان میں پہنچے تو نصاریٰ کا سردار عاقب دیکھ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو کہیں گے تو یقیناً ہٹ جائیگا، اسی میں خیریت ہے کہ مباہلہ سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ قیامت تک نسل نصاریٰ میں سے ایک نہ بچے گا، آخر ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا، تب آپؐ نے فرمایا کہ واللہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا ان کو بندر سور کی صورت میں مسخ کر دیتا اور یہ میدان آگ بن جاتا اور نجران کا ایک متنفس حتیٰ کہ چڑیاں تک نہ بچتیں، یہ حضرت علیؑ کی اعلیٰ فضیلت ہے کہ نفس رسولؐ خدا کے حکم سے قرار پائے، اور تمام انبیاء سے افضل ٹھہرے۔ دیکھو تفسیر جلالین بیضاوی، جلد اول صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ مصر، ۱۲ منہ

ع ۶ ۹ ۱۴

صفحہ ہذا

[1] چونکہ حضرت ابراہیم ایک نامی پیغمبر گذرے ہیں اس وجہ سے یہود ونصاریٰ میں ہمیشہ یہ جھگڑے رہتے کہ ہر فریق ان کو اپنی طرف کھینچتا، آخر یہ دونوں جھگڑتے ہوئے فیصلہ کے لئے رسول اللہؐ کے پاس پہنچے آپ کو خدا نے یہ جواب تعلیم فرمایا کہ ابراہیم کو یہودی یا نصرانی اس معنی سے کہتے ہو کہ توریت وانجیل پر ان کا عمل تھا تو صریحی بے عقلی ہے، توریت یا انجیل تو ان کے بعد نازل ہوئیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس قوت کے ہدایت یافتہ لوگوں کا یہی نام تھا جو تمہارا ہے تو یہ بھی غلط کیونکہ ابراہیم اپنے کو حنیف مسلم کہتے تھے، نہ یہودی نہ نصرانی اور اگر یہ مطلب ہے کہ سب دینوں سے زیادہ یہود ونصاریٰ کے دین کو ابراہیم سے مناسبت ہے یا خود ان کی امت کو تھی یا پچھلی امتوں میں اس نبی اور اس کی امت کو کیوں کہ نام بھی ایک ہی ہے اور احکام بھی بہت سے ملتے جلتے ہیں، پھر تم لوگ کیا جھگڑتے ہو، یہ سنکر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔ ۱۲

اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ
تھے اور اس پیغمبر اور ایمان والوں کو (بھی) ہے اور مومنوں لہ کا خدا مالک ہے
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
(مسلمانو!) اہل کتاب سے ایک گروہ نے تو بہت چاہا کہ کسی طرح تم کو
لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾
راہِ راست سے بھٹکا دیں حالاں کہ وہ (اپنی تدبیروں سے تم کو تو نہیں مگر) اپنے ہی کو بھٹکاتے ہیں
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ
اور (اس کو) سمجھتے (بھی) نہیں اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو، حالانکہ
تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ
تم خود گواہ بن سکتے ہو' اے اہل کتاب تم کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے اور حق کو چھپاتے
بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ قَالَتْ
ہو حالاں کہ تم جانتے ہو ، اور اہل کتاب سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا
طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى
کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح سویرے ایمان لاؤ لہ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ
اور آخر وقت انکار کر دیا کرو ، شاید مسلمان (اس تدبیر سے اپنے دین سے)
يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ
پھر جائیں ، اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اس کے سوا کسی دوسرے کی بات
اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ
کا اعتبار نہ کرو (اے رسولؐ) تم کہدو کہ بس خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے (یہودی باہم یہ بھی
اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ
کہتے ہیں) کہ اس کو بھی (نہ ماننا) کہ جیسا (عمدہ دین) تم کو دیا گیا ہے ویسا کسی اور کو دیا جائے یا
بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾
تم سے کوئی شخص خدا کے یہاں جھگڑا کرے (اے رسولؐ) تم ان سے کہدو کہ یہ کیا خام خیالی ہے) فضل (و کرم)
يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا (اور ہر شے کو) جانتا ہے، جس کو چاہے اپنی رحمت کے لئے

لہ ایک حدیث میں ہے کہ محمدؐ کا دوست وہی ہے جو ان کی پیروی کرے، اگرچہ کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو اور دشمن وہ ہے جو آپ کے خلاف چلے اگرچہ یگانہ ہو، دوسری حدیث میں ہے کہ بہشت پرہیزگاروں کیلئے اگرچہ حبشی غلام ہو اور جہنم نافرمان کیواسطے ہے اگرچہ سید قرشی ہی کیوں نہ ہو ۱۲ -

ع ۷ ۸ ۱۵

لہ خیبر یا غرنی کے بارہ یہودیوں نے اہم مشورہ کیا کہ تم صبح کو جاکر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو جاکر پھر جاؤ تو شاید اس حیلے سے مسلمان بھی پھر جائیں کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنے دین میں آئے تھے پھر کچھ ایسی ہی غلطی پائی کہ پھر گئے، مگر دل سے ہرگز اسلام کو نہ ماننا، اس مکاری کو خدا نے مسلمانوں پر ظاہر کر دیا اور کہدیا کہ ہدایت وہی ہے جسے اللہ دے، اگر تم کو تو حسد ہے کہ نبوت برابر بنی اسرائیل میں تھی اب دوسرے فریق میں کیوں گئی، تو یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے اس میں کسی کا کیا اجارہ ۱۲

الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

خاص کرلیتا ہے، اور خدا بڑے فضل (وکرم) والا ہے، اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ

پاس روپے کے ڈھیر امانت رکھ دو تو بھی اُسے (جب چاہو بعینہٖ) تمھارے حوالے کردیں گے، اور

لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت رکھو تو جب تک تم برابر (ان کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے تمھیں

قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

واپس نہ دیں گے یہ (بدمعاملگی) اس وجہ سے ہے کہ ان کا تو یہ قول ہے کہ (عرب کے) جاہلوں کا (حق مار لینے)

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ

میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ ہی نہیں، اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں[1]، ہاں

اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾

(البتہ) جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے اور پرہیزگاری کرے تو بیشک خدا پرہیزگاروں کو دوست

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

رکھتا ہے، بے شک جو لوگ اپنے عہد اور (قسم؛ اقسام (جو) خدا (سے کیا تھا اس) کے بدلے تھوڑا

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

(دنیاوی) معاوضہ لے لیتے ہیں، ان ہی لوگوں کیواسطے آخرت میں کچھ حصّہ نہیں، اور قیامت کے دن

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

خدا ان سے بات تک تو کرے گا نہیں، اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) ہی کرے گا، اور نہ ان کو (گناہوں

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ

کی گندگی سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، اور اہل کتاب بعض ایسے

لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

ضرور ہیں کہ کتاب (توریت) میں اپنی زبانیں[2] مروڑ مروڑ کے (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

سمجھو کہ یہ کتاب کا جزو ہے حالاں کہ وہ کتاب کا جزو نہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھتے ہیں)

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ

خدا کے یہاں سے (اترا) ہے، حالاں کہ وہ خدا کے یہاں سے نہیں (اترا)

[1] خداوند عالم مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ جن کی یہ نیت ہو کہ پرایا مال کھانے کے لئے، اپنے جی سے یہ مسئلہ گھڑ لیا کہ ہم کو اور مذہب والوں کی امانت میں خیانت جائز ہے، انکی بات دین کے بارے میں کیا سند ہو سکتی ہے، ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال بزور لینا جائز ہے مگر امانت میں خیانت ہرگز جائز نہیں ہے ۱۲۔

[2] یعنی ان پڑھوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ پڑھی تو اپنی گھڑی ہوئی عبارت، اور کہہ دیا کہ خدا نے یوں فرمایا ہے ۱۲

يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾
اور جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں، کسی آدمی کو یہ زیبا لہ نہ تھا کہ خدا
مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
تو اسے (اپنی) کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہتا پھرے
وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ
کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم اللہ والے بن جاؤ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ
کیوں کہ تم تو ہمیشہ کتاب خدا (دوسروں کو) پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی سدا
تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ
پڑھتے رہے ہو، اور وہ تم سے یہ تو کبھی، نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو
لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ
خدا بناؤ، بھلا اکہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ) تمہارے مسلمان ہونے کے بعد تمہیں
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع
کفر کا حکم کرے گا اور (اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب خدا نے پیغمبروں
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
سے اقرار لیا کہ ہم تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں اس کے
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور جو کتاب تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ
کرے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا (اور) خدا نے فرمایا کیا
ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا
تم نے اقرار کر لیا اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میرے (عہد کا) بوجھ اٹھالیا
اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ
سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، ارشاد ہوا (اچھا) تو تم (آج کے قول و قرار کے) آپس میں ایک
الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
دوسرے کے گواہ رہنا، اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں، پھر اس کے بعد جو شخص اپنے (قول سے) منہ پھیرے

٨ ع ١٦

لہ یہودی اکثر مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رسول اگرچہ ظاہر میں خدا کی پرستش کے دعویدار ہیں، مگر ان کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی عبادت کرائیں ورنہ ہم تو خدا کی عبادت پہلے ہی سے کرتے ہیں، اس شبہ کا خود خدا نے اچھی طرح تشفی بخش جواب اس آیت میں دے دیا کہ بھلا جس کو خدا نبی بنائے اور دوسروں کو کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے وہ کیونکر کفر سکھا سکتا ہے، اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مرتبہ سے آگے نہ بڑھاؤ، اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ دو شخص میرے بارے میں گمراہ اور داخل جہنم ہوئے ایک وہ جو میری دوستی میں افراط کر کے مجھے میرے درجے سے بڑھا دیتا ہے اور دوسرا وہ جو میرے مرتبے سے گھٹا دیتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ آپ کے فضائل کی خواہ مخواہ تاویلیں کرتے ہیں یا کسی امام کو نبوت یا خدائی کے درجے تک پہونچا دیتے ہیں، وہ خارج از ایمان ہیں۔ ۱۲

اَلْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ

تو وہی لوگ بدچلن ہیں تو کیا یہ لوگ خدا کے دین کے سوا (کوئی اور) دین ڈھونڈتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّ

حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور (جو لوگ) زمین میں ہیں سب نے خوشی خوشی یا زبردستی اس کے

اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

سامنے اپنی گردنیں ڈال دی ہیں اور (آخر سب) اسی طرف لوٹ کر جائیں گے (اے رسولؐ ان سے کہدو)

عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی اور جو (صحیفے) ابراہیم و اسماعیل و

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى

اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے اور موسیٰ اور عیسیٰ اور

وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ

دوسرے پیغمبروں کو (جو کتاب) ان کے پروردگار کیطرف سے عنایت ہوئیں (سب پر ایمان لائے)

اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ

ہم تو ان میں سے کسی ایک میں بھی[1] فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی ایکتا خدا کے فرماں بردار ہیں اور

يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائے گا،

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي

اور وہ آخرت میں سخت گھاٹے میں رہے گا، بھلا خدا ایسے لوگوں کی کیوں کر ہدایت

اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا

کرے گا جو ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہوگئے، حالاں کہ وہ اقرار کر چکے تھے کہ پیغمبر (آخر

اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ

الزماں) برحق ہیں، اور ان کے پاس واضح اور روشن معجزے بھی آچکے تھے اور خدا ایسے

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

ہٹ دھرمی کرنے والے لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا

اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ

اور فرشتوں اور (دنیا جہان کے) سب لوگوں کی پھٹکار ہے اور وہ ہمیشہ اسی پھٹکار میں

[1] صلاح نوعی، اور مقتضائے طبع کے لحاظ سے حکمت اخلاق کا ایک بڑا گر ہے، یہی طریقہ سب سے بہتر ہے، بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ وہ تفرقہ کر کے صلاح شخصی کی پابندی کرتے ہیں حالانکہ سب باتوں میں ہمارے نبی اور ائمہ کی کارگذاری ان کے پیغمبروں سے بڑھی ہوئی ہے، پس انکا مذہب حکمت اخلاق کے بالکل خلاف ہے۔ ۱۲

اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

رہیں گے، نہ تو ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

مگر (ہاں) جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی (خرابی کی) اصلاح کرلی تو

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ

البتہ خدا بڑا بخشنے والا [1] مہربان ہے جو لوگ اپنے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

ایمان کے بعد کافر ہو بیٹھے پھر (روز بروز اپنا) کفر بڑھاتے چلے گئے تو

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ

ان کی توبہ ہرگز نہ قبول کی جائے گی، اور یہی لوگ (اپنے درجے کے) گمراہ ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں مرگئے تو اگرچہ

مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ

اتنا سونا بھی کسی کی گلو خلاصی میں دیا جائے کہ زمین بھر جائے تو بھی

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ

ہرگز نہ قبول کیا جائے گا یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾

عذاب ہوگا، اور ان کا کوئی مددگار (بھی) نہ ہوگا

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

(لوگو) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ نہ کروگے ہرگز نیکی کے درجے پر فائز نہیں ہوسکتے اور

مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٩٢﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ

کوئی سی چیز بھی خرچ کرو خدا تو اس کو ضرور جانتا ہے، توریت نازل ہونے کے قبل

حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى

یعقوب نے جو جو چیزیں اپنے اوپر حرام کرلی تھیں ان کے سوا

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

بنی اسرائیل کے لئے سب کھانے حلال تھے اے رسولؐ [3] ان یہود سے کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے

ع ۹ ۱۱ ۱۷

الجزء الرابع

[1] مدینہ کا ایک انصاری حارث بن سوید نامی ایک شخص کو قتل کرکے مکہ بھاگ گیا اور پھر مرتد بھی ہوگیا اور کافروں سے مل گیا اس ناشائستہ حرکت پر چند دن بعد بہت پچھتایا اور پھر دوبارہ مسلمان ہونیکا متمنی ہوا اور یہ سوچ کر اس نے اپنے قبیلہ کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں پھر اسلامی حلقہ میں آنیکو تیار ہوں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے گناہوں کی معافی کا پروانہ آگیا، اس کے قبیلے کا ایک آدمی یہ آیتیں لے کر حارث کے پاس پہنچا وہ سنتے ہی بول اٹھا بے شک تو بھی سچا اور رسول اللہؐ تجھ سے زیادہ سچے اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے اس کے بعد مدینہ میں واپس آیا اور توبہ کرکے پاک ہوگیا ۱۲۔ [2] ایک روایت میں ہے کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ کوئی کپڑا بڑی چاہ سے خرید کیا اور پھر راہ خدا میں اسے دیدیا اور فرمایا کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی پسندیدہ چیز میں اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دے گا اسے خدا بہشت میں ترجیح عطا کرے گا ۱۲۔ [3] بنی اسرائیل جو حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونے پر فخر و مباہات کرتے تھے مسلمانوں پر اعتراض کیلیے تو ہر وقت ہی تلے رہتے ان کا یہ بھی دعوے تھا کہ ہم ہی دین ابراہیم پر ہیں اور مسلمانوں کی فقط زبانی لن ترانی ہے، آخر انھوں نے بہت سوچ بچار کر اپنے خیال میں بہت مضبوط دو اعتراض مسلمانوں پر جما ہی دیئے، ایک تو یہ کہ اونٹ کا گوشت دین ابراہیمی میں حرام ہے اور تم شوق سے کھاتے ہو، دوسرے سارے انبیاء بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے آئے تم لوگوں نے اپنا کعبہ الگ بنایا ہے۔ ان دونوں اعتراضوں کا خدا نے تشفی بخش جواب دے دیا پہلے اعتراض کا تو یوں کہ اونٹ کا گوشت کبھی حرام نہ تھا بلکہ ابراہیم کے بہت دنوں بعد یعقوبؑ نے ایک بیماری کی وجہ سے خود ترک کردیا تھا اور ان کی دیکھا دیکھی ان کی اولاد نے بھی ترک کردیا، دوسرے کا جواب یوں دیا کہ خدا کے گھروں میں خانۂ کعبہ ہی سب سے پہلا اور ابراہیم کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے۔ اور ابھی تک مقام ابراہیم کی نشانی موجود ہے، پھر تم کو مسلمانوں کی تقلید کرنا چاہیے، نہ کہ تم اعتراض کرو۔ ۱۲

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنِ
میں) سچے ہو تو توریت لے آؤ اور اس کو (ہمارے سامنے) پڑھو پھر اس کے بعد
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
بھی جو کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے تو (سمجھ لو کہ) یہی لوگ ظالم
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ
(ہٹ دھرم) ہیں (اے رسولؐ) کہہ دو کہ خدا نے سچ فرمایا تو اب تم ملت ابراہیم
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾
(اسلام) کی پیروی کرو جو باطل سے کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے،
اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا
لوگوں (کی عبادت) کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں بڑی (خیر و
وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ
برکت والا اور سارے جہان کے لوگوں کا رہنما، اس میں (حرمت کی) بہت سی واضح اور روشن نشانیاں ہیں
اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى
(منجملہ ان کے) مقام ابراہیم ہے (جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا امن میں آگیا
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ
اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کے لئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنھیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت[1] (قدرت)
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ
ہے اور جس نے (باوجود قدرت حج سے) انکار کیا تو (یاد رکھے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے (اے رسول) تم
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ
کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں منکر ہوتے جاتے ہو حالانکہ جو کام کاج تم کرتے
شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
ہو خدا کو اس کی (پوری) پوری اطلاع ہے (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ اے اہل کتاب
لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا
دیدہ و دانستہ خدا کی (سیدھی راہ) میں (ناحق کی) کجی (ڈھونڈھ) کے ایمان لانے والوں کو اس سے
عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
کیوں روکتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں

وقف جبرئیل ع

ع ۱۰

[1] استطاعت سے اپنے آنے جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ اتنے دنوں کا اس کے اور اس کے لڑکے بالوں کے ضروریات کا خرچ، صحت، اور تندرستی راستہ کا امن مراد ہے، پس جن لوگوں کو اتنا میسر ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہوں گے اور اُن پر سخت سے سخت عذاب ہوگا، اور جو شخص اس کے وجوب ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے ۱۲۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا

اے ایمان[1] والو اگر تم نے اہل کتاب کے کسی فرقہ کا بھی کہنا

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

مانا تو یاد رکھو کہ) وہ تم کو ایمان لانے کے بعد (بھی) پھر دوبارہ کافر بنا چھوڑیں گے اور (بھلا)

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

تم کیوں کر کافر بن جاؤ گے (حالاں کہ) تمھارے سامنے خدا کی آیتیں (برابر) پڑھی جاتی

اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

ہیں اور اُس کے رسول (محمدؐ) بھی تم میں (موجود) ہیں اور جو شخص خدا سے وابستہ ہو

فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

وہ (تو) ضرور سیدھی راہ پر لگادیا گیا، اے ایمان والو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

خدا سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم (دین) اسلام کے سوا کسی اور دین پر ہرگز نہ مرنا

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا

اور تم سب کے سب (مل کر) خدا کی رسّی[2] مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں پھوٹ[3]

تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ

نہ ڈالو اور اپنے حال (زار) پر خدا کے احسان کو تو یاد کرو جب تم آپس میں (ایک دوسرے کے)

اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ

دشمن تھے تو خدا نے تمھارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کردی تو تم اس کے فضل

اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ

سے آپس میں بھائی بھائی ہوگئے اور تم گویا سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ)

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

کے لب پر (کھڑے) تھے) اور (گرا ہی چاہتے تھے) کہ خدا نے تم کو اس سے بچالیا تو خدا اپنے احکام

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى

یوں واضح کرکے بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) تو ہونا چاہئیے جو

الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

(لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں

[1] شاس بن قیس یہودی، بدگوئی اور رشک و حسد میں شہرۂ آفاق تھا ایک دن اوس و خزرج پر جو عرب کے دو بڑے نامی قبیلے ہیں گذرا، اور ان کو باہم میل محبت کی باتیں کرتے دیکھ کر جل گیا، آخر اس سے نہ رہا گیا اور قبیلۂ اوس والوں میں سے ایک کو اس نے اکسا دیا کہ ان دونوں کی سابق خانہ جنگیوں کا قصیدہ پڑھے، وہ اس کے فقرے میں آگیا اور جنگ بعاث کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا، قبیلۂ خزرج والوں کو ناگوار گذرا اور باہم ایک دوسرے کی مذمت بیان کرنے لگے، حتیٰ کہ تھوڑی دیر میں آمادۂ جنگ ہوگئے، اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت رسولؐ نے ان کے سامنے جاکر پڑھ دی تب وہ لوگ پشیمان ہوکر باہم پھر بغلگیر ہوئے ۱۲۔

دینی امور میں کفار کا کہنا نہ مانو

ع ۱۰ / ۱۰ / ۱

[2] حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت خدا کی رسی ہیں اور سب کو جس کی مضبوطی سے خدا نے تھامنے کا حکم فرمایا ہے دیکھو صواعق محرقہ تفسیر ثعلبی ۱۲

خدا کی رسی کو مضبوط تھامے رہو

[3] زازان سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن حضرت علیؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ راس الجالوت یہودیوں کے عالم اور جاثلیق نصرانیوں کے عالم کو لیے ہوئے حضرت کے پاس گئے، آپ نے پہلے راس الجالوت سے پوچھا تجھ کو اس کی بھی خبر ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد ان کی امت کے کتنے فرقے ہوگئے، وہ بولا کتاب دیکھوں تو عرض کروں آپ نے فرمایا تجھ پر پھٹکار ہو تو کس بھتے پر لوگوں کا امام بنا ہوا ہے، اگر تیری کتاب جل جائے یا چوری ہو جائے اور پھر تجھ سے کوئی مسئلہ پوچھے تو تو یہی کہے گا کہ کتاب ہوتی تو بتلاتا "علم در سینہ باید نہ در سفینہ" اس کے بعد جاثلیق کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کچھ تجھے خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد نصاریٰ کے کتنے فرقے ہوئے، وہ بولا پینتالیس[45] فرقے، آپ نے فرمایا قسم بخدا تو جھوٹا ہے، میں توریت کو اس سے بہتر جانتا ہوں اور انجیل کو تجھ سے بہتر، امت موسیٰ کے اکہتر فرقے تھے ستر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے ومن قوم موسیٰ امة یهدون بالحق، اور امت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے اکہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے تری اعینهم تفیض من الدمع حزناً اور مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوئے

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور تم (کہیں) ان لوگوں کے ایسے نہ ہوجانا
تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ
جو آپس میں پھوٹ ڈال کے بیٹھ رہے اور روشن دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان نہ رہے
وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٥﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ
اور ایسے ہی لوگوں کیواسطے بڑا (بھاری) عذاب ہے (اُس دن کو ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے چہرے
وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ
تو سفید نورانی ہوں گے اور کچھ لوگوں کے چہرے سیاہ، پس جن لوگوں کے منہ میں کالک ہوگی (ان
اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
سے کہا جائے گا: ہائیں کیوں! تم تو ایمان لائے کے بعد کافر ہو گئے تھے اچھا تو (لو اب) اپنے کفر کی سزا میں
تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ
میں عذاب (کے مزے) چکھو اور جن کے چہرے پر نور برستا ہوگا وہ تو خدا کی رحمت (بہشت)
رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
میں ہوں گے (اور) اسی میں سدا رہیں (سہیں) گے (اے رسولؐ) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾
ٹھیک (ٹھیک) پڑھ کر سناتے ہیں اور خدا سارے جہان کے لوگوں (میں سے کسی) پر ظلم کرنا نہیں چاہتا
وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور (آخر) سب کاموں کی
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
رجوع خدا ہی کیطرف ہے تم کیا اچھے گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کیواسطے پیدا کیے گئے ہو
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو، اور خدا پر
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ
ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی (اسی طرح) ایمان لاتے تو ان کے حق میں بہت
خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾
(اچھا ہوتا) ان میں سے کچھ ہی تو ایمان دار ہیں اور اکثر بدکار۔

ع ٦ ١١ ٢

بارے میں خدا فرماتا ہے کہ
ممن خلقنا امۃ یھدون
بالحق وبہ یعدلون، اور
وہ میرے شیعہ ہیں ۱۲۔ ۲
اسلام کے قبل عرب میں دو
خانہ جنگیاں ہوئیں کی اللہ
کی پناہ، چنانچہ اوس اور خزرج
بیچے دو قبیلوں کی لڑائی ایک سو بیس
برس تک قائم رہی مگر اسلام
نے ان سب جھگڑوں کو ملیا
میٹ کرکے سبھوں کو باہم شیر و
شکر کر دیا ۱۲۔
۳ صحیح بخاری اور ترمذی میں
(صحیحین) ہے کہ حضرت
رسولؐ نے فرمایا ہے کہ
قیامت میں کچھ لوگوں
کو حوض کوثر سے ہٹا کر
کھینچتے ہوئے جہنم کی طرف
لے جائیں گے میں انکو
پہچان لوں گا اور فرشتوں
سے کہوں گا کہ ان کو دوزخ
میں کیوں لئے جاتے ہو یہ تو
میرے اصحاب ہیں۔ وہ فرشتے
کہیں گے کہ آپ نہیں جانتے کہ
ان لوگوں نے
آپکے بعد آپکے
دین میں کیا کیا
نئی باتیں کیں۔
جب آپ جدا ہوئے
یہ لوگ آپکے دین سے ہمیشہ
اپنی ایڑیوں پر پھرتے رہے اور
مرتد ہو گئے ۱۲۔ ۴ ابن ابی
حاتم نے حضرت ابوجعفر سے
روایت کی ہے کہ خیر امت
سے مراد اہلبیت رسولؐ ہیں

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
(مسلمانو!) یہ لوگ معمولی اذیت کے سوا تمہیں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے لڑیں گے تو انہیں
الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۱ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
تمہاری طرف پیٹھ ہی کرنی پڑیگی اور پھر انکی کہیں سے مدد بھی نہیں پہنچے گی، اور جہاں کہیں ہتّے چڑھے ان پر رسوائی
اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ
کی مار پڑی مگر خدا کے عہد (یا) اور لوگوں کے عہد کے ذریعے سے
النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
(ان کو کہیں پناہ مل گئی)، اور پھر ہیر پھیر کے خدا کے غضب میں پڑ گئے اور ان پر
الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
محتاجی کی مار (الگ) پڑی یہ کیوں؛ اس سبب سے کہ وہ خدا کی آیتوں سے
وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو (ناحق) ناحق قتل کرتے تھے یہ سزا اس کی ہے کہ انھوں
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۱۱۲ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ
نے نافرمانی کی اور حد سے گذر گئے تھے، اور یہ لوگ بھی سب کے سب یکساں نہیں ہیں (بلکہ) اہل کتاب کے
اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ
کچھ لوگ [۱] تو ایسے ہیں کہ (خدا کے دین) پر اس طرح ثابت قدم ہیں کہ راتوں کو خدا کی آیتیں پڑھا کرتے ہیں
يَسْجُدُوْنَ ۝۱۱۳ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ
اور برابر سجدے کیا کرتے ہیں خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھے
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ
کام کا تو حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں
فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۴ وَمَا يَفْعَلُوْا
میں دوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ تو نیک بندوں سے ہیں، اور وہ کچھ بھی
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵
نیکی کریں گے اس کی ہرگز ناقدری نہ کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ
بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا خدا کے عذاب سے بچانے میں ہرگز نہ ان کے

[۱] یہودیوں سے پانچ سات آدمی جو حق جو تھے مسلمان ہو گئے تھے جن کے سردار عبداللہ بن سلام تھے اسی وجہ سے خداوند عالم اُن لوگوں کو ہر جگہ یہودیوں سے الگ کر دیتا ہے ورنہ عام یہودی تو ان تمام صفات سے بالکل خالی ہیں نہ وہ حق پر ہیں نہ خدا کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں نہ شب کو سجدہ کرتے ہیں نہ نیکی کا حکم کرتے ہیں نہ بدی کو روکتے ہیں نہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے ہیں ۱۲۔

اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

مال ہی کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد اور یہی لوگ جہنمی ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ

اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے دنیا کی چند روزہ زندگی میں یہ لوگ جو

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ

کچھ (خلاف شرع) خرچ کرتے ہیں ان کی مثل اندھڑی مثل ہے جس میں بہت پالا ہو اور وہ ان لوگوں کے

قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ

کھیت پر جا پڑے جنھوں نے (کفر کیوجہ سے) اپنی جانوں پر ستم ڈھایا ہو اور پھر پالا اسے مار کے ناس کر دے اور

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

خدا نے ان پر ظلم کچھ نہیں کیا بلکہ انھوں نے آپ اپنے اوپر ظلم کیا، اے ایمان دارو! اپنے (مومنین کے)

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا

سوا (غیروں کو) اپنا رازدار نہ بناؤ (کیونکہ) یہ غیر لوگ تمھاری بربادی میں کچھ اٹھا نہیں رکھیں گے (بلکہ) جتنا تم زیادہ

عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا

تکلیف میں پڑو گے اتنا ہی یہ لوگ خوش ہوں گے دشمنی تو ان کے منہ سے ٹپکی پڑتی ہے اور جو (بغض و حسد) ان کے

تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ

دلوں میں بھرا ہے وہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے لہ ہم نے تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کر دئے اگر

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا

تم سمجھ رکھتے ہو، اے لوگو تم ایسے (سیدھے) ہو کہ تم تو ان سے الفت رکھتے ہو اور وہ

يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ

تمھیں (ذرا بھی) نہیں چاہتے اور تم تو پوری کتاب (خدا) پر ایمان رکھتے ہو اور وہ (ایسے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ

نہیں ہیں مگر) جب تم سے ملتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے

مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

مارے انگلیاں ۲ے کاٹتے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ (کاٹنا کیا) تم اپنے غصہ میں (جل) مرو، جو باتیں تمھارے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ

دلوں میں ہیں بیشک خدا ضرور جانتا ہے (ایماندارو) اگر تم کو بھلائی چھو بھی گئی تو ان کو برا معلوم ہوتا ہے

لہ ان آیتوں میں خداوند عالم نے مسلمانوں کی خیر خواہانہ فہمائش کی ہے اور تمدن کا ایک بڑا عمدہ سبق دیا ہے کہ جب کفار کی تمھارے ساتھ یہ حالت ہے کہ ہر طرح تمھارے نقصان کے خواہاں ہیں اور کسی وقت تمھاری بدخواہی سے نہیں چوکتے تو تمھیں کیا پڑی ہے کہ تم ان میں خواہ مخواہ گھسے پھرو اور اپنا دوست بناؤ اور وہ اسی پردے میں تم پر وار پر وار کرتے جائیں ۱۲۔

۲ے نامل کے اصلی معنی پوروں کے ہیں مگر چوں کہ اردو محاوروں میں پوروں کا کاٹنا نہیں بولتے اور غصہ میں انگلیاں کاٹنا بولتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ہے ۱۲۔

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا
اور جب تم پر کوئی بھی مصیبت پڑتی ہے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور
وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
پرہیزگاری اختیار کرو تو ان کا فریب تمھیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچائے گا (کیونکہ) خدا تو ان کی
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ
کارستانیوں پر حاوی ہے اور اے رسولؐ! ایک وقت وہ بھی تھا جب تم اپنے بال بچوں سے
الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾
تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے موروچوں پر بٹھا رہے تھے اور خدا سب کچھ سنتا جانتا ہے،
اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ
یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب تم میں سے دو گروہوں ۱؎ نے ٹھان لیا تھا کہ پسپائی کریں اور پھر سنبھل گئے،
وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ
کیوں کہ خدا تو ان کا سرپرست تھا اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے یقیناً خدا نے جنگِ
اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
بدر میں تمھاری مدد کی باوجودیکہ تم (دشمن کے مقابلہ میں) بالکل بے حقیقت تھے (پھر بھی خدا نے
تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ
فتح دی) پس تم خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (ایسے) شکرگزار بنو (اے رسولؐ) اس وقت تم مومنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ
تمھارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمھارا پروردگار تین ۲؎ ہزار فرشتے آسمان سے بھیج کر تمھاری مدد
مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ
کرے ہاں (ضرور کافی ہے) بلکہ تم اگر ثابت قدم رہو اور (رسول کی مخالفت سے) بچو اور کفار اپنے (جوش
مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
میں) ابھی تم پر چڑھ بھی آئیں تو تمھارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے
مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا
تمھاری مدد کرے گا جو نشانِ جنگ لگائے ہوئے ڈٹے ہونگے اور خدا نے یہ (امداد) صرف تمھاری
بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
خوشی کے لئے کی ہے اور تاکہ اس سے تمھارے دل کو ڈھارس ہو اور (یہ تو ظاہر ہے کہ) مدد جب ہوتی ہے

ع ۱۲ ۱۱ ۳

۱؎ جنگِ بدر کی شکستِ فاش نے کفارِ قریش کے دل میں بغض و حسد کی آگ بھڑکا دی تھی حتیٰ کہ ابوسفیان نے حکم دیا کہ اپنی عورتوں کو رونے نہ دو کیوں کہ آنسو نکلنے سے ان کا رنج کم ہوجائیگا، غرض ابوسفیان تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادے اور اپنی عورتیں ہمراہ لے کر مکہ سے نکلا اور مدینے سے دو کوس کے فاصلہ پر کوہِ احد کے دامن میں خیمہ زن ہوا، جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا، عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا بولا کہ ہمیں اپنے شہر سے نکلنا نہ چاہئے اگر سعد بن معاذ نے اس سے مخالفت کی اور آخر انھیں کی رائے غالب رہی، غرض جب اہلِ اسلام قصدِ جنگ کر کے باہر نکلے تو تین سو منافقین کچھ دور جا کر پلٹ آئے بلکہ انصار کے مشہور دو قبیلوں بنو سلمہ اور بنو حارثہ کو بھی اپنے ساتھ پلٹانا چاہا اور یہ لوگ بھی کچھ آمادہ ہو چلے تھے مگر توفیقِ خدا شاملِ حال ہوئی اور اپنی جگہ ثابت قدم رہے، انھیں کی طرف اس آیت میں خدا نے اشارہ فرمایا ہے ۱۲۔ ۲؎ تذکرہ تو تھا جنگِ احد کا مگر بیچ میں خدا نے جنگِ بدر کا قصہ اس لئے چھیڑ دیا تاکہ مسلمان دلیر اور قوی دل ہو کر لڑیں اور کفار کو تہ تیغ کریں کیونکہ جنگِ بدر میں باوجودیکہ یہ لوگ بالکل بے سر و سامان اور چند آدمی تھے مگر اس پر بھی خدا نے فرشتوں کے ذریعے انکی مدد کی اور انکو فتح نمایاں اور کفار کو شکست فاش ہوئی کہ ستر آدمی مارے گئے، ستر آدمی قیدی بنے باقی مکہ کو بھاگ گئے، اور یہاں تو پورے سامان سے اہلِ اسلام مقابلہ کے لئے نکلے تھے، اس کے علاوہ گویا اپنے گھر میں تھے اس پر بھی خدا نے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر تم ثابت قدم رہوگے تو خدا فرشتوں کو تمھاری کمک کے لئے بھیجے گا، مگر افسوس کہ ظاہری مسلمانوں نے اس کا خیال نہ کیا، آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی بنائی لڑائی بگڑ گئی اور لینے کے دینے پڑے، پھر خدا نے مدد کی اور سچے ایمان دار ظاہری مسلمانوں سے الگ ہوگئے اور کھوٹے کھرے خوب پرکھے گئے ۔ ۱۲

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ
تو خدا ہی کیطرف سے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ مدد کی بھی تو) اس لیے کہ کافروں کے ایک
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾
گروہ کو کم کردے یا ایسا چوپٹ کردے کہ (اپنا سامنہ لے کر) نامراد اپنے گھر واپس چلے جائیں (اے
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ
رسولؐ) تمہارا تو اس میں کچھ بس نہیں چاہے خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کی سزا
يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
کرے کیوں کہ وہ ظالم تو ضرور ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ
میں ہے سب خدا ہی کا ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کی چاہے
مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع ۹ (۱۳، ۱۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
سزا کرے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اے ایمان دارو!
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا
سود[1] دونا دون کھاتے نہ چلے جاؤ اور خدا سے
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ
ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ، اور جہنم کی اس آگ سے ڈرو جو کافروں
لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
کے لیے تیار کی گئی ہے، اور خدا اور رسولؐ کی فرماں برداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے
وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
اور اپنے پروردگار کے سبب بخشش اور جنت کیطرف دوڑ پڑو جس کی وسعت
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
سارے آسمان و زمین کے برابر ہے اور ان پرہیزگاروں کیلیے مہیا کی گئی ہے جو خوشحالی
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ
اور کٹھن کے وقت میں بھی (خدا کی راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصہ[2] کو روکتے ہیں
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾
اور لوگوں (کی خطا) سے درگذر کرتے ہیں اور نیکی کرنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے

---

[1] سود اگرچہ مطلقاً حرام ہے مگر چوں کہ وہ لوگ اور اب بھی سود در سود لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اس لئے اس کو الگ منع فرمادیا ۱۲

[2] تفاسیر اہلسنت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام اشراف عرب کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں آپ کا غلام سالن کا پیالہ لئے ہوئے آیا اور آپ کے رعب سے اس کا پاؤں تھرتھرایا حتی کہ وہ لب فرش گر پڑا اور پیالہ مع سالن آپ کے سر اور چہرے پر گرا، حضرت نے اس کیطرف دیکھا، وہ متحیر ہو کر رہ گیا، اور اس کی زبان پر دفعتاً الکاظمین الغیظ جاری ہوا آپ نے فرمایا میں نے اپنا غصہ دور کردیا اس نے فوراً والعافین عن الناس کی تلاوت کی، آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا، اس نے عرض کی واللہ یحب المحسنین آپ نے فرمایا، میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا اور بعض کتب میں امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ کے بارے میں اس قسم کے واقعات لکھے ہیں۔ ۱۲

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور لوگ جب (اتفاقاً) کوئی بدکاری کر بیٹھتے ہیں یا آپ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۖ وَمَنْ
تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور خدا کے سوا
يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى
گناہوں کا بخشنے والا اور ہے ہی کون اور جو (قصور) وہ (ناگہانی) کر بیٹھے تو دیدہ و
مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
دانستہ اس پر ہٹ نہیں کرتے[1] ایسے ہی لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کی
مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
طرف سے بخشش ہے اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ
نہریں جاری ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (اچھے) چلن والوں کی (بھی) کیا خوب
الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ لا
(کھری) مزدوری[2] ہے۔ تم سے پہلے بہتیرے واقعات گذر چکے ہیں پس ذرا روئے زمین
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
پر چل پھر کے دیکھو تو کہ (اپنے اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلانے
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ
والوں کا انجام کیا ہوا، یہ (جو ہم نے کہا) عام لوگوں کے لئے تو صرف
هُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا
بیان (واقعہ) ہے (مگر) اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے، اور (مسلمانو) کاہلی نہ کرو اور
تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾
(اس اتفاقی شکست احد سے) کڑھو نہیں (کیوں کہ) اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب آؤ گے
اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ
اگر (جنگ احد میں) تم کو زخم لگا ہے تو اسی طرح (بدر) میں تمہارے فریق کفار کو زخم لگ چکا ہے (اس پر
وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ
ان کی ہمت تو نہ ٹوٹی) یہ اتفاقات زمانہ ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان باری باری الٹ پھیر کرتے ہیں اور (یہ اتفاقی شکست) اسلیے

[1] ابن مسعود نے حضرت رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسولؐ باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ بنی اسرائیل ہم سے افضل تھے کیونکہ جب وہ گناہ کرتے تھے تو انکے دروازے پر لکھ جاتا تھا اور وہ اپنے ناک کان کا کفارہ دیکر گناہ سے پاک ہو جاتے تھے اور پھر وہی گناہ کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، مطلب یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل سے میرے نزدیک زیادہ افضل ہو کہ تمھاری توبہ ہی کفارہ کیواسطے کافی ہے ۱۲۔ [2] ایک مرتبہ معاذ بن جبل روتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ایک نوجوان خوبصورت دروازہ پر کھڑا روتا ہے اور اذن حضوری چاہتا ہے، غرض وہ حاضر ہوا اور سلام عرض کیا، آپنے جواب سلام دیکر رونے کا سبب پوچھا، اس نے عرض کی کہ میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ اگر اس میں سے تھوڑے سے کا بھی خدا مواخذہ کرے تو جہنم کے سوا کہیں ٹھکانا نہ ہو آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے اس نے کہا نہیں، آپ نے کہا تب خدا بخش دےگا اگرچہ گناہ مثل پہاڑ کے ہو، کہنے لگا میرا گناہ اس سے بھی بڑا ہے، آپنے فرمایا خدا غفور الرحیم ہے، اگرچہ تیرا گناہ ساتوں زمین و دریا، ریت اور درختوں کے برابر ہو، وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں، آپ نے فرمایا خدا غفار ہے اگرچہ تیرے گناہ سارے آسمان، ستارے، عرش اور کرسی کے برابر ہوں وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں، یہ سنکر آپنے غصہ میں فرمایا کیا تیرا گناہ خدا سے بھی بڑا ہے، یہ سنکر وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا خدا سب سے بڑا ہے، غرض وہ کہنے لگا یا حضرت سات برس سے میں نے مُردہ کا کفن چرانے کا گویا پیشہ کر لیا تھا ایکمرتبہ انصار میں سے ایک شخص کی لڑکی مرگئی میں نے اسی شب کو اس کی لاش قبر سے باہر نکالی اور اس کا کفن لے کر اس کو برہنہ چھوڑ کر چند قدم چلا ہی تھا کہ شیطان نے مجھے بہکایا اور میں نے اُس کے حسن و جمال اور عنفوان شباب کو دیکھ کر اسکے ساتھ زنا کیا، جب یہاں سے

بقیہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ قیامت میں اسی طرح ناپاک اٹھوں گی اور تو جہنم میں جائے گا، یہ سنتے ہی آپنے فرمایا اپنے آنکھوں کو گرداں ۔۔۔ وہ جنگل میں چلا گیا اور رو رو کر اپنی حالت بیان کرتا تھا کہ (دیکھو صفحہ ۹۷)

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ

تھی) تاکہ خدا سچے ایمان داروں کو (ظاہری) مسلمانوں سے الگ دیکھ لے اور تم سے بعض کو درجۂ شہادت پر

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

فائز کرے اور خدا (حکم رسول سے) سرتابی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا، اور یہ (بھی منظور تھا) کہ سچے ایمانداروں کو (ثابت قدمی

اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

کی وجہ سے) نرا کھرا الگ کرلے اور (بھاگنے والوں) کو ملیامیٹ کردے (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ سب کے سب بہشت میں

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

چلے ہی جاؤ گے اور کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا جنھوں نے جہاد کیا اور نہ

يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ

ثابت قدم رہنے والوں ہی کو پہچانا، اور تم تو موت کے آنے سے پہلے (لڑائی میں) مرنے کی تمنا

قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾

کرتے تھے پس اب تو تم نے اس کو (اپنی) آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم (اب بھی) دیکھ رہے ہو،

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ

(پھر لڑائی سے کیوں جی چراتے ہو) اور محمدؐ تو صرف رسول ہیں (خدا نہیں) ان سے پہلے اور بھی بہتیرے پیغمبر گذر چکے ہیں

اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ

پھر کیا اگر (محمدؐ) اپنی موت سے مرجائیں یا مار ڈالے جائیں تو تم الٹے پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پلٹ

مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ

جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا (بھی) تو (سمجھ لو کہ) ہرگز خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور

سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

عنقریب خدا شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا، اور بغیر حکم خدا کے تو کوئی شخص مر ہی نہیں

تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ

سکتا وقت معین تک ہر ایک کی موت لکھی ہوئی ہے اور جو شخص (اپنے کئے کا) بدلہ دنیا میں

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ

چاہے تو ہم اس کو اس میں سے دے دیتے ہیں اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اُسے اسی میں

الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَكَاَيِّنْ

سے دیں گے اور (نعمت ایمان کے) شکر کرنیوالوں کو بہت جلد ہم جزائے خیر دیں گے اور (مسلمانو) کچھ

(بقیہ صفحہ ٩١)
چرند اور پرند روتے تھے جب اسی حالت میں چالیس دن گذر گئے تو اس نے عرض کی خداوندا تو نے میری دعا قبول فرمائی ہو تو اپنے نبی پر وحی فرما کہ مجھے نصیحت سے نجات ہو ورنہ مجھے دنیا ہی میں آگ سے جلا کر خاک کردے، اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی واذا فعلوا فاحشۃ، اس کے بعد حضرتؐ رسول خود وہاں تشریف لے گئے اور نجات کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ گناہ کا تدارک یوں کیا جاتا ہے۔

ل جنگ بدر کے بعد جب مسلمانوں نے شہادت کے فضائل حضرت رسولؐ سے سنے تو بڑے تمنا بھرے لہجے میں باہم کہتے کہ کاش ہم بھی کسی جنگ میں خدا کی راہ میں اپنی جان دیدیتے اور شہید ہوتے مگر کہنے اور کرنے میں تو ہمیشہ ہی فرق ہوتا ہے، خصوصاً جب جان کا سودا ہو چنانچہ جب حضرت رسولؐ نے تین یا پانچ ہزار کفار کے مقابلے میں اپنے سات سو آدمیوں کی صف آراستہ کی تو مسلمانوں نے آخر وہ حرکت کی آخر شیطان نے پکار دیا کہ محمدؐ قتل ہوگئے، اور یہ خبر شدہ شدہ مدینہ تک پہنچی اور جناب فاطمہؑ مضطربانہ روتی اُحد تک پہنچیں، آخر وقت میں تو حضرت علیؑ کے سوا ایک آدمی بھی آپ کی مدد کو دیکھنے میں نہ آتا تھا، حضرت علی بھی لڑتے لڑتے تین مرتبہ گھوڑے سے گرے اور ہر مرتبہ جبرئیل نے آکر سوار کیا، ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کرکے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی - ۱۱۲،۱۲۲

ع ١٤ (١٤) ٥

مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ

کم ہی نہیں) ایسے پیغمبر بہت سے گذر چکے ہیں جن کے ساتھ بہتیرے اللہ والوں نے (راہ خدا میں) جہاد کیا اور

اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ

پھر ان کو خدا کی راہ میں جو مصیبت پڑی ہے تو نہ انھوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا اور نہ (دشمن

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ

کے سامنے) گڑگڑانے لگے اور ثابت قدم رہنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے اور لطف یہ ہے) ان کا قول اس کے سوا

قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا

کچھ نہ تھا کہ دعائیں مانگنے لگے کہ اے ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ اور اپنے کاموں میں ہماری زیادتیاں

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

معاف کر اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے تو خدا

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ

نے ان کو دنیا میں بدلہ (دیا) اور آخرت میں اچھا بدلہ عنایت فرمایا،

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ

اور خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اے ایمان دارو اگر تم لوگوں نے کافروں

تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

کی پیروی کی تو (یاد رکھو کہ) وہ تم کو اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر کر لے جائیں گے، پھر اُلٹے

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ

تم ہی گھاٹے میں آ جاؤ گے (تم کسی کی مدد کے محتاج نہیں) بلکہ خدا تمہارا سرپرست ہے اور

خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

وہ سب مددگاروں سے بہتر ہے (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہارا رعب[1] کافروں کے دلوں

الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ

میں جما دیں گے اس لیے کہ ان لوگوں نے خدا کا شریک بنایا (بھی تو) اس چیز (بُت) کو (جسے خدا

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَ

نے کسی قسم کی حکومت نہیں دی اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (بھی کیا) بُرا ٹھکانا ہے اور

لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ

بیشک خدا نے (جنگ احد میں بھی) اپنا (فتح کا) وعدہ سچا[2] کر دکھایا تھا جب تم اسکے حکم سے (پہلے ہی حملہ میں) ان (کفار) کو خوب

---

[1] جب حضرت علیؑ کی تلوار ذوالفقار سے ابوسفیان کے دانت کھٹے ہو گئے اور باوجودیکہ وہ تنہا تھے مگر کفار کی جم غفیر کو سوا بھاگنے کے کوئی چارہ نہ ہوا اور ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کی راہ لی تو کچھ دُور جا کر اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ ہم لوگوں نے غلطی کی کہ اُحد سے بھاگ آئے اُس وقت مسلمان ایک تو معدودے چند اسپر اِدھر اُدھر متفرق پریشان چلو اب بھی ہم لوگ ہجوم کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوں اور سب کو تہ تیغ کر دیں مگر ایک علیؑ کی تلوار کی دھاک ان کے دلوں میں وہ مضبوط جگہ پکڑ چکی تھی کہ سب کی ہمت پست ہو گئی اور کسی نے ابوسفیان کی دم سازی نہ کی، اسی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل کی ہے۱۲

15 ع 5 6

[2] جب اصحاب رسول اُفتاں خیزاں رسول کو تنہا چھوڑ کر اپنی جان بچا کر بھاگتے ہوئے مدینہ پہنچے تو باہم کہنے لگے ہم سے تو خدا اور رسولؐ نے فتح کا وعدہ کیا تھا یہ شکست آخر کیوں ہوئی، اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی اور سمجھا دیا کہ اگر تم صبر اور رسول کی تابعداری کرتے تو تم کو فتح ہوتی

—— اسی وجہ سے جب تک صبر کئے رہے تمہاری فتح ہی فتح تھی، جب تم نے رسولؐ کی مخالفت کی تو تم کو شکست ہوئی، پھر تمہارے بھاگنے کے بعد بھی جو ثابت قدم رہا —— اس کی آخر فتح ہوئی اور کھوٹے کھرے الگ ہو گئے۔ ۱۲

حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ

قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تمھارے پسند کی چیز (فتح) تمھیں دکھائی دی اس کے بعد بھی تم نے (مالِ غنیمت دیکھ کر)

مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

بزدلاپن کیا اور حکم رسول سے (امو چہ پر جمے رہنے) میں باہم جھگڑا کیا اور (رسولؐ کی) نافرمانی کی تم میں سے کچھ تو طالبِ دنیا ہیں (کہ

الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

مالِ غنیمت کیطرف جھک پڑے) اور کچھ طالبِ آخرت [۱] (کہ رسولؐ پر اپنی جان فدا کردی) پھر (بزدلے پن نے) تمھیں ان (کفار

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ

کیطرف) سے پھیر دیا (اور تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس سے خدا کو تمھارا (ایمان اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (اس پر بھی)

فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵۲ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَ لَا تَلْوٗنَ

خدا نے تم سے درگذر کی اور خدا مومنین پر بڑا فضل کرنے والا ہے (مسلمانو تم اس وقت کو یاد کرکے شرماؤ) جب تم (بدحواس) بھاگے

عَلٰٓى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ

پہاڑ پر چڑھے چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسولؐ تمھارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے) کسی کو مڑ کے بھی دیکھتے

غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا مَآ

تھے پس (چونکہ تم نے رسول کو آزردہ کیا) خدا نے بھی تم کو (اس رنج کی سزا میں (شکست کا) رنج دیا تاکہ جب کبھی تمھاری

اَصَابَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵۳ ثُمَّ اَنْزَلَ

کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی مصیبت پڑے تو تم رنج نہ کرو [۲] (اور صبر کرنا سیکھو) اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر خدا نے

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً

اس رنج کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کی تم میں سے ایک گروہ کو (جو سچے ایماندار تھے

مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ

خوب گہری نیند آگئی اور ایک گروہ جن کو اس وقت بھی (بھاگنے کی شرم سے) جان کے لالے

بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا

پڑے تھے خدا کے ساتھ (خواہ مخواہ) زمانۂ جاہلیت کی ایسی بدگمانیاں کرنے لگے (اور) کہنے لگے بھلا کیا

مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ

امر (فتح) کچھ بھی ہمارے اختیار میں ہے (اے رسولؐ) کہہ دو ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے

يُخْفُوْنَ فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ

(زبان سے تو کہتے ہی نہیں ہیں) یہ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو تم سے ظاہر نہیں کرتے (اب سنو) کہتے ہیں

[۱] جنگ اُحد میں حضرت رسولؐ نے عبداللہ ابن جبیر کو پچاس نوجوانوں کا سردار بنا کر ایک گھاٹی پر متعین فرمایا تھا اور تاکید کردی تھی کہ خواہ لشکرِ اسلام کو فتح ہو یا شکست مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا، اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور فوج اسلام کو گویا نمایاں فتح حاصل ہوئی، ادھر ابوسفیان پر انصار حملہ آور ہوئے اور کفار کو پسپا کردیا۔ ادھر ابن جبیر نے تیرباراں کرکے بھگایا بس پھر کیا تھا، فوج اسلام پوری مالِ غنیمت پر جھک پڑی، اب ابنِ جبیر کے ساتھیوں میں کہاں تاب تھی، منہ میں پانی بھر آیا، ہرچند ابن جبیر نے روکا، رسولؐ کا قول یاد دلایا، مگر یہ کاہے کو سننے والے تھے، غرض سات یا بارہ آدمیوں کے سوا سب چل دئے، آخر خالد بن ولید اور عکرمہ اپنی فوج کے ساتھ بھاگتے ہوئے موقع کو خالی پا کر ابن جبیر کے مقابل ہوئے اور مختصر سی جنگ کے بعد ابنِ جبیر اپنے مٹھی بھر ساتھیوں سمیت شہید ہوئے۔ اور پوری فوج کفار اہلِ اسلام پر پشت کیطرف سے حملہ آور ہوئی حتےٰ کہ فوج اسلام کے قدم اکھڑ گئے اور چند جاں نثاروں کے سوا سب نے راہِ فرار اختیار کی آخر حضرت حمزہؑ وغیرہ نے شہادت پائی اور حضرت رسولؐ کے دندانِ مبارک زخمی ہوئے البتہ حضرت علیؑ، ابودجانہ، بی بی نسیبہ اور اس کے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ اور عمارہ کے سوا سب چمپت ہوئے اور رسول اللہؐ پیچھے کھڑے بلاتے ہی رہے، غرض یہ لوگ بھی شہید ہوئے اور بیچاری نسیبہ بھی بہت زخمی ہوئی اور حضرت علی کے سوا رسول اللہؐ کی ہمدردی اور جاں نثاری کو کوئی باقی نہ رہا، حضرت جبرئیل نے یہ حال دیکھ کر عرض کی، یا رسول اللہ اس کو ہمدردی کہتے ہیں، حضرتؐ نے فرمایا کیوں نہ ہو انہ منی وانا منہ (یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں) حضرت جبرئیل نے فرمایا وانا منکما (اور میں آپ دونوں سے ہوں) اس وقت یہ آواز غیب سے آئی لاسیف الا ذوالفقار ولا فتیٰ الا علیؑ دیکھو تاریخ طبری جلد سوم صفحہ، اسطر ۱۹ مطبوعہ مصر ۱۲ - [۲] یہ علم اخلاق کا بہت بڑا گر ہے، خداوند عالم نے تعلیم فرمایا ہے ۱۲

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ

کہ اس امر (فتح) میں اگر ہمارا کچھ بھی اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسول ان سے) کہدو

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ

کہ تم اپنے گھروں میں بھی رہتے، تو جن کی تقدیر میں لڑکے مرجانا لکھا تھا وہ (اپنے

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا

گھروں سے) نکل نکل کے اپنے مرنے کی جگہ ضرور آجاتے اور (یہ اس واسطے کیا گیا) تاکہ جو

فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اس کا امتحان کرے (اور لوگ دیکھ لیں) اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہو صاف

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ

کردے اور خدا دلوں کا راز خوب جانتا ہے ، بے شک جس دن (جنگ احد میں) دو جماعتیں[1]

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ

آپس میں گتھ گئیں اس دن جو لوگ تم (مسلمانوں) میں سے بھاگ کھڑے ہوئے (اس کی وجہ یہ تھی کہ)

بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ

ان کے بعض گناہوں (مخالفت رسولؐ) کی وجہ سے شیطان نے بہکا کے ان کے پاؤں اکھاڑ دئے اور (اسی وقت)

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٥٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا

خدا نے ضرور ان سے درگذر کی بیشک خدا بڑا بخشنے والا ہے بُردبار ہے اے ایمان دارو ان لوگوں کے ایسے نہ بنو جو

كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

کافر ہوگئے اور جو بھائی بند ان کے پردیس میں نکلے ہیں یا جہاد کرنے گئے ہیں (اور وہاں

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا

مرگئے) تو ان کے بارے میں کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے

مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً

اور نہ مارے جاتے (اور یہ اس وجہ سے کہتے ہیں) تاکہ خدا (اس خیال کو) اُن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

دلوں میں (باعث) حسرت بنادے[2] اور (یوں تو) خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾ وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ

اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تم خدا کی راہ میں مارے جاؤ یا اپنی موت

[1] اس جنگ میں لشکر کے علمبردار حضرت علیؑ تھے اور کفار کا طلحہ بن ابوطلحہ دارمی، سب سے پہلے ان ہی دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی حضرت علیؑ نے ایک ہی وار میں اس کو واصل جہنم کیا اس کے بعد ابوسعید بن ابوطلحہ نے علم اٹھایا اسکو بھی آپنے قتل کیا اس کے بعد باری باری نو آدمیوں نے اسے اٹھایا اور آپکے ہاتھ سے فی النار ہوئے، آخر صواب نامی ایک حبشی غلام نے ہمت کی اور آپ کے سامنے آیا اور علمبرداری کے عہدے پر فائز ہوا، آخر وہ بھی ٹھنڈا ہوگیا، تب ایک عورت عمرہ بنت علقمہ نے اس نشان کو بلند کیا اور ایک طرف انصار نے قریش پر حملہ کردیا، اس کے بعد پھر سب کے سب مہاجر و انصار بھاگتے نظر آئے، ایکطرف حضرت حمزہ نے کشتوں کے پشتے لگادئے تھے، اتنے میں ہندہ زوجۂ ابوسفیان نے ایک حبشی غلام کو اپنے وصل کے وعدہ پر ابھارا کہ تو محمدؐ، علی یا حمزہ کا سر کاٹ لا، وہ بولا محمدؐ تک تو میری رسائی نہیں ہوسکتی اور علیؑ سے خوف معلوم ہوتا ہے مگر حمزہ کو قتل کرتا ہوں، یہ کہہ کر وہ کمین گاہ میں جا بیٹھا اور حضرت حمزہؑ بے خبر لڑائی میں مشغول تھے، ناگاہ آپ کا پاؤں پھسلا اور وہ ملعون ایک فولادی اینٹ سے حملہ آور ہوا اور وہ اینٹ پہلو کو توڑتی ہوئی نکل گئی اور آپ شہید ہوئے، وہ مردود آپکے پاس آیا اور آپ کے شکم کو چاک کرکے آپ کا جگر کاٹ کے ہندہ کیواسطے تحفہ لے گیا اور ہندہ کمبخت نے اس کو چبایا ۱۲۔

ع ١٦ ١٧ ٧

[2] جب جنگ احد سے اصحاب رسولؐ بھاگ کر مدینہ پہنچے تو منافقوں کی بن آئی کہنے لگے کہ ہماری تو پہلے ہی سے رائے تھی کہ باہر نکل کر لڑنے کا قصد کبھی نہ کرو، اپنے گھروں کی آڑ پکڑ کر لڑو مگر رسولؐ نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کا خون کرادیا، اس قسم کی بکواس کا خدا نے اس آیت میں جواب دیا کہ فتح و شکست کا اختیار خدا ہی کو ہے موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا، اور شکست اگر ہوئی تو خود تمہاری شامت اعمال سے نہ کہ رسولؐ کی بدتدبیری سے ۔۔

اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ

سے (مر جاؤ) تو بے شک خدا کی بخشش اور رحمت اس (مال و دولت) سے جس کو تم جمع کرتے

مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى اللّٰهِ

ہو ضرور بہتر ہے اور اگر تم (اپنی موت سے) مرو یا مارے جاؤ (آخر کار) خدا ہی کی طرف

تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ

(قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے (تو اے رسولؐ یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل (سردار) ان کو ملا اور

لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ

تم اگر بدمزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد سے تتر بتر ہو گئے ہوتے

حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ

پس (اب بھی) تم ان سے درگذر کرو اور ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو اور (سابق دستور

فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ظاہرا) ان سے کام کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر اس پر بھی) جب کسی کام کو ٹھان لو تو خدا ہی پر بھروسا رکھو

يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ

(کیونکہ) جو لوگ خدا پر بھروسا رکھتے ہیں خدا انکو ضرور دوست رکھتا ہے (مسلمانو! یاد رکھو کہ) اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر

لَكُمْ ۚ وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ

کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے

مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور مومنین کو چاہئے کہ خدا ہی پر بھروسہ[1] رکھیں اور (تمہارا گمان باطل

وَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ

غلط ہے) کسی نبی کی (ہرگز) یہ شان نہیں کہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا تو جو چیز خیانت کی ہے

بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

قیامت کے دن وہی چیز (بعینہ خدا کے سامنے) لانا ہوگا اور پھر ہر شخص اپنے کئے کا پورا بدلہ پائیگا

كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ

اور ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا پابند ہو کیا وہ

اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ

اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ہے،

[1] خدا پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہر تدبیر د بندوبست لغو ہے اور آدمی عمدی بن کے بیکار محض ہو جائے کیوں کہ بیکاری ایک اخلاقی جرم اور بالکل خلاف شرع ہے اور یہ ان کا عقیدہ ہے جو ہر تاثیر کا حصر خدا ہی کی ذات میں کرتے ہیں — حالاں کہ یہ اگر صحیح ہو تو رسولؐ کا آنا جنگ احزاب میں، خندق کھودنا آلات حرب سے آراستہ ہونا، ہجرت کرنا، سپر سے تلوار روکنا، کھانا پکوانا، وغیرہ وغیرہ سب لغو ہو جائے حضرت یوسفؑ یا حضرت موسیٰؑ کا ملکی و مالی انتظام سب عبث ہو جائے بلکہ توکل کے دو معنی ہیں (۱) اسباب دنیا پر اتنا مغرور نہ ہو کہ اصلی مسبب الاسباب کو بھول جائے کیوں کہ اسکے لیے ہر وقت ممکن ہے کہ چیزوں کی تاثیر بدل دے مثلاً ہری کو ورم کو زائل کرتی ہے پھر بعض لوگوں کو مدتوں بلاتے چلے جاؤ اور خاک نفع نہیں ہوتا۔ (۲) اس پر بھروسہ ہو تو جتنی تدبیریں اس نے شرع و عقل کی زبانی بتلائی ہیں ان پر عمل کرے اور انسانی تدبیروں کی حد سے گذر کر حیوانی غیر عقلی تدبیروں کی احاطہ میں قدم نہ ڈالے واللہ اعلم ۱۲۔

(حاشیہ ۲ صفحہ ۹۷ پر)

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝۱۶۲ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ
اور وہ کیا برُا ٹھکانا ہے وہ لوگ خدا کے ہاں مختلف دَرجوں کے ہیں اور جو کچھ
اللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝۱۶۳ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى
وہ کرتے ہیں خدا اُسے دیکھ رہا ہے، خدا نے تو ایمان داروں پر
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ
بڑا احسان کیا کہ ان کے واسطے انھیں کی قوم کا ایک رسولؐ بھیجا جو انھیں خدا کی
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
آیتیں پڑھ پڑھ کے سُناتاہے اور ان کی (طبیعت) کو پاکیزہ کرتاہے اور انھیں کتابِ (خدا)
وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ
اور عقل کی باتیں سکھاتاہے اگرچہ وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) تھے، مسلمانو کیا جب تم پر
مُّبِينٍ ۝۱۶۴ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ
(جنگ احد میں) وہ مصیبت پڑی جس کی دونی مصیبت [1] تم (کفار) پر ڈال چکے تھے تو گھبرا کے کہنے لگے یہ (آفت)
مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ أَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ
کہاں سے آ گئی (اے رسولؐ) تم کہدو کہ یہ تو خود تمھاری ہی طرف [2] سے ہے (نہ رسولؐ کی مخالفت
أَنْفُسِكُمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۱۶۵ وَمَا
کرتے نہ سزا ہوتی) بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے اور جس دن دو جماعتیں
أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ
(جنگ اُحد میں آپس میں گتھ گئیں اس دن تم پر جو مصیبت پڑی وہ تمھاری شرارت کی وجہ سی) خدا کے اذن سے آئی ہی
الْمُؤْمِنِينَ ۝۱۶۶ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚۖ وَقِيلَ لَهُمْ
اور تاکہ خدا سچے ایمان والوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں سے کہا
تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ ادْفَعُوا ؕ قَالُوا
گیا کہ آؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (یہ نہ سہی اپنے دشمن کو) ہٹا دو تو کہنے لگے (ہائے کیا کہیں)
لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ
اگر ہم لڑنا جانتے تو ضرور تمھارا ساتھ دیتے یہ لوگ
أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَّا
اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ قریب تھے، اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ دیتے

ع ۱۰

(بقیہ صفحہ ۹۶)
[2] شاید یہ اس واقعہ کیطرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں تقسیم کے واسطے سب مال ایک جگہ جمع کیا جا رہا تھا کہ اس میں سے ایک کملی یا لنگی کم ہو گئی، تو اس بدبخت نے حضرتِ رسولؐ کی طرف شبہہ کیا تھا اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دے دیا، پھر چوری کرنے کا عذاب بھی بیان کر دیا، چنانچہ حضرتِ رسولؐ سے منقول ہے کہ میں تم میں سے کسی کے گلے میں اونٹ لٹکتا ہوا دیکھوں گا اور اونٹ خود بولتا ہوگا، اور وہ شخص مجھ سے فریاد کرے گا، اور میں کہوں گا کہ میں نے تم تک حکم خدا پہنچا دیا تھا، دنیا میں تو نے میرا کہنا نہ مانا آج میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا، اور دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین غصباً دبائے گا تو وہ زمین قیامت میں اس کے گلے میں لٹکا دی جائے گی، اسی طرح چوری کی ہر چیز چور کے گلے میں لٹکائی جائے گی۔ معاذاللہ اللّٰھم احفظنا ۔۱۲

صفحہ ہذا۔
[1] کیوں کہ جنگِ اُحد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور جنگِ بدر میں ستر کفار مارے گئے اور ستر اسیر ہوئے، یوں دو گنے ہو گئے ۱۲
[2] نہ رسولؐ کو تنہا چھوڑ کے بھاگتے اور نہ اُن کی مخالفت کرتے نہ مارے جاتے ۱۲

عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ

مومنوں کو بھی چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں ہے کہ تمھیں غیب

اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ

کی باتیں لہ بتادے مگر (ہاں) خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بتانے کیواسطے)

رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ

چن لیتا ہے پس خدا اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور

تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

پرہیزگاری کروگے تو تمھارے واسطے بڑی جزائے خیر ہے، اور جن لوگوں کو خدا نے

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ

اپنے فضل (وکرم) سے کچھ دیا ہے (اور پھر) بخل کرتے ہیں وہ ہرگز اس خیال میں نہ رہیں نہ

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا

کہ یہ ان کے لئے کچھ بہتر ہوگا بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے، کیوں کہ جس (مال) کا بخل کرتے

بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ

ہیں عنقریب ہی قیامت کے دن اس کا طوق ٢ہ بنا کر اُن کے گلے میں پنھایا جائے گا اور سارے آسمانوں

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدْ سَمِعَ ع ۱۸ ۹ ۹

اور زمین کی میراث خدا ہی کی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے جو لوگ (یہود) یہ

اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ

کہتے ہیں کہ خدا تو کنگال ہے اور ہم بڑے مالدار ہیں خدا نے ان کی یہ بکواس سُنی ان لوگوں نے جو کچھ

اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ

کیا اس کو۔ اور ان کا پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا، ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور آج

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

تو جو جی میں آئے کہیں مگر قیامت کے دن) ہم کہیں گے کہ اچھا تو لو اپنی شرارت کے عوض میں) جلانیوالے عذاب کا مزہ چکھو،

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

یہ انھیں کاموں کا بدلہ ہے جو تمھارے ہاتھوں نے (زاد آخرت

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ

بنا کے) پہلے سے بھیجا ہے ورنہ خدا تو کبھی (اپنے) بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں (یہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ خدا نے تو ہم سے عہد

لہ حضرت رسول سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس طرح آدم کی تمام اولادوں کو خدا نے حضرت آدم کو دکھا دیا تھا، اسی طرح میری امت کو مجھ پر ظاہر کر کے مجھے مطلع کر دیا ہے کہ ان میں کون اسلام قبول کرے گا اور کون گمراہ رہیگا یہ سنکر منافقین کہنے لگے تعجب ہے کہ محمد کو معدومات کا تو علم ہے اور ہماری دلی باتوں کی خبر نہیں، اگر معلوم ہے تو بتا دیں کہ ہم میں کون خالص مومن اور کون منافق ہے، جب آپ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو منبر پر تشریف لے گئے، اور حمد خدا کے بعد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے مرتبہ کو نہیں پہچانتے اگر وہ پوچھیں کہ آج سے قیامت تک کیا ہونے والا ہے تو میں بتا دوں جبعبد اللہ ابن حذافہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی کہ وہ کون ہے جو اس سے انکار کرے، آپنے فرمایا حذافہ، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

٢ہ ایک حدیث میں ہے کہ خدا جس شخص کو دولت عطا فرمائے اور بخل کیوجہ سے اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت میں خدا اس مال کو ایک ایسے زہریلے سانپ کیصورت بنا دے گا جس کے سر پر زہر کی شدت سے بال ہوں گے اور اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اسکے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس کے جبڑے کو اپنے منہ میں لے گا اور اس کی زبان کو باہر نکال کر کہے گا کہ میں وہ مال ہوں جس سے تو محتاجوں پر فخر کرتا تھا۔ ۱۲

إِلَيْنَآ أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ
کیا ہے کہ جب تک کوئی رسولؐ ہمیں یہ (معجزہ) نہ دکھائے کہ وہ قربانی کرے اور اس کو (آسمانی)
تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِى
آگ آکر چٹ کر جائے لہ اس وقت تک ہم ایمان نہ لائیں گے (اے رسولؐ) تم کہدو کہ بھلا تو بتاؤ کہ
بِالْبَيِّنَٰتِ وَبِالَّذِى قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن
پیغمبر مجھ سے قبل تمھارے پاس واضح و روشن معجزات اور جس چیز کی تم نے (اسوقت) فرمائش کی ہے (وہ بھی) لے کر آئے
كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٨٣﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ
پھر تم اگر اپنے (دعوے میں) سچے ہو تو تم نے انھیں کیوں قتل کیا؟ (اے رسولؐ) اگر اس پر بھی وہ تمھیں جھٹلائیں تو (تم آزردہ
رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآءُو بِالْبَيِّنَٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَٰبِ
نہ ہو کیونکہ) تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر روشن معجزے اور صحیفے اور نورانی کتابیں لے کر آچکے ہیں (مگر) پھر بھی
الْمُنِيرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ
لوگوں نے آخر جھٹلا ہی چھوڑا ہر جان (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھے گی اور تم لوگ قیامت ۲ کے دن اپنے
أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ
(کئے کا) پورا پورا بدلہ بھر پاؤ گے پس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور
أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَآ إِلَّا
بہشت میں پہنچا دیا گیا پس وہی کامیاب ہوا اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے
مَتَٰعُ الْغُرُورِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِىٓ أَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ
کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں (مسلمانو) تمھارے مالوں اور جانوں کا تم سے ضرور امتحان
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ
لیا جائے گا اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب خدا دی جاچکی ہے (یہود و نصاریٰ)
وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوٓا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا
ان سے اور مشرکین سے بہت سی دکھ درد کی باتیں تمھیں ضرور سننی پڑیں گی اور اگر تم ان (مصیبتوں کو) جھیل جاؤ گے
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٨٦﴾ وَإِذْ أَخَذَ
اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور (اے رسولؐ) ان کو
اللَّهُ مِيثَٰقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُۥ لِلنَّاسِ
وہ وقت تو یاد دلاؤ (جب) خدا نے اہل کتاب سے عہد ۳ و پیمان لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا

لہ یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف وغیرہ نے ایکمرتبہ حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ آپ تو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ خدا نے ہم سے یہ عہد کیا ہے کہ جبتک کوئی رسول یہ معجزہ نہ دکھائے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں قربانی کرے اور ایک آسمانی آگ اسے جلا جائے اسوقت تک ہم اسپر ایمان نہ لائیں، اسکے جواب میں خدا نے اپنے رسول سے کہلایا کہ ہم سے پہلے کے پیغمبر تو ایسے بہت سے معجزات بلکہ یہ خاص معجزہ بھی دکھا چکے تھے پھر تمھارے بزرگ کیوں نہ ایمان لائے، ایمان لانا کیسا تم لوگوں نے تو انھیں باوجود ایسے معجزات دیکھنے کے مار ڈالا، یہاں یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ حضرت نے معجزہ دکھا کر انکی حجت تمام کیوں نہ کر دی۔ اسکا جواب یہ ہے کہ وہاں تو ایمان لانا مقصود ہی نہ تھا خواہ مخواہ کی چھیڑ تھی، اگر حضرت یہ معجزہ دکھا بھی دیتے تو کوئی دوسری نئی نکلتی اور کوئی نئی اوپج کی سوجھتی اس کے علاوہ اس طریقے میں قربانی کا عبث ضائع ہو جانا لازم آتا ہے ہماری شریعت بلکہ عقل اسکو ناجائز سمجھتی ہے اس کا مصرف شریعت نے یہ قرار دیا کہ غربا مومنین کا بھلا ہو اُن کے دو ایک وقت کی قوت لایموت کا سامان ہو جائے اور نبوت کی دلیلیں تو دوسری بہت کافی موجود تھیں مگر خواہ مخواہ کی ضد کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا ۱۲۔ ۲ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب صور پھونکا جائیگا تو پہلے اہل زمین مرینگے اس کے بعد اہل آسمان اسوقت خدا عزرائیل سے پوچھے گا کہ اب کون باقی ہے؟ عزرائیل ملک الموت عرض کرینگے کہ میں جبرئیل و میکائیل اور حاملان عرش، حکم ہوگا کہ جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں، ملک الموت عرض کرینگے کہ خداوندا یہ تو تیرے امین ہیں، حکم ہوگا بس ہم کوئی جاندار باقی نہ رہیگا، جب جبرئیل و میکائیل بھی مر جائینگے تب حاملان عرش کو بھی موت کا حکم ہوگا، غرض ان کا بھی قصہ تمام ہو جائیگا اسوقت ملک الموت غمگین صورت خدا کے سامنے کھڑے ہونگے اور غیب سے ندا آئے گی اے ملک الموت اب کون باقی ہے، عرض کرینگے صرف میں، حکم ہوگا اچھا تم بھی مر جاؤ یہ سنتے ہی وہ بھی چل بسینگے، اللہ اکبر جل جلالہ

(باقی صـ۱۰۲ پر)

وَلَا تَكْتُمُونَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ
اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں مگر ان لوگوں نے (ذرا بھی خیال نہ کیا) اور اسکو پس پشت ڈال دیا اور
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
اسکے بدلے میں بس تھوڑی سی (قیمت حاصل کرلی) پس یہ کیا ہی بُرا (سودا) ہے جو یہ لوگ خریدتے ہیں (اے رسول) تم انھیں
يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا
خیال میں بھی نہ لانا جو اپنی کارستانی پر اترائے جاتے ہیں، اور کیا کرایا خاک ۱ نہیں (مگر) تعریف کے خواستگار ہیں
لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ
پس تم ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے بلکہ ان کے لئے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
دردناک عذاب ہے، اور آسمان و زمین سب خدا ہی کی
الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾ ع اِنَّ فِيْ
ملک ہے اور خدا ہی ہر چیز پر قادر ہے اس میں تو شک ہی
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ
نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے پھیر بدل میں عقلمندوں
النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ ۚۙ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں، جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ
(غرض ہر حال میں) خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور ۲ و فکر
فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ
کرتے ہیں اور (بیساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ خدا وندا تو نے اس کو بیکار پیدا نہیں کیا
هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ
تو (فعل عبث سے) پاک و پاکیزہ ہے پس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا، اے ہمارے پالنے
اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
والے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا تو یقیناً اسے رسوا کر ڈالا اور ظلم کرنے والوں کا کوئی
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
مددگار نہیں، اے ہمارے پالنے والے (جب) ہم نے ایک آواز لگانے والے (پیغمبر) کو سنا کہ

(بقیہ صفحہ ۱۰۱)
دنیا میں کوئی باقی رہے گا نہ ذی حیات
سب کے لیے خدا نے لکھی ہے یہاں ممات
پھر کس لیے لگاتے ہو دل اس جہان سے
دنیا کی زندگی کو نہیں ہے کوئی ثبات

۱ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جبتک خدا نے علماء سے علم دین کی تعلیم کا عہد نہ لے لیا اس وقت تک جاہلوں سے علم دین سیکھنے کا عہد نہ لیا۔ پس علماء پر واجب ہے کہ علم دین جاہلوں تک پہنچائیں، اور جاہلوں پر واجب ہے کہ اُن کی پیروی کریں اور سیکھیں ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)
۱ ابن عباس سے روایت ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے یہ وعدے کیے کہ اگر کفار سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور شریک جہاد ہونگے اور تمھاری مدد کریں گے، مگر وقت پر گھر میں بیٹھ کے بغلیں بجانے اور اترانے لگے کہ ہم خوب بلوہ بچ گئے، اور جب حضرت جہاد سے پلٹتے تو کوئی نہ کوئی حیلہ کر دیتے کہ میں فلاں سبب سے شریک نہ ہو سکا اور پھر تعریف کی امید رکھتے، ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔ ۲ احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیتیں اُن لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو نماز تہجد کی تعقیب پڑھ کر تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ خدا نے یہ آسمان بے ستون کے کیوں کر قائم کیے، اور پھر ان کو ستاروں سے کیونکر آراستہ کیا اور اوپر تلے زمین کے سات طبقے پانی پر کیوں کر بچھائے وہی طرح طرح کے جانور زمین پر پھیلاتا ہے، قسم قسم کے درخت اُگاتا، کھاری میٹھے چشمے جاری کرتا ہے، اس پر پہاڑ قائم کیے جنہیں انواع و اقسام کے چمکتے ہوئے بیش بہا جواہر پیدا کیے اور پھر انھیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بغیر کسی کامل قادر حکیم کے نہیں بنتیں اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ ایک ساعت کی فکر تمام شب کی عبادت بلکہ ایک سال کی عبادت بلکہ ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے، مگر وہی فکر جو خدا کی قدرت و صنعت وغیرہ میں ہو نہ کہ اِدھر اُدھر کی فکر ۱۲۔

۱۹ ع ۹ ۱۰

لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ

وہ ایمان کے واسطے یوں پکارتا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے پس اے ہمارے پالنے

لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

والے ہمیں ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے اور ہمیں نیکیوں کے ساتھ اٹھالے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

اور اے پالنے والے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے جو کچھ وعدہ کیا ہے ہمیں دے اور ہمیں قیامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ

کے دن رسوا نکر تو تو وعدہ خلافی کرتا ہی نہیں تو ان کے پروردگار نے ان کی دُعا

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

قبول کرلی (اور فرمایا) کہ ہم تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کرتے

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

مرد ہو یا عورت لہ (اس میں کچھ کسی کو خصوصیت نہیں کیونکہ) تم ایک دوسرا کی جنس) سے ہو جو لوگ

وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ

(ہمارے لئے) وطن آوارہ ہوئے اور شہر بدر کئے گئے اور انھوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اٹھائیں اور

قٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

(کفار سے) جنگ کی اور شہید ہوئے میں ان کی برائیوں سے ضرور درگذر کروں گا اور انھیں

لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا

بہشت کے اُن باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں خدا کے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

ہاں یہ اُن کے کئے کا بدلہ ہے اور خدا ایسا ہی ہے کہ اس) کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے،

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ ﴿۱۹۶﴾

(اے رسولؐ) کافروں کا شہروں شہروں چین کرتے پھرنا تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

یہ چند روزہ فائدہ ہے پھر تو (آخرکار) اُن کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

مگر جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی پرہیزگاری اختیار کی ان کے لئے (بہشت کے) وہ باغات ہیں

لہ ایک حدیث میں ہے جب حضرت علیؑ نے مکّہ سے مدینے کی طرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد آپ کی والدہ اور فاطمہ زہرا اور فاطمہ بنتِ زبیر وغیرہ بھی آپکے ہمراہ تھیں جب منزل صجنان پر پہنچے تو ایک شب اور ایک دن وہاں ٹھہرے مگر ان چاروں بزرگواروں نے تمام راستہ اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ذکرِ خدا میں گذارا اور جب منزل پر پہنچے، ان کی یہی حالت بنی یہاں تو ان کی یہ کیفیت تھی وہاں خدا کو اُن کی یاد ایسی پسند آئی کہ خدا نے انکی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور ذکر سے مراد علی ابن ابیطالبؑ اور انثیٰ سے مراد تینوں عورتیں ہیں اور بعضکم میں بعض سے مراد علی ابن ابیطالبؑ اور فاطمہ بنت اسد کیطرف اشارہ ہے۔ ۱۴ ۱۳ ۱۴ ۱۳

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ
جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے یہ خدا کی طرف سے ان کی دعوت
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ
ہے اور جو (ساز وسامان) خدا کے ہاں ہے وہ نیکو کاروں کیواسطے ہو ادنیا سے کہیں بہتر ہے اور اہل کتاب
الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ
میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتاب)
اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ
ان پر نازل ہوئی (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں اور خدا
اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدے) نہیں لیتے ایسے ہی لوگوں کے واسطے ان کے پروردگار
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
کے ہاں اچھا بدلہ ہے، بیشک خدا بہت جلد حساب کرنیوالا ہے، لے ایمان دارو (دین کی تکلیفوں کو) جھیل
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
جاؤ اور دوسروں کو برداشت کی تعلیم دو اور (جہاد کے لئے) کمریں کس لو اور خدا ہی سے ڈرو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ع
تاکہ تم اپنی دلی مرادیں پاؤ،

(آیاتہا ۱۷۶) (۴) سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ (۹۲) (رکوعاتہا ۲۴)

سورۂ نساء مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے،
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
اے لوگو اپنے اس پالنے والے سے ڈرو جس نے تم سب کو (صرف) ایک شخص سے پیدا کیا اور
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
(اس طرح) کہ (پہلے) اُن (کی باقی مٹی سے) انکی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور (صرف) انھیں دو امیاں
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
بی بی) سے بہت سے مرد عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے ۳ اور خدا سے ڈرو جس کے

لہ جب بحاسی بادشاہ جس جو سرے رسولؐ پر ایمان لایا تھا مر گیا تو حضرت جبرئیل نے آکر خبر دی آپ نے اصحاب سے فرمایا، چلو اپنے ایک ایمانی بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھیں یہ کہہ کر آپ جنت البقیع تشریف لائے اور خدانے درمیان کے پردے سامنے سے ہٹا دیئے، آپنے اس پر نماز پڑھی، اس پر منافقین نے یہ طعنہ زنی کی کہ محمدؐ ایک نصرانی پر بے دیکھے نماز پڑھتے ہیں، اُن کے جواب میں خدانے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲ ۔ لہ ۲ اس سورہ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے منجملہ ان کے چند نمونہ یہ ہیں:- پرہیزگاری اختیار کرنا، خلقت انسان، مال یتیم کھانے کی ممانعت، چار نکاح کی اجازت، مہر کی ادائیگی کا حکم، ترکہ کی تقسیم، بدکار عورت اور مرد کی سزا، بی بیوں سے مال واپس لینے کی ممانعت، حرام عورتوں کی تعداد، متعہ کا حکم، غصب کی ممانعت، قتل کا عذاب، عورتوں پر مردوں کی فضیلت، سرکش عورتوں کی اصلاح کی ترکیب، قیامت میں کفار کی تمنا، نشہ میں نماز کی ممانعت، غسل و تیمم، یہود کی شرارت، شرک کا نہ معاف ہونا، عدل کا حکم، اولی الامر کی اطاعت، جہاد میں بغیر ہتیار اور تنہا جانے کی ممانعت، قتل کا کفارہ، موت کا یقینی آنا، سلام کے جواب کا وجوب، صلح کے بعد لڑنے کی ممانعت، قتل کا کفارہ، مجاہدین کی فضیلت، ہجرت نہ کرنے والوں کی مذمت، سفر اور خوف میں نماز کی قصر، سرگوشی کی مذمت، کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت، حضرت عیسٰی کا قصہ، کلالہ کا حکم۔ واللہ اعلم ۱۲ لہ ۳ پہلا اختلاف تو یہ ہے کہ حوا کی پیدائش کیوں کر ہوئی، بعض کا خیال ہے کہ حضرت آدم کی پسلی سے، مگر یہ غلط ہے کیونکہ اس صورت سے حضرت حوا گویا حضرتِ آدم کی جزو بدن ہوئیں اور اس کو عقلِ سلیم کسی طرح قبول نہیں کرتی کہ جو جزو بدن ہو اسی کو زوجہ قرار دے اور اس کے علاوہ اس میں خدا کا ایک گونا عجز لازم آتا ہے، پھر اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں کی نسل کیونکر

منزل ۱ ۔ ع ۲۰ ۱۱ ۱۱

بقیہ بعض اہل اسلام کا خیال ہے کہ حضرت حوا کو ہر دفعہ جوڑواں بچے ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوئے تھے، حتیٰ کہ اسی طرح ستر جوڑے پیدا ہوئے اور ایک لڑکی بیٹی اور ایک دوسرے بیٹے سے باہم شادیاں ہوئیں اور یوں نسل بڑھی، لیکن یہ بھی غلط ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حقیقی بھائی بہن میں باہم نکاح ہو بلکہ حق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیث اور دوبارہ حضرت یافث پیدا ہوئے اور خدا نے
(بقیہ صفحہ ۱۰۵)

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

وسیلے سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحم کبھی (ڈرو) بیشک خدا تمھاری

رَقِيْبًا ۝١ وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا

دیکھ بھال میں ہے، اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور بُری چیز (مال حرام) کو بھلی

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى

چیز (مال حلال) کے بدلے میں نہ لو اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر

اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝٢ وَ اِنْ خِفْتُمْ

نہ چکھ جاؤ کیوں کہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو اندیشہ ہو

اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ

(نکاح کر کے) تم یتیم لڑکیوں (کی رکھ رکھاؤ) میں انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں سے

النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

اپنی مرضی کے موافق دُو دُو اور تین تین اور چار چار [1] نکاح کرو پھر اگر

تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ

تمھیں اس کا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد بیبیوں میں بھی) انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی پر اکتفا کرو، یا جو

اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝٣ ؕ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ

(لونڈی) تمھاری زر خرید ہو (اسی پر قناعت کرو) یہ تدبیر بے انصافی نہ کرنے کی بہت قرین قیاس ہے اور عورتوں کو انکے

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

مہر خوشی خوشی دے ڈالو پھر اگر تمھیں خوشی خوشی کچھ چھوڑ دیں تو شوق سے نوش جان کھاؤ

هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝٤ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ

پیؤ اور اپنے وہ مال جن پر خدا نے تمھاری گذران قرار دی ہے بے وقوفوں (نا سمجھ

جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَ اكْسُوْهُمْ

یتیم) کو نہ دے بیٹھو، ہاں اس میں سے انھیں کھلاؤ، اور ان کو پہناؤ (تو مضائقہ نہیں)

وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٥ وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى

اور ان سے (شوق سے) اچھی طرح بات کرو اور یتیموں کو کاروبار میں لگائے رہو یہاں تک

اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا

کہ بیاہنے کے قابل ہوں، پھر (اس وقت) تم انھیں (ایک مہینہ کا خرچ انکے ہاتھ سے کرا کے)

(بقیہ صفحہ)
پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد ایک حُور کو جس کا نام نزلہ تھا بھیجا اور اس سے حضرت شیثؑ کا نکاح ہوا اور دوسرے دن ایک حُور کو بھیجا اس کا نام منزلہ تھا اس سے یافثؑ کا نکاح ہوا شیثؑ کے وہاں بیٹا ہوا یافثؑ کے یہاں بیٹی ہوئی اور دونوں میں نکاح ہوا اور یوں نسل جاری ہوئی۔ ۱۲ (صفحہ ہذا)

[1] اس مسئلہ پر مخالفین اور اکثر جدید تعلیم یافتہ حضرات کا انگریزوں کی تقلید پر اعتراض ہوتا ہے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں قوت شہوانیہ زیادہ دی گئی ہے پھر یہ الٹی گنگا کیوں بہائی گئی ہے، حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ شہوت کا دار و مدار قوت پر ہے، پھر جو شخص خلقتاً کمزور ہو اس میں شہوت کہاں سے پھٹ پڑے گی، اس غلطی کی خاص وجہ یہ ہو کہ مردوں کا حال انزال کے بعد معلوم ہوتا ہے اور عورتوں کی عدم شہوت کا حال کسی خاص علامت کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا، اس وجہ سے عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی شہوت باقی ہے اصل یہ ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت شہوت بہت کم ہے، محسوس نہ ہونا دوسری بات ہے، اس کے علاوہ عورتیں ہر مہینے میں چھ سات بلکہ دس روز ضرور بیکار ہو جاتی ہیں، اور پھر جب حاملہ ہوئیں تو نو مہینے حمل کے اور دو برس ایام رضاعت کے یوں بیکار ہو گئے، کیونکہ حمل میں عورتوں کو جماع سے نفرت ہوتی ہے اور ضرر بھی ہوتا ہے اور رضاعت کے زمانے میں بچے کو نقصان الگ پہنچتا ہے وہ خود کمزور الگ رہتی ہے پھر اتنے زمانے تک مرد صبر نہیں کر سکتا، خواہ مخواہ دوسری عورت کی ضرورت ہو گی اور اگر دو عورتیں ہیں تب بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دونوں حاملہ ہیں، لیکن تجربہ اسی کا شاہد ہے کہ جب چار عورتیں ہوتی ہیں تو ایک نہ ایک ضرور خالی رہتی ہے اور اس سے مرد کا کام چلتا ہے، اسکے علاوہ مردم شماری سے معلوم ہو چکا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں سے چوگنی ہے، پھر اگر چار نکاح جائز نہ ہوں تو کیا عورتیں جانوروں سے تعلق پیدا کریں گی، واللہ اعلم ۱۲۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اِلَیۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ
اگر ہوشیار پاؤ تو اُن کا مال اُن کے حوالے کردو اور (خبردار) ایسا نہ کرنا کہ اس خوف سے کہ کہیں بڑے ہوجائیں
یَّكۡبَرُوۡا ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِیًّا فَلۡیَسۡتَعۡفِفۡ ۚ وَمَنۡ كَانَ
گے فضول خرچی کر کے جھٹ پٹ ان کا مال چٹ کر جاؤ اور جو (ولی) یا سرپرست) دولتمند ہو تو وہ (مال یتیم اپنے صرف
فَقِیۡرًا فَلۡیَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَیۡهِمۡ
میں لانے سے) بچتا رہے اور (وہاں) جو محتاج ہو وہ البتہ (واجبی واجبی) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے، پس جب ان کے
اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَیۡهِمۡ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیۡبًا ﴿۶﴾
مال اُن کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو ان کا گواہ بنالو اور (یوں تو) حساب لینے کو خدا کافی ہے،
لِلرِّجَالِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ ۪ وَ
ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکے میں کچھ حصہ تو خاص مردوں کا ہے (اسی طرح)
لِلنِّسَآءِ نَصِیۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا
ماں باپ اور قرابتداروں کے ترکے میں کچھ حصہ خاص[1] عورتوں کا بھی ہے، خواہ
قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ ؕ نَصِیۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ﴿۷﴾ وَاِذَا حَضَرَ
ترکہ کم ہو یا زیادہ (ہر شخص کا) حصہ (ہماری طرف سے) مقرر کیا ہوا ہے، اور جب (ترکہ کی)
الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰكِیۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ
تقسیم کے وقت (وہ) قرابتدار (جن کا کوئی حصہ نہیں) اور یتیم بچے اور محتاج لوگ آجائیں تو انھیں
مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۸﴾ وَلۡیَخۡشَ
بھی کچھ اس میں سے دے دو اور ان سے اچھی طرح (شائستہ عنوان سے) بات کرو اور ان لوگوں
الَّذِیۡنَ لَوۡ تَرَكُوۡا مِنۡ خَلۡفِهِمۡ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوۡا
کو ڈرنا (اور خیال کرنا) چاہئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) ناتوان بچے چھوڑ جاتے تو ان پر (کس قدر) ترس
عَلَیۡهِمۡ ۪ فَلۡیَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡیَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿۹﴾
پس ان کو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں) خدا سے ڈرنا چاہئے اور ان سے سیدھی طرح بات کرنی چاہئے،
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا
جو لوگ یتیموں کے مال ناحق چٹ کر جایا کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے[2]
یَاۡكُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَسَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ﴿۱۰﴾ ع
بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم داخل ہوں گے۔

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کے قبل عرب میں یہ رواج تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو ترکے میں سے کچھ نہ دیتے تھے، ان کا قول یہ تھا کہ مال کا مستحق وہ شخص ہے جو دشمن سے مقابلہ کرسکے، جب حضرت ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو یہی قانون وہاں بھی جاری تھا، اتفاقاً ایک عورت آپ کے پاس آئی اور عرض کی کہ یا حضرت میرے شوہر نے بہت سا مال چھوڑ کر انتقال کیا ہے، اور اس کے چچازاد بھائیوں نے اس پر قبضہ کرلیا ہے، اس کی یہ تین لڑکیاں ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں، آپ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، اُن لوگوں نے وہی رواج کا عذر پیش کیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ان لڑکیوں کو ترکہ دیا گیا، افسوس اس کے خلاف ہمارے ملک میں بھی ہندوؤں کی تقلید میں وہی بیہودہ اور غلط رواج جاری ہے، لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے، خدا ان پر رحم کرے اور توفیق دے کہ اس مواخذہ سے بچنے کی کوشش کریں ۱۲

[2] حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ شب معراج جب میں آسمان پر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ اُن کے منہ میں ٹھونسی جارہی ہے اور نیچے سے نکل جاتی ہے، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیم کا مال کھاتے ہیں، ایک اور حدیث میں ہے کہ یتیم کا مال کھانے والے دوہرے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دنیا میں مختلف بلاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑتا ہے۔ ۱۲

ع ۱۰ / ۱۲

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

(مسلمانو!) خدا تمھاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصّہ دو لڑکیوں لہ کے برابر

الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ

ہے، اور اگر میت کی اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں (دو) یا (دو سے) زیادہ تو ان کا مقرر

ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ

حصّہ) کل ترکہ دو تہائی ہے اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا ہے۔

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا

اور میّت کے باپ ماں یعنی ہر ایک کا اگر میت کی کوئی اولاد موجود نہ ہو تو مال متروکہ

تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ

میں سے معین (خاص چیزوں میں) چھٹا حصّہ ہے اور اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے صرف

وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗ

ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کا ایک معین (خاص چیزوں میں) تہائی ہے اور باقی باپ کا لیکن اگر میت کے حقیقی

اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ

یا سوتیلے بھائی بھی موجود ہوں تو (اگرچہ انھیں کچھ نہ ملے مگر) اس صورت میں ماں کا حصّہ چھٹا ہی ہوگا (اور یہ بھی) میت کے جس بارے

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ

میں وصیت کی ہو اسکی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد تمھارے باپ ہوں یا بیٹے تم تو یہ نہیں جانتے ہو کہ ان میں سے کون

اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تمھاری نفع رسانی میں زیادہ قریب ہے پھر تم کیا دخل دے سکتے ہو حصّہ تو صرف خدا کی طرف سے معین

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ

ہوتا ہے کیونکہ خدا تو ضرور ہر چیز کو جانتا اور تدبیر والا ہے، اور جو کچھ تمھاری بی بیاں چھوڑ (کر مر) جائیں پس

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

اگر ان کے کوئی اولاد نہ ہو تو تمھارا آدھے آدھ ہے اور اگر ان کے کوئی اولاد ہو تو جو کچھ وہ ترکہ

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ

چھوڑیں اس میں سے بعض چیزوں میں چوتھائی تمھارا ہے (اور وہ بھی) عورت نے جس کی وصیت کی ہو

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ

اور ادائے قرض کے بعد اور اگر تمھارے کوئی اولاد نہ ہو تو تمھارے ترکہ میں سے تمھاری

لہ مرد کے دوہرا حصّہ پانے کا یہی سبب ہے کہ اُسے اپنا پیٹ پالنا الگ بی بی کا روٹی کپڑا الگ، عورت پر کسی کا روٹی کپڑا فرض نہیں ہے، اس کے علاوہ اگر ماں باپ کے مال سے حصّہ کچھ کم ملا تو شوہر کی طرف سے مہر اور نان و نفقہ کی آمدنی مکرر دہ کمی پوری ہوگئی، اور انتظام میں کوئی خرابی نہ پڑی، غرض حساب دوستاں در دل کا معاملہ ہے

١٢ ١٢ ١٢

يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

بی بیوں ؎۱ کا بعض چیزوں میں چوتھائی ہے اور اگر تمھاری کوئی اولاد ہو تو تمھارے ترکہ میں سے

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ

ان کا خاص چیزوں میں آٹھواں حصہ ہے (اور وہ بھی) تم نے جس کے بارے وصیت کی ہے اسکی تعمیل اور ادائے

دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّ

قرضہ کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت اپنی مادر جلو (اخیافی) بھائی یا بہن کو وارث چھوڑے

لَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ

تو اُن میں سے ہر ایک کا خاص چیزوں میں چھٹا حصہ ہے اور

فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ

اگر اس سے زیادہ ہوں تو سبکے سب ایک خاص تہائی میں شریک ہیں گے (اور یہ سب (

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ

میت نے جس کے بارے میں وصیت کی ہو اسکی تعمیل اور ادائے) قرض کے بعد مگر ہاں وہ وصیت (وارثوں کو

مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿۱۲﴾ ۗ

خواہ مخواہ) نقصان پہنچانے والی نہ ہو تب ؎۲ یہ وصیت خدا کیطرف سے ہے اور خدا تو ہر چیز کا جاننے والا اور بردبار ہے

تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ

یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کرے اس کو خدا

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ

آخرت میں ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں پہنچا دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ

فِيهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ

ان میں ہمیشہ (چین سے) رہیں گے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے اور جس شخص نے خدا

وَرَسُولَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا

اور رسول کی نافرمانی کی اور اس کی حدوں سے گزر گیا تو بس خدا اس کو جہنم میں داخل کریگا اور

فِيهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۴﴾ ع وَالّٰتِي يَأْتِينَ

وہ اسمیں ہمیشہ (اپنا کیا بھگت) رہے گا اور اسکے لیے بڑی رسوائی کا عذاب ہے، اور تمھاری عورتوں میں سے جو عورتیں

الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

بدکاری کریں تو ان کی بدکاری پر اپنے لوگوں میں سے

؎۱ اکثر اہلسنت اور شیعوں کو بھی یہ شبہہ ہوتا ہے کہ شیعوں کا یہ مشہور مسئلہ کہ بی بیوں کو شوہر کے ترکہ میں سے ہر چیز میں ترکہ نہیں دیتے بلکہ خاص خاص چیزوں سے، قرآن کے خلاف ہے حالانکہ یہ شبہہ بالکل غلط ہے، شیعوں کا یہ مسئلہ قرآن کے بالکل مطابق ہے، خدا نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ بیبیوں کو کل چیزوں میں سے دو بلکہ الف لام اور مِن تبعیضیہ کے ذریعے سے بتادیا کہ ان کا حصہ خاص چیزوں میں ہے، اسی طرح جن جن لوگوں کے حصہ میں کچھ بھی تخصیص ہے اور ہر چیز سے ترکہ نہیں دلوایا، اُن میں بھی الف، لام یا مِن موجود ہے اور جس کو ہر چیز سے دلوایا ہے وہاں الف لام یا مِن نہیں ہے، دیکھو شوہر کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں پورا آدھا دلوایا ہے، وہاں الف لام یا مِن نہیں ہے اور جب اولاد ہو تو ہر چیز سے چوتھا حصہ نہ ملے گا بلکہ اکبر اولاد کا حق حبوہ نکل جائے گا، اس حساب سے الف لام اور مِن دونوں کے ساتھ بیان کیا، علیٰ ہذا القیاس اور اس کی تفصیل دیکھیے رسالہ میراث، زوجہ، مؤلفہ مترجم میں ۱۲۔

؎۲ وصیت سے وارثوں کا نقصان یوں ہوتا ہے کہ میت کو صرف ایک تہائی مال میں وصیت کا حق دیا گیا ہے پس اگر وہ وارثوں کا حق مارنے کے واسطے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے یا کسی خاص وارث کو کل مال دلوایا جائے تو یہ وصیت قابلِ تعمیل نہ ہوگی، اسی طرح اگر مرنے کے وقت خواہ مخواہ کسی کا قرضہ نکال لے تو کبھی واجب الادا نہ ہوگا۔ ۱۲

ع ۲ ۴ ۱۳

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ

چار کی گواہی لو پھر اگر چاروں گواہ اس کی تصدیق کریں تو (ان کی سزا یہ ہے کہ) اُن کو

حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ۝١٥

گھروں میں بند لہ رکھو یہاں تک کہ موت آجائے یا خدا ان کی کوئی (دوسری) راہ نکالے

وَالَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ

اور تم لوگوں میں جن سے بدکاری سرزد ہوئی ہو ان کو مار و پیٹو، پھر اگر وہ دونوں (اپنی حرکت سے)

اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا

توبہ کریں اور اصلاح کرلیں تو ان کو چھوڑ دو بے شک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان

رَّحِیْمًا ۝١٦ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَی اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

ہے، مگر خدا کی بارگاہ میں توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (ٹھیک) ہے جو نادانستہ

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىِٕكَ

بُری حرکت کر بیٹھیں (اور) پھر جلدی سے توبہ کرلیں تو البتہ خدا بھی ایسے لوگوں

یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝١٧

کی توبہ قبول کرلیتا ہے ٢ہ اور خدا تو بڑا جاننے والا حکیم ہے،

وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ

اور توبہ ان لوگوں کے لیے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر تو) بُرے کام کرتے رہے

حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سر پر موت آکھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے

الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

توبہ کی اور (اسی طرح) ان لوگوں کے لیے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مرگئے

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝١٨ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا

ایسے ہی لوگوں کے واسطے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے، اے ایمان دارو ٣ہ تم کو یہ جائز

یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

نہیں ہے کہ (اپنے مورث کی) عورتوں (سے نکاح کر) کے (خواہ مخواہ) زبردستی وارث بن جاؤ اور جو کچھ

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ

تم نے انھیں (شوہر کے ترکے سے) دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لینے کی نیت سے انھیں دوسرے کے ساتھ نکاح (کرنے

ا ہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اگر کوئی عورت زنا کرائے تو اسے گھر میں بند کر دو اور کہیں نکلنے نہ دو یہاں تک کہ انھیں موت آجائے مگر تھوڑی مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا اور یہ حکم نازل ہوا جیسا کہ اٹھارہویں پارے میں ہے کہ اگر کوئی بے شوہر عورت زنا کرائے تو عورت مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شوہر دار عورت زنا کرائے تو سنگسار کردو۔ ۱۲

٢ ہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جو بندۂ گناہگار اپنے مرنے سے ایک سال پیشتر توبہ کرے تو خدا قبول فرماتا ہے، پھر فرمایا ایک سال بہت ہے معلوم نہیں اس کو توبہ کرنا نصیب ہو یا نہ ہو اگر ایک مہینہ مرنے سے پہلے توبہ کرے تو بھی خدا قبول کریگا، پھر فرمایا کہ ایک مہینہ بھی بہت ہے، اگر ایک دن قبل بھی توبہ کرلے تو خدا قبول کریگا، پھر فرمایا کہ ایک دن بھی بہت ہے اگر ایک ساعت قبل بھی توبہ کرلے تو خدا اپنی رحمت سے قبول کرلے گا، اگر مرنے کے وقت جرم سے نادم ہوئے تو کیا پہلے ہی کہ موت سے توبہ ضرور ہے اور توبہ سے وہی گناہ معاف ہوتے ہیں جن کا تدارک نہیں ہو سکتا اور اگر تدارک ممکن ہے تو فقط توبہ کام نہ دے گی اور اگر بندوں کے حقوق اس کے ذمہ ہیں تو اسے واپس یا معاف کرانا چاہیے خدا انھیں معاف کر سکتا ۱۲ ٣ہ اسلام کے قبل عرب میں بیہودہ رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کا وارث ہوتا، اسکی بیوہ بیوی کے سر پر کپڑا ڈال کر پہلے ہی شوہر کے مہر پر اسے اپنی بی بی بنا لیتا یا اسکا دوسرے شخص سے نکاح کر دیتا اور اس کا مہر خود صرف کرتا یا اس کو مقید کر دیتا، یہاں تک کہ وہ عورت جو میراث اسے شوہر سے ملی تھی دیکر چھٹکارا پاتی یا اسی قید میں مرجاتی اور سب مال اس شخص کے قبضہ میں آجاتا، ابتدائے اسلام میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا یہاں تک کہ ابو قیس انصاری نے وفات پائی اور اس کی بیوہ مسماۃ کبیشہ کے سر پر کپڑا ڈال کر اس کا سوتیلا بیٹا ابن قیس اپنے تصرف میں لایا اور اُسے تنگ کرنے لگا، کبیشہ نے آپکے پاس حاضر ہو کر فریاد

(بقیہ صـ۱۱۱ پر)

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ
نہ روکو ہاں جب وہ کھلم کھلا کوئی بدکاری کریں تو (البتہ روکنے میں) (مضائقہ نہیں) اور بی بیوں کے ساتھ اچھا سلوک

فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ
کرتے رہو، اور اگر تم کسی وجہ سے انھیں ناپسند کرو (تو بھی صبر کرو کیونکہ) عجب نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور

يَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ
خدا تمہارے لئے اس میں بہت بہتری کر دے اور اگر تم ایک بی بی (کو طلاق دیکر اس) کی جگہ دوسری بی بی

اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ
(نکاح کرکے) تبدیل کرنا چاہو، تو اگرچہ تم ان میں سے ایک کو (جسے طلاق دینا چاہتے ہو) بہت

قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ
سا مال دے چکے ہو تاہم اس میں سے کچھ واپس نہ لو کیا (تمہاری یہی غیرت ہے کہ خواہ مخواہ) کوئی بہتان باندھ کر

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ
یا صریح جرم لگا کر (واپس لے لو) اور تم کیوں کر اس کو واپس لو گے حالانکہ تم میں سے ایک

أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ
دوسرے کے ساتھ خلوت کر چکا ہے اور بی بیاں تم سے (نکاح کے وقت نفقہ وغیرہ کا)

مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِّنَ
پکا اقرار لے چکی ہیں، اور جن عورتوں سے تمہارے باپ داداؤں نے نکاح (جماع اگرچہ

النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَ
زنا) کیا ہو تم ان سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا (وہ تو ہو چکا تاہم) وہ بدکاری اور خدا کی ناخوشی کی بات

مَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ
ضرور تھی اور بہت بُرا طریقہ تھا (مسلمانو حسب ذیل) عورتیں تم پر حرام کی گئیں، تمہاری مائیں[۱] (دادی

وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ
نانی وغیرہ سب) اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں وغیرہ) اور تمہاری بہنیں[۲] اور پھوپھیاں[۳] اور خالائیں[۴]

الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ
اور بھتیجیاں[۵] اور بھانجیاں[۵] اور تمہاری[۶] وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور

وَأَخَوَاتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَ
تمہاری[۶] رضاعی (دودھ شریک) بہنیں اور تمہاری بیبیوں کی مائیں (ساس) اور

(بقیہ صفحہ ۱۰۹)
کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا تو اپنے گھر جا اور جو وحی تیرے بارے میں نازل ہوگی اس سے تجھے مطلع کروں گا، اسکے دوسرے ہی دن مدینے کی بہت سی عورتیں جو اس مصیبت میں مبتلا تھیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بیچاریاں مصیبت سے نجات پاکر فائز المرام ہوئیں ۱۲ صفحہ ہذا

[۱] کیوں کہ ماں باپ کی اطاعت واجب اور اس کی محبوب چیز کو مصرف میں لانا اس کے حق کو ضائع کرنا اور اس کی توہین اور ہمسری اور تعلّی ہے ۱۲

[۲] بہنیں خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلی یا مادری ۳
ع ۸
اسی طرح پھوپھیاں خواہ اپنی ہوں یا باپ کی یا ماں کی یا دادا ۱۴

دادی، نانا نانی کی علی ہذا القیاس خالائیں بھی اپنی یا باپ ماں یا دادا نانا وغیرہ کی ۱۲

[۵] بھتیجیاں، بھانجیاں، بھی خواہ حقیقی بھائی بہن کی بیٹیاں ہوں یا سوتیلی یا مادری کی ۱۲-

رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ

وہ (مادر حلبی) لڑکیاں جو (گویا) تمھاری گود میں پرورش پا چکی ہیں اور ان عورتوں (کے پیٹ) سے (پیدا ہوئی)

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

ہیں جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان بی بیوں سے (صرف نکاح کیا ہو) ہمبستری

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ

نہ کی ہو تو (البتہ ان مادر حلبی) لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمھارے[1] صلبی لڑکوں

مِنْ اَصْلَابِكُمْ لا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

(پوتوں نواسوں وغیرہ) کی بی بیاں[1] (بھی) اور دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾

مگر جو ہو چکا (وہ معاف ہے) بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے،

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ج

اور شوہر دار عورتیں مگر وہ عورتیں جو (جہاد میں کفار سے) تمھارے قبضہ میں آجائیں (حرام نہیں) یہ خدا کا تحریری حکم

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ج وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ

ہے جو (تم پر فرض کیا گیا ہے) اور ان عورتوں کے سوا (اور عورتیں) تمھارے لیے جائز ہیں بشرطیکہ

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط فَمَا

بدکاری اور زنا نہیں بلکہ تم عفت و پاک دامنی کی غرض سے اپنے مال (مہر) کے بدلہ (نکاح کرنا)

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط

چاہو، ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ[3] کیا ہو تو انھیں جو مہر معین کیا ہے دے دو اور مہر کے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ

مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں

الْفَرِيْضَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ

ہے، بے شک خدا (ہر چیز سے) واقف اور مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے، اور تم میں سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

جو شخص (آزاد) مومنہ عفت دار عورتوں سے نکاح کرنے کی مالی حیثیت سے قدرت نہ

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ

رکھتا ہو تو وہ تمھاری ان مومنہ لونڈیوں سے جو تمھارے قبضہ میں ہیں نکاح کر سکتا ہے

[1] اسی قاعدے سے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اس میں مخلوع کی مطیع سے ہمسری لازم آئے گی اور پھر اطاعت لازم نہ آئیگی اور تدبیر منزل کو سخت سے سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا ١٢ [2] جس طرح یہ عورتیں مردوں پر حرام ہیں اسی طرح کے مقابل مرد عورتوں پر حرام ہیں جیسے باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں، بھتیجا، بھانجا وغیرہ ١٢ [3] یہ آیت تصریحاً متعہ کو حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے، اسی وجہ کر اور مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت مضمین کے بعد "الی اجل مسمی" (ایک معین مدت تک) بھی تھا، چنانچہ جب ابن عباس کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انھوں نے الی اجل مسمی کے ساتھ پڑھا اور جب ابی نضرہ وغیرہ نے کہا کہ ہم یوں نہیں پڑھتے تو ابن عباس نے کہا کہ واللہ خدا نے اس آیت کو یونہی نازل کیا ہے، اسی بناء پر حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ اگر حضرت عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو قیامت تک سوائے شقی و بدبخت کے کوئی دوسرا زنا نہ کرتا، اسی بنا پر حضرت جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ رسالتمآب کے پورے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر کے نصف زمانۂ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے، مگر حضرت عمر نے اپنے خلافت کے نصف زمانہ کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے متعتان کانتا علیٰ عہد رسول اللہ وانا انہیٰ عنہما واعاقب علیہما (دو متعہ رسالتمآبؐ کے زمانے میں حلال تھے متعۃ الحج اور متعۃ النساء اور میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنیوالوں کی سزا کروں گا۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ٢ صفحہ ١٤٠ و تفسیر کبیر جلد ٣ صفحہ ٢٠٠ مطبوعہ مصر، تفسیر کشاف جلد ١ صفحہ ٣٥٠ و معالم التنزیل و کنز و تاریخ طبری و صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و عینی شرح صحیح بخاری وغیرہ ان کے علاوہ یہ متواتر روائتیں اہلسنت کی اور بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں اس کے علاوہ اس آیت کی ناسخ کوئی دوسری آیت قرآن مجید میں نہیں ہے اور نہ رسول اللہؐ نے حلال کرنے کے بعد اس کو حرام کیا اسی وجہ سے حضرت عمر نے یہ فرمایا کہ میں حرام کرتا ہوں ورنہ اگر آیت یا حدیث ہوتی تو ان کا بیان کر دینا کافی ہوتا "میں حرام کرتا ہوں" کہنے کی ضرورت نہ۔

الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ

اور خدا تمہارے ایمان سے خوب واقف ہے (ایمان کی حیثیت سے تو) تم میں ایک

بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

دوسرے کا ہم جنس ہے پس (اے تامل) ان کے مالکوں کی اجازت سے لونڈیوں سے نکاح کرو

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ

اور اُن کا مہر حسن سلوک سے دے دو مگر انھیں لونڈیوں سے نکاح کرو جو عفت کیساتھ

وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ

تمہاری پابند رہیں نہ تو کھلے خزانے زنا کرنا چاہیں نہ چوری چھپے سے آشنائی، پھر جب تمہاری پابند ہو جکیں اس کے بعد

بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ

کوئی بدکاری کریں تو جو سزا [۱] آزاد بیبیوں کو دی جاتی ہے اسکی آدھی (سزا) لونڈیوں

مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ

کو دی جائے گی (اور) لونڈیوں سے نکاح کرنا بھی سکتا ہے وہ شخص جس کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف

وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع

ہو اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ

خدا تو یہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) تم لوگوں سے صاف صاف بیان کر دے اور جو اچھے لوگ

مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾

تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان کے طریقے پر چلا دے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور خدا تو اخبر دار واقف دحکمت والا

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ

اور خدا تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں، وہ

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾

یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ (راہ حق سے) بہت دور ہٹ جاؤ،

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

خدا چاہتا ہے کہ تم سے (بار میں) تخفیف کر دے کیوں کہ آدمی تو کمزور پیدا ہی

ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ

کیا گیا ہے، اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق

کوئی آیت اس کی ناسخ ہے اور نہ رسول اللہ نے منسخ کیا ہے، تو حضرت عمر کو اس کے حرام کر دینے کا کوئی حق نہ تھا اور نہ ان کے حرام کر دینے سے حرام ہو سکتا ہے، خود رسول اللہ کو تو احکام خدا میں تغیر و تبدل کا حق تھا ہی نہیں دوسرے کو کیونکر ہو سکتا ہے۔

[۱] آزاد عورتیں اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو ان کے سنگسار کرنے کا حکم ہے اور اگر بے شوہر کی زنا کریں تو ان کے سو کوڑے لگانے کا حکم ہے، مگر لونڈیوں کی چونکہ عزت ہی کم ہے اس بناء پر اگر وہ بے شوہر کی ہو کر زنا کریں تو انکو پچاس کوڑے لگانا چاہیے اور اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو سات مرتبہ تک یہی سزا ہر مرتبہ کی جائے گی، مگر جب آٹھ مرتبہ اسکی مرتکب ہوں تو قتل کی جائیں گی، اور مردوں کو بھی آزاد اور غلام ہونے کی حیثیت سے یہی حکم ہے۔ ۱۲

ع ۴ ۳ ۱

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

نہ کھا جایا کرو، لیکن ! ہاں، تم لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اس میں

مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ

ایک دوسرے کا مال جو تو مضائقہ نہیں، اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان ۱ نہ دو (کیونکہ) خدا تو

رَحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا

ضرور تمہارے حال پر مہربان ہے اور جو شخص جور و ظلم سے ناحق ایسا کرے گا (خودکشی کرے گا) تو (یاد رہے کہ) ہم

فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

بہت جلد اُس کو (جہنم کی) آگ میں جھونک دیں گے اور یہ خدا کے لئے آسان ہے، جن کاموں کی تم کو

يَسِيْرًا ۝ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

مناہی کی جاتی ہے، اگر ان میں سے تم گناہان کبیرہ ۲ سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے بھی

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَ

درگذر کریں گے اور تم کو بہت اچھی عزّت کی جگہ پہنچا دیں گے اور خدا نے جو تم میں سے ایک

لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ

کو دوسرے پر ترجیح دی ہے، اس کی ہوس نہ کرو (کیونکہ فضیلت تو اعمال سے ہے)، مردوں

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ

کو اپنے کیے کا حصّہ اور عورتوں کو اپنے کیے کا حصّہ اور (یہ اور بات ہے کہ)

مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْــَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

تم خدا سے اُس کے فضل و کرم کی خواہش کرو خدا تو

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا

ہر چیز سے ضرور واقف ہے اور ماں باپ (یا) اور قرابت دار (غرض)

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

جو شخص جو ترکہ چھوڑ جائے ہم نے ہر ایک کا اولی (وارث) ۳ مقرر کر دیا ہے اور جن

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ

لوگوں سے تم نے مستحکم عہد کیا ہے ان کا مقررہ حصّہ بھی تم دے دو بے شک خدا ہر چیز پر

شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا

گواہ ہے مردوں کا عورتوں پر قابو ہے کیونکہ ایک تو خدا نے بعض

---

۱ اِس آیت کی شانِ نزول میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے کہ لوگ حضرتِ رسولؐ کے ساتھ جہاد میں جاتے اور بدونِ اذن دشمنوں پر حملہ کر دیتے تھے اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی، بعض کا قول ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطرہ میں نہ ڈالو کہ جس سے مقابلہ کی سکت نہ ہو اس سے خواہ مخواہ لڑنے لگو، بعض کا قول یہ ہے کہ مومنین باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کریں کیوں کہ یہ سب ایک ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ اپنی جان قصداً ہلاکت میں نہ ڈالو، ابن عباس سے روایت ہے کہ انفسکم سے مراد اہلبیت رسولؐ ہیں، واللہ اعلم ۱۲ ۲ گناہانِ کبیرہ میں اختلاف ہے کہ وہ کیا ہیں اور کتنے ہیں، اکثر روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفر، ناحق قتل، والدین کی نافرمانی، سود کا کھانا، مال یتیم کا ظلماً لے لینا، جہاد سے بھاگنا، ہجرت کے بعد صحرانشین ہو جانا، یہ تو اکبر الکبائر ہیں اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں دیکھو ۱۲ ۳ ایام جاہلیت میں لوگ جس کو لے پالک کرتے تھے اس کو اپنے وارثوں میں داخل سمجھتے تھے اس کی خدا نے اس آیت میں ممانعت کر دی، اور ایک روایت میں ہے کہ ابتدائے اسلام میں اکثر لوگ حضرتِ رسولؐ پر اکیلے ایمان لاتے تھے اور باقی اقربا ان کے کافر تھے تو رسول اللہؐ نے تمام مسلمانوں میں جو جس کے جوڑ کا تھا باہم ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، چنانچہ خود حضرت علیؑ سے بھائی چارہ کیا، حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کا عبدالرحمٰن بن عوف سے، اسی قبیل پر جب کہ اقربا بھی مسلمان ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ع ۵ ۸ ۲

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ

آدمیوں (مرد) کو بعض آدمیوں (عورت) پر فضیلت ۱؎ دی ہے اور اس کے علاوہ) چونکہ مردوں نے

اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا

(عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے، پس نیک بخت بی بیاں تو شوہروں کی تابعداری کرتی ہیں اور

حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

ان کے پیٹھ پیچھے جس طرح خدا نے حفاظت کی وہ بھی (ہر چیز کی) حفاظت کرتی ہیں اور وہ عورتیں جنکے ناشزہ

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ

(سرکش) ہونے کا تمھیں اندیشہ ہو تو (پہلے) انھیں سمجھاؤ اور (اس پر نہ مانیں تو) تم ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو

اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) مارو (مگر اتنا کہ خون نہ نکلے اور کوئی عضو نہ ٹوٹے) پس اگر وہ تمھاری مطیع ہو جائیں تو تم

عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا

بھی انکے نقصان کی راہ نہ ڈھونڈو خدا تو ضرور سب سے برتر و بزرگ ہے، اور اے حکام (وقت) اگر تمھیں میاں بی بی کی پوری

حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ

نااتفاقی کا طرفین سے اندیشہ ہو تو ایک ثالث (پنچ) مرد کے کنبہ میں سے اور ایک ثالث عورت کے کنبہ میں سے

اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

مقرر کرو اور اگر یہ دونوں ثالث دونوں میں میل کرا دینا چاہیں تو خدا ان دونوں کے درمیان اس کا اچھا

خَبِيْرًا ۝ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا

بندوبست کر دیگا خدا تو بیشک واقف و خبردار ہے، اور خدا ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

رشتہ داروں پڑوسیوں ۲؎ اور اجنبی پڑوسیوں

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

اور پہلو میں بیٹھنے والے مصاحبین اور پڑوسیوں اور اپنے زرخرید لونڈی غلام کے ساتھ

اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝

احسان کرو بے شک خدا اکڑ کے چلنے والوں اور شیخی بازوں کو دوست نہیں رکھتا،

۱؎ ایک مرتبہ سعد بن ربیع انصاری نے اپنی بی بی حبیبہ کو اس نافرمانی اور شرارت پر ایک طمانچہ مارا، وہ دوڑی ہوئی اپنے میکے پہنچی، اور اس کا باپ اس شکایت کا دکھڑا حضرت رسولؐ کے سامنے آکر رونے لگا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ مردوں کو عورتوں پر چند طرح سے فضیلت ہے اور پھر عورتوں کو مردوں کے بس میں رہنا چاہیے نہ کہ ان پر اپنا ہی قابو کرلیں ۱۲۔

۲؎ کسی نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے، آپؐ نے فرمایا لوگو وہ تمھیں پکارے تو تم جواب دو اور دستگیری کرو، اگر قرض مانگے تو دو، اگر اس پر مصیبت پڑے تو پرسہ دو اگر وہ مرجائے تو جنازہ میں شرکت کرو، اپنی دیوار اسکی دیوار سے بلند نہ کرو۔ ۱۲

عورتوں پر مردوں کی فضیلت

شریر عورتوں کے رام کرنیکا طریقہ

میاں بی بی کی نااتفاقی کا فیصلہ

ہمسایہ کے حقوق

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ
یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو بخل کرتے ہی ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور
يَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا
جو مال خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے انھیں دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں اور ہم نے تو
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۳۷ وَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
کفرانِ نعمت کرنے والوں کیواسطے سخت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے، اور جو لوگ محض لوگوں کو دکھانے
اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا
کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ
روزِ آخرت پر (خدا بھی ان کے ساتھ نہیں کیوں کہ ان کا ساتھی تو شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہو
قَرِيْنًا ۳۸ وَ مَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ
تو کیا ہی برا ساتھی ہے، اور اگر یہ لوگ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے انھیں
الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ
دیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے [1] تو ان پر کیا آفت آجاتی اور خدا تو ان سے
عَلِيْمًا ۳۹ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ
خوب واقف ہے، خدا تو ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر (ذرہ برابر بھی کسی کی) کوئی
حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۴۰
نیکی ہو تو اس کو دونا کرتا ہے اور اپنی طرف سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے (خیر دنیا میں جو
فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا
چاہیں کریں) بھلا اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر گروہ کے گواہ طلب کریں گے اور
بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۴۱ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
(اے محمدؐ) تم کو ان سب پر گواہ کی حیثیت [2] میں طلب کریں گے، اس دن جن لوگوں نے کفر اختیار
كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ
کیا اور رسول کی نافرمانی کی، یہ آرزو کریں گے کہ کاش (وہ پیوند خاک ہو جاتے) اور ان کے
وَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۴۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اوپر سے زمین برابر کر دی جاتی اور (افسوس) یہ لوگ خدا سے کوئی بات (اس دن) چھپا بھی نہ سکیں گے، اے ایمان والو!

۱- بخل اور بخیل کی مذمت

[1] کیوں کہ کفارِ مکہ نے آپس میں یہ کوڑی پھیر لی تھی کہ پیمبر اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہ دو تاکہ ان کے ساتھیوں کی جماعت اکٹھا کر تتر بتر ہو جائے، مگر اللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون
"چراغے را کہ ایزد برفروزد
کسے کو تف کند ریشش بسوزد"

۱- فضل النبی علی الانبیاء والاولیاء

[2] حضرتِ علیؑ سے منقول ہے کہ قیامت میں انبیاء بارگاہِ خداوندی میں کھڑے کئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے ہمارے پیغام اپنی اپنی امتوں کو پہنچائے یا نہیں، انبیاء عرض کریں گے، خداوندا ہم نے تیرے پیغام تیرے حکم کے مطابق پہنچا دئے مگر جب اُمتوں سے پوچھا جائے گا، تو وہ لوگ انکار کر جائیں گے، اس وقت تمام انبیاء حضرتِ رسولؐ کو اپنا گواہ پیش کریں گے تب آپؐ انبیاء کی تصدیق اور ان کی اُمتوں کی تکذیب کریں گے اور وہ لوگ اس خوف سے کہ مبادا ان کے اعضاء گواہی دینے لگیں، دم بخود ہو جائیں گے۔ ۱۲

ع ۶ ۹ ۳

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا
تم نشہ کی حالت میں نماز[1] کے قریب نہ جاؤ تاکہ جو کچھ تم منہ سے کہو سمجھو بھی تو اور نہ جنابت کی
تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ
حالت میں یہانتک کہ غسل کرلو، مگر راہ کی رواروی میں (جب غسل ممکن نہیں ہے تو البتہ ضرورت
وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
نہیں ہے) بلکہ اگر تم مریض ہو (اور پانی نقصان کرے) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پائخانہ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
نکل آئے یا عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو کہ طہارت کرو تو پاک مٹی
مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ
پر تیمم کرلو، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں پر مٹی بھرا ہوا ہاتھ پھیرلو،
اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ
بے شک خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے، (اے رسولؐ) کیا تم نے ان
اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ
لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنھیں کتابِ خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (مگر) وہ
الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَ اللّٰهُ
لوگ (ہدایت کے بدلے) گمراہی خریدنے لگے ان کی عین مراد یہ ہے کہ تم بھی راہِ راست سے بھٹک جاؤ اور خدا
اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ
تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور دوستی کے لئے بس خدا کافی ہے اور حمایت کے واسطے بھی خدا
نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
ہی کافی ہے، (اے رسولؐ) یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو باتوں میں ان کے محل و موقع سے ہیر پھیر
مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ
ڈال دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر اور دین پر طعنہ زنی کی راہ سے تم سے سمعنا اور عصینا (ہم نے سنا
مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ
اور نافرمانی کی) اور اسمع غیر مسمع (تم میری سنو خدا تم کو نہ سنوائے)، اور راعنا[2] (میرا خیال کرو
وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا
میرے چرواہے) کہا کرتے ہیں اور اگر وہ اسکے بدلے سمعنا و اطعنا (ہم نے سنا اور مانا)، اور (صرف) اسمع (میری سنو) اور راعنا

نشہ اور جنابت میں نماز نہ پڑھو

تیمم کا طریقہ

[1] صلوٰۃ سے بعض لوگوں نے نماز مراد لی ہے اور بعض نے مقام نماز یعنی مسجد، پس عابری سبیل کا بھی دوسرا مطلب ہو سکتا ہے، یعنی مسجدوں میں سے کا اس طرح گزرنا جس طرح انسان راستہ سے گذرتا ہے ناجائز نہیں ہے، مگر یہ حکم عام مسجدوں کا ہے مسجد حرام اور مسجد رسولؐ میں یوں گذرنا بھی جنب پر حرام ہے۔ البتہ اس حکم سے صرف حضرت رسولؐ اور انکے اہلبیت مستثنیٰ ہیں باتفاقِ فریقین ثابت ہے کہ اسی وجہ سے تمام اصحاب کے دروازے جو مسجدِ رسولؐ میں تھے بند کردئے گئے، اور صرف حضرتِ علی کا دروازہ باقی رکھا گیا، اس بناء پر وہ حدیث ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ حالتِ جنابت میں میرے اور علیؑ کے سوا کوئی مسجد میں نہ جائے دیکھو مشکوٰۃ صفحہ ٢٩٦ سطر ١ مطبوعہ نول کشور شرحِ مظاہر الحق۔ ١٢

[2] یہود جن کی گھٹی میں شرارت تھی حضرت رسولؐ کو طرح طرح کی ایذائیں آئے دن دیا کرتے تھے، جب آپؐ کے پاس آتے تو اور کچھ نہیں تو ایسے ذو معنی الفاظ بولتے جس سے آپؐ کو اذیت ہوتی اور مزا یہ کہ اس کی کوئی گرفت بھی نہ ہو سکے، اس آیت میں ایسی ہی تین باتوں کا ذکر ہے سمعنا وعصینا، ہم نے سنا تو مگر مانتے نہیں، اسمع کے معنی ہم جو کہیں اس کو بھی تو سنئے اور غیر مسمع کا ترجمہ "خدا تم کو نہ سنوائے" ہوا اب اگر دوست کہے تو دعا ہے یعنی تمہاری کوئی بری بات سننے میں نہ آئے اور دشمن کہے تو کوسنا ہے یعنی خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ، راعنا کا ذکر سورۂ بقر میں ہو چکا ہے، خدا کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ عصینا کی جگہ اطعنا اور اسمع غیر مسمع کی جگہ صرف اسمع کہتے اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ ١٢

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ
کے عوض (انظرنا) ہم پر نگاہ رکھ اکہتے تو ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا اور بالکل سیدھی بات تھی مگر ان پر تو ان کے کفر کی وجہ سے
فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا
پھٹکار ہے پس ان میں چند لوگوں کے سوا اور لوگ ایمان ہی نہ لائیں گے اے اہل کتاب جو (کتاب) ہم نے نازل کی ہے اور
الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ
وہ اس (کتاب) کی بھی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے
قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ
اس پر ایمان لاؤ مگر قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے چہرے بگاڑ کر ان کے پشت کیطرف پھیر دیں یا جس طرح ہفتے
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ
اصحاب[1] سبت (ہفتہ والوں) پر پھٹکار برسائی (اسی طرح) ان پر بھی کریں اور خدا کا حکم کیا
اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
کرایا ہوا سمجھو، خدا اس (جرم) کو تو البتہ نہیں معاف کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا
وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ
جائے ہاں اس کے سوا جو گناہ ہیں جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے (کسی کو)
بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
خدا کا شریک بنایا تو اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا اے رسول، کیا تم نے ان لوگوں (کے
يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا
حال) پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے ہیں (مگر اس سے کیا ہوتا ہے) بلکہ خدا جسے چاہتا ہے مقدس بناتا
يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
ہے اور ظلم تو کسی پر تاگے (بال) برابر ہو ہی گا نہیں اے رسول ذرا دیکھو تو یہ لوگ خدا پر کیسے کیسے جھوٹے
الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
طوفان جوڑتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کے واسطے تو یہی کافی ہے اے رسول کیا تم نے ان لوگوں (کے
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ
حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (اور) پھر شیطان اور بتوں کا کلمہ
وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ
پڑھنے لگے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو ایمان لانے والوں سے زیادہ راہ راست[2]

[1] ان کا قصہ سورۂ بقر میں مذکور ہے ۱۲۔

[2] احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف ستر سواروں کے ساتھ رسول اللہؐ سے عہد شکنی کر کے کفار قریش کو آپ کے مقابلہ پر آمادہ کرنے کے واسطے مکہ میں آیا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ تم اور محمدؐ دونوں اہل کتاب ہو جب تک تم ہمارے بتوں کو سجدہ نہ کرو گے، ہم کو تم دونوں میں سے کسی کا اعتبار نہیں آخر کعب نے جبت و طالوت کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم حاجیوں کو اونٹوں پر چڑھا کے لاتے ہیں، ان کو کھانا پانی دیتے ہیں، حرم کی حرمت کرتے ہیں، بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمدؐ کا کعب خوشامد کے مارے بول اٹھا کہ تمہارا دین بہتر ہے مگر اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کو اس کا رشک تھا کہ یہ نبوت اسحٰق کی اولاد سے پلٹ کر اسماعیل کی اولاد میں کیوں جا رہی ہے ۱۲۔

ع ٨ / ٧ / ١٤

اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ
پر ہیں (اے رسولؐ) یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس پر خدا نے لعنت
يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ
کی ہے تم ان کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے کیا (دُنیا کی) سلطنت میں کچھ ان کا بھی
مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ
حصہ ہے کہ اس وجہ سے لوگوں کو بھوسی بھر بھی نہ دیں گے، یا خدا نے جو اپنے فضل
يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
سے (تم) لوگوں کو له (قرآن) عطا فرمایا ہے اس کے رشک پر جلے جاتے ہیں (تو اس کا کیا علاج ہے)
فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ
ہم نے تو ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب اور عقل کی باتیں عطا فرمائی ہیں اور ان کو بہت
مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ
بڑی سلطنت بھی دی پھر کچھ لوگ تو ان میں سے اُس (کتاب) پر ایمان لائے اور کچھ
صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لوگوں نے اس سے انکار کیا، اور (اسکی سزا کیلئے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کافی ہے (یاد رہے کہ) جن لوگوں نے
بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ
ہماری آیتوں سے انکار کیا انھیں ضرور عنقریب جہنم کی آگ میں جھونک دیں گے اور جب ان کی کھالیں
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
(جلکر) گل جائیں گی، تو ہم ان کے لئے دوسری کھالیں بدل کر پیدا کریں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزا چکھیں،
كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بیشک خدا (ہر چیز پر) غالب اور حکمت والا ہے، اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے ہم ان کو عنقریب
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ہی (بہشت کے) ایسے ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ
اور ان میں ہمیشہ اَبد الآباد تک رہیں گے وہاں صرف ان کی صاف ستھری بی بیاں ہوں گی اور ہم انھیں
وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ
گھنی گھنی چھاؤں میں لے جا کر رکھیں گے، (اے ایماندارو) خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ

له ابوالحسن مغازلی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں الناس سے مراد عام لوگ نہیں بلکہ مخصوص ہم اہلبیت پیمبر ہیں جن پر لوگ رشک و حسد کرتے ہیں۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی ملی آیت ۶ فضائل اہلبیت ۱۲

۲ه ابراہیمؑ کی اولاد حضرت رسولؐ اور ان کے اہلبیت ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے سچے مصداق ہیں، کیوں کہ یہ ظاہر ہے کہ ان حضرات سے بہتر کوئی شخص اس پردۂ دنیا میں ان صفات کا مستحق نہیں قرار پا سکتا، اسی بناء پر ایک روایت میں ہے کہ آل ابراہیم سے مراد آل محمدؐ اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے نبوت اور ملک عظیم سے امامت مراد ہے، اور یہ بھی واضح ہے کہ یہ باتیں سوائے آل محمدؐ کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔۱۲

تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ
لوگوں کی امانتیں امانت رکھنے والوں کے حوالے کر دو اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ
النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ
کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو خدا تم کو اس کی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے، اس میں تو
بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۵۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
شک نہیں کہ خدا سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے، اے ایمان دارو خدا
اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ
کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے صاحبانِ حکومت[۱] ہوں
مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ
ان کی اطاعت کرو اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روزِ
الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو یہی (تمھارے حق
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۵۹ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
میں) بہتر اور انجام کی راہ سے بہت اچھا ہے، (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت
يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
پر نظر نہیں کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو کتاب تجھ پر نازل کی گئی اور جو کتابیں تم سے
مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ
پہلے نازل کی گئیں (سب پر) ایمان لائے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں کو اپنا حاکم
وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ
بنائیں، حالاں کہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی بات نہ مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا
اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
ہے کہ انھیں بہکا کے بہت دور لے جائے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے
تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ
جو (کتاب) نازل کی ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو تم منافقین
الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱ ج فَكَيْفَ اِذَآ
کو دیکھتے ہو کہ تم سے کس طرح منہ پھیر لیتے ہیں، پھر جب ان پر ان کے کرتوت

[۱] مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد کون ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد حاکم وقت ہے مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح ان کی اطاعت بھی تمام بندوں پر واجب کی ہے، تو یہ شخص خدا اور رسول کا نائب ٹھہرا تو معصوم ہونا بھی ضروری ہوا، کیونکہ اس کو عقل قبول نہیں کرتی کہ گنہگار کی اطاعت کا خدا حکم دے اور بارہ اماموں کے سوا کسی کی عصمت کا نہ کوئی شخص مدعی ہے نہ دعویٰ ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حکم خداوندِ عالم کا کسی خاص زمانے یا وقت یا کسی شخص کے واسطے نہیں ہے بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کے لئے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت بھی عام ہے امورِ دنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت
۸ ع ۹ ۵
اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ ہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہے گا، کیوں کہ کہیں نصاریٰ بادشاہ ہیں کہیں بودھ مذہب والے کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو پھر ان میں بھی خدا جانے کتنے فرقے ہیں اور حدیث رسول کے مطابق ایک کے سوا سب کے سب جہنمی ہیں پھر کہیں سنی بادشاہ ہیں کہیں شیعہ، کہیں کچھ، پھر کہیں مسلمان اطاعت کریں تو کس کی اور سب کی کریں تو یہ بھی محال ہے، تب ضرور ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کو موجود بھی رہنا ضروری ہے ورنہ خدا کا حکم لغو اور بیکار ہو جائے گا، اسی بناء پر حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر جائے تو وہ کافر کی موت مرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بادشاہِ دنیا کی معرفت حاصل نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا ہے اور حدیث جابر بن عبداللہ انصاری میں بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین ہیں بلکہ اس میں تو دوازدہ امام کے نام تک تصریحاً مذکور ہیں۔ ۱۲

أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ

کی وجہ سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کیوں کر تمھارے پاس خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾

ہیں کہ ہمارا مطلب تو نیکی اور میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا،

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ کچھ خدا ہی ان کے دل کی حالت خوب جانتا ہے پس تم ان سے

عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِيٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾

درگذر کرو اور انکو نصیحت کرو اور ان سے ان کے دل میں اثر کرنے والی برمحل بات کہو،

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ خدا کے حکم سے لوگ اس کی اطاعت

أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا

کریں اور اے رسولؐ، جب ان لوگوں نے نافرمانی کرکے، اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر تمھارے

اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا

پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے۔ اور رسولؐ (تم) بھی ان کی مغفرت چاہتے تو بیشک وہ لوگ خدا کو بڑا توبہ قبول

رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ

کرنے والا مہربان پاتے لہ پس (اے رسولؐ) تمھارے پروردگار کی قسم یہ لوگ سچے مومن نہ ہونگے

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا

تاوقتیکہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تم کو اپنا حاکم (نہ بنائیں، پھر (یہی نہیں بلکہ) جو کچھ تم فیصلہ کرو اس سے

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا

کسی طرح دل تنگ بھی نہ ہوں بلکہ خوش خوش اس کو بھی مان لیں (اسلامی شریعت پہلے میں تو ان کا یہ حال ہے،

عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم

اور اگر ہم بنی اسرائیل کی طرح ان پر یہ حکم جاری کر دیتے کہ تم آپ اپنے کو قتل کر ڈالو یا شہر بدر ہو جاؤ

مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا

تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ تو اس کو نہ کرتے اور اگر یہ لوگ اس بات پر عمل

يُوعَظُونَ بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾

کرتے جس کی انھیں نصیحت کی جاتی تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور دین میں بھی بہت ثابت قدمی کی وجہ سے

لہ ایک روایت ہے کہ چند منافقوں نے ایک مرتبہ نفاق پر اتفاق کیا خدا نے اپنے رسولؐ کو انکے حال سے خبر دی۔ اور آپ نے سب لوگوں کو جمع کرکے فرمایا کہ تم میں سے بارہ آدمیوں نے نفاق پر اتفاق کیا ہے اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنی مغفرت چاہیں تو ان کے واسطے سفارش کردوں۔ ہر چند آپ نے اصرار سے فرمایا، مگر اپنی جگہ سے ایک نے حرکت نہ کی۔ اس کے بعد آپ نے سب کا پتہ بتا دیا اور وہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

وَّ اِذًا لَّاٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۝٦٧ وَّ
اور اس صورت میں ہم بھی اپنی طرف سے ضرور بڑا اچھا بدلا دیتے ، اور
لَهَدَیۡنٰهُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۝٦٨ وَ مَنۡ یُّطِعِ
ان کی راہ راست کی بھی ضرور ہدایت کرتے ، اور جس شخص نے خدا
اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ
اور رسولؐ کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان (مقبول) بندوں کے ساتھ ہونگے
مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ
جنھیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی انبیاء [۱] اور صدیقین اور شہدا اور صالحین
وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیۡقًا ۝٦٩ ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ
اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں ، یہ خدا کا فضل (و اکرم) ہے اور خدا تو
وَ كَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیۡمًا ۝٧٠ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا خُذُوۡا
واقف کاری میں بس ہے ، اے ایمان والو! (جہاد کے وقت) اپنی حفاظت (کے ذرائع)
حِذۡرَكُمۡ فَانۡفِرُوۡا ثُبَاتٍ اَوِ انۡفِرُوۡا جَمِیۡعًا ۝٧١ وَ اِنَّ
اچھی طرح دیکھ بھال لو، پھر تمھیں (اختیار ہے) خواہ دستہ دستہ نکلو یا سب کے سب اکٹھے ہوکر
مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالَ
نکل کھڑے ہو اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جو (جہاد سے) ضرور پیچھے ہٹیں گے پھر اگر (اتفاقاً) تم پر کوئی
قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِیۡدًا ۝٧٢
مصیبت آپڑی تو کہنے لگے خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ ہوا ،
وَ لَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ
اور اگر تم پر خدا نے فضل کیا (اور دشمن پر غالب آئے) تو اس طرح اجنبی بن کے کہ گویا تم
لَّمۡ تَكُنۡۢ بَیۡنَكُمۡ وَ بَیۡنَهٗ مَوَدَّةٌ یّٰلَیۡتَنِیۡ كُنۡتُ
میں اور اس میں کبھی کی محبت ہی نہ تھی یوں کہنے لگے کہ اے کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا
مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۝٧٣ فَلۡیُقَاتِلۡ فِیۡ سَبِیۡلِ
تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا ، پس جو لوگ دنیا کی زندگی (جان تک)
اللّٰهِ الَّذِیۡنَ یَشۡرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا بِالۡاٰخِرَةِ ؕ وَ
آخرت کے واسطے دے ڈالنے کو موجود ہیں ان کو خدا کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے اور

[۱] ایک حدیث میں ہے کہ نبیین سے حضرت رسولؐ اور صدیقین سے حضرت علی ابن ابیطالبؑ اور شہداء سے حسنینؑ اور صالحین سے باقی ائمہ مراد ہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے، کیوں کہ نبیین سے حضرت رسولؐ کا مراد ہونا تو ظاہر ہے اور اس میں کسی کو کلام بھی نہیں اب رہا صدیقین سے حضرت علی کا مراد ہونا بھی ظاہر ہے، کیوں کہ اگر صدیق کے معنی تصدیق کنندہ کے لئے جائیں تو تاریخوں سے ثابت اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت رسول کی نبوت کی تصدیق کرنے والے سب سے پہلے علی ابن ابیطالبؑ ہیں اور اگر سچے کے معنی لیے جائیں تو بھی حضرت علیؑ کے سوا دوسرا کوئی اس کا مستحق نہیں ہو سکتا. کیوں کہ اور جن لوگوں کو صدیق کہا جاتا ہے اٹھائیس اور تیس برس تک بتوں کے آگے سر ٹیکا کئے، اور حضرت علیؑ نے کبھی بتوں کو سجدہ کیا ہی نہیں، اسی وجہ سے اوروں کی عصمت کا کوئی قائل نہیں، اور حضرت حسنین علیہم السلام کا شہید راہ خدا ہونا تو ظاہر ہے اور صالحین سے باقی ائمہ کے مراد ہونے میں بھی کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کیوں کہ صالحین سے مراد نیکو کاروں کی کامل فرد ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانے میں یہ حضرات ائمہ تمامی خلائق سے صلاح و تقویٰ وغیرہ میں اکمل تھے ۔ ۱۲

۹ ع ۱۱ ٦

مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

جس نے خدا کی راہ میں جہاد کیا، پھر شہید ہوا تو گویا غالب آیا تو (بہرحال) ہم تو عنقریب

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ

ہی اس کو بڑا اجر [1] عطا فرمائیں گے (اور مسلمانو!) تم کو کیا ہوگیا ہے کہ خدا کی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

راہ میں اور ان کمزور [2] اور بےبس مردوں اور عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجے سے

وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

چھڑانے) کے واسطے جہاد نہیں کرتے جو (حالتِ مجبوری میں) خدا سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

اے ہمارے پالنے والے کسی طرح اس بستی (مکہ) سے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں ہمیں نکال

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور تو خود ہی کسی کو اپنی طرف سے ہمارا مددگار بنا،

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ

(پس دیکھو) ایمان والے تو خدا کی راہ میں لڑتے ہیں، اور کفار شیطان کی

كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا

راہ میں لڑتے مرتے ہیں پس (مسلمانو!) تم شیطان کے ہواخواہوں

اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع

سے لڑو (اور کچھ پروا نہ کرو) کیوں کہ شیطان کا داؤں بہت ہی بودا ہے،

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا

(اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو (جہاد کی آرزو تھی) اور ان کو حکم دیا گیا

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

تھا کہ ابھی چندے اپنے ہاتھ روکے رہو اور پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیئے جاؤ مگر جب جہاد ان پر واجب

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ

کیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگ (بودے پن میں) لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ

اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ

اس سے کہیں زیادہ، اور (گھبرا کر) کہنے لگے خدایا تو نے ہم پر [3] جہاد کیوں واجب کردیا ہم کو کچھ دنوں

[1] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ شہید راہِ خدا کی مخصوص سات فضیلتیں ہیں (۱) جو وقت اسکے بدن سے پہلا قطرہ گرتا ہے تو کل گناہ اسکے بخش دیتے جاتے ہیں (۲) جب وہ زمین پر گرتا ہے تو اس کا سر حورِ عین کی گود میں ہوتا ہے (۳) بعد شہادت اس کو فوراً جنت میں پوشاک پہنائی جاتی ہے (۴) خزینہ دارِ بہشت فوراً تمام خوشبوئیں لے کر حاضر ہوتا ہے کہ یہ جس کو چاہے پسند کرے (۵) جو گھر اسکا بہشت میں مقرر ہے وہ اُسے دکھایا جاتا ہے، (۶) اُس کی روح کو حکم ہوتا ہے کہ بہشت میں جہاں چاہے حظ حاصل کرتا پھرے (۷) بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوکر اپنی قرب و منزلت بڑھاتا ہے ۱۲۔

[2] حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد بہت سے لوگ ہجرت کر گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ وہ حقیقتاً مسلمان تھے مگر ان کے اقارب اور رشتہ دار انھیں مکہ سے نکلنے نہ دیتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے چنانچہ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اور میری ماں بھی تھیں کہ ہمیشہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ خدا کسی طرح ہمیں اس بستی سے نکالے، اس پر خدا نے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی، آخر ان بےکسوں کی دعا قبول ہوکر رہی کہ کچھ لوگوں کے واسطے ہجرت کی راہیں پیدا ہوگئیں، باقی ماندہ لوگوں کی بروزِ فتح مکہ حضرت رسولؐ نے دلدہی کی اور عتاب بن اسعد کو مکہ کا حاکم بنا کر ان کی نصرت اور مدد کی ۱۲۔

ع ۱۰ / ۶ / ۷

[3] یہ گفتگو ان لوگوں کی ہے جو اکثر جہاد سے بھاگ جایا کرتے تھے اور کبھی معرکہ میں گھس کر کسی کو قتل کرنا نصیب نہ ہوا اور نہ کبھی ان کے بدن پر کوئی زخم لگا، ایسے ہی لوگوں کے سمجھانے کے لئے بعد کی آیتیں نازل ہوتی ہیں ۱۲۔

لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا

کی اور مہلت کیوں نہ دی (اے رسول ان سے) کہدو کہ دنیا کی آسائش بہت تھوڑی سی ہے،

قَلِيْلٌ ۚ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

اور جو (خدا سے) ڈرتا ہے اس کی آخرت اس سے کہیں بہتر ہے اور (وہاں تو) ریشہ (بال)

فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ

برابر بھی تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائیگا، تم چاہے جہاں ہو موت تو تم کو لے ہی ڈالے گی

فِىْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا

اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو اور ان کو ۱؎ اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے

هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا

تو کہنے لگتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچی تو (شرارت سے)

هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ

کہنے لگتے ہیں کہ (اے رسول) یہ تمھاری بدولت ہے (اے رسول) تم کہدو کہ سب خدا کی طرف سے

هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

ہے، پس اُن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے حالانکہ اچھ تو یوں ہے) جب تمکو

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ

کوئی فائدہ پہنچے تو (سمجھو کہ) خدا کی طرف سے ۲؎ ہے اور تم کو جب کوئی تکلیف پہنچے تو

مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ

(سمجھو کہ) خود تمھاری بدولت ہے، اور (اے رسول) ہم نے تم کو لوگوں کے پاس پیغمبر بنا کے

رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ

بھیجا ہے اور (اس کے لئے) خدا کی گواہی کافی ہے، جس نے رسول کی اطاعت کی تو

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو کچھ خیال نہ کرو کیونکہ ہم نے تم کو کچھ

حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ؕ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ؗ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ

پاسبان (مقرر) کر کے تو بھیجا نہیں ہے (یہ لوگ تمھارے سامنے تو کہدیتے ہیں کہ ہم (آپ کے) فرمانبردار ہیں لیکن جب تمھارے

عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ

پاس سے باہر نکلے تو ان میں سے کچھ لوگ جو کچھ (تم سے) کہہ چکے تھے اس کے خلاف راتوں کو مشورہ کرتے ہیں حالانکہ جو کچھ

۱؎ جس سال حضرت رسولؐ نے ہجرت کی تھی اتفاقاً اس سال مدینہ میں میوے کم آئے تھے اور غلہ بھی کم تھا، پھر کیا تھا یہودیوں کو ایک شگونہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ یہ محمدؐ کے آنے کی بدشگونی ہے، خدا نے انکے جھٹلانے کے لیے یہ آیت نازل کی ۱۲۔ ۲؎ پہلے تو خدا نے مجملاً فرمایا تھا کہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے، پہلے بھی اس کی تفصیل فرماتا ہے، ہر بھلائی یا برائی خدا کی طرف سے تو ضرور ہے مگر اتنا فرق ہے کہ بھلائی تو اس کے فضل و کرم سے ہوتی ہے اور برائی بندوں کے گناہ کے عوض میں چنانچہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ کوئی پوست بدن کا کسی لکڑی سے نہیں چھلتا اور پاؤں کسی بندے کا زمین سے نہیں پھسلتا مگر اس کے گناہ کے سبب سے، مگر یہ بھی دیکھنے کی بات ہے کہ بھلائی اور برائی سے بندوں کے افعال مراد نہیں ہیں بلکہ زحمت و رحمت آرام و تکلیف جو انسان کے اختیار و قابو سے باہر ہے ۔۱۲

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ
یہ لوگ راتوں کو جو کچھ بھی مشورہ کرتے ہیں اُسے خدا لکھتا جاتا ہے، پس تم ان لوگوں کی کچھ پروا نہ کرو اور
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا کارسازی کے لیے کافی ہے، تو کیا یہ لوگ قرآن
الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا
میں بھی غور نہیں کرتے اور یہ نہیں خیال کرتے کہ) اگر خدا کے سوا کسی اور کیطرف سے (آیا) ہوتا تو ضرور اس
فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ
بڑا اختلاف پاتے، اور جب ان کے (مسلمانوں کے) پاس امن یا خوف کی خبر آئی تو اسے فورا
اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ
مشہور کر دیتے ہیں، حالاں کہ اگر وہ اس خبر کو رسولؐ (یا) اور ایمان داروں میں سے
اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
صاحبان[1] حکومت تک پہنچاتے تو بیشک جو لوگ ان میں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں (پیغمبر یا
مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
اولی الامر) اس کو سمجھ لیتے (کہ مشہور کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں) اور (مسلمانو) اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا
مہربانی[2] نہ ہوتی تو چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے، پس اے رسول! تم خدا کی راہ میں جہاد کرو،
تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ
اور تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو[3] اور ایمان داروں کو (جہاد کی)
اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ
ترغیب دو عنقریب خدا کافروں کی ہیبت روک دے گا، اور خدا کی ہیبت سب سے زیادہ ہے اور
اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ
اور اس کی سزا بہت سخت ہے، جو شخص اچھے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اس کام
لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ
کے ثواب سے کچھ حصہ ملے گا اور جو برے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اسی کام کی
لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾
سزا کا کچھ حصہ ملے گا، اور خدا تو ہر چیز پر نگہبان ہے،

[1] میں نے اسی سورے کی ۵۸ آیت کی تفسیر میں یہ ثابت کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد دوازدہ امام ہیں، ملاحظہ فرمایئے ۱۲۔ [2] ایک حدیث میں ہے کہ فضل خدا سے حضرت رسولؐ اور رحمت سے حضرت علیؑ مراد ہیں، اور یہ واقعہ ہے کیوں کہ اسلام کی قوت و شوکت جو حضرت علیؑ کے قوت بازو سے ہوئی دوسرے سے اسکا عشر عشیر بھی نہ ہوسکا، جب ہی تو حضرت رسولؐ نے جنگ خندق میں فرمایا تھا کہ آج کی علیؑ کی ضربت قیامت تک تمام جن و انس کی عبادت سے افضل ہے ۱۲۔ [3] جب حضرت رسولؐ نے جنگ بدر صغریٰ کا قصد کیا تو نعیم نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکر اور اس کی فوج کی کثرت سے ڈرا دیا اور مسلمانوں کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اکثر لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی نہ جائے گا تو میں اکیلا جاؤں گا آخر جوں توں کر کے ستر آدمی آپکے ساتھ ہوئے اور آپؐ خدا پر توکل کر کے روانہ ہوئے، خدا نے اس مٹھی بھر جماعت کا ایسا رعب ابوسفیان کے دل پر بٹھا دیا کہ وہ الٹے پاؤں مکہ کو واپس گیا اور مسلمان صحیح و سالم مدینہ کو واپس آئے۔ اللہ اللہ وہ کیا وقت تھا کہ خدا نے حضرت رسولؐ کو ہزاروں سے تنہا جہاد کرنے کا حکم دیا تھا، اور واقعی اگر کوئی بھی آپکے ساتھ نہ جاتا تو آپؐ اکیلے تشریف لے جاتے اور حکم خدا کو پورا کر کے چھوڑتے ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ

اور جب تمھیں کسی طرح کوئی شخص سلام [1] کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر طریقہ سے

رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ﴿٨٦﴾

سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہہ دو بے شک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے،

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

اللہ تو وہی پروردگار ہے جس کے سوا کوئی قابلِ پرستش نہیں وہ تم کو قیامت کے دن جس میں

لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ﴿٨٧﴾

ذرا بھی شک نہیں ضرور اکٹھا کرے گا اور خدا سے بڑھ کر بات میں سچا کون ہوگا ، (مسلمانو!)

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ

پھر تمکو کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں [2] کے بارے میں دو فرقے ہوگئے ہو (ایک موافق ایک مخالف) حالانکہ خود خدا نے ان کے

بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ

کرتوتوں کی بدولت ان کی (عقلوں) کو الٹ پلٹ دیا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جس کو خدا نے گمراہی

اللّٰهُ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ﴿٨٨﴾

میں چھوڑ دیا ہے تم اسے راہِ راست پر لے آؤ حالانکہ خدا نے جسکو گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اسکے لئے تم میں سے کوئی شخص راستہ نکال ہی نہیں سکتا

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا

ان لوگوں کی خواہش تو یہ ہے کہ جس طرح وہ کافر ہوگئے تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم ان کے برابر ہو جاؤ پس

تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

جب تک وہ خدا کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ اس سے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

بھی منہ موڑیں تو انھیں گرفتار کرو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو اور ان میں سے

وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ

کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار ، مگر جو لوگ کسی

یَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ

ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد و پیمان ہو چکا ہے یا تم سے جنگ

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ

کرنے یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے دل تنگ ہو کر تمھارے پاس آئے ہوں (تو انھیں آزار نہ

الربع

ع ١١

١١

٨

[1] اگرچہ سلام کرنا سنت ہے اور اُس کا جواب واجب ہے مگر سلام کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے والے کا کم، اور اگر جواب نہ دے تو گناہ الگ، سلام کی تہذیب یہ ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں، سوار پیدل کو، خچر کا سوار گدھے کے سوار کو، گھوڑے کا سوار خچر کے سوار کو، چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو، اور سلام بلند آواز سے کرے اور جواب اس طرح دے کہ وہ سُنے اور بُت پرست شراب کے دسترخوان پر بیٹھنے والے، شطرنج و چوسر کھیلنے والے سے کھیلنے کے وقت، ہیجڑے اور شوہردار عورتوں پر تہمت کرنے والے، شاعر، سُود خوار، علانیہ بدکاری کرنے والے، اور نمازی کو نماز کے وقت سلام نہ کرنا چاہئے، مقیم کے واسطے سلام کا تتمہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ اور تقبیل ۱۲ عالمگیری ۱۲

[2] کچھ لوگ مکہ سے مدینہ اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے جا رہے تھے، راستہ میں خدا جانے انھیں کیا سوجھی کہ پھر مکہ کو واپس آئے اور اپنے شرک و کفر کا اعلان کر کے یمامہ چلے گئے، اب کچھ مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنے میں تامل ہوا، تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

(پہنچا دُ) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا

پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہارے پاس صلح کا پیغام دیں تو

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝

پھر تمہارے لئے ان لوگوں پر آزار پہنچانے کی، خدا نے کوئی سبیل نہیں ^۱ نکالی

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ

عنقریب تم ایسے کچھ اور لوگوں کو بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور

يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (مگر) جب کبھی جھگڑے کی طرف بلائے گئے تو اس میں اوندھے منھ

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا

کے بل گر پڑے، پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور نہ تمہیں صلح کا پیغام دیں اور نہ لڑائی سے

اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ

اپنے ہاتھ روکیں پس ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو اور یہی وہ لوگ ہیں جن پر

وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَمَا

ہم نے تمہیں صریحی غلبہ عطا فرمایا، اور کسی ایمان دار کو یہ

كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـــًٔا ۚ وَمَنْ

جائز نہیں کہ کسی مومن کو جان سے مار ڈالے مگر دھوکے ^۳ سے (قتل کیا ہو تو دوسری بات ہے)

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

اور جو شخص کسی مومن کو دھوکے سے (بھی) مار ڈالے تو (اس پر) ایک ایماندار غلام کو آزاد کرنا اور مقتول

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ

کے قرابت داروں کو خوں بہا ^۴ دینا (لازم) ہے، مگر جب وہ لوگ معاف کر دیں، پھر اگر مقتول

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

ان لوگوں میں سے ہو جو تمہارے دشمن (کافر حربی) ہیں اور خود (قاتل) مومن ہے تو (صرف) ایک مسلمان غلام کا

مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

آزاد کرنا اور اگر مقتول ان کافر لوگوں میں کا ہو جن سے تم سے عہد و

۱ یہ اس زمانے کا حکم ہے کہ حضرت رسولؐ کو ہدایت کیگئی تھی کہ جو تم سے لڑے تم بھی اس سے لڑو اور جو تم سے نہ لڑے تم بھی اس سے مت لڑو، مگر سورۂ برأت کے نازل ہونے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور تمام مشرکین سے جہاد کا حکم ہوا، مگر جس نے حضرت سے بروز فتح مکہ عہد و پیمان کر لیا تھا وہ مستثنیٰ تھے ۱۲ ۲ یہ آیت عینیہ بن حصین الفزاری کے بارے میں نازل ہوئی، جب ان کے شہر میں خشک سالی کی وجہ سے قحط ہوا تو حضرت رسولؐ کے پاس آکر مصافحہ کیا اور نخلستان میں رہنے لگا، حالانکہ وہ ملعون منافق تھا اور حضرت کا نام احمق مطاع رکھا تھا ۱۲۔ ۳ عیاش بن ربیعہ ہجرت کے قبل ہی مسلمان ہو گیا تھا مگر مارے خوف کے اپنے عزیزوں سے ظاہر نہ کرتا تھا، ایک دن رات کو موقع پاکر مدینہ کو چلا ہوا اسکی ماں اس کے فراق میں نالہ و زاری میں پریشان ہوئی، ابوجہل اور حارث دونوں عیاش کے مادری بھائی تھے اپنی ماں کی بیقراری دیکھ کر عیاش کے پیچھے چلے اور آخر مدینہ کے قریب جاکر اس کو حیلہ و فریب کر واپس لے آئے اور مکہ میں پہنچے ہی اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا تاکہ کسی طرح اسلام سے باز آئے، اسی اثناء میں حارث نے اس سے کہا کہ اب بھی اسلام کو سلام کر کیوں اپنے اوپر یہ رنج و تکلیف مول لیتا ہے آخر عیاش نے مجبور ہو کر جو ان لوگوں نے کہا کہدیا، اب حارث نے پھر اس کو ملامت شروع کی اگر تو سچے دین پر تھا تو تو نے حق کو ترک کیا اور اگر وہ باطل تھا تو تو نے باطل اختیار ہی کیوں کیا اس پر عیاش کو غصہ آیا اور قسم کھا بیٹھا کہ جب قابو پاؤنگا تجھے قتل کروں گا کچھ دنوں کے بعد عیاش نے ہجرت کی اور مسلمان ہو بیٹھا، اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد حارث بھی مدینہ میں آیا اور مشرف با اسلام ہوا مگر عیاش اس وقت موجود نہ تھا، ایک روز عیاش نے حارث کو تنہا پایا اور اپنی قسم پوری کرنے کی غرض سے اُسے مار ڈالا، جب مسلمانوں نے اسے ملامت کی کہ تو نے ناحق ایک مسلمان کو مار ڈالا تو وہ پشیمان ہو کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اسکے مسلمان ہونیکا

ع ۱۲ / ۴ / ۹

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

بیان ہو چکا ہے تو (قاتل پر) وارثانِ مقتول کو خوں بہا دینا اور ایک بندۂ مومن کا

مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

آزاد کرنا (واجب ہے) پھر جو شخص (غلام آزاد کرنے کو) نہ پائے تو اس کا کفارہ خدا کی طرف سے

مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں اور خدا خوب واقف کار (اور) حکمت والا

حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ

ہے اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو (غلام کی آزادی وغیرہ) اسکا

جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ

کفارہ نہیں بلکہ اس کی سزا دوزخ ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا اس پر خدا نے اپنا غضب ڈھایا ہے اور اسپر

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

لعنت کی ہے اور بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، اے ایمان دارو جب تم خدا کی راہ

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا

میں (جہاد کرنے کو) سفر کرو تو (کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ) اچھی طرح جانچ لیا کرو اور جو شخص

لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ

(اظہار اسلام کی غرض سے) تم کو سلام کرے تو تم (بے سوچے سمجھے) نہ کہہ دیا کرو کہ تو ایماندار نہیں ہے[1] (اس سے

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ

تو ظاہر ہوتا ہے کہ) تم (فقط) دنیاوی اثاثہ کی تمنا رکھتے ہو کہ اسی بہانہ قتل کر کے لوٹ لو اور نہیں سمجھتے کہ اگر یہی ہے

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ

تو خدا کے ہاں بہت سی غنیمتیں ہیں (مسلمانو) پہلے تم خود بھی تو ایسے ہی تھے، پھر خدا نے تم پر احسان کیا کہ اب بے کھٹکے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي

مسلمان ہو گئے، غرض خوب چھان بین کر لیا کرو بیشک خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے، معذور[3] لوگوں کے سوا

الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ

(جہاد سے منہ چھپا کے) گھر بیٹھنے والے اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے ہرگز

الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ

برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھے

(بقیہ صفحہ ١٢٦)
یا بیل،[3] کم سے کم دو دو برس کے دو سو جوڑے[4] ہزار بکریاں یا بکرے[5] ایک ایک مثقال کی ہزار سکہ دار اشرفیاں[6] دس ہزار چاندی کے درہم جس کے تیرہ سو چار روپیہ پونے چھ آنے انگریزی روپے ساڑھے گیارہ ماشے والے ہوتے ہیں ١٢ ۔

[1] اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ مقیس بن صبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار میں قتل کیا ہوا پایا اور حضرت کو خبر دی آپنے زہیر فہری کو اس کے ساتھ کر کے بنی النجار کے پاس بھیجا کہ یا تو اس کا قاتل ہمیں دیدو کہ اسکا قصاص لیا جائے یا اس کا خوں بہا شریعت کے موافق دیدو بنی النجار نے کہا کہ قاتل تو ہمیں خبر نہیں کہ کون ہو مگر ہاں ہمیں خوں بہا دینے میں عذر نہیں غرض ان لوگوں نے اسی وقت سو اونٹ مقیس کو خوں بہا دیئے اور یہ اونٹوں کو لیے ہوئے زہیر کے ساتھ مدینہ واپس چلا، شہر کے قریب پہنچکر شیطان نے اس کے کان میں پھونکا کہ لوگ تجھ پر طعنہ زنی کریں گے کہ اپنے بھائی کا خون بہا لیکر چلا آیا اور اس کے قاتل کو قتل نہ کیا، یہ خیال آتے ہی اُسے زہیر کے قتل کی فکر ہوئی اور آخر اُسے غافل پاکر ایک بڑا پتھر اس کے سر پر مارا کہ وہ بیچارہ راہیِ جنت ہوا اور خود ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ پہنچا اور باقی اونٹوں کو ادھر اُدھر ہنکا دیا اور مکہ میں جا کر مرتد ہو گیا جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپنے فرمایا کہ واللہ میں ہرگز اس کو امان نہ دوں گا نہ حرم میں نہ غیر حرم میں، آخر فتح مکہ کے روز قتل ہو کر واصل جہنم ہوا ١٢ ۔

[2] ایک دفعہ حضرت رسولؐ نے چند مسلمانوں کو کسی قبیلہ سے لڑنے کیواسطے روانہ کیا، جوں ہی ان لوگوں کو یہ خبر معلوم ہوئی سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے، ان میں سے ایک شخص مرداس نام مسلمان تھا اور مال و اسباب سمیت پہاڑ پر چڑھ گیا تھا، جب اہل اسلام کا لشکر اس جگہ پہنچا اور انؐ کی تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں تو مرداس مطمئن ہو کر نیچے اتر آیا اور سلامٌ علیکم کے بعد کلمۂ شہادت زبان پر لایا، اسامہ بن زید نے جو حاکم لشکر تھے اس کے کہنے کا اعتبار نہ کیا اور اس مومن کو کافر سمجھ کر مار ڈالا اور اس کا مال و اسباب لوٹ لیا، جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ سخت غمگین ہوئے اور فرمایا کہ اسامہ تو نے بڑا غضب کیا کہ جو خدا کی وحدانیت کا مقر تھا اُسے تو نے قتل کیا، اسامہ پشیمان ہو کر کہنے لگا

مجاہدین کی فضیلت

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى

رہنے والوں پر خدا نے درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے (اگرچہ) خدا نے سب ایمانداروں

الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

سے (خواہ جہاد کریں یا نہ کریں) بھلائی کا وعدہ کر لیا ہے مگر غازیوں کو خانہ نشینوں پر عظیم ثواب کے

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾

اعتبار سے خدا نے بڑی فضیلت دی ہے (یعنی انہیں) اپنی طرف سے

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

بڑے بڑے درجے اور بخشش و رحمت (عطا فرمائے گا) اور خدا تو بڑا بخشنے

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

والا (اور) مہربان ہے بے شک لہ جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس وقت کی ہے

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا

کہ (دارالحرب میں پڑے) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے تو فرشتے قبض روح کے بعد ان سے کہتے ہیں تم کس

مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ

(حال غفلت میں) تھے تو وہ (معذرت کے لہجے میں) کہتے ہیں کہ ہم تو روئے زمین میں بےبس تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ

اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

خدا کی (ایسی لمبی چوڑی) زمین میں اتنی بھی گنجائش نہ تھی کہ تم (کہیں) ہجرت کر کے چلے جاتے پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا

وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بےبس

الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً

ہیں لہ کہ نہ تو (دارالحرب سے نکلنے کی) کوئی تدبیر کر سکتے ہیں نہ اُن کو اپنی رہائی کی

وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ

راہ دکھائی دیتی ہے تو اُمید ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے درگزر کرے

اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَ مَنْ

اور خدا تو بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے اور جو

يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا

شخص خدا کی راہ میں ہجرت کرے گا تو وہ روئے زمین میں بافراغت (چین سے رہنے سہنے کے)

(بقیہ صفحہ ۱۲۷)

یا حضرتؐ میں سمجھا کہ وہ جان کے خوف کلمہ کہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اسکا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی

لہ جنگ تبوک کے وقت کعب بن مالک، رادہ بن الربیع، اور ہلال بن امیہ وغیرہ جان چرا کر گھر میں بیٹھے رہے اور جہاد میں جانے سے جی چھوڑ بیٹھے مگر عبداللہ بن مکتوم نے اپنی نابینائی کا عذر کیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔۱۲

لہ قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے تھے مگر باوجود قدرت مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کی، جب جنگ بدر میں کفار قریش حضرت رسولؐ سے لڑنے آئے تو یہ لوگ بھی کفار کے ساتھ تھے، یہ لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے، انہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲

ع ۱۳ ۵ ۱۰

لہ مستضعفین بیکس بے وہ مرد اور عورتیں ... میں جو کفر کی باتیں ... بیان ... جان ... نقول ہے کہ جب یہ ... نازل ہوئی اور اسکی خبر جندب کو جو مکہ میں تھے معلوم ہوئی اور وہ ان دنوں بیار تھے تو کہنے لگا کہ واللہ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جن کو خدا نے ہجرت کر ... کہ میں کچھ سکت ... راستہ بھی ... سے بولا واللہ ... گا یہاں ... اور ... تھا ... سی کی شان ... آیت ... ہوئی۔

وَّسَعَةً ؕ وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ
بہت سے کشادہ مقام پائے گا، اور جو شخص اپنے گھر سے جلاوطن ہو کر خدا اور اس کے رسول
وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى
کیطرف نکل کھڑا ہو پھر اُسے (منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے) موت آجائے تو خدا پر اس کا
اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ
ثواب لازم ہوگیا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہی ہے ، (مسلمانو!) جب تم دورے
فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
زمین پر سفر کرو اور تم کو اس امر کا خوف ہو کہ کفار (اثنائے نماز میں) تم سے فساد برپا کریں گے
الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
تو اس میں تمہارے واسطے کچھ مضائقہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دیا کرو [۱] بیشک کفار تو
اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ اِذَا كُنْتَ
تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں اور (اے رسولؐ) جب تم مسلمانوں میں موجود ہو، اور لڑائی ہو رہی
فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
ہو کہ) تم ان کو نماز پڑھانے [۲] لگو تو (دو گروہ کر کے ایک کو لڑائی کے واسطے چھوڑ دو اور) ان میں
مَّعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
سے ایک جماعت تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے حربے ہتیار اپنے ساتھ لئے رہے پھر جب (پہلی
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
رکعت کے) سجدے کر لے کے دوسری رکعت جلدی فرادیٰ پڑھ لیں تو تمہارے پیچھے پشت پناہ بنیں اور دوسری جماعت
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ
جو لڑ رہی تھی اور) اب تک نماز نہیں پڑھنے پائی ہے آئے اور (تمہاری دوسری رکعت میں) تمہارے ساتھ
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ
نماز پڑھے اور اپنی حفاظت کی چیزیں اور ہتیار (نماز میں) ساتھ لیے رہیں، کفار تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ کاش
اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا
اپنے ہتیاروں اور اپنے ساز و سامان سے ذرا سی غفلت کرو تو اکبارگی سب کے سب تم پر ٹوٹ پڑیں، ہاں
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ
البتہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ (اتفاقاً) تم کو بارش کے (سبب سے) کچھ تکلیف پہنچے یا تم بیمار ہو تو

نماز خوف و قصر کا ذکر

[۱] کچھ کم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ چو رکعتی نمازوں میں سے دو رکعت کم کر دو، یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح خوف کی حالت میں نماز قصر ہوتی ہے فقط سفر میں بھی قصر کرنا ضروری ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی شخص شرعی سفر میں جان بوجھ کر پوری نماز پڑھے گا تو اس کی نماز باطل ہوگی، اس کی تفصیل دیکھو کتب فقہیہ میں ۱۲

۱۴
ع ۴
۱۱

احکام صلوٰۃ نماز خوف کی ترکیب

[۲] حدیبیہ کے ارادے سے حضرت رسولؐ لشکر اسلام ساتھ لے کر مکہ کیطرف چلے ہیں، اُدھر کفار قریش کو خبر ہوئی اور خالد بن ولید کو دو سو سواروں کے ساتھ آپ کو روکنے کے لئے روانہ کر دیا۔ اثنائے راہ میں پہاڑوں پر دونوں میں مٹھ بھیڑ ہوئی راستے میں نماز ظہر کا وقت آیا اور آپ نے بلال سے اذان دلوائی، اور سب کے ساتھ نماز پڑھی، خالد یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا، ہم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی اگر ہم ان پر نماز کی حالت میں حملہ کرتے تو سب کو مار لیتے، کیوں کہ یہ لوگ اپنی نماز کو قطع نہ کرتے، خیر اس کے بعد کے موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے، اور وہ نماز جو یہ لوگ پڑھیں گے ان کے نزدیک بہت عزیز ہے، یہاں تو یہ منصوبے باندھے جا رہے تھے اُدھر خدا نے حضرت جبرئیل کی معرفت ان کی باتوں سے اپنے رسولؐ کو اطلاع کر دی، اور اس طرح نماز پڑھنے کا حکم کر دیا گیا، یہ دیکھ کر کفار اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ ۱۲

مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ
اپنے ہتیار (نماز میں) اتار کے رکھ دو اور اپنی حفاظت کرتے رہو اور خدا نے تو
اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ
کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار ہی کر رکھا ہے، پھر جب تم نماز ادا کر چکو
الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ
تو اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے (غرض ہر حال میں) خدا کو یاد کرو پھر جب تم (دشمنوں سے)
فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ
مطمئن ہو جاؤ تو (اپنے معمول کے موافق) نماز پڑھا کرو، کیوں کہ نماز تو ایمان داروں
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا
پر وقت معین کر کے فرض کی گئی ہے، اور (مسلمانو!) دشمنوں کے پیچھا
فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ
کرنے میں سستی [1] نہ کرو، اگر لڑائی میں تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو جیسی تم کو تکلیف پہنچتی
كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ
ہے ان کو بھی ویسی ہی اذیت ہوتی ہے اور (تم کو یہ بھی تقویت ہے کہ) تم خدا سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو ان کو
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ
(نصیب) نہیں اور خدا تو (سب) واقف (اور) حکمت والا ہے (اے رسول) ہم نے تم پر برحق کتاب اس لئے
بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا
نازل کی ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہدایت کی ہے اسی طرح لوگوں کے درمیان فیصلہ [2]
تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
کرو اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنو، اور (اپنی اُمّت کے لئے) خدا سے مغفرت کی
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ
دعا مانگو، بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے' اور (اے رسولؐ) تم ان (بدمعاشوں) کیطرف ہو کر (لوگوں
يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا
سے) نہ لڑو جو اپنے ہی (لوگوں) سے دغابازی کرتے ہیں، بیشک خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو دغاباز
اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ
گنہگار ہو، لوگوں سے تو (اپنی شرارت) چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے

[1] یہ جنگ اُحد کے بعد کا قصہ ہے، اس کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے ۱۲۔

[2] انصار بنو ابیرق میں سے تین بھائی بشیر، مبشر، بشر منافق تھے، ان تینوں نے قتادہ کے چچا کے مکان میں نقب لگائی اور ان کے کھانے کی چیزیں، زرہ اور تلوار چرا لے گئے اور ایک یہودی کے گھر چھپا کر رکھ آئے، تفاعہ کا ایک دین دار لبید بن سہل بھی ان کا رازدار تھا، قتادہ نے ان سب کی حضرت رسولؐ سے شکایت کی، بشیر وغیرہ نے سارا الزام لبید کے سر تھوپا اور اصلی چور اسی کو بنایا، جب لبید کو یہ خبر ہوئی تو وہ ننگی تلوار لیے ہوئے غصہ میں گھر سے نکلا اور کہنے لگا اے بنو ابیرق چوری کرو تم لوگ اور نام لگاؤ میرا حالانکہ تم لوگ پکے منافق ہو کہ خود رسول اللہؐ کی ہجو کیا کرتے ہو، اور قریش کی طرف منسوب کرتے ہو، اگر میں نے چوری کی ہے تو ثابت کرو ورنہ اسی تلوار سے سر اڑا دوں گا، جب لبید نے یہ کھری کھری سُنائی تو یہ لوگ اُس سے دب گئے اور صلح کر لی، اور الزام سے بری کر دیا اس کے بعد ان لوگوں نے ایک اور چال کی، یہ لوگ اسید بن عروہ کے پاس پہنچے، جو ان کا ہم قبیلہ اور بڑا لسان اور زبان دراز تھا، اس کو حضرت رسولؐ کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا، اس نے آپؐ سے عرض کی کہ قتادہ نے ایک بڑا ہنگامہ کر رکھا ہے کہ ایسے عالی خاندان لوگوں پر چوری کا الزام لگاتا ہے، یہ سن کر آپکو سخت رنج ہوا اور قتادہ کو بلا کر کچھ زبانی تنبیہ فرمائی، قتادہ کو اپنے جھوٹے بننے اور حضرتؐ کے خفا ہونیکا کمال صدمہ ہوا، اسکے چچا نے اسکی فہمائش کی اور تسلی دی کہ خدا ہمارا مددگار ہے، اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں، اور ان لوگوں کی چوری کا بھانڈا پھوٹا اور قتادہ کی تشفی ہوئی ۔ ۱۲

ع ۱۵ ۱۲

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ
حالانکہ وہ تو اس وقت بھی اُن کے ساتھ ساتھ ہے جب وہ راتوں کو (بیٹھ کر) اُن باتوں کے مشورے
الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ
کرتے ہیں جن سے خدا راضی نہیں اور خدا اُن کی سب کرتوتوں کو (علم کے احاطہ میں) گھیرے ہوئے ہے (مسلمانو!) خبردار
هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ
ہو جاؤ بھلا دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں تو تم ان کی طرف ہو کر لڑے
يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ
کھڑے ہو گئے (مگر یہ تو بتاؤ) پھر قیامت کے دن ان کا طرفدار بن کر خدا سے کون لڑے گا
عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ
یا کون ان کا وکیل ہوگا، اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے یا (کسی طرح) اپنے نفس پر ظلم
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ
کرے، اس کے بعد خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا، اور جو
يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اس سے کچھ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اور خدا تو (ہر چیز سے)
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــــَٔةً اَوْ اِثْمًا
واقف (اور) بڑی تدبیر والا ہے، اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے پھر اُسے کسی بے قصور
ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا
کے سر تھوپے تو اُس نے ایک بڑے افترا اور صریحی گناہ کو اپنے اوپر لاد
16 مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ
ع ٨
13 لیا، اور (اے رسولؐ) اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ان (بدمعاشوں)
طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ
میں سے ایک گروہ ^ل^ تم کو گمراہ کرنے کا ضرور قصد کرتا حالاں کہ وہ لوگ بس آپ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ
اپنے کو گمراہ کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمہیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور خدا ہی نے
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ
تو مہربانی کی کہ) تم پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو باتیں تم نہ جانتے تھے تمہیں

ل اِس سے اشارہ اسید بن عروہ کی طرف ہے کہ بنو بیرق کی طرف سے وکیل بن کر قتادہ کے خلاف آپ کے پاس بحث کرنے کو آیا تھا اور آخر اس نے حضرتؐ سے قتادہ پر کچھ خفگی کرا ہی دی۔ ۱۲

تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ

سکھا دیں اور تم پر تو خدا کا بڑا فضل ہے (اے رسولؐ) ان کے راز کی ۱؎ باتوں

فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ

کے اکثر میں بھلائی (کا تو نام تک) نہیں، مگر (ہاں) جو شخص کسی کو صدقہ دینے یا

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ

اچھے کام کرنے یا لوگوں کے درمیان میں ملاپ کرانے کا حکم دے (تو البتہ ایک بات ہے) اور

ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

جو شخص (محض) خدا کی خوشنودی کی خواہش میں ایسے کام کرے گا تو ہم عنقریب ہی اسے بڑا

عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اچھا بدلا عطا فرمائیں گے، اور جو شخص ۲؎ راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد رسولؐ سے سرکشی کرے

تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور مومنین کے طریقے کے سوا کسی اور راہ پر چلے تو جدھر وہ پھر گیا ہے ہم بھی اُدھر ہی

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾

پھیر دیں گے اور (آخر) اُسے جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ تو بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے،

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

خدا بے شک اس کو تو نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی اور شریک بنایا جائے ہاں اس کے سوا جو

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ

گناہ ہو، جس کو چاہے بخش دے (معاذ اللہ) جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا وہ تو بس

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ

بھٹک کے بہت دُور جا پڑا، یہ مشرکین خدا کو چھوڑ کر بس عورتوں ۳؎ ہی کی پرستش کرتے

وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ

ہیں (یعنی بتوں کو جو ان کے خیال میں عورتیں ہیں) اور (درحقیقت) یہ لوگ سرکش شیطان کی پرستش کرتے ہیں جس پر خدا نے لعنت کی ہے

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾

اور جس نے (ابتدا ہی میں) کہا تھا کہ (خداوندا) میں تیرے بندوں میں سے کچھ خاص لوگوں کو (اپنی طرف) ضرور لے لوں گا

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ

اور پھر انھیں ضرور گمراہ کروں گا اور انھیں (بڑی بڑی) امیدیں بھی ضرور دلاؤں گا اور یقیناً انھیں سکھا دوں گا پھر وہ بتوں کے واسطے

۱؎ یہ بھی اسی قصہ کے متعلق ہے اور اس مشورہ کا ذکر ہے جو ان چوروں نے اپنی برأت اور قتادہ کے جھوٹا بنانے کے لئے کیا تھا ۱۲۔ ۲؎ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قصہ بنو ابیرق بشیر وغیرہ کی چوری کا بیان ہوا ہے وہ حقیقۃً ابو طعمہ منافق کی کارستانی تھی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ اب ہاتھ کٹنے کی تیاری ہے تو مدینہ سے بھاگ کر مکہ پہنچا اور مرتد ہو گیا، چند دنوں کے بعد اپنی عادت کے موافق ایک شخص کے گھر میں نقب لگائی، مگر دیوار اس پر گر پڑی اور خود دب گیا، صبح لوگوں نے جب دیکھا تو بے حیائی عمر دراز زندہ موجود تھا، لوگوں نے چاہا کہ اُسے مار ڈالیں، مگر

۱۷

ع ۳

ایک شخص نے سفارش کی کہ یہ ہم لوگوں میں پناہ

۱۴

لے کر آیا تھا، اس کا مارنا مناسب نہیں تب لوگوں نے چھوڑ دیا، مگر مکہ سے شہر بدر کر دیا، آخر اس نے تاجروں کے ساتھ شام کا رُخ کیا، ایک منزل میں ان لوگوں کو غافل پا کر کچھ مال چُرا یا اور وہاں سے چل دیا مگر گرفتار ہوا اور مار ڈالا گیا، اسی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲ ۳؎ جس طرح ہندوستان کے لوگ کالی، سیتلا، بھوانی کی پوجا پتری کرتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ بتوں کی لات و عزیٰ، منات عورتوں کے سے نام رکھ کر ان کی پرستش کرتے تھے بلکہ ہر قبیلے کے لیے ایک الگ بت تھا، مگر سب کے نام عورتوں ہی کے سے تھے، اور چونکہ یہ کارخانے حضرت شیطان کے تھے بلکہ کبھی کبھی خود بھی اس کے اندر حلول کر جاتے تھے اس وجہ سے خدا نے ان کی پرستش کی نسبت شیطان کی طرف دی ہے، چنانچہ ابتدائے اسلام میں ایک دن کچھ مشرکین ایک بت کے آگے سجدے میں مشغول تھے کہ شیطان نے اس میں حلول کیا اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ کچھ لوگ محمد اور ان کے اصحاب یہاں آئے اور ان لوگوں نے ہم کو عیب لگایا، اور ہمارے بزرگوں کے دین کی مذمت کی حالانکہ وہ بڑے بزرگ تھے، جوں ہی مشرکوں نے یہ سنا

أذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ
جانوروں کے کان ضرور چیر پھاڑ کریں گے اور البتہ ان سے کہہ دوں گا بس پھر وہ (میری تعلیم کے موافق) خدا کی
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ
بنائی ہوئی صورت کو ضرور بدل ڈالیں گے ؎۱ اور (یہ یاد رہے کہ) جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنایا تو
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا
اس نے کھلم کھلا سخت گھاٹا اٹھایا، شیطان اُن سے اچھے اچھے وعدے بھی کرتا ہے (اور بڑی بڑی)
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
امیدیں بھی دلاتا ہے (شیطان اُن سے جو کچھ بھی وعدے کرتا ہے وہ بس نرا دھوکا ہی دھوکا) ہے یہی تو وہ لوگ ہیں جنکا ٹھکانا
جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بس جہنم ہے اور وہاں سے بھاگنے کی جگہ بھی نہ پائیں گے، اور جن لوگوں نے ایمان
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے انھیں ہم عنقریب ہی (بہشت کے) اُن ہرے بھرے باغوں میں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ
جا پہنچائیں گے جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ ابدالآباد تک
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ
رہیں گے (یہ ان سے) خدا کا پکا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ (اپنی) بات میں سچا کون ہوگا، نہ تم لوگوں کی آرزو سے (کچھ کام
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ
چل سکتا ہے) نہ اہلِ کتاب کی تمنا سے (کچھ حاصل بلکہ جیسا کام ویسا دام) جو بُرا کام کرے گا اس کا بدلا ؎۲ دیا جائے گا،
وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾
اور پھر خدا کے سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائے گا اور نہ مددگار،
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
اور جو شخص اچھے اچھے کام کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور ایمان دار (بھی)
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا
ہو تو [illegible] لوگ بہشت میں (بے کھٹکے) جا پہنچیں گے اور اُن پر تل بھر بھی ظلم
يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ
نہ کیا جائے گا، اور اس شخص سے بہتر دین میں کون ہوگا جس نے خدا کے سامنے اپنا سر جھکا دیا

(بقیہ صفحہ ۱۳۲)
وجد میں آکر شور و غوغا کرنے لگے کہ محمدؐ کہاں ہیں آئیں اور سنیں کہ ہمارے معبود کیا کہتے ہیں، اس پر بھی انھیں صبر نہ آیا، اور آپؐ کو بلا بھیجا، جب آپؐ آئے اور سنا تو سمجھ گئے کہ یہ شیطان کی کارستانی ہے، مگر اس سوچ میں تھے کہ اس کا جواب کیوں کر دیا جائے کہ ایک مینڈا جن نے آکر عرض کی کہ آپؐ کچھ تردد نہ کریں، وہ شیطان جس نے بت کے اندر آکر آواز دی تھی اس کا نام شعرہ تھا میں نے اس کو مار ڈالا، آپؐ مشرکوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ میں ان کو معقول جواب دوں، دوسرے دن مشرکین نے قربانیاں کیں اور ایک بڑا مجمع ہوا، آپؐ بھی تشریف لے گئے جوں ہی آپؐ وہاں پہنچے سب بت منہ کے بل زمین پر گر پڑے، ان لوگوں نے انھیں کھڑا کیا اور بہت ہی تعریفیں کیں اور سجدے کیے اور بولے اے ہمارے معبود تم نے جو کچھ کل کہا تھا آج بھی کہو، اس کے بعد ایک بڑے بت سے آواز آئی کہ میں نے شعرہ کو مار ڈالا جو بڑی بدکار اور گمراہ تھی، اس پر ہمارے پیغمبر نے جن پر موسے کے بعد قرآن نازل ہوا ہے لعنت کی ہے، جب مشرکین نے یہ سنا تو کہنے لگے کہ محمدؐ ہمیں تو فریب دیتے ہی تھے ہمارے معبودوں کو بھی فریب دینے لگے، اور اس دن سے دین اسلام روز بروز ترقی کرنے لگا ۱۲ ؛

؎۱ سر پر منت کی چوٹی رکھنا گودنا گدوانا بھی تغیر خلق اللہ میں داخل ہے ۱۲ -

؎۲ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو جو اصحاب سچے ایماندار تھے بہت غمگین ہوئے اور حضرت سے عرض کرنے لگے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے سوا کسی کیواسطے نجات ہے ہی نہیں، کیوں کہ آپؐ کے سوا کوئی برائی سے خالی نہیں، آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص بیمار نہیں پڑتا، کیا کسی کو کوئی رنج نہیں ہوتا، کیا کوئی مبتلائے بلا نہیں ہوتا، عرض کی کہ ہاں، آپؐ نے فرمایا، یہی اعمالِ بد کی سزا ہے، تب اصحاب کو اطمینان ہوا ۱۲ -

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
اور وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم کے طریقے پر چلتا ہے جو باطل سے کترا کر چلتے تھے،
حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا
اور خدا نے ابراہیم کو تو اپنا خالص [1] دوست بنالیا، اور جو کچھ آسمانوں
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور خدا ہی سب چیزوں کو اپنی
شَىْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ
قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے (اے رسولؐ) یہ لوگ تم سے (یتیم) لڑکیوں (سے نکاح) کے بارے میں
يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ
فتوے طلب کرتے ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ خدا تمھیں ان سے (نکاح کرنے کی) اجازت دیتا ہے اور جو حکم (اس بارے میں) قرآن
يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ
میں تمھیں (پہلے) سنایا جاچکا ہے وہ حقیقۃً ان یتیم لڑکیوں کے واسطے تھا جنھیں تم ان کا معین کیا ہوا حق نہیں دیتے
تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
اور چاہتے ہو کہ (یوں ہی) ان سے نکاح کرلو اور ان کمزور ناتوان بچوں کے بارے میں حکم فرماتا ہے
الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
اور (وہ) یہ ہے کہ تم یتیموں کے حقوق کے بارے میں انصاف پر قائم رہو اور (یقین رکھو کہ)
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ
جو کچھ تم نیکی کروگے تو خدا اس سے ضرور واقف کار ہے، اور اگر کوئی عورت اپنے
خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا
شوہر کی زیادتی (یا بے توجہی سے (طلاق کا) خوف رکھتی ہو تو میاں بی بی کے باہم کسی
جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ
طرح ملاپ کرلینے میں دونوں (میں سے کسی) پر کچھ گناہ نہیں ہے اور صلح تو بہر حال
خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا
بہتر ہے اور بخل سے تو قریب قریب ہر طبیعت کے ہم پہلو ہے اور اگر تم نیکی کرو اور
وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَ
(خست سے) بچے رہو تو خدا تمھارے ہر کام سے خبردار ہے (وہی تم کو اجر دے گا) اور

[1] اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کیوں کر ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ خدا نے ایک فرشتہ کی معرفت جو ایک خوبصورت جوان مرد کی صورت میں آیا تھا یہ خطاب فرمایا، ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک مہمان کے واسطے اپنے ایک مصری دوست کے پاس آٹا لانے گئے جب اس نے انکار کیا تو آپ نے شرم کے مارے بوروں میں ریت بھرلی، خدا نے اسے آٹا بنادیا اور حضرت سارا کی زبان سے خدا کی نسبت خلیل کا لفظ نکلا، ایک روایت میں ہے کہ نمرود کے آگ میں پھینکنے کے وقت باوجود خواہش فرشتوں کی مدد نہ لی اور صرف خدا پر لو لگائے رہے اس وجہ سے اس خطاب سے سرفراز ہوئے، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اولاد کی قربانی دی، اپنے کو آگ میں پھنکوایا، مال کو مہمانوں کی خاطرداری میں صرف کیا اس وجہ سے یہ خطاب ملا۔ میں کہتا ہوں کہ ان تمام باتوں کو خدا نے پسند کیا اور خاص خطاب سے سرفراز کیا، کسی خاص امر کی تخصیص کی ضرورت نہیں، واللہ اعلم ۱۲

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

[2] خولیہ نامی ایک عورت سلمہ بن رافع کی بیوی تھی، جب وہ بڑھیا ہوگئی تو اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے کر دوسری جوان عورت سے نکاح کرنا چاہا، خولیہ نے کہا تو مجھے طلاق نہ دے میں اپنی رات کی باری تجھے بخشے دیتی ہوں تو جہاں چاہے قیام کرے مگر اس کے شوہر نے قبول نہ کیا، تب وہ اس کی شکایت حضرت رسولؐ کے پاس لے گئی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ

اگرچہ تم بہتیرا چاہو (لیکن) تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد بیبیوں میں

حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ

(پورا پورا) انصاف لہ کر سکو (مگر) ایسا بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی طرف) ہمہ تن اتنا مائل ہو جاؤ کہ (دوسری

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کو (ادھر میں) لٹکی ہوئی ٢ (معلق) چھوڑ دو اور اگر باہم میل کر لو اور (زیادتی سے) بچے رہو تو خدا یقینی بڑا بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ

مہربان ہے، اور اگر دونوں میاں بی بی ایک دوسرے سے (بذریعہ طلاق) جدا ہو جائیں تو خدا اپنے

سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا

وسیع خزانے سے (فراغبالی عطا فرما کر) دونوں کو ایک دوسرے سے بے نیاز کر دیگا اور خدا تو بڑی گنجائش (اور) تدبیر والا ہے

فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ

(خدا) عطا کی گئی ہے ان کو اور تم کو بھی اس کی ہم نے وصیت کی

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

تھی کہ خدا (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اگر (کہیں) تم نے کفر اختیار کیا تو یاد رہے کہ) جو کچھ آسمانوں

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے (جو چاہے کر سکتا ہے) اور خدا تو (سب سے) بے پروا اور

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

(ہمہ صفت) موصوف ہے اور جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب ہی) خاص خدا کا ہے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَ

اور خدا تو کارسازی کیلیے کافی ہے، اے لوگو! اگر خدا چاہے تو تم کو (دنیا کے پردے سے) بالکل اٹھا لے

يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾

اور (تمہارے بدلے) دوسروں کو لا (بسا) ئے اور خدا تو اس پر قادر و توانا ہے، جو

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ

شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا ہی میں چاہتا ہو تو خدا کے پاس دنیا و آخرت دونوں

بیویوں کے درمیان انصاف

لہ سب بی بیوں کو برابر روٹی کپڑا دینا، ایک ایک شب باری باری ہر عورت کے پاس سو رہنا فقط یہی نہیں بلکہ طبیعت کا ہر عورت کیطرف برابر رہنا مقصود ہے، مگر چونکہ ایسا انصاف قوتِ بشری سے باہر تھا اسی وجہ سے خدا نے اس سے قطع نظر کر لی اور فرما دیا کہ پورا انصاف تو تم نہیں کر سکتے مگر ظاہری باتوں میں تو فرق نہ کرو۔ ۱۲

٢ یعنی کسی عورت پر ریجھ کر اس کی سوت کو ایسا نہ چھوڑ بیٹھو کہ وہ بیچ ادھڑ میں لٹکا کرے کہ نہ تو اسے مصرف میں لاؤ اور نہ جھٹم چھٹا کر دو اور ایسے بلو الگ تھلگ رہو کہ گویا وہ بیاہی نہیں گئی اور اپنے میکے سے اپنی سسرال ہی نہیں آئی اسی وجہ سے حضرت رسولؐ جب بیمار ہوتے تھے تو بھی ایک ایک ایک بیوی کے گھر میں رہتے تھے، اور حضرت علیؑ کا قاعدہ تھا کہ جس بی بی کی باری ہوتی آپؑ اس کے غیر کے وہاں وضو بھی نہ کرتے تھے، معاذ بن جبل کی دو بی بیاں وبا سے مر گئیں، تو انھوں نے قرعہ ڈالا تھا کہ پہلے کس کو غسل دوں۔ ۱۲

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ۝
کا اجر موجود ہے، اور خدا تو (ہر شخص کی) سنتا اور (سب کو) دیکھتا ہے،
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ ۱۹ ع ۸ ۱۶
اے ایمان والو! مضبوطی کے ساتھ انصاف[له] پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ
دو اگرچہ (یہ گواہی) خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ یا قرابت داروں کے مضر ہی کیوں (نہ)
الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى
نہ ہو خواہ مال دار ہو یا محتاج (کیوں کہ) خدا تو (تمہارے بہ نسبت) ان پر زیادہ مہربان ہے تم
بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا
تو حق سے (کترانے) میں خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور گھما پھرا کے گواہی دو گے یا بالکل انکار
اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝
کردگے تو یاد رہے جیسی کرنی ویسی بھرنی کیوں کہ) جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے،
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (محمدؐ) پر
الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ
نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی ایمان لاؤ اور (یہ بھی
اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
یاد رہے کہ) جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ
رسولوں اور روز آخرت کا منکر ہوا تو وہ راہ راست سے بھٹک کے بہت دور جا پڑا
بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا
بیشک جو لوگ ایمان لائے اس کے بعد پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے اس کے بعد
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ
کافر ہو گئے اور پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے تو نہ خدا ان کی مغفرت کرے گا اور نہ انہیں راہ راست
لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
کی ہدایت ہی کرے گا (اے رسولؐ) منافقوں کو خوش خبری دے دو کہ

[له] ادائے شہادت میں یہ اہتمام اس لیے ہے کہ حق رسی کا دارومدار شہادت ہی پر ہے، اور اس کا چھپانا گویا حق کا چھپانا اور تلف کرنا ہے، اور کسی کے حق کا تلف کرنا سخت گناہ ہے۔ ۱۲

گواہی سے کبھی نہ پھرو اور (ن) سچ کہو

بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣٨﴾ لَا ۨالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ
ان کے لیے ضرور دردناک عذاب ہے، جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
کافروں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت (وآبرو) کی
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
تلاش کرتے ہیں، عزت تو ساری بس خدا ہی کے لیے خاص ہے (مسلمانو)
جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ
حالاں کہ خدا تم پر اپنی کتاب قرآن میں یہ حکم نازل کرچکا ہے کہ جب
اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
تم سن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جاتا ہے اور اس سے مسخرا پن کیا جاتا
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ
ہے تو تم (ان کفار) کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ
غور کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت ان کے برابر ہو جاؤ گے اس میں تو شک ہی
اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ
نہیں کہ خدا تمام منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنم میں جمع
جَمِيْعًا ﴿١٤٠﴾ لا الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
کرے ہی گا۔ (وہ منافقین[1]) جو تمھارے (مآل کار کے) منتظر ہیں (کہ دیکھیے فتح ہوتی ہے یا شکست
فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ ز وَاِنْ
تو اگر خدا کی طرف سے تمھیں فتح ہوئی تو کہنے لگے کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے اور اگر فتح
كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ
کا) حصہ کافروں کو ملا تو کافروں کے طرفدار بن کر کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ آگئے تھے اگر
عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ
قصداً تم کو چھوڑ دیا) اور تم کو مومنین (کے ہاتھوں) سے ہم نے بچایا نہیں تھا (منافقو!)
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ
قیامت کے دن تو خدا تمھارے درمیان فیصلہ کرے گا اور خدا نے

[1] مسلمانوں اور کافروں میں تو لڑائی ہوتی اور منافقوں کے ہاتھ دونوں لڈو، کیوں کہ جب مسلمانوں کو فتح ہوتی تو اس دعوے سے مالِ غنیمت میں حصہ بٹانے کو تیار ہوتے کہ ہم لڑائی میں تمھارے ساتھ تھے اور کافروں کی فتح ہوتی تو لٹنے بھی بانٹا لینے کو موجود، وہ بھی اس فقرے کے ساتھ کہ اگر ہم لوگ نہ ہوتے تو تم مارے ہی جاتے، ہم ہی لوگوں نے تو فلاں موقع پر تم کو بچا لیا۔ ۱۲

لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کافروں کو مومنین پر درلہ غلبہ رہنے کی ہرگز کوئی راہ نہیں قرار دی بے شک منافقین (اپنے خیال میں)

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى

خدا کو فریب دیتے ہیں حالاں کہ خدا خود انھیں دھوکا دیتا ہے اور یہ لوگ جب نماز پڑھنے

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا

کھڑے ہوتے ہیں تو بے دلی سے) الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور فقط لوگوں کو دکھاتے

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ

ہیں اور دل سے تو خدا کو کچھ یوں ہی سا یاد کرتے ہیں اس (کفر و ایمان) کے بیچ ادھر میں پڑے

ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ

جھول رہے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف اور (اے رسولؐ) جسے خدا گمراہی میں چھوڑ

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

دے اس کی (ہدایت کی) تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے ، اے ایمان والو! مومنین کو چھوڑ کر

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے

الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ

ہو کہ خدا کا صریحی الزام اپنے اوپر قائم

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ

کر لو ، اس میں تو شک ہی نہیں کہ منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں

مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

ہوں گے اور (اے رسولؐ) تم وہاں کسی کو ان کا حمایتی بھی نہ پاؤ گے مگر (ہاں) جن لوگوں نے

تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ

(نفاق سے) توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور خدا سے لگے لپٹے رہے اور اپنے دین کو محض

لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ

خدا کے واسطے نرا کھرا کر لیا تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ (بہشت میں) ہوں گے اور مومنین کو تو

الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ

خدا عنقریب ہی بڑا (اچھا) بدلا عطا فرمائے گا اگر تم نے خدا کا شکر کیا اور اس پر ایمان لائے تو خدا تم پر عذاب

ع ٢٠ / ٧ / ١٧

منافقین کا تذکرہ

لہ کفار کے مومنین پر غالب ہونے کا یا تو یہ مطلب ہے کہ اعتقادات و اعمال کی حقیقت پر سچے دلائل میں غالب نہ ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں اُن کا ایسا غلبہ مومنین پر کبھی نہ ہوگا کہ اسلام بالکل معدوم ہو جائے ۱۲۔

إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ﴿١٤٧﴾

کرکے کیا کرے گا، بلکہ خدا تو خود شکر کرنے والوں کا (قدر دان اور واقف کار ہے'

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ

خدا کسی کے ہانک پکار کر بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم لہ (ظالم کی برائیاں

ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿١٤٨﴾ إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا

بیان کرسکتا ہے) اور خدا تو (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے، اگر تم کھلم کھلا نیکی کرتے ہو

أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

یا چھپا کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرتے ہو تو خدا بھی بڑا درگزر کرنے والا

عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿١٤٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَ

(اور) قادر ہے، بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں سے انکار کرتے ہیں

رُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ

اور خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض ٢ (پیغمبروں)

وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَ

پر ایمان لائے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور

يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١٥٠﴾ أُولَٰئِكَ

چاہتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے درمیان ایک دوسری راہ نکالیں یہی لوگ

هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا

حقیقتاً کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت دینے والا عذاب

مُهِينًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ

تیار کر رکھا ہے، اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان

يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ

لائے اور ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کی تو ایسے ہی لوگوں کو خدا بہت جلد

أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْأَلُكَ

ان کا اجر عطا فرمائے گا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول ٣)

أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ

اہل کتاب (یہود) جو تم سے (یہ) درخواست کرتے ہیں کہ تم ان پر ایک کتاب آسمان سے اتروا

لہ کہ اس کی بد دعا جائز ہے، اور چوں کہ لعنت بھی ایک قسم کی بد دعا ہے کیوں کہ اس سے مقصود خدا کی رحمت سے دور ہونا ہے بس یہ بھی مظلوم کی طرف سے ظالم کے حق میں جائز ہوگی اور ظالم خواہ مسلم ہو یا کافر، غرض مسلم بھی ظلم کی وجہ بد دعا کا مستحق ہوگا، اور یہی انصاف و عدالت کا مقتضا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور پھر کھانا نہ کھلائے تو وہ بھی شکایت کرسکتا ہے کیوں کہ یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے ١٢

٢ جس طرح یہودی کہ حضرت موسیٰؑ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰؐ اور حضرت عیسےٰؑ کو نہیں مانتے یا نصرانی کہ حضرت عیسےٰؑ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰؐ کو نہیں مانتے ١٢

٣ یہودیوں کی تو گویا سرشت میں شرارت تھی، ایک مرتبہ حضرتؐ سے کہنے لگے کہ جس طرح توریت مختلف لوگوں کے نام سے اکبارگی نازل ہوئی ہے اسی طرح اگر قرآن ہم لوگوں کے نام سے نازل ہو اور وہ بھی اس طرح کہ ہم لوگ اس کو آتے ہوئے دیکھیں اور اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ تم پیغمبر ہو تو ہم البتہ ایمان لا سکتے ہیں، یہ سوال اگرچہ کچھ معقول تھا مگر چونکہ ان لوگوں کی ٢١ کٹ حجتی کے سوا کچھ اور منظور نہ ع ١١ تھا۔ اس وجہ سے خدا نے ایسے ١ منظور نہ کیا اور اپنے رسول کی تشفی کے واسطے فرمایا کہ تم گھبراؤ نہیں، موسیٰ سے تو اس سے کہیں زیادہ بے ڈھنگے سوالات کیے گئے تھے ١٢

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا
تو (تم اس کا خیال نہ کرو کیونکہ) یہ لوگ موسیٰ سے تو اس سے کہیں بڑھ (بڑھ) کے درخواست کر چکے ہیں چنانچہ کہنے لگے
اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھا دو تب ان کو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے لے ڈالا پھر (باوجودیکہ)
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
ان لوگوں کے پاس (توحید کی) واضح روشن دلیلیں آچکی تھیں اس کے بعد بھی ان لوگوں نے بچھڑے کو
فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾
(خدا) بنا لیا پھر ہم نے اس سے (بھی) طرح دی اور موسیٰ کو ہم نے صریحی غلبہ عطا کیا،
وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ
اور ہم نے ان کے صریحی عہد و پیمان کی وجہ سے ان کے (سر پر) کوہ طور کو لٹکا دیا اور ہم نے ان سے
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي
کہا کہ شہر کے (دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ہم نے (یہ بھی) کہا کہ تم
السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا
ہفتہ کے دن (ہمارے حکم سے) تجاوز له نہ کرنا اور ہم نے ان سے بہت مضبوط عہد (پیمان) لے لیا، پھر ان کے
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ
اپنے عہد توڑ ڈالنے اور احکام خدا سے انکار کرنے اور ناحق انبیاء کے قتل
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ
کرنے اور اترا کر یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں (یہ تو نہیں)
طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾
بلکہ خدا نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے،
وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾
اور (نیز) ان کے کافر ہونے اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے،
وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ
خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل ٢ه ہی کیا اور نہ سولی ہی دی مگر

له ان سب کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے۔ دیکھو پارہ اول، رکوع چھ و آٹھ ۱۲

٢ه یہ قصہ تفصیل سے پہلے گذر چکا ہے۔ دیکھو پارہ ۲، رکوع ۱۳ آیت ۵۴ ۱۲

شُبِّهَ لَهُمْ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي
ان کے لیے (ایک دوسرا شخص عیسیٰ کے) مشابہ کر دیا گیا، اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں یقیناً
شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ
وہ لوگ اس کے (حالات) کیطرف سے دھوکے میں (پڑے) ہیں ان کو اس (واقعہ) کی خبر ہی نہیں مگر
الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ
فقط اٹکل کے پیچھے پڑے ہیں اور عیسیٰ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ خدا نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ وَإِن مِّنْ أَهْلِ
اور خدا تو بڑا زبردست تدبیر والا ہے (اور جب عیسیٰ مہدیٔ موعود کے ظہور کے وقت آسمان سے اتریں گے تو) اہل
الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ
کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر ان کے مرنے کے قبل ایمان نہ لائے لہ اور خود
الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ
عیسیٰ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے، غرض یہودیوں کی (ان سب شرارتوں اور)
الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ
گناہ کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ صاف ستھری چیزیں جو ان کے لئے حلال کی گئی تھیں حرام کر دیں،
وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾ وَأَخْذِهِمُ
اور (نیز) ان کے خدا کی راہ سے بہت سے لوگوں کو روکنے اور باوجود ممانعت
الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ
سود کھا لینے اور ناحق زبردستی لوگوں کے مال کھانے کی وجہ سے
بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا
اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے واسطے ہم نے درد ناک عذاب
أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ
تیار کر رکھا ہے، لیکن (اے رسولؐ) ان میں سے جو لوگ علم (دین) میں بڑے مضبوط پایہ پر
الْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ
فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) (تم پر) نازل ہوئی ہے اور جو (کتاب) (تم سے پہلے)
مِن قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ
نازل ہوئی ہے (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور

لہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی موعودؑ ظہور کریں گے تو حضرت عیسےٰؑ آسمان سے اتریں گے اور دجّال قتل ہو جائیگا تو سب اہل کتاب حضرت عیسےٰؑ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے، اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائیں گے اور دینِ اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا اور حضرت عیسےٰؑ حضرت مہدیؑ کی متابعت کریں گے، اور دینِ محمدی کے مطابق عمل کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کر دنیا سے رحلت کریں گے اور مومنین ان کے جنازے کی نماز پڑھیں گے، یہ وہ زمانہ ہوگا کہ گائے، چیتا، بھیڑ، بھیڑیا، سب ایک گھاٹ کا پانی پئیں گے لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے، اور کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔ ١٢

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ

کو ہم عنقریب بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے (اے رسولؐ) ہم نے تمہارے پاس (بھی)

اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ

تو اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور (جس

اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ

طرح) ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب

وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ

و اولادِ یعقوب و عیسےٰ و ایوب و یونس و

هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ

ہارون و سلیمان کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور[1] عطا کی اور

رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا

(تم کو بھی ویسا ہی رسول مقرر کیا جس طرح اور) بہت سے رسول (بھیجے) جن کا حال ہم نے تم سے پہلے ہی بیان

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾

کر دیا اور بہت سے (ایسے) رسول (بھیجے) جنکا حال تم سے بیان نہیں کیا اور خدا نے موسیٰؑ سے (بہت سی) باتیں بھی کیں[2]

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

اور (ہم نے نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والوں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تاکہ پیغمبروں کے

عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

آنے کے بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اور خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے (یہ کفار

حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ

نہیں مانتے نہ مانیں) مگر خدا تو اس پر گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے خوب

اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

سمجھ بوجھ کر نازل کیا ہے (بلکہ اس کی گواہی تو) فرشتے تک دیتے ہیں، حالانکہ خدا گواہی

شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ

کے لئے کافی تھا، بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ سے

ع ۲۲ / ۱۰ / ۲

حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی

[1] زبور میں صرف حمد و ثنائے الٰہی ہیں احکام نہیں عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا، حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی کی یہ حالت تھی کہ آپ زبور لے کر صحرا میں چلے جاتے تھے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے اور ان کے پیچھے علمائے یہود اور ان کے پیچھے اور لوگ ان کے پیچھے جنات اور ان کے پیچھے صحرائی جانور کھڑے ہوتے اور پرندان کے سر پر صف باندھ کر سایہ کرتے اور جس وقت آپ زبور پڑھتے تو سب کے سب بے ہوش ہو جاتے، حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ خدا قیامت کے دن علیؑ کو جبریل کی قوت، آدمؑ کا نور، یوسفؑ کا جمال اور داؤدؑ کی آواز عطا فرمائے گا اور اہلِ بہشت کا خطیب بنائے گا کہ لوگ ان کی آواز سے بیہوش ہو جائیں گے۔ ۱۲

حضرت موسیٰؑ سے خدا کا کلام

[2] مگر نہ اس طرح کہ معاذ اللہ خدا کے منہ ہو اور وہ اس سے بولے بلکہ خدا کے بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اس بات کی قدرت ہے کہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے اور وہ بات کرنے لگے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت موسےٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر طور پر گئے اور ان کو پہاڑ کے نیچے کھڑا کر دیا اور خود پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا سے بات کرنے کی درخواست کی اور خدا نے درخت میں آواز پیدا کر کے ہر طرف پھیلا دیا کہ بنی اسرائیل نے آگے سے پیچھے سے، داہنے سے بائیں سے، اوپر سے نیچے سے، غرض ہر طرف سے آواز سنی۔ ۱۲

سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ
(لوگوں کو) روکا وہ راہِ راست سے بھٹک کے بہت دُور جا پڑے بے شک جن لوگوں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
نے کفر اختیار کیا اور (اُس پر) ظلم (بھی) کرتے رہے تو نہ خدا ان کو بخشے ہی گا اور
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
نہ انھیں کسی طریقہ کی ہدایت ہی کرے گا مگر ہاں جہنم کا راستہ (دکھادے گا)
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا
جس میں یہ لوگ ہمیشہ (پڑے) رہیں گے اور یہ تو خدا کے واسطے بہت ہی آسان بات ہے، اے
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ
لوگو! تمھارے پاس تمھارے پروردگار کیطرف سے رسول (محمدؐ) دینِ حق کے ساتھ آچکے
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي
پس ایمان لاؤ (یہی) تمھارے حق میں بہتر ہے اور اگر انکار کردو گے تو (سمجھ رکھو کہ)
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾
جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے،
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا
اے اہلِ کتاب اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان میں
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ
سچ کے سوا (کوئی دوسری بات) نہ کہو، مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے)
مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ
بس خدا کے ایک رسول اور اس کے ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریم کے پاس بھیج دیا تھا
رُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ
(کہ حاملہ ہو جا) اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے پس خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (تین خدا) کے
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ
قائل نہ ہو (تثلیث سے) باز رہو (اور) اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو اللہ تو بس یکتا معبود ہے
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
وہ اس (نقص) سے پاک پاکیزہ ہے کہ اس کا کوئی لڑکا ہو[۱] اسے لڑکے کی حاجت ہی کیا، جو کچھ آسمانوں میں

[۱] کیوں کہ جسمانی توالد وتناسل سے خدا کے لیے مجسّم ہونا لازم آتا ہے، اور یہ محال ہے، ورنہ وہ مکان اور سمت کا محتاج اور ممکن ہو جائے گا، اور حرکت وسکون سے خالی نہ ہوگا تو حادث ہوگا، یہی سب خرابیاں روحانی توالد وتناسل میں بھی ہیں اور اگر تعلیم واعجاز کی وجہ سے بیٹا کہتے ہیں، جیسے شاگرد کو روحانی بیٹا، اور استاد کو روحانی باپ تو حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہیں۔ ۱۲

الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۝۱۷۱ ع لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور خدا ہی کارسازی میں کافی ہے[1] نہ تو مسیح ہی خدا کا بندہ

الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰٓـئِكَةُ

ہونے سے ہرگز عار رکھ سکتے ہیں اور نہ (خدا کے) مقرب فرشتے

الۡمُقَرَّبُوۡنَ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ

اور (یاد رہے) جو شخص اس کے بندہ ہونے سے عار رکھے گا وہ شیخی کرے گا

فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ۝۱۷۲ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

تو عنقریب ہی خدا ان سب کو اپنی طرف اٹھالے گا (اور ہر ایک کو اس کے کام کی جزا سزا دیگا) پس جن لوگوں نے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ

ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے ہیں تو انھیں ان کا ثواب پورا (پورا) بھر دے گا بلکہ اپنے فضل و کرم سے (کچھ اور)

فَضۡلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَنۡكَفُوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا

زیادہ ہی دے گا اور جو لوگ (اس کا بندہ ہونے میں) عار سمجھتے تھے اور شیخی کرتے تھے انھیں تو دردناک

فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ

عذاب میں مبتلا کرے گا ، (اور لطف یہ ہے کہ) یہ لوگ خدا کے سوا

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۝۱۷۳ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اپنا سرپرست ہی پائیں گے نہ مددگار ، اے لوگو! اس میں تو شک

قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ

ہی نہیں کہ تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے (دین حق کی)[2] دلیل آچکی ہے اور ہم تمھارے پاس ایک

نُوۡرًا مُّبِيۡنًا ۝۱۷۴ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَاعۡتَصَمُوۡا

چمکتا ہوا نور نازل کرچکے ہیں ، پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اسی سے لگے لپٹے رہے تو

بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَفَضۡلٍ ۙ وَّ

خدا بھی انھیں عنقریب ہی اپنی رحمت و فضل (کے بے خزاں باغ) میں پہنچا دے گا اور

يَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۝۱۷۵ ؕ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ

انھیں اپنی حضوری کا سیدھا راستہ دکھا دے گا ، (اے رسولؐ) تم سے لوگ

قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِى الۡكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ

فتوے طلب کرتے ہیں تم کہہ دو کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تو تمھیں خود فتوے

۲۳ ع ۹ ۳

خدا کو اولاد کی ضرورت نہیں

[1] خدا نے سیدھے سادے لفظوں میں اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے پاک صاف ہونے کو اس طرح سمجھا دیا کہ اولاد اس لیے ہوتی ہے کہ باپ کو مدد پہنچائے اس میں باپ کا فائدہ ہے ، اور اولاد باپ کے ترکہ کی حق دار ہو ، یہ اولاد کا فائدہ ہے ، ان دونوں باتوں میں سے خدا کے ہاں کچھ بھی نہیں ، نہ اس کو مددگار کی ضرورت وہ تنہا کارساز ہے ، نہ اس کی سلطنت کا کوئی شریک و حقدار پھر اولاد ہو تو کاہے کو اور کیوں؟

[2] ایک صحیح حدیث میں ہے کہ برہان (دلیل) سے مراد حضرت رسولؐ ہیں اور نور مبین (چمکتا ہوا نور) سے علیؑ مراد ہیں۔ ۱۲

لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ

دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے کہ اس کے نہ کوئی لڑکا بالا لے ہو (نہ ماں باپ) اور اسکی (صرف)

وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ

ایک بہن ہو تو اس کا ترکہ آدھا ہوگا (اور اگر یہ بہن مرجائے) اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو (نہ ماں نہ باپ)

كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ

تو اس کا وارث بس یہی بھائی ہوگا اور اگر دو بہنیں (یا زیادہ) ہوں تو ان کو (بھائی کے) ترکہ سے

كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

دو تہائی ملے گا، اور اگر (کسی کے ورثہ) بھائی بہن دونوں (ملے جلے ہوں) تو مرد کو عورت کے

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ

حصہ کا دوگنا ملے گا، تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے خدا اپنے احکام بہت واضح کر کے

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٧٦

بیان فرماتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے واقف ہے،

(اٰیاتہا ۱۲۰) (۵) سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۲) (رکوعاتہا ۱۶)

سورۂ مائدہ ۲ (خوان) مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو بیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں اُس) خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ

اے ایمان دارو! (اپنے) اقراروں کو پورا کرو (دیکھو) تمہارے واسطے چوپائے

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى

جانور ان کے سوا جو تم کو پڑھ کر سنائے جائیں گے حلال کر دیئے گئے مگر جب تم حالت

الصَّيْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا

احرام میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھنا بے شک خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا

يُرِيْدُ ۝١ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ

ہے، اے ایماندارو! (دیکھو) نہ خدا کی نشانیوں کی بے توقیری ۳ کرو

اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا

اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی (جو نذر خدا کے لئے

ل یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی کچھ بھی نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں تب۔ ۱۲

ت اس سورہ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے، منجملہ ان کے بعض یہ ہیں۔ حلال و حرام جانوروں کی تفصیل، تکمیل دین کی خوش خبری۔ وضو کی ترکیب، تیمم کا طریقہ، عدل کا حکم قرض دینے کا ثواب، یہود و نصاریٰ کی بے وقوفی، بنی اسرائیل کا قصہ، ہابیل قابیل کا واقعہ، چور کی سزا، قصاص کا حکم۔ کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت علی کی ولیعہدی، واقعہ غدیر کا ذکر، مستحق لعنت پر لعنت، قسم کا کفارہ، شراب، جوا، پانسہ، کی مناہی، حالت حرام میں شکار کا گناہ، خوان کے اترنے کا قصہ، حضرت عیسیٰ کی معذرت وغیرہ وغیرہ ۱۲

ع ٦ ٢٤ ٤

ت حطم بن منذر کندی نے حضرت رسول ص کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں، آپ نے فرمایا خدا کی توحید اپنی نبوت، نماز اور زکوٰۃ کی۔ وہ بولا مشورہ کرلوں تو عرض کروں، غرض وہ چلا آیا اور ایمان نہ لایا، طرہ یہ کہ چلتے چلاتے کچھ صدقے کے اونٹ بھی لوٹتا گیا دوسرے سال حضرت عمرہ کیواسطے مکہ کو چلے جب وادی تنعیم میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حطم کندی انھیں اونٹوں کی گردنوں میں سہرے پٹے ڈال کر خانہ کعبہ کو جا رہا ہے، اصحاب نے چاہا کہ اُسے قتل کر کے اونٹوں کو چھین لیں، آپ نے منع کیا، اصحاب نے عرض کی ہم ایام جاہلیت میں ایسا اکثر کیا کرتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی

۱۲ ۱۲ ۱۲

الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ
نشان دے کر منیٰ میں لے جاتے ہیں) اور خانۂ کعبہ (کی طواف و زیارت) کا قصد کرنے والوں کو جو
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ
اپنے پروردگار کی خوشنودی اور فضل (وکرم) کے جویاہیں اور جب تم (احرام سے) فارغ ہو جاؤ تو
فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ
شکار کر سکتے ہو اور کسی قبیلہ کی یہ عداوت کہ تمھیں ان لوگوں نے خانۂ کعبہ میں جانے سے
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا
روکا تھا، اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور تمھارا تو فرض یہ ہے کہ نیکی
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ
اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسی کی
الْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
مدد نہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (کیوں کہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب والا ہے،
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ
(لوگو!) مرا ہوا جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس (جانور) پر (ذبح کے وقت)
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
خدا کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا اور چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا
(کنوئیں وغیرہ میں) گر کر مر جائے اور جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو
ذَكَّيْتُمْ ۫ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
مگر جسے تم (مرنے کے قبل) ذبح کر لو اور جو جانور بتوں (کے تھان) پر چڑھا کر ذبح کیا جائے اور
بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
جسے تم (پانسے) کے تیروں سے باہم حصہ بانٹو (غرض یہ سب چیزیں) (تم پر حرام کی گئیں یہ گناہ کی بات ہے، (مسلمانو)
مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ
اب تو کفار تمھارے دین سے (پھر جانے سے) مایوس ہو گئے تو تم ان سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھی سے ڈرو آج
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ
میں[1] نے تمھارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور

[1] جب حضرت رسولؐ آخری حج سے فارغ ہو کر مدینہ کو واپس چلے تو راستے میں ۱۸ ذی الحجہ کو غدیر خم میں تاکیداً یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور جو حکم ہم نے تمھارے پاس بھیجا ہے پہنچا دو، آپ نے فوراً لوگوں کو روکا اور مجمع کثیر کے سامنے ایک خطبۂ طولانی کے بعد حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ و انصر من نصرہ واخذل من خذلہ (میں جس کا حاکم ہوں اس کا علی حاکم ہے، خدایا جو اسے دوست رکھے اُسے دوست رکھ، اور جو اسے دشمن رکھے اُسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے، اس کی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اسے ذلیل کر) اس کے بعد لوگوں نے مبارکباد دی، چنانچہ حضرت عمر نے بھی کہا اے علی مبارک ہو کہ تم ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے حاکم ہوئے، دیکھو مشکوٰۃ، جب یہ سب ہو چکا تو حضرت جبرئیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۲، صفحہ ۲۰۹ سطر ۴ و ۵ مطبعہ مصر۔ ۱۲

رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ
تمھارے (اس) دین اسلام کو پسند کیا پس جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
(اور گناہ کیطرف مائل بھی نہ ہو اور کوئی چیز کھالے) تو خدا بیشک بڑا بخشنے والا مہربان
رَّحِيْمٌ ﴿٣﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ
ہے ، اے رسول تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کون (کون) چیزان پر حلال کی گئی ہے تو تم (ان سے) کہدو کہ
لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیے سدھار کھے ہیں اور جو (طریقے)
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ
خدا نے تمھیں بتائے ہیں ان میں سے کچھ تم نے ان جانوروں کو بھی سکھایا ہو تو یہ شکاری جانور جس شکار کو تمھارے
عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ
لیے پکڑ کر رکھیں اس کو (بے تامل) کھاؤ اور (جانور کو چھوڑتے وقت) خدا کا نام لے لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ
(کیونکہ) اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے ، آج تمام چیزیں تمھارے لیے
وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ
حلال کردی گئیں اور اہل کتاب کی (خشک چیزیں[۱]) گیہوں (وغیرہ) تمھارے لیے حلال ہیں اور تمھاری
حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ
خشک چیزیں گیہوں (وغیرہ) ان کے لیے حلال ہیں اور آزاد پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں میں کی
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
آزاد پاک دامن عورتیں جن کو تم میں سے پہلے کتاب دی جاچکی ہے جب تم ان کو ان کے مہر دیدو
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ
(اور) پاک دامنی کا ارادہ کرو نہ تو کھلم کھلا زنا کاری کا نہ چوری چھپے سے
اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
آشنائی کا اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا تو اس کا سب کیا (دھرا)
عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا
اکارت ہوگیا اور (لطف تو یہ ہے کہ) آخرت میں بھی وہی گھاٹے میں رہے گا - اے

ع ٥ ١ ٥

[۱] تاریخ واحادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ طعام سے مراد یہاں غلّے، میوے، خشک چیزیں ہیں، تر چیزیں مراد نہیں ہوسکتیں، کیوں کہ یہ لوگ یقینی مشرک ہیں اور مشرکین کی نجاست کو خدا کھلے لفظوں میں فرما چکا ہے کہ انما المشرکون نجسٌ اور اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح عرب کے مسلمان بھی بت پرستوں سے میل جول اور اہل کتاب سے اجنبیت کی وجہ سے عموماً کفار سے ہم پیالہ اور ہم نوالہ رہتے اور اہل کتاب سے پرہیز کرتے اور جو میوہ وغیرہ یہ لوگ باہر سے تجارت کے واسطے لاتے اُسے بھی نہ خریدتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سمجھا دیا کہ نجاست میں دونوں برابر ہیں مگر خشک چیزیں لینے میں اہل کتاب سے کچھ مضائقہ نہیں، جسطرح اور کفار سے کچھ حرج نہیں

۱۲ ۱۲ ۱۲

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا

ایمان دارو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو

وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا

لیا کرو اور اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں [۱] کا مسح

بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ

کرلیا کرو اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو

كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى

تم طہارت (غسل) کر لو اور (ہاں) اگر تم بیمار ہو یا سفر

سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

میں ہو، یا تم میں سے کسی کو پائخانہ نکل آئے یا عورتوں سے ہمبستری

النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

کی ہو اور تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک خاک سے تیمم کر لو (یعنی دونوں ہاتھ مار کر)

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ

اس سے اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا مسح کر لو (دیکھو تو خدا نے کیسی آسانی کر دی)

اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

خدا تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ

وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَ

کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گذار بن جاؤ، اور

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ

جو احسانات خدا نے تم پر کیے ہیں ان کو اور اس عہد (و پیمان) کو یاد کرو جس کا تم سے

وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

پکا اقرار لے چکا ہے جب تم نے یہ کہا تھا کہ ہم نے (احکام خدا کو) سنا اور (دل سے) مان لیا اور خدا سے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ڈرتے رہو کیونکہ اس میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ خدا دلوں کے اسرار سے بھی باخبر ہے، اے ایمان دارو! خدا

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ وَ لَا

(کی خوشنودی) کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لیے تیار رہو اور تمہیں

وضو کی ترکیب

تیمم کی ترکیب

انصاف کے ساتھ گواہی دو

[۱] امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہیے یا دھونا، قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس انس بن مالک عکرمہ شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے روایت کی ہے کہ مسح واجب ہے اور یہی شیعوں کا مذہب ہے اور اکثر علماء و مفسرین کا مذہب یہ ہے کہ دھونا واجب ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳، صفحہ ۳۸۰، سطر ۲۸ مطبوعہ مصر ۱۲ ۱۲

يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟
کسی قبیلے کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوادے کہ تم ناانصافی کرنے لگو (خبردار)
هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ
بلکہ تم (ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری سے بہت قریب ہے اور خدا سے ڈرو کیونکہ جو کچھ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
تم کرتے ہو (اچھا یا برا) خدا اسے ضرور جانتا ہے، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے
الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ
(اچھے) کام (بھی) کیے خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے (آخرت میں) مغفرت اور بڑا ثواب ہے اور جن
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٠
لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں،
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
اے ایماندارو! خدا نے جو احسانات لہ تم پر کیے ہیں ان کو یاد کرو (خصوصاً) جس وقت
هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ
ایک قبیلے نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا تو خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہونچنے
عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١ ع
سے روک رکھا اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے،
وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا نے بنی اسرائیل سے (بھی) ایمان کا عہد و پیمان لے لیا تھا اور ہم
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ
(خدا) نے ان میں کے بارہ سردار ٢ (ان پر) مقرر کیے اور خدا نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ میں تو یقیناً
اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ
تمہارے ساتھ ہوں اگر تم بھی پابندی سے نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور ہمارے پیغمبروں پر
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ
ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرتے رہو اور خدا (کی خوشنودی کے واسطے لوگوں کو) قرض حسنہ دیتے رہو تو
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
میں بھی تمہارے گناہ تم سے ضرور دور کردوں گا اور تم کو بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں پہونچاؤں گا

لہ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ غطفان کی لڑائی میں بنی ثعلبہ کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ لوگ اپنے سردار دعثور سمیت قلعہ میں جا ٹھہرے اور آپ اپنے اصحاب لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگا کر جا بیٹھے اور پسینہ سے تر شدہ کپڑوں کو خشک ہونے کے واسطے درخت پر ڈال دیا، عربوں کو یہ حالت دیکھ کر جرأت ہوئی اور دعثور ننگی تلوار لیے ہوئے حضرت کے قریب آ پہنچا اور بے ادبانہ کہنے لگا کہ اس وقت آپ کو میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے، آپ نے فرمایا خدا، اسی وقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور اس زور سے اس کے سینہ پر مارا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، آپ نے فوراً اس کی تلوار اٹھالی اور اس کے سر پر جا پہنچے اور فرمایا کہ اب تو بتا کہ تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے، وہ بولا بے شک آپ کو کوئی روک نہیں سکتا، آپ نے اس سے درگذر کی یہ دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہوجاؤ، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ع ٢ ٦ ٦

لہ٢ جس طرح بنی اسرائیل کے بارہ سردار تھے اسی طرح اس امت کے بھی بارہ سردار اور امام ہیں، چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم میں منقول ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہولیں گے دنیا قائم رہے گی، اور وہ بارہ امام ہیں۔ ۱۲

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
جن کے (درختوں) کے نیچے نہریں جاری ہیں، پھر تم میں سے جو شخص اس کے بعد بھی انکار کرے لہ تو یقیناً وہ
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ
راہِ راست سے بھٹک گیا، پس ہم نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر لعنت کی اور ان کے
جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ
دلوں کو (گویا) خود ہم نے سخت بنا دیا (کہ ہمارے) کلمات کو ان کے اصلی معنوں سے بدل کر دوسرے معانی
وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى
میں استعمال کرتے ہیں اور جن جن باتوں کی انھیں نصیحت کی گئی تھی انہیں سے ایک بڑا حصہ بھلا بیٹھے اور (اے رسولؐ) اب تو
خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ
تم ان میں چند آدمیوں کے سوا ایک ایک کی خیانت پر برابر مطلع ہوتے رہتے ہو تو تم ان کے (قصور) کو
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
معاف کر دو اور (ان سے) درگذر کرو کیونکہ خدا احسان کرنے والوں کو ضرور دوست رکھتا ہے، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ
اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا
ہم نصرانی ہیں ان سے (بھی) ہم نے (ایمان کا) عہد و پیمان لیا تھا مگر جن جن باتوں کی انھیں نصیحت کی گئی
بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ
ان میں سے ایک بڑا حصہ (رسالتِ محمدؐ) بھلا بیٹھے تو ہم نے بھی اس کی سزا میں (قیامت تک) ان میں باہم عداوت و
الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾
دشمنی کی بنیاد ڈال دی ۲ہ اور خدا انھیں بہت جلد (قیامت کے دن) بتا دیگا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے،
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا
اے اہلِ کتاب تمہارے پاس ہمارا پیغمبر (محمدؐ) آچکا جو کتاب (خدا) کی ان باتوں میں سے جنھیں
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ
تم چھپایا کرتے تھے بہتیری تو صاف صاف بیان کر دے گا اور بہتیری سے (عمداً) درگذر کریگا
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ
اور تمہارے پاس تو خدا کی طرف سے ایک (چمکتا ہوا) نور اور صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) آچکی جو لوگ
بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں ان کو تو اس کے ذریعہ سے راہِ نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے حکم سے (کفر کی)

لہ جب فرعون ڈوب مرا اور بنی اسرائیل کو مصر کی سلطنت ملی تو حکم ہوا کہ ارضِ مقدس میں قوم عمالقہ سے لڑو تو تم کو ایسے ہزار شہر مل جائیں گے کہ ہر ایک میں ایک ایک ہزار باغات ہیں، غرض حضرت موسیٰ نے بارہ قبیلوں میں سے ہر ایک قبیلے کے ایک شخص کو سردار بنا کر کوچ کیا، وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک شخص کی عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی جس کا تین ہزار تین سو تین گز کا قد تھا اور بر وایتے تین لاکھ تینتیس ہزار تینتیس گز کا اور ابر بھی اسکا سر و سینہ باہر نکلا رہتا ابر سے پانی نچوڑ کر استعمال کرتا سمندر سے مچھلی نکال کر آفتاب سے بھون لیتا، طوفانِ نوح کا پانی جو پہاڑوں سے بھی چار سو گز اونچا تھا اس کی پنڈلی تک آیا تھا اور اسکی عمر تین ہزار برس کی تھی، غرض جب اُسنے ان لوگوں کو دیکھا تو باوجود اس کے کہ یہ لوگ بھی ۶۰ گز کے تھے مگر ان کی پستیٔ قد پر اس کو سخت تعجب ہوا اور اس نے ان لوگوں کو اپنے دامن میں رکھ کر کمر میں باندھ لیا اور اپنی ماں کے پاس ڈال دیا، جس کا نام عوق تھا اور اس کی ایک ایک انگلی تیس تیس گز کی تھی اور کہنے لگا دیکھو یہ لوگ ہم سے لڑنے آئے ہیں، اس کی ماں نے کہا ان کو مار دو نہیں بلکہ چھوڑ دو کہ ہمارا حال اپنے لشکر سے بیان کریں اور ڈر کے مارے پاؤں پھر جائیں، جب یہ لوگ باغ میں گئے تو ایک ایک انار اتنا بڑا دیکھا کہ اس کے چھلکے میں پانچ آدمی سما سکیں، خلاصہ یہ کہ یہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور سارا قصہ چپکے سے بیان کر دیا، حضرت موسیٰؑ نے ان کو لڑنے کی ترغیب دی اور لشکر لیکر پہنچ گئے، جب عوج نے سنا تو پہاڑ کا ایک ٹکڑا اپنے سر پر لے کر سارے لشکر کو تباہ کر دینے کے ارادے سے چلا، خدا کی شان ایک جانور نے ہیرے کے ٹکڑے سے پتھر میں سوراخ کر دیا کہ وہ پتھر اس کے

عوج بن عوق کا قد

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱ پر)

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى
تاریکی سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے اور انھیں راہِ راست پر
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ
پہونچا دیتا ہے، جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ مریم کے بیٹے
هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ
مسیحؑ بس خدا ہیں وہ ضرور کافر ہوگئے (اے رسولؐ) ان سے پوچھو تو کہ بھلا اگر خدا
شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ
مریم کے بیٹے مسیحؑ اور اُن کی ماں کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو مار ڈالنا
وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
چاہے تو کون ایسا ہے جس کا خدا سے کچھ بھی زور چلے (اور روک دے) اور سارے آسمانوں
وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى
اور زمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کی سلطنت ہے جو چاہتا ہے
كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ
پیدا کرتا ہے اور خدا ہی تو ہر چیز پر قادر ہے، اور یہودی اور نصرانی تو کہتے ہیں کہ
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ
ہم ہی خدا کے لہ بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں (اے رسول اُن سے) تم کہو کہ (اگر ایسا ہے) تو پھر تمھیں تمھا
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ
گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمھارا یہ خیال لغو ہے) بلکہ تم بھی اسکی مخلوقات سے ایک بشر ہو، خدا
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا
جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا آسمان اور زمین اور جو کچھ
بَيْنَهُمَا ۫ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ
ان دونوں کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور اسکو (اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے) اے اہلِ کتاب جب
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ
پیغمبروں کی آمد میں بہت رکاوٹ ہوئی تو ہمارا رسول تمھارے پاس آیا جو احکامِ خدا کو صاف صاف بیان
تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ ؗ فَقَدْ جَآءَكُمْ
کرتا ہے تاکہ کہیں تم یہ کہہ بیٹھو کہ ہمارے پاس تو نہ کوئی خوشخبری دینے والا پیغمبر آیا نہ (عذابِ خدا سے) ڈرانے والا تو

(بقیہ صفحہ ١٥٠)
گلے کا طوق ہو گیا اور کسی طرح نہ نکل سکا حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر خوشی میں بڑھے اور اچھل کر ایک عصا مارا اور باوجودیکہ حضرت موسیٰ خود چالیس گز کے تھے، چالیس گز کا عصا تھا اور چالیس گز اچھلے اس پر اس کے ٹخنے تک پہنچے، غرض وہ گرا اور بنی اسرائیل نے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے ہر چند ہمت دلائی مگر بنی اسرائیل کی بزدلی نے آگے نہ بڑھنے دیا اور اپنے ملک کو واپس آئے اور ایک روایت میں ہے کہ تین ہزار برس تک دریائے نیل پر اسکے پاؤں کی ہڈی کا پل بنا رہا، واللہ اعلم بالصواب ١٢ ٢ یہ بھی قرآنِ مجید کی ایک اعلیٰ درجے کی پیشین گوئی ہے، جس کو تیرہ سو برس گذرنے پر بھی ہم اپنے زمانے میں پاتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ اہلِ یورپ کل عیسائی اور دنیا کی تمام اقوام پر غالب ہیں مگر انگلستان، فرانس، روس، اٹلی، امریکہ اور آسٹریا ہر ایک، ایک دوسرے کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ١٢

حاشیہ صفحہ ھذا

لہ یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ لن ترانیاں ہیں کہ ہم لوگوں کو جہنم کی آگ چند روزوں کے سوا چھوئے گی بھی نہیں کیوں کہ خدا نے حضرتِ یعقوب کو وحی کی تھی کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں، ان کو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھوں گا تاکہ آگ ان کے گناہوں کو جلا دے اور وہ پاک ہو جائیں، خدا نے اسکے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر تمھاری طرح طرح کی سزائیں کیوں ہوئیں۔ ١٢

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

کا کفارہ ہوجائے گا اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم

هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝٤٥ وَقَفَّيۡنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ

نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں، اور ہم نے انھیں پیغمبروں کے قدم بقدم مریم کے بیٹے

مَرۡيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ ص

عیسیٰ کو چلایا اور وہ اس کتاب توریت کی بھی تصدیق کرتے تھے جو ان کے سامنے (پہلے سے)

وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ فِيۡهِ هُدًى وَّنُوۡرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا

موجود تھی اور ہم نے ان کو انجیل (بھی) عطا کی جس میں (لوگوں کے لئے ہر طرح کی) ہدایت تھی اور نور (ایمان)

لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوۡعِظَةً

اور وہ اس کتاب توریت کی جو وقت نزول انجیل (پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنے والی اور پرہیزگاروں کی

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝٤٦ ؕ وَلۡيَحۡكُمۡ اَهۡلُ الۡاِنۡجِيۡلِ بِمَاۤ اَنۡزَلَ

ہدایت و نصیحت تھی، اور انجیل والوں (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے (اس میں) نازل کیا ہے اس کے

اللّٰهُ فِيۡهِ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

مطابق حکم کرنا چاہئے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی

هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝٤٧ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ

لوگ [1] بدکار ہیں، اور (اے رسولؐ) ہم نے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی جو کتاب (اس کے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا

پہلے سے) اس کے وقت میں موجود ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی نگہبان (بھی) ہے

عَلَيۡهِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ

تو جو کچھ تم پر خدا نے نازل کیا ہے اس کے مطابق تم بھی حکم دو، اور جو حق بات خدا کی طرف سے آچکی ہے

اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الۡحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ

اس سے کترا کے ان لوگوں کے خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کے واسطے (حسب مصلحت

شِرۡعَةً وَّمِنۡهَاجًا ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً

وقت) ایک ایک شریعت اور خاص طریقہ مقرر کردیا اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کے سب کو ایک ہی (شریعت

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ فَاسۡتَبِقُوا

کی) امت بنا دیتا مگر (مختلف شریعتوں سے) خدا کا مقصود یہ تھا کہ جو کچھ تمھیں دیا ہے اس میں تمھارا امتحان

[1] ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ لوگ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں۔ ع
خود اصلاحِ زباں کے مدعی پھر بدزباں کیوں ہو؟
۱۲ ۱۲ ۱۲

الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

کرلے پس تم نیکیوں میں لپک کے آگے بڑھ جاؤ اور (یقین جانو) کہ تم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝48 وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

تب (اسوقت) جن باتوں میں تم اختلاف کرتے وہ تمھیں بتا دیگا، اور (اے رسول ہم پھر کہتے ہیں کہ) جو احکام خدا نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ

نازل کئے ہیں تم اس کے مطابق فیصلہ کرو اور ان کی (بیجا) خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ تم ان سے بچے رہو

يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ

(ایسا نہو) کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے یہ لوگ تم کو بھٹکا دیں، پھر اگر یہ لوگ تمھارے حکم

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ

سے منہ موڑیں تو سمجھ لو کہ (گویا) خدا ہی کی مرضی ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے انھیں

ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝49

مصیبت میں پھنسادے اور اس میں تو شک نہیں کہ بہت سے لوگ بد چلن ہیں،

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ

کیا یہ لوگ (زمانۂ) جاہلیت[1] کے حکم کی (اب بھی) تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والے لوگوں کیواسطے

اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝50 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

حکم میں خدا سے بہتر کون ہوگا؛ اے ایمان دارو! یہودیوں اور

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ

نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ (کیوں کہ) یہ لوگ تمھارے مخالف ہیں (مگر)

اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ

باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور (یاد رہے کہ) تم میں سے جس نے ان کو اپنا سرپرست بنایا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝51 فَتَرَى الَّذِيْنَ

پھر وہ بھی انھیں لوگوں میں ہو گیا بیشک خدا ظالم لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا، تو (اے رسول) جن

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ

لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تم انھیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں

نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ

اور تم سے انکی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہو کہ انکے ملنے سے زمانے کی گردش میں مبتلا ہو جائیں تو

[1] چوں کہ عرب میں قرآن مجید سے قبل کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی، بلکہ سب سے پہلی آسمانی کتاب ان کے لئے قرآن ہی ہے اس لئے اسلام کے قبل کے زمانے کو زمانۂ جاہلیت کہتے ہیں۔
۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۷ ۱۱

كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ

دکھائے کہ اُسے اپنے بھائی کی لاش کیوں کر چھپانی چاہیئے (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا! اے

اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ

افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوّے کی برابری کرسکوں (بلا سے یہ بھی ہوتا) تو

اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ

اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا الغرض وہ (اپنی حرکت سے) بہت پچھتایا لہ اسی سبب سے تو ہم نے

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

بنی اسرائیل پر واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو نہ جان کے بدلے میں

بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ

نہ ملک میں فساد پھیلانے کی سزا میں (بلکہ ناحق) قتل کرڈالے گا تو گویا

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ

اُس نے سب لوگوں کو قتل کرڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلالیا تو گویا اس نے سب

جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ

لوگوں کو جلالیا اور (بنی اسرائیل) کے پاس تو ہمارے پیغمبر (کیسے کیسے) روشن معجزے لیکر

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

آچکے ہیں (مگر) پھر اس کے بعد بھی یقیناً ان میں سے بہت سے زمین میں زیادتیاں کرتے رہے

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑتے بھڑتے اور (احکام کو نہیں مانتے) اور فساد پھیلانے

يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ

کی غرض سے ملکوں (ملکوں) دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ (چن چن کر) یا تو

يُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ

مار ڈالے جائیں یا انھیں سُولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں ٢ ہیر پھیر کے (ایک طرف کا ہاتھ

خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ

دوسری طرف کا پاؤں) کاٹ ڈالے جائیں یا انھیں اپنے وطن کی (سرزمین سے) شہر بدر کردیا جائے یہ رسوائی تو

خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾

اُن کی دُنیا میں ہوئی اور پھر آخرت میں تو ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہی ہے

ع ٥

لہ قابیل تو نذر نامنظور ہونے کی وجہ سے جل ہی رہا تھا اور اس تاک میں تھا، کہ ہابیل کو قتل کرے آخر جب حضرت آدم حج کی غرض سے مکہ گئے تو اس کو موقع ملا، ہابیل ایک دن جنگل میں سو رہے تھے کہ اس نے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے ان کا سر کچل دیا، مارنے کو تو مارا مگر چوں کہ یہ دنیا میں پہلی موت تھی اس وجہ سے اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیونکر چھپائے، آخر اسے مدتوں لادے لادے پھرا یہاں تک کہ اس میں سے بدبو آنے لگی اور درندوں نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا، اس وقت خدا نے دو کوّے بھیجے اور ایک کوّے نے دوسرے کوّے کو مار ڈالا پھر اس نے اپنی چونچ سے گڑھا کھود کر دفن کیا، تب قابیل نے بھی ایسا ہی کیا جب حضرت آدم کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی، اسی وجہ سے اس کے بعد سے اب تک زمین خون نہیں چوستی، غرض حضرت آدم تو گریہ وزاری میں مصروف ہوئے، آخر خدا نے ان کا نعم البدل حضرت شیث کو عطا کیا، اور یوں نکا دل ٹھنڈا ہوا اور قابیل راندۂ درگاہ ہوا، اور لعنت کا مارا عدن پہنچا اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست بنا اور دُنیا بھر کی بُری باتوں میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ سخت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا اور جب طوفانِ نوح آیا تو اس کی تمام اولاد کا خاتمہ ہو گیا اور صرف حضرت شیث کی اولاد دنیا میں باقی رہی۔ ۱۲۔

٢ہ ہجرت کے چھٹے سال بنی عتبہ کے کچھ لوگ بیمار ہو کر حضرتؐ کے پاس آئے آپ نے حکم دیا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو، جب تمہیں صحت ہو گی تو لشکر میں بھیجدیا جائیگا،

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ
مگر (ہاں) جن لوگوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ توبہ کرلی تو ان کا گناہ بخشدیا
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
جائے گا کیوں کہ (سمجھ لو کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اے ایمان دارو! خدا سے ڈرتے
اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا
رہو اور اس کے (تقرب کے) ذریعے[1] کی جستجو میں رہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو
فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے کفر اختیار
لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
کیا اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ (مال خزانہ) ہے (وہ) سب بلکہ اتنا اور بھی
لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ
اس کے ساتھ ہو کہ روز قیامت کے عذاب کا اسے معاوضہ دیدیں (اور خود بچ جائیں) تب
مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا
بھی (ان کا یہ معاوضہ قبول نہ کیا جائیگا اور انکے لیے دردناک عذاب ہے وہ لوگ تو چاہیں گے کہ کسی طرح
مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ
جہنم کی آگ سے نکل بھاگیں مگر وہاں سے تو وہ نکل ہی نہیں سکتے اور ان کے لیے
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا
تو دائمی عذاب ہے، اور چور خواہ مرد ہو یا عورت تم اُن کے
اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ
کرتوت کی سزا میں ان کا (داہنا) ہاتھ کاٹ[2] ڈالو یہ (انکی سزا) خدا کیطرف سے ہے اور خدا
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ
(تو) بڑا زبردست حکمت والا ہے، ہاں جو اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اپنے چال چلن درست
فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾
کرلے تو بیشک خدا بھی اسکی توبہ قبول کرلیتا ہے کیوں کہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے،
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
(اے شخص) کیا تو نہیں جانتا کہ سارے آسمان و زمین پر خدا کی حکومت ہے،

ع ۵ ۸ ۹

بقیہ صفحہ ۱۵۴)
ان لوگوں نے آب و ہوا کی ناموافقت کا عذر کرکے رخصت ہونا چاہا، آپنے ان کو جہاں صدقے کے اونٹ چرائی پر تھے بھیج دیا، یہ لوگ دوا میں اونٹوں کا پیشاب اور غذا میں اونٹوں کا دودھ پیا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب بھلے چنگے ہوئے تو اونٹوں کے نگہبانوں میں سے تین آدمیوں کو بری طرح مار کر سب اونٹ ہنکا کر لے گئے، جب یہ خبر حضرتؐ تک پہنچی تو حضرت علیؑ کو چند آدمیوں کے ساتھ تعاقب کو بھیجا، وہ لوگ جنگل میں جا چھپے آخر حضرت علیؑ نے انہیں گرفتار کیا اور آپکے سامنے لائے، ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ھذا

[1] ذریعہ سے مراد خدا کی رضامندی اور اس کی نازل کی ہوئی بلا پر صبر کرنا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ ذریعہ سے مراد ائمہ اہلبیت ہیں اور یہی قرین قیاس ہے۔ ۱۲

[2] اگر چوتھائی دینار سے کم کی چوری ہو تو حسب تجویز حاکم شریعت کوئی دوسری سزا ہوگی، اور اگر اس سے زیادہ ہو تو داہنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے معاف کردے اور خدا تو ہر چیز
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
پر قادر ہے ، اے رسولؐ جو لوگ کفر کی طرف لپک کے چلے جاتے ہیں
يُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
تم ان کا غم نہ کھاؤ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے منہ سے (بے تکلف) کہہ دیتے
بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ
ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل بے ایمان ہیں ، اور بعض یہودی ایسے ہیں کہ
هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ
(جاسوسی کی غرض سے) جھوٹی باتیں بہت (شوق سے) سنتے ہیں تاکہ کفار کے دوسرے گروہ کو جو ابھی
لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ
تک تمہارے پاس نہیں آئے ہیں سنائیں یہ لوگ (توریت کے) الفاظ کی ان کے اصلی معانی (معلوم
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
ہونے) کے بعد بھی تحریف کرتے ہیں (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ یہ توریت کا حکم ہے) اگر محمدؐ کی طرف سے بھی
فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ
تمہیں یہی حکم دیا جائے تو اس کو مان لینا اور اگر یہ حکم تم کو نہ دیا جائے تو اس سے الگ ہی رہنا اور اے رسولؐ جس کو خدا خراب
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ
کرنا چاہتا ہو تو اس کے واسطے خدا سے تمہارا کچھ زور نہیں چل سکتا ، یہ لوگ تو وہی ہیں جن کے دلوں کو خدا نے
يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِی
(گناہوں سے) پاک کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا (بلکہ) ان کے لیے تو دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ
بھی ان کے لیے بڑا (بھاری) عذاب ہوگا ، یہ (کمبخت) جھوٹی باتوں کے بڑے (شوق سے) سننے والے
لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ
اور بڑے ہی حرام خور ہیں تو اے رسولؐ (اگر یہ لوگ تمہارے پاس (کوئی معاملہ لے کر) آئیں تو (تم کو اختیار ہے)
عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ؕ
خواہ ان کے درمیان فیصلہ کر دو یا ان سے کنارہ کشی کرو اور اگر تم ان سے کنارہ کش ہو گئے تو (کچھ خیال نہ کرو) یہ لوگ تمہارا ہرگز کچھ بگاڑ نہیں سکتے

یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ

ؒ خیبر کے یہودیوں میں سے دو شخصوں نے زنا محصنہ کیا، مگر چونکہ یہ دونوں مال دار تھے اور علمائے یہود کو ان کی رعایت کرنا منظور تھی اور اگرچہ توریت میں زنا محصنہ کی یہی سزا تھی، مگر ان لوگوں نے سنگسار نہ کیا اور اس فکر میں ہوئے کہ اگر اہل اسلام کے یہاں کوئی ہلکی سی سزا ہو تو مان لینا چاہیے - اس کی ٹوہ لگانے کے واسطے بنی نضیر اور بنی قریظہ جن سے مسلمانوں سے صلح تھی سلسلہ جنبانی کی اور وہ دونوں زانی وزانیہ مدینے میں آ پہنچے غرض جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے بھی سنگ ساری کا حکم دیا۔ یہ سن کر وہ لوگ گھبرائے یہاں تک کہ وہ بولے کہ یہ حکم توریت کا نہیں ہے - آخر ابن صوریا جو ان کے یہاں کا بہت بڑا عالم تھا ثالث قرار پایا۔ جب وہ آیا اور حضرتؐ نے اس سے قسم دے کر پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ توریت کا یہی حکم ہے ، جو آپ نے فرمایا ہے ، غرض وہ دونو سنگسار کئے گئے اور علمائے یہود کی کچھ پیش نہ گئی ، ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے -
۱۲ ۱۲ ۱۲

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور اگر ان میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو کیوں کہ خدا انصاف کرنے والوں
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۴۲ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ
کو دوست رکھتا ہے، اور جب خود ان کے پاس تورات ہے اور اس میں خدا کا حکم
التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ
(موجود) ہے تو پھر تمہارے پاس فیصلہ کرانے کیوں آتے ہیں (اور لطف تو یہ ہے) کہ اس کے بعد پھر (تمہارے حکم
ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۳ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَا
سے) پھر جاتے ہیں اور (سچ تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ایماندار ہی نہیں ہیں، بے شک ہم نے تورات نازل
التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ
کی جس میں (لوگوں کی) ہدایت اور نور (ایمان ہے) اسی کے مطابق خدا کے فرمانبردار بندے
الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ
(انبیائے بنی اسرائیل) یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور اللہ والے اور علماء (یہود) کتاب خدا سے
الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا
(حکم دیتے تھے) جس کے وہ محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اس کے گواہ بھی
عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ
تھے، پس (اے مسلمانو!) تم لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو (بلکہ) مجھ ہی سے ڈرو
وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
اور میری آیتوں کے بدلے میں (دنیا کی دولت جو درحقیقت بہت تھوڑی قیمت ہے) نہ لو اور (سمجھ لو) جو شخص
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴ وَكَتَبْنَا
خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے
عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ
تورات میں یہودیوں پر یہ (حکم) فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ
وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ
اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے
بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ
بدلے دانت اور زخم کے بدلے (ویسا ہی) برابر کا بدلہ (زخم) ہے پھر جو (مظلوم ظالم کی خطا معاف کر دے تو اسکے گناہوں

ع ٦ (٩) ١٠

[1] جابر نے حضرت رسول[ص] سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی بندہ تین کام کرے تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا، اور حور العین اس کی زوجہ ہوگی، اپنے قرض کو جو کسی کے ذمہ ہو معاف کردے۔ قاتل[2] سے درگذر کرے۔ بعد[3] ہر فرض کے دس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ ۱۲

قصاص کا حکم

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
کا کفّارہ ہو جائے گا اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ
نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں، اور ہم نے انھیں پیغمبروں کے قدم بقدم مریم کے بیٹے
مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪
عیسیٰ کو چلایا اور وہ اس کتاب توریت کی بھی تصدیق کرتے تھے جو ان کے سامنے (پہلے سے)
وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا
موجود تھی اور ہم نے ان کو انجیل (بھی) عطا کی جس میں (لوگوں کے لئے ہر طرح کی) ہدایت تھی اور نور (ایمان)
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً
اور وہ اس کتاب توریت کی جو وقت نزول انجیل (پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنے والی اور پرہیزگاروں کی
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۶ؕ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ
ہدایت و نصیحت تھی، اور انجیل والوں (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے (اس میں) نازل کیا ہے اس کے
اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
مطابق حکم کرنا چاہئے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
لوگ [1] بدکار ہیں، اور (اے رسولؐ) ہم نے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی جو کتاب (اس کے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا
پہلے سے) اس کے وقت میں موجود ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی نگہبان (بھی) ہے
عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
تو جو کچھ تم پر خدا نے نازل کیا ہے اس کے مطابق تم بھی حکم دو، اور جو حق بات خدا کی طرف سے آچکی ہے
اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ
اس سے کترا کے ان لوگوں کے خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کے واسطے (حسب مصلحت
شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً
وقت) ایک ایک شریعت اور خاص طریقہ مقرر کر دیا اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کے سب کو ایک ہی (شریعت
وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا
کی) امت بنا دیتا مگر (مختلف شریعتوں سے) خدا کا مقصود یہ تھا کہ جو کچھ تمھیں دیا ہے اس میں تمھارا امتحان

[1] ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اِس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ لوگ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں۔ ع خود اصلاحِ زباں کے مدعی پھر بدزباں کیوں ہو؟ ۱۲ ۱۲ ۱۲

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

کرلے بس تم نیکیوں میں لپک کے آگے بڑھ جاؤ اور (یقین جانو) کہ تم سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

تب (اسوقت) جن باتوں میں تم اختلاف کرتے وہ تمھیں بتادیگا، اور اے رسول ہم پھر کہتے ہیں کہ) جو احکام خدا نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ

نازل کئے ہیں تم اس کے مطابق فیصلہ کرو اور ان کی (بیجا) خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ تم ان سے بچے رہو

يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

(ایسا نہو) کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے یہ لوگ تم کو بھٹکا دیں، پھر اگر یہ لوگ تمھارے حکم

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ

سے منہ موڑیں تو سمجھ لو کہ (گویا) خدا ہی کی مرضی ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے انھیں

ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

مصیبت میں پھنسا دے اور اس میں تو شک نہیں کہ بہت سے لوگ بد چلن ہیں،

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ

کیا یہ لوگ (زمانۂ جاہلیت[1] کے حکم کی (تم سے بھی) تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والے لوگوں کیواسطے

اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

حکم میں خدا سے بہتر کون ہوگا، اے ایمان دارو! یہودیوں اور

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔۘ بَعْضُهُمْ

نصرانیوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ (کیوں کہ) یہ لوگ تمھارے مخالف ہیں (مگر)

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ

باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور (یاد رہے کہ) تم میں سے جس نے ان کو اپنا سرپرست بنایا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ

پھر وہ بھی انھیں لوگوں میں ہو گیا بیشک خدا ظالم لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا، تو (اے رسول) جن

فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ

لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تم انھیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں

نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ

اور تم سے اسکی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہو کہ انکے نہ ملنے سے زمانے کی گردش میں مبتلا ہو جائیں تو

[1] چوں کہ عرب میں قرآن مجید سے قبل کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی، بلکہ سب سے پہلی آسمانی کتاب ان کے لئے قرآن ہی ہے اس لئے اسلام کے قبل کے زمانے کو زمانۂ جاہلیت کہتے ہیں۔

ع ٧ / ١١

وقف منزل
وقف غفران
وقف لازم

بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ
عنقریب ہی خدا مسلمانوں کی فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کر دیگا، تب یہ لوگ اس بدگمانی پر جو اپنے جی میں
اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
چھپاتے تھے شرمائیں گے اور مومنین (جب ان پر نفاق ظاہر ہو جائیگا تو) کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو
اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
سخت سے سخت قسمیں کھا کر (ہم سے) کہتے تھے کہ ہم ضرور تمھارے ساتھ ہیں ان کا سارا
لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾
کیا دھرا اکارت گیا اور سخت گھاٹے میں آگئے،
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
اے ایمان دارو! تم میں سے [1] جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو کچھ پروا نہیں (پھر جائے)
فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ
عنقریب ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر کردے گا جنھیں خدا دوست رکھتا ہوگا اور وہ اس کو دوست
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ
رکھتے ہوں گے ایمان داروں کے ساتھ منکسر (اور) کافروں کے ساتھ کڑے خدا کی راہ میں جہاد
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ
کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پروا نہ کریں گے، یہ خدا کا
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾
فضل (وکرم) ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے (اے
اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
ایماندارو![2]) تمھارے مالک سرپرست تو بس یہی ہیں، خدا اور اس کا رسولؐ اور وہ مومنین جو پابندی
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾
سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں،
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ
اور جس شخص نے خدا اور رسول اور (انھیں) ایمان داروں کو اپنا سرپرست بنایا تو
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
(خدا کے لشکر میں آگیا) اور اسمیں تو شک نہیں کہ خدا ہی کا لشکر در رہتا ہے، اے ایمان دارو! جن لوگوں (یہود و

[1] اگرچہ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے اور بعض اقوال کے موافق حضرت علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے، لیکن غور سے دیکھا جائے تو جو صفات خداوند عالم نے اس آیت میں بیان کیے ہیں اس کا سچا مصداق آپکے سوا اصحاب رسولؐ میں دوسرا نہیں ہو سکتا اسی وجہ جناب رسالتمآبؐ نے جب قلعۂ خیبر کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور محاصرہ کو اٹھارہ روز گذر چکے تھے، شیخین شکست کھا کر لوٹ آئے تھے اور حضرت علیؑ کو سردار بنا کر بھیجا تب فتح ہوا تو اس وقت جو الفاظ آپنے حضرتِ علیؑ کے حق میں ارشاد فرمائے تھے وہ اس آیت کی تفسیر ہیں اور صاحب ما ینطق عن الھویٰ نے اسی آیت کو ذرا سا تغیر دے کر دوسرے لفظوں میں فرمادیا گویا مقصود یہ تھا، محض خدا ہی نے گواہی نہ دی بلکہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اور حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ لاعطین الرایۃ غدًا رجلاً کرارًا غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علیٰ یدیہا میں اپنے لشکر کا علم کل اس شخص کو دوں گا جو حملہ کنندہ ہوگا اور بھاگنے والا نہ ہوگا، خدا اور رسولؐ کا وہ دوست دار اور خدا اور رسولؐ اس کے دوست دار اور اس کے ہاتھ پر خدا اس قلعہ کو فتح کرے گا، اور اگرچہ اس تمنا میں بہت لوگ تھے مگر آپنے حضرت علی ہی کو علم دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

[2] یہ آیت باتفاق مفسرین شیعہ سنی موافق و مخالف حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس سے تصریحی طور پر حضرت علیؑ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲

تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ

نصاریٰ) کو تم سے پہلے کتاب (خدا توریت و انجیل) دی جا چکی ہے ان میں سے جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

اور اگر تم سچے ایمان دار ہو تو خدا ہی سے ڈرتے رہو ، اور (ان کی شرارت یہاں تک پہنچی کہ)

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

جب تم (اذان دے کر ، نماز کے واسطے (لوگوں کو) بلاتے ہو تو یہ لوگ نماز کو ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ

قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ

یہ لوگ بالکل بے عقل ہیں، اور کچھ نہیں [1] سمجھتے ، (اے رسول) اہل کتاب سے کہو کہ آخر تم ہم میں سوا اسکے

تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

اور کیا عیب [2] لگا سکتے ہو کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہمارے پاس بھیجی گئی ہے ایمان لائے

وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر بدکار ہیں (اے

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ

رسول) تم کہہ دو کہ میں تمہیں خدا کے نزدیک سزا میں اس سے کہیں بدتر عیب

اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ

بتا دوں (اچھا لو سنو) جس پر خدا نے لعنت کی ہو اور اس پر غضب ڈھایا ہو اور ان میں سے کسی

مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ

کو (مسخ کر کے) بندر اور (کسی کو) سور بنا دیا ہو اور اس نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان کی

اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾

پرستش کی ہو پس یہ لوگ درجے میں کہیں بدتر اور راہ راست سے بھٹک کے سب سے زیادہ دور جا پہنچے ہیں

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ

اور (مسلمانو) جب یہ لوگ تمہارے پاس آ جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ کفر ہی کو ساتھ

وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا

لے کر آئے تھے اور پھر نکلے بھی تو ساتھ لیے ہوئے اور (جو) نفاق) وہ چھپائے ہوئے تھے خدا اسے خوب

[1] مدینہ کا ایک نصرانی اذان میں جب اشھد ان محمدا رسول اللہ کو سنتا تو بے ساختہ بول اٹھتا، خدا جھوٹے کو جلا کر خاک کرے، ایک دن اُس کا خادم بضرورت آگ لایا اور یہ نصرانی اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ پڑا سو رہا تھا، اتفاقاً ایک چنگاری اُڑ کر چھت پر جا پہنچی اور سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا اور وہ نصرانی بھی مع لڑکے بالوں کے فی النار ہوا۔ ۱۲

[2] ایک مرتبہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع چند یہودیوں کو ساتھ لے کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں آئے اور پوچھنے لگے کہ پیغمبران ماسلف میں سے کس پر آپ ایمان رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا، میں خدا اور قرآن اور جو کتابیں حضرت ابراہیم و اسحاق و موسیٰ و عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں، یہودیوں نے جونہی حضرت عیسے کا نام سنا آپ کی نبوت سے انکار کر بیٹھے اور بولے، ہمارے خیال میں تمہارے دین سے کوئی دین بدتر نہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِی
جانتا ہے (اے رسولؐ) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی اور
الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا
حرام خوری کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقیناً
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ
بہت ہی برا ہے، ان کو اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے اور
الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
حرام خوری سے کیوں نہیں روکتے جو (درگذرا) یہ لوگ کرتے رہے
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ
یقیناً بہت ہی بری ہے لہ، اور یہودی کہنے لگے کہ خدا کا ہاتھ
اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ
بندھا ہوا ہے ؎۲ (بخیل ہوگیا) انھیں کے ہاتھ باندھ دئے جائیں اور ان کے (اس)
بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ
کہنے پر (خدا کی) پھٹکار (بر سے خدا کا ہاتھ بندھنے کیوں لگا) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں،
لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور (جو کتاب) تمھارے پاس نازل کی گئی ہے (انکار شک و حسد) ان میں
طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ
سے بہتیروں کی کفر و سرکشی کو بڑھا دے گا اور گویا ہم نے خود ان کے آپس میں روز قیامت تک عداوت
الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا
اور کینے کی بنیاد ڈال دی، جب یہ لوگ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں
لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ
تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے اور روئے زمین میں فساد پھیلانے کے لیے دوڑتے
وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ
پھرتے ہیں اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا، اور اگر اہل کتاب ایمان
الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ
لاتے اور (ہرکسم) ڈرتے تو ہم ضرور ان کے گناہوں سے درگذر کرتے اور

وقف لازم

لہ حضرت شعیب پر وحی نازل ہوئی کہ میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں کو جن میں سے چالیس ہزار بد ہیں اور ساٹھ ہزار نیک عذاب نازل کروں گا، آپ نے عرض کی خداوندا بد تو خیر مگر نیکوں پر بھی عذاب ہوگا، حکم ہوا شعیب چونکہ ان لوگوں نے بدوں کی طرف سے غفلت کی نہ میری متابعت میں ان پر غصہ کیا نہ اُن سے نفرت کی نہ ان کو نصیحت کی بلکہ اُن کے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے اس وجہ سے اُن کو اور جسارت ہوئی ۱۲۔
؎۲ کچھ یہودی ہجرت کے قبل مالدار تھے اور بعد ہجرت کے چونکہ وہ لوگ مارے حسد کے ایمان نہ لائے تو خدا نے بھی ان کے مال سے برکت اٹھالی تو وہ لوگ لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے اور کھسیانے ہو کر کہتے کہ خدا بخیل ہو گیا ہے ۱۲۔

لَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اَقَامُوا

ان کو نعمت و آرام (بہشت) کے باغوں میں پہنچا دیتے، اور اگر یہ لوگ توریت اور انجیل

التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ

اور جو (صحیفے) ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیے گئے تھے (ان کے

لَاَكَلُوۡا مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَمِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ ؕ مِنۡهُمۡ

احکام کو) قائم رکھتے تو ضرور (ان کے اوپر بھی (رزق برس پڑتا) اور پاؤں کے نیچے سے بھی (اُبل آتا

اُمَّةٌ مُّقۡتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾ ع

اور یہ خوب چین سے) کھاتے انہیں سے کچھ لوگ تو اعتدال پر ہیں (مگر) ان میں کے بہتیرے جو کچھ کرتے ہیں برا ہی کرتے ہیں

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَ

اے[1] رسول جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے

اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ

پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور (تم ڈرو

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۷﴾

نہیں) خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اے اہل کتاب جب تک تم توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) تمہارے پروردگار

التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ

کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں ان کے (احکام) کو قائم نہ رکھو گے اس وقت تک تمہارا مذہب کچھ بھی نہیں

وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ

اور (اے رسول) جو کتاب تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بھیجی گئی ہے (اس کا

طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا ۚ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۸﴾

رشک و حسد) ان میں سے بہتیروں کی سرکشی اور کفر کو اور بڑھا دے گا تو تم کافروں کے گروہ پر افسوس نہ کرنا

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـُٔوۡنَ وَ

اس میں[2] تو شک ہی نہیں کہ مسلمان ہوں یا یہودی، حکیمانہ خیال کے پابند ہوں خواہ نصرانی

النَّصٰرٰى مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ

(غرض کچھ بھی ہوں) جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے اور اچھے (اچھے)

---

[1] ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی اسی وجہ سے ابن معتمد سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانہ میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمك من الناس اے رسول جو حکم اس بات کا کہ علیؑ تمام مومنین کے حاکم ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا) دیکھو تفسیر درمنثور جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ سطر ۸ مطبوعہ مصر سچ یوں ہے کہ جناب رسالتمآب ایک عرصہ سے چاہتے تھے کہ علی ابن ابیطالبؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کردیں مگر اپنے کچھ ساتھیوں کی مخالفت کی وجہ سے اس پر اقدام نہ کرتے تھے، آخر خدا نے آخری حج کے بعد راستے میں یہ تاکیدی حکم نازل کیا تب تو حضرت مجبور ہو گئے اور ایک مقام پر جس کا نام غدیر خم تھا ایک لاکھ آدمیوں کے سامنے اپنا خلیفہ نامزد کیا، اور پھر لوگوں نے حضرت علی کو ان کی خلافت ولایت کی مبارکباد دی، شعرا نے قصیدے نذر کیے، چنانچہ حسان کا یہ شعر مشہور ہے فقال له قم یا علی فاننی : رضیتك من بعدی اماما وهادیا : بعض لوگوں کو یہ ولیعہدی کی خبر سن کر رنج ہوا اور رسولؐ کے پاس مباحثہ کرنے کو آئے اور آخر ان پر بجلی گری اور فی النار ہوئے اور خدا نے بھی اس کی خبر قرآن مجید میں دے دی سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۹ ع ۱۰ ۱۳

[2] (حاشیہ صفحہ ۱۶۴ پر)

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾
کام کرے گا اُن پر البتہ نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ آزردہ خاطر ہوں گے،
لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ
ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لے لیا تھا اور ان کے پاس بہت رسول بھی بھیجے تھے،
اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
(اس پر) بھی جب ان کے پاس کوئی رسول ان کی مرضی کے خلاف حکم لے کر آیا تو ان (کمبخت)
اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ
لوگوں نے کسی کو جھٹلا دیا اور کسی کو قتل ہی کر ڈالا، اور
حَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ
سمجھ لیا کہ (اس میں ہمارے لیے) کوئی خرابی نہ ہوگی پس (گویا) وہ لوگ (امر حق سے) اندھے اور بہرے بن گئے
تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ
(مگر باوجود اس کے جب ان لوگوں نے توبہ کی) تو پھر خدا نے ان کی توبہ قبول کرلی (مگر پھر اس پر بھی) انہیں سے
وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ
بہتیرے اندھے اور بہرے بن گئے اور جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ تو دیکھ رہا ہے، جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَ قَالَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا ہیں وہ سب کافر ہیں حالاں کہ مسیح نے خود یوں کہہ دیا
الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ
تھا کہ اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور تمھارا پالنے والا
رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
ہے کیوں کہ (یاد رکھو) جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر دیا
الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾
ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں،
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَ
جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ خدا تین میں کا (تیسرا) ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے
مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا
(یاد رکھو کہ) خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (خدا کے بارے میں) یہ لوگ جو کچھ بکا

(بقیہ صفحہ ١٦٣)
۵ یہ آیت بینہ سورۂ بقر میں گذر چکی ہے، وہاں اس کی تفصیل و تفسیر بھی بیان ہو چکی ہے۔ دیکھو پارۂ اول، آیت ٦١ سورۂ بقر۔ ١٢

وقف غفران

يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

کرتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو (سمجھ رکھیں کہ) جو لوگ اس میں سے (کافر) کافر رہ گئے ان پر ضرور

اَلِیْمٌ ۝٧٣ اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰهِ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ

دردناک عذاب نازل ہوگا، تو یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ کیوں نہیں کرتے اور اپنے (تقصیروں کی) معافی

اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٧٤ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ

کیوں نہیں مانگتے حالانکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، مریم کے بیٹے مسیح تو بس ایک رسول ہیں

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ

ان کے قبل (اور بھی) بہتیرے رسول گذر چکے ہیں اور ان کی ماں بھی خدا کی (ایک سچی بندی تھیں

كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ

(اور آدمیوں کی طرح) یہ دونوں (کے دونوں بھی) کھانا کھاتے تھے (اے رسول) غور تو کرو کہ ہم اپنے احکام ان سے

الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۝٧٥ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ

کیسا صاف صاف بیان کرتے ہیں پھر دیکھو تو کہ (اس پر بھی الٹے) یہ لوگ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں (اے رسول تم) کہدو کہ کیا تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ

خدا (جیسے قادر و توانا) کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو جس کو نہ تو نقصان ہی کا اختیار ہے اور نہ نفع

وَ اللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝٧٦ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

اور خدا تو (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے، (اے رسول) تم کہو کہ اے اہل

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ

کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں (اپنے بزرگوں کی) نفسانی خواہشوں پر

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا

چلو جو پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے اور (اپنے ساتھ اور بھی) بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا اور راہ راست

عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝٧٧ ع لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ

۱۰ ع ۱۱ ۱۴

سے دور بھٹک گئے، بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی ابْنِ

داؤد اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت[1] کی گئی یہ (لعنت ان پر پڑی) تو صرف

مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝٧٨ كَانُوْا

اس وجہ سے کہ (ایک تو) ان لوگوں نے نافرمانی کی اور پھر ہر معاملہ میں) حد سے بڑھ جاتے تھے اور کسی

[1] بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا، ان پر حضرت داؤد نے لعنت کی اور وہ بندر بن گئے اور جن لوگوں نے باوجود آسمانی خوان نازل ہونے کے ایمان قبول نہ کیا اُن پر حضرت عیسےٰ نے لعنت کی اور وہ سؤر بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحسن ہے، ورنہ انبیاء اس کے مرتکب نہ ہوتے۔ ۱۲

لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ اسی پر اور نصیحت کے اڑے رہتے) جو کام یہ لوگ

يَفْعَلُوْنَ ۝٧٩ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

کرتے تھے کیا ہی برا تھا (اے رسولؐ) تم ان (یہودیوں) میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ کفار سے دوستی

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ

رکھتے ہیں، جو سامان پہلے سے ان لوگوں نے خود اپنے واسطے درست کیا ہے کس قدر برا ہے (جسکا نتیجہ یہ ہے) کہ

عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝٨٠ وَ لَوْ كَانُوْا

(دنیا میں بھی) خدا ان پر غضبناک ہوا اور (آخرت میں بھی) ہمیشہ عذاب ہی میں رہیں گے، اور اگر یہ لوگ خدا اور

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا

رسول پر اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے تو ہرگز

اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨١

ان کو (اپنا) دوست نہ بناتے مگر ان میں سے بہت سے تو بدچلن ہیں، (اے رسولؐ)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ

تم ایمان لانے والوں کا دشمن سب سے بڑھ کے یہودیوں

وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ایمانداروں کا دوستی میں سب سے بڑھ کے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا

قریب[1] ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصاریٰ

نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ

کہتے ہیں، کیوں کہ ان (نصاریٰ)

مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ

میں سے یقینی بہت سے عالم

وَ رُهْبَانًا وَّ

اور عابد ہیں اور

اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٨٢

اس سبب سے (بھی) کہ یہ لوگ ہرگز شیخی نہیں کرتے،

[1] یہ آیت حبشہ کے نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ جب حضرتِ جعفر طیارؓ وغیرہ ہجرت کر کے حبشہ پہنچے تو نجاشی بادشاہ حبشہ وغیرہ نے قرآن کو سنا، اور معجزات کو سماعت کر کے ایمان لائے اور جب حضرت جعفر نے وہاں سے مراجعت کی تو نجاشی کے ستر علماء ان کے ساتھ کئے اور جب وہ حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کے سامنے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی، وہ علماء سن کر بہت روئے اور ایمان لائے اور کہنے لگے کہ قرآن کس قدر انجیل سے مشابہ ہے۔ ١٢

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ
اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسول پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی
تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ
آنکھوں سے بے ساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہو جاتا ہے[1] کیونکہ انہوں نے (امر) حق کو پہچان لیا ہے (اور) عرض
رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا
کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے ہم تو ایمان لا چکے تو (رسول کی) تصدیق کرنے والوں کے ساتھ ہمیں بھی لکھ رکھ اور ہم کو کیا ہو گیا
نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن
کہ خدا اور جو حق بات ہمارے پاس آ چکی ہے اس پر تو ایمان نہ لائیں اور (پھر) خدا سے یہ امید رکھیں کہ وہ
يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ
اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمیں (بہشت میں) پہنچا ہی دے گا، تو خدا انھیں ان کے
اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
(صدق دل سے) عرض کرنے کے صلہ میں انھیں وہ (ہرے بھرے) باغات عطا فرمائے جن کے (درختوں کے)
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ
نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور (صدق دل سے) نیکی کرنے والوں کا یہی عوض ہے اور جن
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾
لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں[ع]،
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ
اے ایماندارو! جو پاک چیزیں خدا نے تمہارے واسطے حلال کر دی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ
لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾
کرو اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ خدا حد سے بڑھ جانے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔
وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور جو حلال صاف ستھری چیزیں خدا نے تمہیں دی ہیں ان کو (شوق سے) کھاؤ اور جس خدا
الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ
پر تم ایمان لائے ہو اس سے ڈرتے رہو۔ خدا تمہارے بیکار[2] (بیکار) قسموں
بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ
(کے کھانے) پر تو (خیر) گرفت نہ کرے گا، مگر بالقصد پکی قسم کھانے (اور اس کے خلاف کرنے) پر تو ضرور

[1] جب جناب رسالتمآبؐ نے بالاعلان اسلام کی دعوت دینی شروع کی تو قبائل عرب کے لوگ سخت برہم ہوئے کیونکہ اسلام سے ان کے آبائی دین میں خلل پڑتا تھا مگر حضرت رسول پر تو ان کا دسترس نہ تھا کیونکہ آپ تو حضرت ابوطالب کی حمایت میں تھے اور آپ چونکہ وہاں کے رئیس تھے اس بنا پر کسی کی مجال نہ تھی کہ حضرت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے لیکن اور لوگ جو ایک ایک دو دو کر کے حضرتؐ کے وعظ و پند سے مسلمان ہوتے جاتے تھے ان کو کفار قریش طرح طرح کی ایذائیں دینے لگے جب اپنے سے نہ ہو سکا تو دوسرے قبیلوں کو ابھارا اور حضرت میں اس وقت تازہ مسلمانوں کی حفاظت کی قوت نہ تھی آخر آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر حبش چلے جاؤ اور سب کا قافلہ سالار اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر طیار کو بنایا، غرض حضرت جعفر ستر آدمیوں کے

11
ع
9
1

ساتھ جہاز پر سوار ہو کر حبشہ پہنچے، جب کفار قریش نے یہ خبر سنی تو عمرو عاص اور عمارہ بن ولید کو کچھ تحفے دے کر نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ ان لوگوں کو وہاں سے مکہ روانہ کر دے۔ جب یہ دونوں وہاں پہنچے اور تحفہ پیش کیا تو نجاشی نے قبول کیا، بادشاہ نے حضرت جعفر سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں حضرت جعفر نے کہا اے بادشاہ آپ ان سے پوچھیں کہ کیا ہم ان کے غلام ہیں؟ عمرو عاص نے کہا نہیں، بلکہ آزاد و بزرگ ہیں، تب حضرت جعفر نے پوچھا کیا ہم ان کے قرضدار ہیں؟ یہ طالب ہیں۔ اس نے کہا نہیں، حضرت جعفر نے کہا کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں جس کے خون کا دعویٰ رکھتے ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ تب حضرت جعفر نے کہا کہ آخر تم کو ہم سے کیا مطلب؟ تم لوگوں نے ہم کو اذیت پہنچائی ہم نے تمہارا شہر چھوڑ دیا۔ عمرو عاص نے کہا اے بادشاہ ان لوگوں نے نیا دین ایجاد کیا ہے ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں۔

الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ
تمھاری لے دے کرے گا (لوسنو) اس کا جرمانہ جیسا تم خود اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو، اسی قسم کا
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ
اوسط درجہ کا دس محتاجوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔
رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ
پھر جس سے یہ سب نہ ہوسکے تو تین دن کے روزے (رکھنا) یہ (تو) تمھاری قسموں کا جرمانہ ہے،
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ
جب تم قسم کھاؤ اور (لوری نہ کرو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کا خیال رکھو خدا اپنے احکام
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾
کو تمھارے واسطے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
اے ایمان دارو! شراب[1] اور جُوا اور بُت اور پانسے تو بس ناپاک
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ
(بُرے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے بچے رہو تاکہ تم
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ
فلاح پاؤ۔ شیطان کی تو بس یہی تمنا ہے کہ شراب
بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ
اور جُوے کی بدولت تم میں باہم عداوت اور دشمنی ڈلوا دے اور
يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے
مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ
والے ہو۔ اور خدا کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچے رہو
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
اس پر بھی اگر تم نے (حکم خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ رکھو کہ ہمارے رسول پر تو بس صاف صاف
الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
پیغام پہونچا دینا فرض ہے (کہ کر دچاہے نہ کرو تم مختار ہو) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے

بقیہ ص ۱۶۷ کا
ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا اور ہماری جماعتوں کو متفرق کر دیا۔ اے بادشاہ انھیں ہمارے حوالے کر کہ ہم آپس میں اتفاق کریں۔ جعفر طیار نے کہا کہ ہم نے ان کی اس لئے مخالفت کی کہ خدا نے ہم میں رسول بھیجا جو شرک، ظلم، خونریزی، زنا کرنے، سود، خون اور سور کھانے کو منع کرتا ہے اور عدل، احسان، صلہ رحم، نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے، بادشاہ نے کہا یہی حکم حضرت عیسیٰ کا ہے۔ پھر بادشاہ نے پوچھا اے جعفر تمھیں کچھ قرآن یاد بھی ہے، آپ نے فوراً سورۂ مریم کی تلاوت شروع کر دی جب اس آیت تک پہنچے وھزی الیك بجزع نخلة تساقط علیك رطبا جنیا تو نجاشی بہت رویا اور کہا کہ قسم خدا کی یہی حق ہے۔ عمرو عاص نے پھر کہا۔ اے بادشاہ انھیں میرے حوالے کر دے۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ نے عمرو عاص کو ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ اگر اب کوئی بات ان کے بارے میں تیری زبان سے نکلی تو مار ڈالوں گا۔ عمرو عاص اپنا سا منہ لے کر مکہ میں واپس آئے اور لوگوں سے بیان کیا کہ جعفر حبشہ میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔ اسی قصہ کی طرف اشارہ کر کے یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ۱۲

[2] ایک مرتبہ ابن مسعود، مقداد، ابوذر، سلمان، سالم، عثمان بن مظعون اور معقل بن مخزون وغیرہ نے ابن مظعون کے گھر میں باہم یہ مشورہ کیا کہ باقی عمر اس طرح گذاریں کہ دن کو روزہ رکھیں رات کو عبادت کریں، سونا، گوشت، چکنائی اور عورتوں کو ترک کریں اور کمل اور کھال کے کپڑے پہنیں، جب حضرت رسول کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے منع کیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[3] قسم کھانے سے مراد یہ ہے کہ آدمی ہر بات میں بغیر قصد و ارادہ کے واللہ باللہ کہے یا زبان قسم کھانے پر سبقت کرے اور نہ مواخذہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نہ ایسی قسم کھانے پر عذاب ہوگا نہ کفارہ ۱۲۔ صفحہ ہذا،

[1] اس آیت میں خدا نے بت پرستی، شراب، جُوا، پانسہ وغیرہ کو ایک لفظ رجس سے منع کیا ہے جس کے معنی نجس ناپاک اور بُرے کے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں شراب ہے ۱۲

جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اُن پر جو کچھ کھا (پی) چکے اس میں کچھ گناہ نہیں، جب انھوں نے پرہیزگاری[1] کی اور ایمان لے آئے
الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ
اور اچھے اچھے کام کئے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے پھر پرہیزگاری کی اور نیکیاں کیں اور خدا
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ
نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ایماندارو! کچھ شکار سے جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ
بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ
سکتے ہیں، خدا تمہارا ضرور امتحان کرے گا تاکہ خدا دیکھ لے کہ اُس سے بے دیکھے
مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ
بھالے کون ڈرتا ہے۔ پھر اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے گا تو اس کے لئے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ
دردناک عذاب ہے۔ اے ایمان دارو! جب تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار[2] نہ
وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ
مارو اور تم میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جس (جانور) کو مارا ہے چوپاؤں
مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا
میں سے اس کا مثل تم میں سے جو دو منصف آدمی تجویز کر دیں اس کا بدلہ (دینا) ہوگا (اور) کعبہ
بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ
تک پہنچا کر قربانی کی جائے یا (اس کا) جرمانہ (اس کی قیمت سے) محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر
ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا
روزے رکھنا، یہ جرمانہ اس لئے ہے تاکہ اپنے کئے کی سزا کا مزا چکھے جو ہو چکا اس سے تو خدا نے
سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
درگذر کی اور جو پھر ایسی حرکت کرے گا تو خدا اس کی سزا دے گا۔ اور خدا زبردست بدلہ
ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا
لینے والا ہے۔ تمہارے اور قافلے کے فائدے کے واسطے دریائی شکار اور اس کا کھانا تو
لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ
ہر حالت میں تمہارے واسطے جائز کر دیا ہے، مگر خشکی کا شکار[3] جب تک تم حالت احرام میں رہو

بھی یہاں کوئی خاص قسم مراد نہیں بلکہ تاڑی، سیندھی وغیرہ سب داخل ہیں۔ بھنگ، گانجہ وغیرہ اگرچہ نجس نہیں مگر حرام یقیناً ہیں، اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ شراب خوار اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کو نہ جاؤ، اگر مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھو اگر محتاج ہو تو زکوٰۃ نہ دو، اور جو شخص اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے گا تو گویا اس نے اپنی بیٹی کو دوزخ میں ڈالا، اسی طرح جوے کی تمام قسمیں، شطرنج ہو یا چوسر، تاش ہو یا گنجیفہ سب حرام ہیں۔ ۱۲

ع ۱۲ / ۷ / ۲

[1] ایک حدیث میں ہے کہ تقویٰ تین قسم کا ہے ۱۔ حرام کا ترک کرنا یہ عوام کا تقویٰ ہے۔ ۲۔ حرام میں مبتلا ہونے کے خوف سے مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا یہ تقویٰ خاص کا ہے۔ ۳۔ شبہہ کے خوف سے حلال چیزوں کا ترک کرنا یہ تقویٰ خاص الخاص اشخاص سے اور یہی تقویٰ کا اعلیٰ درجہ ہے۔ ۱۲

[2] جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سال جنگل کے شکاری جانور حضرت کے پاس جمع ہو جاتے تھے، اور اصحاب و انصار کے خیموں میں اس طرح آجاتے کہ ان کے ہاتھ اور نیزے آسانی سے ان تک پہنچ سکتے تھے، آخر ابوالبشیر بن عمرو سے نہ رہا گیا اور اس نے ایک جانور کا شکار کر ہی ڈالا، جب اصحاب نے اس کو ملامت کی تو وہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[3] احرام کی حالت میں تو خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے، لیکن جب احرام کھول دے تو جائز ہے، مگر حرم کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے کیوں کہ اس کا شکار کسی کے واسطے کبھی جائز نہیں ہے۔ ۱۲

حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ

تم پر حرام ہے اور اس خدا سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم (مرنے کے بعد) اٹھائے جاؤ گے۔ خدا نے

اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

کعبہ کو جو اس کا محترم گھر ہے اور حرمت دار مہینوں کو اور قربانی کو اور اس جانور کو

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۗىِٕدَ ۭ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ

جس کے گلے میں (قربانی کے واسطے) پٹے ڈال دئیے گئے ہوں لوگوں کے امن قائم رکھنے کا سبب

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

قرار دیا۔ یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (یقیناً

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

سب) جانتا ہے اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے جان لو کہ یقیناً خدا بڑا سخت عذاب والا ہے

الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ ۭ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

اور یہ بھی کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ہمارے رسول پر پیغام پہنچا دینے

اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾

کے سوا (اور) کچھ (فرض) نہیں اور جو کچھ تم ظاہر بظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

خدا سب جانتا ہے (اے رسول) کہدو کہ ناپاک (حرام) اور پاک (حلال) برابر نہیں ہو سکتا، اگرچہ

ع الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ناپاک کی کثرت تمہیں بھلی کیوں نہ معلوم ہو تو اے عقل مند و خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔــلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں (رسول) سے نہ پوچھا کرو[ل] کہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔــلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

تمہیں بری معلوم ہوں اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو

تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ

تم پر ظاہر کر دی جائے گی (اگر تم کو بری لگے گا جو سوالات تم کر چکے) خدا نے ان سے درگذر کی اور خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے

سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

تم سے پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی باتیں (اپنے وقت کے پیغمبروں سے) پوچھی تھیں پھر (جب عمل نہ ہو سکا تو) اسکے منکر ہو گئے

ل عَرب کے کندۂ ناتراش جاہل حضرت سے طرح طرح کے سوالات کیا کرتے۔ کسی نے پوچھا اس وقت میری اونٹنی کہاں ہے۔ ذیابی گھر کس طرح ہے کسی نے کچھ، کسی نے کچھ یہاں تک کثرتِ سوالات سے گھبرا کر آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ اور غصہ سے فرمایا، جسے جو پوچھنا ہو پوچھے میں جواب دیتا ہوں۔ اس پر بھی ان گنواروں کی سمجھ میں نہ آیا اور ایک بول اٹھا کہ میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا خراقہ بن قیس۔ دوسرے نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں۔ اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم بہشت و دوزخ میرے سامنے ہے، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کون بہشت میں ہے اور کون دوزخ میں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کون بہشتی ہوگا اور کون جہنمی اگر میں بیان کروں تو سوال کرنے سے پچھتاؤ گے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

١٣ ع ٧ ٣

حرام و حلال سب برابر نہیں ہوسکتا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

خدا نے نہ تو کوئی بحیرہ (کن پھٹی اونٹنی) مقرر کیا ہے نہ سائبہ (سانڈھ) نہ وصیلہ

وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

(جڑواں بچہ) نہ حام (اَبڑھا سانڈھ) مگر کفّار خدا پر خواہ مخواہ جھوٹ (اَنُوٹ) بہتان باندھتے

الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

ہیں اور ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) خدا نے

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا

نازل فرمایا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ اور جو کچھ تمہیں سوبالو) تو کہتے ہیں کہ

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

ہم نے جس (رنگ) میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لئے کافی ہے کیا یہ لوگ لکیر کے فقیر ہی رہیں گے

يَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت پائی ہو۔ اے ایمان والو تم اپنی خبر لو

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ

جب تم راہِ راست پر ہو تو کوئی گمراہ ہوا کرے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا تم

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

سب کو خدا کی طرف لَوٹ کے جانا ہے۔ تب (اس وقت) (نیک بد) جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے تمہیں بتا دیگا،

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی (کے سر) پر موت [1] آکھڑی ہو تو وصیت کے وقت تم

الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ

(مومنوں) میں سے دُو عادلوں کی گواہی ہونی ضرور ہے اور اگر تم

اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اتفاقاً کہیں کا سفر کرو اور (سفر ہی میں) تم کو موت کی مصیبت کا سامنا ہو تو (بھی) دو گواہ

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ

غیر (مومن) ہی سہی (اور) اگر تمہیں شک ہو تو ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو۔

الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ

پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس (گواہی) کے عوض کچھ دام نہیں لیں گے

[1] تمیم داری صحابی نے ابن بیدی اور ابی ماریہ نصرانی کے ساتھ بغرض تجارت سفر کیا اور اس کے پاس جانور اور اسباب کچے سونے چاندی کے منقش ظروف اور ہار بھی تھے، اتفاقاً راہ میں بیمار ہوا، اور مرگیا اور تمام مال واسباب ان دونوں کے حوالے کرگیا کہ میرے وارثوں کو دے دینا۔ ان دونوں نے مدینہ آکر سونے چاندی کے ظروف اور ہار نکال کر باقی اسباب اُن کے وارثوں کو دے دیا اور چونکہ ان وارثوں کو تمام اسباب کی فہرست معلوم تھی ان دونوں نصرانیوں سے یوں جرح شروع کی۔ کیا ہمارا مورث بہت دنوں تک بیمار رہا کہ اسکی بیماری میں بہت کچھ خرچ ہوگیا۔ وہ بولے نہیں، تب پوچھا کیا اس کا اسباب چوری ہوگیا؟ کہا نہیں، تب پوچھا کیا تجارت کی تھی جس میں گھاٹا ہوا۔ کہا نہیں۔ پھر پوچھا کہ آخر قیمتی چیزیں سونے کے ظروف کیا ہوئے۔ وہ بولے ہم نہیں جانتے جو ہمیں دیا تھا وہ ہم نے پہنچا دیا، آخر یہ مقدمہ حضرت رسول ؐ کے اجلاس میں پیش ہوا اور چونکہ ان دعویداروں کا کوئی گواہ نہ تھا اس لیے آپ نے نصرانیوں کو رہائی دے دی۔ ۱۲

ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ
اگرچہ (ہم جس کی گواہی دیتے ہیں ہمارا) عزیز (ہی کیوں نہ) ہو اور ہم خدا کی گواہی نہ چھپائیں گے
اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ
اگر ایسا کریں تو ہم بےشک گنہگار ہیں[1]۔ پھر اگر اس بات کا اطلاع ہو جائے کہ ان دونوں نے (جھوٹ بول کر) دروغ
اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ
حلفی سے (گناہ کے) مستحق ہو گئے تو دوسرے آدمی ان لوگوں میں سے جن کا حق دیدیا گیا ہے اور (میت سے)
عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ
زیادہ قرابت دار ہیں (ان کی تردید) میں ان کی جگہ کھڑے ہوجائیں۔ پھر دو نئے گواہ خدا کی قسم کھائیں کہ پہلے
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾
دو گواہوں کی نسبت ہماری گواہی سچی ہے اور ہم نے حق سے (ایک سر مو) تجاوز نہیں کیا ایسا کیا ہو تو ہم بیشک ظالم ہیں
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ
یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اس طرح سے (آخرت کے ڈرسے) ٹھیک ٹھیک گواہی دیں یا (دنیا کی رسوائی کا)
يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اندیشہ ہو کہ کہیں ہماری قسمیں دوسرے فریق کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں۔ مسلمانو! خدا سے ڈرو
وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع يَوْمَ
اور (جی لگا کے) سن لو، اور خدا نافرمان لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ (اس وقت کو
يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۗ قَالُوْا لَا
یاد کرو) جس دن خدا اپنے پیغمبروں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ تمہیں (تمہاری امت کی طرف سے تبلیغ احکام
عِلْمَ لَنَا ۗ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ
کا) کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم تو چند ظاہری باتوں کے سوا کچھ نہیں جانتے تو خود بڑا غیب دان ہے۔ (وہ وقت
يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى
یاد کرو) جب خدا فرمائے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! ہم نے جو احسانات تم پر اور تمہاری ماں پر کئے انہیں
وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ
یاد کرو۔ جب ہم نے روح القدس (جبرئیل) سے تمہاری تائید کی۔ تم جھولے میں (پڑے پڑے)
فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
اور اڈھیڑ ہو کر (ایک ساں) باتیں کرنے لگے اور جب ہم نے تمہیں لکھنا اور عقل و دانائی کی باتیں

[1] جس مقدمہ کا ذکر گذشتہ صفحہ میں ہو چکا ہے وہ یہ تھا کہ حضرت نے گواہ نہ ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد وارثوں نے پھر ایک کٹورا سنار کے پاس پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ ان ہی دونوں نصرانیوں نے بیچا ہے، تب ان نصرانیوں نے کہا کہ یہ چیز ہم لوگوں نے اس کی زندگی میں خریدی تھی، مگر چونکہ کوئی گواہ نہ تھا اس وجہ سے ظاہر نہ کیا۔ آخر وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریب تھے قسم کھائی کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ہم لوگوں کو بیچنا معلوم نہیں، اور میت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست بھی نکلی، تب حضرت نے نصرانیوں سے کل مال واپس لے کر وارثوں کے حوالہ کیا۔ اسی قصہ کا آیت ۱۰۵ سے ۱۰۸ تک ذکر ہے اور گواہی کے قاعدے اور وصیت کا بیان بھی۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ۱۷۳ پر)

ع ۱۴ ۸ ۴

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
اور توریت و انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی مورت
الطَّيْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِیْ وَ
بناتے پھر اس پر (کچھ) دم کر دیتے تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ) چڑیا بن جاتی تھی، اور جب
تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى
تم میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور جب تم میرے حکم سے مُردوں
بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ
کو زندہ کر کے قبروں سے نکال کھڑا کرتے تھے اور جس وقت تم بنی اسرائیل کے پاس معجزے لے کر آئے
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا
اور اس وقت میں نے ان کو تم پر (دست درازی) کرنے سے روکا تو ان میں سے بعض کفار کہنے لگے یہ تو
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١١٠ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ
بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور جب میں نے حواریوں پر الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے
اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝١١١
رسول پر ایمان لاؤ تو عرض کرنے لگے کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں
اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ
(وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے (عیسیٰ سے) عرض کی کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا آپ کا خدا
رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ
اس پر قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت[1] کا) ایک خوان نازل فرمائے عیسیٰ نے کہا اگر تم سچے
اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١١٢ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ
ایمان دار ہو تو خدا سے ڈرو (اور ایسی فرمائش جس میں امتحان معلوم ہو نہ کرو) وہ عرض کرنے لگے ہم تو
نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
(فقط) یہ چاہتے ہیں کہ اسمیں سے (تبرکاً) کچھ کھائیں اور ہمارے دل کو آپ کی رسالت کا پورا پورا اطمینان
صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝١١٣ قَالَ
ہو جائے اور یقین کر لیں کہ آپ نے ہم سے (جو کچھ کہا تھا) سچ فرمایا تھا۔ اور ہم لوگ اس پر گواہ رہیں (تب) مریم کے
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً
بیٹے عیسیٰ نے بارگاہ خدا میں عرض کی خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان (نعمت

(بقیہ صفحہ ۱۷۲)
[2] حضرت عیسیٰ باوجودیکہ بال کے کپڑے پہنتے، درخت کے پتے اور گھاس کی غذا استعمال کرتے، نہ دنیا کی کوئی چیز اپنے پاس رکھتے، نہ رہنے کا کوئی گھر تھا، نہ لڑکے بالے تھے، رات کو جہاں جگہ پاتے سو رہتے اور فرماتے تھے کہ درخت کے پتے میری روزی ہیں، صحرا کے گل بوٹے میرے باغ ہیں، سردی میں آفتاب میرا لحاف ہے، شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا، میرے برابر کوئی غنی نہیں، عمر بھر میں نے نہ کسی کو جھڑکا نہ کبھی منہ پر سے مکھی ہنکائی، نہ کبھی قہقہہ مار کر ہنسے، نہ کبھی بدبو سے ناک بند کی، نہ کبھی ترش روئی کی، مگر پھر بھی خداوندِ عالم اپنی نعمتیں حضرت عیسیٰ سے گنواتا ہے۔ اللہ اکبر، ہم لوگوں کا معلوم نہیں کیا حشر ہو گا۔

صفحہ ہذا
[1] جب حضرت عیسیٰ نے حواریوں کی فرمائش سے خوان کے نازل ہونے کی دعا کی تو خدا نے ایک سفید ابر کے ٹکڑے میں ایک سرخ خوان رکھ کر زمین کیطرف اتارا اور لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے حواریوں کے پاس آ پہنچا، حضرت عیسیٰ یہ دیکھ کر رونے لگے اور عرض کی خداوندا اس کو سبب رحمت قرار دینا نہ کہ سبب عذاب، اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی، روئے، پھر بسم اللہ خیر الرازقین کہہ کر خان پوش کو ہٹایا تو دیکھا کہ ایک تلی ہوئی مچھلی تھی جس سے روغن ٹپک رہا تھا اور اس کے سر کے پاس نمک اور دُم کے پاس سرکہ تھا اور گرد طرح طرح کی ترکاریاں اور گندنے کے سوا انواع و اقسام کے ساگ تھے اور پانچ روٹیاں تھیں، ان میں سے ایک پر روغنِ زیتون، دوسری پر شہد، تیسری پر گھی، چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر خشک گوشت تھا، حضرت شمعون نے پوچھا یا روح اللہ یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا
(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۴ پر)

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً

نازل فرما کہ وہ دن ہم لوگوں کے لئے ہمارے اگلوں کے لئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید کا قرار پائے

مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ

(اور ہمارے حق میں) تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے۔ خدا نے

مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْۤ اُعَذِّبُهٗ

فرمایا میں خوان تو تم پر ضرور نازل کردوں گا (مگر یاد رہے کہ) پھر تم میں سے جو شخص اس کے بعد کافر ہوا تو میں اس کو

عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قَالَ

یقیناً ایسے سخت عذاب کی سزا دوں گا کہ ساری خدائی میں کسی ایک پر بھی ویسا (سخت) عذاب نازل نہ کروں گا، اور وہ وقت

اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ

بھی یاد کرو) جب (قیامت میں عیسیٰ سے) خدا فرمائے گا کہ (کیوں) اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا

وَ اُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا

تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنا لو عیسیٰ عرض کریں گے سبحان اللہ میری تو یہ مجال نہ تھی

يَكُوْنُ لِىْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ

کہ میں منہ سے ایسی بات نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو (اچھا) اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو تو

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا

ضرور معلوم ہوگا، کیوں کہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا ہے، ہاں البتہ میں تیرے دل کی

فِىْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ

بات نہیں جانتا (کیونکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے۔ تو نے مجھے جو کچھ حکم دیا

اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِىْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ۚ

اس کے سوا تو میں نے ان سے کچھ بھی نہیں کہا۔ یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ہے

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ

اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا، پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھا لیا تو

كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

تو ہی ان میں نگہبان تھا اور تو تو خود ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے۔

شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ

تو اگر ان پر عذاب کرے گا تو (تو مالک ہے) یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں

حواریوں کا حضرت عیسیٰ سے سوال نزولِ خوان

آپ نے فرمایا دنیا کا ہے، مگر خدا نے خاص اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا ہے حواریوں نے کہا یا حضرت ہمیں کوئی اور معجزہ دکھایئے آپ نے فرمایا اے مچھلی بحکم خدا زندہ ہو جا۔ وہ فوراً تڑپ کر زندہ ہو گئی اور کانٹے اور چھلکے بھی موجود ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا پھر ویسی ہی ہو جا، وہ پھر ویسی ہی ہو گئی

ع ١٥ ۷ ۵

تب حواریوں نے کہا یا حضرت پہلے آپ نوش کریں، تب ہم لوگ کھائیں گے، حضرتِ عیسیٰ نے فرمایا معاذ اللہ، میں اس میں سے نہ کھاؤں گا، بلکہ جس نے مانگا ہے وہ کھائے اور وہ لوگ اس کے کھانے سے ڈرتے تھے تب آپ نے زمین گیر اور مبتلا بہ بلا اور بیماروں کو طلب کر کے کھلایا، یہاں تک کہ تیرہ سو آدمیوں نے کھایا اور کھانا جوں کا توں رہا اور جن بیماروں نے کھایا تھا چنگے ہو گئے اور محتاج تونگر ہو گئے کہ پھر کبھی محتاج نہ ہوئے اور جن لوگوں نے نہ کھایا بہت پچھتائے غرض وہ خوان پھر بلند ہوا اور نظروں سے غائب ہو گیا، اور پھر ایک دن ناغہ کر کے چالیس روز تک آتا رہا اور جس وقت نازل ہوتا ایک بھیڑ اس کے گرد جمع ہو جاتی، آخر حضرت عیسیٰ نے لوگوں کی باری مقرر کر دی، وہ کچھ دن چڑھے آتا اور دن ڈھلے غائب ہو جاتا اسکے بعد حضرت عیسیٰ نے امیروں کو کبر و نخوت کی وجہ سے کھانے سے منع کر دیا۔ تب ان لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ یہ جادو ہے، آخر اس کی سزا میں خدا نے تین سو تیتیس آدمیوں کو سور بنا دیا کہ وہ صبح کو اٹھ کر مزبلوں پر گو کھاتے پھرتے اور تین روز تک زندہ رہ کر مر گئے، اور یہ خوان چونکہ یکشنبہ کو نازل ہوا تھا اس وجہ سے نصرانیوں میں عید کا دن قرار پایا۔ ۱۲

قیامت میں حضرت عیسیٰ سے خدا کا سوال اور حضرت عیسیٰ کا جواب

لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا

بخش دے گا، تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ بیشک تو زبردست حکمت والا ہے، خدا فرمائے گا کہ یہ وہ

يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

دن ہے کہ سچے بندوں کو ان کی سچائی (آج) کام آئے گی ان کے لئے ہرے بھرے بہشت کے (وہ) باغ

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

ہیں جن کے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ اس میں ابد الآباد تک رہیں گے، خدا ان سے

رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

راضی اور وہ خدا سے خوش، یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ سارے زمین اور آسمان جو

الْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦ ٥ ٦

کچھ ان میں ہے سب خدا ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔

(٦) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ (٥٥) آیاتها ١٦٥ — رکوعاتها ٢٠

سورۂ انعام مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے بہتیرے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اس میں مختلف قسم کی

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١﴾

کی تاریکی اور روشنی بنائی پھر (باوجود اس کے) کفار (اوروں کو) اپنے پروردگار کے برابر کرتے ہیں

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ

وہ تو وہی خدا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہارے مرنے کا) ایک وقت مقرر کر دیا اور

اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللّٰهُ

(اگرچہ تم کو معلوم نہیں مگر) اس کے نزدیک (قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے، پھر بھی تم شک کرتے

فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ

ہو اور وہی تو آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے، وہی تمہارے ظاہر و باطن سے (بھی)

وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ

خبردار ہے اور وہی جو کچھ بھی کرتے ہو جانتا ہے اور (ان لوگوں کا عجب حال ہے کہ) ان کے پاس خدا کی

ؐ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے، بعض یہ ہیں۔ خدا ہی کا خالق کل اشیا ہونا، اگلوں کے عبرت آمیز قصے، یہودیوں کے بیہودہ اعتراضات کا جواب، حضرت رسول کو صبر کی فہمائش، رسول کی کفار کے ایمان کی تمنا، کفار کو نعمت دے کر ڈھیل دی جاتی ہے، خدا کے احکام کے تغیر کا نبی کو بھی علم نہیں ہے، خدا ہی کا عالم الغیب ہونا، دینی امور میں امیر و غریب کا برابر ہونا۔ قیامت میں کفار کی حسرت، ملک الموت کے قبض روح کی کیفیت، بیہودہ بحث سے کنارہ کشی، کفار کی آسیب زدہ سے تشبیہ، حضرت ابراہیم کا طریقۂ استدلال، خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا، مشرکوں کے معبودوں کو گالیاں دینے کی ممانعت، جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو مت کھاؤ، فضول خرچی نہ کرو، ناحق قتل کی مناہی، مال کی حرمت وغیرہ وغیرہ۔ ١٢

ؑ اس آیت سے کفار کے تین گروہوں کی رد ہو گئی، ایک تو دہریوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ تمام اشیاء کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ چیزیں خود بخود ہو گئیں، دوسرے ان لوگوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ ظلمت و نور تمام چیزوں کے خالق ہیں، تیسرے مشرکین جو بتوں کو خدا کہتے ہیں۔ ١٢

اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا

آیات میں سے جب کوئی آیت آئی تو بس یہ لوگ ضرور اس سے منہ پھیر لیتے تھے، چنانچہ جب ان کے

بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا

پاس (قرآن) برحق آیا تو اس کو بھی جھٹلایا تو یہ لوگ جس کے ساتھ مسخراپن کر رہے ہیں اُس کی

بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

حقیقت انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گی، کیا انھیں سوجھتا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ

مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ

(کے گروہ) ہلاک کر ڈالے جن کو ہم نے روئے زمین میں وہ قوت قدرت عطا کی تھی جو ابھی تک تم کو

وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ

نہیں دی اور ہم نے آسمان کو تو ان پر موسلادھار پانی برستا چھوڑ دیا تھا اور ان کے مکانات کے نیچے بہتی

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا

ہوئی نہریں بنا دی تھیں (مگر) پھر بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مار ڈالا اور ان کے بعد

مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝۶ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا

ایک دوسرے گروہ کو پیدا کر دیا اور (اے رسول) اگر ہم کاغذ[1] پر (لکھی لکھائی) کتاب

فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

(بھی) تم پر نازل کرتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر بھی کفار (نہ مانتے اور)

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۷ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ

کہتے کہ بس یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور (یہ بھی) کہتے کہ اس (نبی) پر کوئی فرشتہ کیوں

عَلَیْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا

نہیں نازل کیا گیا (جو ساتھ ساتھ رہتا) حالانکہ اگر ہم فرشتہ بھیج دیتے تو (ان کا) کام ہی تمام ہو جاتا اور

یُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ

پھر انھیں مہلت بھی نہ دی جاتی، اور اگر ہم فرشتہ[2] کو نبی بناتے تو (آخر) اس کو بھی مرد صورت

لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

بناتے اور جو شبہے یہ لوگ کر رہے ہیں وہی شبہے (گویا) ہم خود ان پر (اس وقت بھی) اڑھا دیتے (اے رسول تم دل تنگ نہ ہو)

مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

تم سے پہلے (پیغمبروں) کے ساتھ (بھی) مسخراپن کیا گیا ہے پس جو لوگ مسخراپن کرتے تھے ان کو اس عذاب نے جس کی

بیہودوں کے بیہودہ اعتراض کا جواب

[1] نضر بن حارث وغیرہ حضرتِ رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گستاخانہ کہنے لگے کہ جب تک چار فرشتے نازل ہو کر یہ گواہی نہ دیں گے کہ ہم یہ کتاب آپ کے پاس لائے ہیں، اور ایک فرشتہ ان کے پاس ہو جس میں یہ لکھا ہو کہ تم ہمارے پیغمبر ہو، تب ہم آپ کی نبوت کے قائل ہوں گے، اس وقت یہ آیت خدا نے نازل کی ۱۲

[2] ایک روز حضرتِ رسولؐ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگا کہ اے محمدؐ تم نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے کہ اپنے کو خدا کا رسول کہتے ہو، حالانکہ اگر خدا کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو بھیجتا، ہم لوگوں کے سے آدمی کو کیوں بھیجا۔ آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا، مگر بارگاہِ ایزدی میں عرض کی کہ خداوندا تو ان لوگوں کو دیکھتا اور ہر آواز کو سنتا اور جانتا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ع ١ ١٠ ٧

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ
یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے گھیر لیا (اے رسول ان سے) کہو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو
انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ قُلْ لِّمَنْ
کہ (انبیا کے) جھٹلانے والوں کا کیا (برا) انجام ہوا (اے رسول ان سے) پوچھو کہ بھلا جو
مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى
کچھ آسمان اور زمین میں ہے کس کا ہے (وہ کیا جواب دیں گے) تم خود کہہ دو کہ خاص خدا کا ہے
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ
اُس نے اپنی ذات پر مہربانی لازم کر لی ہے۔ وہ تم سب کے سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں
فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾
کچھ شک نہیں ضرور جمع کرے گا اگرچہ لوگوں نے آپ اپنا نقصان کیا تو وہ (قیامت پر) ایمان لائینگے
وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ
والا (یا) نہیں سمجھے کہ جو کچھ رات کو اور دن کو روئے زمین پر (رہتا سہتا) ہے (سب) خاص اسی کا ہے
الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
(وہ) سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا خدا کو جو سارے آسمانوں اور زمین کا پیدا
وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ
کرنے والا ہے چھوڑ کر دوسرے کو (اپنا) سرپرست بناؤں اور وہی (سب کو) روزی دیتا ہے اور اس کو کوئی
اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
روزی نہیں دیتا (اے رسول) تم کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور (یہ بھی) کہ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
خبردار مشرکین سے نہ ہونا۔ (اے رسول) تم کہو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو بے شک ایک بڑے (سخت)
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ
دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس دن جس (کے سر) سے عذاب ٹل گیا تو (سمجھو کہ) خدا نے
فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ
اس پر (بڑا) رحم کیا اور یہی تو صریحی کامیابی ہے، اور اگر خدا تم کو کسی قسم کی
اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ
تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر تمہیں کچھ

لہ ایک مرتبہ کفار قریش نے جمع ہو کر حضرت سے کہا کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مفلسی اور محتاجی نے تم کو اس بات پر آمادہ کیا ہے۔ اگر تم کہو تو ہم سب مل کر تمہارے واسطے اتنا مال جمع کر دیں کہ اچھے خاصے امیر ہو جاؤ۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے سے باز آؤ، اس کے جواب میں خدا نے فرمایا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، خدا ہی کا ملک ہے، وہ جب چاہے اپنے حبیب کو تونگر کر دے تمہاری کچھ احتیاج نہیں۔ ١٢

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ
فائدہ پہنچائے تو بھی (کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی اپنے تمام بندوں پر
فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ
غالب ہے اور وہ واقف کار حکیم ہے (اے رسولؐ) تم پوچھو کہ گواہی میں سب
اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَ
سے بڑھ کے کون چیز ہے تم خود ہی کہہ دو کہ میرے اور تمھارے درمیان خدا گواہ ہے
اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ
اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اس لئے نازل کیا گیا تاکہ میں تمھیں اور جسے (اسکی) خبر پہنچے اس کے ذریعے سے
اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ
ڈراؤں کیا تم تقیناً یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں۔ (اے رسولؐ)
قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ
تم کہہ دو کہ میں اس کی گواہی نہیں دیتا (تم دیا کرو) تم (ان لوگوں سے) کہو کہ وہ تو بس ایک ہی خدا ہے اور جن
بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
چیزوں کو تم (خدا کا شریک بناتے ہو میں تو ان سے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے (یہود و نصاری)
يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
وہ تو جس طرح اپنے بال بچوں کو پہچانتے ہیں اسی طرح اس نبی (محمدؐ) کو بھی پہچانتے ہیں مگر جن لوگوں نے اپنا آپ
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
نقصان کیا وہ تو (کسی طرح) ایمان نہ لائیں گے، اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا کی
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
آیتوں کو جھٹلائے تو اس سے بڑھ کے ظالم کون ہوگا، اور ظالموں کو ہرگز نجات
الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
نہ ہوگی، اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر جن لوگوں
اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾
نے شرک کیا ان سے پوچھیں گے کہ جن کو تم (خدا کا) شریک خیال کرتے تھے کہاں ہیں
ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا
پھر ان کی کوئی شرارت باقی نہ رہے گی بلکہ وہ تو یہ کہیں گے قسم ہے اس خدا کی جو ہمارا پالنے والا ہے

وقف لازم

ع ٢ ١٠ ٨

كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ
کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے تھے، (اے رسولؐ بھلا) دیکھو تو یہ لوگ اپنے ہی اوپر آپ کس طرح جھوٹ بولنے
ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ
لگے اور یہ لوگ (دنیا میں جو کچھ) افترا پردازی کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئی، اور بعض ان میں کے ایسے بھی ہیں
اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ
جو تمہاری باتوں کی طرف) کان لگائے رہتے ہیں اور (ان کی ہٹ دھرمی اس حد کو پہنچی ہے کہ گویا) ہم نے خود انکے
وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا
دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور ان کے کانوں میں بہرا پن پیدا کر دیا ہے کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور اگر وہ (ساری خدائی کے
بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
معجزے بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہ لائیں گے یہاں تک (ہٹ دھرمی پہنچی) کہ جب تمہارے پاس تم سے الجھتے ہوئے آنکلتے ہیں تو کفار قرآن
كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ
کو سنکر کہہ بیٹھتے ہیں (کہ بھلا اس میں رکھا ہی کیا ہے) یہ تو اگلوں کی کہانیوں[ل] کے سوا اور کچھ بھی نہیں، اور یہ لوگ (دوسروں کو
يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ
بھی) اس (کے سننے) سے روکتے ہیں اور خود تو الگ تھلگ رہتے ہی ہیں اور (ان باتوں سے) بس آپ ہی اپنے کو ہلاک کرتے
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى
ہیں اور (افسوس) سمجھتے نہیں اور (اے رسولؐ) اگر تم ان لوگوں کو دیکھتے (تو تعجب کرتے) جب جہنم (کے
النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا
کنارے پر) لا کھڑے کئے جائیں گے تو (اسے دیکھ کر) کہیں گے اے کاش ہم (دنیا میں) پھر (دوبارہ) لوٹا دیئے جاتے اور اپنے
وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا
پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ہم مومنین سے ہوتے (مگر ان کی آرزو پوری نہ ہو گی) بلکہ جو (بے ایمانی) پہلے سے چھپاتے تھے
يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ
آج (اس کی حقیقت) ان پر کھل گئی اور (ہم جانتے ہیں کہ) اگر یہ لوگ (دنیا میں) لوٹا بھی دیئے جائیں تو بھی جس
وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
چیز کی مناہی کی گئی ہے اسے کریں (اور ضرور کریں) اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں اور کفار یہ بھی تو کہتے ہیں کہ ہماری
وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى
دنیاوی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں اور (قیامت وغیرہ سب ڈھکوسلا ہے) ہم مرنے کے بعد (اٹھائے ہی نہ جائیں گے اور (اے رسولؐ) اگر تم ان کو اپنے

ل ابوسفیان، عتبہ اور شیبہ نے مسجد الحرام میں حضرت رسول کو قرآن پڑھتے سنا تو نضر بن خالد کہنے لگا جس طرح محمدؐ اگلوں کی کہانیاں پڑھتے ہیں، میں بھی تمہارے سامنے لوک عجم پڑھ سکتا ہوں، ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢ ١٢ ١٢

قیامت میں کفار کی حالت

رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ

دیکھے (تو تعجب کرتے) جب خدا کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور خدا (ان سے پوچھے گا) کہ کیا یہ (قیامت کا دن) اب بھی صحیح نہیں ہے، وہ

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ ع ٣ ١٠ ٩

(جواب میں) کہیں گے کہ اپنے پروردگار کی قسم ہاں (بالکل سچ ہے) خدا فرمائیگا کہ تم چونکہ (دنیا میں اس سے) انکار کرتے تھے اسکی سزا میں عذاب کے مزے

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ

چکھو بیشک جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی حضوری کو جھٹلایا وہ بڑے گھاٹے میں ہیں یہانتک کہ جب انکے سر پر قیامت

السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَ

ناگہاں پہنچے گی تو کہنے لگیں گے کہ اے ہے افسوس ہم نے تو اس میں بڑی کوتاہی کی (یہ کہتے جائیں گے) اور

هُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾

اپنے گناہوں کا پشتارہ اپنی اپنی پیٹھ پر لادتے جائیں گے دیکھو تو (یہ) کیا برا بوجھ ہے جس کو یہ لادے (لادے پھر رہے) ہیں

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ

اور (یہ) دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ بھی نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ

کے لئے اس سے بدرجہا بہتر ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ، ہم تو خوب جانتے ہیں کہ

اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ

ان لوگوں کی بک بک تم کو صدمہ پہنچاتی ہے تو (تم کو سمجھنا چاہیے کہ) یہ لوگ تم کو نہیں جھٹلاتے

وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

بلکہ (یہ) حقیقتاً) خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ، اور کچھ تم ہی پر انحصار نہیں

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا

تم سے پہلے بھی بہتیرے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے اپنے جھٹلائے جانے اور اذیت (و تکلیف) پر صبر کیا

حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ

یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آئی اور (کیوں نہ آتی) خدا کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور پیغمبروں کے

جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ النّصف

حالات تو تمھارے پاس پہنچ ہی چکے ہیں ، اگرچہ ان لوگوں کی روگردانی تم پر شاق

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي

ضرور ہے (لیکن) اگر تمھارا بس چلے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ

حضرت رسولؐ کی ہمت افزائی

الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ
ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگاؤ اور انھیں کوئی معجزہ لاکر دکھاؤ (تو یہ بھی کر دیکھو) اگر
اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾
خدا چاہتا تو ان سب کو راہِ راست پر اکٹھا کر دیتا (مگر وہ تو امتحان کرتا ہے) پس (دیکھو) تم ہرگز جاہلوں میں (شامل) نہ ہونا
اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ
(تمھارا کہنا تو) صرف وہی لوگ مانتے ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں اور مُردوں کو تو خدا قیامت ہی میں اٹھائیگا
اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ
پھر اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ۔ اور کفار کہتے ہیں کہ (آخر) اس نبی پر اسکے پروردگار کی طرف سے
اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ
کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوتا تو تم (ان سے) کہدو کہ خدا معجزے کے نازل کرنے پر ضرور قادر ہے مگر
اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
ان میں کے اکثر لوگ (خدا کی مصلحتوں کو) نہیں جانتے ۔ زمین میں چلنے پھرنے والا
فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ
(حیوان) یا اپنے دو نوں پروں سے اڑنیوالا پرندہ ہے ان کی بھی تمھاری طرح جماعتیں ہیں (اور
اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى
سب لوحِ محفوظ میں موجود ہیں) ہمنے کتاب (قرآن) میں کوئی بات فرو گذاشت نہیں کی ہے پھر
رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ
سب (چرندہوں یا پرند) اپنے پروردگار کے حضور میں لائے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو
بُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ
جھٹلایا گویا وہ (کفر کے گھٹاٹوپ) اندھیرے میں گونگے[ل] بہرے (پڑے) ہیں خدا جسے چاہے اسے گمراہی میں
يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ
چھوڑ دے اور جسے چاہے سیدھے رستے پر لگا دے (اے رسول ان سے پوچھو) تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمھا
اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ
سامنے خدا کا عذاب آجائے یا تمھارے سامنے قیامت ہی آکھڑی موجود ہو تو تم اگر اپنے دعوے میں
تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ
سچے ہو تو (بتاؤ کہ مدد کے واسطے) کیا خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے (دوسروں کو تو کیا) بلکہ اسی کو پکارو گے

وقف غفران

وقف منزل

ل گونگا بہرا اگر اندھیرے میں پڑجائے تو اس کے روبراہ ہونے کی کوئی امید نہیں، کیوں کہ اندھیرے کی وجہ سے اشارے کو دیکھ نہیں سکتا، خود گونگا ہے کسی سے پوچھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کچھ کہے تو بہرا ہے سن نہیں سکتا۔ ۱۲

حضرت رسول کریم کی کفار کے ایمان لانے کی تمنا

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا

پھر اگر وہ چاہے گا تو جس کے واسطے تم نے اس کو پکارا ہے اسے دفع کر دیگا اور (اس وقت) تم دوسرے معبودوں کو جنھیں تم خدا کا

تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

شریک سمجھتے تھے بھول جاؤ گے ' اور (اے رسول) جو امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ہم ان کے پاس بھی بہتیرے رسول بھیج چکے ہیں

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾

پھر (جب نافرمانی کی) تو ہم نے ان کو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑ گڑائیں

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ

تو جب ان (کے سر) پر ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے (کہ ہم عذاب دفع کر دیتے) مگر ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

تو سخت ہو گئے تھے اور ان کی کارستانیوں کو شیطان نے آراستہ کر دکھایا تھا (پھر کیوں کر گڑ گڑاتے)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ

پھر جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی جب اسکو بھول گئے تو ہم نے ان پر (ڈھیل دینے کیلئے) ہر طرح کی (دنیاوی) نعمتوں کے دروازے

شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

کھول دیئے یہانتک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئی تھیں جب ان کو پا کر خوش ہوئے تو ہم نے انھیں ناگہاں لے[1] ڈالا تو

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے ۔ پھر ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سارے

ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

جہان کے مالک خدا کا شکر ہے (کہ قصہ پاک ہوا) اے رسول ان سے پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو

اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ

کہ اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو خدا کے سوا

مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

کون معبود ہے جو (پھر) تمھیں یہ نعمتیں (واپس) دے (اے رسول) دیکھو تو ہم کس کس طرح اپنی دلیلیں

الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

بیان کرتے ہیں ' اس پر بھی وہ لوگ منہ موڑے جاتے ہیں اے رسول ان سے پوچھو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو

عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ

کہ اگر تمہارے سر پر خدا کا عذاب بے خبری میں یا آشکارا آجائے تو کیا گنہگاروں کے سوا اور لوگ بھی ہلا

ع ۱۱ ٤ ۱۰

[1] حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خداوند عالم کسی کو باوجود گناہ اور فسق و فجور کے نعمت اور فراغت عطا فرماتا ہے تو سمجھو کہ خدا ڈھیل دے رہا ہے اور اکبارگی گرفتار کرے گا۔ ۱۲

کفار کو نعمت دے کر ڈھیل دی جاتی ہے

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ
کئے جائیں گے (ہرگز نہیں) اور ہم تو رسولوں کو صرف اس غرض سے بھیجتے ہیں کہ نیکوں کو جنت کی
مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا
خوشخبری دیں اور (بدوں کو عذاب جہنم سے) ڈرائیں پھر جس نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کئے
هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ
تو ایسے لوگوں پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا
الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ
تو چونکہ بدکاری کرتے تھے (ہمارا) عذاب ان کو لپٹ جائے گا۔ (اے رسولؐ) ان سے کہہ دو کہ میں تو یہ نہیں کہتا
عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ
کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں[1] (کہ ایمان لانے پر دیدوں گا) اور نہ میں غیب کے (کل حالات) جانتا ہوں میں تم سے
لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ
یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو بس جو (خدا کی طرف سے) میرے پاس وحی کی جاتی ہے[2] اس کا پابند ہوں
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اَنْذِرْ
(ان سے پوچھو تو کہ) اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے اور اس قرآن کے
بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ
ذریعے تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ (مرنے کے بعد) اپنے خدا کے سامنے جمع کئے جائیں گے
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَ
(اور سمجھتے ہیں کہ) ان کا خدا کے سوا کوئی سرپرست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بن جائیں اور
لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ
(اے رسولؐ) جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار سے اس کی خوشنودی کی تمنا میں دعائیں مانگا کرتے ہیں ان کو
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
اپنے پاس سے نہ دھتکارو نہ اُن کے (حساب و کتاب) کی جواب دہی تمہارے ذمہ ہے اور نہ تمہارے
وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ
(حساب کتاب) کی جواب دہی کچھ ان کے ذمہ ہے تاکہ تم انھیں (اس خیال سے) دھتکار بتاؤ تو
فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ
تم ظالموں (کے شمار) میں ہو جاؤ گے، اور اسی طرح ہم نے بعض آدمیوں کو

[1] ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کی خداوندا میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے خزانے مجھے دکھائے۔ خطاب ہوا کہ اے موسیٰ میرا خزانہ یہ ہے کہ میں جس چیز کو کہوں کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ ۱۲

[2] اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرتِ رسولؐ کو بھی حلال و حرام و فرائض خدا میں تغیر و تبدل کا کوئی حق نہ تھا، اور جو خدا کا حکم ہوتا تھا بلا کم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے تھے اس وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جو روایت حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے اُسے قبول نہ کرو۔ ۱۲

[3] دنیا کا سلف سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ دینِ حق کو پہلے پہل غربا ہی نے قبول کیا ہے۔ حضرتِ رسولؐ کے واسطے بھی یہی ہوا کہ اپنے اہلبیت کے علاوہ سچے دین دار حضرت مقداد، عمار، سلمان اور ابوذر وغیرہ تھے اور یہ سب کے سب بیچارے محتاج و مفلس اور فقر و فاقہ میں مبتلا تھے، قریش کے اشراف و امرا نے آپ سے کہا کہ آپ کی صحبت میں ہمیشہ ذلیل مفلس لوگ بیٹھا کرتے ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنے میں عار ہے، آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تو ہم لوگ آپ کے پاس آ کر دین کی باتیں اور قرآن کو سنیں، مگر اصلی مطلب تھا کہ ان کے وفادار اصحاب بھی ان سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم لوگ تو الگ ہی ہیں یہ تنہا رہ جائیں، خدا نے اس آیت سے رسول کی تو یوں تشفی کی کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے باطن میں نہیں اس کے علاوہ تمھیں باطن سے کیا مطلب تم ظاہر کو باطن پر قیاس کرو اور کفار کا یوں جواب دیا کہ دنیاوی جاہ و حشمت خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں جو اصلی نعمت دینِ اسلام سے محروم ہے اس کی کوئی قدر نہیں۔ ۱۲

ع ٥ ٩ ١١

بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ
بعض سے آزمایا تاکہ وہ لوگ کہیں کہ ہائیں کیا یہ لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے اپنا فضل وکرم کیا ہے (یہ تو سمجھے
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
کہ) کیا خدا شکر گذاروں کو بھی نہیں جانتا، اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تمہارے
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى
پاس آئیں تو (تم) سلام علیکم (تم پر خدا کی سلامتی) کہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ
کرلی ہے، بیشک تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اس کے بعد پھر توبہ
ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَ
کرلے اور اپنی حالت کی اصلاح کرلے (تو خدا) اس کا گناہ بخش دے گا کیونکہ وہ تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اور
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع
ہم (اپنی آیتوں کو یوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ گنہگاروں کی راہ (سب پر) کھل جائے ٦ ع ٥ ١٢
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
(اور وہ اس پر نہ چلیں) (اے رسول) تم کہہ دو کہ مجھے اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں
اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا
کی عبادت کروں جن کو تم پوجا کرتے ہو (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہاری (نفسانی) خواہشوں پر چلنے کا نہیں
مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ
(ورنہ) پھر تو میں گمراہ ہو جاؤں گا، اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں گا، تم کہہ دو کہ میں اپنے پروردگار کی طرف
بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا (تو) تم جس کی جلدی کرتے ہو (عذاب) وہ کچھ میرے پاس اختیار
يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ
میں (تو) نہیں حکومت تو صرف خدا ہی کے لئے ہے وہ تو حق (حق) بیان کرتا ہے اور وہ تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے (ان
عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ
لوگوں سے) کہہ دو کہ جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو اگر وہ میرے پاس (اختیار) میں ہوتا تو میرے اور تمہارے
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا
درمیان کا فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں

يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ
جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اس کو (بھی) وہی جانتا ہے
مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ
اور کوئی پتہ بھی نہیں کھڑکتا، مگر وہ اسے ضرور جانتا ہے (اور نہ) زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ
اور نہ کوئی ہری نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ نورانی کتاب (لوحِ محفوظ) میں موجود ہے وہی (خدا)
الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ
ہے جو تمھیں رات کو (نیند میں ایک طرح پر دنیا سے) اٹھا لیتا ہے) اور جو کچھ تم نے دن کو کیا ہے جانتا ہے
ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ
پھر تمھیں دن کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ زندگی کی وہ میعاد جو (اس کے علم میں) معین ہے پوری کی جائے پھر (تو آخر)
مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ
تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے پھر جو کچھ تم دنیا میں (بھلا یا برا) کرتے ہو تمھیں بتا دے گا، وہ اپنے بندوں پر
الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى
غالب ہے، وہ تم لوگوں پر نگہبان (فرشتے تعینات کر کے) بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو
اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا
موت آئے تو ہمارے فرستادہ (فرشتے) اس کو (دنیا سے) اٹھا لیتے ہیں[1] اور وہ (ہمارے تعمیل حکم میں ذرا بھی)
يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا
کوتاہی نہیں کرتے، پھر یہ لوگ اپنے سچے مالک خدا کے پاس واپس بلالیے گئے، آگاہ ہو کہ حکومت
لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ
خاص اسی کے لیے ہے اور وہ سب سے زیادہ حساب[2] لینے والا ہے۔ (اے رسول) ان سے پوچھو کہ تم کو
مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ
خشکی اور تری کے (گھٹا ٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا ہے، جس سے تم گڑ گڑا کر اور چپکے (چپکے)
لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾
دعائیں مانگتے ہو کہ اگر وہ ہمیں (اب کی دفعہ) اس بلا سے چھٹکارا دے تو ہم ضرور اس کے شکر گذار بندے ہو کر رہیں گے
قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ
تم کو ان مصیبتوں سے اور ہر بلا سے خدا تمھیں نجات دیتا ہے (مگر افسوس) اس پر بھی تم شرک

[1] حضرتِ رسولؐ فرماتے ہیں کہ شبِ معراج جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک تختی اس کے سامنے رکھی ہے۔ اس میں وہ کچھ دیکھ رہا ہے، اور وہ اس قدر ترش رو ہے کہ باوجودیکہ تمام فرشتے مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور ہنس پڑے، مگر وہ اپنی حالت پر رہا۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولے ملک الموت، جب سے پیدا ہوا ہے کبھی ہنسا نہیں۔ میں اس کے قریب گیا اور پوچھا کہ اگر دو شخصوں کے مرنے کا ایک ہی وقت ہو، اور ایک مغرب میں اور دوسرا مشرق میں تو تم کیوں کر انکی روحیں قبض کر دگے۔ کہنے لگا ہر شخص کی موت اس تختی میں لکھی ہوئی ہے، اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کسی کی ہتھیلی یا دسترخوان کہ اس کے سامنے بچھا ہوا ہو اور وہ اس سے جو چیز چاہے اٹھا لے اور جو چیز چاہے رکھ دے۔ ۱۲

ع ۷
۵
۱۳

[2] حضرت علیؑ سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم اتنی مخلوقات کا حساب کیوں کر ایک دفعہ لے گا۔ آپ نے فرمایا۔ جس طرح وہ سب کو ایک دفعہ روزی دیتا ہے، اسی طرح سب کا ایک دفعہ حساب بھی لے گا۔ ۱۲

تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ

کرتے ہی جاتے ہو۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو وہ اس پر اچھی طرح قابو رکھتا ہے کہ (اگر چاہے تو) تم پر

عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

عذاب تمہارے (سر کے) اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (اٹھا کر کھڑا کرے) یا ایک

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزا چکھا دے ذرا غور کرو

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ

ہم کس کس طرح اپنی آیتوں کو الٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں اور اسی (قرآن) کو تمہاری

وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ

قوم نے جھٹلا دیا حالانکہ وہ برحق ہے (اے رسولؐ) تم ان سے کہو کہ میں تم پر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں۔ ہر خبر کے (ظہور) کا

مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

ایک خاص وقت مقرر ہے اور عنقریب ہی تم جان لوگے۔ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو تمہاری آیتوں میں

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

بیہودہ بحث کر رہے ہیں تو ان (کے پاس) سے ٹل جاؤ، یہاں تک کہ وہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات میں

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا

بحث کرنے لگیں، اور اگر (ہمارا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم

تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى

لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا ؎۱۔ اور ایسے لوگوں کے (حساب کتاب)

الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ

کی جواب دہی کچھ پرہیزگار لوگوں پر تو ہے نہیں مگر (صرف نصیحتاً) یاد دلانا (چاہیے)

ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ

تاکہ یہ لوگ بھی پرہیزگار بنیں۔ اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا

لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ

ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو چھوڑ دو اور (موقعہ موقعہ سے) (قرآن کے

تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ذریعے سے) ان کو نصیحت کرتے رہو (تا) ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے کرتوت کی بدولت مبتلائے بلا ہو جائے (کیونکہ اس وقت) تو خدا

؎۱ اس سے صاف واضح ہے کہ بُری صحبت سے ہر شخص کو پرہیز کرنا چاہیے۔ اگرچہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہو۔ اس وجہ سے یہ مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے، سچ ہے۔ ؎
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند
۱۲ ۱۲ ۱۲

بیہودہ بحث سے کنارہ رہو

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيعٌ ۚ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ
کے سوا اسکا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ سفارشی اور اگر وہ (اپنے گناہوں کے عوض) سارے (جہان کا)
مِنْهَا ۗ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۖ لَهُمْ شَرَابٌ
بدلہ دے تو بھی ان میں سے ایک نہ لیا جائیگا۔ یہ لوگ اپنی کرنی کی بدولت مبتلائے بلا ہوئے ہیں انکو پینے کے
مِّنْ حَمِيمٍ وَّعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ
لئے کھولتا ہوا گرم پانی (ملے گا) اور (ان پر) دردناک عذاب ہوگا کیوں کہ وہ کفر کیا کرتے تھے (اے رسولؐ)
أَنَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا
ان سے پوچھو تو کہ کیا ہم لوگ خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں سے مناجات کریں جو نہ تو ہمیں نفع پہنچا سکتے
وَنُرَدُّ عَلٰٓى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي
ہیں نہ ہمارا کچھ بگاڑ ہی سکتے ہیں اور جب خدا ہماری ہدایت کر چکا اس کے بعد اُلٹے پاؤں کفر کی طرف
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحٰبٌ
اس شخص کی طرح پھر جائیں جسے شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران (پریشان) ہو (کہ کہاں
يَّدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ
جائے کیا کرے) اور اس کے کچھ رفیق ہوں کہ اسے راہِ راست کی طرف پکارتے رہ جائیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آؤ اور وہ
الْهُدٰى ۖ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا
ایک نہ سنے (اے رسول) تم کہدو کہ ہدایت تو بس خدا کی ہدایت ہے اور ہمیں تو حکم دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار خدا کے فرمانبردار بنے
الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوهُ ۚ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾ وَ
ہیں اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس کے حضور میں تم سب کے سب حاضر کئے جاؤ گے
هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ
وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے (ٹھیک ٹھیک) بہتیرے آسمان و زمین پیدا کیے اور جس دن (کسی چیز کو)
يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ
کہتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے اس کا قول سچا ہے اور جس دن صور پھونکا
يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ
جائیگا (اس دن) خاص اسی کی بادشاہت ہوگی (وہی) غائب و حاضر سب کا جاننے والا ہے اور وہی دانا واقف کار
الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ
ہے (اے رسولؐ) اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے (منہ بولے) باپ [1] آزر سے کہا کیا

ع ١٠ ١٤

[1] اس سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آذر سچ مچ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ تھا، حالانکہ ایسا نہیں تھا، بلکہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس نے پالا تھا اس وجہ سے آپ اسے باپ کہا کرتے تھے اور وہ آپ کا چچا یا نانا تھا۔ خدا نے بھی آپ کے قول کی حکایت کر دی ہے ورنہ آپ کے والد کا نام تارخ تھا، اسی وجہ سے جو نسب نامے انجیل و توریت میں انبیاء کے مذکور ہیں اس میں آذر کا نام نہیں تارخ کا ہے۔ ١٢ ١٢ ١٢

الثلثة

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٨٧﴾

میں سے (بہتوں کو) اور اُن کو منتخب کیا اور انھیں سیدھی راہ کی ہدایت کی (دیکھو) یہ

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

خدا کی ہدایت ہے اپنے بندوں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰٓئِكَ

اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا (دھرا) سب اکارت جاتا۔ یہ (پیغمبر) وہ

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ

لوگ تھے جن کو ہم نے (آسمانی) کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی، پس اگر یہ لوگ اسے

بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾

بھی نہ مانیں تو (کچھ پروا نہیں) ہم نے تو اس پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو (انکی طرح) انکار کرنیوالے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ

نہیں (یہ اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کی خدا نے ہدایت کی، پس تم بھی اُن کی ہدایت کی پیروی کرو

لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ١٠ ع ٨ ١٦

(اے رسولؐ ان سے) کہو کہ میں تم سے اس (رسالت) کی مزدوری کچھ نہیں چاہتا یہ تو سارے جہان کیلئے نصیحت ہے، اور بس

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور ان لوگوں (یہود) نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے نہ کی اس لئے کہ ان لوگوں نے (بیہودہ پن سے)

عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ

یہ کہہ دیا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل ہی نہیں کیا (اے رسول) تم پوچھو تو کہ پھر وہ کتاب جسے موسیٰ لے کر آئے تھے

جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ

کس نے نازل کی۔ جو لوگوں کے لئے روشنی اور (از سر تا پا) ہدایت (ہی ہدایت) تھی جسے تم لوگوں نے الگ الگ

قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا

کرکے کاغذی ورق بنا ڈالے اور اس میں کا کچھ حصہ (جو تمہارے مطلب کا ہے) تو ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے کو (جو خلاف مدعا ہے) چھپاتے ہو حالانکہ

لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ

(اسی کتاب کے ذریعہ) تمھیں وہ باتیں سکھائی گئیں جنھیں نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا (اے رسول) تو جواب میں (تم خود ہی) کہہ دو کہ خدا نے (نازل فرمائی) اسکے بعد انھیں چھوڑ دو کہ (پڑے جھک مارا کریں)

فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

خدا نے (نازل فرمائی) اسکے بعد انھیں چھوڑ دو کہ (پڑے جھک مارا کریں) اپنی توتو میں میں میں کھیلتے پھریں اور یہ (قرآن) بھی وہ کتاب ہے جسے ہم نے بابرکت

مُصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی

نازل کیا اور اس اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو اس کے سامنے (پہلے سے) موجود ہے اور (اس واسطے) نازل کیا ہی) تاکہ

وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ

تم (اس کے ذریعہ سے) اہل مکہ اور اس کے اطراف کے رہنے والوں کو (خوف خدا سے) ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو

بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

اس پر (بے تامل) ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی اپنی نماز میں بھی پابندی کرتے ہیں، اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ

جو خدا پر جھوٹ (موٹ) افترا کر کے کہے کہ ہمارے پاس [1] وحی آئی ہے حالانکہ اس کے پاس وحی وغیرہ کچھ بھی

یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ

نہیں آئی یا وہ شخص دعوے کرے [2] کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا ہے ویسا میں بھی (ابھی) عنقریب نازل

اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ

کیے دیتا ہوں اور (اے رسول) کاش تم دیکھتے کہ یہ ظالم موت کی سختیوں میں پڑے ہیں اور

الْمَلٰٓئِکَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَکُمْ ؕ اَلْیَوْمَ

فرشتے ان کی طرف (جان نکالنے کے واسطے) ہاتھ لپکا رہے ہیں (اور کہتے جاتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو آج ہی تو

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ

تم کو رسوائی کے عذاب کی سزا دی جائے گی کیوں کہ تم خدا پر ناحق (ناحق) جھوٹ جوڑا

غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ

کرتے تھے اور اس کی آیتوں کو (سن کر ان) سے اکڑا کرتے تھے، اور آخر تم ہمارے پاس

جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَکْتُمْ

اسی طرح تنہا [3] آئے (نا) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، اور جو (مال و اولاد) ہم نے

مَّا خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِکُمْ ۚ وَمَا نَرٰی مَعَکُمْ شُفَعَآءَکُمُ

تم کو دیا تھا وہ سب اپنے پس پشت چھوڑ آئے اور تمہارے ان سفارش کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھتے

الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْکُمْ شُرَکٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ

جن کو تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہاری (پرورش وغیرہ) میں (ہمارے) ساجھے دار ہیں اب تو تمہارے باہمی تعلقات منقطع

وَضَلَّ عَنْکُمْ مَّا کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ

ہو گئے اور جو کچھ تم خیال کرتے تھے وہ سب تم سے غائب ہو گئے، خدا ہی تو کھولنے والا ہے

---

[1] جس طرح مسیلمہ کذاب جھوٹے فقرے گھڑ گڑ کہتا پھرتا تھا کہ میرے پاس وحی نازل ہوتی ہے یا اسود عنسی کہتا کہ ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے تعلیم کرتا ہے۔ ۱۲

[2] عبداللہ ابن سرح حضرت عثمان کا دودھ شریک بھائی حضرت رسول کی وحی کا کاتب تھا اور کبھی کبھی شرارت سے غفور رحیم کی جگہ حکیم علیم لکھ دیا کرتا جب لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الایۃ نازل ہوئی تو اس کو انسان کی حالت پر سخت تعجب ہوا تو اس کی زبان پر رسول کے فرمانے کے قبل فتبارک اللہ احسن الخالقین نقل کیا آپ نے اس سے فرمایا کہ اس کو بھی لکھ یہ بھی قرآن اور وحی ہے اس نے لکھنے کو تو لکھا مگر شک میں پڑ گیا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ سچے ہیں کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے تو مجھ پر بھی آتی ہے۔ اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو میں بھی ان کی طرح قرآن بیان کر سکتا ہوں، غرض وہ مرتد ہو گیا اور اہل کتاب کے پاس جا کر کہنے لگا کہ مجھے محمدؐ کا حال معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے جی سے بنا لیتے ہیں اور وحی کا دعوے کرتے ہیں اس ناشائستہ حرکت پر آپ نے اُسے مدینہ سے نکلوا دیا اور رشید حضرت عثمان نے سفارش کی مگر آپ نے نہ دیا آخر یہی شخص حضرت عثمان کے زمانے میں مصر کا حاکم ہوا۔

عبداللہ ابن ابی سرح کا قصہ

[3] جب حضرت رسولؐ نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین کے سامنے اس آیت کو پڑھا تو آپ نے پوچھا کہ بیٹا! فرادیٰ سے کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا برہنہ۔ حضرت فاطمہ نے پوچھا کیا لوگ قیامت میں ننگے محشور ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سنتے ہی مارے غیرت کے حضرت فاطمہ نے ایک چیخ ماری اور بے اختیار رونے لگیں تو آپ نے دعا کی خداوندا ان کو اپنی قبر سے برہنہ نہ اٹھانا اور پھر اس خیال سے حضرت رسولؐ نے ان کو اپنی عبا کا کفن دیا۔ ۱۲

۱۱ ع ۴ ۱۷

اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ
چاہتا تو یہ لوگ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان لوگوں کا نگہبان تو بنایا نہیں ہے اور
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
نہ تم ان کے ذمہ دار ہو اور یہ (مشرکین) جن کی اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں انھیں تم برا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ
نہ کہا کرو ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے بُرا بھلا کہہ بیٹھیں گے (اور لوگ اپنی خواہش نفسانی کے
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ
اس طرح (پابند ہوئے کہ گویا) ہم نے خود ہر گروہ کے اعمال ان کو سنوار کر اچھے کر دکھائے پھر انھیں تو آخر کار اپنے
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب دنیا میں جو کچھ کر رہے تھے خدا انھیں بتا دے گا، اور ان لوگوں نے خدا کی
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
سخت سخت قسمیں [1] کھائیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے اے رسول
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا
تم کہو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں اور تمھیں کیا معلوم یہ یقینی بات ہے کہ جب بھی معجزہ آئے گا تو بھی
يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا
یہ ایمان نہ لائیں گے، اور ہم ان کے دل اور ان کی آنکھیں الٹ پلٹ دیں گے جس طرح یہ لوگ قرآن پر پہلی
بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾
مرتبہ ایمان نہیں لائے اور ہم انھیں ان کی سرکشی کی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ سرگرداں رہیں ۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى
اور اے رسول، سچ تو یوں ہے کہ ہم اگر ان کے پاس فرشتے بھی نازل کرتے اور ان سے مردے بھی باتیں کرنے
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا
لگتے اور تمام (مخفی) چیزیں (جیسے جنت و نار وغیرہ) گروہ گروہ ان کے سامنے لا کھڑے کرتے تو بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَ
مگر جب اللہ چاہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے اور اے رسول جس طرح یہ کفار تمہارے دشمن ہیں (اسی طرح
كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
گویا) ہم نے (خود آزمائش کے لئے) شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا وہ لوگ

[1] ایک مرتبہ کفار قریش نے حضرت رسولؐ سے کہا آپ خود کہتے ہیں کہ موسیٰ نے پتھر سے چشمے نکالے۔ عیسیٰ نے مردے زندہ کئے، صالح نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی، بھلا آپ بھی تو کچھ دکھائے آپ نے پوچھا تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ وہ بولے کوہ صفا سونے کا ہو جائے۔ آپ نے پوچھا اگر ہو جائے تو ایمان لاؤ گے، وہ بولے ضرور اور اس پر سخت سے سخت قسمیں بھی کھائیں یہ سن کر آپ دُعا کرنا ہی چاہتے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کا پیغام پہنچا یا کہ میں تمہاری دعا سے اس پہاڑ کو سونا بنا دوں گا مگر یہ یاد رہے کہ اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہ لائے تو سخت سے سخت عذاب نازل کر کے انکی بیخ کنی کر دوں گا۔ اب تم جس شق کو چاہو اختیار کرو، آپ نے ان کی حالت پر غور کر کے اس سے درگذر کی ۱۲۔

ع ١٠ ۔ ١٣ ۔ ١٩

الجزء الثامن

وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ

ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں اور اگر

غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرنے پاتے تو ان کو اور ان کی افتراپردازیوں

يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کو چھوڑ دو۔ اور (یہ سرگوشیاں اس لئے تھیں) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لائے

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾

ان کے دل ان (کی شرارت) کی طرف مائل ہوجائیں اور انہیں پسند کریں تاکہ جو جو افتراپردازیاں لوگ کرتے ہیں وہ بھی کرنے لگیں

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ

کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو ثالث تلاش کروں حالانکہ وہ ہی خدا ہے جس نے تمہاری

الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ

پاس واضح کتاب نازل کی ، اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

یہ (قرآن بھی) تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق نازل کیا گیا ہے، تو تم (کہیں) شک کرنے والوں میں سے

الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ

نہ ہوجانا۔ اور سچائی اور انصاف میں تو تمہارے پروردگار کی بات پوری ہوگئی، کوئی

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ

اس کی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہی بڑا سننے والا واقف کار ہے ، اور (اے رسولؐ)

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ

دنیا میں تو بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے کہنے پر چلو تو تم کو خدا کی راہ سے بھکا دیں

اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

یہ لوگ تو صرف اپنے خیالات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا

يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ

کرتے ہیں۔ (تم کیا جانو) جو لوگ اس کی راہ میں بہکے ہوئے ہیں اُن کو (کچھ) خدا ہی خوب

سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ

جانتا ہے، اور وہ تو ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے۔ تو اگر تم اس کی آیتوں پر

اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ بِاٰیٰتِہٖ مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا

ایمان رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر (وقت ذبح) خدا کا نام لیا گیا ہو اسی کو [1] کھاؤ، اور تمھیں کیا

لَکُمۡ اَلَّا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا ذُکِرَ اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَ قَدۡ

ہو گیا ہے کہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں سے نہیں کھاتے ہو حالانکہ جو چیزیں اُس نے تم پر

فَصَّلَ لَکُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَیۡکُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ

حرام کر دی ہیں وہ تم سے تفصیلاً بیان کر دی ہیں مگر (ہاں) جب تم مجبور ہو تو البتہ (حرام بھی کھا سکتے ہو)

اِلَیۡہِ ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا لَّیُضِلُّوۡنَ بِاَہۡوَآئِہِمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ

اور بہت سے تو خواہ مخواہ اپنی نفسانی خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے (لوگوں کو) بہکا دیتے ہیں

اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوۡا ظَاہِرَ

اور تمھارا پروردگار تو حق سے تجاوز کرنے والوں سے خوب واقف ہے۔ (اے لوگو) ظاہری اور باطنی

الۡاِثۡمِ وَ بَاطِنَہٗ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَیُجۡزَوۡنَ

گناہ (دونوں) کو (بالکل) چھوڑ دو جو لوگ گناہ کرتے ہیں انھیں اپنے اعمال کا عنقریب ہی

بِمَا کَانُوۡا یَقۡتَرِفُوۡنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ لَا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ

بدلا دیا جائے گا اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا نام نہ لیا گیا اس میں سے مت کھاؤ (کیوں کہ) یہ

اسۡمُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَ اِنَّہٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ

بے شک بدچلنی ہے، اور شیاطین تو اپنے ہوا خواہوں کے دل میں وسوسہ ڈالا ہی

لَیُوۡحُوۡنَ اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓئِہِمۡ لِیُجَادِلُوۡکُمۡ ۚ وَ اِنۡ اَطَعۡتُمُوۡہُمۡ

کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تم سے (بیکار بیکار) جھگڑے کیا کریں اور اگر (کہیں) تم نے اُن کا کہنا مان لیا تو

اِنَّکُمۡ لَمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَ مَنۡ کَانَ مَیۡتًا فَاَحۡیَیۡنٰہُ وَ

(سمجھ رکھو کہ) بے شبہ تم بھی مشرک ہو۔ کیا جو شخص (پہلے) مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور

جَعَلۡنَا لَہٗ نُوۡرًا یَّمۡشِیۡ بِہٖ فِی النَّاسِ کَمَنۡ مَّثَلُہٗ

اس کے لئے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں بے تکلف چلتا پھرتا ہے اس شخص کا سا ہو سکتا

فِی الظُّلُمٰتِ لَیۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ زُیِّنَ

جس کی یہ حالت ہو کہ (ہر طرف سے) اندھیروں میں الجھا ہوا ہے (کہ) وہاں سے کسی طرح نکل نہیں سکتا (اسطرح

لِلۡکٰفِرِیۡنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ کَذٰلِکَ جَعَلۡنَا

مومنوں کے واسطے ایمان آراستہ کیا گیا) اسطرح کافروں کے واسطے انکے اعمال (بد) آراستہ کر دئے گئے ہیں (کہ بھلا ہی بھلا نظر آتا ہی)

(حرمتِ مردار)

[1] کفارِ مکہ مُردار کھاتے اور جب انھیں کوئی اس ناشائستہ حرکت پر کچھ کہتا تو وہ اُلٹے مسلمانوں ہی پر اعتراض کرتے کہ واہ جسے تم لوگ [illegible] ڈالتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جسے خدا نے مارا ہے اسے نہیں کھاتے، اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دیا ہے۔ اگرچہ اس آیت میں خدا نے وجہ بیان نہیں کی، کیوں کہ خدا کا حکم ہی کافی ہے۔ مگر بعض مصلحت تو بالکل واضح ہے کہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے سے شرک کی جڑ کٹتی ہے۔ اس کے علاوہ مردہ جانور کھانے سے طبی قاعدے کے موافق بہت سے نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ ١٢

(حضرت حمزہ کا ایمان لانا اور ابوجہل)

[2] ایک دفعہ ابوجہل نے حضرتِ رسولؐ کے ساتھ بے ادبی کی اور حضرت امیر حمزہ شکار پر تھے، جب واپس آئے اور خبر معلوم ہوئی تو غصہ میں ابوجہل کے سر پر ایک کمان ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا، اور حضرتِ حمزہ اسی وقت ایمان لائے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی گویا نورانی زندہ حضرت حمزہ ہیں اور تاریکی میں گرفتار ابوجہل، اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت عمار اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی، بہرحال شانِ نزول اس کی خاص موقع کے لئے ہے مگر عام مومنین و کفار اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ ١٢

ع ١٤ / ١١ / ١

فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا

اور (جس طرح مکہ میں ہے) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے قصور داروں کو سردار بنایا تاکہ ان میں مکاری کیا کریں

يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

اور وہ لوگ جو کچھ بھی مکاری کرتے ہیں اپنے ہی حق میں برا کرتے ہیں اور سمجھتے تک نہیں، اور جب ان کے

جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ

پاس کوئی نشانی (نبی کی تصدیق کے لئے) آتی ہے تو کہتے ہیں جب تک ہم کو خود دیسی چیز (وحی وغیرہ) نہ دیجائیگی جو

مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ

پیغمبران خدا کو دی گئی ہے اس وقت تک تو ہم ایمان نہ لائیں گے اور خدا جہاں (جس دل میں) اپنی پیغمبری

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

قرار دیتا ہے اس (کی قابلیت وصلاحیت) کو خوب جانتا ہے جو لوگ (اس جرم کے) مجرم ہیں ان کو عنقریب ان کی

عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ

مکاری کی سزا میں خدا کے یہاں بڑی ذلت اور سخت عذاب ہوگا، تو خدا جس شخص کو

اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ

راہِ راست دکھانا چاہتا ہے اُس کے سینے کو اسلام (کی ودیعت) کے واسطے (صاف اور)

يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا

کشادہ کردیتا ہے اور جس کو گمراہی کی حالت میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ اور

كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ

دشوار گزار [1] کر دیتا ہے گویا (قبول ایمان) اس کے لئے آسمان پر چڑھنا ہے، جو لوگ ایمان

الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ

نہیں لاتے خدا ان پر برائی کو اسی طرح مسلط کر دیتا ہے، اور (اے رسولؐ) یہ (اسلام) تمھارے

رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پروردگار کا (بنایا ہوا) سیدھا راستہ ہے، عبرت حاصل کرنے والوں کے واسطے ہم نے اپنی آیات

يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ

تفصیلاً بیان کردئیے ہیں، ان کے واسطے ان کے پروردگار کے یہاں امن او رچین کا گھر (بہشت ہے) اور دنیا میں جو

وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

کارگزاریاں انھوں نے کی تھیں اس کے عوض خدا ان کا سرپرست ہوگا۔ اور (اے رسولؐ وہ دن یاد دلاؤ) جس دن خدا سب لوگوں کو جمع کریگا

وقف لازم

وقف منزل

[1] جب یہ آیت نازل ہوئی اور بعض اصحاب نے اس کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا جو ایمان لاتا ہے خدا اس کے دل کو روشن و منور کر دیتا ہے، اور کفار کے دل تاریک اور دھندلے رہتے ہیں۔ کسی نے پوچھا، اس کی پہچان کیا ہے، فرمایا ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا غرور کے گھر سے کنارہ کش رہنا اور مرنے پر ہر وقت مستعد رہنا، نورانی قلب کی نشانی ہے۔ ۱۲

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ
اور شیاطین سے فرمائیگا اے گروہ جنات تم نے تو بہتیرے آدمیوں کو بہکا بہکا کر اپنی جماعت بڑی کرلی اور آدمیوں سے جو
اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ
لوگ ان شیاطین کے دنیا میں دوست تھے کہیں گے اے ہمارے پالنے والے (دنیا میں) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل
وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ
کیا اور اپنے کیے کی سزا پانے کو جو وقت تو نے ہمارے لیے معین کیا تھا اب ہم اپنے اس وقت (قیامت) میں پہنچ گئے خدا اس کے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ
جواب میں فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے اور اسمیں ہمیشہ رہوگے مگر جسے خدا چاہے (نجات دے) بیشک تیرا پروردگار حکمت والا
عَلِيْمٌ ۝۱۲۸ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا
واقف کار ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا ان کے
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۲۹ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ
کرتوتوں کی بدولت سرپرست بنائیں گے۔ پھر ہم پوچھیں گے کہ کیوں اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس
يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَ
تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے ہماری آیتیں بیان کرتے اور تمہیں تمہارے اس روز قیامت کے پیش
يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي
آنے سے ڈراتے۔ وہ سب عرض کریں گے بیشک آئے تھے۔ ہم خود اپنے اوپر آپ اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں
اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا
اور ان کو دنیا کی چند روزہ زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا اور ان لوگوں نے اپنے خلاف آپ گواہی
عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۱۳۰ ذٰلِكَ اَنْ
دی کہ بیشک سب کے سب کافر تھے یہ پیغمبروں کو بھیجنا اس وجہ سے تھا کہ تمہارا پروردگار کبھی بستیوں
لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
کو ظلم و زبردستی سے وہاں کے باشندوں کے غفلت کی حالت میں ہلاک نہیں
غٰفِلُوْنَ ۝۱۳۱ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ
کیا کرتا اور جس نے جیسا بھی کیا ہے اسی کے موافق ہر ایک کے درجات ہیں اور
بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۲ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ
جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں اور تمہارا پروردگار بے پروا رحم والا ہے

ؔ۱ آدمی میں اگرچہ برا بھی بری صفت کا مادہ ہے، مگر پھر بھی ہر نیکی اور شرارت سے خالی پیدا ہوا ہے، اسی وجہ سے جب خدا نے انبیاء کو نیکی کی طرف مائل کرنے کو بھیجا تو شیطان کو بدی کی طرف مائل کرنے کو تاکہ دونوں پلے برابر رہیں اور خدا پر کوئی الزام نہ آئے اور پھر اچھا برا بتا کر ہر کام کا ہمیں اختیار دیدیا۔

ؔ۲ جن لوگوں نے شیطان کی تابعداری کی ان کی اور شیطانوں کی بروز قیامت خداوند عالم جرح و توبیخ کرے گا تو شیطان یہ کہہ کر الگ ہوجائے گا کہ ہم نے تو کچھ ان پر زبردستی نہیں کی تھی۔ مگر حضرت انسان سے کچھ بن نہ پڑے گا اور کہیں گے کہ واقعی شیاطین ہم سے یہ فائدہ اٹھایا کہ ان کی جماعت بڑھی۔ ہم ان کے گویا غلام بنے رہے۔ اور ہم نے یہ فائدہ اٹھایا کہ خواہش نفسانی اور دنیا کی لذتوں کی راہیں سیکھیں غرض اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد خدا سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔ ۱۲

ع ۱۵ ۸ ۲

إِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ

اگر چاہے تو تم سب کو (دنیا سے) اُٹھا لے جائے اور تمھارے بعد جس کو چاہے تمھارا جانشین

كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا

بنائے جس طرح آخر تمھیں دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا، بیشک جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ایک

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يٰقَوْمِ

(ایک دن) آنے والی ہے اور تم اُس کے لانے میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے (اے رسول تم ان سے) کہو کہ اے میری

اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ

قوم تم بجائے خود جو چاہو کرو میں (بھی بجائے خود) عمل کر رہا ہوں۔ پھر عنقریب تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

دار آخرت (بہشت) کس کے لئے ہے (تمھارے لئے یا ہمارے لئے) اور ظالم لوگ تو ہرگز کامیاب نہوں گے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور یہ لوگ خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں سے حصہ قرار دیتے ہیں اور اپنے خیال کے

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَاۗىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ

موافق کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کا (حصہ) ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا (یعنی جن کو ہم نے خدا کا شریک بنایا)

لِشُرَكَاۗىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ

پھر جو خاص اُن کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا تک نہیں پہنچنے کا اور جو حصہ خدا کا ہے لہ وہ اس کے شریکوں

يَصِلُ اِلٰى شُرَكَاۗىِٕهِمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ

تک پہنچ جائے گا، یہ کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں، اور اسی طرح بہت سے

زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاۗؤُهُمْ

مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنے بچوں کے مار ڈالنے ٢ہ کو اچھا کر دکھایا

لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

ہے، تاکہ انھیں (ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور اُن کے سچے دین کو ان پر خلط ملط

مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ

کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ (ایسا کام) نہ کرتے تو تم (اے رسولؐ) ان کو اور ان کی

اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ڰ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَاۗءُ

افترا پردازیوں کو (خدا پر) چھوڑ دو۔ اور یہ لوگ اپنے خیال کے موافق کہنے لگے کہ یہ چوپائے اور کھیتی اچھوتی ہے ان کو

لہ عرب کے مشرکین زکوٰۃ کے عوض جو حصہ خیرات کے واسطے نکالتے تو اپنے کھیتوں میں خط کھینچ کر خدا کا اور اپنے بتوں کا حصہ الگ الگ کر دیتے اسی طرح چوپایوں میں بھی، لیکن اگر بعد کو معلوم ہوتا کہ خدا کے حصہ کا جانور مثلاً موٹا تازہ ہو گیا تو اس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے، لیکن بتوں کی نیاز کی اچھی چیز کو خدا کی طرف نہ بدلتے اور خدا کے حصہ سے مہمانوں اور محتاجوں کو کھلاتے تھے، اور بتوں کے حصے خاص بُت خانے کے پجاریوں کے ہوتے، اور اگر اتفاقاً خدا کے نیاز کی چیز بتوں کے حصے میں جا پڑتی تو اُسے فوراً اٹھا لیتے، اور اگر بتوں کی چیز خدا کے حصے میں جا پڑتی تو اسے فوراً اٹھا لیتے۔ ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیتیں نازل کی ہیں۔ ١٢

٢ہ عرب کے ایام جاہلیت کے بُرے عادات و اطوار کی تو کوئی حد نہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی تھا کہ ان میں سے کسی کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو لوگ اس کی ملامت کرتے تھے اور وہ ننگ و عار کے مارے اُسے مار ڈالتا تھا، یا زندہ درگور کر دیتا، یا، پجاریوں کے بہکانے سے بتوں کے آگے بھینٹ چڑھا دیتا، اور اپنے خیال میں اسے بہت اچھا کام سمجھتا۔

بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا
اس کے جسے ہم چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا اور ان کا یہ بھی خیال ہے کہ) کچھ چار پائے ایسے ہیں جن کی پیٹھ
یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ
پر سواری یا لادنا حرام کیا گیا ہے اور کچھ چار پائے ایسے ہیں جن پر (وقتِ ذبح) خدا کا نام تک نہیں لیتے (اور پھر یہ ڈھکوسلے
بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝١٣٨ وَ قَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ
خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں) یہ سب خدا پر افترا اور بہتان[1] ہے، خدا انکے افترا پردازیوں کی بہت جلد سزا دے گا اور کفار یہ بھی کہتے ہیں
الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزْوَاجِنَا ۚ
کہ جو بچہ (وقتِ ذبح) ان جانوروں کے پیٹ میں ہو[2] (جنھیں ہم نے بتوں کے نام پر چھوڑا) اور زندہ پیدا ہو تو
وَ اِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ
صرف ہمارے مردوں کے لئے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مرا ہوا ہو تو سب کے سب اس میں
وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝١٣٩ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ
شریک ہیں، خدا عنقریب ان کی بات بنانے کی سزا دیگا، بیشک وہ حکمت والا اور واقف کار ہے، بیشک جن لوگوں
قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا
نے اپنی اولاد کو بے سمجھے بوجھے بے وقوفی سے مار ڈالا اور جو روزی خدا نے انھیں دی تھی اُسے خدا پر افترا
رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا
بہتان باندھ باندھ کر اپنے اوپر حرام کر ڈالا وہ سخت گھاٹے میں ہیں، یہ یقیناً راہِ حق سے بھٹک گئے اور
مُهْتَدِیْنَ ۝١٤٠ ع وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ
ہدایت پانے والے تھے بھی نہیں۔ اور وہ تو وہی خدا ہے جس نے بہت سے باغ پیدا کئے (جن میں مختلف اقسام کے درخت
وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ
ہیں کچھ تو انگور کی طرح ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے اور کچھ بے چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جس کے پھل
وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ
(مزے میں) مختلف قسموں کے ہیں اور زیتون اور انار (بعض تو صورت رنگ اور مزے میں) ملتے جلتے اور (بعض) بے
كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ
میل (لوگو) جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کا پھل کھاؤ، اور ان چیزوں کے کاٹنے کے دن خدا کا حق[3] (زکوٰۃ)
وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝١٤١ وَ مِنَ
دیدو اور خبردار فضول خرچی[4] نہ کرو کیوں کہ وہ (خدا) فضول خرچوں کو ہرگز الفت نہیں رکھتا، اور چار پایوں

[1] خلاصہ یہ ہے کہ نیاز کے جانور ان لوگوں نے تین قسم کے ٹھہرا رکھے تھے۔ ایک تو وہ جسے کوئی نہ کھاتا، دوسرے وہ کہ جن کی پیٹھ پر نہ سواری کرتے نہ بوجھ لادتے۔ تیسرے وہ جسے بتوں کے آگے بھینٹ چڑھاتے اور خدا کا نام تک نہ لیتے، اور طرّہ یہ کہ ان سب حرکتوں کو خدا ہی کی طرف منسوب کرتے۔ ۱۲

[2] بتوں کی نیاز کے جانوروں کو اگر کہیں بچہ ہوتا تو صرف مرد ہی اسکے مستحق سمجھے جاتے، عورتیں محروم کیونکہ بت خانوں اور شوالوں کی خدمت مرد ہی کیا کرتے، اور یہ گویا اس کی اجرت تھی۔ ۱۲

[3] اس سے زکوٰۃِ واجبی مقصود نہیں ہے، بلکہ مستحب صدقہ، کیوں کہ زکوٰۃ مدینہ میں واجب ہوئی ہے، اور یہ آیت مکی ہے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ کاٹنے کے دن غریب اور محتاجوں کو بھی اس میں سے کچھ دے دو۔ ۱۲

[4] ثابت بن قیس نے ایک سال پانچ سو درخت خرما کے میوے خدا کی راہ میں دیدیے اور اپنے اور اپنے عیال کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اور تنگ دست اور محتاج بن بیٹھا۔ اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

ع ١٦ ١١ ٣

الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ

میں کو کچھ لو بوجھ اٹھانے والے (بڑے بڑے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے چھوٹے) پیدا کیے خدا

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾

نے جو تمھیں روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) وہ تو یقیناً تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ

(خدا نے نر و مادہ) ملا کر آٹھ (قسم کے) جوڑے[1] پیدا کیے ہیں بھیڑ سے (نر و مادہ) دو اور بکری سے (نر و مادہ) دو (اے رسول ان کافروں سے)

اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

پوچھو[2] تو کہ خدا نے (ان دونوں بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا دونوں مادینوں کو

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ

یا اس بچے کو جو ان دونوں مادینوں کے پیٹ اندر لئے ہوئے ہیں، اگر تم سچے ہو تو ذرا سمجھ کے مجھے بتاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

اور اونٹ کے (نر و مادہ) دو اور گائے کے (نر و مادہ) دو (اے رسول تم ان سے) پوچھو

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ

کہ خدا نے ان دونوں (اونٹ گائے کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا اس بچے

الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

کو جو دونوں مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، کیا جس وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

تھا تم اس وقت موجود تھے، پھر جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اُس سے زیادہ ظالم کون ہوگا

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ

تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے خدا ہرگز ظالم قوم

عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ

کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا، (اے رسول) تم

لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ

کہو کہ میں تو جو (قرآن) میرے پاس وحی کے طور پر آیا ہے اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اسکو

اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

کھائے حرام نہیں پاتا مگر جب کہ[3] وہ مُردہ یا بہتا ہوا خون یا سُور کا گوشت ہو تو بے شک

---

[1] ازواج کے معنی یا تو اقسام کے ہیں۔ پھر کوئی دقت باقی نہیں رہتی۔ یا جوڑے کے اصلی معنی مراد ہوں، تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح بکری اپنے نر کا جوڑا ہے، اسی طرح بکرا اپنے مادہ کا جوڑا ہے، پس ایک بکری یا بکرے کو بھی جوڑا کہہ سکتے ہیں، یا دو جوڑے سے مقصود یہ ہوا کہ ایک جنگلی ایک شہری ١٢

[2] تصریح دعوے کی خواہش اس وجہ سے کی گئی ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ جب ان سے پوچھا جائے گا تو خواہ مخواہ لڑکھڑا جائیں گے اور کچھ کا کچھ کہنے لگیں گے، اس کے علاوہ جب چند اشخاص سے پوچھا جائے گا تو دروغ گو را حافظہ نہ باشد، کوئی کچھ کہے گا اور کوئی کچھ اور اختلاف میں ہمارا مطلب حاصل۔ ١٢

[3] حرمت کا انحصار خاص ان چیزوں میں یا تو اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں کی حرمت شدید اور ان کے استعمال میں زیادہ گناہ ہے، یا اس وجہ سے کہ یہاں خدا نے صرف چار پایوں میں سے جو چیزیں حرام ہیں ان کا ذکر کر دیا باقی حرام چیزیں دوسری جگہ مذکور ہیں۔ کیوں کہ یہ سورہ بھی تو سورۂ انعام ہے۔ ١٢

ع ١٧ ١٣

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ
(چیزیں) ناپاک (اور حرام) ہیں یا وہ جانور) نافرمانی (کا باعث) ہو کہ (وقتِ ذبح) خدا کے سوا اور کسی
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ
کا نام لیا گیا ہو، پھر جو شخص (ہر طرح) بے بس ہو جائے (اور) نافرمان و سرکش نہو اور اس حالت میں کھائے
رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ
تو البتہ تمھارا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ہم نے یہودیوں پر تمام ناخن دار لہ جانور حرام کر دئیے تھے
وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا
اور گائے اور بکری دونوں کی چربیاں بھی ان پر حرام کر دی گئی تھیں، مگر جو چربی ان دونوں کی پیٹھ یا
مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ
آنتوں پر لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہو (حلال تھی) یہ ہم نے انھیں ان کی سرکشی کی سزا دی تھی اور اس
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ
میں تو شک ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں۔ (اے رسولؐ) پس اگر وہ تمھیں
كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ
جھٹلائیں تو تم (جواب میں) کہو کہ (اگرچہ) تمھارا پروردگار بڑی وسعت اور رحمت والا ہے مگر اس کا
بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
عذاب گنہ گار لوگوں سے ٹلتا بھی نہیں، عنقریب مشرکین کہیں گے کہ اگر
اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَ
خدا چاہتا تو نہ ہم لوگ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کوئی چیز
لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
(اپنے اوپر) حرام کرتے، اسی طرح (باتیں بنا بنا کے) جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں،
قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
(پیغمبروں کو) جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمارے عذاب (کے مزے کو) چکھا (اے رسولؐ) تم کہو کہ کیا
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ
تمھارے پاس کوئی دلیل ہے؟ (اگر ہے) تو ہمارے (دکھانے کے واسطے) اس کو نکالو (دلیل تو کیا پیش کرو گے) تم
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ
لوگ تو صرف اپنے خیالِ خام کی پیروی کرتے ہو اور صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ اب تمھارے

لہ جیسے شترمرغ، بط، مرغابی وغیرہ پرندوں سے اونٹ، گھوڑا، گدھا وغیرہ چوپایوں سے ۱۲ ۱۲ ۱۲

الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ
پاس کوئی دلیل نہیں) خدا تک پہنچانے والی دلیل خدا ہی کیلئے خاص ہے پھر اگر وہ ۱ چاہتا تو تم سب کی ہدایت کرتا (اے رسول) تم کہدو کہ
شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
(اچھا) اپنے گواہوں کو لا حاضر کرو جو یہ گواہی دیں کہ یہ چیزیں (جنھیں تم حرام بتاتے ہو) خدا
هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ
ہی نے حرام کر دی ہیں پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تو (اے رسول) کہیں تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور
اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور دوسروں کو اپنے پروردگا
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ تَعَالَوْا
کا ہمسر بناتے ہیں، ان کی نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا، (اے رسول) تم ان سے کہو کہ (بس) آؤ جو
اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا
چیزیں خدا نے تم پر حرام کی ہیں تو وہ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ
بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو مار نہ ڈالنا کیونکہ
اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا
ان کو اور (خواہ) تم کو رزق دینے والے تو ہم ہیں، اور بدکاریوں کے قریب بھی نہ جاؤ
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا
خواہ وہ ظاہر ہوں ۲ یا پوشیدہ اور کسی جان والے کو جس کے
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ
قتل کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر (کسی) حق کے عوض میں یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمھیں
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ
حکم دیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو، اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ،
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا
لیکن اس طریقہ پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی حد کو پہنچ جائے او
الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا
انصاف کے ساتھ ناپ اور ۳ تول پورا کیا کرو، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف

---

۱ کفارِ مکہ جب مسلمانوں سے مباحثہ اور مناظرہ میں ہر طرح عاجز آ گئے تو مشیتِ خدا کی بحث نکال کھڑی کرتے اور کہتے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم گمراہ ہوتے، نہ ہمارے باپ دادا۔ خلاصہ ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ مرضی و مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے، اس فرق کو خدا نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا اور اس آیت میں اچھی طرح سمجھا دیا کہ خدا کی مرضی تو وہی ہے جسے اپنے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں کے ذریعہ سے اوامر و نواہی کی صورت میں ظاہر کر دیا ہے، کہ یہ بُری بات ہے اور یہ اچھی ہے، اور جو جیسا کرے گا وہ ویسا پائے گا، اور مشیت کے معنی ارادے کے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ اگر خدا یہ ارادہ کرتا کہ سب کے سب راہِ راست پر آ جائیں تو ضرور آ جاتے، مگر خدا نے یہ چاہا ہی نہیں بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہر شخص اپنے ارادہ اور اختیار سے اچھی یا بُری راہ اختیار کرے اور جزا یا سزا پائے، غرض بندوں کے افعال سے اس کی مشیت متعلق نہیں ہوتی بلکہ خود بندوں کی مشیت متعلق ہے۔ ۲۔

ع ۱۸ ۶ ۵

۲ ایک حدیث میں ہے کہ ظاہر سے مقصود باپ کی عورت سے نکاح کرنا اور پوشیدہ سے زنا۔ ۱۲

۳ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض اصحاب نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ ہمارے لئے ممکن نہیں کہ تولنے میں ایک بال کا بھی فرق نہ ہو، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی لا تکلف نفس الا وسعہا اور اسی وجہ سے شریعت نے یہ بتا دیا کہ خریدار یہ قصد کرے کہ میں دام زیادہ اور چیز کم لوں اور بیچنے والا یہ قصد کرے کہ میں دام کم لوں اور چیز زیادہ دوں کیونکہ فریقین جب یہ قصد کریں گے تو ہرگز کسی کو کم نہ پڑے گا مگر اب تو وہ زمانہ ہے کہ اس کا الٹا ہوتا ہے۔ ۲۔

وُسْعَهَا ۚ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ
نہیں دیتے اور (چاہے کچھ ہو مگر) جب بات کہو[1] تو انصاف سے اگرچہ وہ (جس کے تم خلاف کہو) تمہارا عزیز ہی
وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
(کیوں نہ) ہو اور خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو، یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم عبرت
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ
حاصل کرو، اور یہ (بھی سمجھ لو) کہ یہی میرا سیدھا[2] راستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ، اور
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ
دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے راستہ سے (ہٹاکر) تتر بتر کر دیں گے، یہ وہ باتیں
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى
ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو، پھر ہم نے جو نیکی کرے اس پر اپنی نعمت
الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ
پوری کرنے کے واسطے موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور اس میں ہر چیز کی تفصیل (بیان کر دی)
شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ
تھی اور (لوگوں کے لئے از سرتاپا) ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ
ہونے کا یقین کریں، اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے (اب) نازل کیا ہے برکت والی کتاب ہے
وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ
تو تم لوگ اس کی پیروی کرو اور (خدا سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (اور اے مشرکین یہ کتاب ہم نے
الْكِتٰبُ عَلٰي طَاۗىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ
اس لئے نازل کی کہ تم کہیں) یہ نہ کہہ بیٹھو کہ ہم سے پہلے کتاب خدا تو بس دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ)
دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
پر نازل ہوئی تھی اگرچہ ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی
الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَيِّنَةٌ
تو ہم ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر راہِ راست پر ہوتے تو (دیکھو) اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل (کتاب خدا) اور ہدایت و رحمت آ چکی تو جو شخص خدا کی آیات کو

[1] کیوں کہ بے انصافی کی زبان سے گونگی زبان بہتر ہے۔
زباں بریدہ بالشستہ گوشۂ صُم بُکم
بہ از کسی کہ نباشد زبانش اندر حکم

[2] خدا کا سیدھا راستہ وہی ہے جس کو اس نے اپنے پیارے اور سچے پیغمبرؐ کی زبانی تمام خلائق کو بتا دیا کہ انی تارکم فیکم الثقلین کتاب اللہ عترتی واہلبیتی ان تمسکتم بہما لن تضلو بعدی ولن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض
19
ع
۴
میں تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے
6
جاتا ہوں، اگر تم ان کا دامن تھامے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے، ایک قرآن دوسرے میرے اہلبیتؑ یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں، اب ہر شخص بجائے خود انصاف سے دیکھے اور غور کرے کہ وہ قرآن اور اہلبیتؑ کے اقوال، اعمال، افعال پر عمل کرتا ہے یا نہیں، اگر کرتا ہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔
۱۲ ۱۳ ۱۲

کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنْہَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ
جھٹلائے اور اس سے منہ پھیرے، اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا لوگ ہماری ؎۱ آیتوں سے منہ پھیرتے
یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا
ہیں، ہم اُن کے منہ پھیرنے کے بدلے میں عنقریب ہی بُرے عذاب کی سزا دیں گے (اے رسولؐ) کیا
یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ہَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَہُمُ
یہ لوگ صرف اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمھارا پروردگار خود (تمھارے
الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ ؕ
پاس) آئے یا تمھارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں (آخر کیوں کر سمجھایا جائے حالانکہ جس
یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُہَا
دن تمھارے پروردگار کی نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے
لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِہَا
کی صورت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اب اس کو ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوگا (اے رسولؐ)
خَیْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
تم ان سے کہہ دو کہ (اچھا یونہی) تم (بھی) انتظار کرو ہم بھی یقیناً انتظار کرتے ہیں، بیشک جن لوگوں نے
فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْہُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ
اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فریق ؎۲ بن گئے، تمھیں ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ تو
اِنَّمَآ اَمْرُہُمْ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمْ بِمَا کَانُوْا
صرف خدا کے حوالے ہے، پھر جو کچھ وہ (دنیا میں نیک و بد) کیا کرتے تھے، وہ انھیں بتا دے گا،
یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا ۚ
(اس کی رحمت تو دیکھو) جو شخص ؎۳ نیکی کرے گا تو اس کو اس کا دس گنا ثواب عطا ہوگا، اور
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَہَا وَہُمْ
جو شخص بدی کرے گا تو اس کی سزا اس کو بس اتنی ہی دی جائے گی، اور وہ لوگ (کسی طرح)
لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِیْ ہَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ
ستائے نہ جائیں گے، (اے رسولؐ) تم ان سے کہو کہ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھی
مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا
راہ یعنی ایک مضبوط دین ابراہیمؑ کے مذہب کی ہدایت فرمائی ہے جو باطل سے کترا کر

علاماتِ قیامت کا بیان

؎۱ بعض تفاسیر میں آیات سے مراد حجج اور بعض میں عذاب لیا گیا ہے، اور انھیں بھی اگرچہ کوئی خرابی نہیں مگر ظاہر کے خلاف ہے، تب مقصود آیات سے شاید قریب قیامت دابۃ الارض یا آفتاب کا پچھم سے نکلنا ہو، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ دابۃ الارض کوہ صفا کے نزدیک نکلے گا اور اسکے پاس حضرت سلیمان کی انگوٹھی حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ اور انگوٹھی سے مومنوں کے چہرے پر نشان کرے گا تو اس کا چہرہ نورانی ہو جائیگا اور یہ لکھا ہوا نظر آئے گا کہ یہ مومن ہے، اور کفار کے چہروں پر عصا سے نشان کرے گا تو اس کے چہرے پر لکھ جائے گا کہ یہ کافر ہے۔ اس وقت مومنوں کی خوشی اور کفار کے صدمے کی کوئی حد نہ ہوگی، اور یہ علامت آفتاب کے مغرب سے نکلنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اس وقت ایمان لانا کچھ مفید نہ ہوگا۔ ۱۲

؎۲ جب ہی تو حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ موسیٰ کی امت کے اکہتر فرقے تھے ان میں ایک ناجی باقی ناری، اور ہماری امت کے تہتر فرقے ہوں گے، ایک ناجی، باقی ناری، اور ناجی فرقے کی پہچان یہی بتادی کہ قرآن اور اہلبیتؑ کی پیروی کا حکم دے دیا۔ ۱۲

؎۳ ایک روایت میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا الحسنۃ حبّنا اھل البیت والسیئۃ بغضنا من جاء بہا اکبہ اللہ علٰی وجہہ فی النار ہم اہلبیت کی محبت نیکی ہے، اور ہماری دشمنی بدی ہے، جو شخص ہم سے دشمنی رکھے گا خدا اُسے منہ کے بل جہنم میں جھونک دے گا۔ ۱۲

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے، (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میری نماز، میری عبادت
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ
میرا جینا، میرا مرنا سب خدا ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے، اور اُس کا کوئی شریک
لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ
نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں، (اے رسولؐ) تم
اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا
پوچھو تو کہ کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو مددگار تلاش کروں حالاں کہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے
تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
اور جو شخص کوئی بُرا کام کرتا ہے اس کا (وبال) اسی پر ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ
نہیں اٹھانے کا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے تب تو تم لوگ جن باتوں میں
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ
باہم جھگڑتے تھے وہ (سب) تمھیں بتادے گا اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے زمین میں (اپنا)
خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے تاکہ جو (نعمت) تمھیں دی ہے
دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ
اسی میں تمھارا امتحان کرے اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ تمھارا پروردگار بہت جلد عذاب
الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾
کرنے والا ہے، اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۷) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (۳۹)

آیاتہا ۲۰۶ — رکوعاتہا ۲۴

سورۂ اعراف[۱] آیۂ واسئلہم کے سوا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(میں) اُس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ
المصٓ (اے رسولؐ) یہ کتاب خدا (قرآن) تم پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے تاکہ تم اس کے ذریعے

[۱] اعراف وبہشت ودوزخ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے، اور چوں کہ اس سورہ میں اس کا واقعہ بھی مذکور ہے، اس وجہ سے اعراف نام رکھا گیا۔ اس سورہ میں بھی خدا نے اخلاقی تمدنی بہت سی باتیں تعلیم فرمائی ہیں جن میں چند کو بیان کرتا ہوں۔
(۱) قرآن کا آسمانی کتاب ہونا اور (۲) اس کی متابعت کا حکم (۳) میزان کیا ہے (۴) حضرت آدم کا قصہ اس کے اخلاقی نتائج (۵) بنی آدم کی نصیحت (۶) فضول خرچی کی ممانعت (۷) آیات پل بھر آگے پیچھے نہ ہٹے گی (۸) کفار کی اخیر حالت (۹) خدائی تکلیف توت سے باہر نہیں ہے (۱۰) اہل بہشت کی شکرگزاری (۱۱) اعراف کا ذکر (۱۲) جہنمی لوگوں کی تمنا (۱۳) دُعا کا حکم (۱۴) حضرت نوح کا قصہ اور اس کے نتائج (۱۵) حضرت ہود کا قصہ اور اس کے نتائج (۱۶) حضرت صالح کا قصہ اور اس کے اغراض (۱۷) حضرت لوط کا قصہ (۱۸) اغلام کی مذمت (۱۹) حضرت شعیب کا قصہ (۲۰) ناپ تول میں کمی کی ممانعت (۲۱) رہزنی کی مناہی (۲۲) قصۂ شعیب کے اخلاقی نتیجے، (۲۳) حضرت موسیٰ کا قصہ اور اس کے اخلاقی نتیجے، (۲۴) حضرت ہارون کی خلافت (۲۵) عدم رویت خدا، (۲۶) خدا کا تکلم (۲۷) سامری کا قصہ (۲۸) حضرت رسولؐ کی مدح وثنا (۲۹) ازل میں حضرت علی کی ولایت، (۳۰) بلعم باعور کا قصہ (۳۱) بہتر (۷۲) فرقوں میں ناجی کون ہے (۳۲) خدا کے سوا کسی کو قیامت کی خبر نہیں (۳۳) انسانی فطرت (۳۴) مشرکین عرب کی حالت (۳۵) نماز باجماعت کا حکم وغیرہ۔ ۱۲-۱۲ ۱۲

(باقی برصفحہ ۲۰۷)

ع ۲۰ (۱۱) ۷ — النصف

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾
(لوگوں کو عذابِ خدا سے) ڈراؤ اور ایمان داروں کے لئے نصیحت کا باعث ہو، پس تمہارے دل میں اس کی وجہ کوئی
اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا
تنگی نہ پیدا ہو (لوگو) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے (فرضی)
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ
سرپرستوں (معبودوں) کی پیروی نہ کرو، تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو اور کیا (تمہیں خبر نہیں کہ)
مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ
ایسی بہت سی بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو ہمارا عذاب (ایسے وقت) آ پہنچا کہ یا تو وہ لوگ رات
قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ
کی گہری نیند سو رہے تھے یا دن کو قیلولہ (لوٹ پوٹ) کر رہے تھے، تب جب ہمارا عذاب ان پر آ پڑا تو ان سے سوائے
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ
اس کے کچھ کہتے بن نہ پڑا کہ بیشک ہم ظالم تھے، پھر ہم تو ضرور ان لوگوں سے جن کی طرف پیغمبر بھیجے
اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ
گئے تھے (ہر چیز کا) سوال کریں گے، اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے، پھر ہم ان سے حقیقت حال
عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ
خوب سمجھ بوجھ کر (ذرا ذرا) دہرائیں گے اور ہم (کچھ) غائب تو تھے نہیں، اور اس دن (اعمال کا) تولا جانا[1]
ِۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
بالکل ٹھیک ہے، پھر تو جن کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فائز المرام ہوں
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
گے۔ اور جن کے (نیک اعمال) کے پلے ہلکے ہوں گے تو انھیں لوگوں نے ہماری
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾
آیات سے نافرمانی کرنے کی وجہ سے یقیناً اپنا آپ نقصان کیا اور (اے بنی آدم)
وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا
ہم نے یقیناً تم کو زمین میں قدرت و اقتدار دیا اور اُس میں تمہارے لئے اسباب زندگی
مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ
مہیا کیے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو، حالانکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے تم (تمہارے

(بقیہ صفحہ ۲۰۶)

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اس کے معنی ان اللہ المقتدر الصادق کے ہیں۔ یعنی سچا قادر خدا ہوں، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ المص سے خدا کی کیا مراد ہے، اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو، تو ان مصالح کو کیا جانے، ایک معمولی بات یہ ہے کہ الف ایک، لام کے تیس، میم کے چالیس، صاد کے نوّے ایک سو اکسٹھ ہوئے، یہ اشارہ اس طرف ہے کہ تیرے بھائیوں بنی امیہ کی حکومت ۱۶۱ھ تک رہے گی، یہ پیشین گوئی ایسی سچی نکلی کہ ۱۶۱ھ میں مسودہ کوفہ میں داخل ہوا اور ان کی سلطنت زائل ہو گئی۔ صفحہ ہٰذا۔

میزان کے کیا معنیٰ

لہ اعمال کے تولے جانے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ترازو میں تول کر بتا دیتا ہے اسی طرح خداوند عالم اس دن عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا کہ اس میں ذرا سی کمی زیادتی نہ ہو گی، اسی وجہ سے جب کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اعمال تولے جائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ اعمال اجسام نہیں ہیں جو تولے جائیں اس کے علاوہ تولنے کی ضرورت تو اس کو ہوتی ہے جو اس کی گرانی و سبکی کو نہ جانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں، اُس نے پوچھا پھر فامامن ثقلت موازینہ کے کیا معنی ہیں، آپ نے فرمایا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کے اچھے اعمال غالب ہوں۔ ۱۲۔

ع ۱ / ۱۰ / ۸

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
باپ آدم) کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدم کو سجدہ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾
کرو تو سب کے سب جھک پڑے مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا، خدا نے (شیطان سے)
قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا
فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا، کہنے لگا میں اس سے افضل
خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ
ہوں (کیوں کہ) تو نے مجھے آگ (ایسے لطیف عنصر) سے پیدا کیا اور اس کو مٹی
طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ
(ایسے کثیف عنصر سے[1]) پیدا کیا، خدا نے فرمایا (تجھ کو یہ غرور ہے) تو (بہشت سے) نیچے اتر جا کیونکہ تیری یہ مجال
تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ
نہیں کہ تو یہاں رہ کر غرور کرے تو یہاں سے (باہر) نکل بیشک تو ذلیل لوگوں سے ہے، کہنے لگا تو خیر! مجھے اس
اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ
دن تک کی (موت سے) مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے فرمایا اچھا منظور
الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ
تجھے ضرور مہلت دی گئی۔ کہنے لگا چونکہ تو نے میری راہ ماری تو میں بھی تیری سیدھی راہ پر بنی آدم کے
صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ
(گمراہ کرنے کے لئے) تاک میں بیٹھوں تو سہی، پھر ان لوگوں کے آگے[2] سے اور ان کے پیچھے[3]
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ
سے اور اُن کے داہنے سے[4] اور ان کے بائیں سے[5] (غرض ہر طرف سے) ان پر آپڑوں گا (اور
شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾ قَالَ
ان کو بہکاؤں گا) اور تو ان میں سے بہتوں کو شکر گذار نہیں پائے گا۔ خدا نے فرمایا یہاں سے
اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ
بُرے حال میں راندہ ہو کر نکل (دور) جا، اور اُن لوگوں میں سے جو تیرا کہا مانے گا تو میں
مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيٰٓاٰدَمُ
یقیناً تم (اور اُن) سب سے جہنم کو بھر دوں گا، اور (آدم سے کہا) اے آدم[4]

---

[1] شیطان نے ایک عنصر کو دوسرے عنصر پر قیاس کرنے میں غلطی کی اور غلطی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے علت مادی کا خیال کیا اور علتوں کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا حالانکہ اسکو سب سے پہلے علت فاعلی کا لحاظ کرنا تھا کہ خدا نے فرمایا تھا کہ "خلقت بیدی" میں نے اپنے دست قدرت سے بنایا ہے، اس کے بعد سکو علت غائی پر نظر ڈالنا تھی کہ خدا یہ فرما چکا تھا انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ میں بنا جانشین زمین پر بنانے والا ہوں، جس کو خود خدا نے بنایا ہو اور دنیا جانشین قرار دیا ہو اس سے بہتر دوسرا کون ہو سکتا ہے، غرض شیطان اگر ان باتوں کو دیکھتا اور غور کرتا تو ہرگز ایسی فاش غلطی میں نہ پڑتا اور ہمیشہ کے لئے راندہ نہ جاتا، اس کے علاوہ خود مادے کے بارے میں بھی اُس نے غلطی کی، کیوں کہ چند اعتبارات سے آگ سے خاک بہتر ہے، ایک تو آگ خائن ہے اور خاک امین ہے، کیوں کہ جو چیز آگ میں رکھو جل جائے گی اور خاک میں باقی رہے گی، دوسرے آگ سرکش ہے اور خاک متواضع، تیسرے خاک نقوش کو قبول کرتی ہے اور آگ مٹا دیتی ہے علیٰ ہذا القیاس، غرض شیطان سے ہر طرح غلطی ہوئی اور اس عالم میں سب سے پہلے جھگڑے اور قیاس کی بنیاد قائم کر گیا ١٢

شیطان کا قیاس کرنے میں غلطی کرنا

[illegible]

[2] آخرت کی باتیں یعنی بہشت دوزخ، حساب و سزا و جزا وغیرہ کوئی چیز نہیں۔ ١٢

[3] یعنی دنیاوی امور کو ان کے سامنے آراستہ کر کے دکھا دوں۔ ١٢

[4] یعنی ان کے اعمالِ نیک کی طرف سے بہکاؤں گا اور ناز و فخر کراؤں گا کہ وہ بیکار ہو جائیں[5] یعنی ان کے بُرے اعمال کو ان کی نظروں میں اچھا کر دکھاؤں گا۔

١٢ ١٢ ١٢

اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ
تم اور تمھاری بی بی (دونوں) بہشت میں رہاسہاکرو اور جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو)
شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ
مگر (خبردار) اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان ^١ کروگے
الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ
پھر شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ (نافرمانی کی وجہ سے)
لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا
ان کے ستر کی چیزیں جو ان (کی نظر سے بہشتی لباس کی وجہ) سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے، کہنے لگا
نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا
کہ تمھارے پروردگار نے تم دونوں کو درخت (کے پھل کھانے) سے صرف اس لئے منع کیا ہے (کہ
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ
مبادا) تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ رہ جاؤ) اور ان دونوں کے سامنے قسمیں کھائیں
اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ
کہ میں یقیناً تمھارا خیرخواہ ہوں، غرض دھوکے سے ^٣ ان دونوں کو اس (کے کھانے) کی طرف
فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
مائل کر دیا، غرض جوں ہی ان دونوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا کہ (بہشتی لباس گر گیا اور سمجھ پیدا ہوئی
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ
اور) اُن پر ان کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں اور بہشت کے پتے (توڑ جوڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے، تب
اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ
اُن کے پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیوں میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے منع
الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ
نہیں کیا تھا، اور (کیا) یہ جتا دیا تھا کہ شیطان تمھارا یقینی کھلا ہوا دشمن ہے، یہ دونوں عرض کرنے لگے اے
اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
ہمارے پالنے والے ہم نے اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
تو ہم بالکل گھاٹے ہی گھاٹے میں رہیں گے۔ حکم ہوا تم (میاں بی بی شیطان) سب کے سب بہشت سے نیچے اتر

^١ اس کی تفصیلی توضیح پارۂ اوّل میں کی جا چکی ہے۔ ١٢

^٢ اس قصّہ کے اخلاقی نتیجے امور ذیل ہیں۔ (١) آدمی کا ساری خدائی حتےٰ کہ جنوں اور فرشتوں سے بہتر ہونا (٢) طبعی عصمت کا عقلی وارادی عصمت سے کم ہونا (٣) حسد و تکبر کی برائی (٤) اپنی جماعت سے علیحدگی اور دوسرے کی بڑائی

؏ خواہی نشوی رسوا ہمرنگ جماعت شو

(٥) خلقی صفت نسب وغیرہ پر ناز کرنے کی برائی (٦) ترقی کے خواہشمند کا پست ہونا (٧) بُرے آغاز کا بُرا انجام (٨) قصوروار کے کھوٹی اچھی حق کا ساقط نہ ہونا (٩) مجرم کے ضد کرنے پر سزا کی زیادتی، (١٠) بدی کے پیرو کا بانی کی طرح انجام خراب ہونا (١١) حقیقی دوست کا مشکل سے بہم پہنچنا (١٢) بے جانچے کسی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی (١٣) دشمن کی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی (١٤) ناصح کے خلاف کرنے میں زک اٹھانا (١٥) دشمن کی جھوٹی قسموں پر اعتماد نہ کرنا (١٦) بداخلاقی پر توبہ اور ندامت کا مفید ہونا۔ (١٧) ندامت سے پھر اصلی مرتبہ ہاتھ آنا۔ (١٨) کبھی ذاتی عداوت کا موروثی عداوت ہو جانا (١٩) دشمن کی لگاوٹ پر نہ اترنا۔

س

بر تواضع ہای دشمن تکیہ کردن ابلہی است
پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

^٣ دھوکے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے کبھی کسی کو جھوٹی قسم کھاتے نہ کبھی دیکھا تھا نہ سنا تھا، اسی وجہ سے باور کر لیا گیا کہ اتنی بڑی قسم خدا کی کوئی جھوٹی کیوں کر کھائے گا۔ ١٢

وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے اور ایک (خاص) وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہراؤ (ٹھکانا) اور زندگی کا سامان

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾

ع ١٥ ٢ ٩

ہے، خدا نے (یہ بھی) فرمایا کہ تم زمین ہی میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (پھر دوبارہ) تم (زندہ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ

کرکے) نکالے جاؤ گے، اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لئے پوشاک نازل کی جو تمہارے ستر کو چھپاتی ہے اور زینت

وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ

کے کپڑے اور (اسکے علاوہ) پرہیز گاری کا لباس لہ (ہے) اور یہ سب (لباسوں) سے بہتر ہے یہ (لباس بھی)

اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

خدا کی قدرت کی) نشانیوں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت اور عبرت حاصل کریں، اے اولادِ آدم (ہوشیار رہو) کہیں تمہیں

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ

شیطان نہ بہکا دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ (آدم و حوا) کو بہشت سے نکلوا چھوڑا، اسی نے ان

عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ

دونوں سے (بہشتی) پوشاک اتروائی تاکہ ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں دکھائے، وہ اور اس کا کنبہ ضرور تمہیں

وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ

اس طرح دیکھتا رہتا ہے کہ تم انھیں نہیں دیکھ پاتے، ہم نے شیطانوں کو انھیں لوگوں کا

اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً

رفیق قرار دیا ہے جو ایمان نہیں رکھتے، اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کرتے ہیں

قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ

تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طریقے پر اپنے باپ داداؤں کو پایا،لہ اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے (اے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا

رسولؐ) تم صاف کہہ دو کہ خدا ہرگز برے کام کا حکم نہیں دیتا، کیا تم لوگ خدا پر افترا کر کے وہ باتیں کہتے

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ اَقِيْمُوْا

ہو جو تم نہیں جانتے، (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ بھی فرمایا

وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

ہے کہ) ہر نماز کے وقت اپنے اپنے منہ (قبلہ کی طرف) سیدھے کر لیا کرو، اس کے لئے نری کھری عبادت کر کے اس سے

لہ اس سے کوئی خاص کپڑا مقصود نہیں معلوم ہوتا، بلکہ باطنی صفت اور لفظ لباس استعارہ ہے کیونکہ جس طرح ظاہری لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے، اسی طرح پرہیزگاری سے باطن کے عیوب اور بداخلاقیاں دور ہوتی ہیں، اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ لباس سے مراد وہ کپڑے ہیں جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مال متاع اور لباس، تقوے کی عفت کیونکہ صاحب عفت کا ستر ظاہر نہیں ہوتا اگرچہ برہنہ اور بدکار کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے، اگرچہ کپڑے بھی پہنے ہوں۔ ۱۲

لہ اسلام کے قبل عرب کے لوگ اس خیال سے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں، ان میں طواف مناسب نہیں، مرد ننگے ہو کر اور عورتیں چمڑے کی ایک لنگوٹی باندھ کر طواف کرتیں، چنانچہ قبیلۂ بنی عامر کی ایک عورت کے مشہور شعر کا ترجمہ یہ ہے۔

"آج کچھ بالکل پردہ
فاش ہو جاتا ہے
اور جو چھپا رہتا ہو
اُسے میں حلال
نہیں جانتی اور
اُس سے طواف
کو صحیح نہیں سمجھتی"

مقصود یہ ہے کہ تمام اعضا کھول کر طواف کرنا چاہیے، غرض جب اسلام آیا اور اس کی روک تھام ہوئی تو کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادا یوں ہی کرتے آئے ہیں، اور خدا نے یہی حکم دیا ہے، اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی

۱۲ ۱۲ ۱۲

الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ۝٢٩ فَرِيْقًا هَدٰى وَ
دعا مانگو جس طرح اس نے تمھیں شروع (شروع) پیدا کیا تھا، اسی طرح پھر دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے، اسی
فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ
نے ایک فریق کی ہدایت کی اور ایک گروہ (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی، ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٣٠
شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا اور باوجود اس کے گمان کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں۔
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا
اے اولادِ آدم ہر نماز کے وقت [۱] بن سنور کر نکھر جایا کرو، اور کھاؤ اور پیو
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١ ع
اور فضول خرچی نہ کرو کیوں کہ خدا فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ
(اے رسولؐ) ان سے پوچھو تو کہ جو زینت (کے سازوسامان) اور کھانے پینے کی صاف ستھری چیزیں
الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
خدا نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں، تم خود کہہ دو یہ سب پاکیزہ چیزیں
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ
قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے خاص ہیں جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے تھے، ہم
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣٢ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ
یوں اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم (صاف) کہہ دو کہ
رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ
ہمارے پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو خواہ ظاہری ہوں یا باطنی، اور گناہ کو اور ناحق زیادتی
وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ
کرنے کو حرام کیا ہے، اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ، جس کی اُس نے
يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
کوئی دلیل نہیں نازل فرمائی، اور یہ بھی کہ بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان [۲] باندھو، اور ہر
تَعْلَمُوْنَ ۝٣٣ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
وہ گروہ (کے نابود ہونے کا) ایک خاص وقت ہے، پھر جب اُن کا وقت آپہنچتا ہے تو

ع ٣ ٦ ١٠

[۱] امام حسن علیہ السلام جب نماز کے واسطے آمادہ ہوتے تو بہت نفیس کپڑے زیبِ تن فرماتے اور اگر کوئی پوچھتا تو فرماتے تھے کہ اللّٰہ جمیلٌ ویحبّ الجمال خدا جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے، اس لئے میں اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں، اور اس آیت کی تلاوت فرماتے، شبِ معراج جب حضرت رسولؐ کو دنیا اور اہلِ دنیا سے علیحدگی کا حکم ہوا اور آپ نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آواز آئی کہ جو بہت کھاتے، بہت سوتے اور بہت ہنستے ہیں۔ ۱۲ ۱۲

[۲] اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ، دو خصلتوں سے بچو کیونکہ اس میں جو پڑا ہلاک ہوا، ایک تو اپنی رائے سے فتویٰ دینا دوسرے ایسی فرمانبرداری کرنا جسے جانتا نہ ہو۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

تک پہنچا یا، اور اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہنچا تا تو ہم کسی طرح یہاں نہ پہنچ سکتے، بیشک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

ہمارے پروردگار کے پیغمبر دینِ حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے ہانک پکار کر کہہ دیا جائے گا

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ

کہ یہ وہ بہشت ہے جس کے تم اپنی کارگزاریوں کی جزا میں وارث مالک بنائے گئے ہو اور جنتی لوگ جہنم والوں سے

الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

پکار کر کہیں گے کہ ہم نے تو بیشک جو ہمارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک ٹھیک پالیا تو کیا تم نے

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۗ

بھی جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک ٹھیک پایا (یا نہیں) اہلِ جہنم کہیں گے کہ ہاں (پایا)

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ

تب ایک منادی لہ ان کے درمیان ندا کرے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے جو خدا کی

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور اس میں (خواہ مخواہ) کجی پیدا کرنا

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

چاہتے تھے، اور وہ روزِ آخرت سے انکار کرتے تھے اور بہشت و دوزخ کے

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ

درمیان میں ایک حدِّ فاصل ہے اور کچھ لوگ اعراف ٢ه پر ہوں گے جو ہر شخص کو (بہشتی ہو

كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ

یا جہنمی) ان کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور وہ جنت والوں کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہو

عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

یہ (اعراف والے) لوگ ابھی داخلِ جنت نہیں ہوئے ہیں مگر وہ تمنا ضرور رکھتے ہیں، اور جب ان کی نگاہیں

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

ہٹ کر جہنمی لوگوں کی طرف جا پڑیں گی (تو ان کی خراب حالت دیکھ کر خدا سے عرض کریں گے) اے

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ۧ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ

ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنانا، اور اعراف والے کچھ (جہنمی) لوگوں کو

لہ ابن مردویہ نے جو اہلسنت کے ایک زبردست عالم ہیں، روایت کی ہے کہ اس آیت میں مؤذن سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں۔ دیکھو کشف الغمہ

٢ه اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے، اور اس میں وہ لوگ رہیں گے جن کے اچھے برے اعمال کا پلّہ برابر ہے، ان کے واسطے نہ ایسا کوئی چین ہے، نہ ایسی تکلیف اور اس کے درمیان ایک بلند مقام ہے جس کو بعض روایات میں پہاڑ اور بعض میں ٹیلا اور بعض میں دیوار سے تعبیر کی گئی ہے۔ اس بلند مقام پر خدا کے کچھ خاص بندے اس غرض سے جا کھڑے ہوں گے کہ اگر اب بھی کچھ لوگ جہنم یا اعراف کے قابلِ سفارش ہوں تو ان کی شفاعت کی جائے اور ان میں خدا نے یہ قدرت دی ہے کہ جنتی اور جہنمی ہر شخص کو پیشانی دیکھ کر پہچان لیں گے اور جس کو چاہیں گے اعراف یا جہنم سے نکال کر بہشت میں لے آئیں گے، انھیں کے بارے میں خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وعلی الاعراف رجالٌ چنانچہ علامۂ ابن حجر مکی لکھتے ہیں ابن عباس سے روایت ہے کہ اعراف پر عباس، حمزہ اور علی ابن ابی طالب کھڑے ہوں گے اور اپنے دوستوں کو ان کے چہروں کی نورانیت اور اپنے دشمنوں کو ان کے چہروں کی سیاہی سے پہچان لیں گے۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی قلمی و تفسیر ثعلبی۔ ۱۲

ع ٥ ٨ ١٢

رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ
جنھیں اُن کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے، آوازیں دیں گے اور کہیں گے کہ اب نہ تو تمھارا جتھا ہی
جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۸ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
تمھارے کام آیا اور نہ تمھاری شیخی بازی ہی (سودمند ہوئی) جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے، کیا یہی وہ لوگ ہیں
اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا
جن کی نسبت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان پر خدا (اپنی) رحمت نہ کرے گا، دیکھو آج وہی لوگ ہیں جن سے
خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ
کہا گیا کہ بے تکلف (بہشت میں چلے جاؤ نہ تو تم پر کوئی خوف ہوگا اور نہ تم کسی طرح آزردہ خاطر ہوگے، اور دوزخ والے
النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ
اہلِ بہشت کو (بہ لجاجت) آوازدیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو (نعمتیں) خدا نے تم کو دی ہیں
اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى
اس میں سے کچھ (دے ڈالو تو اہلِ بہشت جواب میں) کہیں گے کہ خدا نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی
الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّ
حرام کر دیا ہے، جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ[1] بنالیا تھا اور دنیا کی چند روزہ زندگی نے
غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا
ان کو فریب دیا تھا تو ہم بھی آج (قیامت میں) انھیں (قصداً) بھول جائیں گے، جس طرح یہ لوگ
لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱
(ہماری) آج کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے اور ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے، حالاں کہ ہم نے
وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى
ان کے پاس (رسولؐ کی معرفت) کتاب بھی بھیج دی جسے ہر طرح سمجھ بوجھ کر تفصیل وار بیان کر دیا ہے
وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
(اور وہ) ایمان دار لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے، کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت ہی) کے
تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ
منتظر ہیں (حالانکہ) جس دن اُس کے انجام کا (وقت) آجائے گا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے بیٹھے
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا
تھے (بیساختہ) بول اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے سب رسول حق لے کر آئے تھے تو کیا (اب)

[1] جس طرح مشرکین عرب عید کے دن خانۂ کعبہ کے گرد جمع ہو کر تالیاں بجاتے اور دن بھر کھیل کود میں بسر کرتے، اور اسی کو عبادت سمجھتے۔ ۱۲ ۱۲

مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ
ہماری بھی سفارش کرنے والے ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دئیے جائیں
الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
تو جو کام ہم کرتے تھے ان کو چھوڑ کر دوسرے کام کریں، بیشک ان لوگوں نے سخت گھاٹا کیا اور
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ
جو افتراپردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب غائب (غلّا) ہوگئیں، بے شک تمہارا پروردگار وہ خدا ہی ہے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
جس نے صرف چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو پیدا کر دیا، پھر عرش [1] (کے بنانے) پر آمادہ ہوا
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ
وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے (تو گویا) رات دن کو پیچھے پیچھے تیزی سے ڈھونڈھتی پھرتی
حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ
ہے، اور اسی نے آفتاب و مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ یہ سب کے سب اسی کے
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
حکم کے تابعدار ہیں دیکھو حکومت اور پیدا کرنا بس خاص اسی کے لئے ہے، (وہ خدا) جو سارے جہان
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا
کا پروردگار ہے، بڑا برکت والا ہے (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کے اور چپکے چپکے [2] دعا کرو، وہ
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
حد سے تجاوز کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے پھرو اور (عذاب
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
کے) خوف سے اور (رحمت کی) آس لگا کے خدا سے دعائیں مانگو (کیوں کہ) نیکی کرنے والوں سے خدا
قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ
کی رحمت یقیناً قریب ہے، اور وہی تو وہ خدا ہے (خدا) جو اپنی رحمت (ابر) سے پہلے
الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ
خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب ہوائیں (پانی سے بھرے) بوجھل
سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ
بادلوں کو لے اڑتی ہیں تو ہم ان کو کسی شہر کی طرف (جو پانی کی نایابی سے گویا) مرچکا تھا ہانکا دیا پھر ہم

ع ٦ ١٣

[1] عرش ہی کو فلاسفۂ قدیم آسمان نہم اور فلک الافلاک کہتے ہیں، جو کل آسمانوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے۔

[2] مقصود یہ ہے کہ دعا ضرور مانگو مگر فقط زبان سے نہیں دل سے گڑگڑا کے، اور بلند آواز سے نہیں چپکے سے تاکہ ریا سے بچے رہو اور ایسی دعا بھی کرو جو تمہاری شان سے بالاتر ہو، جیسے انبیا کا مرتبہ یا آسمان پر جانے کی تمنا کرنا، اور اصل مطلب تو یہ ہے کہ بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے، اور اگر اپنی حاجت خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضائقہ رکھتا ہے تو گویا اس سے ایک طرح کی بے پروائی اور استغنا پایا جاتا ہے تو تسلیم و رضا سے قطع نظر کرکے شانِ عبودیت کے منافی ہے۔

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى

اس سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے ہر طرح کے پھل (زمین سے) نکالے ہم یوں ہی (قیامت کے دن)

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

زمین سے مُردوں کو نکالیں گے تاکہ تم لوگ نصیحت وعبرت حاصل کرو اور عمدہ زمین اس کے پروردگار کے

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا

حکم سے اُس کا سبزہ (اچھا ہی) ہے، اور جو زمین بُری ہے اس کی پیداوار بھی خراب ہی ہوتی ہے، ہم

نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾ ع

یوں اپنی آیتوں کو اُلٹ پھیر کر شکرگزار لوگوں کے واسطے بیان کرتے ہیں، بیشک

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا کہ اے میری

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

قوم خدا ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اور میں تمھاری نسبت (قیامت کے دن)

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ

بڑے (خوفناک) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں، (تو) ان کی قوم کے چند سرداروں نے کہا کہ ہم تو یقیناً

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

دیکھتے ہیں کہ تم تو کھلم کھلا گمراہی میں (پڑے) ہو، (تب نوح سله نے) کہا اے میری قوم مجھ میں

بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

گمراہی (وغیرہ) تو کچھ نہیں، بلکہ میں تو ... پروردگار عالم کی طرف سے رسول ہوں،

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ

تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں اور تمھارے لئے تمھاری خیرخواہی کرتا ہوں،

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَاۗءَكُمْ

اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا

تمھیں میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے تمھارے پروردگار کا ذکر (حکم) آیا تاکہ وہ تمھیں (عذاب سے)

وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے، اس پر بھی لوگوں نے ان کو جھٹلایا تب ہم نے ان کو اور

ع ٧ ٥ ١٤

قصہ حضرت نوح

سله حضرت نوح کا نام ... بدالغفار یا عبدالملک یا عبدالاعلیٰ تھا، اور چونکہ پانچ سو برس تک خدا کے خوف سے روپا کیے اس وجہ سے نوح (نوحہ کرنے والا) کہتے ہیں، آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے اور آپ کے قبل دس پیغمبر واوصیا گزرے اور آپ کو آدم ثانی اور شیخ الانبیاء بھی کہتے ہیں۔ آپ نے دو ہزار برس زندگی کی آٹھ سو پچاس برس قبل نبوت اور نوسو پچاس برس بعد نبوت، تعلیم وہدایت وارشاد میں گزارے دوسو پچاس برس کشتی کی تیاری اور طوفان، پانچ سو برس طوفان کے بعد شہروں کے آباد کرنے، لوگوں کے بسانے میں ختم ہوئے، اس طولانی عمر پر بھی آپ نے مکان نہ بنایا اور ایک جھونپڑی میں بسر کر دی اور وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ آدھا پاؤں باہر رہتا تھا، اپنی قوم کے ہاتھ سے باوجودیکہ ساڑھے نوسو برس فہمائش کی ایسے مصائب اٹھائے کہ الحفیظ والامان، جب آپ لوگوں کو سمجھاتے اور وہ لوگ آپ کو اس قدر مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے بعض اوقات اتنے پتھر مارتے تھے کہ آپ پتھروں کے نیچے دب جاتے تھے، رات کو حضرت جبرئیل ان کو نکالتے تھے اور اپنے پَروں کو ان کے زخموں پر ملتے تھے کہ سب زخم اچھے ہو جاتے صبح کو آپ پھر لوگوں کی فہمائش شروع کر دیتے، جب نوسو برس کے بعد عاجز ہو کر بددعا کی تو عورتیں بانجھ ہو گئیں، چوپائے ہلاک ہو گئے، باغ جل گئے، ۴۰ برس تک پانی نہ برسا اور آپ کہتے رہے کہ ایمان لاؤ تو سب بلا دفع ہو جائے گی، مگر ایمان نہ لانا تھا نہ لائے، آپ فرماتے تھے کہ دنیا ایک ایسی جگہ ہے جیسے دھوپ سایہ میں کھانا جیسے ایک دروازہ سے آنا اور دوسرے سے نکل جانا۔

١٢ ١٢ ١٢

مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور باقی جتنے لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿٦٤﴾ ع وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ
ڈبا مارا بے شک وہ سب یقیناً اندھے لوگ تھے، اور (ہم نے) قوم عاد[1] کی طرف ان کے بھائی
هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
ہود کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے (ابھی لوگوں سے) کہا، اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے
اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ
سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ہو؟ (تو) ان کی قوم کے چند سردار جو کافر
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ
تھے، کہنے لگے کہ ہم تو بے شک تم کو حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی تم کو
اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ
جھوٹا سمجھتے ہیں، ہود نے[2] کہا اے میری قوم مجھ میں تو حماقت
بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٧﴾
کی کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں،
اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿٦٨﴾
میں تمھارے پاس تمھارے پروردگار عالم کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں اور میں تمھارا سچا خیر خواہ ہوں
اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ
کیا تمھیں اس پر تعجب ہے کہ تمھارے پروردگار کا حکم تمھارے پاس تمھیں میں کے ایک (آدمی) کے
مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ
ذریعے (آیا) کہ تمھیں (عذاب سے) ڈرائے اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد خلیفہ
مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ
(وجانشین) بنایا، اور تمھاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کردی تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو
بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾
تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ، تو وہ لوگ کہنے لگے، کیا
قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا
تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ صرف خدا کی تو عبادت کریں اور جن کو

ع ٨ ٦ ١٥

[1] اس قصہ کے اخلاقی نتیجے یہ ہیں (۱) لوگوں کو خدا کی عبادت کیطرف متوجہ کرنا (۲) دولت کی شان سے تکبر ہے (۳) خدا کے خاص بندوں کے جھٹلانے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے (۴) نبوت سے انکار کا باعث صرف وہم و قیاس ہوتا ہے نہ عقلی دلیل (۵) ڈرانے والے کی ضرورت (۶) تقوے کی عمدگی۔ ۱۲

[2] حضرت ہود سام کی اولاد سے حضرت نوح کی آٹھویں پشت میں ہیں، آپ کا شجرہ یوں ہے۔ ہود بن عبداللہ بن رباح بن حلوث بن عاد بن عوص بن سام بن نوحؑ، آپ کی نبوت کی پیشین گوئی حضرت نوح کر گئے تھے آپ قوم عاد کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے، قوم عاد کی اس وقت خوب بنی ہوئی تھی، زمانہ موافق تھا، اس وقت ساری دنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی اور یہ لوگ بہت بلند قد، جسیم اور طویل العمر ہوتے تھے اور ایک بت کی پوجا میں مشغول رہتے تھے، حضرت ہود نے ہر چند فہمائش کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی اور جب ان کی شرارت حد سے زیادہ گذری تو پہلے پانی بند ہوا اور ۳ برس تک قطرہ نہ برسا جب اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے ایک سیاہ بادل کو بھیجا کہ وہ ان پر چھا گیا، اور یہ لوگ یہ سمجھ کر کہ اب اس میں سے پانی برسے گا سب اس کے نیچے جمع ہو گئے، پھر کیا تھا خدا کا غضب آیا، ایک سخت آندھی چلی جس میں چنگاریاں بھری ہوئی تھیں اور آٹھ روز برابر چلتی رہی اور وہ بھی اس شدت سے کہ بوجھ سے لدے ہوئے اونٹ کو اٹھا کر لے جاتی اور اٹھا کے زمین پر دے مارتی تھی کہ ایک بڑھیا ایک سرنگ میں گھس گئی تھی اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا، غرض چہارشنبہ کی صبح کو شروع ہوئی تھی اور دوسرے چہارشنبہ کی شام تک رہی اور ساری قوم کو ہلاک کر کے چھوڑا اور ایک متنفس باقی نہ رہا، اور حضرت ہود اپنے چند ساتھیوں کو لے کر پہلے ہی چلے گئے تھے، اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو پہلے قصہ میں مذکور ہوئے۔ ۱۲

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے چھوڑ بیٹھیں، پس اگر تم سچے ہو تو جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
ہمارے پاس لاؤ، ہود نے جواب دیا کہ (بس سمجھ لو) کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے
رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ
تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا کیا تم مجھ سے چند ایسوں کے فرضی ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا
جو تم نے اور تمھارے باپ داداؤں نے خواہ مخواہ گھڑ لئے ہیں، حالاں کہ خدا نے ان کے لئے کوئی
مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾
سند نہیں نازل فرمائی پس تم (عذاب خدا کا) انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں، آخر
فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا
ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے، ان کو اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں
دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع
نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی اور لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اور (ہم نے قوم) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو ¹ (رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ
میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمھارا معبود نہیں ہے تمھارے پاس تو تمھارے پروردگار کی طرف
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا
سے واضح اور روشن دلیل آ ہی چکی، یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی تمھارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اس کو
تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں جہاں چاہے چرتی پھرے اور اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تم
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ
دردناک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے، اور وہ وقت یاد کرو جب اس نے تم کو قوم عاد
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
کے بعد (زمین میں) خلیفہ (وجانشین) بنایا اور تمھیں زمین میں اس طرح بسایا کہ

ع ٩ ٨ ١٩

قصہ حضرت صالح — حال قوم ثمود

¹ حضرت صالح حضرت ہود کے بعد آئے تھے اور آپ حضرت نوح کی نویں پشت میں ہیں صالح بن عبید بن آصف بن ناسخ بن عبید بن عاذر بن ثمود بن عاثر بن سام بن نوح اور چونکہ آپ در اصل قوم ثمود کی اولاد سے تھے اس وجہ سے ان کو قوم ثمود کہتے ہیں، یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرح بہت مالدار تھے اور جب حضرت صالح ان کی ہدایت کے واسطے نبی بن کے آئے تھے تو سولہ برس کے تھے، آخر سمجھاتے سمجھاتے ایک سو بیس برس کے ہو گئے اور ان لوگوں نے نہ مانا اور یہ لوگ پہاڑ کے ایک پتھر کی پرستش کرتے اور ہر سال اس پر قربانی چڑھاتے تھے، جب آپ نے اس کو منع کیا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ اگر اسی پتھر سے ایک اونٹنی مع بچہ کے نکال دو تو تم پر ایمان لائیں گے، آپ نے دعا کی اور جو ان کی تمنا تھی بر آئی اور یہ لوگ پھر بھی ایمان نہ لائے اس وقت خدا کا حکم ہوا کہ اس شہر کا کل پانی ایک روز اونٹنی پیا کرے اور ایک روز تم اپنے مصرف میں لاؤ، غرض یہی قاعدہ مقرر ہوا اور جس روز اونٹنی پانی پیتی تھی اس روز اتنا دودھ دیتی تھی کہ سب کے سب سیراب ہو جاتے تھے، اس پر بھی ان لوگوں کو صبر نہ آیا اور مشورہ کر کے ایک شقی کو جس کا نام قدار تھا کچھ لالچ دے کر اس کے پاؤں کٹوائے اور پھر سب نے مل کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اور چھوٹے بڑے سب نے ایک ہو کے اس کا گوشت کھایا اور اس کے بچے نے پہاڑ پر جا کر تین مرتبہ اپنا سر بلند کر کے فریاد کی اور پہاڑ میں چلا گیا حضرت صالح نے پھر ان کی فہمائش کی کہ اگر تین روز کے اندر تم توبہ کرو تو تمھاری نجات ہو جائے مگر ان لوگوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا آخر چوتھے دن رات کے وقت ایک شدید چیخ چنگھاڑ کی آواز پیدا ہوئی کہ سب کے کان پھٹ گئے اور زمین میں شگاف ہو گیا اور ان کے دل و جگر پاش پاش ہو کے مر گئے، اس کے بعد آسمان سے آگ نازل ہوئی اور سب جل کے خاک ہو گئے اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو حضرت نوح کے قصے میں بیان ہوئے ۔ ۱۲

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ
تم ہموار نرم زمین میں (بڑے بڑے) محل اٹھاتے ہو اور پہاڑوں کو تراش (تراش)
بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ
کے گھر بناتے ہو تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور روئے زمین میں فساد نہ کرتے پھرو
مُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ
تو اُس کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بے چارے غریبوں سے جو ایمان
قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
لائے تھے کہا کیا تمھیں معلوم ہے کہ صالحؑ (حقیقتاً) اپنے پروردگار
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا
کے سچّے رسول ہیں، ان بے چاروں نے جواب دیا کہ جن باتوں کا وہ پیغام
بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا
لائے ہیں ہمارا تو اُس پر ایمان ہے، تب جن لوگوں کو اپنی دولت دنیا پر گھمنڈ تھا
اِنَّا بِالَّذِىْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ
کہنے لگے ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہو اُسے نہیں مانتے، غرض ان لوگوں نے اونٹنی کی کونچیں
وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا
اور پیر کاٹ ڈالے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور (بیباکی سے) کہنے لگے اگر تم
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ
سچے رسول ہو تو جس (عذاب) سے ہم لوگوں کو ڈراتے تھے اب لاؤ، تب انھیں زلزلے نے لے ڈالا
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ فَتَوَلّٰى
اور وہ لوگ زانو بر سر کیے (جس طرح تھے) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے، اس کے بعد صالحؑ
عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّىْ
ان سے ٹل گئے، اور (ان سے مخاطب ہو کر) اے میری قوم لے (آہ) میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام
وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝
تم تک پہنچا دیئے تھے اور تمھاری خیر خواہی کی تھی (اور اونچ نیچ سمجھا دیا تھا) مگر (افسوس) تم (خیر خواہ)
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا
سمجھانیوالے کو اپنا دوست ہی نہیں سمجھتے اور لوطؑ ۲ کو (ہم نے رسول بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (افسوس) تم

ل۱ قوم کے ہلاک ہونے کے بعد حضرتِ صالحؑ کا ان سے خطاب طبیعتِ بشری کا اقتضا تھا کہ ان کو زندہ فرض کر کے الزام دیا کہ اگر تم میری بات مان لیتے تو کاہے کو اس کی نوبت آتی، ایسا ہی واقعہ ایک دفعہ حضرتِ رسولؐ کو بھی پیش آیا تھا، جنگ بدر کے مقتول مشرکین کیطرف آپنے خطاب کر کے فرمایا تھا ھل وجدتم ما وعد ربکم حقًا جو تم سے تمھارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا سو تم نے اس کو ٹھیک پایا، الغرض حضرتِ صالحؑ اس واقعہ کے بعد مکہ میں آئے اور عبادتِ

بدترین خلائق کون ہے؟

خدا میں مشغول ہوئے اور وہیں وفات پائی، تفسیر ثعلبی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ تم جانتے ہو کہ اگلوں میں بد ترین خلائق کون تھا؟ آپنے عرض کی خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا جس شخص نے صالحؑ کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے، پچھلوں میں بدترین خلائق وہ شخص ہے جو تمکو قتل کرے گا، ایک مشابہت ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ جس عورت کے بہکانے سے قدار نے اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے، اس کا نام بھی قطامہ تھا اور ابن ملجم قاتلِ امیرالمومنینؑ کے بہکانے والی کا نام بھی قطامہ تھا، دیکھو تفسیر ثعلبی۔ ۱۲

ل۲ حضرتِ لوطؑ حضرتِ ابراہیمؑ کے خالہ زاد بھائی تھے اور ان ہی کی حقیقی بہن حضرتِ سارہ زوجۂ اولیٰ حضرت ابراہیمؑ کی تھیں، حضرت لوطؑ اہلِ مؤتفکات کی ہدایت کیواسطے نبی بنا کر

حضرت لوطؑ کا قصہ

بھیجے گئے تھے اور ان سے پانچ شہر آباد تھے جن میں سب سے بڑا سدوم تھا، یہ لوگ شام و مصر کے درمیان شاہراہ پر آباد تھے اور حد درجہ بخیل تھے اور مسافروں کی آمد و رفت سے بہت گھبراتے تھے، آخر شیطان نے ان کے کان میں پھونکا کہ جو مسافر آئے اس سے

اغلام کی ابتدا

اغلام کرو تو ان کی آمد و رفت بند ہو جائے گی، غرض یہ لوگ فعلِ بد کے مرتکب ہوئے اور رفتہ رفتہ اس کے ایسے خوگر ہوئے کہ عورتوں کو بھی چھوڑ بیٹھے اور جو مہمان آتا اسے رسوا کرتے، اس وقت ان کی فہمائش کے واسطے خدا نے حضرت لوطؑ کو بھیجا، آپنے تیس برس تک ان کی ہدایت کی، سمجھانے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر ان لوگوں نے نہ مانا خدا کے غضب میں پڑے کہ حضرت جبرئیلؑ ان کے شہروں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے الٹ کے زمین پر پھینک دیا کہ سب کے سب ہلاک ہو گئے، اور جو لوگ اس شہر سے

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ

ایسی بدکاری (اعلام) کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری لہ نہیں کی تھی (ہاں) تم عورتوں

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

کو چھوڑ کر شہوت پرستی میں مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو (حالانکہ اس کی ضرورت نہیں) مگر تم لوگ کچھ

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ

ہو ہی بے ہودہ صرف کرنے والے (کہ نطفہ کو ضائع کرتے ہو اس پر) اس کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب ہی نہ تھا

قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

کہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو، کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو پاک صاف

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ

بننا چاہتے ہیں، تب ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی مگر (صرف) ایک ان کی

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ

بی بی کو کہ وہ اپنی (بداعمالی سے) پیچھے رہ جانے والوں میں تھی، اور ہم نے ان لوگوں پر پتھر کا مینھ برسایا بس ذرا غور تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ

کرو کہ گنہگاروں کا انجام آخر کیا ہوا اور (ہم نے) مدین (والوں کے) پاس ان کے بھائی شعیب ؑ کو

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

(رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

سوا کوئی دوسرا تمھارا معبود نہیں (اور) تمھارے پاس تو تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح و روشن معجزہ

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

(بھی) آچکا تو ناپ لہ اور تول پوری کیا کرو، اور لوگوں کو اُن کی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ دیا

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ

کرو اور زمین میں اُس کی اصلاح درستی کے بعد فساد نہ کرتے پھرو، اگر تم سچے

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ ۚ وَلَا تَقْعُدُوْا

ایمان دار ہو تو یہی تمھارے حق میں بہتر ہے، اور تم لوگ جو راستوں پر (بیٹھ کر) جو خدا پر

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

ایمان لایا ہے اس کو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو اور اس کی راہ میں (خواہ مخواہ) کجی ڈھونڈ نکالتے

لہ اس کی بدکاری کیواسطے بس یہی بات کافی ہے کہ جو لوگ اس کے مرتکب ہوں ان کی سزا شریعت نے یہ قرار دی ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیا جائے یا ان پر دیوار گرادی جائے کہ دب کر مر جائیں یا بلندی سے گرائے جائیں اور جب وہ مر جاتے ہیں تو ان کی لاش قبر میں نہیں رہتی بلکہ قوم لوط کے ساتھ پہنچا دی جاتی ہے۔ اور اس کا حشر ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

لہ حضرت شعیب حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہیں شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم ان کی قوم مدین ہی کے خاندان سے تھی اور اس کی بستی کا نام بھی مدین تھا اور اس میں کل چالیس گھر تھے اور ان لوگوں کی ہدایت بھی آپ ہی کے متعلق تھی، مدین

10 والوں میں منجملہ اور بری باتوں
ع ۱۲ کے دو تین بہت بری تھیں، جس میں قریب قریب ہر شخص
17 مبتلا تھا، ایک رہزنی دوسرے

ناپ تول میں زیادہ لینا کم دینا، غرض انکی ہدایت کیواسطے آپ مبعوث ہوئے اور آپنے ہر چند فہمائش کی مگر لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے پہلے ان میں سخت سے سخت گرمی پیدا کر دی کہ وہ لوگ سرد والوں میں بھی چین سے نہ رہ سکتے تھے، اس کے بعد ایک خنک اور سرد ابر آیا جس کے نیچے وہ سب کے سب جمع ہو گئے اور اس نے سارے شہر کو گھیر لیا پھر ایک چیخ کی آواز آئی، زمین کو زلزلہ ہوا آگ برسنے لگی، سب ہلاک ہو گئے، آپ کے معجزات میں سے یہ تھا کہ جب آپ پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تو پہاڑ کی چوٹی زمین سے آلگتی اور آپ چڑھ جاتے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا عصا آپ ہی کا عطیہ تھا اور حضرت موسیٰ سے قبل آپ کے پاس اس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا

ہو، اب نہ بیٹھا کرو اور اُس کو تو یاد کرو جب تم (شمار میں) کم تھے تو خدا ہی نے

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تم کو بڑھایا، اور ذرا غور تو کرو کہ (آخر) فساد پھیلانے والوں کا

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۶ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ

انجام کار کیا ہوا ، اور جن باتوں کا میں پیغام لے کر آیا ہوں اگر تم میں

اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

سے ایک گروہ نے ان کو مان لیا اور ایک گروہ نے نہیں مانا تو (کچھ پرواہ) نہیں) تم صبر سے بیٹھے (دیکھتے)

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۷

رہو یہاں تک کہ خدا (خود) ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، وہ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

تو ان کی قوم میں سے جن لوگوں کو (اپنی حشمتِ دنیا پر) بڑا گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے شعیب

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ

ہم تمھیں اور تمھارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر

قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا

کر دیں گے مگر جب کہ تم بھی ہمارے اسی مذہب وملت میں لوٹ کر آجاؤ (تو خیر)

كٰرِهِيْنَ ۝۸۸ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

شعیب نے کہا کیا ہم اگرچہ تمھارے مذہب سے نفرت ہی رکھتے ہوں (تب بھی لوٹ جائیں معاذ اللہ) جب

فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ

تمھارے باطل دین سے خدا نے مجھے نجات دی اس کے بعد بھی اگر ہم تمھارے مذہب میں لوٹ جائیں تو بے شک ہم نے خدا پر جھوٹا بہتان

لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ

باندھا (اور ہمارے واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمھارے مذہب کی طرف لوٹ جائیں مگر ہاں جب میرا پروردگار اللہ

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ

چاہے تو (البتہ مضائقہ نہیں) ہمارا پروردگار تو اپنے علم سے تمام (عالم کی) چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے تو خدا ہی

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ

پر بھروسہ کر لیا، اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو سب

ل اس قصے کے اخلاقی نتیجے حسبِ ذیل ہیں:- عبادت[1] کی ترغیب، توحید[2] کی تحریص، ناپ[3] تول میں خیانت نہ کرنا۔ مفسدہ[4] پردازی سے بچنا۔ رہزنی[5] سے بچنا۔ اپنے[6] جتھے پر نہ اترانا۔ حق[7] بات میں آپس کی پھوٹ سے نہ ڈرنا۔ مصیبت[8] کے وقت خدا پر بھروسا کرنا۔ نادانوں[9] کے بہکانے میں نہ آنا۔ ہٹ[10] دھرموں پر پچھتانے اور ترس کھانے کا بیجا ہونا۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

بہتر فیصلہ کرنے والا ہے' اور اُن کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے (لوگوں سے) کہنے لگے

قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

کہ اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ تم سخت گھاٹے میں رہو گے' صلے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

غرض ان لوگوں کو زلزلے نے لے ڈالا لہ بس تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛ ج

جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تھا وہ (ایسے مرٹے) گویا اُن بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے'

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی لوگ گھاٹے میں رہے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ

تب شعیب اُن لوگوں کے سے ٹل گئے اور (ان سے مخاطب ہو کر) کہا اے میری قوم

رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام تم تک پہونچا دئیے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی پھر اب میں کافروں پر

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ

کیونکر افسوس کروں، اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر)

اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑگڑائیں'

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا

پھر ہم نے تکلیف کی جگہ آرام کو ٢ بدل دیا یہاں تک کہ وہ لوگ بڑھ نکلے اور

وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ

کہنے لگے کہ اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے باپ داداؤں کو بھی پہنچ چکا ہے' تب ہم نے

بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى

(اس بڑھ نکلنے کی سزا میں) اچانک ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا اور وہ بالکل بے خبر تھے اور اگر ان بستیوں کے

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم اُن پر آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازے)

ع ۴ المتقدمین عند

٢ اس لحاظ سے کہ اُن کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے اور قیامت میں جب وہ ہمارے پاس آئیں تو نِرے کُھرّے بندے ہوں ۱۲۔

ع ۱۱ ۹ ۱

الْأَرْضِ وَلَٰكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾
کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب
أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَ
میں) گرفتار کیا تو کیا (ان) بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات
هُمْ نَائِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ
آجائے جب کہ وہ پڑے (بیخبر) سوتے ہوں، ان بستیوں والے اس سے بیخوف ہیں کہ ان پر دن دھاڑے ہمارا
بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ
عذاب آ پہنچے جب کہ وہ کھیل کود میں مشغول ہوں، تو کیا یہ لوگ خدا کی تدبیر سے ڈھیٹ
فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَلَمْ
ہو گئے ہیں تو یاد رہے کہ (خدا کے داؤ سے صرف گھاٹا اٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھتے ہیں، کیا جو لوگ
يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا
اہلِ زمین کے بعد زمین کے وارث (و مالک) ہوتے ہیں انھیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے
أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ
گناہوں کی بدولت ان کو مصیبت میں پھنسا دیتے اگر یہ لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ (ان کے دلوں پر ہم خود
قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ
مہر کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ کچھ سنتے ہی نہیں (اے رسولؐ) یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم
عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
تم سے بیان کرتے ہیں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ ان کے پیغمبر ان کے پاس بہت واضح اور
بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ
روشن معجزے لے کر آئے مگر یہ لوگ پہلے جس کو جھٹلا چکے تھے اس پر بھلا کاہے کو ایمان لانے والے
قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾
تھے (خدا یوں کافروں کے دلوں پر علامت مقرر کر دیتا ہے (کہ یہ ایمان) نہ لائیں گے، اور
وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۖ وَإِنْ وَجَدْنَا
ہم نے تو ان میں سے اکثروں کا عہد لہ ٹھیک نہ پایا (اور ہم نے) ان میں سے اکثروں
أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ
کو بدکار پایا، پھر ہم نے ان (پیغمبران مذکورین کے بعد) موسیٰ کو فرعون سہ اور اس کے

حضرت موسیٰ کا قصہ

ع ۱۲ ۶ ۲

لہ وہ عہد جو لوگوں نے خوف و ضرر کو دیکھ کر کیا تھا کہ اگر یہ بلا ہم سے دفع ہو گئی تو ہم ایمان لائیں گے۔ ۱۲

سہ فرعون جس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا، حضرتِ یوسف کے زمانے میں بادشاہِ مصر تھا اور جس کو حضرتِ یوسف خریدے گئے تھے اسی وجہ سے یہ فرعون (ولید) بنی اسرائیل کو اپنا غلام سمجھتا تھا اور اسی کے پنجے سے بنی اسرائیل کو چھڑانے کے واسطے حضرتِ موسیٰ مصر میں بھیجے گئے، فرعون نے چار سو برس زندگی کی تھی اور خدا کی شان اس کو کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی، اس کی خوراک اکثر منقے تھے، اس نے سات شہر بنائے تھے اور سب کے گرد نیستان تھے اور اس میں شیر چھوڑ دئے تھے تاکہ حضرتِ موسیٰ سے محفوظ رہے، مگر جب حضرتِ موسیٰ اونی ٹوپی اور کرتا پہنے اور بالوں کی ایک رسی کمر میں باندھے مصر میں آئے تو شیر خود ڈر کے بھاگ گئے، جب شہر میں آئے تو جس دروازے پر پہنچے خود بخود کھل گیا، جب فرعون کے دروازے پر پہنچے تو دربانوں نے نہ جانے دیا۔ ایک دن ان کمبختوں نے کہا کہ خدا کو دوسرا آدمی نہیں ملتا تھا کہ تم کو بھیجا ہے، یہ سنکر آپ کو غصہ آیا اور ایک عصا کا مارنا تھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آپ اندر چلے اور جس دروازے پر آپ عصا مارتے کھل جاتا یہاں تک کہ فرعون کے پاس پہنچے تو اس نے لوگوں کو منع کیا کہ مت روکو، آپ نے کہا میں خدا کا رسول ہوں، اس نے کہا کہ اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ، آپ نے عصا کو زمین پر ڈال دیا کہ وہ ایک عظیم الشان اژدھا بن کر منہ کھولے فرعون کی طرف بڑھا اور فرعون نے دیکھا کہ اس کے پیٹ کے اندر آگ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ
سرداروں کے پاس معجزے عطا کرکے (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے ان معجزات کے ساتھ (بڑی بڑی)
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى
شرارتیں کیں، پھر ذرا غور تو کرو کہ آخر فسادیوں کا انجام کیا ہوا، اور موسیٰ نے (فرعون سے) کہا
يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ
اے فرعون میں یقیناً پروردگار عالم کا رسول ہوں، مجھ پر واجب ہے
عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ
کہ خدا پر سچ کے سوا (ایک حرف بھی جھوٹ) نہ کہوں میں یقیناً تمھارے پاس تمھارے
بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿١٠٥﴾
پروردگار کی طرف سے واضح اور روشن معجزے لے کر آیا ہوں، تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردے
قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ
فرعون کہنے لگا اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو تو اسے دکھاؤ (یہ سنتے
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
ہی) موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی، پس وہ یکایک (اچھا خاصا) ظاہر بظاہر
مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾
اژدھا بن گئی، اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے،
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾
تب فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے کہا یہ تو البتہ بڑا ماہر جادوگر ہے،
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾
یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمھارے ملک سے باہر کردے تو اب تم لوگ اس کے بارے میں کیا صلاح دیتے
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾
ہو (آخر) سب نے متفق اللفظ کہا کہ (اے فرعون) ان کو اور ان کے بھائی (ہارون کو) چندے مقید رکھئے اور
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاۗءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ
(اطراف کے) شہروں میں ہلکاروں کو بھیجئے کہ تمام بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کرکے آپکے دربار میں حاضر کریں غرض جادوگر
قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ
سب فرعون کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ (ہم موسیٰ سے) جیت جائیں تو ہم کو بڑا (بھاری) انعام ضرور ملنا چاہیے، فرعون نے کہا

(بقیہ صفحہ ۲۲۴)
شعلہ زن ہے اور وہ اور اس کے ساتھی خوف کے مارے بھاگے اور فرعون کو توڑ کے مارے دست آنے لگے، اور اس بھگدڑ میں بہت سے لوگ کچل کے مرگئے، اس وقت فرعون کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ خدا کے واسطے اس کو اٹھالو، آپ نے اٹھالیا تو جیسا عصا تھا ویسا بن گیا ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا

ل بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے، ان سب کے استاد چار شخص تھے، سادور، غادور، خطط، مصفی اور ان چاروں کا بھی ایک استاد تھا جس کا نام شمعون تھا، مگر جب ان لوگوں نے مصر میں آتے ہی یہ سن لیا تھا کہ حضرت موسیٰ کے سوتے وقت بھی عصا اژدھا بن کر ان کی حفاظت کرتا ہے تو اسی وقت ان کی ہمت پست ہوگئی تھی، کیوں کہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو کا اثر نہیں رہتا۔ یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا اور وہاں کی خلقت اور فرعون کا لشکر بھی موجود تھا اور خود فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ ۱۲

۱۳ ع ۹ ۳

حضرت موسیٰ کا جادوگروں سے مقابلہ

نَعَمۡ وَ اِنَّكُمۡ لَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى

(ہاں انعام ہی نہیں) بلکہ پھر تو تم ہمارے دربار کے مقربین سے ہو گے (اور مقررہ وقت پر سب جمع ہوئے)

اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَ اِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ نَحۡنُ الۡمُلۡقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾

تو بول اٹھے کہ اے موسیٰ یا تو تمہیں (اپنے منتر) پھینکو یا ہم ہی (اپنے اپنے منتر) پھینکیں، موسیٰ نے کہا (اچھا

قَالَ اَلۡقُوۡا ۚ فَلَمَّاۤ اَلۡقَوۡا سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ

پہلے) تم ہی پھینک (کے اپنا حوصلہ نکال) لو، تب جوں ہی ان لوگوں نے (اپنی رسیاں) ڈالیں تو لوگوں

وَاسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ وَجَآءُوۡ بِسِحۡرٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوۡحَيۡنَاۤ

کی نظر بندی کر دی (کہ سب سانپ معلوم ہونے لگیں) اور لوگوں کو ڈرا دیا اور ان لوگوں نے بڑا بھاری جادو دکھا دیا

اِلٰى مُوۡسٰۤى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ

اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ (بیٹھے کیا ہو تم بھی اپنی چھڑی ڈال کر تو دیکھو) کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چھڑی ان کے

مَا يَاۡفِكُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا

بنائے ہوئے (چھوٹے سانپوں کو) ایک ایک کر کے نگل رہی ہے، القصہ حق بات تو جم کے (بیٹھی) اور ان کی ساری کارستانی

يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ

ملیامیٹ ہو گئی، پس فرعون اور اس کے طرفدار سب کے سب اس اکھاڑے میں ہارے اور ذلیل و رسوا ہو کر پلٹے

وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾ ۚ ۖ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ

اور جادوگر سب (موسیٰ کے سامنے) سجدے میں گر پڑے اور (عاجزی سے بولے) ہم سارے جہان کے پروردگار

الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۲۱﴾ ۙ رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرۡعَوۡنُ

پر ایمان لائے، جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے، فرعون نے کہا (ہائیں) تم

اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ

لوگ میری اجازت کے قبل اس پر ایمان لے آئے، یہ ضرور تم لوگوں کی مکاری ہے جو

مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ

تم لوگوں نے اس شہر میں پھیلا رکھی ہے تاکہ اس شہر کے باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کر دیں

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ

تمہیں عنقریب ہی اس شرارت کا مزا معلوم ہو جائے گا۔ میں تو یقیناً تمہارے (ایک طرف کے) ہاتھ اور دوسری طرف

خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَـنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلٰى

کے پاؤں کٹوا لوں گا پھر تم سب کے سب کو سولی دے دوں گا، جادوگر کہنے لگے کہ ہم کو تو آخر ایک دن اپنے

رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا
پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا (مرجانا) ہے۔ اور تو ہم سے اس کے سوا اور کاہے کی عداوت رکھتا ہے کہ
بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے (اور اب تو ہماری یہ دعا ہے کہ) اے ہمارے
14 ع 18 4
وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
پروردگار ہم پر صبر (کا مینھ) برسا اور ہمیں اپنی فرماں برداری کی حالت میں دنیا سے اٹھائیو[1] اور فرعون کی قوم
اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ
کے چند سرداروں نے (فرعون سے) کہا کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو (اسی حالت پر) چھوڑ دیں گے کہ ملک میں
يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ
فساد کرتے پھریں اور آپ کے خداؤں کی (پرستش) کو چھوڑ بیٹھیں۔ فرعون کہنے لگا (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب
نَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ
ہی ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے ہیں اور ان کی عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کیواسطے) زندہ رکھتے ہیں اور ہم توان پر ہر طرح
مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ
قابو رکھتے ہیں۔ (یہ سن کر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ (بھائیو) خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ ساری زمین
الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ
تو خدا ہی کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کا وارث (و مالک) بنائے اور
الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ
خاتمہ بالخیر تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) تمہارے آنے کے قبل
اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ
بھی ہم کو اذیتیں پہنچتی رہیں اور تمہارے آنے کے بعد بھی ہم کو تو برابر تکلیف ہی پہنچ رہی ہے (آخر کہاں تک صبر کریں) موسیٰ
اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ
نے کہا کہ عنقریب ہی تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور تمہیں (اس کا) جانشین بنائے گا
15 ع 3 5
فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
پھر دیکھے گا کہ تم کیسا کام کرتے ہو۔ اور بے شک ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں
بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾
کے قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار (کے عذاب میں) گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

[1] سبحان اللہ کیا دعا تھی اور کیسے وقت ان کی زبان سے نکلی تھی کہ تاثیر میں تیر بہدف نکلی، خدا کی شان صبح کو یہ لوگ کافر تھے کچھ دن چڑھے اپنا جادو لوگوں کو دکھایا اور فرعون کی عزت کی قسم کھائی اور نماز ظہر کے وقت ان پر خدا کا فضل ہوا اور ایمان لائے اور نماز عصر کے وقت انکے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور مغرب کے وقت سولی دی گئی اور بہشت میں پہنچے۔ اللہ اکبر۔ ع
صبح دوزخ میں ہوئی جنت فردوس میں شام
ان ہی کے واسطے موزوں ہے۔ ۱۲

فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ
تو جب انھیں کوئی راحت ملتی تو کہنے لگتے کہ یہ تو ہمارے واسطے سزاوار ہی ہے اور جب انھیں
سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ أَلَآ إِنَّمَا
کوئی مصیبت پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی سمجھتے دیکھو ان کی بدشگونی تو خدا
طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾
کے ہاں (لکھی جا چکی) تھی مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں اور (فرعون کے لوگ موسیٰ
وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا
سے ایک مرتبہ) کہنے لگے کہ تم ہم پر جادو کرنے کے لئے چاہے جتنی نشانیاں لاؤ مگر ہم تم پر کسی
نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ
طرح ایمان نہیں لائیں گے تب ہم نے ان پر (پانی کے) طوفان اور ٹڈیوں اور جوؤں
الْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫
اور مینڈکوں اور خون (کا عذاب) بھیجا کہ سب جدا جدا (ہماری قدرت کی) نشانیاں
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا
تھیں اس پر بھی وہ لوگ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ گنہگار تو تھے ہی اور جب ان پر
وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
عذاب آ پڑتا تو کہنے لگتے کہ اے موسیٰ تم سے جو خدا نے (قبول دعا کا) عہد کیا ہے اسی
بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
کی امید پر اپنے خدا سے دعا مانگو اور اگر تم نے ہم پر سے عذاب کو ٹال دیا تو ہم ضرور
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾
ایمان لائیں گے اور تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی ضرور بھیج دیں گے
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلٰٓى أَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ
پھر جب ہم نے ان سے اس وقت کے واسطے جس تک وہ ضرور پہنچتے عذاب کو ہٹا لیتے تو
إِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ
فوراً بدعہدی کرنے لگتے تب (آخر) ہم نے ان سے (ان کی) شرارتوں کا بدلہ لیا
فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
چونکہ وہ لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے غافل رہتے تھے ہم نے انھیں دریا میں

ف: ۱ جادوگروں کے ایمان
لانے پر دیکھ کر بہت سے
لوگ ایمان لائے تھے ان
سب کو فرعون نے اپنے وزیر
ہامان کے بہکانے سے قید
کر دیا اور جب حضرت موسیٰ کی
سفارش پر بھی نہ چھوڑا تو حضرت موسیٰ
اپنے لوگوں کے ساتھ شہر کے باہر جا کر خیموں
میں رہے، ادھر خدا نے ان پر طوفان
بھیجا کہ ان کے سارے مکانات منہدم
ہو گئے، اور شہر چھوڑ کر جنگل میں جا بسے
اس وقت فرعون نے حضرت موسیٰ سے
کہا کہ تم دعا کرو، اگر یہ سب ہٹ گیا تو
ہم قیدیوں کو چھوڑ دیں گے جب طوفان
ہٹ گیا تو وعدہ وفا نہ کیا، اس کے بعد
ٹڈیوں کا عذاب آیا اور ان کی تمام کھیتیاں
اور باغ برباد ہو گئے، اس کے بعد جوئیں
آئیں کہ ان لوگوں کے جسم اور
کپڑوں میں بھر گئیں اور تل
بھر زمین خالی نہ تھی، پھر
مینڈکوں کا عذاب آیا کہ ایسے
ناک اور کان تک سے نکلتے تھے،
کھانوں میں پڑ جاتے تھے، پھر
دریائے نیل کو خدا نے خون
بنایا مگر وہی پانی بنی اسرائیل
کے واسطے اصل پانی تھا یہاں تک
کہ قبطی سبطیوں سے کہتے تھے کہ تم اپنے منہ
میں پانی لے کر میرے منہ میں رکھ دو مگر جب
ان کے منہ میں آتا تھا تو خون ہو جاتا تھا،
اس کے بعد ان پر برف کا عذاب آیا کہ اس سے
دب کر بہت سے لوگ مر گئے، غرض جب عذاب آتا
تو فرعون حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتا کہ اگر
تمھاری دعا سے نجات ہو تو ضرور قیدیوں کو
چھوڑ دوں گا اور ایمان بھی لاؤں گا اور
جب وہ بلا ٹل جاتی تو پھر کچھ نہیں، یونہی
چالیس برس گذر گئے، خدا نے ان پر وبا بھیجی
اور اس میں نصف شب کو ہر شخص کا بڑا بیٹا
مر گیا، غرض ہر شخص اپنے غم میں مبتلا ہوا اور
اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو قید سے چھڑا لائے
پھر کئی روز کے بعد جب فرعون کو اطمینان
ہوا اور خبر لگی تو پیچھا کیا، آخر ڈوب مرا ۱۲

غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا
ڈبو دیا ، اور جن بے چاروں کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے انھیں کو (ملکِ شام کی) زمین کا جسکو
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِيْ
ہم نے (زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی اس کے پورب پچھم (سب) کا وارث (و مالک)
بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى
بنا دیا اور چوں کہ بنی اسرائیل نے (فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا تھا ، اس لئے تمھارے
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ
پروردگار کا نیک وعدہ (جو اُس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا) پورا ہو گیا ، اور جو کچھ فرعون
يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ
اور اُس کی قوم کے لوگ کرتے تھے اور اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے سب ہم نے برباد کر دیں اور
جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ
اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اُس پار اُتار دیا تو ایک[1] ایسے لوگوں پر سے گذرے جو
يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ
(اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے) بتوں کی پرستش پر جمے بیٹھے تھے (تو ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل موسیٰ سے)
لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿١٣٨﴾
کہنے لگے اے موسیٰ جیسے ان لوگوں کے معبود (بُت) ہیں ویسے ہی ہمارے لیے بھی ایک معبود بناؤ ، موسیٰ نے جواب دیا
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
تم تو بڑے جاہل لوگ ہو ، یہ لوگ جس شغل میں ہیں وہ یقینی برباد ہو کر رہے گا اور جو عمل یہ لوگ
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ
کر رہے ہیں وہ سب ملیامیٹ ہو جائیگا (موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا (تمھارا یہ مطلب ہے) کہ خدا کو چھوڑ کر میں دوسرے کو تمھارا
فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ
معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمکو ساری خدائی پر فضیلت دی ہے (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے
فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی ، جب وہ لوگ تمھیں بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے تھے تمھارے
وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
بیٹوں کو تو (جن جن کو) قتل کر ڈالتے تھے اور تمھاری عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کے واسطے) زندہ رکھ چھوڑتے تھے

الربع

[1] ملک یمن میں قبیلہ لخم کے لوگ ۱۲ ۱۲ ۱۲

عَظِيۡمٌ ﴿١٤١﴾ وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا

اور اسمیں تمہارے پروردگار کیطرف سے تمہارے (صبر کی) سخت آزمائش تھی اور ہم نے موسیٰ سے توریت دینے کیلئے

بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ۚ وَقَالَ

تیس[۱] راتوں کا وعدہ کیا تھا اور ہم نے اس میں دس روز (بڑھاکر) پورا کردیا غرض اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس

مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَاَصۡلِحۡ

رات میں پورا[۲] ہوگیا اور (چلتے وقت) موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین

وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى

رہو اور ان کی اصلاح کرنا اور فساد کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارا وعدہ پورا کرنے

لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ ؕ

(کوہِ طور پر) آئے اور ان کا پروردگار ان سے ہم کلام[۳] ہوا تو موسیٰ نے عرض کی خداوندا تو مجھے اپنی

قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ وَلٰـكِنِ انْظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ فَاِنِ

ایک جھلک دکھا دے کہ میں تجھے دیکھوں خدا نے فرمایا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو

اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ

(ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں) پس اگر (پہاڑ) اپنی جگہ پر قائم رہے تو سمجھنا کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے

لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ

(ورنہ نہیں) پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو وہ چکنا چور ہوگیا اور موسیٰ بے ہوش ہوکر گر پڑے جب

اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٤٣﴾

ہوش میں آئے تو کہنے لگے خداوندا تو (دیکھنے دکھانے سے) پاک ہے (پاکیزہ ہے) میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور سب سے

قَالَ يٰمُوۡسٰۤى اِنِّى اصۡطَفَيۡتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىۡ

پہلے تیری عدم رویت کا یقین کرتا ہوں خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تم کو تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہم کلامی (کا

وَبِكَلَامِىۡ ۖ فَخُذۡ مَاۤ اٰتَيۡتُكَ وَكُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿١٤٤﴾

درجہ دے کر) برگزیدہ کیا ہے تب جو کتاب (توریت) ہم نے تم کو عطا کی ہے وہ لو شکر گذار رہو۔

وَكَتَبۡنَا لَهٗ فِى الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّ

اور ہم نے توریت کی) تختیوں میں موسیٰ کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار

تَفۡصِيۡلًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ ۚ فَخُذۡهَا بِقُوَّةٍ وَّاۡمُرۡ قَوۡمَكَ

بیان لکھ دیا تھا تو اے موسیٰ تم اسے مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دے دو کہ

16
ع ۱۲
۶

[۱] حضرت موسیٰ نے خدا کے وعدے کے موافق بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے پنجے سے چھوٹنے کے بعد تمہارے واسطے ایک ایسی کتاب لاؤں گا جس میں تمام احکام موجود ہوں گے، پس پھر کیا تھا دیوانہ را ہوئے بس است ان لوگوں نے تقاضا شروع کیا، حضرت موسیٰ کو درخواست کرنی پڑی کہ کتاب بھیج دے، وہاں سے حکم ہوا کہ ایک مہینے کوہ طور پر آکر روزے رکھو، آپ نے ذیقعدہ کے مہینے میں روزے رکھے اور روزے سے آپ کے منہ میں جو بدبو ہوگئی تھی تو آپ کو شرم آئی کہ اس طرح سے خدا سے کیا مناجات کروں تو انہوں نے مسواک کرلی اس پر حکم آئی کہ موسیٰ یہ تم نے کیا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ روزے کی بو میرے نزدیک مشک کی لپٹ سے زیادہ اچھی ہے، اس کے جرمانہ میں ذی الحجہ کے دس روزے اور رکھ کے بغیر مسواک کے آؤ تب توریت ملے گی چنانچہ آپ نے جب ایسا ہی کیا تب توریت ملی اور لیکر آئے۔

[۲] جب حضرت موسیٰ نے چالیس دن کے لئے اپنی امت کا بغیر خلیفہ و جانشین کے خود سر بنا دینا مناسب نہ سمجھا تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ حضرت رسول اپنی امت کو قیامت تک کیلئے اپنی طرف سے خلیفہ بنائے بغیر چھوڑ جاتے۔

[۳] خدا کے کلام کرنے کا معاذ اللہ یہ مطلب نہیں کہ وہ منہ اور زبان رکھتا ہے، اور اس سے باتیں کرتا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جس چیز میں چاہے کلام پیدا کردے چنانچہ حضرت موسیٰ سے باتیں کرنے میں ایک درخت سے آواز نکلتی تھی۔

يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾
اِس میں کی اچھی باتوں پر عمل کریں اور میں بہت جلد تمھیں بدکرداروں کا گھر دکھا دوں گا (کہ
سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ
کیسے اجڑتے ہیں) جو لوگ (خدا کی) زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے بہت
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا
جلد پھیر دوں گا اور (میں کیا پھیروں گا خود ان کا دل اتنا سخت ہے کہ) اگر (دنیا جہان کے) سارے
بِهَا ۚ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ
معجزے دیکھ لیں تو بھی یہ ان پر ایمان نہیں لائیں گے اور اگر سیدھا راستہ بھی دیکھ پائیں تو بھی اپنی راہ
سَبِيلًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ
نہ بنائیں گے اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں گے تو جھٹ پٹ اس کو اپنا طریقہ بنا لیں گے، یہ کج روی
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾
اِس سبب سے ہوئی کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے غفلت کرتے رہے، اور
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ
جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی حضوری کو جھٹلایا ان کا سب کیا کرایا
أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾
اکارت ہو گیا، ان کو صرف ان ہی اعمال کی سزا یا جزا دی جائے گی جو کرتے تھے
وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا
اور موسیٰ کی قوم نے (کوہِ طور) پر اُن کے جانے کے بعد اپنے زیوروں کو (گلا کر) ایک بچھڑے[1]
جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَ
کی مورت بنائی (یعنی) ایک جسم جس میں گائے کی سی آواز تھی (افسوس) کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ
لَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾
دیکھا کہ وہ نہ تو ان سے[2] بات ہی کر سکتا ہے نہ کسی طرح کی ہدایت ہی کر سکتا ہے (مگر) ان لوگوں نے اسے اپنا معبود بنا لیا اور اپنے
وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا
اوپر ظلم کرتے تھے، اور جب وہ پچھتائے اور انھوں نے اپنے کو یقینی گمراہ دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ اگر
قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ
ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کرے گا اور ہمارا قصور معاف نہیں کرے گا تو ہم یقینی

ع ٦ — ١٧ — ٧

[1] سامری نے حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے سم تلے کی زمین دیکھ لی تھی کہ وہ جی جاتی ہے اور ہلنے لگتی ہے تو اس کو اٹھا رکھا تھا اور شیطان کے مشورے سے اس نے مورت کے خول میں رکھ دی تو وہ بولنے لگی اور اس کی کھال پر روئیں اور بال نکل آئے اور اس ذریعہ سے بنی اسرائیل کو اپنے قبضہ میں کر لیا کہ جس طرح درخت سے خدا کی آواز آتی تھی اسی طرح اس سے بھی آتی ہے، ان لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ یہی خدا ہے۔ (لازم / وقف)

[2] اس بنا پر کہ ہمارے مصنوع ضائع کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ١٢

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ
گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔ اور جب موسیٰ پلٹ کر اپنی قوم کی طرف آئے
غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ
تو (یہ حالت دیکھ کر) رنج و غصہ میں (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ تم لوگوں نے میرے بعد بُری حرکت کی
اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ
تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم (میرے آنے) میں کس قدر جلدی کر بیٹھے اور (تورات کی) تختیوں کو[1] پھینک دیا اور
اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اپنے بھائی (ہارون) کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اس پر ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ فَلَا تُشْمِتْ
میں کیا کرتا، قوم نے مجھے حقیر سمجھا اور (میرا کہنا نہ مانا بلکہ) قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو
بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾
نہ ہنسوائیے اور مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ قرار دیجئے (تب)
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ڮ
موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا
میں داخل کر اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو (اپنا معبود)
الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي
بنا لیا اُن پر عنقریب ہی اُن کے پروردگار کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾
(اس کے علاوہ) اور ہم بہتان باندھنے والوں کی ایسی ہی سزا کیا کرتے ہیں۔
وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا
اور لوگوں نے بُرے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے
وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾
تو بے شک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے،
وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ڮ
اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو (تورات) کی تختیوں کو (زمین سے) اٹھا لیا۔

[1] چونکہ خدا کے بارے میں یہ گستاخی سامری کی بدولت ہوئی تھی اس وجہ سے اپنے آپے سے باہر ہو گئے اور جھنجلا کے تختیاں پھینک دیں، اور حضرت ہارون کے بال اس قصور پر پکڑے کہ جب ان لوگوں نے کہنا نہ مانا تھا تو تم علیحدہ کیوں نہ ہو گئے کہ ان پر عذاب نازل ہو جاتا اور تمہارے موجود رہنے کی وجہ سے عذاب نہ آیا، اور چونکہ حضرت ہارون بھی معصوم تھے، مگر بنی اسرائیل ان کے علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ وہ بھی چنداں ناراض نہیں، اس وجہ سے اس بدنما دھبے کو مٹانے کے لئے ان کے بال پکڑے تا کہ اور لوگوں پر بھی ان کی بے قصوری ثابت ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دین میں اپنے سگے بھائی کا بھی پاس نہیں کیا جاتا ہے۔ ۱۲

ع ۱۸ (۴) ۸

وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ
اور توریت کے نسخے میں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور
يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا
رحمت ہے۔ اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ؁ہمارا وعدہ پورا کرنے کو (کوہ طور پر لے جانے کے
لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ
واسطے) ستر آدمیوں کو چنا پھر جب اُن کو زلزلے نے آپکڑا تو حضرتِ موسیٰ نے عرض کی
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
پروردگارا اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالتا، کیا ہم میں کے چند بیوقوفوں
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ
کی کرنی کی سزا میں ہم کو ہلاک کرتا ہے، یہ تو صرف تیری آزمائش تھی تو جسے چاہے گمراہی میں
تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
چھوڑ دے اور جس کی چاہے ہدایت کرے، تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے قصور کو معاف کر
وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ
اور ہم پر رحم کر اور تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے، اور تو ہی اس دنیا (فانی) اور
هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ
آخرت میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ لے، ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں
قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ
خدا نے فرمایا جس کو میں چاہتا ہوں (مستحق سمجھ کر) اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت
كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ
ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، میں تو اُسے بہت جلد خاص ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا (جو بُری
الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ
باتوں سے) بچتے رہیں گے اور زکوٰۃ دیا کریں گے اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھا کریں گے (یعنی) جو لوگ
يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ
ہمارے نبی امی ؁ پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں جس (کی بشارت) کو اپنے ہاں
مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؗ يَاْمُرُهُمْ
توریت اور انجیل میں لکھا ہوا ؁ پاتے ہیں (وہ نبی) جو اچھے کام کا حکم دیتا ہے

بنی اسرائیل کی گستاخی کی سزا

؁ حضرتِ موسیٰ جب توریت لینے کوہ طور پر گئے تو اس امر کی گواہی کے واسطے کہ خدا نے ان سے باتیں کیں اپنی قوم سے چن کر ستر آدمیوں کو اپنے ہمراہ لائے اور جب باتیں ہو رہی تھیں تو یہ لوگ کھڑے سن رہے تھے، کہنے لگے ہم نے سنا تو ضرور مگر جب تک ہم خدا کو دیکھ نہ لیں کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اسی نے بات کی ہے، آپ نے ہر چند سمجھایا کہ وہ دیکھنے کے قابل نہیں مگر وہ کاہے کو ماننے والے تھے، آخر اس گستاخی کی سزا اور ان کو اطمینان دلانے کے واسطے کہ خدا دیکھنے کی چیز نہیں ان کے سامنے پہاڑ پر بجلی گری اور یہ سب کے سب مر گئے، آخر حضرتِ موسیٰ کے گڑگڑانے اور دعا سے پھر زندہ ہوگئے ۱۲

حضرت موسیٰ کی دعا

؁ اُمی کے معنی مادرزاد کے ہیں اور ان پڑھ جاہل کو کہا کرتے ہیں، یہ امر اگرچہ اور لوگوں کے واسطے عیب ہے مگر حضرتِ رسول کے واسطے ہنر تھا کہ دوسرے لوگوں سے بغیر علم حاصل کئے وحی والہام اور علم لدنی کے ذریعہ سے علوم اولین و آخرین پر حاوی اور لکھنا پڑھنا سب کچھ جانتے تھے۔ ۱۲

حضرت رسول کی پیشینگوئی توریت و انجیل میں

؁ چنانچہ توریت کی عبارت ہے احمد الضحوك القتال يركب البعير ويأخذ الشملة وسيلد اثنا عشر واؤخره لامة عظيمة (احمد تبسم کرنے والا جہاد کرنے والا اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ کو لٹکائے گا اور قریب ہے کہ اس سے بارہ بزرگ پیدا ہوں اور میں اس کو ایک عظیم الشان امت کے واسطے تاخیر کروں گا) اس سے صاف واضح ہے کہ حضرت کے جانشین بارہ ہوں گے وہ بھی غیر لوگ نہیں بلکہ آپ کی نسل سے، اس سے زیادہ توضیح اور کیا ہو سکتی ہے۔ دیکھو توریت بشارات مثلیہ مترجمہ عربی۔ ۱۲ ۱۲

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
اور بُرے کام سے روکتا ہے اور جو پاک و پاکیزہ چیزیں تو ان پر حلال اور ناپاک
الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
گندی چیزیں ان پر حرام کر دیتا ہے، اور وہ (سخت احکام کا) بوجھ جو ان کی گردن
اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
پر تھا اور وہ پھندے جو اُن پر (پڑے ہوئے) تھے ان سے ہٹا دیتا ہے پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ
بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اس (نبی محمدؐ) پر ایمان لائے اور اُس کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی
مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۱۵۷ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ ع ۱۹ ٦ ٩
جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے تو یہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ لوگو
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
میں تم سب لوگوں کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کے لئے خاص سارے آسمان و زمین
وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
کی بادشاہت (حکومت) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے پس (لوگو)
وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ
خدا اور اس کے رسول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو (خود بھی) خدا پر اور اُس کی باتوں پر (دل سے)
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۱۵۸ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى
ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بقدم چلو تاکہ تم
اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۱۵۹ وَقَطَّعْنٰهُمُ
ہدایت پاؤ، اور موسیٰ کی قوم کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى
بات کی ہدایت بھی کرتے ہیں اور حق ہی حق (معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں، اور ہم نے بنی
اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ
اسرائیل کے ایک ایک دادا کی اولاد کو جُدا جُدا بارہ گروہ بنا دئے اور جب موسیٰ کی قوم نے ان سے
فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ
پانی مانگا تو ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو (چھڑی کا مارنا تھا)

أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا

کہ اس پتھر (پانی کے) بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور (ایسے صاف الگ الگ کہ) ہر ایک

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ

قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر منّ و سلویٰ

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾ وَ

سی نعمت) نازل کی (لوگو) جو پاکیزہ چیزیں تمھیں دی ہیں انھیں شوق سے کھاؤ (پیو) اور ان لوگوں نے (نافرمانی کر کے)

إِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ

کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ ہی بگاڑتے ہیں اور جب ان سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جا کر رہو سہو اور اس (کے میووں)

شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ

سے جہاں تمھارا جی چاہے (شوق سے) کھاؤ (پیو) اور (منہ سے) حطہ کہتے اور سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں

لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ

داخل ہو تو ہم تمھاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو ہم کچھ زیادہ ہی دیں گے تو ظالموں نے

ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا

جو بات ان سے کہی گئی تھی بدل دی اور کچھ اور کہنا شروع کیا تو ہم نے ان کی شرارتوں کی

عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾ وَاسْأَلْهُمْ

بدولت ان پر آسمان سے عذاب بھیج دیا۔ اور (اے رسول) ان سے

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ

ذرا اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو دریا کے کنارے واقع تھا، جب یہ لوگ (ان کے بزرگ) شنبہ[له]

يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ

کے دن زیادتی کرنے لگے کہ جب ان کا شنبہ (والا عبادت کا) دن ہوتا تب تو مچھلیاں سمٹ کر ان کے سامنے

سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ

پانی پر ابھر کے آجاتیں اور جب ان کا شنبہ (والا عبادت کا) دن نہ ہوتا تو مچھلیاں ان کے پاس ہی نہ پھٹکتیں

نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ

اور چونکہ یہ لوگ بدچلن تھے اس وجہ سے ہم بھی ان کی یوں ہی آزمائش کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے ایک

مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ

جماعت نے (ان لوگوں میں سے جو شنبہ کے دن شکار کو منع کرتے تھے) کہا کہ جنھیں خدا ہلاک کرنا یا سخت عذاب میں

بنی اسرائیل کے لئے پتھر سے چشمے جاری ہونا

له یہ سب واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں دیکھو پارۂ اول رکوع چھٹا۔ ۱۲

مچھلی کا قصہ

ع ۲۰ ۵ ۱۰

وقف لازم

مع ۶ عند المتاخرین

النصف

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
مبتلا کرنا چاہتا ہے انھیں (بے فائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو وہ کہنے لگے کہ فقط تمھارے پروردگار
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ
کی بارگاہ میں (اپنے کو) الزام سے بچانے کے لئے اور اس لیے کہ شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں پھر جب وہ لوگ
اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ
جس چیز کی انھیں نصیحت کی گئی تھی اُسے بھول گئے تو ہم نے ان کو تو نجات دیدی جو بُرے کام سے لوگوں کو روکتے تھے
ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا
اور جو لوگ ظالم تھے ان کو ان کی بدچلنی کی وجہ سے بڑے عذاب میں گرفتار کیا پھر جس بات کی
عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
انھیں ممانعت کی تھی جب ان لوگوں نے اس میں سرکشی کی تو ہم نے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے[1]
خٰسِئِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى
بندر بن جاؤ (اور وہ بن گئے) اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ جب تمھارے پروردگار نے ہانک پکار کر (بنی اسرائیل سے)
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
کہہ دیا تھا کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے حاکم کو مسلط رکھے گا جو انھیں بُری بُری[2] تکلیفیں دیتا رہے (کیونکہ)
لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ
اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمھارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا
فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ
مہربان (بھی) ہے، اور ہم نے ان کو روئے زمین میں گروہ در گروہ تتر بتر کر دیا، ان میں کے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ
ذٰلِكَ ؗ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
لوگ ہر طرح کے (بدکار) ہیں اور ہم نے انھیں سکھ اور دُکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ (شرارت سے)
يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا
باز آئیں۔ پھر اُن کے بعد کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب (خدا توریت) کے (تو) وارث
الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ
بنے (مگر لوگوں کے کہنے سے) احکامِ خدا کو بدل کر اس کے عوض) اس (ناپاک) کمینی دنیا کے ساز و سامان لے لیتے ہیں
سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ
(اور لطف تو یہ ہے) کہتے ہیں کہ ہم تو عنقریب بخش دیئے جائیں گے اور (جو لوگ ان پر طعن کرتے ہیں) اگر ان کے پاس بھی

والے بندر بن گئے

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارۂ اوّل، رکوع ۸، آیت ۶۵ میں۔

[2] کیسی سچی پیشین گوئی ہے کہ اتنا زمانہ دراز گذرنے پر بھی آج تک یہ لوگ کہیں کے بادشاہ نہیں، اور باوجود اس وسعت کے چپہ بھر زمین کے یہ لوگ مالک نہیں۔ اب چند برس پیشتر انکی حالت کوئی جاکر ایران میں دیکھتا تو اس کی پوری پوری تصدیق ہوجاتی۔ ۱۲ ۱۲

اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا
ویسا ہی (دوسرا) سامان آجائے تو اُسے بھی (آنہ چھوڑیں اور) لے ہی لیں کیا اُن سے کتاب (خدا توریت) کا عہد پیمان
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ
نہیں لیا گیا تھا کہ خدا پر سچ کے سوا جھوٹ کبھی) نہیں کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اُسے
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِيْنَ
انھوں نے اچھی طرح) پڑھ لیا ہے، اور آخرت کا گھر تو ان ہی لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا
يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ
تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے اور جو لوگ کتاب (خدا) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور پابندی سے نماز ادا کرتے
اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ
ہیں (انھیں اس کا ثواب ضرور ملے گا) کیونکہ ہم ہرگز نیکوکاروں کا ثواب برباد نہیں کرتے تو اے رسول یہود کو یاد دلاؤ) جب ہم نے
ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
ان (کے سروں) پر پہاڑ کو اس طرح لٹکا دیا کہ گویا سائبان تھا اور وہ لوگ سمجھ چکے تھے کہ ان پر اب گرا (اور
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧١﴾ وَاِذْ
ہم نے ان کو حکم دیا کہ) جو کچھ ہم نے تم کو عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور جو کچھ اس میں لکھا ہے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار
اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
بن جاؤ، اور اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ) جب پروردگار نے آدم کی اولاد سے یعنی پشتوں سے (باہر نکال کر) انکی
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا
اولاد سے خود ان کے مقابلہ میں اقرار کرا لیا (پوچھا) کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب کے سب بولے
بَلٰي ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا
ہاں ہم اس کے گواہ ہیں (یہ ہم نے) اس لئے کہا کہ ایسا نہ ہو کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم
عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ
تو اس سے بالکل بے خبر تھے، یا یہ کہہ بیٹھو کہ (ہم کیا کریں) ہمارے تو باپ داداؤں ہی نے
اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ
پہلے شرک کیا تھا، اور ہم تو ان کی اولاد تھے (کہ) ان کے بعد (دنیا میں آئے) تو کیا ہمیں اُن
اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
لوگوں کے جرم کی سزا میں ہلاک کرے گا جو پہلے ہی باطل کر چکے، اور ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیل وار

---

۱ یہ اقرار عہد الست کا ہے، جب دنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے محض اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت رسولؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی امارت و ولایت کا بھی اور وہ بھی محض انسانوں سے نہیں، بلکہ فرشتوں سے بھی، چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تفسیر یا تائید میں وارد ہوئی۔ قال رسول اللہ لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وآدم بین الروح والجسد قال عز وجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالت الملائکۃ بلی وقال

۲۱ اللہ تعالیٰ انا ربکم
ع
۹
ومحمد نبیکم وعلی امیرکم (ترجمہ) حضرتِ
۱۱ رسولؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو اس کی فضیلت سے انکار نہ کرتے، علیؑ امیر المومنین اس وقت کہلائے جب آدم کا جسد روح درست نہ ہوا تھا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے

عہد الست اور حضرت علیؑ کی ولایت

واذ اخذ الآیۃ الست بربکم تو فرشتوں نے کہا ہاں، تب خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارے نبی ہیں اور علیؑ تمہارے امیر ہیں۔ دیکھو کتاب فردوس الاخبار، باب ۱۴۳ دیلمی - ۱۲

الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ
بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوگ (اپنی غلطی سے) باز آجائیں، اور (اے رسول) تم ان لوگوں کو اس شخص کا
الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ
حال لہ پڑھ کر سنا دو جسے ہم نے اپنی آیتیں عطا کی تھیں پھر وہ ان سے نکل بھاگا تو شیطان نے اس کا
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ
پیچھا پکڑا اور آخر کار وہ گمراہ ہو گیا، اور اگر ہم چاہتے تو اسے انھیں آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ
لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ
کر دیتے مگر وہ تو خود ہی پستی کی طرف جھک پڑا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن بیٹھا تو اس کی
كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ
مثل اس کتے کی مثل ہے کہ اگر اس کو دھتکار دو تو بھی زبان نکالے رہے اور اس کو چھوڑ دو تو
یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ
بھی زبان نکالے رہے، یہ مثل ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا
رسول) یہ قصے ان لوگوں سے بیان کر دو تاکہ یہ لوگ خود بھی غور کریں، جن لوگوں نے ہماری
لْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
آیتوں کو جھٹلایا ہے ان کی بھی کیا بری مثل ہے اور اپنی ہی جانوں پر ستم
یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَ مَنْ
ڈھاتے رہے، راہ پر بس وہی شخص ہے جس کی خدا ہدایت کرے، اور جس کو
یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا
گمراہی میں چھوڑ دے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں، اور (گویا) ہم نے خود بہتیرے
لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ ؗ لَهُمْ قُلُوْبٌ
جنات اور آدمیوں کو جہنم ہی کے لئے پیدا کیا، اور ان کے دل تو ہیں (مگر قصداً) ان سے
لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ٘ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ٘
سمجھتے ہی نہیں، اور ان کی آنکھیں ہیں (مگر قصداً) ان سے دیکھتے ہی نہیں، اور ان کے
وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
کان بھی ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے (خلاصہ) یہ لوگ گویا جانور ہیں

لہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں ایک شخص بلعم باعور تھا، اس کو اسمِ اعظم یاد تھا، جب وہ اسمِ اعظم کے ذریعے دعا کرتا تھا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی تھی۔ فرعون نے حضرت موسیٰ کا پیچھا کیا تو بلعم باعور سے فرمائش کی کہ تم دعا کرو کہ موسیٰ اور ان کے ساتھی ہمارے قبضے میں آجائیں، یہ سنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا، مگر خدا کی شان کہ اس نے ہر چند کوشش کی مگر گدھے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا، جب اس نے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا کہ وائے ہو تجھ پر مجھے کیوں مارتا ہے، کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ تو خدا کے رسول اور مومنین پر بددعا کرے، آخر اس نے نہ مانا اور یہاں تک مارا کہ وہ گدھا مر گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسمِ اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اس کا اثر جاتا رہا، آخر کافر بن بیٹھا اور جہنم کا کندہ بنا۔

۱۲ ۱۲

بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾ وَ لِلّٰهِ
بلکہ ان سے بھی کہیں گئے گذرے ہوئے یہی لوگ (امورِ حق سے) بالکل بے خبر ہیں، اور اچھے اچھے
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ
نام خدا ہی کے خاص ہیں تو اُسے انھیں ناموں سے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں ۱؎
يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾
میں کفر کرتے ہیں انھیں (ان کے حال پر) چھوڑ دو اور وہ بہت جلد اپنے کرتوت کی سزا پائیں گے،
وَ مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ
اور ہماری مخلوقات سے کچھ ۲؎ لوگ ایسے بھی ہیں جو دینِ حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق)
يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
انصاف بھی کرتے ہیں، اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انھیں بہت جلد اس طرح آہستہ
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَ اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ كَيْدِيْ
آہستہ (جہنم میں) لے جائیں گے کہ انھیں خبر بھی نہ ہوگی، اور میں انھیں (دنیا میں) ڈھیل دوں گا بیشک
مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ
میری تدبیر (بہت پختہ اور) مضبوط ہے۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ آخر ان کے رفیق (محمدؐ) کو کچھ
اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ
جنون تو ہے نہیں وہ تو بس کھلم کھلا (عذابِ خدا سے) ڈرانے والے ہیں، کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین
مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
کی حکومت اور خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور نہ کیا اور نہ اِس
مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ
بات میں کہ شاید ان کی موت قریب آگئی ہو، پھر اتنا سمجھانے کے بعد
اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾ مَنْ
(بھلا) کس بات پر ایمان لائیں گے۔ جسے خدا گمراہی میں
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ
چھوڑ دے پھر اس کا کوئی راہ پر نہیں اور انھیں ان کی سرکشی (و شرارت)
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٨٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
میں چھوڑ دے گا کہ سرگرداں رہیں، (اے رسولؐ) تم سے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھا

ع ۲۲ / ۱۰ / ۱۲

۱؎ ناموں میں کفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جن ناموں کی شریعت نے خدا کیواسطے اجازت نہیں دی ہے ان کے ساتھ خدا کو پکارنا، جیسے عرب لوگ خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجہ اور نصاریٰ ابو المسیح اور حکما علت اولیٰ کہتے تھے، یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ شرک کی نیت سے خدا کے ناموں سے مشتق کر کے دوسروں کا نام رکھنا جیسے اللہ سے لات، عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات وغیرہ۔ ۱۲

۲؎ زادان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے، ان میں بہتر جہنمی اور ایک جنتی، یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے۔ وممن خلقنا الآیۃ اور یہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں۔ دیکھو کتاب علامہ ابن مردویہ۔ ۱۲

مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا
کرتے ہیں کہ کہیں اُس کا تھل بیڑا بھی ہے تم کہہ دو کہ اس کا علم بس فقط میرے پروردگار ہی کو ہے۔ وہی
لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا
اس کے وقت معین پر اس کو ظاہر کردے گا، وہ سارے آسمان و زمین میں ایک کٹھن وقت
تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ
ہوگا، وہ تمہارے پاس بس اچانک آجائے گی، تم سے لوگ اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا تم
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
ان سے بخوبی واقف ہو تم (صاف) کہہ دو کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے، مگر بہتیرے لوگ نہیں
لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا
جانتے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں خود اپنا آپ اختیار تو رکھتا ہی نہیں نفع کا نہ ضرر کا
ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
مگر بس وہی جو خدا چاہے اور اگر (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ
یقیناً میں اپنا بہت سا فائدہ کرلیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف کبھی نہ پہنچتی، میں تو صرف
اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ
ایمان دار لوگوں کو (عذاب سے) ڈرانے والا اور (بہشت کی) خوش خبری دینے والا ہوں، وہ خدا
الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا
ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص (آدم) سے پیدا کیا اور اس (کی بچی ہوئی مٹی) سے اس کا
زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا
جوڑا بنا ڈالا تاکہ اس کے ساتھ رہے سہے، پھر جب انسان اپنی بی بی سے ہم بستری کرتا ہے تو بی بی
خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا
ایک ہلکے سے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اسے لئے لئے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ (زیادہ دن ہونے سے) بوجھل ہو جاتی ہے
لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ
تو دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار (خدا) سے دعا کرنے لگے کہ اگر تو ہمیں نیک (فرزند) عطا فرمائے تو ہم ضرور تیرے
اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى
شکر گزار ہوں گے، پھر جب خدا نے ان کو فرزند صالح عطا فرمایا تو جو (اولاد) خدا نے انہیں عطا کیا تھا لگے اس میں خدا کا شریک

قیامت کا حال خدا کے سوا کسی کو نہیں معلوم

وقف لازم

وقف منزل

انسانی فطرت

لہ اس قصہ کی ابتدا اگرچہ حضرت آدمؑ سے ہے مگر پھر ان کی اولاد کا بیان شروع کر دیا ہے، اور یہ حالت بھی ان کی اولاد ہی کی ہے، اسی وجہ سے خدا نے فتعالی اللہ عما یشرکون میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے اور اس کے قبل تثنیہ کے صیغہ میں عام میاں بیوی کی حالت بیان کی ہے، مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور اسی بنا پر اپنے لڑکوں کا نام پیر بخش، سالار بخش وغیرہ رکھتے ہیں، یعنی خدا نے نہیں دیا بلکہ پیر میاں یا مدار میاں نے عطا کیا ہے، ہاں اگر یہ مطلب نہ ہو بلکہ صرف نام رکھنا مقصود ہو تو کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

معٰ ۸ عند المتاخرین

ع ۲۳ ۷ ۱۳

اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا
بنانے تو خدا (کی شان) شرک سے بہت اونچی ہے کیا وہ لوگ خدا کا شریک ایسوں کو بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا
نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود (خدا کے) پیدا کئے ہوئے ہیں، اور نہ وہ ان کی مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور
وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى
نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ گے بھی تو یہ
الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ
تمہاری پیروی نہیں کرنے کے تمہارے واسطے برابر ہے خواہ تم ان کو بلاؤ
اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
یا تم چپ چاپ بیٹھے رہو، بے شک وہ لوگ جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے
دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
ہو وہ (بھی) تمہاری طرح (خدا کے) بندے ہیں بھلا تم انھیں پکار کے تو دیکھو تو اگر تم سچے
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ
ہو تو وہ تمہاری کچھ سن لیں، کیا ان کے ایسے پاؤں بھی ہیں جن سے وہ چل سکیں،
بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ
یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سن سکیں (اے رسول) ان لوگوں سے) ؎۱
يُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ ۫ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ
کہہ دو کہ تم اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو بلاؤ پھر سب
قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾
مل کر مجھ پر داؤں چلو پھر مجھے (ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر دیکھو تو میرا کیا بنا سکتے ہو)
اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى
بے شک میرا مالک و مختار تو بس خدا ہے جس نے کتاب (قرآن) کو نازل فرمایا اور وہی (اپنے)
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
نیک بندوں کا حامی ہے، اور وہ لوگ (بت) جنھیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد کو) پکارتے ہو
يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾
نہ تو وہ تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں۔

؎۱ جب آپ نے مشرکین عرب کو خدا کے عذاب سے ڈرایا تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کی مذمت مت کرو ایسا نہ ہو کہ ان کی طرف سے کوئی مصیبت تم پر آجائے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَ
اور اگر تو انھیں ہدایت کی طرف بلائے گا بھی تو یہ سُن ہی نہیں سکتے اور
تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾
تو تو سمجھتا ہے کہ تجھے (آنکھیں کھولے) دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں -
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ
(اے رسول) تم درگذر نہ اختیار کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے
الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ
منہ پھیر لو ، اور اگر شیطان کی طرف سے تمہاری (امت کے) دل میں کسی طرح کا دغدغہ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
پیدا ہو تو تم خدا سے پناہ مانگو کیونکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے، بیشک
اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا
جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی انھیں شیطان کا خیال چھو بھی گیا تو چونک پڑتے ہیں، پھر فوراً ان کی
فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي
آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ ان کافروں کے بھائی بند شیطان ان کو (دھر پکڑ کے) گمراہی کی
الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ
طرف گھسیٹے جاتے ہیں پھر کسی طرح کی (بھی) کوتاہی نہیں کرتے، اور جب تم ان کے پاس کوئی (خاص) معجزہ
قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى
نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اسے کیوں نہیں بنالیا، (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں تو بس اسی
اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى
وحی کا پابند ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتی ہے یہ (قرآن) تمہارے پروردگار
وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ
کی طرف سے (حقیقت کی) دلیلیں ہیں اور ایماندار لوگوں کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے، (لوگو) جب قرآن پڑھا جائے
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ
تو کان لہ لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو تاکہ (اسی بہانے) تم پر رحم کیا جائے ، اور اپنے پروردگار
رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ
کو اپنے جی ہی جی میں گڑگڑا کے اور ڈر (ڈر) کے اور بہت چیخ کے نہیں دھیمی آواز

لہ احادیث سے ثابت ہے کہ یہ حکم نماز جماعت کا ہے کہ جب امام قرآن کی کوئی سورة پڑھے تو ماموم کا فرض ہے کہ اُسے توجہ سے سنے اور چپ رہے اور خود کچھ نہ پڑھے لیکن اگر یوں بھی قرآن پڑھا جائے تو اہل اسلام کو اس کے سامنے بیٹھ کر گپ نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کی طرف توجہ مناسب ہے۔ ۱۲ ۱۲

سجدہ واجب عند احناف ۱۲

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ

سے صبح و شام یاد کیا کرو اور (اس کی یاد سے) بالکل غافل نہ ہو جاؤ

الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

بے شک جو لوگ ۱ (فرشتے وغیرہ) تمہارے پروردگار کے پاس مقرب ہیں اور

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝ السجدة

وہ اس کی عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کا سجدہ کرتے ہیں۔

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴

آیاتها ۷۵ (۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (۸۸) رکوعاتها ۱۰

سورہ انفال ۲ مدینہ میں نازل ہوئی اس کی پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ

(اے رسول) تم سے لوگ انفال ۳ (مالِ غنیمت) کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تو تم کہہ دو کہ انفال مخصوص

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ

خدا اور رسول کے واسطے ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو اور اگر تم

وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

(سچے) اور ایمان دار ہو تو خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ سچے ایمان دار تو بس وہی لوگ

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ

ہیں کہ جب (ان کے سامنے) خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ بس اپنے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں، نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (راہِ خدا میں)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

خرچ کرتے ہیں، یہی لوگ تو سچے ایمان دار ہیں، ان ہی کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے)

رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ

درجے ہیں اور بخشش اور عزت و آبرو کے ساتھ روزی ہے۔ (یہ مالِ غنیمت کا جھگڑا) ویسا ہی ہے جس طرح

---

۱ اس آیت کا سجدہ سنت ہے۔ ۱۲

۲ اس سورہ میں بھی خدا نے بہت سے امورِ اخلاقی اور تمدنی ارشاد فرمائے ہیں جیسے انفال کا فیصلہ، جنگِ بدر کا قصہ، ابولبابہ کی توبہ، ہجرت کا واقعہ، قرآن کا مقابلہ اور ناکامی، غنیمت کا حکم، نزاع کے نقصانات، خدا بغیر زیادتی کے کوئی نعمت نہیں چھینتا، کفار کی مذمت، بزدلی کی برائی، صلح جو سے صلح کر لو، وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲

۳ انفال نفل کی جمع ہے اور اس کے لغوی معنی زیادتی اور تفضل کے ہیں اور عرفاً مالِ غنیمت کو کہتے ہیں، اس میں مناسبت یہ ہے کہ یہ بھی خدا کا ایک تفضل ہے، اور شرعاً انفال چند چیزوں کو کہتے ہیں (۱) جو مالِ حرب بغیر لڑائی کے مل جائے (۲) وہ زمین جس کے باشندے بغیر لڑائی کے جلا وطن ہو گئے ہوں (۳) وہ زمین جو بغیر لڑے بھڑے مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے، جیسے بحرین کی زمین (۴) جس کے سب باشندے مر جائیں مسلمان ہوں یا کفار (۵) نیستان، صحرا، درود خانہ جو کسی کی ملک نہ ہوں (۶) پہاڑوں کے نیچے کی زمین (۷) بادشاہوں کے شاہی سامان جو خاص اپنے واسطے ہوں (۸) کانیں وغیرہ۔ ۱۲

۴ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت بدر میں نازل ہوئی کیونکہ کفار نے راہِ فرار اختیار کی اور مالِ غنیمت اور قیدی جمع ہونے لگا تو اصحاب تین قسم کے تھے، سعد بن معاذ وغیرہ حضرت کے خیمے کے گرد آپ کی حفاظت میں تھے، حضرت علیؑ وغیرہ کفار کو قتل کر رہے تھے، کچھ لوگ مالِ غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھے۔ جنگ کرنے والوں میں بعض کو یہ خیال ہوا کہ مالِ غنیمت کل ہمارا ہونا چاہیے اور جمع کرنے والوں کو الگ یہی فکر تھی حتی کہ آپس میں کچھ باتیں بھی ہونے لگیں، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان کو سمجھا دیا گیا کہ یہ محض خدا اور رسولؐ کا ہے، جس کو جتنا چاہیں دیں۔ ۱۲

رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تمھارے پروردگار نے تمھیں بالکل ٹھیک (مصلحت کے) تمھارے گھر سے (جنگ بدر میں) نکالا تھا اور مومنین

لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ

کا ایک گروہ (اس سے) ناخوش تھا کہ وہ لوگ حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے (خواہ مخواہ) سچی بات

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

میں جھگڑتے تھے اور اس طرح (کرنے لگے) گویا وہ زبردستی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں (اور اسے) اپنی

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور (ا یہ وہ وقت تھا) جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ (کفار مکہ کی) دو جماعتوں

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ

میں سے ایک تمھارے لئے ضروری ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ کمزور جماعت تمھارے ہاتھ لگے (تاکہ بغیر

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ

لڑے بھڑے مال غنیمت ہاتھ آجائے) اور خدا یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت (قائم کرے) اور

الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ

کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے، تاکہ حق کو (حق ثابت کر دے) اور باطل کو ملیامیٹ کر دے اگرچہ گنہگار

كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

(کفار اس سے) ناخوش ہی کیوں نہ ہوں (یہ وہ وقت تھا) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے

لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

تو اس نے تمھاری سن لی اور جواب دیا کہ میں تمھاری لگاتار ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا، اور

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ

یہ امداد غیبی خدا نے صرف تمھارے خوشی خاطر کے لئے کی تھی اور تاکہ تمھارے دل مطمئن ہو جائیں

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اور (یاد رکھو کہ) مدد خدا کے سوا کسی اور کے ہاں سے (کبھی) نہیں ہوتی، بیشک خدا غالب

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً

اور حکمت والا ہے، یہ وہ وقت تھا جب اپنی طرف سے اطمینان دینے کے لئے

مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

تم پر نیند کو غالب کر رہا تھا، اور تم پر آسمان سے پانی ؎ برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمھیں پاک

؎ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم گئے اور مارے گئے،

؎ یہ جنگ بدر کا واقعہ ہے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ کفار قریش کا ایک قافلہ جس کے سردار ابوسفیان اور عمرو عاص وغیرہ تھے شام سے تجارت کا مال لئے جاتے تھے، یہ خبر حضرت رسول کو دی گئی اور جہاد کا حکم ہوا، آپ تین سو تیرہ آدمیوں کا چھوٹا سا لشکر لئے ہوئے ان کی طرف چلے، یہ خبر ابوسفیان کو معلوم ہو گئی اور اس نے مکہ سے قریش کو اپنی مدد کے لئے بلا بھیجا، وہاں یہ خبر پہنچتے ہی ایک اچھا خاصہ ہنگامہ ہو گیا اور ابوجہل وغیرہ نے منادی کرا دی کہ قریش پر ایسی مصیبت کبھی نہ پڑی تھی تم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جس کا مال اس قافلہ میں نہ ہو، غرض بڑے ساز و سامان سے ایک بڑا لشکر روانہ ہو گیا، اور ابوسفیان اپنی چالاکی سے مشہور راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راستے سے مکہ کو چل دیا اور ان دونوں میں مڈبھیڑ ہو گئی اور آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کیونکہ یہ لوگ اپنی قلت سے بہت گھبرائے ہوئے تھے، حضرت ابوبکر و عمر کی رائے نہ تھی لیکن حضرت معاذ و مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ جو حکم دیں گے ہمیں عذر نہیں، غرض جنگ کی ٹھہری کیونکہ خدا امداد کا وعدہ کر چکا تھا، قریش کے کچھ غلام نہر سے پانی لینے آئے انکو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا، ان سے ان کی تعداد کا پتہ چلا کہ قریب ایک ہزار کے ہیں اور اونٹوں کے علاوہ چار سو گھوڑے بھی تھے اور مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے، حضرت عمار یاسر جاسوس بن کر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ اس کثرت پر بھی بہت خائف اور ترساں ہیں چنانچہ عتبہ کی رائے پھر جانے کی تھی مگر ابوجہل نے سب کو غیرت دلائی اور سب سے پہلے عتبہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید مقابلہ کو نکلے ادھر سے بھی تین آدمی انصار میں سے گئے مگر ان لوگوں نے کہا ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے، غرض وہ پھر آئے اور حضرت رسول نے عتبہ کے مقابلہ میں حضرت عبیدہ کو اور شیبہ کے مقابلہ میں حضرت حمزہ کو اور ولید کے مقابلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہم کو بھیجا، سب سے پہلے حضرت علی نے ولید کو واصل جہنم کیا، شیبہ اور حضرت حمزہ میں کشتی ہوئی اور دونوں زمین پر تھے کہ حضرت علی

(بقیہ صفحہ ۲۴۵ پر)

ع ۱ ۱۰ ۱۵

بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَ لِیَرْبِطَ
پاکیزہ کردے اور تم سے شیطان کی گندگی دفع کردے اور تمھارے دل مضبوط کردے اور
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ یُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ یُوْحِیْ
پانی سے (بالو جم جائے) اور تمھارے قدم (اچھی طرح) جمائے رہے (اے رسولؐ) یہ وہ وقت تھا
رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ
جب تمھارا پروردگار فرشتوں سے فرمارہا تھا کہ میں یقیناً تمھارے ساتھ ہوں، تم ایمانداروں
اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
کو ثابت قدم رکھو، میں بہت جلد کافروں کے دلوں میں (تمھارا رعب) ڈال دوں گا
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ
(بس پھر کیا ہے) اب تو ان کفّار کی گردنوں پر ماردو اور ان کی پور پور کو چینلی کردو
بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ
یہ (سزا) اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور
مَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ
جو شخص بھی خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب
الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ
کرنے والا ہے (کافرو! دنیا میں تو) لو پھر اس (سزا) کا مزا چکھو اور (پھر آخرت میں تو)
النَّارِ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ
کافروں کے واسطے جہنم کا عذاب ہی ہے، اے ایماندارو جب تم سے کفار سے میدان جنگ میں
كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ یُّوَلِّهِمْ
مقابلہ ہو تو (خبردار) ان کی طرف سے پیٹھ نہ پھیرنا اور (یاد رہے) اس شخص کے سوا جو
یَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى
لڑائی میں کترائے یا کسی جماعت کے پاس جاکر موقع پائے (اور) جو شخص بھی اس دن ان کفار کی
فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ
طرف سے اپنی پیٹھ پھیرے گا وہ یقینی (ہر پھر کے) خدا کے غضب میں آ گیا، اور اُس کا ٹھکانا
وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ
جہنم ہی ہے اور وہ (کیا) بُرا ٹھکانا ہے، اور (مسلمانو) ان کفار کو کچھ تم نے تو قتل کیا نہیں بلکہ ان کو

(بقیہ صفحہ ۲۴۴)
نے ایک ہی وار میں شیبہ کا کام تمام کیا عتبہ اور عبیدہؓ دونوں زخمی ہوئے اور اپنی اپنی جگہ پڑے ہوئے تھے کہ حضرت علیؑ نے عتبہ کو بھی جہنم کی راہ دکھائی، حضرت عبیدہؓ میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ حضرت رسولؐ کے پاس اٹھا کے لائے گئے اور آپ نے فرمایا تم شہید ہونے والوں میں شمار ہوئے اور جنت کی خبر دی، خلاصہ اس کے بعد جنگ ہونے لگی اور اللہ نے فرشتوں کو مدد کیلئے بھیجا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ ۱۲

؎ چونکہ ابوجہل نے چالاکی سے تالاب کے کنارے پہلے ہی سے خیمے ڈال دئے تھے اور مسلمان بڑی گہری ریت میں تھے کہ چلنے میں گھٹنے تک ان کے پاؤں دھنس جاتے تھے اس وجہ سے ان لوگوں کو سخت تردد تھا تو خدا نے ان کے رفع تردد کے واسطے ان پر نیند غالب کردی تو شیطان نے ان میں سے اکثروں کو محتلم کردیا، اس کے جواب میں خدا نے خوب پانی برسادیا کہ ریت بھی جم گئی اور ان لوگوں کو پانی کا بھی آرام ہوا اور کفار کی سخت زمین پر کیچڑ ہو گئی، پھر ان کی تلت پر رحم کھا کر ان کی مدد کو فرشتے بھیجے، پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار، اگرچہ اس کا حکم ہی کفار کی تباہی کے لئے کافی تھا، مگر یہ مسلمانوں کے دل بڑھانے کی ایک ظاہری تدبیر تھی، چنانچہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی مشرک کے مقابل ہوتا تو کوڑے کی آواز سنتا اور پھر ساتھ ہی اس کے مشرک کو زمین پر پڑا ہوا پاتا اور کوڑے کا نشان اس کے سر پر موجود ہوتا اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مشرکوں کے کشتوں میں یہ فرق تھا کہ ہمارے کشتوں میں زخم کا نشان موجود رہتا اور ان میں نہیں، خود مشرکین کا بیان تھا کہ جب ہم سے مقابلہ ہوا تو ہم پر رعب غالب ہوا اور ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہاتھوں میں تلوار اور کوڑے لئے ہوئے گھوڑوں پر سوار شملہ لٹکائے ہوا میں زمین سے بے لگاؤ کھڑے اور جس پر کوڑا مارتے وہ فوراً مرجاتا ہے، یہ دیکھ کر ہمارے حواس بجا نہ رہے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

قَتَلَهُمْ ۖ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ
کو تو خود خدا نے قتل کیا اور (اے رسول) جب تم نے تیر مارا تو کچھ تم نے نہیں مارا بلکہ خود خدا
رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ
نے تیر مارا تاکہ اپنی طرف سے مومنین پر خوب احسان کرے، بیشک خدا (سب کی)
اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ
سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے، یہ تو یہ اور خدا تو کافروں کی مکاری کا کمزور کر دینے
كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ
والا ہے (کافرو) اگر تم یہ ¹چاہتے تھے کہ (جو حق پر ہو اس کی) فتح ہو تو (مسلمانوں کی)
الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ
فتح بھی تمہارے سامنے آموجود ہوئی (اب کیا عذر باقی ہے) اور اگر تم (اب بھی مخالفت اسلام سے)
تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَ
باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تم کہیں پلٹ پڑے تو (یاد رہے) ہم بھی پلٹ پڑیں گے (اور تمہیں
لَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا
تباہ کر چھوڑیں گے) اور تمہاری جماعت اگرچہ بہت زیادہ بھی ہو ہرگز کچھ کام نہ آئے گی اور خدا تو یقینی مومنین کے
الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا
ساتھ ہے، اے ایمان دارو! خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور اس سے منہ نہ موڑو
عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا
جب تم سن رہے ہو، اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو منہ سے (تو)
سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ
کہتے ہیں کہ ہم سن رہے ہیں حالانکہ وہ سنتے (سناتے خاک) نہ تھے۔ اس میں شک نہیں کہ زمین پر چلنے
عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَ
والے تمام حیوانات سے بدتر خدا کے نزدیک وہ بہرے گونگے کفار ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے، اور
لَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ
اگر خدا ان میں نیکی کی (بو بھی) دیکھتا تو ضرور ان میں سننے کی قابلیت عطا کرتا مگر یہ ایسے بدسرشت
لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ہیں کہ) اگر خدا انھیں سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی منہ پھیر کر بھاگ جاتے، اے ایماندارو جب تم کو (ہمارا) رسول

۱ کفار قریش جب مکے سے رخصت ہونے لگے تو خانۂ کعبہ کا پردہ پکڑ کے دعا کی تھی کہ خداوندا ان دونوں لشکروں میں جو سیدھی راہ پر ہو اور زیادہ بزرگ ہو اور سچا دین رکھتا ہو اس کی مدد کرنا اور دوسرے کو ذلیل و رسوا، اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے، اس دعا کا متمنی سب سے زیادہ ابوجہل تھا جو عمرو بن الجموع کے وار سے خون میں لوٹ رہا تھا اور پیچھے چلانے اس نے عمرو بن الجموح پر وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا اتنے میں حضرت ابن مسعود موقع پر پہنچ گئے اور ابوجہل کے سینہ پر سوار ہو کے اس کا سر کاٹ لائے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کا دل ٹھنڈا ہوا اس لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے نو آدمی کام آئے اور کفار کی طرف سے ستر آدمی قتل ہوئے جن میں ستائیس آدمی حضرت علیؑ کے مقتول تھے اور ستر آدمی قیدی تھے منجملہ ان کے حضرت عباسؓ و حضرت عقیل بھی تھے، جب باقی کفار بھاگ گئے تو حضرت رسولؐ نے شب کو وہیں قیام کیا۔ سب اصحاب تو سو گئے مگر خود حضرت کو حضرت عباس کے کراہنے کی وجہ سے نیند نہ آئی یہاں تک کہ ان کی مشکیں ڈھیلی کر دی گئیں اور جب چپ ہوئے تو آپ کو نیند آئی، انہی قیدیوں میں ابوالعاص حضرت خدیجہ کی بیٹی زینب کا شوہر بھی تھا، زینب نے اپنے شوہر کی رہائی کیلئے وہ زیورات جو حضرت خدیجہ نے جہیز میں دیئے تھے آپ کے پاس بھیجے، جب ان زیورات پر آپ کی نظر پڑی تو آبدیدہ ہو گئے، اللہ رحم آپ نے سب مسلمانوں سے کہہ کرا کے وہ زیورات زینب کو واپس کئے اور اس کے شوہر کو بھی رہا کر دیا۔ ۱۲

۲ ع ۹ ۱۶

اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

(محمدؐ) ایسے کام کے لئے بلائے جو تمھاری روحانی زندگی کا باعث[1] ہو تو تم خدا اور رسول

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ

کا حکم دل سے قبول کرلو اور جان لو کہ خدا (وہ قادرِ مطلق ہے) کہ آدمی اور اس کے دل (ارادے) کے

اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (۲۴) وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ

درمیان[2] اس طرح آجاتا ہے کہ یہ بھی (سمجھ لو) کہ تم سب کے سب اُس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور اس فتنہ سے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

ڈرتے رہو[3] جو خاص انھیں لوگوں پر نہیں پڑے گا[4] جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے (بلکہ تم سب کے

شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۲۵) وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ

سب اس میں پڑ جاؤ گے) اور یقین کرو کہ خدا بڑا سخت عذاب کرنے والا ہے (مسلمانو!) وہ وقت یاد کرو) جب تم سر زمین

مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ

(مکہ) میں بہت کم اور بالکل بے بس تھے اس سے سہمے جاتے تھے کہ کہیں لوگ تم کو اچک لے جائیں

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ

تو خدا نے تم کو (مدینہ میں) پناہ دی اور خاص اپنی مدد سے تمھاری تائید کی اور تمھیں پاک

الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (۲۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم شکر گزاری کرو، اے[5] ایماندارو نہ تو خدا اور رسول کی

لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ

(امانت میں) خیانت کرو نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو حالاں کہ تم سمجھتے

اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۲۷) وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ

بوجھتے ہو، اور یقین جانو کہ تمھارے مال اور تمھاری[6] اولاد تمھاری آزمائش کی

اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (۲۸) ع

چیزیں ہیں (جو اُن کی محبت میں بھی خدا کو نہ بھولے وہ دیندار ہے) اور یقیناً خدا کے ہاں بڑی مزدوری ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ

اے ایمان دارو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمھارے واسطے امتیاز پیدا کر دے گا

فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اور تمھاری طرف سے تمھارے گناہ کا کفارہ قرار دے گا اور تمھیں بخش دے گا، اور خدا

[1] اس سے یا تو ایمان مراد ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی زندگی ہے یا جہاد مراد ہے جو زندگیٔ جاوید کا باعث ہوتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ اس سے مراد حضرت علیؑ کی ولایت ہے اور یہی قرینِ قیاس ہے۔ ۱۲۔

[2] یعنی اگر وہ چاہے تو دل کو پلٹ دے یا یہ کہ اگر چاہے تو جو کام انسان کرنا چاہتا ہے اس کو نہ کرے بلکہ خلاف ہو جائے، چاہتا کچھ تھا ہو گیا کچھ، اسی کی طرف جناب امیرؑ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے عرفت ربی بفسخ العزائم میں نے اپنے پروردگار کو قصد کے ٹوٹ جانے سے پہچانا۔ ۱۲

[3] حضرت علیؑ، امام محمد باقرؑ، زید بن ثابت، ربیع بن انس اور ابو العالیہ وغیرہ نے لاتصبن کے لام کو لامِ تاکید پڑھا ہے یعنی لتصبن تب معنی یوں کیے جائیں گے کہ اس فتنہ سے ڈرو جو خاص کر ظالموں ہی پر پڑے گا۔ واللہ اعلم

[4] امام حسنؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ، عمار، طلحہ اور زبیر کی شان میں خاص جنگ جمل کے متعلق نازل ہوئی اسی وجہ سے خود زبیر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ ہم تو ایک مدت تک اس آیت کو پڑھا اور کوئی مصداق نہ معلوم ہوا، ان ہی سے مراد ہیں اور ایک دوسری روایت ہے کہ ایک دن زبیر رسول اللہؐ کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت علیؑ سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو زبیر ان کو دیکھ کر ہنس پڑے، حضرت رسولؐ نے پوچھا علیؑ کو تم کتنا چاہتے ہو؟ یہ بولے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ان کو اپنے بڑے لڑکے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا تمھارا اس دن کیا حال ہوگا جب تم اسکے مقابلہ میں لڑنے جاؤ گے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲، صفحہ ۲، سطر ۴ مطبوعہ مصر۔ ۱۲۔

ع ۳ ۹ ۱۷

[5] جب یہودان بنی قریظہ کے محاصرہ کو اکیس دن گذر گئے تو تنگ آ کر ان لوگوں نے کہلا بھیجا کہ جس طرح آپ نے بنی نضیر سے صلح کی ہم سے بھی صلح کر لیجئے کہ ہم لوگ یہاں سے نکل کر شام میں چلے جائیں، آپ نے جواب دیا کہ میں صلح تو کر دوں گا مگر تم لوگ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر نکلو تو جو مناسب ہوگا کیا جائیگا۔ یہودیوں نے ابولبابہ انصاری کو بلا بھیجا، انھوں نے گلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اگر اترے تو مار ڈالے جاؤ گے، ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر یہ آیت نازل ہوئی، اب تو ابولبابہ کے قدم نہیں اٹھتے، رسولؐ کے پاس پہنچے تو آیت نازل ہونے کا حال معلوم ہوا، پھر کیا تھا روتے ہوئے مسجد رسول میں پہنچے، اور اپنے کو ایک ستون میں باندھ کر قسم کھائی کہ جب تک میری توبہ نہ قبول ہوگی نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا نہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ
بڑا صاحب فضل (وکرم) ہے، اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب کفار تم سے فریب کر رہے
كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ
تھے تاکہ تم کو قید کرلیں یا تم کو مار ڈالیں یا تمہیں (گھر سے) نکال باہر کریں، وہ تو یہ تدبیر
يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾
کر رہے تھے اور خدا بھی (ان کے خلاف) تدبیر کر رہا تھا اور خدا تو سب تدبیر کرنیوالوں سے بہتر ہے
وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ
اور جب اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم نے سُنا تو لیکن
نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ
اگر ہم چاہیں تو یقیناً ایسا ہی (قرآن) ہم بھی کہہ سکتے ہیں، یہ تو بس اگلوں ہی کے
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ
قصے ہیں، اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو (جب اُن کافروں نے دعائیں کیں کہ خداوندا
الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً
اگر (یہ دین اسلام) حق ہے اور تیرے پاس سے (آیا) ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا
مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَ مَا كَانَ
ہم پر کوئی اور دردناک عذاب نازل فرما، حالانکہ جب تک تم
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ
ان کے درمیان موجود ہو خدا اُن پر عذاب نہیں کرے گا اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ
مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ مَا لَهُمْ
لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں اور خدا ان پر عذاب نازل فرمائے، اور جب یہ لوگ
اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ
لوگوں کو مسجد الحرام (خانۂ کعبہ کی عبادت) سے روکتے ہیں تو پھر ان کے لئے کون سی بات باقی
الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا
ہے کہ ان پر عذاب نازل نہ کرے، اور یہ لوگ تو خانۂ کعبہ کے متولی بھی نہیں (پھر کیوں
الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ مَا
روکتے ہیں) اس کے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں مگر ان کافروں میں سے بہتیرے نہیں جانتے ہیں، اور خانہ کعبہ

(بقیہ صفحہ ۲۴۷)
کہ مرجاؤں، آخر جب سات روز
یوں ہی متواتر گذرے تو بیہوش
ہوکر گر پڑے تب خدا نے توبہ
قبول کی، ان کے پاس خبر آئی
تو بولے جب تک خود رسولؐ مجھے
آکر نہ کھولیں گے میں نہ مانوں گا، آخر رسول اللہؐ
نے خود آکر کھولا، یہ ستون ابتک مسجد میں موجود
ہے اور اس پر استوانہ ابولبابہ لکھا ہوا ہے۔ ۱۲
لے مطلب یہ ہے کہ سہ جان و پیکر و در بند
مال و فرزند اند یا نہ عاقل ند کہ طفلان ناخردمند

ابولبابہ کی توبہ

حاشیہ صفحہ ھذا

لہ جب انصار مکہ میں آکر مسلمان ہوگئے
اور آپ سے نصرت کا وعدہ کر گئے
تو کفار قریش کو خوف پیدا ہوا اور
انتقامی جوش نے دار الندوہ میں
جو قصی بن کلاب کا بنایا ہوا ایک بڑا
مکان اور عام پنچایتوں کا ماذن
(ال تھا تمام قبائل کو اکٹھا کردیا
اور شیطان بھی شیخ نجدی کی صورت
میں ان کا اعلیٰ مشیر تھا، غرض کہ
ابوالبختری نے کہا کہ محمدؐ کو ایک تنگ مکان
میں بند کردو اور بند صندوق میں کھانا ایک
سوراخ سے دیتے رہو گھبرا کر مرجائے، ہشام بن
عمرو بولا اس کو ایک اونٹ پر بٹھا کر شہر بدر
کیا جائے، یہ دونوں رائیں ناپسند ہوئیں،
ابوجہل نے کہا میری رائے ہے کہ ہر قبیلہ سے ایک
شخص لیا جائے اور تمام اشخاص مل کر اسکو
قتل کر ڈالیں تاکہ محمدؐ کا خون تمام قبائل پر
تقسیم ہوجائے اور بنی ہاشم کو خون بہا لینے
کے سوا کوئی چارہ نہ رہے کیوں کہ یہ لوگ
تمام قبائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ادھر تو یہ
مشورہ ہو رہا تھا اور ادھر خدا نے حضرت جبرئیل
کے ذریعہ سے تمام کارروائیوں کی اطلاع دیکر
اور حکم ہوا کہ تم علی کو اپنی جگہ سلا کر شہر سے باہر
نکل جاؤ، آپ نے تمام مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تم
میں سے کوئی اپنے گھر سے آج کی شب باہر نہ
نکلے، غرض آپ حضرت علی کو اپنی جگہ سلا کر باہر
نکلے، تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر کو دیکھا
ان کو اپنے ساتھ لے لیا، آگے بڑھ کر کچھ لوگ
تھے آپ نے ایک مٹھی خاک کی ان کی طرف
پھینکی کہ کوئی ان میں سے آپ کو نہ دیکھ سکا
(بقیہ اگلے صفحہ پر)

رسول اللہ کے قتل کا مشورہ اور ہجرت

كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ
کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو اے کافرو!
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ
جب تم کفر کیا کرتے تھے تو اس کی سزا میں (پڑے) عذاب کے مزے چکھو اس میں شک
الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ
نہیں کہ یہ کفار اپنے مال محض اس واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روک
سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ
دیں تو یہ لوگ اسے عنقریب ہی خرچ کریں گے، پھر اس کے بعد ان کی حسرت کا
حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ
باعث ہوگا پھر آخر کو یہ لوگ ہار جائیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا سب کے
جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ
سب جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، تاکہ خدا پاک کو ناپاک سے جدا کردے اور پاک
الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ
لوگوں کو ایک دوسرے پر رکھ کے ڈھیر بنائے اور پھر سب کو جہنم
فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ
میں جھونک دے یہی لوگ گھاٹا اٹھانے والے
الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ
ہیں۔ (اے رسول) کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ لوگ (اپنی شرارتوں سے اب بھی)
لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ
باز رہیں تو ان کے پچھلے قصور معاف کردیئے جائیں اور پھر کہیں پلٹے تو یقیناً اگلوں کے طریقے
سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ
گذر چکے (جو ان کی سزا ہوئی وہی ان کی بھی ہوگی) مسلمانو! ان کافروں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ
فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ
کوئی فساد (باقی) نہ رہے اور (بالکل ساری خدائی میں) خدا کا دین ہی دین ہوجائے پھر اگر یہ لوگ
اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا
(فساد سے) باز آئیں تو خدا ان کی کارروائیوں کو خوب دیکھتا ہے اور اگر سرتابی کریں تو مسلمانو!

(بقیہ صفحہ ۲۴۸)
اور پھر آپ شہر سے باہر ہو کر غار ثور میں جاکر چھپ رہے اور فوراً مکڑی نے جالا تن دیا، مشرکین رات بھر محاصرہ کیے رہے، صبح کو تلواریں کھینچے اندر گھسے تو حضرت علی کو پایا، پوچھا محمدؐ کہاں ہیں، فرمایا میں اُن کا نگہبان تو ہوں نہیں، غرض اپنا سا منہ لیے باہر نکلے اور نشانِ قدم کو دیکھتے ہوئے اس غار تک پہنچے، ابوکرز جو نشانِ قدم کا استاد تھا کہنے لگا کہ یہاں تک تو محمدؐ ضرور آئے ہیں اس کے بعد خواہ زمین میں چلے گئے ہوں یا آسمان پر غرض وہ لوگ واپس ہوئے اور آپ تین دن کے بعد مدینہ روانہ ہوئے
۲ نضر بن حارث تجارت کی غرض سے ایران گیا تھا اور وہاں سے رستم و سہراب کا قصہ خرید کر عربی میں ترجمہ کیا اور یہاں آکر کہنے لگا کہ دیکھو ہم نے بھی قرآن کی طرح اگلوں کے قصے گڑھے ہیں۔ عثمان بن مظعون نے کہا اے خدا سے ڈر محمدؐ حق پر ہیں، وہ بولا میں بھی حق پر ہوں، عثمان نے کہا محمدؐ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں، وہ بولا میں بھی یہی کہتا ہوں مگر اس کے ساتھ اعلاء بنات اللہ بھی کہتا ہوں، جب حضرت کو یہ خبر
۴
معلوم ہوئی تو آپ نے اس کو جھڑکا
ع ۹
وہ کہنے لگا خداوندا اگر محمدؐ کا دین سچا ہے تو مجھ پر عذاب نازل کر
۱۸
اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، آخر یہ کمبخت جنگ بدر میں واصل جہنم ہوا۔ ۱۲
۳ علامہ ابنِ حجر نے اس آیت کو بھی فضائل اہلبیت میں شمار کیا ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ اس مطلب کا اشارہ حضرت رسولؐ نے اپنے اہلبیت کی طرف خود بھی کیا ہے، جس طرح حضرت رسولؐ اہلِ زمین کی نجات کا باعث ہیں اسی طرح آپ کے اہلبیت بھی ان کے امان کا ذریعہ ہیں اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں، ایک حدیث یہ ہے کہ جس طرح تارے آسمان والوں کے امان ہیں اسی طرح میرے اہلبیت زمین والوں کے امان ہیں۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی فتنی۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

سمجھ لو کہ خدا یقیناً تمھارا مالک ہے اور وہ کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مدد گار ہے ۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

اور جان لو کہ جو کچھ تم (مال لڑکر) لوٹو اس میں کا پانچواں[1] حصہ مخصوص خدا اور

خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

رسول اور (رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں[2] اور

الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ

مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے اگر تم خدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان

مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ

لائے ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی جس دن[3] (مسلمانوں اور کافروں کی دو

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ

جماعتیں باہم گتھ گئی تھیں) اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے؟ یہ وہ وقت تھا) جب تم (میدان میں مدینہ کے) قریب کے ناکے پر

الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

تھے اور وہ کفار بعید کے ناکے پر اور (قافلہ کے) سوار تم سے نشیب میں تھے اور اگر تم

مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ

ایک دوسرے سے وقت کی تقرری کا وعدہ کر لیتے اور وقت پر گڑبڑ کر دیتے ،

وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّيَهْلِكَ

مگر (خدا نے تو اچانک تم لوگوں کو اکٹھا کر دیا) تاکہ جو بات شدنی تھی وہ پوری کر دکھائے تاکہ

مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ

جو شخص ہلاک (گمراہ) ہو وہ (حق کی) حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ (ہدایت

وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ

کی) حجت تمام ہونے کے بعد زندہ رہے اور خدا یقینی سننے والا ہے خبردار ہے (یہ وہ وقت تھا) جب خدا نے تمھیں

مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ

خواب میں کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا اور اگر ان کو تمھیں زیادہ کر کے دکھلاتا تو تم

لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

یقیناً ہمت ہار دیتے اور لڑائی کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگتے مگر خدا نے اس (بدنامی) سے بچا لیا

---

[1] مال غنیمت کے علاوہ اور بھی چند چیزوں میں خمس واجب ہے۔ (۱) کان سونے چاندی وغیرہ کی (۲) دفینہ اگر کسی کو مل جائے (۳) جو چیز دریا سے نکالی جائے، (۴) پیشہ یا زراعت کے نفع میں سے لڑکے بالوں کے سال بھر کے خرچ کے بعد جو بچ رہے، (۵) جب اہل کتاب مسلمان سے زمین خریدے (۶) جو حرام مال حلال مال سے مل جائے اور باہم تمیز نہ ہو۔ ۱۲

[2] انسانوں میں یتیم وہ بچہ ہے جس کا باپ مر جائے مگر جانوروں میں یتیم وہ ہے جس کی ماں مر جائے۔ ۱۲

[3] یعنی جنگ بدر، ۱۷ رمضان سنہ ۲ھ بروز جمعہ۔ ۱۲

[4] بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا حصہ تو رسول کا ہے، اور اس کے بعد امام کا اور رسول کا حصہ ان کے قرابت داروں کا اور یتیم و مسکین اور پردیسی میں بھی شرط ہے کہ رسول کا قرابت دار ہو، خلاصہ یہ ہوا کہ خمس کے تمام حصے رسول اور ان کی اولاد کے لئے خاص ہیں، اسی وجہ سے خدا نے غیر سید کی زکوٰۃ سادات پر حرام کر دی، کیوں کہ وہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور صدقہ اولادِ رسول کے واسطے ایک ذلیل کام ہے، اللہ اللہ خدا اور رسولؐ کو تو سادات کی عزت کا یہ خیال ہے اور اس زمانہ میں بھیک مانگنا، صدقہ لینا سادات کا ایک اعلیٰ فرض قرار پایا ہے جن کے بارے میں رسول یہ سفارش فرماتے ہیں اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی۔ میری اولاد کی تعظیم و اکرام کرو نیکوں کی خدا کی خوشی کے واسطے اور بدوں کی میری خاطر۔ انا معاذ القرآن کی ایک حالت ۔ ہے کہ اچھوں کو اپنے تئیں سید کہتے شرم آتی ہے۔

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ
اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ دلی خیالات واقف ہے (یہ وہ وقت تھا) جب تم لوگوں نے مڈبھیڑ کی تو خدا نے
فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ
کفار کو بہت کم کر کے دکھایا اور ان کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا کر دیا تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٤٤﴾ ع
تھا ^ا وہ پورا ہوجائے، اور کل باتوں کا دارومدار تو خدا ہی پر ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا
اے ایماندارو! جب تم کسی فوج سے مڈبھیڑ کرو تو خبردار اپنے قدم جمائے رہو
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾ ج وَاَطِيْعُوا
اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور خدا اور
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) ہمت ہار دو گے اور
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ ج
تمہاری ہمت اکھڑ جائے گی اور (جنگ کی تکلیف کو) جھیل جاؤ کیونکہ خدا تو یقیناً صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہوجاؤ جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے واسطے اپنے
بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
گھروں سے نکل پڑے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ لوگ کرتے
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ
ہیں خدا اس پر (ہر طرح سے) احاطہ کیے ہوئے ہے، اور جب شیطان ^ا نے ان کی
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا اور ان کے کان میں پھونک دیا کہ لوگوں میں آج کوئی
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ
ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا مددگار ہوں ہی، پھر جب دونوں لشکر
الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مقابل ہوئے تو اپنے الٹے پاؤں بھاگ نکلا کہ میں تم سے الگ ہوں

ع ۵ / ۷ / ۱

^ا کیوں کہ اگر پہلے ہی مسلمان ان کو زیادہ معلوم ہوتے تو راہِ فرار اختیار کرتے اور جنگ نہ ہونے پاتی اور یہ عقدہ نہ کھلتا کہ غالب کون ہے، اور خدا کس کے ساتھ ہے۔ ۱۲

^۲ چنانچہ جنگ بدر میں شیطان سراقہ بن حارث کی شکل بن کر حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ دیے لوگوں کو لڑائی پر ابھار رہا تھا، یکایک فرشتوں کا لشکر دیکھ کر بھاگا، جب یہ لوگ مدینہ گئے تو سراقہ کی مذمت کی اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارے ساتھ نہ تھا، اور لوگوں نے بھی کہا کہ یہ مدینے سے باہر نہیں گیا، مگر ان کو یقین نہ ہوا، جب مسلمان ہوئے تو معلوم ہوا کہ شیطان تھا۔ ۱۲

مِّنكُمْ إِنِّىٓ أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ ۚ
میں تو وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تمھیں نہیں سوجھتی، میں تو خدا سے ڈرتا ہوں اور خدا
وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ۝٤٨ إِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَ
بہت سخت عذاب والا ہے '(یہ وہ وقت تھا) جب منافقین اور جن لوگوں[۱] کے
ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ ۗ وَ
دل میں (کفر کا) مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے
مَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝٤٩
(کہ اتراتے پھرتے ہیں) حالانکہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ غالب رہتا ہے (کیونکہ) خدا تو یقیناً غالب اور حکمت والا ہے
وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۙ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ
اور کاش (اے رسولؐ) تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکال لیتے تھے اور ان کے رخ
يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ وَذُوقُوا۟ عَذَابَ
اور پشت پر (کوڑے) مارتے جاتے تھے اور (کہتے جاتے تھے کہ) عذاب جہنم کے
ٱلْحَرِيقِ ۝٥٠ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ ٱللَّهَ
مزے چکھو، یہ سزا اس کی ہے جو تمھارے ہاتھوں نے پہلے کیا کرایا ہے اور خدا
لَيْسَ بِظَلَّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ ۝٥١ كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ
بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا '(ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان کے لوگوں کی
ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَأَخَذَهُمُ
سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو خدا نے
ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ۝٥٢
بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں لے ڈالا بیشک خدا زبردست اور بہت سخت عذاب دینے والا ہے
ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ
یہ سزا اس وجہ سے دی گئی کہ جب کوئی نعمت خدا کسی قوم کو دیتا ہے تو تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنی قلبی
قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا۟ مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ
حالت (نہ) بدلیں خدا بھی اسے نہیں بدلے گا اور خدا تو یقینی (سب کی سنتا) اور سب کچھ
عَلِيمٌ ۝٥٣ كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ ۙ وَٱلَّذِينَ مِن
جانتا ہے '(ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور

ع ۶ (۴) ۲

[۱] قیس بن ولید حارث بن ربیعہ، عقبہ بن امیہ، عاص بن شیبہ وغیرہ مکہ میں مسلمان ہوگئے مگر ان کے خیالات درست نہ ہونے پائے تھے کہ رسولؐ نے ہجرت کی تو ان کے بزرگوں نے انھیں قید کیا، اتنے میں بدر کی لڑائی چھڑی تو یہ لوگ بھی ساتھ ہولئے اور ارادہ کیا کہ جو فریق زبردست ہوگا اسکی طرف ہولیں گے۔ جب مسلمانوں کی قلت دیکھی تو کہنے لگے، ان بے چاروں کو ان کے دین نے قربانی چڑھائی ہے، ابھی تو ان کا دار انیارا ہوا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ۱۲

قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ
اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو
وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٤﴾
ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی قوم کو ڈبا مارا اور (یہ) سب کے سب ظالم تھے۔ اس
إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ
میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک جانوروں[1] میں کفار سب سے بدتر ہیں تو (باوجود اس کے)
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ
پھر ایمان نہیں لاتے (اے رسولؐ) جن لوگوں[2] سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا پھر وہ لوگ
يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا
اپنے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور (خدا سے) نہیں ڈرتے تو اگر وہ لڑائی
يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم
میں تمہارے ہتے چڑھ جائیں تو (ایسی سخت گوشمالی دو کہ) ان کے ساتھ ساتھ ان لوگوں
مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن
کو بھی تتر بتر کر دو جو ان کی پشت پر ہوں تاکہ عبرت حاصل کریں اور اگر تمہیں کسی قوم کی خیانت
قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا
(عہد شکنی) کا خوف ہو تو تم بھی برابر ان کا عہد انہیں کی طرف پھینک مارو (عہد شکن کے ساتھ عہد شکنی
يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
کرو) خدا ہرگز دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا اور یہ کفار یہ خیال کریں کہ وہ (مسلمانوں سے)
سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا
آگے بڑھ نکلے (کیونکہ) وہ ہرگز (مسلمانوں کو) ہرا نہیں سکتے اور (مسلمانو!) ان کفار کے (مقابلہ کے)
اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ
واسطے جہاں تک تم سے ہو سکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑے سے (لڑائی کا سامان)
بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ
مہیا کرو اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے سوا دوسرے لوگوں پر بھی اپنی
لَا تَعْلَمُونَهُمُ ۚ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ
دھاک بٹھاؤ گے جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ مگر خدا ان کو جانتا ہے اور خدا کی راہ میں تم جو کچھ

[1] اس مقام پر خدا نے کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا ہے۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے کالانعام بل ھم اضل سبیلا یہ لوگ گویا جانور بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں، کیونکہ جانوروں کو تو عقل ہی نہیں کہ اس سے کام لیں، ان کو عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے۔ ۱۲

[2] بنی قریظہ یہودیوں نے رسولؐ سے عہد کیا تھا کہ کفار کی حمایت نہ کریں گے، مگر بدر میں ہتھیاروں سے ان کی مدد کی، جب باز پرس ہوئی تو کہنے لگے کہ ہم بھول گئے تھے پھر جب جنگ خندق میں ابوسفیان کا ساتھ دیا تو ان کے بارے میں خدا نے یہ حکم دیا۔ ۱۲

خدا کسی کی نعمت کو بلا وجہ نہیں چھینتا

جو عہد پر نہ رہے اس کا عہد اسی پر پھینک مارو

ع ۷ ١٠ ٣

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰
بھی خرچ کرو گے وہ تم پورا پورا بھر پاؤ گے اور تم پر کسی طرح ظلم نہیں کیا جائے گا
وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَی
اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو اور خدا پر بھروسہ
اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۶۱ وَ اِنْ یُّرِیْدُوْۤا اَنْ
رکھو (کیونکہ) وہ بیشک (سب کچھ) سنتا جانتا ہے، اور اگر وہ لوگ تمہیں فریب دینا چاہتے
یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ
ہیں تو (کچھ پروا نہیں) خدا تو تمہارے واسطے یقینی کافی ہے (اے رسولؐ) وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے
بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝۶۲ وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ
اپنی خاص مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی، اور اسی نے ان مسلمانوں کے دلوں میں باہم ایسی
لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ
الفت پیدا کر دی کہ اگر تم جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں
بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ
میں ایسی الفت نہ پیدا کر سکتے مگر خدا ہی تھا جس نے باہم ایسی الفت پیدا کر دی کہ بیشک وہ
حَكِیْمٌ ۝۶۳ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ
زبردست حکمت والا ہے، اے رسولؐ تم کو بس خدا[۲] اور جو مومنین تمہارے تابع
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۶۴ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ
فرمان ہیں، کافی ہیں، اے رسول تم مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو اور
عَلَی الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ
گھبرائیں نہیں خدا ان سے (وعدہ کرتا ہے کہ) اگر تم لوگوں میں کے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی
یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا
ہوں گے تو دو سو (کافروں پر) غالب آ جائیں گے اور اگر تم لوگوں میں (ایسے) سو ہوں گے تو ہزار
اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝۶۵
(کافروں) پر غالب آ جائیں گے، اس سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں،
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا ؕ
اب خدا نے تم سے (اپنے حکم کی سختی میں) تخفیف کر دی ہے اور دیکھ لیا کہ تم میں یقیناً کمزوری ہے،

اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ

[۱] ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے، قال مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللّٰہ انا وحدی لا شریک لی محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی و ذلک قولہ ھو الذی ایدک بنصرہ و بالمومنین کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے، میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسولؐ ہے، میں نے اسکی علیؑ سے مدد کی، اور یہی مطلب ھو الذی ایدک الایہ کا ہے۔ دیکھو در منثور جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۱۹۹ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر۔ اور یہی روایت ابن عدی و ابن عساکر نے انس سے بھی کی ہے، اور کتاب زین الفتی میں بھی مذکور ہے۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی مدد کی بشارت

ع ۸ ۶ ۴

[۲] ملا عبدالرزاق محدث نے اپنی کتاب ارجح المطالب میں روایت کی ہے کہ یہ آیت خاص حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ دیکھو تحفہ الثمہ ۔ ۱۲

رفع تکلیف ... حضرت علیؑ کا ذکر

فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ
تو اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے سو ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے
وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ
اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب
اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۞ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ
رہیں گے اور (جنگ کی تکلیفوں کو جھیل جانیوالوں کا) خدا ساتھی ہے، کوئی [1] نبی جب تک کہ روئے زمین
يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ
پر (کافروں کا) خون نہ بہائے اس کے یہاں قیدیوں کا رہنا مناسب نہیں تم لوگ تو
تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ
دنیا کے سازوسامان کے خواہاں ہو اور خدا (تمہارے لئے) آخرت کی (بھلائی) کا خواہاں ہے
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۞ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ
اور خدا زبردست حکمت والا ہے، اور اگر خدا کی طرف سے پہلی ہی (اس کی معافی کا) حکم نہ آچکا
لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۞ فَكُلُوا
ہوتا تو تم نے جو (بدر کے قیدیوں کو چھوڑ دینے کے بدلے) فدیہ لیا تھا اسکی سزا میں تم پر بڑا عذاب نازل ہو کر رہتا تو خیر جو
مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
ہوا سو ہوا) اب تم نے جو مال غنیمت حاصل کیا ہے اسے کھاؤ (وہ تمہارے لئے) حلال طیب ہے اور خدا سے ڈرتے رہو
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۞ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي
بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اے رسول [2] جو قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ
أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَسْرَىٰ إِنْ يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ
اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو (جو مال) تم سے چھین لیا گیا ہے اس سے کہیں
خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا أُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ
بہتر تمھیں عطا فرمائے گا، اور تمہیں بخش بھی دے گا، اور خدا تو بڑا
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۞ وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ
بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر یہ لوگ تم سے فریب کرنا چاہتے
فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ
ہیں تو خدا سے پہلے ہی فریب کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں) خدا نے ان پر تمھیں قابو

[1] جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں رسولؐ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا یہ لوگ آپ کی قوم کے ہیں اور رشتہ دار ہیں ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے۔ حضرت حمزہ نے کہا یہ لوگ مشرکوں کے پیشوا ہیں انھوں نے آپ کو شہر بدر کیا ہے ان پر رحم مناسب نہیں حکم دیجئے کہ سب کی گردن ماری جائے، عباس کو میرے حوالے کیجئے اور عقیل کو علی کے، علیٰ ہذالقیاس اللہ رے جوش ایمان، سعد بن معاذ نے کہا ان سب کو ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے کوڑا رکھ کر آگ لگا دیجئے، حضرت رسولؐ نے فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا یہ لوگ فدیہ دیں، یا اسلام قبول کریں یا قتل کئے جائیں۔ مگر کچھ اصحاب نے فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا اور کسی کو قتل نہ کیا دوسرے روز حضرت رسولؐ کو دیکھا کہ وہ بہت رنجیدہ بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی طمع میں فدیہ لینے سے عذاب اتنا قریب تھا جیسے یہ درخت، اسی بناء پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

[2] تمام قیدیوں سے چالیس اوقیہ سونے کا لیا اور حضرت عباس سے سو اوقیہ اور ایک اوقیہ پونے تین تولہ کا ہوتا ہے، کفار قریش کے ساتھ جب حضرت عباس بھی مکہ سے چلے تو سونے کے چالیس اوقیہ اپنے پاس رکھ لیے تھے اور باقی مال کی اپنی بی بی سے وصیت کر آئے تھے، غرض دو سو اوقیہ تو مال غنیمت ہیں گئے جب فدیہ دینے کی باری آئی تو حضرت عقیل اور نوفل بن حرث بن عبدالملک کا فدیہ بھی ان ہی سے مانگا گیا، حضرت عباس نے کہا اے محمدؐ میں تو مسلمان ہو چکا تھا۔ یہ کفار مجھے زبردستی لے آئے۔ آپ نے فرمایا کچھ ہو آپ کے دل کا حال تو خدا جانتا ہے فدیہ تو دینا ہوگا، عباس نے کہا اچھا تو میرے اوقیہ مسلمانوں نے لے لئے ہیں انھیں کو فدیہ سمجھو۔ آپ نے فرمایا وہ تو مال غنیمت تھا اور فدیہ میں شمار نہیں ہو سکتا، عباس بولے میں اتنا مال کہاں سے لاؤں کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اس بڑھاپے میں در در بھیک مانگے۔ آپ نے فرمایا وہ مال کہاں ہے جو مکہ سے چلتے وقت اپنی بی بی کے سپرد کر آئے تھے، عباس بولے میں تو اس کام کو سبب پوشیدہ کر آیا تھا اور میرے سوا کسی کو معلوم نہیں تمھیں کیوں کر معلوم ہوا، آپ نے فرمایا مجھے خدا نے

ع ۹ ۵ ۵

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ
دے دیا اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے، جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اپنے اپنے
جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جان و مال سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنیوالوں کو) جگہ دی اور (ہر طرح) ان کی
وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
خبر گیری کی یہی لوگ ایک[1] دوسرے کے (باہم) سرپرست (دوست) ہیں اور جن
بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ
لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو ان کی سرپرستی
مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ
سے کچھ سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں اور (ہاں)
اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى
مگر دینی امر میں تم سے مدد کے خواہاں ہوں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم و واجب ہے مگر ان
قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
لوگوں کے مقابلے میں (نہیں) جن میں اور تم میں باہم (صلح کا) عہد و پیمان ہو، اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا
بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ
(سب کو) دیکھ رہا ہے، اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی (باہم) ایک دوسرے کے سرپرست ہیں، اگر تم
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ
(اس طرح) مدد نہ کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد
كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا
ہو گا، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا[2] اور ہجرت کی اور خدا کی راہ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ
میں لڑے بھڑے اور جن لوگوں نے (ایسے نازک وقت میں مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی)
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾
ہر طرح خبر گیری کی یہی لوگ سچے ایماندار ہیں انھیں کے واسطے مغفرت اور عزت و آبرو والی روزی ہے۔
وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا
اور جن لوگوں نے (صلح حدیبیہ کے) بعد ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمھارے ساتھ مل کر جہاد کیا

(بقیہ صفحہ ۲۵۵) بتایا، یہ سن کر حضرت عباسؓ کو آپ کی سچائی کا یقین ہو گیا اور فوراً مسلمان ہو گئے پھر مکہ سے مال لا کر فدیہ ادا کیا۔ ۱۲

[3] چونکہ فدیہ لینے پر عتاب آیا تھا اس وجہ سے بعض اصحاب کو اس کا حصہ لینے میں تامل ہوا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

[4] ایک مرتبہ کہیں سے مال آیا تو حضرت رسولؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا، اے چچا چادر بچھائیے اور جتنا چاہیے لیجیے یہ وہ وعدہ ہے جو خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تمھارے دل دیکھے گا تو اس سے بہتر عطا کرے گا۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ھذا

[1] جب آپ ہجرت کر کے مدینے آئے تو مہاجرین و انصار میں باہم ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوئے جب یہ آیۂ اولوا الارحام نازل ہوا تو یہ وراثت موقوف ہوئی۔ ۱۲

مہاجرین و انصار کی مدح

[2] یہ آیت اور اس کے قبل کی آیت بھی مہاجرین و انصار کی تعریف میں نازل ہوئی ہے اور اس میں شک بھی نہیں کہ ان میں کے اکثر ایسے ہی تھے اور بعض تو اولیائے کاملین میں سے تھے مگر کچھ ایسے بھی تھے جو رسول اللہؐ کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور آلِ رسولؐ سے بری طرح پیش آئے اور یہ جو بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ چار پانچ کے سوا کوئی اچھا نہ تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی جان، مال، عزت، آبرو کی کچھ بھی پروا نہ کر کے اہلبیت کا ساتھ دینے والے چار پانچ تھے اور بہت سے لوگ اصحابِ رسولؐ سے خوش صفات اور صاحبِ ایمان تھے، مگر آبرو یا جان و مال اور اولاد کے خوف سے کچھ بول نہ سکتے تھے اور جب موقع خالی پاتے تو بولتے بھی تھے، واللہ اعلم۔ ۱۲

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
وہ لوگ بھی تمھیں میں سے ہیں، اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے
بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝
کے بہ نسبت اوروں کے) زیادہ حق دار ہیں بے شک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے،

(۹) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۳) — آیاتہا ۱۲۹ — رکوعاتہا ۱۶

سورۂ توبہ ۱؎ مدینہ میں نازل ہوا اور اس میں ۱۲۹ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں،
بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ
(اے مسلمانو) ۲؎ جن مشرکوں سے تم لوگوں نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا تھا، اب خدا اور اس کے رسول کی طرف
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
سے ان سے (اکدم) بیزاری ہے ۳؎ تو اے مشرکو بس تم چار مہینے (ذیقعدہ، ذالحجہ، محرم، رجب) تو چین سے
وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى
بے خطر) روئے زمین میں سیر و سیاحت کرلو اور یہ سمجھے رہو کہ تم (کسی طرح) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ بھی
الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ
کہ خدا کافروں کو ضرور رسوا کر کے رہے گا، اور خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ۴؎ حج اکبر کے دن تم لوگوں
يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ
کو منادی کی جاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار (اور الگ ہے) تو (مشرکو)
وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
اگر تم لوگوں نے (اب بھی) توبہ کی تو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے، اور اگر تم لوگوں نے (اس سے
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
بھی) منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ خدا کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا
كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ
ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو، مگر (ہاں) جن لوگوں سے تم نے عہد و پیمان
الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا
کیا تھا پھر ان لوگوں نے کبھی کچھ تم سے (وفاء عہد میں) کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی
عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ
کی مدد کی ہو تو ان کے عہد و پیمان کو جتنی مدت کے واسطے مقرر کیا ہے پورا کردو

۱؎ اس سورہ کے بعض خلاقی اور تمدنی نتیجے یہ ہیں (۱) حضرت علیؑ کی فضیلت (۲) مشرکین سے بیزاری (۳) جو مشرکین عہد نہ توڑیں تم بھی باقی رکھو (۴) مشرکین تم سے پناہ مانگیں تو دو۔ (۵) سب مومنین بھائی بھائی ہیں (۶) کفار کے پیشواؤں سے لڑو (۷) خانۂ کعبہ کی آبادی مشرک کا کام نہیں (۸) حضرت علیؑ عباسؓ و طلحہ کے مناظرہ کا فیصلہ (۹) جنگ حنین کا قصہ (۱۰) غرور کی برائی (۱۱) مشرک نجس العین ہیں (۱۲) حضرت مہدیؑ کی نسبت پیشین گوئی (۱۳) زکوٰۃ نہ دینے کی مذمت (۱۴) ہمیشہ سے سال کے بارہ مہینے ہیں (۱۵) حرمت کے چار مہینے ہیں (۱۶) جنگ تبوک کا قصہ (۱۷) غار ثور کی حالت (۱۸) حضرت علیؑ کی نیابت (۱۹) خوارج کی نسبت پیشین گوئی (۲۰) منافقین کے تذکرے (۲۱) مومنین باہم دوست ہیں۔ (۲۲) خدا کی خوشنودی سب سے بالاتر ہے (۲۳) ثعلبہ بن حاطب کا قصہ (۲۴) منافقین ہرگز نہ بخشے جائیں گے (۲۵) عبداللہ ابن ابی کی نماز جنازہ (۲۶) صحرائی کٹے کافر ہیں (۲۷) بعض صحرائی عرب ایماندار ہیں (۲۸) سابقین اولین (۲۹) اوس وغیرہ کا قصہ (۳۰) مسجد الحرام کا قصہ (۳۱) مسجد قبا کی مدح (۳۲) مومنین کی جانیں خدا نے خرید لی ہیں (۳۳) کعب بن مالک وغیرہ کی توبہ (۳۴) صادقین کون ہیں (۳۵) علم دین سیکھنے کا حکم (۳۶) رسولؐ کی مدح و ثنا وغیرہ۔ ۱۲

ع ۱۰ / ۶ / ۶

۲؎ بعض احادیث میں ہے کہ چونکہ بسم اللہ میں امان و رحمت ہے اور اس سورہ میں کفار پر غضب و لعنت کی آیتیں ہیں اس وجہ سے اس میں بسم اللہ نہیں ہے اور نہ لکھنا چاہئے۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی فضیلت

۳؎ حضرت رسولؐ نے اس سورہ کے شروع کی دس آیتیں حضرت ابوبکر کو دیں اور کچھ آدمیوں کو ساتھ کر کے حکم دیا کہ مکہ میں جاکر کفار و مشرکین کے مجمع عام میں پڑھ کر سنا دو، حضرت ابوبکر روانہ ہوئے اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ یہ حکم خدا لیکر آئے کہ یہ ہر شخص کا کام نہیں اس کے لئے یا تو تم خود جاؤ یا جو شخص تم سے ہو اس کو بھیجو۔

(بقیہ صفحہ ۲۵۸ پر)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ
خدا پرہیزگاروں کو یقیناً دوست رکھتا ہے، پھر جب حرمت کے (چاروں) مہینے گذر
الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَ
جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ (بے تامل) قتل کردو اور ان کو
خُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ
گرفتار کرلو اور ان کو قید کرو اور ہر گھات کی جگہ میں ان کی تاک میں بیٹھو
فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا
پھر اگر وہ لوگ (اب بھی شرک سے) باز آئیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ
سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَإِنْ أَحَدٌ
چھوڑ دو (ان سے تعرض نہ کرو) بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اور (اے رسول) اگر
مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ
مشرکین[1] میں سے کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ خدا کا کلام
اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
سن لے پھر اُسے امن کی جگہ واپس پہنچا دو، یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ
يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ
نادان ہیں، (جب) مشرکین (نے خود عہد شکنی کی) تو ان کا کوئی عہد و پیمان خدا کے نزدیک
اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ
اور اُس کے رسول کے نزدیک کیوں کر (قائم) رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے خانہ کعبہ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا
کے پاس معاہدہ کیا تھا تو وہ لوگ (اپنا عہد و پیمان) تم سے قائم رکھنا چاہیں تو تم بھی ان سے
لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِن
(اپنا عہد) قائم رکھو بے شک خدا (بدعہدی سے) پرہیز کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے (ان کا عہد) کیونکر (رہ سکتا
يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ
ہے) (جب) ان کی یہ حالت ہے کہ اگر تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ
يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ
کریں گے نہ اپنے قول و قرار کا، یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی جمع خرچ سے) خوش کر دیتے ہیں حالانکہ ان کے دل نہیں مانتے

آپ نے فوراً حضرت علیؑ کو اپنے ناقے پر سوار کرکے روانہ کیا اور حکم دیا کہ ان آیتوں کو ابوبکر سے لے کر تم خود پڑھ کر سنا دو اور ابوبکر کو واپس کردو، حضرت ابوبکر واپس آئے اور پوچھا کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا فرمایا نہیں بلکہ ایسا حکم آیا غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور جمرۂ عقبہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا، لوگو! میں سو خدا کا رسول ہوں، اس کے بعد بہت بیباکی سے وہ آیتیں پڑھ دیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ مصر۔ اور اس کے تمام شیعہ سنی بالاتفاق قائل ہیں اور کسی کو اختلاف نہیں چنانچہ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی تعریفاً جناب امیرؑ کی مدح میں لکھتے ہیں

ولا کان معزولا عنداۃ براءۃ ولا فی صلوۃ امر فیہا مؤخرا۔ تفسیر معالم التنزیل درمنثور مسند امام احمد بن حنبل و تفسیر کورشی، ترمذی، نسائی، دارقطنی، بیہقی وغیرہ میں یہ روایت درج ہے۔ ۱۲

[2] عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ جب جمعہ کے دن حج ہو تو حج اکبر کہتے ہیں، مگر شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں بلکہ ہر حج حج اکبر ہے کیونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں اور چونکہ اس سال تمام مشرکین اور چند مسلمانوں نے حج کیا تھا اور بڑا مجمع تھا اس وجہ سے حج اکبر کہا کیونکہ اس سال کے بعد مشرکین نے حج کرنا چھوڑ دیا۔ ۱۲

ع ۱ ۶ ۷

[1] سبحان اللہ کیا رحم و کرم ہے اور کیسی اچھی تعلیم ہے کہ اگر مشرک بھی تمہاری پناہ میں آجائے تو اسے پناہ دو اور بحفاظت اس کے گھر تک پہنچا دو تا کہ کوئی تم کو خائن و دغاباز نہ کہے۔ ۱۲

اگر مشرک پناہ مانگے تو امان دو

فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

اوران میں کے بہت سے تو بدچلن ہیں، اور ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

(دنیاوی فائدے) حاصل کر کے (لوگوں کو) اس کی راہ سے روک دیا، بیشک یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ

بہت ہی بُرا ہے یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ قول و قرار کا اور

هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

(واقعی) یہی لوگ زیادتی کرتے ہیں تو اگر (اب بھی شرک سے) توبہ کریں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ

تو تمھارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو واقف کار

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

لوگوں کے واسطے تفصیلاً بیان کرتے ہیں، اور اگر یہ لوگ عہد کر چکنے کے بعد اپنی

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا

قسمیں توڑ ڈالیں اور تمھارے دین میں تم کو طعنہ دیں تو تم کفر کے سربرآوردہ

اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾

لوگوں سے خوب لڑائی کرو[1] ان کی قسموں کا ہرگز کوئی اعتبار نہیں تاکہ یہ لوگ (اپنی شرارت سے) باز آئیں

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا

(مسلمانو) بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسولؐ کا نکالنا

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

کرنا اپنے دل میں ٹھان لیا تھا اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انھوں ہی نے کی تھی

اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ

کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو اگر تم سچے ایمان دار ہو تو خدا ان سے کہیں بڑھ کر تمھارے

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ

ڈرنے کے قابل ہے، ان سے (بےخوف و خطر) لڑو خدا تمھارے ہاتھوں ان کی سزا کرے گا

وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ

اور انھیں رسوا کرے گا اور تمھیں ان پر فتح عطا کرے گا اور ایمان دار لوگوں کے کلیجے

[1] ابنِ عباس سے مروی ہے کہ ائمۂ کفر سے ابوسفیان، حارث، سہل، عکرمہ مراد ہیں اور حذیفہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور ان سے ایک ولیٔ خدا لڑے گا، اسی بنا پر جنگِ جمل میں حضرتِ علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم ناکثین بیعت کے توڑنے والوں، اہلِ جمل اور قاسطین عدول کرنے والوں، اہلِ صفین اور مارقین خوارج اہلِ نہروان سے جنگ کرو گے۔

۱۴ ۱۳ ۱۲

سب مومنین باہم بھائی بھائی ہیں

نقض عہد کرنے والوں سے لڑو

قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۚ وَ

ٹھنڈے کرے گا ، اور ان مومنین کے دل کی کدورتیں جو اکفار سے) پہنچی

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾

ہیں دفع کردے گا اور خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور خدا بڑا واقفکار (اور) حکمت والا ہے '

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ تم (یوں ہی) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی تک تو خدا نے ان لوگوں کو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں کے (راہ خدا میں) جہاد کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول

لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۗ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا رازدار دوست نہیں بناتے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ ۧ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا

خدا اس سے باخبر ہے ' مشرکین [1] کا یہ کام نہیں کہ جب وہ اپنے کفر کا خود اقرار

مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۗ اُولٰٓئِكَ

کرتے ہیں تو خدا کی مسجدوں کو (جاکر) آباد کریں ' یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ ۖ وَ فِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا

کرایا سب اکارت گیا اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ' خدا کی

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ

مسجدوں کو صرف وہی شخص (جاکر) آباد کرسکتا ہے جو خدا اور روز آخرت پر

وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا

ایمان لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور)

اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾

کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے '

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا تم [2] لوگوں نے حاجیوں کی سقائی اور مسجد الحرام (خانۂ کعبہ) کی آبادی کو اس

كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِىْ

شخص کے ہمسر بنا دیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لایا اور خدا کی راہ میں

[1] ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عباس وغیرہ جنگِ بدر میں مقید ہو کر آئے تو اور مومنین نے دوسرے قیدیوں کی اور حضرت علیؑ نے حضرت عباس کی سرزنش کی کہ تم نے قطع رحم کیا اور اپنے بھتیجے سے یہاں لڑنے آئے اس پر حضرت عباس بولے "تم ہماری برائیوں کو گنتے ہو نیکیوں کو خیال نہیں کرتے"۔ آپ نے پوچھا نیکیاں کیا ہیں، کہنے لگے ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے، خانۂ کعبہ کی تعظیم کرتے، پیاسوں کو پانی پلاتے، قیدیوں کو رہا کرتے ہیں"۔ اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ١٢

[2] ایک دن حضرت عباس اور طلحہ بن شیبہ باہم فخر کر رہے تھے اور ہر ایک اپنے کو دوسرے سے افضل کہہ رہا تھا۔ طلحہ نے کہا میں تم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ خانۂ کعبہ کی کنجی میرے پاس ہے گویا میں اس کا مالک ہوں، حضرت عباس بولے میں تم سے افضل ہوں کیونکہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں، اتنے میں حضرت علیؑ کا گذر ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں نے تمام عالم سے پہلے رسولؐ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور ایمان لایا، خدا کی راہ میں جہاد کیا، حتیٰ کہ یہ تینوں جھگڑتے ہوئے حضرت رسولؐ کی خدمت میں پہنچے اور فیصلہ کے خواستگار ہوئے اس وقت یہ آیت اجعلتم سے اجر عظیم تک نازل ہوئی اور خدا نے سمجھا دیا کہ حضرت علیؑ سب سے افضل ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ٣ صفحہ ٢١٩ سطر ١ اور اس روایت کو بہت سے لوگوں نے مثل واحدی وغیرہ نقل کیا ہے۔ ١٢

ع ٢ ١٠ ٨

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى
جہاد کیا ، خدا کے نزدیک تو یہ لوگ برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم لوگوں کی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ
ہدایت نہیں کرتا ہے ، جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور (خدا کے لئے) ہجرت
جٰهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ
اختیار کی اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا وہ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝٢٠
لوگ خدا کے نزدیک درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں اور یہی لوگ (اعلیٰ درجہ) پر فائز ہونیوالے ہیں
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ
ان کا پروردگار اپنی مہربانی اور خوشنودی اور ایسے (ہرے بھرے) باغوں کی خوش خبری
لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝٢١ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ
دیتا ہے جس میں ان کے لئے دائمی عیش و آرام ہوگا ، اور یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٢٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
بیشک خدا کے پاس تو بڑا (بڑا) اجر (وثواب) ہے ، اے ایمان دارو! اگر تمہارے (ماں)
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ
باپ اور تمہارے (بہن) بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیتے ہوں تو تم ان کو
اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
(اپنا) خیر خواہ نہ سمجھو اور تم میں جو شخص ان سے الفت رکھے گا تو
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
یہی لوگ ظالم ہیں (اے رسولؐ) تم کہہ[1] دو کہ تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے
وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ
تمہارے بھائی بند اور تمہاری بی بیاں اور تمہارے کنبہ والے اور وہ مال
وَ اَمْوَالُ ِۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
جو تم نے کما کے رکھ چھوڑے ہیں اور وہ تجارت کہ جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں
وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
اندیشہ ہے اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں خدا سے اس کے رسولؐ سے

[1] یہ حکم اگرچہ ابتدا میں مسلمانوں پر بہت شاق ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت کبھی قائم نہ ہوتی اور آخر یہی ہوا کہ چند ہی روز مسلمان ثابت قدم رہے اور تھوڑے دنوں تک تکلیف اٹھائی کہ پھر گروہ کے گروہ کفار کے مسلمان ہو گئے ۔ ١٢ ١٢

وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ
اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو تم ذرا ٹھہرو یہاں تک کہ خدا اپنا
بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾
حکم (عذاب) موجود کرے اور خدا نافرمان لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا،
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ
(مسلمانو!) خدا نے تمہاری بہتیری مقامات پر (غیبی) امداد کی اور (خاص کر) جنگ حنین له
حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ
کے دن جب تمہیں اپنی کثرت (تعداد) نے مغرور کر دیا تھا پھر وہ کثرت تمہیں کچھ
شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ
بھی کام نہ آئی اور (تم ایسے گھبرائے کہ) زمین باوجود اس وسعت کے تم پر تنگ ہو گئی،
وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ
تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے، تب خدا نے اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر اپنی
رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ
(طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (رسولؐ کی خاطر) فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہیں
تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ
تم دیکھتے بھی نہیں تھے اور کفار پر عذاب نازل فرمایا اور کافروں کی یہی
الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ
سزا ہے، پھر اس کے بعد خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے ٢ه
مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اے ایمان دارو مشرکین
آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
تو ٣ه نرے نجس ہیں تو اب وہ اس سال کے بعد مسجد الحرام (خانہ کعبہ)
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً
کے پاس پھر نہ پھٹکنے پائیں ٤ه اور اگر تم (ان کے جدا ہونے میں) فقر و فاقہ ٥ه
فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ ۚ إِنَّ
سے ڈرتے ہو تو عنقریب ہی خدا تم کو اگر چاہے گا تو اپنے فضل و کرم سے غنی کر دے گا

ع ٣ (٨) ٩

له مکہ اور طائف کے درمیان ایک میدان کا نام حنین ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضرت رسولؐ کو یہ خبر ملی کہ ہوازن ثقیف کے عرب کفار مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے حنین میں لشکر جمع کر رہے ہیں۔ آپ نے بھی دس ہزار مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکہ کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان پر چڑھائی کی۔ کفار کی طرف عورتوں بچوں اور اسباب جانور کے علاوہ لڑنے والے چار ہزار آدمی تھے اور ان کا سردار مالک بن عوف نفری تھا، حضرت ابوبکر کو اپنی کثرت اور کفار کی قلت پر بڑا غرہ تھا کہ یہاں تو ہماری فتح یقینی ہے، مگر غرہ تھا توکل کے خلاف خدا کو برا معلوم ہوا، آخر نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا تو کفار کے قدم اکھڑ گئے اور مسلمان لوٹ میں مشغول ہوئے اس پر کفار کو غیرت آئی ایک نے دوسرے کو کہا جانتے کہاں ہو تمہاری عورتوں کو مسلمان قید کر رہے ہیں اور پھر کبھی نہ چھوڑیں گے۔ یہ سنکر سب یکبارگی پلٹ پڑے مسلمان لوٹ میں مشغول تھے اچانک جو ان پر حملہ ہوا تو گھبرا گئے اور سب بھاگ کھڑے ہوئے صرف دس آدمی حضرت رسولؐ کے پاس رہ گئے تھے، حضرت علیؑ، ابوسفیان، عباس، نوفل، فضل بن عباس، ربیعہ، عبداللہ بن زبیر، عتبہ، معتب پسران ابولہب۔ ایمن حضرت علیؑ حضرت رسولؐ کے آگے علم لیے جہاد کر رہے تھے، اور فضل و عباس داہنے بائیں تھے۔ رسولؐ بھاگنے والوں کو بہتیرا پکارتے رہ گئے مگر کسی نے ایک نہ سنی آخر حضرت عباس جو بہت بلند آواز تھے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور بحکم رسولؐ سے آواز دینا شروع کی کہ اے خدا کے بندو، اے اور بیعت رضوان کے کرنے والو، اے سورۂ بقر کے اصحاب والو ارے کہاں جاتے ہو، رسولؐ یہاں تنہا ہیں، پلٹو، پھرو، جان نہ چراؤ، کچھ تو بیعت کا خیال کرو، غرض یہ آواز سنتے ہی رکے سب پلٹے اور دوبارہ کفار پر حملہ آور ہوئے اور حضرت رسولؐ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر کفار کی طرف پھینکی اور ان پر بد دعا کی کہ فرشتے بھی مدد کو آ موجود ہوئے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اور چھ ہزار عورتیں بچے اور مرد قیدی بنائے اور ٢٤ ہزار اونٹ چار ہزار گائیں اور ٤٠ ہزار سے زیادہ بکریاں اور دو نیے غنیمت میں ہاتھ لگے۔ ١٢ ٢ه اس جنگ کے بعد کچھ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گئے تو آپ سے عرض کی کہ خدا تو سب لوگوں سے

(بقیہ حاشیہ صـ٢٦٣ پر)

اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بیشک خدا بڑا واقف کار حکمت والا ہے، اہلِ کتاب میں سے جو لوگ نہ تو (دل سے) خدا ہی
بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ
پر ایمان رکھتے ہیں نہ روزِ آخرت پر اور نہ خدا اور اس کے رسول کی حرام کی
اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ
ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ سچے دین ہی کو اختیار کرتے
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ
ہیں ان لوگوں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ ذلیل ہوکر (اپنے)
وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ ع ۴ ۵ ۱۰
ہاتھ سے جزیہ دیں، یہود تو کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں
اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ
اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح (عیسےٰؑ) خدا کے بیٹے ہیں، یہ تو ان کی
قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
بات ہے اور (وہ بھی خود) ان ہی کے مُنہ سے یہ لوگ بھی ان ہی کافروں کی سی باتیں بنانے
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾
لگے جو ان سے پہلے (گذر چکے) ہیں خدا ان کو قتل (تہس نہس) کرے (دیکھو تو)
اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
کہاں (سے کہاں) بھٹکے جا رہے ہیں، ان لوگوں نے تو اپنے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں[1] کو اور اپنے زاہدوں
اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا
کو اور مریم کے بیٹے مسیحؑ کو اپنا پروردگار بنا ڈالا حالانکہ انھیں سوا اس کے اور حکم ہی نہیں دیا گیا کہ
لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ
خدائے یکتا کی عبادت کریں اس کے سوا (اور) کوئی قابل پرستش نہیں، جس چیز کو یہ لوگ اسکا
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک (و پاکیزہ) ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے پھونک مار کر (خدا کے نور کو
بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ
بجھا دیں اور خدا اس کے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی رہے

(بقیہ صفحہ ۲۶۲)
افضل و بہتر اور نیک ہے ہماری عورتیں اور بچے لوٹ میں آئے ہیں انھیں ہارا دیجیے۔ آپنے پوچھا کیا تم اپنے مال بھی چاہتے ہو؟ عرض کی نہیں، آپنے سفارش کی اور تمام مجاہدین سے ان کے بال بچے واپس کرادیئے۔ انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[3] ابن عباس سے روایت ہے کہ مشرکین کتے اور سور کی طرح نجس العین ہیں اور یہی امام حسنؓ کا بھی قول ہے دیکھو تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۲۸۹ اور تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۹ مطبوعہ مصر اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت مشرکین کے نجس العین ہونے کی نص صریح ہے اور اسپر صاف دلالت کرتی ہے کہ مشرکین نجس ہیں اور مسلمان نجس نہیں ہیں مگر کچھ لوگوں کا خیال ہے اس کے برعکس ہے کہ مشرک تو طاہر ہے اور مسلمان حالتِ جنابت و حدث میں نجس ہے اور مشرکین کے اعضاء کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور مسلمانوں کے اعضاء کا استعمال کیا ہوا پانی نجس ہے اور یہ ایک بہت ہی عجیب و غریب بات ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر جلد ۴ مطبوعہ مصر ۱۲

[4] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مشرکین کو صرف مسجد میں جانے سے روکا ہے اور چیزیں ان کی نجس نہیں بلکہ جس طرح یہاں بولا جاتا ہے کہ دیکھو نجس ہے اس کو ہاتھ نہ لگانا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف ہاتھ نہ لگانا، بلکہ تمام مصارف کی ممانعت نکلتی ہے اسی طرح یہاں بھی ۱۲

[5] جب مشرکین کی نجاست اور مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم آیا تو کچھ مسلمان گھبرائے اور حضرت سے عرض کی کہ جب وہ لوگ حج میں نہ آئیں گے اور غلہ نہ لائیں گے ہماری تجارت جاتی رہے گی اور ہم پر تنگی ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا

[1] اس زمانے کے بہتیرے مسلمانوں کی حالت بھی یہی ہے کہ خدا اور رسولؐ اور ان کے سچے خلفاء کو چھوڑ کر خدا جانے کس کس کو پوجنے لگے۔ ان کو اس آیت سے نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔

كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
اگرچہ کفار برا مانا کریں، وہی تو (وہ) خدا ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ
سچے دین کے ساتھ (مبعوث کر کے) بھیجا تاکہ اس کو تمام له دینوں پر غالب کرے
الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ اے ایمان دارو! اس میں شک نہیں کہ (یہود و نصاریٰ) کے بہتیرے
الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
عالم زاہد لوگوں کے مال ناحق (ناحق) چکھ جاتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا
بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ
کی راہ سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور
يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
چاندی کا جمع کرتے جاتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى
کرتے تو (اے رسول) ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو، جس دن وہ (سونا
عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ
چاندی) جہنم کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور
جُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جسے تم نے اپنے
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
لئے (دنیا میں) جمع کر رکھا تھا تو (اب) اپنے جمع کیے کا مزا چکھو، اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ
جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) خدا کے نزدیک خدا کی کتاب (لوح محفوظ)
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ
میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے ان میں سے چار مہینے (ادب د) حرمت کے
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ
ہیں یہی دین سیدھی راہ ہے تو ان چار مہینوں میں تم اپنے اوپر (کشت و خون کر کے)

له یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے۔ فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جابر سے روایت ہے کہ اس سے مراد حضرت مہدیؑ ہیں جو اولاد حضرت فاطمہؑ سے ہوں گے اور اسی کی مؤیدہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور درمنثور وغیرہ میں سعید ابن منصور اور ابن بیہقی نے اپنے اپنے سنن میں حضرت جابر سے اور عبد بن حمید اور ابوالشیخ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ اسی وقت ہوگا، جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی، نہ اور مذہب والا اور اس وقت بکری بھیڑیے سے نڈر ہوگی اور گائے شیر سے بے خوف اور انسان سانپ سے مطمئن، نہ چوہے کو تھیلی کاٹنے کی مجال ہوگی اور نہ اس زمانے میں جزیہ کا گذر ہوگا ملکہ یا اسلام یا قتل، صلیب توڑ ڈالی جائے گی۔ سور مار ڈالے جائیں گے، یہ وقت وہ ہوگا جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ دیکھو تفسیر درمنثور، جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ سطرہ ۲۵ و ۳۱ تفسیر کبیر اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول اسی وقت ہوگا جب امام آخرالزماں حضرت مہدیؑ ظہور فرمائیں گے۔ ۱۲ ۱۲

له اس میں اگرچہ زکوٰۃ کی تصریح نہیں ہے مگر بظاہر مقصود یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذمت ان ہی لوگوں کی ہے جو مال تو جمع کریں اور زکوٰۃ و خمس نہ دیں اس کی مذمت میں ایک آیت قبل میں گذر چکی ہے۔ دیکھو آیت ۱۷۹ سورۂ آل عمران ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ

ظلم نہ کرو اور مشرکین جس طرح تم سے سب کے سب مل کر لڑتے ہیں تم بھی اسی طرح

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ

سب کے سب مل کر ان سے لڑو اور جان لو کہ خدا یقیناً پرہیز گاروں کے ساتھ ہے' مہینوں[1] کا آگے پیچھے

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ

کردینا بھی کفر ہی کی زیادتی ہے کہ ان کی بدولت کفار (اور) بہک جاتے ہیں ایک برس تو اسی

عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

ایک مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور (دوسرے) سال اسی مہینے کو حرام کہتے ہیں تاکہ خدا نے جو (چار مہینے)

اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ

حرام کیے ہیں ان کی گنتی ہی پوری کر لیں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کر لیں ان کی بری بری کارستانیاں

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

انہیں بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور خدا کافر لوگوں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اے[2] ایمان دارو تمھیں

اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو

اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ

تم لدھڑ ہو کے زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو، کیا تم آخرت کے بہ نسبت دنیا کی

الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(چند روزہ) زندگی کو پسند کرتے ہو تو (سمجھ لو) کہ دنیاوی زندگی کا ساز و سامان آخرت کے

فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ

(عیش و آرام کے) مقابلہ میں بہت ہی تھوڑا ہے' اگر (اب بھی) تم نہ نکلو گے تو خدا تم پر دردناک

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا

عذاب نازل فرمائے گا' اور (خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمھارے بدلے کسی دوسری قوم کو

تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

لے آئے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے'

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ

اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو گے تو (کچھ پروا نہیں خدا مددگار ہے) میں نے تو اپنے رسول

ع ٥ ٨ ١١

[1] قمری مہینے تو فصل کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہی مہینہ کبھی گرمی میں ہے کبھی جاڑے میں۔ مشرکین جب حرمت کے مہینے لڑائی کے دنوں میں پڑ جاتے تو انھیں کچھ گھٹا بڑھا دیتے۔ اسی کی اس آیت میں ممانعت ہے ۱۲

[2] جنگِ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال کچھ لوگ شام سے مالِ تجارت لے کر مدینہ میں آئے، ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم الشان لشکر حضرتؐ کے مقابلہ کے لئے جمع کیا ہے اور وہ حمص تک آ پہنچا ہے یہ سنتے ہی آپ نے اصحاب کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں بھی مسلمان ہو گئے تھے سب کو جہاد کے لئے بلا بھیجا، مگر چونکہ اس وقت گرمی کی شدت، قحط کی پریشانی، مسافت کی دوری، اپنی قلت، مدِ مقابل کی کثرت تھی خرمے کی تیاری کا وقت تھا، ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ
کی اس وقت مدد کی جب اس کو کفار (مکہ) نے (گھر سے نکال) باہر کیا (اس وقت صرف) دو آدمی تھے اور (دوسرے
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ
رسولؐ تھے) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب اپنے ساتھی کو (اس کی گریہ وزاری پر) سمجھا رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ
خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے ان پر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر سے ان کی
لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
مدد کی جن کو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا نے کافروں کی بات نیچی کر دکھائی
السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ
اور خدا ہی کا بول بالا ہے اور خدا تو غالب حکمت والا
حَكِيْمٌ ۝٤٠ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا
ہے (مسلمانو!)[2] تم ہلکے پھلکے (نہتے) ہو یا بھاری بھرکم (مسلح) (بہرحال جب تم کو حکم
بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ
دیا جائے فوراً چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرو
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٤١ لَوْ كَانَ عَرَضًا
اگر تم کچھ جانتے ہو تو سمجھ لو) یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (اے رسولؐ) اگر سردست فائدہ
قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ
اور سفر آسان ہوتا تو یقیناً یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر ان پر مسافت کی
بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
شقت طولانی ہو گئی اور (اگر پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھو گے تو) یہ لوگ خدا کی قسمیں
لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ
کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی ضرور تم لوگوں کے ساتھ چل کھڑے ہوتے (یہ لوگ جھوٹی
وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٤٢ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ
قسمیں کھا کر) اپنی جان آپ ہلاک کیے ڈالتے ہیں اور خدا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ بے شک جھوٹے ہیں[3] (اے رسولؐ) خدا تم سے درگزر
لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
(کرے) تم نے انہیں (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی تاکہ (تم اگر ایسا نہ کرتے تو) تم پر سچ بولنے والے

[1] جب کفار نے طرح طرح کی اذیتوں کے بعد آپ کے قتل کا حتمی ارادہ کر لیا تو آپ نے اپنی جگہ حضرت علیؑ کو رکھ حضرت ابوبکر کو ساتھ لے مکہ کو خیر باد کہا اور ہجرت کی، آپ سب سے پہلے ایک غار میں جا چھپے، یہ کوئی گڑھا نہیں ہے بلکہ جبلِ ثور جو کہ معظمہ سے داہنی طرف دو کوس کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے اس کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے گنبد کی طرح اندر سے خالی ایک گول پتھر ہے، اسی میں ایک طرف قدرتی دروازہ بھی تھا جو زیادہ سے زیادہ قریب ڈیڑھ بالشت کے لمبا چوڑا تھا، اسی مختصر دروازہ سے حضرت رسولؐ اور حضرت ابوبکر اس کے اندر پہنچے، اور اس کے اندر بس اتنی گنجائش ہے کہ ایک پست قد آدمی کھڑا ہو سکے اور خدا نے فوراً ہی اس کے دروازہ پر ببول کا خاردار درخت اگا دیا، مکڑی نے جالا تن دیا، کبوتر نے انڈے بھی دئیے جس سے کفار کو کسی طرح بھی آپ کے اندر ہونے کا وہم بھی نہ ہو سکا، اب اس چھوٹے دروازے کے مقابل لوگوں نے ایک دوسرا دروازہ بھی بنا لیا ہے جس سے لوگ آتے جاتے ہیں، غرض عامر بن فہرا اپنی گوسفندوں کو وہاں مکہ سے چرانے لاتا اور دونوں ان کا دودھ پی لیتے، اسی طرح تین روز گذرے اور جب کفار کی طرف سے اطمینان ہوا تو حضرت علیؑ سواریاں اور راہبر لے کر رات کو حاضر ہوئے اور آپ حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر مدینہ روانہ ہوئے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۴۰۔

غارِ ثور

[2] درمیان میں مثال کے طور پر ہجرت کے قصہ کا بیان آ گیا تھا پھر جنگِ تبوک ہی کا تذکرہ ہے۔ ۱۲۔

[3] چونکہ منافقین کی دلی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح سفرِ تبوک پیش آئے۔ اسی وجہ سے طرح طرح کی باتیں بناتے چنانچہ جب حضرت رسولؐ چلنے پر تیار ہوئے تو یہ لوگ کہنے لگے تبوک تو یہاں سے بہت دور سرحدِ روم کے قریب ہے جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے مدینہ خالی ہو جائے گا تو ہم لوگ خوب ان کے گھر لوٹیں گے

ع ٦ ٥ ١٢

(بقیہ صفحہ ٢٦٧ پر)

صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٤٣﴾ لَا یَسْتَاْذِنُكَ
(الگ الگ) ظاہر ہو جاتے اور تم جھوٹوں کو (الگ) معلوم کر لیتے (اے رسول) جو لوگ (دل سے) خدا
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے جہاد (نہ) کرنے کی
یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ
اجازت مانگنے کے نہیں (بلکہ وہ خود جائیں گے) اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف
بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُكَ الَّذِیْنَ لَا
ہے۔ (پیچھے رہ جانے کی اجازت) تو بس وہی لوگ مانگیں گے جو خدا اور روزِ آخرت
یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ
پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل (طرح طرح کے) شک کر رہے ہیں تو وہ
قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِیْ رَیْبِهِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ لَوْ
اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں) اور اگر یہ
اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّ لٰكِنْ كَرِهَ
لوگ (گھر سے) نکلنے کی ٹھان لیتے تو کچھ نہ کچھ سامان تو کرتے مگر (بات یہ ہے کہ) خدا
اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِیْلَ اقْعُدُوْا مَعَ
نے ان کے ساتھ بھیجنے کو ناپسند کیا تو ان کو کاہل بنا دیا اور (گویا) ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں
الْقٰعِدِیْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِیْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا
کے ساتھ بیٹھے (مکھی مارتے) رہو، اگر یہ لوگ تم میں (ملکر) نکلتے بھی تو بس تم میں فساد ہی کو برپا کر دیتے
خَبَالًا وَّ لَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ یَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ
اور تمہارے حق میں فتنہ انگیزی کے خیال سے تمہارے درمیان (ادھر ادھر) گھوڑے
وَ فِیْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٤٧﴾
دوڑاتے پھرتے اور تم میں سے ان کے جاسوس بھی ہیں (جو تمہاری آن کہی بیان کرتے ہیں) اور خدا شریروں سے خوب واقف
لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ
(اے رسولؐ) اس میں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے ہی[1] فساد ڈالنا چاہا تھا اور تمہاری
الْاُمُوْرَ حَتّٰی جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ
بہت سی باتیں الٹ پلٹ کیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا ہی کا حکم غالب ہوا

(بقیہ صفحہ ۲۶۶)
ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنائیں گے۔ خدا نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حکم ہوا وہاں جنگ کی نوبت نہ آئے گی صلح ہو جائے گی۔ تم اپنا نائب علیؑ کو کر کے چلے جاؤ، اور اہلبیتؑ محراب منبر کو ان کے سپرد کر دو۔ غرض آپ جب یہ تدبیر کر کے روانہ ہوئے تو ان کو دوسرا شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ چونکہ رسولؐ علیؑ سے ناراض تھے اس وجہ سے جنگ میں نہ لے گئے اور عورتوں بچوں میں چھوڑ گئے، جب حضرت علیؑ نے یہ جملہ سنا تو بہت شاق ہوا اور مسلح ہو کر روتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے، آپ نے دیکھتے ہی پوچھا تم نے مدینہ کو خالی چھوڑ دیا۔ عرض کی کہ منافقین کے طعنے نے چھڑایا۔ آپ نے فرمایا اے علیؑ کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے وصی وزیر اور خلیفہ ہو، تمھارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمھارا خون میرا خون ہے اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ مجھ سے تم کو وہ نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی نیابت

حاشیہ صفحہ ہٰذا

[1] کہ جنگ احد میں بھاگ نکلے اور جنگ خندق میں یہ آواز لگا دی یا اہل یثرب لامقام لکم بھا۔ ۱۲

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۴۸ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ

اوران کو ناگوار ہوتا ہی رہا، اوران لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو صاف کہتے ہیں کہ مجھے

لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ

تو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے بلا میں نہ پھنسائیے (اے رسولؐ) آگاہ ہو کہ یہ لوگ خود بلا میں (اوندھے)

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۴۹ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ

منہ) گر پڑے اور جہنم تو کافروں کو یقیناً گھیرے ہوئے ہی ہے (اے رسولؐ) تم کو کوئی فائدہ پہنچا[1] تو ان کو برا معلوم

تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ

ہوتا ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اسی وجہ سے) ہم نے اپنا

اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

کام پہلے ہی ٹھیک کرلیا تھا اور (یہ کہہ کر) خوش (تمہارے پاس سے اٹھ کر) واپس

فَرِحُوْنَ ۝۵۰ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

لوٹتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہیں آسکتی مگر وہی جو خدا نے

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱

ہمارے لئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے اور ایمان داروں کو چاہئے بھی کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ

(اے رسولؐ) تم (منافقوں سے) کہہ دو کہ تم تو ہمارے واسطے (فتح و شہادت دو بھلائیوں میں سے ایک کے

وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ

خواہ مخواہ) منتظر ہی ہو اور ہم تمہارے واسطے اس کے منتظر ہیں کہ خدا تم پر (خاص) اپنے ہاں سے

مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ

کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے پھر (اچھا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ

مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝۵۲ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ

(ساتھ) انتظار کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تم لوگ خواہ خوشی سے خرچ کرو یا مجبوری سے

يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳

تمہاری خیرات تو کبھی قبول نہیں کی جائے گی تم تو یقیناً بدکار لوگ ہو،

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ

اور ان کی خیرات کے قبول کئے جانے میں اور کوئی وجہ مانع نہیں مگر یہی کہ

[1] ایک روایت میں ہے کہ حسنہ سے مراد غنیمت اور مصیبت سے شکست و بلا ہے۔ ۱۲

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ
ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور نماز کو آتے بھی ہیں تو
الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا
اکسائے ہوئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو
وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٥٤ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ
بد دلی سے، (اے رسولؐ) تم کو نہ تو اُن کے مال حیرت میں ڈالیں
اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى
اور نہ ان کی اولاد (کیوں کہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو آل و مال کی وجہ سے دنیا
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥
کی (چندروزہ) زندگی (ہی) میں مبتلائے عذاب کرے اور جب ان کی جانیں نکلیں تب بھی وہ کافر کے کافر ہی
وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
رہیں اور (مسلمانو!) یہ لوگ تو خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تم میں ہی کے ہیں حالانکہ وہ لوگ تم میں
وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝٥٦ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً
کے نہیں ہیں مگر ہیں یہ لوگ بزدلے کہ اگر کہیں یہ لوگ پناہ کی جگہ (قلعہ) یا
اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ
(چھپنے کے لئے) غار یا گھس بیٹھنے کی کوئی (اور) جگہ پا جائیں تو اسی طرف رسیاں توڑتے ہوئے
يَجْمَحُوْنَ ۝٥٧ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ
بھاگ جائیں۔ (اے رسول) ان میں سے کچھ تو ایسے [1] بھی ہیں جو تمھیں خیرات کی
فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ
(تقسیم) میں (خواہ مخواہ) الزام دیتے ہیں پھر اگر ان میں سے انھیں کچھ (معقول مقدار) دے دیا گیا تو خوش ہو گئے
اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝٥٨ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ
اور اگر ان کی مرضی کے موافق) اس میں سے انھیں کچھ نہیں دیا گیا تو بس فوراً ہی بگڑ بیٹھے، اور جو کچھ خدا نے اور اس کے رسولؐ نے
اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
ان کو عطا فرمایا تھا اگر یہ لوگ اس پر راضی رہتے اور کہتے کہ خدا ہمارے واسطے کافی ہے
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ
(اس وقت نہیں تو) عنقریب ہی خدا ہمیں اپنے فضل (و کرم) سے اور اس کا رسولؐ

خوارج کی نسبت پیشین گوئی

[1] بخاری نسائی ابن منذر بن حریر ابن حاتم ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ہرقوص بن زہیر ذوالخویصرہ تمیمی جو خوارج کا سردار تھا آپ کے سامنے آکر گستاخانہ کہنے لگا۔ یارسول اللہؐ ذرا انصاف کیجئے انصاف۔ آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بولے اجازت ہو تو ابھی اسکی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم میں کا ہر شخص ان کے ساتھ اپنی نماز و روزہ کو ذلیل سمجھتا ہے، یہ مارقین ہیں، یہ لوگ دین سے اس طرح علیحدہ ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے پھر ان کے کچھ اور حالات بیان کر کے فرمایا۔ ان کا سردار ایک سیاہ فام مرد ہوگا جسکی ایک چھاتی عورت کی سی ہوگی۔ یہ لوگ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہو جائے گا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہؐ سے سنا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علیؑ نے ان لوگوں کو قتل کیا تو میں نہروان میں ان کے ساتھ تھا، تو ایک شخص اسی صفت کا لایا گیا جو رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا۔ دیکھو درمنثور سیوطی جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ سطر ۶ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

ع ۱۷ ۱۳

اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ
دے ہی گا ہم تو یقیناً اللہ ہی کی طرف لو لگائے بیٹھے ہیں' (تو ان کا کیا کہنا تھا) خیرات تو بس (خاص) فقیروں
وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ
کا حق ہے اور محتاجوں کا اور اس (زکوٰۃ وغیرہ) کے کارندوں کا اور جن کی تالیفِ قلب کی گئی ہے۔
قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ
(ان کا) اور (جن کی) گردنوں میں (غلامی کا پھندا پڑا ہے، ان کا) اور قرض داروں کا (جو خود سے
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ
ادا نہیں کر سکتے) اور خدا کی راہ (جہاد) میں اور پردیسیوں کی کفالت میں (خرچ کرنا چاہیے) یہ حقوق
اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ
خدا کی طرف سے مقرر کیے ہوئے ہیں (خدا بڑا واقفکار) حکمت والا ہے' اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں
يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ
جو (ہمارے) رسول کو ستاتے ہیں' اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان) ہیں اے رسول، تم کہہ دو کہ
خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
(کان تو ہیں مگر) تمہاری بھلائی (سننے) کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین (کی باتوں) کا یقین
رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رکھتے ہیں اور تم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ان کے لئے رحمت اور جو لوگ رسول خدا کو
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ
ستاتے ہیں ان کے لئے [۱] دردناک عذاب ہے' (مسلمانو) یہ لوگ تمہارے سامنے
لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ
خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کر لیں حالانکہ اگر یہ لوگ سچے ایمان دار ہیں تو
يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ
خدا اور اس کا رسول کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو راضی رکھیں' کیا یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے
مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
کہ جس شخص نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اس کے لئے
خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ
جہنم کی آگ (تیار کر رکھی ہے) جس میں وہ ہمیشہ (جلتا بھنتا) رہے گا یہی تو بڑی رسوائی ہے' منافقین اس

[۱] عبد ابن نوفل منافق جو باتیں حضرتِ رسولؐ سے سنتا لوگوں کے سامنے اس کی نقل کرتا۔ خدا نے آپ کو اسکی خبر دے دی اور اس کا پتہ بھی بتا دیا کہ ایک سیاہ فام آدمی ہے۔ اس کے سر پر گھنے بال ہیں اور بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ آپنے اسے بلا کر پوچھا۔ تو ایسا کرتا ہے؟ اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ آپنے فرمایا خیر میں اسوقت تیری بات مانے لیتا ہوں۔ وہ لوگوں میں آکر کہنے لگا کہ محمد کے بڑے بڑے کان ہیں۔ جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا سب انھوں نے سن لیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

النصف ۱۳ ۱۲ ۱۲

الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں (ایسا نہ ہو) ان مسلمانوں پر (رسول کی معرفت) کوئی سورہ نازل ہوجائے
بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ
جو ان کو جو کچھ منافقین کے دل میں ہے بتادے (اے رسول) تم کہہ دو کہ (اچھا) تم مسخرہ پن کیے جاؤ جس سے تم
مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا
ڈرتے ہو خدا اسے ضرور ظاہر کردے گا، اور اگر تم ان سے پوچھو کہ (یہ کیا حرکت ہے) تو ضرور یوں ہی کہیں گے
نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ
کہ ہم تو یوں ہی بات چیت (دل لگی بازی) کر رہے تھے تم کہو کہ ہائیں کیا تم خدا سے اور اس کی آیتوں
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
سے اور اس کے رسول سے ہنسی کررہے تھے۔ اب باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے
اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ
بعد کافر ہو بیٹھے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگذر بھی کریں، تاہم کچھ لوگوں کو سزا ضرور
ع طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ
١٤ دیں گے اس وجہ سے کہ یہ لوگ قصور وار ضرور ہیں، منافق مرد اور
وقف لازم وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں کہ (لوگوں کو) برے کام کا
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
منافقین کے حالات تو حکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے)
اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
بند رکھتے ہیں (سچ تو یہ ہے کہ) یہ لوگ خدا کو بھول بیٹھے تو خدا نے بھی (گویا) انھیں بھلا دیا بیشک
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
منافقین بدچلن ہیں، منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے خدا
وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
نے جہنم کی آگ کا وعدہ تو کرلیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور یہی
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ
ان کے لئے کافی ہے اور خدا نے ان پر لعنت کی ہے اور انھیں کے لئے دائمی عذاب ہے (منافقو تمہاری تو)

مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ
ان کی مثل ہے جو تم سے پہلے تھے وہ لوگ تم سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں
اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
(بھی) کہیں بڑھ کر تھے تو وہ اپنے حصے کا بھی بہرہ یاب ہو چکے تھے تو جس طرح تم سے پہلے لوگ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ
اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں اسی طرح تم نے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا لیا اور جس طرح
وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
وہ باطل میں گھسے رہے اسی طرح تم بھی گھسے رہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا سب کیا دھرا
فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾
دنیا اور آخرت (دونوں میں) اکارت ہوا، اور یہی لوگ گھاٹے میں ہیں،
اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ
کیا ان منافقوں کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی ہے جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں نوحؑ
عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ۬ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْيَنَ
کی قوم اور عادؑ اور ثمودؑ اور ابراہیمؑ کی قومؑ اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں کے
وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ
رہنے والے کو ان کے پاس ان کے رسول واضح اور (روشن معجزے) لے کر آئے تو وہ مبتلائے
اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ
عذاب ہوئے) اور خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، اور
الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ
وقف لازم
ایمان دار مرد [۱] اور ایمان دار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں لوگوں کو
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور نماز پابندی سے
وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ
پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری
يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ
کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحم کرے گا

مومنین باہم دوست ہیں

[۱] ترمذی اور نسائی میں روایت ہے کہ حضرتِ رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ تم کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن، اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق اور بعض اصحاب کا قول ہے کہ حضرتِ رسولؐ کے زمانے میں مومن اور منافق کو حضرت علیؑ کی محبت سے پہچانتے تھے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
بے شک خدا غالب حکمت والا ہے، خدا نے ایمان دار مردوں اور
وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ
ایمان دار عورتوں سے (بہشت کے) ان باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جن کے نیچے نہریں
فِیۡہَا وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَ رِضۡوَانٌ
جاری ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے (بہشت) عدن کے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات
مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿٧٢﴾ ع
کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) اور خدا کی خوشنودی ان سب سے بالاتر ہے یہی تو بڑی اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہے،

ع ٦ — ٩ — ١٥

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ
لہ اے رسول کفار کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرو اور
اغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿٧٣﴾
ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے اور وہ (کیا) بری جگہ ہے۔ یہ
یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوۡا ؕ وَ لَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَۃَ
منافقین خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ (کوئی بری بات) نہیں کہی حالاں کہ ان لوگوں نے
الۡکُفۡرِ وَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِہِمۡ وَ ہَمُّوۡا بِمَا
کفر کا کلمہ ضرور کہا اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور جس بات پر قابو نہ پا سکے
لَمۡ یَنَالُوۡا ۚ وَ مَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰہُمُ اللّٰہُ وَ
اسے ٹھان بیٹھے اور ان لوگوں نے (مسلمانوں سے) صرف اس وجہ سے عداوت کی کہ اپنے
رَسُوۡلُہٗ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ فَاِنۡ یَّتُوۡبُوۡا یَکُ خَیۡرًا لَّہُمۡ ۚ
فضل و کرم سے خدا نے اور اس کے رسول نے انہیں دولتمند بنا دیا ہے تو ان کے لئے اسی میں خیر ہے
وَ اِنۡ یَّتَوَلَّوۡا یُعَذِّبۡہُمُ اللّٰہُ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۙ فِی
کہ یہ لوگ اب بھی توبہ کر لیں اور اگر یہ نہ مانیں گے تو خدا ان پر دنیا اور آخرت میں
الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَ مَا لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ
دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور تمام دنیا میں ان کا نہ کوئی
وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿٧٤﴾ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ عٰہَدَ اللّٰہَ لَئِنۡ
حامی ہوگا اور نہ مددگار اور ان (منافقین) میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جو خدا سے

خدا کی خوشنودی سب سے بالاتر ہے

لہ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے جنگِ تبوک کے بعد باہم یہ مشورہ کیا تھا کہ فلاں پہاڑ کی گھاٹی میں بیٹھ کر رسول اللہ صلعم کو قتل کریں۔ مگر جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی اور حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور آپ کے پاس لائے تو کہنے لگے کہ ہم تو دل لگی کرتے تھے۔ ١٢
(حاشیہ ٢ اگلے صفحہ پر)

منافقین کا عہد

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
قول و قرار کر چکے تھے کہ اگر ہمیں اپنے (فضل و کرم) سے (کچھ مال) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ
اور نیکوکار بندے ہو جائیں گے، تو جب خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے عطا فرمایا تو لگے اس میں بخل کرنے
وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا
اور کترا کے منہ پھیر نے، پھر جب ان سے ان کے خمیازہ میں اپنی ملاقات
فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
کے دن (قیامت) تک ان کے دل میں (گویا خود) نفاق ڈال دیا اسی وجہ سے ان لوگوں
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ
نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس وجہ سے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے، کیا وہ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ
لوگ اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ خدا ان کے (سارے) بھید اور سرگوشی (سب کچھ) جانتا ہے اور
اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ
یہ کہ خدا غیب کی باتوں سے خوب آگاہ ہے، جو لوگ دل کھول کر خیرات کرنے والے
الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ
مومنین پر (ریاکاری کا) اور ان مومنین پر جو صرف اپنی مشقت کی مزدوری پاتے
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
(شیخی کا) الزام[۱] لگاتے ہیں پھر ان سے مسخرہ پن کرتے تو خدا بھی ان سے تمسخر
مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾
کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔
اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ
(اے رسول) خواہ تم ان (منافقوں) کے لیے مغفرت کی دعا مانگو یا ان کے لئے مغفرت کی دعا نہ مانگو
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
(ان کے لئے برابر ہے) تم ان کے لئے ستر[۲] بار بھی مغفرت کی دعا مانگو گے تو بھی خدا ان کو
لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ
ہرگز نہ بخشے گا یہ (سزا) اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کے ساتھ

(بقیہ صفحہ ۲۷۳)

[۲] ثعلبہ بن حاطب انصاری نے جو بڑا عابد و زاہد تھا اپنے فقر و فاقہ سے تنگ آ کر حضرت رسولؐ سے عرض کی آپ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے مال عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا اس سے درگذر کر، اس نے نہ مانا اور اس نے دوبارہ کہا کہ میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ اس کے تمام حقوق ادا کروں گا۔ قرابتداروں کا خیال رکھوں گا اور کسی بات میں کمی نہ کروں گا۔ غرض آپ نے اس کی خواہش کے موافق دعا فرمائی، پھر کیا تھا۔ دعا مستجاب ہوئی، دولت دن دونی رات چوگنی بڑھنے لگی، اس نے جو دنبیاں اور بکریاں پالی تھیں ان میں اس قدر افزائش ہوئی کہ مدینہ میں رکھنے کی جگہ نہ رہی اور صحرا میں رہنے لگا اور اب اتنی بھی فرصت نہیں کہ نماز جماعت میں حاضر ہو یہاں تک کہ نماز جمعہ بھی غائب ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد آپ نے دو آدمیوں کو اس کی زکوٰۃ کی تحصیل کے لیے بھیجا اور ایک خط بھی لکھ دیا۔ یہ لوگ پہنچے، خط دیا۔ زکوٰۃ کی آیت پڑھی۔ وہ بولا رسولؐ ہم سے جزیہ مانگتے ہیں ابھی دوسرا دروازہ دیکھو جب تک کچھ غور کرتا ہوں۔ یہ لوگ پھر لوٹ کر آئے اس نے پھر وہی جواب دیا۔ آخر یہ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نے فرمایا وائے ہو ثعلبہ پر اور ایک شخص کو بھیجا کہ یہ آیت ثعلبہ کے سامنے جا کر پڑھ دو۔ جب اس نے سنا تو گھبرایا ہوا حضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ جس طرح فرمائیں زکوٰۃ دینے کو حاضر ہوں اور آپ کو اختیار ہے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ آپ نے فرمایا تو نے زکوٰۃ کو جزیہ کہا ہے اب میں تیری زکوٰۃ نہ لوں گا۔ اسی اثنا میں آپ نے وفات پائی۔ اس کے بعد ثعلبہ حضرت ابوبکر سے زکوٰۃ لینے کا خواستگار ہوا انھوں نے بھی انکار کیا۔ پھر حضرت عمر کے زمانے میں مستدعی ہوا انھوں نے بھی انکار کیا مگر حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانے میں لے لیا۔

[۱] منافقین تو اس فکر میں رہتے ہی

(بقیہ صفحہ ۲۷۵ پر)

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ
کفر کیا اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچا یا کرتا (جنگ تبوک میں)
الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا
رسول خدا کے پیچھے رہ جانے والے اپنی جگہ بیٹھ رہنے (اور جہاد میں نہ جانے) سے خوش ہوئے
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنا ان کو مکروہ معلوم ہوا
اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ
اور کہنے لگے (اس گرمی میں گھر سے) نہ نکلو (اے رسولؐ) کہہ دو کہ جہنم کی آگ
جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا
(جس میں تم جلو گے) اس سے کہیں زیادہ گرم ہے، اگر وہ کچھ سمجھیں جو کچھ وہ کیا
قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾
کرتے تھے اس کے بدلے انھیں چاہئے کہ وہ بہت کم ہنسیں اور بہت روئیں تو اے
فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
رسول) اگر خدا تم کو ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف (جہاد سے صحیح سالم) واپس
لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ
لائے پھر تم سے (جہاد کے واسطے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم صاف کہہ دو کہ تم میرے
تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ
ساتھ (جہاد کے واسطے) ہرگز نہ کبھی نکلنے پاؤ گے اور نہ ہرگز دشمن سے میرے ساتھ لڑنے
اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ
پاؤ گے جب تم نے پہلی مرتبہ (گھر میں) بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (گھر میں) بیٹھے رہو اور (اے
عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي
رسول) ان منافقوں میں سے جو مر جائیں تو نہ کبھی کسی پر نماز جنازہ لہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر (جا کر)
قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا
کھڑے ہونا، ان لوگوں نے یقیناً خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور بدکاری ہی
وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ
کی حالت میں مر (بھی) گئے، اور ان کے مال اور اُن کی اولاد (کی کثرت) تمھیں

ع ۸ ۱۰ ۱۶

تھے کہ کوئی گرفت کا موقع ملے۔ مومنین جو صدقات آپکے پاس لاتے کسی کا کم ہوتا کسی کا زیادہ۔ منافقین دونوں کی ہنسی اڑاتے، زیادہ والے کو ریاکار کہتے اور کم والے کو کہتے کہ تجھ کی شیخی بگھارتا ہے، اور خواہ مخواہ پانچوں سواروں میں داخل ہوتا ہے ۱۲۔ ؎۲ ستر سے کوئی خاص عدد مراد نہیں بلکہ عرب کے محاورات میں کثرت کے معنی میں بولا جاتا ہے، اور اس قسم کے محاورات ہر زبان میں ہیں۔ ۱۲

[illegible]

حاشیہ صفحہ ہذا

؎۱ عبداللہ بن ابی جو منافقین کا سردار تھا جب بیمار ہوا تو حضرت رسولؐ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس نے کہا آپؐ مجھے اپنا ایک کرتا میرے کفن کے واسطے عنایت فرمائیں، اور جب مر جاؤں تو میرے جنازہ پر نماز پڑھائیں، آپؐ نے کرتا تو دے دیا مگر جب نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور جبرئیلؑ نے آپکا دامن پکڑ کر پیچھے کو کھینچ لیا اور نماز نہ پڑھنے دی۔ جب کرتے کے باب میں لوگوں نے اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ اس سے اس کو کوئی فائدہ پہنچے گا مگر اور لوگ اس کے ذریعے سے اسلام لائیں گے۔ چنانچہ منافقین کے ساتھ آپؐ کے رحم و کرم کی حالت سن کر خزرج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے۔ ۱۲

عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ

اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا

تمھیں تعجب (حیرت) میں نہ ڈالے (کیونکہ) خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں بھی ان کے مال و اولاد

فِي الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ

کی بدولت ان کو عذاب میں مبتلا کرے اور ان کی جان نکلے لگے تو اس وقت بھی یہ کافر (کے کافر) ہی رہیں اور

اِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا

جب کوئی سورہ اس بارے میں نازل ہوا کہ خدا کو مانو اور اس کے رسولؐ کے ساتھ

مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ

جہاد کرو تو جو اُن میں سے دولت مند ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں [1] اور

قَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا بِاَنْ

کہتے ہیں کہ ہمیں (یہیں) چھوڑ دیجئے کہ ہم بھی (گھر) بیٹھنے والوں کے ساتھ (بیٹھے) رہیں، یہ اس بات سے

يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والوں (عورتوں، بچوں، بیماروں) کے ساتھ بیٹھ رہیں اور (گویا) ان کے دلوں پر

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مہر کر دی گئی ہے کہ یہ کچھ نہیں سمجھتے، مگر رسولؐ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان

مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ

لوگوں نے اپنے اپنے مال اور اپنی اپنی جانوں سے جہاد کیا، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے

لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ

(ہر طرح) کی بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں، خدا نے

اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

ان کے واسطے (بہشت کے) وہ (ہرے بھرے) باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے (درختوں) کے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ

نیچے نہریں جاری ہیں (اور یہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے اور (تمھارے پاس) کچھ

الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ

حیلہ کرنے والے گنوار [2] دیہاتی (بھی) آموجود ہوئے تاکہ ان کو بھی (پیچھے رہ جانے کی) اجازت

الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ

دی جائے اور جن لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ سے جھوٹ کہا تھا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے (اُن میں سے) جو

[1] یہ قبیلۂ اسد اور غطفان کا قصہ ہے جو جنگ تبوک میں جان چراتے تھے۔ ۱۲

[2] یہ قبیلہ بنی غفار کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک کے وقت یہ معذرت کرنے آئے تھے کہ اگر ہم جنگ میں گئے تو بنی طے کے لوگ ہمارے مال و مویشی لوٹ لے جائیں گے۔ ۱۲

ع ۱۱ ٩ ۱۷

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

نہیں) ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا عنقریب ہی ان پر دردناک عذاب پہنچے گا ۔ (اے رسول) جہاد میں نہ

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

جانے کا نہ تو کمزوروں پر کچھ گناہ ہے نہ بیماروں پر اور نہ اُن لوگوں پر جو کچھ نہیں پاتے کہ

مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

خرچ کریں بشرطیکہ یہ لوگ خدا اور اس کے رسول کی خیر خواہی کریں نیکی کرنے والوں

مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

پر (الزام کی) کوئی سبیل نہیں اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

ہے ۔ اور [1] نہ انھیں لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تمھارے پاس آئے کہ تم

قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ

اُن کے لئے سواری بہم پہنچا دو اور تم نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی (سواری) موجود نہیں کہ تم کو

اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا

اس پر سوار کردوں تو وہ لوگ (مجبوراً) پھر گئے اور (حسرت و افسوس سے) اس غم میں کہ ان کو

مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

خرچ میسر نہ آیا ، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (الزام کی سبیل) تو صرف

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ

انھیں لوگوں پر ہے جنھوں نے باوجود مالدار ہونے کے تم سے (جہاد میں نہ جانے

يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ

کی اجازت چاہی اور ان کو پیچھے رہ جانے والے (عورتوں

وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

بچوں) کے ساتھ رہنا پسند آیا اور خدا نے ان کے

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

دلوں پر (گویا) مہر کر دی ہے تو یہ لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

کچھ نہیں جانتے ۔

[1] جنگ تبوک کی جب تمام مسلمانوں کو منادی کر دی گئی اور تاکیدی حکم رسولؐ کا پہنچا تو انصار کے سات آدمی معقل بن یسار، صخر بن خنسار، عبداللہ بن کعب، سالم بن عمیر، عبداللہ بن مغفل، عتبہ بن زید اور ابو عتبہ روتے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی، نہ ہم لوگوں کے پاس سواریاں ہیں نہ زادِ راہ ہم کیونکر چلیں، اگر ہمیں دونوں چیزیں مل جائیں تو ہم بسر و چشم حاضر ہیں۔ حضرت نے عذر کیا کہ اب میرے پاس کوئی سواری باقی نہیں ہے۔ صرف ایک ابن حمیر کو سواری عطا ہوئی باقی لوگ مجبوراً واپس ہوئے۔ ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت کے ساتھ بیئس ہزار سوار اور دس ہزار پیادے تھے۔ ۱۲

جنگ تبوک میں بعض مومنین کا حال

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ

جب[1] تم ان کے پاس (جہاد سے لوٹ کر) واپس آؤ گے تو یہ (منافقین) تم سے (طرح طرح کی) معذرت

لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

کریں گے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ باتیں نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات باور نہ کریں گے (کیونکہ ہمیں تو خدا نے

مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ

تمہارے حالات سے آگاہ کر دیا ہے عنقریب خدا اور اس کا رسولؐ تمہاری کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں گے

تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

پھر تم ظاہر و باطن کے جاننے والے (خدا کی) حضوری میں لوٹا دئے جاؤ گے تو جو کچھ تم (دنیا میں)

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۴ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

کرتے تھے (ذرا ذرا) بتا دے گا۔ جب تم ان کے پاس جہاد سے) واپس آؤ گے تو تمہارے

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ

سامنے خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو تو تم ان کی طرف سے منہ پھیر لو۔ بیشک یہ

اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے (یہ) سزا ہے اس کی جو یہ (دنیا میں)

يَكْسِبُوْنَ ۝۹۵ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

کیا کرتے تھے۔ تمہارے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ

اگر تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو خدا بدکار لوگوں سے ہرگز کبھی راضی

الْفٰسِقِيْنَ ۝۹۶ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّ

نہ ہوگا۔ (یہ) عرب کے گنوار[2] دیہاتی کفر و نفاق میں بڑے سخت

اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

ہیں اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی ہے

رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۹۷ وَمِنَ الْاَعْرَابِ

اس کے احکام نہ جانیں اور خدا تو بڑا دانا حکیم ہے۔ اور کچھ گنوار دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو

مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ

کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں (زمانہ کی) گردشوں

[1] یہ بھی ان منافقین کا تذکرہ ہے جو جنگِ تبوک سے جان چرا کے بیٹھ رہے تھے، اور اب جب مسلمان صحیح سلامت واپس آگئے تو لگے باتیں بنانے یہ قریب قریب اسی آدمی تھے جیسے جدب بن قیس معتب بن قشیر وغیرہ اور یہ خوشامد بھی تو دل سے ہے نہیں، مال کے لالچ سے منہ میں پانی بھر آیا تھا کیونکہ سلطان روم سے اس پہ صلح ٹھہری تھی کہ ایک ہزار طلائی اوقیہ اور دو سو چھ نفیس جوڑے رجب میں اور اتنے ہی ماہ صفر میں دیا کرے گا۔ ۱۲ ۱۲

[2] مدینہ کے گرد جو صحرانشین عرب مثل بنی تمیم، بنی اسد اور غطفان کے تھے یہ ان کا حال ہے۔ ۱۲

منافقین کی خوشامد

صحرائی عرب بڑے سخت کافر ہیں

الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
کے منتظر ہیں انھیں پر (زمانہ کی) بُری گردش پڑے اور خدا تو سب کچھ سنتا
عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
جانتا ہے۔ اور کچھ دیہاتی تو ایسے بھی ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور
الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُسے خدا کی بارگاہ (میں) نزدیکی اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے
صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ
ہیں۔ آگاہ رہو واقعی یہ (خیرات) ضرور ان کے تقرب کا باعث ہے۔ خدا انھیں بہت
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
جلد اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اور مہاجرین[۱] و
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
انصار میں سے (ایمان کی طرف) سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیک نیتی سے
بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ
(قبول ایمان میں) ان کا ساتھ دیا خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش اور ان کے
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
واسطے خدا نے (وہ ہرے بھرے) باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر رکھے ہیں اور ہمیشہ
اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ
ابد الآباد تک ان میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (مسلمانو) تمھارے اطراف کے گنوار
الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
دیہاتیوں میں سے بعض منافق (بھی) ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی (بعض منافق
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ
ہیں) جو نفاق پر اڑ گئے ہیں (اے رسولؐ) تم ان کو نہیں جانتے (مگر) ہم ان کو (خوب) جانتے
سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ
ہیں عنقریب ہم (دنیا ہی میں) ان کی دوہری سزا کریں گے پھر یہ لوگ (قیامت میں) ایک بڑے
عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا
عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور کچھ اور لوگ ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا اگرچہ ان

[۱] جب حضرت رسولؐ کو کفار مکہ نے بہت ستایا تو آپ اپنا اصلی وطن مکہ چھوڑ کر مدینہ میں جا بسے، اسی کا نام ہجرت ہے، اور اسی سے ہجری سن کی ابتدا ہوئی ہے اور جو پردیسی مسلمان گھر بار چھوڑ کر رسول کے ساتھ جا بسے مہاجر کہلائے۔ اور ان پردیسیوں کی مدینہ کے جن تازہ مسلمانوں نے خبر لی وہ انصار کہلائے، ان آیات میں دونوں قسم کے لوگوں کی مدح ہے مگر سب کی نہیں، ان میں جو لوگ پہلے ایمان لائے اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ سے پہلے کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا چنانچہ خود حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ حضرت رسولؐ دوشنبہ کو نبی ہوئے اور سہ شنبہ کو میں ایمان لایا۔ اس کے علاوہ معاویہ کے جواب میں ایک شعر تحریر فرمایا تھا۔
سبقتکم الی الاسلام طرا
غلاما ما بلغت اوان حلمی
میں تمام اہل اسلام سے پہلے اس وقت ایمان لایا جب سن بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا، اس پر اہل اسلام کا اتفاق ہے کوئی اسکا مخالف نہیں دیکھو درمنثور، شرح الفیہ تفصیل جہد ثعلبی، صواعق محرقہ وغیرہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان صفات کے مستحق اصلی طور پر حضرت علیؑ ہی ہیں۔ ۱۲

۱۲ ع ۱۰ ۱

مع ۵ نصف المتاخرین عند

عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ

لوگوں نے بھلے کام کو اور کچھ برے کام کو ملا جلا کر (گول مال کر) دیا قریب ہے کہ خدا ان کی توبہ ^(١)

عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

قبول کرلے (کیونکہ) خدا تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسول) تم ان کے مال کی زکوٰۃ

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ

لو (اور) اس کی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کردو اور ان کے واسطے دعائے خیر کرو،

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾

کیونکہ تمہاری دعا ان لوگوں کے حق میں اطمینان (کا باعث ہے) اور خدا تو (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی خیراتیں

وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

(بھی) لیتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ کا قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ اور (اے

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَ

رسول) تم کہہ دو کہ تم لوگ اپنے اپنے کام کیے جاؤ ابھی تو خدا اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے

الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

کاموں کو دیکھیں گے اور بہت جلد (قیامت میں) ظاہر و باطن کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹائے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ

جاؤ گے تب وہ جو کچھ بھی تم کرتے تھے تمہیں بتا دے گا، اور کچھ اور لوگ ہیں جو حکم خدا کے امیدوار کیے گئے

لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ

ہیں (اس کو اختیار ہے) خواہ ان پر عذاب کرے یا ان پر مہربانی کرے، اور خدا (تو) بڑا واقف

اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا

کار حکمت والا ہے۔ اور (وہ لوگ بھی منافق ہیں) جنہوں نے ^(٢) مسلمانوں کے (نقصان

وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا

پہنچانے اور کفر کرنے اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور اس شخص کی گھات میں بیٹھنے کے

لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ

واسطے مسجد بنا کھڑی کی ہے جو خدا اور اس کے رسول سے پہلے لڑ چکا ہے (اور لطف تو یہ ہے کہ) یہ لوگ

^(١) جنگ تبوک میں مومنین میں سے بھی کچھ لوگ نہ گئے تھے، جب آپ واپس آئے اور بیٹھ رہنے والوں کی مذمت میں آیتیں نازل ہوئیں تو ثعلبہ، اوس، ابولبابہ یہ تینوں بہت پچھتائے اور مسجد رسول کے ستونوں سے اپنے کو باندھ دیا، اور قسم کھائی کہ جب تک خود رسول اللہ نہ کھولیں گے یونہی بندھے رہیں گے۔ جب آپ نماز کو تشریف لے گئے تو یہ حالت معلوم ہوئی، آپ نے فرمایا جب تک خدا کا حکم اس بارے میں نہ آئے گا میں بھی نہ کھولوں گا، غرض جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے کھولا تو وہ لوگ دوڑے ہوئے اپنے گھر گئے، اور اپنی پونجی اٹھا لائے کہ یا حضرت اسی نے ہم لوگوں کو روک رکھا تھا اب آپ اس کو خیرات کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا بغیر حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا تو اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ۔ ١٢

^(٢) قبیلہ خزرج کا ایک شریف آدمی توریت و انجیل سے خوب واقف ابو عامر مدینہ میں رہا کرتا تھا۔ اور لوگوں سے برابر حضرت رسول کی برائیاں کرتا اوصاف بیان کرتا، جب آپ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو خدا برا کرے حسد کا، یہ اس کی آگ میں جلنے لگا کیونکہ اس کی رونق جاتی رہی، یہاں تک رشک کے مارے جنگ بدر کے بعد مدینہ سے بھاگ کر کفار مکہ سے جا ملا اور احد کی لڑائی میں شریک ہوا سب سے پہلے لشکر اسلام پر اسی نے تیر مارا، جنگ حنین میں بھی شریک ہوا۔ جب کچھ نہ بن پڑا تو ہرقل بادشاہ روم کے پاس آپ کے خلاف ابھارنے کو چل دیا اور منافقوں کو لکھا کہ تم لوگ مسجد قبا کے پاس ایک مسجد بناؤ کہ جس وقت میں مدینہ میں آؤں تو علوم کے دینی فوائد میں مشغول ہو جاؤں اور اس کی غرض کچھ اور تھی۔ غرض ثعلبہ بن حاطب وغیرہ

إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ
ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ ارادہ ہی نہیں کیا اور خدا خود گواہی دیتا ہے
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ أَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ
کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں (اے رسول) تم اس مسجد میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا، وہ مسجد جس[1] کی بنیاد
عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ
اول روز سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ ضرور اس کی زیادہ حق دار ہے کہ تم اس میں کھڑے
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
ہو (کر نماز پڑھو کیوں کہ) اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور خدا
الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى
(بھی) پاک پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ کیا جس شخص نے خدا کے خوف اور خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد
مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهٗ
ڈالی ہو وہ زیادہ اچھا ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اس بودے کرارے کے لب پر
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ
رکھی ہو جس میں دراڑ پڑ چکی ہو اور گرا چاہتا ہو پھر وہ اسے لے کے جہنم کی آگ میں پھٹ
وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ
پڑے اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہونچایا کرتا۔ یہ (عمارت کی) بنیاد
بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ إِلَّآ أَنْ تَقَطَّعَ
جو ان لوگوں نے قائم کی اس کے سبب سے ان کے دلوں میں ہمیشہ دھکڑ پکڑ رہے گی یہاں تک کہ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ
ان کے پرخچے اڑ جائیں اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے مومنین
الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ
سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات پر خرید لئے ہیں کہ (ان کی قیمت) ان کے لئے بہشت ہے
يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ قف
(اسی وجہ سے) یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو (کفار کو) مارتے ہیں اور (خود بھی) مارے جاتے ہیں (یہ) پکا
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَ الْإِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ
وعدہ ہے (جس کا پورا کرنا) خدا پر لازم ہے (اور ایسا پکا ہے کہ) توریت اور انجیل اور قرآن (سب) میں

(بقیہ صفحہ ۲۸۰)
بارہ منافقوں نے ایک مسجد جھٹ پٹ تیار کی، جب حضرت رسولؐ جنگ تبوک کو جانے لگے تو ان منافقوں نے آپ سے اس میں نماز پڑھنے کی تمنا کی، آپ نے واپسی کا وعدہ کیا۔ جب آپ واپس آئے اور نماز پڑھنے جانا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس مسجد کو ڈھادو اور جلا کر دو، ان ایک مزبلہ بنادو اور حکم کی تعمیل ہوئی۔ کیوں کہ اس کے بنانے سے عبادت کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مومنوں کو اذیت پہنچانا اور اپنے لئے ایک چھوٹا سا قلعہ اور اس کو لوگ مسجد ضرار کہتے ہیں۔ ۱۲ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا

[1] یہ مسجد قبا کی تعریف ہے جو مدینہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اسی کو ذو قبلتین اور قوت اسلام بھی کہتے ہیں کیونکہ اسی مسجد میں تبدیل قبلہ کا حکم آیا تھا اور یہیں سے اسلام کو قوت ملی۔ حضرتؐ مکہ سے ہجرت کرکے آئے تو یہیں چودہ روز ٹھہرے اور انھیں دنوں میں اس کی نیو ڈالی گئی تھی۔ آپؐ نے سب سے پہلے جس مسجد میں نماز پڑھی وہ یہی ہے، آپؐ کو اس سے اتنی محبت تھی کہ جب تک زندہ رہے ہر ہفتہ مدینہ سے آکر اس میں ایک مرتبہ نماز پڑھتے۔ شاید اسی وجہ سے حدیث میں ہے کہ اس میں دو رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے۔ کیوں کہ رسولؐ کی تاسی بھی ہے۔ ۱۲

ع ۱۳ / ۱۱ / ۲

وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

(لکھا ہوا) ہے اور اپنے عہد کا پورا خدا سے بڑھ کر اور کون ہے تو تم اپنی (خرید) فروخت سے

الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

جو تم نے خدا سے کی ہے خوشیاں مناؤ یہی تو بڑی کامیابی ہے

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

(یہ لوگ) توبہ کرنے والے عبادت گزار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے (اس کی راہ میں) سفر کرنے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

والے، رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کام کا حکم کرنے والے اور بُرے کام سے روکنے والے

وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ

اور خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدوں کے نگاہ رکھنے والے ہیں اور (اے رسول ان) مومنین کو بہشت کی خوشخبری دید نبی اور

لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ

مومنین پر جب ظاہر ہو چکا کہ مشرکین جہنمی ہیں تو اس کے بعد مناسب نہیں کہ ان کے لئے مغفرت

كَانُوْۤا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ

کی دعائیں مانگیں اگرچہ وہ مشرکین ان کے قرابت دار ہی

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

(کیوں نہ) ہوں، اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگنا صرف

اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ

اِس وعدہ کی وجہ سے تھا جو انھوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا، پھر جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

یقینی خدا کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بے شک ابراہیم بڑے دردمند بردبار تھے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

خدا کی یہ شان نہیں کہ [1] کسی قوم کو جب ان کی ہدایت کر چکا ہو اس کے بعد انھیں گمراہ کر دے حتی کہ

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

وہ انھیں ان چیزوں کو بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں۔ بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ؕ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ سارے آسمان و زمین کی حکومت خدا ہی کے لئے خاص ہے وہی (جسے

مومنین کی جانیں خدا نے خرید لی ہیں

[1] جب مشرکین کے واسطے استغفار کی ممانعت ہوئی تو کچھ مومنین گھبرائے ہوئے حضرت رسول کے پاس پہنچے، اور عرض کی کہ ہم لوگوں نے تو مشرکین کیواسطے بہت دعا کی ہے ہمارا کیا حال ہوگا ان کی تشفی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ ۱۲

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١١٦﴾

چاہے) جلاتا ہے اور (جسے چاہے) مارتا ہے اور تم لوگوں کا خدا کے سوا نہ تو کوئی سرپرست ہے، نہ مددگار

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

البتہ خدا نے نبی اور ان مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا جنھوں نے تنگ دستی کے وقت میں

الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

رسولؐ کا ساتھ دیا اور وہ بھی اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا

كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

جائیں پھر خدا نے ان پر بھی فضل کیا، اس میں شک نہیں کہ وہ ان لوگوں پر

اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ

بڑا ترس کھانے والا مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر [1] (بھی فضل کیا) جو (جہاد سے)

خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

پیچھے رہ گئے تھے (اور ان پر سختی کی گئی) یہاں تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے ان پر تنگ

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ

ہو گئی اور ان کی جانیں (تک) ان پر تنگ ہو گئیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور

اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

کہیں پناہ کی جگہ نہیں پھر خدا نے ان کو توفیق دی تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں بیشک

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ

خدا ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان دارو خدا سے ڈرو اور

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ

سچوں [2] کے ساتھ ہو جاؤ۔ مدینہ کے رہنے والوں اور ان کے گرد و نواح کے

مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ

دیہاتیوں کو یہ جائز نہ تھا کہ رسول خدا کا ساتھ چھوڑ دیں اور نہ یہ جائز تھا کہ رسول کی

اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

جان سے بے پروا ہو کر اپنی جانوں کے بچانے کی فکر کریں، یہ حکم اس سبب سے تھا کہ ان

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ

(جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں جو تکلیف پیاس کی یا محنت یا بھوک کی شدت کی

[1] قبیلہ اوس و خزرج کے نامی گرامی کعب بن مالک ہلال بن امیہ مرار بن ربیع تینوں حضرات بھی جنگ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے جب بیٹھ رہنے والوں کی مذمت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو آپؐ نے مومنین سے فرمایا کہ ان سے کلام نہ کرو۔ غرض لوگوں نے ان سے بات کرنا چھوڑ دی، اور ان کی عورتوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کی، تب ان لوگوں نے اپنا خیمہ ڈیرہ جنگل میں ڈالا اور گریہ و زاری شروع کی پچاس دن تک اسی حالت میں رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور مومنین نے ان کو قبول توبہ کی خوشخبری دی۔ ۱۲

ع ۱۴ ۸ ۳

[2] ابن مردویہ نے ابن عباس سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مراد علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ سطر ۱۔ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ
پہنچتی ہے یا ایسی راہ چلتے ہیں جو کفّار کے غیظ وغضب کا باعث ہو یا کسی دشمن سے کچھ یہ لوگ
لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ
حاصل کرتے ہیں تو بس اس کے عوض میں (ان کے نامۂ اعمال میں) ایک نیک کام لکھ دیا جائے
صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲۰ وَلَا
گا بے شک خدا نیکی کرنے والوں کا اجر (ثواب) برباد نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ
يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ
(خدا کی راہ میں) تھوڑا یا بہت مال نہیں خرچ کرتے اور کسی میدان کو نہیں قطع کرتے مگر فوراً انکے
وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا
نامۂ اعمال میں) ان کے نام لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا ان کی کارگزاریوں کا انھیں اچھے سے اچھا
يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۱ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ
بدلا عطا فرمائے۔ اور یہ (بھی) مناسب نہیں کہ مومنین کل کے کل (اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین [1] حاصل کرے
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ
اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کر آئے تو ان کو (عذاب آخرت سے) ڈرائے تاکہ یہ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝۱۲۲ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ
لوگ ڈریں۔ اے ایماندارو کفار میں سے جو لوگ تمہارے آس پاس کے
يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَ
ہیں ان سے لڑو اور (اس طرح لڑنا) چاہئے کہ وہ لوگ تم میں کرارا پن محسوس کریں اور
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۲۳ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ
جان رکھو کہ بے شک خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سورہ نازل کیا گیا
سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ
تو ان منافقین میں سے (ایک دوسرے سے) پوچھتا ہے کہ بھلا اس سورہ نے تم میں سے کس کا ایمان
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ
بڑھا دیا تو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کا تو اس سورہ نے ایمان بڑھا دیا۔ اور وہ (اسکی)

ع ۱۵
۴ ۴

[1] اسی بناء پر فقہ اور اجتہاد کا حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر ایماندار عورت مرد پر فرض ہے اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ لوگو دین کا کمال علم دین حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ تم پر مال کی تلاش سے علم کی طلب زیادہ واجب ہے۔ ازیں قبیل علم کے فضائل میں سیکڑوں حدیثیں ہیں ان میں سے بعض کو دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر۔

۱۲ ۱۲

یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ

خوشیاں مناتے ہیں، مگر جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے توان (پچھلی) خباثت

فَزَادَتْہُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِہِمْ وَ مَاتُوْا وَ ہُمْ کٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

پر اس سورہ نے ایک خباثت اور بڑھادی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔

کفار کی مذمت

اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّہُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً

کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کئے

اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَ لَا ہُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

جاتے ہیں پھر بھی نہ تو یہ لوگ توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی مانتے ہیں۔

وَ اِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُہُمْ اِلٰی بَعْضٍ ؕ

اور جب کوئی سورہ نازل کی گئی تو اس میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگا۔

ہَلْ یَرٰىکُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰہُ

(اور یہ کہہ کر کہ) تم کو کوئی مسلمان دیکھتا تو نہیں ہے پھر (اپنے گھر) پلٹ جاتے ہیں (یہ لوگ کیا پلٹیں گے گویا)

قُلُوْبَہُمْ بِاَنَّہُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَہُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَکُمْ

خدا نے ان کے دلوں کو پلٹ دیا ہے اس سبب کہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں لوگو تم ہی میں سے (ہمارا)

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ

ایک رسول تمہارے پاس آچکا (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ

حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ

اور اسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے ایمان داروں پر حد درجہ شفیق اور مہربان

رسولؐ کی مدح و ثنا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ

ہے۔ اے رسول اس پر بھی یہ لوگ (تمہارے حکم سے) منہ پھیریں تو

اللّٰہُ ۖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ عَلَیْہِ

تم کہہ دو کہ میرے لئے خدا کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

تَوَکَّلْتُ وَ ہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

میں نے اس پر بھروسہ رکھا ہے، وہی عرش (ایسے) بزرگ

۱۶ ع ۷ ۵

الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

(مخلوق کا) مالک ہے۔

(١٠) سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ (٥١) — اٰيَاتُهَا ١٠٩ — رُكُوْعَاتُهَا ١١

سورہ ؎۱ یونس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اُس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ اَكَانَ لِلنَّاسِ

الٓرٰ یہ آیتیں اس کتاب کی ہیں جو (از سرتاپا) حکمت سے مملو ہے، کیا لوگوں کو اس بات سے بڑا

عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ

تعجب ہوا کہ ہم نے انھیں لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس وحی بھیجی کہ (بے ایمان) لوگوں کو ڈراؤ

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ

اور ایمان داروں کو ؎۲ اس کی خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں بلند درجہ ہے۔

رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ

(مگر) کفار (ان آیتوں کو سن کر) کہنے لگے کہ یہ (شخص) تو یقیناً صریحی جادوگر ہے، اس میں تو شک

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ

ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جس نے سارے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ

اس نے عرش کو بلند کیا، وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے (اس کے سامنے) کوئی (کسی کی) سفارشی

شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

نہیں (ہو سکتا) مگر اس کی اجازت کے بعد وہی خدا تو تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو تو

فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ

کیا تم اب بھی غور نہیں کرتے تم سب کو (آخر) اسی کی طرف لوٹنا ہے

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ

خدا کا وعدہ سچا ہے وہی یقیناً مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر (مرنے کے بعد) وہی دوبارہ زندہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۭ وَالَّذِيْنَ

کرے گا تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان کو انصاف کے ساتھ جزائے (خیر) عطا

كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا

فرمائے گا اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے ان کی کفر کی سزا میں پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی

؎۱ اس سورہ کے بعض اخلاقی اور تمدنی نتیجے یہ ہیں کہ حضرت علیؑ کی ولایت سورج چاند کے بروج و منازل، بہشت کی تعریف، انسان کی حالت، کفارہ کی انوکھی فرمائش اور اس کا جواب۔ بت نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ پہلے سب لوگ یکساں تھے، انسان کا مجبوری میں گڑگڑانا اور فارغ البالی میں اکڑنا۔ دنیا کی مثل دنیا عبرت کی جگہ ہے، قیامت میں گنہگاروں کے منہ پر کالک لگی ہوگی۔ قیامت میں مشرکوں کے معبود الگ ہو جائیں گے۔ رہنما کی پیروی کا زیادہ حقدار ہے گمان کی پیروی نہ کرو۔ مشرکین سے معارضہ۔ خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا، دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے۔ کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں۔ دنیا کے تمام خزانے گناہوں کا عوض نہیں ہو سکتے۔ قرآن قلبی امراض کی شفا ہے، ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے، اولیائے خدا کون ہیں۔ خدا کی کوئی اولاد نہیں، ہر بات کی دلیل ضرور ہے۔ حضرت نوحؑ اور موسےؑ کا قصہ، مسجد کی خاص حرمت، فرعون کا لشکر اور اس کا ڈوبنا مشرکوں کے شک کا جواب، قوم یونسؑ کا قصہ وغیرہ۔ ۱۲

؎۲ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً
اور دردناک عذاب ہوگا، وہی وہ (خدائے قادر) ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور ماہتاب
وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
کو روشن بنایا اور اس کی منزلیں لہ مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم
وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
کرو خدا نے اسے حکمت و مصلحت سے بنایا ہے وہ (اپنی) آیتوں کو واقف کار
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ
لوگوں کے لئے تفصیل وار بیان کرتا ہے، اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ رات دن کے الٹ
النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
پھیر میں اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے (اس میں) پرہیزگاروں کیواسطے
لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ
بہتیری نشانیاں ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ جن لوگوں کو (قیامت میں) ہماری (بارگاہ کی)
رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ
حضوری کا کھٹکا نہیں اور دنیا کی (چند روزہ) زندگی سے نہال ہوگئے اور اسی پر چین سے بیٹھے ہیں
عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا
اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کے کرتوت
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
کی بدولت جہنم ہے، بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام
يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
کیے انھیں ان کا پروردگار ان کے ایمان کے سبب سے منزل مقصود تک پہنچا دے گا کہ آرام
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ
آسائش کے باغوں میں رہیں گے اور انکے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان باغوں میں ان لوگوں کا بس یہ قول ہوگا
وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ
اے خدا تو پاک و پاکیزہ ہے اور ان میں ان کی باہمی خیر صلاح سلام سے ہوگی اور ان کا آخری قول یہ ہوگا
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ
کہ سٹہ تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اور جس طرح لوگ اپنی بھلائی کے لئے جلدی کر بیٹھے

لہ سبعہ سیارہ تو ظاہر ہے کہ شمس، قمر، زہرہ، مشتری، عطارد، مریخ، زحل کا نام ہے اور ان میں کا ایک ایک آسمان میں ہے۔ اور آٹھویں آسمان کے قاش کے سے بارہ ٹکڑوں کے نام برج ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان سے ہر ایک میں آفتاب ایک مہینہ، عطارد دس روز، زہرہ پانچ روز، مریخ پینتالیس روز، مشتری ڈیڑھ برس، زحل دو برس اور چاند دو روز اور آٹھ گھنٹے رہتا ہے اور ہر مہینے کے اخیر کی دو راتیں ٢٩، ٣٠ یا ٢٨، ٢٩ سحاق کی ہیں باقی ٢٨ راتیں منازل کی ہیں۔ کیونکہ ہر مہینے کی ٢٨ منزلیں ہیں سرطین، بطین، ثریا، دبران، ہنقعہ، ہنعہ، ذراع، غزہ، ملوف، جبہہ، زبرہ، صرفہ، عوا، سماک، غفرہ، زبانا، اکلیل، قلب، شولہ، نعائم، بلدہ، ذابح، سعد بلع، سعد سعود، سعد الاخبیہ، فرع المقدم، فرع المؤخر، بطن الحوت اور چاند ہر منزل میں ایک روز رہتا ہے اور اٹھائیس روز میں سب منزلیں طے کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں اور چونکہ عام سیاروں کی آمد و رفت سے عام لوگوں کے کاروبار میں چنداں سروکار نہیں اور آفتاب و ماہتاب کی گردش سے تمام خلائق کو واسطہ ہے اسی وجہ سے ان ہی دونوں کو بیان کیا۔ ١٢

ٹہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب سے آخر میں وہ الحمد للہ رب العالمین کہیں گے اور اس کے بعد پھر کچھ نہ کہیں گے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے سامنے کوئی نعمت آئے گی تو تعجب سے، سبحان اللہ کہیں گے اور جب اس نعمت کو پالیں گے تو الحمد للہ رب العالمین کہیں گے۔ ١٢

ع ١٠
١
٦

انسان کی حالت

اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ
ہیں اسی طرح اگر خدا ان کی (شرارتوں کی سزا میں) بُرائی میں جلدی کر بیٹھتا تو ان کی موت ان کے
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾
پاس کب کی آچکی ہوتی مگر ہم تو ان لوگوں کو جنہیں (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا
سرکشی میں آپ سرگرداں ہیں۔ اور انسان کو جب کوئی نقصان چھو بھی گیا تو اپنے پہلو پر (لیٹا ہو) یا بیٹھا ہو یا کھڑا
اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ
(غرض ہر حالت) میں ہم کو پکارتا ہے، پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف کو دفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ)
اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا
کھسک جاتا ہے کہ گویا اس نے تکلیف کے (دفع کرنے کے) لئے جو اس کو پہنچی تھی ہم کو پکارا ہی تھا جو لوگ
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا
زیادتی کرتے ہیں ان کی کارستانیاں یوں ہی انہیں اچھی کر کے دکھائی گئی ہیں۔ اور تم سے پہلی امتوں کو جب انھوں
ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ
نے شرارت کی تو ہم نے انھیں ضرور ہلاک کر ڈالا حالانکہ ان کے (وقت کے) رسول واضح اور روشن معجزات لیکر
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ
آچکے تھے اور وہ لوگ ایمان (نہ لانا تھا) نہ لائے ہم گنہگار لوگوں کی یوں ہی سزا کیا کرتے ہیں پھر ہم نے ان کے بعد تم کو
فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ
زمین میں ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم (بھی) دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ اور جب

کفار کی انوکھی فرمائش اور جواب

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) ہماری حضوری
لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ
کا کھٹکا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو رد و بدل کر ڈالو (اے
لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا
رسول) تم کہہ دو کہ مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اسے اپنے جی سے بدل ڈالوں میں تو بس اسی کا پابند ہوں جو میری
مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ
طرف وحی کی گئی ہے میں تو اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو بڑے (کٹھن) دن کے عذاب سے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ

ڈرتا ہوں۔ (اے رسولؐ) کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو میں نہ تمھارے سامنے اس کو پڑھتا اور

لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

نہ وہ تمھیں اس سے آگاہ کرتا کیوں کہ میں تو آخر) تم میں اس سے پہلے مدتوں رہ چکا ہوں (اور کبھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

وحی کا نام بھی نہ لیا) تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ

اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کے اور ظالم کون ہوگا اسمیں شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار کامیاب نہیں ہوا کرتے

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ

یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہے نہ نفع اور

يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ

کہتے ہیں کہ خدا کے ہاں یہی لوگ ہمارے سفارشی ہوں گے (اے رسول) تم (ان سے) کہو لہ تو کیا تم

اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ

خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں (کہیں) پاتا ہے اور نہ زمین میں یہ لوگ جس

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

چیز کو اس کا شریک بناتے ہیں اس سے وہ پاک صاف اور برتر ہے' اور سب لوگ تو (پہلے) ایک ہی امت

اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

تھے اور (اے رسول) اگر تمھارے پروردگار کیطرف سے ایک بات قیامت کا وعدہ) پہلے نہ ہو چکی ہوتی جسمیں

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ

یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ ان کے درمیان (کب نہ کب) کر دیا گیا ہوتا۔ اور

يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا

کہتے ہیں کہ اس پیغمبر پر کوئی معجزہ (ہماری ہی خواہش کے موافق) کیوں نہیں نازل کیا گیا

الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾

تو (اے رسول) تم کہہ دو کہ غیب (دانی) تو صرف خدا کیواسطے خاص ہے تو تم بھی انتظار کرو اور تمھارے ساتھ میں بھی

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ

یقیناً انتظار کرنیوالوں میں ہوں اور لوگوں کو تکلیف پہنچی اس کے بعد جب ہم نے اپنی رحمت کا ذائقہ چکھا دیا تو یکایک

نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان

لہ مطلب یہ ہے کہ ان کو یوں قائل کرو کہ بھائی جو چیز موجود ہی نہیں تو وہ کسی کی سفارش یا نفع نقصان کیا کر سکتی ہے۔ ١٢

پہلے سب لوگ ایک گمان تھے

ع ٢ / ١٠ / ٧

اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ
ان لوگوں نے ہماری آیتوں میں حیلہ بازی شروع کردی (اے رسول) تم کہدو کہ تدبیر میں[له] خدا
رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ
سب سے زیادہ تیز ہے تم جو مکاری کرتے ہو وہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھے جاتے ہیں وہ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکی
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ
اور دریا میں سیر کراتا پھرتا ہے یہاں تک کہ جب (کبھی) تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ ان
بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ
لوگوں کو باد موافق کی مدد سے لے کر چلیں اور لوگ اس (کی رفتار) سے خوش ہوئے (یکایک) کشتی پر
وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
ہوا کا ایک جھونکا آپڑا اور (آنا تھا کہ) ہر طرف سے اس پر لہریں (بڑھی) چلی آرہی ہیں اور ان لوگوں نے
اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ
سمجھ لیا کہ اب گھر گئے (اور جان نہ بچے گی) تب نرے عقیدہ کو اسی کے واسطے نرا کھرا کر کے خدا سے دعائیں
اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ
مانگنے لگتے ہیں کہ (خدایا) اگر تو نے اس (مصیبت) سے ہمیں نجات دی تو ہم ضرور بڑے شکر گذار رہیں گے۔ پھر جب
اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
خدا نے انھیں نجات دی تو وہ لوگ زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراً حق سے سرکشی کرنے لگتے ہیں' اے لوگو!
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ
تمہاری سرکشی کا وبال تو تمہاری ہی جان پر ہے (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ) زندگی کا فائدہ ہے پھر آخر
الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہماری (ہی) طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے تو (اس وقت) ہم تم کو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے۔
اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
دنیاوی زندگی کی مثل تو بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر زمین کے
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ
ساگ پات جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں اس کے ساتھ مل جل کر نکلے یہاں
الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ
تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار کرلیا اور

[له] ایک دفعہ اہل مکہ سات برس تک قحط اور خشک سالی میں گرفتار رہے یہاں تک کہ لبوں پر جان آگئی کوئی تدبیر بن نہ پڑی تو خدا نے رحم کیا اور ان پر مینہ برسایا۔ مگر جب ان لوگوں کے پیٹ میں دانہ پانی پڑا تو لگے شرارت کرنے اور حضرت رسولؐ کو ستانے اسی کے جواب میں آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

انسان کا مجبوری میں خدا کو پکارنا اور فارغ البالی میں اکڑنا

دنیا کی مثال

وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰهَآ

(ہرطرح) آراستہ ہوگئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر تقیناً قابو پاگئے (جب چاہیں گے

اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ

کاٹ لیں گے) یکایک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو آپہنچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا صاف کٹا ہوا

تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

بنادیا کہ گویا کل اس میں کچھ تھا ہی نہیں جو لوگ غور و فکر[1] کرتے ہیں ان کے واسطے ہم آیتوں

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ

کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت) کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ

ہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔ جن لوگوں نے (دنیا

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ

میں) بھلائی کی ان کے لئے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور کچھ بڑھ کر اور نہ (گنہگاروں کی طرح)

قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا

ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ (انھیں) ذلت ہوگی یہی لوگ جنتی ہیں اور اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ

ہمیشہ رہا سہا کریں گے اور جن لوگوں نے بُرے کام کئے ہیں تو گناہ کی سزا اُس کے برابر

بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

ہے اور ان پر رسوائی چھائی ہوئی ہوگی خدا (کے عذاب) سے ان کا کوئی بچانے والا نہ

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ

ہوگا (ان کے منہ ایسے کالے ہوں گے کہ) گویا ان کے چہرے شب دیجور کے ٹکڑے سے ڈھک

الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

دئے گئے ہیں یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ

خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

رہیں گے۔ (اے رسول اس دن سے ڈراؤ) جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکین

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

سے کہیں گے کہ تم اور تمھارے بنائے ہوئے خدا (کے شریک) ذرا اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم باہم

---

[1] ہائے ہائے واقعی دنیا ایسی ہی چیز ہے کل کچھ تھا اور آج کچھ کسی اگلے شاعر نے اپنی پرانی زبان میں کیا خوب کہا ہے۔
کرتے تھے جو کہ دولت دنیا پہ فخر و ناز
باقی نہ وہ رہے نہ وہ اس جا کا فخر و ناز
کچھ دن کی ہے بہار نہ غنچہ ہے اور نہ پھول
جاتا رہے گا بلبل شیدا کا فخر و ناز
۱۲ ۱۲

دنیا عبرت کی جگہ ہے

قیامت میں گنہگاروں کے منہ میں کالک لگی ہوگی

بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾

ان میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے کہ تم تو ہماری پرستش کرتے نہ تھے،

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ

تو اب، ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا ہی کافی ہے ہم کو تو تمہاری پرستش کی کچھ

عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ

خبر ہی نہ تھی (غرض) وہاں ہر شخص جو کچھ جس نے پہلے (دنیا میں)

اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ

کیا ہے جانچ لے گا اور وہ سب کے سب اپنے سچے مالک خدا کی بارگاہ میں لوٹا کر لائے جائیں گے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ

اور (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے سب ان کے پاس سے چمپت ہو جائیں گے اے رسول تم (ان سے ذرا) پوچھو تو تمہیں

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھوں کا کون مالک ہے اور کون

وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ

شخص مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے اور ہر امر کا بندوبست

مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ

کون کرتا ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ خدا (اے رسول) تم کہو کہ کیا

فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ

تم اس پر بھی (اس سے) نہیں ڈرتے۔ پھر وہی خدا تو تمہارا سچا مربی ہے پھر حق بات

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾

کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے پھر تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا

یوں تمہارے پروردگار کی بات بدچلن لوگوں پر ثابت ہو کر رہی کہ یہ لوگ ہرگز

اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

ایمان نہ لائیں گے (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ تم نے جن لوگوں کو (خدا کا) شریک

يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ

بنایا ہے کوئی بھی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر ان کو مرنے کے بعد (دوبارہ زندہ کرے (وہ تو کیا جواب

قیامت میں مشرکین کے معبود الگ ہو جائیں گے

النصف ع ۳ ۱۰ ۸

ثُمَّ يُعِيدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
دیگے انھیں کہو کہ خدا ہی پہلے بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرتا ہے تو کدھر تم اُلٹے چلے جارہے ہو اے رسول ان سے کہو تو کہ تمھارے
مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ
بنائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو تمھیں (دین) حق کی راہ دکھا سکے تم ہی کہہ دو کہ خدا (دین) حق کی راہ دکھاتا
اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا
ہے تو جو[1] شخص دین حق کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکے (حکم کی) پیروی کیجائے یا وہ شخص جو (دوسرے کی) ہدایت تو در کنار
يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾
خود ہی جب تک دوسرا اس کو راہ نہ دکھائے وہ راہ دیکھ نہیں پاتا تو تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو
وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
اور ان میں کے اکثر[2] تو بس اپنے گمان پر چلتے ہیں (حالانکہ) گمان یقین کے مقابلہ میں ہرگز کچھ بھی
مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ
کام نہیں آسکتا بے شک وہ لوگ جو کچھ (بھی) کر رہے ہیں خدا اُسے خوب جانتا ہے، اور
مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ موٹ بنا ڈالے بلکہ (یہ تو) جو
وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
(کتابیں پہلے کی) اس کے سامنے موجود ہیں اس کی تصدیق اور (ان کتابوں) کی تفصیل ہے اس میں
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
کچھ شک نہیں کہ یہ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے، کیا یہ لوگ کہتے ہیں
افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ
کہ اس کو رسول نے خود جھوٹ موٹ بنا لیا ہے (اے رسول) تم کہو کہ (اچھا) اگر تم (اپنے دعویٰ میں)
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾
سچے ہو تو (بھلا) ایک ہی سورہ اس کے برابر کا بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس کو تمھیں (مدد کے واسطے) بلاتے بن پڑے بلالو
بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ
(یہ لوگ لاتے تو کیا) بلکہ (الٹے) جس کے جاننے پر ان کا دسترس نہ ہوا لگے جھٹلانے حالانکہ ابھی تک ان کے ذہن
كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
میں اس کے معانی نہ آئے اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے تب ذرا غور تو کرو کہ

[1] اس سے واضح ہوا کہ عالم جاہل پر امامت میں مقدم ہوگا اور عالم کے رہتے جاہل کا پیشوا ہونا ہرگز شرعاً و عقلاً کسی طرح جائز نہیں اسی بنا پر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ راہ حق کی ہدایت کرنے والے محمدؐ و آل محمدؐ ہیں اور ہدایت میں دوسرے کے محتاج وہ قریش ہیں جو اہلبیتؑ کے مخالف تھے۔
سچ ہے ــ ہادی میں اور ضال میں ہے فرق بے شمار ؛ ہادی نہ مثل ضال کے ہوئے گا زینہار ؛ ہادی نکالتا ہے ضلالت کے ضال کو ؛ اور ضال چاہتا ہے کہ سب ہوں تباہ کار ۔ ۱۲

حق رہنما پیروی کا زیادہ حق ہے،

[2] اس زمانے کے بہت سے لوگ بھی بس اٹکل کے مرید ہو رہے ہیں۔ ماں باپ کا جو مذہب ہے صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں مگر لکیر کے فقیر بنے اختیار کیے چلے جا رہے ہیں اور تحقیق سے کچھ سروکار نہیں رکھتے ہیں۔ ۱۲

گمان کی پیروی نہ کرو

عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ

(اُن) ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا۔ اور ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس قرآن پر آئندہ ایمان لائیں گے

مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ ع ۱۰ ۴ ۹

اور بعض ایسے ہیں جو ایمان لائیں ہی گے نہیں اور (اے رسول) تمہارا پروردگار تو فسادیوں کو خوب جانتا ہے اور

اِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ

اگر وہ تمھیں جھٹلائیں تو تم کہہ دو کہ ہمارے لئے ہماری کارگزاری ہے اور تمہارے لئے تمہاری کارستانی جو

بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ

میں کرتا ہوں اس کے ذمہ دار تم نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری ہوں اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہاری باتوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا تمہاری سن لیں گے ہرگز نہیں (اگرچہ وہ

وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں تم کہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو۔ اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تمہاری طرف

اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

(ٹکٹکی باندھے) دیکھتے ہیں تو کیا وہ ایمان لائیں گے ہرگز نہیں) اگرچہ انھیں کچھ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھا دو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ

گے خدا تو ہرگز لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اوپر (اپنے کرتوت سے)

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا

ظلم کیا کرتے ہیں، اور جس دن خدا ان لوگوں کو (اپنی بارگاہ میں) جمع کرے گا تو گویا

اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ

یہ لوگ سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس گھڑی دن بھر ٹھہرے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے جن

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾

لوگوں نے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ ضرور گھاٹے میں ہیں اور ہدایت یافتہ نہ تھے۔

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اے رسول ہم جس جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کر چکے ہیں ان میں سے بعض خواہ تمہیں دکھا دیں یا تم کو (پہلے ہی)

فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

دنیا سے) اٹھا لیں پھر (آخر) تو ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہی ہے پھر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں خدا تو اس پر گواہ ہی ہے

خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا

دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم
اور ہر اُمت کا خاص (ایک) ایک رسول ہوا ہے پھر جب ان کا رسول (ہماری بارگاہ میں) آئے گا تو انکے
بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا
ساتھ انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائیگا یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو
الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي
(آخر) یہ (عذاب کا وعدہ) کب پورا ہوگا۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں خود اپنے واسطے نہ نقصان
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ
پر قادر ہوں نہ نفع پر مگر جو خدا چاہے ہر امت (کے رہنے) کا (اس کے علم میں) ایک وقت
إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا
مقرر ہے جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور
يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا
نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو
أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ
یا دن کو آجائے تو تم کیا کروگے، پھر گناہ گار لوگ (آخر) کاہے کو جلدی مچا رہے ہیں، پھر کیا جب
إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ
(تم پر) آپہنچے گا تب اس پر ایمان لاؤگے (اہا) کیا اب (ایمان لائے) حالانکہ تم تو اس کی جلدی
تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ
مچایا کرتے تھے۔ پھر (قیامت کے دن) ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کے
الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَ
مزے چکھو (جیسی دنیا میں) تمہاری کرتوتیں تھیں (آخرت میں) ویسا ہی بدلا دیا جائے گا [1] اے
يَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَ
رسول تم سے لوگ [1] پوچھتے ہیں کیا (جو کچھ تم کہتے ہو) وہ سب ٹھیک ہے تم کہہ دو (ہاں) اپنے پروردگار کی
مَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ
قسم ٹھیک ہے اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکتے اور (دنیا میں) جس جس نے (ہماری نافرمانی کرکے) ظلم کیا ہے
مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
(قیامت کے دن) اگر تمام خزانے جو زمین میں ہیں اُسے مل جائیں تو اپنے گناہ کے بدلے ضرور فدیہ دے نکلے

[1] حیی بن خطب مدینہ کا رہنے والا یہودی اکثر مکہ میں تجارت کی غرض سے آتا تھا جب اس نے رسولؐ کے حالات سنے تو آپؐ کی مجلس میں حاضر ہوا اور جب اس نے قرآن کو سنا تو کہنے لگا کہ تم جو پڑھتے ہو وہ حق ہے یا کھیل ہے اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔

ط کوئی شخص اپنے نفع نقصانات پر قادر نہیں

ط دنیا کے تمام خزانے بھی گناہوں کا فدیہ نہیں ہوسکتے

وقف النبیؐ صلعم

ع ۱۳ ۵ ۱۰

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا
اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اظہار ندامت[1] کریں گے اور ان میں باہم انصاف کے ساتھ حکم کیا جائیگا
یُظْلَمُوْنَ ۝٥٤ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
اور ان پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کیا جائیگا۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے
اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٥
آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ یقینی ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔
هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٥٦ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ
وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ لوگو تمھارے پاس
قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا
تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت (کتاب خدا) اور جو (امراض شرک وغیرہ) دل میں ہیں
فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝٥٧
ان کی دوا اور ایمان داروں کے لیے ہدایت اور رحمت (اے رسول)
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ
تم کہہ دو کہ (یہ قرآن) خدا کے فضل (و کرم) اور اس کی رحمت سے تم کو ملا (ہی)، تو ان لوگوں کو اس پر خوش
هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝٥٨ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ
ہونا چاہیے اور جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں اس سے کہیں بہتر ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ تمھارا کیا خیال ہے کہ
اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ
خدا نے تم پر روزی نازل کی تو اب اس میں سے بعض کو حرام بعض کو حلال بنانے لگے (اے رسول)
آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَی اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝٥٩ وَ مَا ظَنُّ
تم کہہ دو کہ کیا خدا نے تمھیں اجازت دی ہے یا تم خدا پر بہتان باندھتے ہو۔ اور جو لوگ خدا پر جھوٹ موٹ
الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ
بہتان باندھا کرتے ہیں وہ روز قیامت کو کیا خیال کرتے ہیں اس میں شک نہیں
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
کہ خدا تو لوگوں پر بڑا صاحب فضل (و کرم) ہے مگر ان میں سے بہت سے شکر گزار
لَا یَشْكُرُوْنَ ۝٦٠ وَ مَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا
نہیں ہیں۔ اور (اے رسول) تم (چاہے) کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی

[1] اسروا کے معنی چھپانے اور ظاہر کرنے دونوں کے ہیں اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ چھپانا کیا بھی ہے مگر یہ چسپاں نہیں اس لئے میں نے ظاہر کرنے کے معنی اختیار کیے ہیں۔ ١٢ ١٢

قرآن نفی امراض کی شفا ہے

مومنین کو خدا کے فضل پر خوشیاں منانا چاہیئے

ع ٦ / ٧ / ١١

مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا
آیت تلاوت کرتے ہو اور (لوگو) تم کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم (ہمہ وقت) جب تم
عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
اِس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے ذرہ بھر
عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى
بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین میں نہ آسمان میں
السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا
اور نہ کوئی چیز ذرہ سے چھوٹی ہی نہ اُس سے بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب
فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (٦١) اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
(لوح محفوظ) میں ضرور ہے ۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ دوستان ^١ خدا پر (قیامت
عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (٦٢) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
میں) نہ تو خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے ، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور
يَتَّقُوْنَ (٦٣) ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى
(خدا سے) ڈرتے تھے ۔ ان ہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں (بھی)
الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
خوش خبری ^٢ ہے خدا کی باتوں میں اَدل بَدل نہیں ہوا کرتا ، یہی تو بڑی کامیابی
الْعَظِيْمُ (٦٤) ؕ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
ہے ، اور (اے رسولؐ) ان (کفار) کی باتوں کا تم رنج نہ کیا کرو اس میں تو شک
جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (٦٥) اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ
نہیں کہ ساری عزت تو صرف خدا ہی کیلیے ہے وہی سب کی سنتا جانتا ہے ۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ
جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (غرض سب کچھ) خدا ہی کے لئے ہیں اور جو لوگ خدا کو
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا
چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو (خدا کے فرضی) شریکوں کی راہ پر بھی نہیں چلتے بلکہ وہ تو
الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ (٦٦) هُوَ الَّذِىْ
صرف اپنی اٹکل پر چلتے ہیں اور وہ صرف وہمی و خیالی باتیں کیا کرتے ہیں ، وہ وہی (خدائے قادر)

^١ بعض احادیث میں ہے کہ اولیائے خدا وہ ہیں جن کی خاموشی ذکر نظر عبرت گویائی حکمت اور رفتار برکت ہے اگر ان کی موت کا معین وقت نہ ہوتا تو عذاب کے خوف اور ثواب کے شوق میں ان کی روح ان کے بدن سے نکل جاتی ، وہ فرائض کے پابند ، سنتوں کے عامل حرام سے پرہیزگار ، دُنیا سے رغبت ، خدا کی اچھی چیزوں کے راغب ہیں ۔ حلال روزی حاصل کرتے ہیں ، فخر کے پاس نہیں جاتے مال کو اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں ۔ رات کی بے خوابی سے ان کی آنکھوں سے پانی ٹپکتا ہے اور عبرت سے ان کے چہرے زرد ہیں بھوک سے ان کی آنکھیں خشک ہوگئی ہیں ، پیاس سے ان کے لب سوکھ کر سیاہ ہوگئے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنکے رتبے کو دیکھ کر انبیاء اور شہدا رشک کریں گے ۔ ١٢

^٢ ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی بشارت سچے خواب ہیں ، خود دیکھے ، یا کوئی دوسرا اور آخرت کی بشارت بہشت ہے ۔ ١٢

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
توانا) ہے جس نے تمھارے نفع کے واسطے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں چین کرو اور دن کو (بنایا) کہ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ
اس کی روشنی میں دیکھو بھالو اس میں شک نہیں جو لوگ سن لیتے ہیں ان کیلئے اسمیں (قدرت کی) بہتیری نشانیاں ہیں
اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
لوگوں نے تو کہہ دیا کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے (محض لغو ہے وہ تمام نقائص سے) پاک و پاکیزہ ہے وہ (ہر طرح) بے پروا ہے
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے (جو کچھ تم کہتے ہو) اس کی کوئی دلیل لہ تو
بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾
تمھارے پاس ہے نہیں کیا تم خدا پر (یوں ہی) بے جانے بوجھے جھوٹ بولا کرتے ہو (اے رسول)
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا
تم کہہ دو کہ بیشک جو لوگ جھوٹ موٹ خدا پر بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں
يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
گے۔ (یہ) دنیا کے (چند روزہ) فائدے ہیں پھر تو آخر ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے،
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا
تب ان کے کفر کی سزا میں ہم ان کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے۔ اور (اے
يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ
رسول) تم ان کے سامنے نوح کا حال پڑھ دو جب انھوں نے اپنی قوم
يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ
سے کہا اے میری قوم اگر میرا ٹھہرنا اور خدا کی آیتوں کا چرچا کرنا تم پر شاق و
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ
گراں گزرتا ہے تو میں صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں تو تم اور تمھارے شریک
وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً
سب مل کر اپنا کام ٹھیک کر لو پھر تمھاری بات تم (میں سے کسی) پر مخفی نہ رہے پھر (جو تمھارا جی
ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
چاہے) میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے (دم مارنے کی بھی) مہلت نہ دو۔ پھر بھی اگر تم نے (میری نصیحت سے)

خدا کی کوئی اولاد نہیں

ہر بات کی دلیل ضروری ہے

لہ اس سے واضح ہوا کہ ہر بات کے ثبوت میں دلیل ضرور ہونا چاہئے۔ یہ سمجھ کر کہ ہمارے باپ دادا اس مذہب پر تھے بھلا یہ مذہب اگر اچھا نہ ہوتا تو کیوں اختیار کرتے یا اس مذہب میں بہت بڑے بڑے مولوی ہیں، ایسے لوگ تو بغیر سوچے سمجھے پسند کرنے والے نہیں، کسی مذہب کو اختیار نہ کرنا چاہئے کیوں کہ سب سے بڑا مولوی تو شیطان تھا جو فرشتوں کا بھی استاد تھا۔ بلکہ سوچ سمجھ کر اپنی عقل سے فیصلہ کرنا ضروری ہے۔

ع ۷
۱۰
۱۲

وقف لازم

النصف

حضرت نوح کا قصہ

۱۲ ۱۲ ۱۲

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ

منہ موڑا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو مانگی نہ تھی میری مزدوری تو صرف خدا کے ذمہ ہے اور مجھ کو

اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٧٢ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ

(طرف سے) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس کے فرمانبردار بندوں میں سے ہو جاؤں۔ اس پر بھی (ان) لوگوں نے

وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا

ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے (ان کو) نجات دی اور ان کو

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

(اگلوں کا) جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈبو مارا۔ پھر ذرا غور کرو کہ جو لوگ

الْمُنْذَرِيْنَ ۝٧٣ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ

ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیا خراب انجام ہوا۔ پھر ہم نے نوحؑ کے بعد اور رسولوں کو ان کی قوم کے پاس بھیجا تو وہ

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا

پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آئے اس پر بھی جس چیز کو یہ لوگ جھٹلا چکے تھے (اس پر ایمان

بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝٧٤

نہ لانا تھا نہ لائے) ہم یوں ہی حد سے گذر جانے والوں کے دلوں پر (گویا خود) مہر کر دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى

پھر ہم نے ان پیغمبروں کے بعد موسیٰ و ہارون کو اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر فرعون اور اس

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

(کی قوم) کے سرداروں کے پاس بھیجا تو وہ لوگ اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی

مُّجْرِمِيْنَ ۝٧٥ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا

قصوروار۔ پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق بات (معجزے) پہنچ

اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٦ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ

گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو یقینی کھلم کھلا جادو ہے، موسیٰ نے کہا جب دین حق تمہارے پاس آیا

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝٧٧

تو اس کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ کیا جادو ہے اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَ

وہ لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) کیا تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو کہ جس دین پر ہم نے

حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا

اپنے باپ داداؤں کو پایا اس سے تم ہمیں بہکا دو اور ساری روئے زمین میں بس تم ہی دونوں کی بڑائی

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۸ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ

ہو اور یہ لوگ تو تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں اور فرعون نے حکم دیا کہ ہمارے حضور میں تمام کھلاڑی (واقف کار)

عَلِيْمٍ ۝۷۹ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا

جادوگر کو تو لے آؤ پھر جب جادوگر لوگ (میدان میں) آموجود ہوئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم کو جو کچھ پھینکنا ہو

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝۸۰ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا

پھینکو، پھر جب وہ لوگ (رسیوں کے سانپ بنا کر) ڈال چکے تو موسیٰ نے کہا جو کچھ تم (بنا کر)

جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

لائے ہو وہ تو سب جادو ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا اسے فوراً ملیا میٹ کر دے گا کیونکہ

يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۱ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

خدا تو ہرگز مفسدوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا، اور خدا سچی بات کو اپنے کلام کی برکت سے ثابت

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۸۲ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ ع ۱۲ ۱۳

کر دکھاتا ہے اگرچہ گنہگاروں کو ناگوار ہو، الغرض موسیٰ پر ان کی قوم کی نسل کے چند آدمیوں کے

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

سوا فرعون اور اس کے سرداروں کے اس خوف سے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت ڈال دیں کوئی

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ

ایمان نہ لایا اور اس میں شک نہیں کہ فرعون روئے زمین میں بہت بڑھا چڑھا تھا اور اس میں

وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۸۳ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ

بھی شک نہیں کہ وہ یقیناً زیادتی کرنے والوں میں سے تھا، اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ

(سچے دل سے) خدا پر ایمان لا چکے اور اگر تم فرمانبردار ہو بس اسی پر بھروسہ کرو۔ اس پر

مُّسْلِمِيْنَ ۝۸۴ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

ان لوگوں نے عرض کی کہ ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کر لیا ہے (اور دعا کی ہے کہ) اے

فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۵ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

ہمارے پالنے والے تو ہمیں ظالم لوگوں کا (ذریعہ) امتحان نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں (کے

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (۸۶) وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ
پنجے) سے نجات دے۔ اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی (ہارون) کے پاس
اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ
وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے (رہنے سہنے کے) لیے گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو
قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (۸۷) وَ
مسجدیں [1] قرار دے لو اور پابندی سے نماز پڑھو اور مومنین کو (نجات کی) خوشخبری دے دو اور
قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ
موسیٰ نے عرض کی اے ہمارے پالنے والے تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیوی زندگی میں
زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا
(بڑی) آرائش اور دولت دے رکھی ہے (کیا تو نے یہ سامان اس لئے عطا کیا ہے) تاکہ یہ لوگ تیرے راستے
عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ
لوگوں کو بہکائیں پروردگارا تو ان کے مال [2] (دولت کو) غارت کر دے اور ان کے دلوں پر
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
سختی کر (کیونکہ) جب یہ لوگ تکلیف دہ عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں
الْاَلِيْمَ (۸۸) قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا
گے (خدا نے فرمایا) تم دونوں کی دعا قبول کی گئی تو تم دونوں ثابت
وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۸۹) وَ جٰوَزْنَا
قدم رہو اور نادانوں کی راہ پر نہ چلو اور ہم نے بنی
بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ
اسرائیل کو دریا کے اس پار کر دیا پھر فرعون اور اس کے لشکر [3] نے سرکشی کی
بَغْيًا وَّ عَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ
اور شرارت سے ان کا پیچھا لیا یہاں تک کہ وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ جس خدا پر
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ
بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں میں بھی اس پر ایمان لاتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود
وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۹۰) آٰلْئٰنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ
نہیں اور میں اس کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں اب (مرنے کے وقت ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو اس

[1] ابن عساکر نے حضرت ابورافع سے روایت کی ہے ایک دن حضرت رسولؐ نے خطبہ میں فرمایا ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰؑ و ہارون کو حکم دیا تھا کہ اپنے اور اپنی قوم کے لئے اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں بنا لو اور اے موسیٰ تمہاری مسجد میں ہارون اور ان کی اولاد کے سوا نہ کوئی جنب ہو کر شب باش ہو اور نہ عورتوں سے مقاربت کرے اسی طرح میری مسجد میں تمام امت میں سے علی اور انکی اولاد کے سوا کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ اس میں جنب ہو کر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے۔ دیکھو تفسیر درمنشور ملا جلال الدین سیوطی، جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ ۔ سطر ۳۴۔

[2] مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑوں میں سونے چاندی اور زبرجد کی کان تھی اور فرعون ہی کے زیر حکومت تھی اسی سے قبطی لوگ بہت مالدار ہو گئے تھے اور دولت ہی ان کی ضلالت و گمراہی کا باعث تھی اسی بنا پر حضرت موسیٰ نے جوش دینی میں ان کے مال کی تباہی کی بددعا کی تھی ۱۲

[3] فرعون کا لشکر جو حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا پیچھا کیے جا رہا تھا سولہ لاکھ تھا اور سب کے سب گھوڑوں پر سوار اور سروں پر خود رکھے ہوئے تھے اور حضرت اپنی مٹھی بھر فوج کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون آگے آگے تھے۔ جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ نے چھڑی ماری اور دریا پھٹا اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اس لیے ہر ایک کے لئے جداگانہ راہ بنائی گئی اور ہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ جانے لگا یہ خیال کر کے بولے اے موسیٰ ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں میں ایسا نہ ہو وہ لوگ ڈوب جائیں تو خدا نے درمیان پانی کے دیواروں میں جالیاں بنا دیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جب فرعون دریا کے کنارے پہنچا تو دریا میں کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جا رہا تھا مگر اس کا گھوڑا جھجکا یا آخر جبرئیل ایک مادیان پر سوار ہو کر آگے بڑھے پھر تو فرعون اپنے گھوڑے کو سرا رد کتا رہا مگر نہ رکا اور جب سارا لشکر دریا کے اندر اتر گیا تو پانی مل کر ایک ہو گیا اور سب کے سب ڈوب مرے۔ ۱۲

فرعون کا اقرار اور اس کا ڈوبنا

وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ
پہلے نافرمانی کرچکا اور تو تو فسادیوں میں سے تھا۔ تو ہم آج تیری روح کو تو نہیں مگر تیرے بدن
لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
کو (تہ نشین ہونے سے) بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے عبرت (کا باعث) ہو اور اس میں تو
عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
شک نہیں کہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً بے خبر ہیں اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں) بہت اچھی
مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا
جگہ بسایا اور انھیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں کے پاس جب تک علم (نہ) آچکا ان لوگوں
حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
نے اختلاف نہیں کیا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن باتوں میں یہ (دنیا میں) باہم جھگڑ رہے ہیں قیامت
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ
کے دن تمھارا پروردگار اس میں فیصلہ کردے گا۔ پس جو (قرآن) ہم نے تمھاری طرف
شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
نازل کیا ہے اگر اس کے بارے میں تم کو [1] کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے سے کتاب (خدا)
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
پڑھا کرتے ہیں ان سے پوچھ دیکھو تمھارے پاس یقیناً تمھارے پروردگار کی طرف سے برحق کتاب آچکی ہے
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے ہونا اور نہ ہرگز ان لوگوں سے ہونا جنھوں نے خدا
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
کی آیتوں کو جھٹلایا (ورنہ) تم بھی گھاٹا اٹھانے والوں سے ہو جاؤ گے، (اے رسول) اس میں شک
حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَ لَوْ
نہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں تمھارے پروردگار کی باتیں پوری اتر چکی ہیں (کہ یہ مستحق عذاب ہیں) وہ لوگ
جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾
جب تک دردناک عذاب دیکھ (نہ) لیں گے ایمان نہ لائیں گے اگرچہ ان کے سامنے (ساری خدائی کے) معجزے
فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا
آموجود ہوں کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان قبول کرتی تو اس کو اس کا ایمان فائدہ مند ہوتا، ہاں

ع ٩ / ١٠ / ١٤

[1] اس آیت میں اگرچہ خطاب خود حضرت رسول کی طرف ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں کیوں کہ اسوقت کے مشرکین طعن سے یہ کہا کرتے تھے کہ آخر یہ کیسا رسول ہے جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں پڑا پھرتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کی تسلی اور ان لوگوں کا جواب دونوں بات ایک ہی آیت سے حاصل ہو گئی اس وجہ سے رسول کی طرف خطاب کیا گیا۔

١٢ ١٢ ١٢

قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
یونس کی قوم جب[1] (عذاب دیکھ کر) ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ان سے رسوائی
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ
کا عذاب دفع کر دیا اور ہم نے انھیں ایک خاص وقت تک چین کرنے دیا، اور (اے پیغمبر) اگر تیرا
رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ
پروردگا۔ چاہتا تو جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں پر
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَ
زبردستی کرنا چاہتے ہو تاکہ سب کے سب ایمان دار ہو جائیں حالانکہ
مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ
کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اذنِ خدا ایمان لے آئے اور جو لوگ (اصولِ دین میں) عقل
الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا
سے کام نہیں لیتے انھیں لوگوں پر خدا (کفر کی) گندگی ڈال دیتا ہے، (اے رسول) تم کہہ دو کہ ذرا
مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَ
دیکھو تو سہی کہ آسمانوں اور زمینوں میں (خدا کی نشانیاں کیا) کیا کچھ ہیں۔ (مگر سچ تو یہ ہے) کہ جو لوگ
النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا
ایمان نہیں قبول کرتے ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ مفید نہیں تو یہ لوگ بھی انھیں سزاؤں کے منتظر ہیں
مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا
جو ان سے قبل والوں پر گزر چکی ہیں (اے رسول) ان سے کہہ دو کہ اچھا تم بھی انتظار کرو میں
اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ
بھی یقیناً تمھارے ساتھ انتظار کروں گا۔ پھر (نزول عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾
کو اور جو لوگ ایمان لائے ان کو (عذاب سے) نجات دیتے ہیں یوں ہی ہم پر لازم ہے کہ ہم ایمان لانے والوں کو بچا
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ
(اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر تم لوگ میرے دین کے بارے میں شک میں پڑے ہو تو (میں بھی تم سے
فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
صاف کہے دیتا ہوں کہ) خدا کے سوا تم بھی جن لوگوں کی پرستش کرتے ہو میں تو ان کی پرستش نہیں

[1] حضرت یونس بن متی شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والوں پر تیس برس کے سن میں نبی مقرر ہو کر آئے تھے اور انکی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے تینتیس برس تک آپ نے ہدایت کی مگر دو کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ ایک دبیل جو حکیم عالم اور آپ کا مصاحب تھا اور دوسرا تنوخا جو عابد اور جنگل میں لکڑیاں توڑ کر زندگی بسر کرتا تھا آخر آپ نے بد دعا کی حکم ہوا ابھی صبر کرو جب عذاب نازل ہونے پر بہت مصر ہوئے تو حکم ہوا شوال کی ۱۵ ار چہار شنبہ کے دن عذاب نازل ہوگا روبیل نے ہر چند فہمائش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپ نے تنوخا کے کہنے سے شہر میں منادی کرادی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہوگا اور خود تنوخا کے ساتھ کسی پہاڑ کے گوشے میں جا چھپے اور عذاب کے منتظر بیٹھے یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر آواز دی ارے تم غافل بیٹھے ہو اور تم پر فلاں دن عذاب نازل ہوگا جلدی کرو خدا اور یونس پر ایمان لاؤ اور خدا سے گریہ زاری کر کے عذاب کے دفعیہ کی دعا کرو میں تمھارا خیر خواہ ہوں اور تمھاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچوں کو ماؤں سے اور لونڈیوں کو جوانوں سے جدا کر کے رکھے سب گریہ وزاری میں مشغول ہوئے آخر وقت معین پہ عذاب آیا اور ان لوگوں نے دیکھا، مگر ان کے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ٹل گیا دوسرے دن یونس یہ خیال کر کے کہ اب تو وہ تباہ ہو گئے ہوں گے شہر کی طرف چلے تو لوگوں کو آمد و رفت کرتے دیکھا اور سمجھے کہ عذاب نہ آیا اس وقت یہ خیال کر کے کہ میری قوم مجھے جھوٹا سمجھے گی شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چلے گئے اور تنوخا شہر میں آیا تو روبیل نے کہا کیوں میری رائے صحیح نکلی یا تیری تو بولا تیری۔ حضرت یونس وہاں سے دریا پر آئے کشتی پر سوار ہوئے مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اور ۳۰ روز کے بعد اپنی قوم میں واپس آئے تو سب نے آپ کی تصدیق کی اور آپ خوش و خرم اپنی قوم میں رہنے لگے ۱۲

ع ١٠ ١١ ١٥

وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ
کرنے کا مگر (ہاں) میں اس خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں (اپنی قدرت سے دنیا سے) اٹھا لے گا
اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مومن ہوں اور (مجھے) یہ بھی (حکم ہے) کہ تو (باطل سے) کترا کے اپنا
حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ
رخ دین کی طرف قائم رکھ اور مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ
نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع ہی پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ہی پہونچا سکتی ہے تو اگر تم نے (ایسا) کیا تو
فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ
اس وقت تم بھی ظالموں میں (شمار) ہو گے۔ اور (یاد رکھو) اگر خدا کی طرف سے تمہیں
اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ
کوئی برائی چھو بھی گئی تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہ ہوگا اور اگر تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ
فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ
کرے تو پھر اس کے فضل (و کرم) کا پلٹنے والا بھی کوئی نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے
عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اور وہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ اے لوگو تمہارے پروردگار
قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
کی طرف سے تمہارے پاس حق (قرآن) آچکا پھر جو شخص سیدھی راہ پر چلے گا تو وہ صرف اپنے ہی دم کیلئے
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا وہ تو بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور میں کچھ تمہارا
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ
ذمہ دار تو ہوں نہیں۔ اور (اے رسول) تمہارے پاس جو وحی بھیجی جاتی ہے تم بس اسی کی
وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
پیروی کرو اور صبر کرو یہاں تک کہ خدا (تمہارے اور کافروں کے درمیان) فیصلہ فرمائے اور وہ تمام
الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ٦ ١٦
فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(اٰیاتہا ۱۲۳) (۱۱) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (۵۲) (رکوعاتہا ۱۰)

سورۂ ہود ۱؎ مکہ میں نازل ہوا اس کی ایک سو تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ

الٓرٰ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں ایک واقف کار حکیم کی طرف (دلائل سے) خوب مستحکم کردی گئیں پھر

حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ

تفصیل وار بیان کردی گئیں ہیں یہ کہ خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو میں تو اسی کی طرف سے تمہیں (عذاب سے)

مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

ڈرانے والا اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا (رسول) ہوں اور یہ بھی کہ اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى

بارگاہ میں (گناہوں سے) توبہ کرو وہی تمہیں ایک مقررہ مدت تک اچھے لطف کے فائدے اٹھانے دے گا اور وہی ہر

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ

صاحب بزرگی ۲؎ کو اس کی بزرگی (کی داد) عطا فرمائے گا اور اگر تم نے (اس کے حکم سے) منہ موڑا تو مجھے تمہارے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

بارے میں ایک بڑے (خوف ناک) دن کے عذاب کا ڈر ہے۔

كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

(یاد رکھو) تم سب کو (آخرکار) خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے اور وہ ہر چیز پر (اچھی طرح) قادر

قَدِيْرٌ ﴿۴﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا

ہے۔ (اے رسولؐ) دیکھو یہ کفار (تمہاری عداوت میں) اپنے سینوں کو گویا دوہرا کیے ڈالتے ہیں تاکہ

مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا

خدا سے (اپنی باتوں کو) چھپائے رہیں (مگر) دیکھو جب یہ لوگ اپنے کپڑے خوب لپیٹتے ہیں (تب بھی تو) خدا

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

(ان کی باتوں کو) جانتا ہے جو چھپا کر کرتے ہیں اور کھلم کھلا کرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ وہ

الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

سینوں کے بھید تک کو خوب جانتا ہے

۱؎ اس سورہ کے بعض اخلاقی ناموس اور تمدنی نتیجے یہ ہیں۔ خدا کا رازق ہونا، آسمان و زمین چھ روز میں پیدا ہوئے انسانی حالت، حضرت رسول کی فہمائش، قرآن کی حقیقت کی دلیل، رسول کا تالی اور گواہ کون ہے ظالموں پر خدا کی لعنت، مومن و کافر کی تشبیہ، حضرت نوحؑ کا قصہ، نافرمانی کی بدولت خاندان سے خروج، قوم ہودؑ کا قصہ، توبہ و استغفار کے فوائد، حضرت صالحؑ کا قصہ، حضرت اسحاق کی پیدائش، حضرت لوطؑ کا قصہ، حضرت شعیبؑ کا قصہ، امام آخر الزماں کی نسبت پیشین گوئی حضرت موسیٰ کا قصہ، قیامت میں دو قسم کے لوگ ہوں گے، ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے، پانچوں وقت کی نماز کا وجوب وغیرہ۔ ۱۲

۲؎ علامہ ابن مردویہ سے روایت ہے کہ صاحب فضل سے علی ابن ابیطالبؑ مراد ہیں۔ ۱۲

الجزء الثاني عشر

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

اور زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو اور خدا ان کے

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ

ٹھکانے اور (مرنے کے بعد) اُن کے سونپے جانے کی جگہ (قبر) کو بھی جانتا ہے سب کچھ روشن کتاب

مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(لوحِ محفوظ) میں موجود ہے، اور وہ تو وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ

کیا اور (اس وقت) اس کا عرش (فلکِ نہم) پانی پر تھا (اس نے آسمان و زمین اس غرض سے بنایا)

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں زیادہ اچھی کارگزاری والا کون ہے اور (اے رسولؐ) اگر تم (ان سے)

مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ

کہو گے کہ مرنے کے بعد تم سب کے سب دوبارہ (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر لوگ ضرور کہہ بیٹھیں گے

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے، اور اگر ہم گنتی کے چند روز دن تک ان پر عذاب کرنے میں دیر

اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ

بھی کریں تو یہ لوگ (اپنی شرارت سے) بے تامل ضرور کہنے لگیں گے کہ (ہائیں) عذاب کو کون سی چیز

لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

روکے ہی ہے سن رکھو جس دن ان پر عذاب آ پڑے تو (پھر) ان کے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس عذاب کی یہ لوگ ہنسی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ۧ وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

اڑایا کرتے تھے وہ انکو ہر طرف سے گھیر لے گا اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں اور پھر اسکو ہم اس سے

نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـــُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ

چھین لیں تو (اس وقت) یقیناً بڑا بے آس اور ناشکرا ہو جاتا ہے، (اور ہماری شکایت کرنے لگتا ہے) اور

نَعْمَاۗءَ بَعْدَ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ

اگر ہم تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی راحت و آرام کا ذائقہ چکھائیں تو ضرور کہنے لگتا ہے کہ اب تو سب سختیاں

عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا

مجھ سے دفع ہو گئیں اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا (جلدی) خوش ہو جانے والا شیخی باز ہے مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور اچھے اچھے

ہر جاندار کا وہی رازق ہے

آسمان و زمین چھ روز میں پیدا ہوئے

انسان کی حالت

ع ۱ / ۸

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ
کام کئے (وہ ایسے نہیں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے واسطے (خدا کی) بخشش اور بہت بڑی (کھری) مزدوری ہے تو جو چیز[1]
تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ
تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی ہے ان میں سے بعض کو اسنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ
اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ
دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یا انکے تصدیق
مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٢﴾
کے لیے (ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا تم تو صرف (عذاب سے) ڈرانے والے ہو تمھیں ان کا خیال کرنا چاہیے) خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ
کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس شخص (تم) نے اس قرآن کو اپنی طرف سے گڑھ لیا ہے تو تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ
مُفْتَرَيٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اگر تم اپنے (دعوی میں) سچے ہو تو (زیادہ نہیں) ایسے دس سورے اپنی طرف سے گھڑ[2] کے لے آؤ اور خدا کے سوا جس جس کو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا
تمھیں بلاتے بن پڑے مدد کے واسطے بلا لو اس پر اگر وہ تمھاری نہ سنیں تو تم سمجھ لو کہ یہ (قرآن)
اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
صرف خدا کے علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم اب بھی
مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا
اسلام لاؤ گے (یا نہیں) نیکی کرنے والوں میں سے جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کا طالب ہو تو
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا
ہم انھیں ان کی کارگزاریوں کا بدلہ دنیا ہی میں پورا پورا بھر دیتے ہیں اور یہ لوگ دنیا میں گھاٹے
يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
میں نہیں رہیں گے مگر (ہاں) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں (جہنم کی) آگ کے سوا
اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
کچھ نہیں اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا دھرا تھا سب اکارت ہو گیا اور جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے سب
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ
ملیامیٹ ہو گیا، تو کیا جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اس کے پیچھے

حضرت رسولؐ کی تنگی دل

[1] عیاشی نے اپنی تفسیر میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ جبرئیل عرفہ کی شام کو حضرت علی کی خلافت کا حکم لے کر نازل ہوئے یہ سنکر آپ مخالفین کی تکذیب کے خوف سے دل تنگ ہوئے باوجود اس کے کچھ لوگوں کو مشورہ کے لیے بلایا اور منجملہ ان کے میں بھی تھا، لیکن کچھ باتیں ایسی ہوئیں کہ آپ رونے لگے۔ جبرئیل نے کہا آپ خدا کے حکم سے رکتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میرا خدا جانتا ہے کہ جب تک اس نے جہاد کا حکم نہ دیا، فرشتوں کو مدد کے لیے نازل نہ کیا اس وقت تک یہ لوگ مجھ پر ایمان نہ لائے، پھر یہ لوگ علی کی خلافت کو بھلا کیوں کر مانیں گے، جبرئیل واپس گئے اور یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اسی سے واضح طور پر ثابت ہے کہ حضرت علی کی خلافت کا حکم کئی مرتبہ نازل ہو چکا تھا لیکن چونکہ اس کا وقت خدا نے معین نہیں کیا تھا اس وجہ سے حضرت رسول موقعے کے منتظر تھے آخر جب یاایھا الرسول بلغ الخ عتاب کے ساتھ نازل ہوا تو آپ نے غدیر خم میں اس فرض کو ادا کیا۔ ١٢

قرآن کی حقیقت کی دلیل

[2] یہ قرآن کی حقیقت کی بہت واضح دلیل ہے کیونکہ عرب کی سرزمین پر ایک سے ایک فصاحت و بلاغت میں بڑھ چڑھ کے تھا، مگر باوجود اس کے ان لوگوں نے اپنی ذلت اسیری قتل و غارت گوارا کی اور ایک سورہ بھی نہ بنا سکے اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ دوسرا شخص بنا تا تھا تو اپنے واسطے بادشاہی کی تمنا خود کیوں نہ کی اور اگر دیندار تھا تو اپنے دین کو مٹنے اور دوسرے دین کو بڑھنے کیوں دیا اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا ہوتا تو بھلا کفار مکہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ایک سورہ بنوا نہ لاتے۔ ١٢

شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً
ہی کا پیچھے نبی ہیں کا ایک گواہ ہو[1] اور اس کے قبل موسیٰ کی کتاب (توریت) جو لوگوں کے لیے پیشوا اور رحمت

اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ
تھی (اس کی تصدیق کرتی ہو) وہ بہتر ہے یا کوئی دوسرا یہی لوگ سچے ایمان لانے والے ہیں اور تمام فرقوں میں سے جو شخص

فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ
اس کا انکار کرے تو اس کا ٹھکانا بس آتش (جہنم) ہے تو تم کہیں اس کی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا بیشک

مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ
یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے ۔ اور جو شخص

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ
خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا
میں پیش کیے جائیں گے اور گواہ لوگ[2] اظہار کریں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے

عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ
پروردگار پر جھوٹ (بہتان) باندھا سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے ۔ جو خدا کے رستے

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ
سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور یہی

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ
لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں ۔ یہ لوگ روئے زمین میں نہ خدا کو ہرا سکتے

فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
ہیں اور نہ خدا کے سوا ان کا کوئی سرپرست ہوگا ان کا عذاب دونا کر دیا

اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ
جائے گا یہ لوگ (حسد کے مارے) نہ تو (حق بات) سن سکتے تھے

السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
نہ دیکھ سکتے تھے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کچھ اپنا آپ ہی گھاٹا

اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ
کیا اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے تھے (قیامت میں) سب انھیں چھوڑ کے چل چپت ہوگئیں اس میں

رسول کا ایک گواہ اور گواہ کون ہے؟

[1] ابن ابی حاتم اور ابونعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ فرمایا کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن نازل ہوا ہو۔ یہ سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا؟ آپ نے فرمایا کیا تو نے سورہ ہود کی یہ آیت افمن کان علی بینة من ربه و یتلوه شاهد منه نہیں پڑھی ہے تو علی بینة سے مراد حضرت رسول ہیں اور یتلوه شاهد منه سے میں مقصود ہوں، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ سطر ۱۶ مطبوعہ مصر اس کے علاوہ تفسیر ثعلبی میں ابوہریرہ سے کتاب الغارات میں منہال سے یہ روایت کچھ زیادتی کے ساتھ منقول ہے اور ان کے علاوہ مثل حافظ ابو نعیم کے حلیۃ الاولیا میں بہت سے لوگوں نے اہلسنت کے علماء میں نقل و بیان کی ہے ۔ ۱۲

[2] کراماً کاتبین یا پیغمبر یا ہر زمانے کے ائمہ معصومین ہیں یا ہر شخص کے اعضاء ۔ ۱۲

وقف لازم

ظالموں پر خدا کی لعنت

أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ
شک نہیں کہ (چار) ناچار یہی لوگ آخرت میں بڑا گھاٹا اٹھانے والے ہوں گے، بیشک جن لوگوں نے ایمان
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ
قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی سے جھکے یہی
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ
لوگ جنتی ہیں کہ یہ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے (کافر مسلمان) دونوں فریق کی مثل
كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ
اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کی سی ہے کیا یہ دونوں مثل میں برابر
مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ
ہوسکتے ہیں تو کیا تم لوگ غور نہیں کرتے اور ہم نے نوح کو ضرور ان کی قوم کے پاس بھیجا (اور انھوں نے
قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا
اپنی قوم سے کہا) میں تو تمھارا (اعذاب الٰہی سے) صریحی دھمکانے والا ہوں (اور یہ سمجھاتا ہوں) کہ تم خدا کے سوا کسی کی
اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ
پرستش نہ کرو میں تم پر ایک دردناک دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں، تو ان کے
الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا
سرداروں نے جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمھیں اپنا ہی سا ایک آدمی سمجھتے ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں
مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ
کہ تمھارے پیرو ہوئے بھی ہیں تو بس صرف ہمارے چند رذیل[1] لوگ (اور وہ بھی بے سوچے سمجھے
أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ
سرسری نظر میں) اور ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تم کو
فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ
جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (نوح نے) کہا! اے میری قوم کیا تم نے یہ سمجھا ہے
إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِنْ
کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے اپنی سرکار سے رحمت
عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا
(نبوت) عطا فرمائی ہے اور وہ تمھیں سجھائی نہیں دیتی تو کیا میں اس کو (زبردستی) تمھارے گلے

مومن کافر کی تشبیہ

حضرت نوح کا قصہ

ع ١٦ ٢ ٢

[1] چونکہ حضرت نوح پر ایمان لانے والے دنیا کو بے اعتبار سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کرتے اور فقروفاقہ میں اپنی بسر کرتے اور خدا کی یاد میں مشغول رہتے اس وجہ سے کفار انہیں رذیل کہا کرتے تھے بلکہ کبھی کبھی کہتے کہ تم ان رذیلوں کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم لوگ تمھارے پاس آیا جایا کریں اسی کے جواب میں حضرت نوح نے فرمایا ہے کہ تمھارے کہنے سے ان لوگوں کو نکال نہیں سکتا۔ ١٢

كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ
منڈھ سکتا ہوں اور تم ہو کہ اس کو ناپسند کئے چلے جاؤ اور اے میری قوم میں تو اس کے صلہ میں تم سے کچھ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ
مال کا طالب نہیں میری مزدوری تو بس خدا کے ذمہ ہے اور میں تو (تمہارے کہنے سے) ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے
اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
ہیں نکال نہیں سکتا (کیونکہ) یہ لوگ بھی ضرور اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونگے مگر میں تو دیکھتا ہوں کہ تم ہی لوگ جہالت کرتے ہو
وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا
اور اے میری قوم اگر میں ان (بیچارے غریب ایمانداروں) کو نکال دوں تو خدا (کے عذاب) سے بچانے میں میری مدد کون کرے گا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
تو کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے اور میں تو تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کی خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ)
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ
میں غیب داں ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں ذلیل ہیں انہیں
اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ
میں یہ نہیں کہتا کہ خدا ان کے ساتھ ہرگز بھلائی نہیں کرے گا ان لوگوں کے دلوں کی خدا
خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ
ہی خوب جانتا ہے اور اگر میں ایسا کہوں تو میں بھی یقینی
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
ظالم ہوں' وہ لوگ کہنے لگے اے نوح تم ہم سے یقیناً جھگڑے اور بہت جھگڑ چکے پھر اگر
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا
تم سچے ہو تو جس (عذاب کی) (تم ہمیں دھمکی دیتے تھے ہم پر لا چکو' نوح نے کہا اگر چاہے گا
يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا
تو بس خدا ہی تم پر عذاب لائے گا اور تم لوگ کسی طرح اُسے ہرا نہیں سکتے اور اگر میں چاہوں
يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ
کہ تمہاری (کتنی ہی) خیر خواہی کروں اگر خدا کو تمہارا بہکانا منظور ہے تو میری خیر خواہی کچھ بھی
اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ ؕ
تمہارے کام نہیں آسکتی وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی طرف تم کو لوٹ جانا ہے (اے

حضرت نوح کا قصہ

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَعَلَىَّ اِجۡرَامِىۡ
رسول) کیا (کفار مکہ بھی) کہتے ہیں کہ قرآن کو اس (تم) نے گھڑ لیا ہے تم کہہ دو کہ اگر میں نے اس کو گھڑا
وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُجۡرِمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَاُوۡحِىَ اِلٰى نُوۡحٍ اَنَّهٗ
ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو (گناہ کرکے) مجرم ہوتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں اور نوح کے پاس یہ وحی بھیج دی
لَنۡ يُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِكَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ فَلَا
گئی تھی کہ جو ایمان لاچکا (وہ لاچکا) ان کے سوا اب کوئی شخص تمہاری قوم سے ہرگز ایمان نہ لائے گا تو تم
تَبۡتَٮِٕسۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ
خواہ مخواہ ان کی کارستانیوں کا (کچھ) غم نہ کھاؤ اور (بسم اللہ کرکے) ہمارے روبرو اور ہمارے
بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ
حکم سے کشتی بنا ڈالو اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے سفارش نہ کرنا (کیوں کہ)
اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصۡنَعُ الۡفُلۡكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيۡهِ
یہ لوگ ضرور ڈبا دئے جائیں گے۔ اور نوح کشتی بنانے لگے[1] اور جب کبھی ان کی قوم کے سربرآوردہ
مَلَاٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ سَخِرُوۡا مِنۡهُ ؕ قَالَ اِنۡ تَسۡخَرُوۡا مِنَّا
لوگ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو ان سے مسخرہ پن کرتے نوح (جواب میں) کہتے کہ اگر تم اس وقت ہم سے مسخر
فَاِنَّا نَسۡخَرُ مِنۡكُمۡ كَمَا تَسۡخَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ
پن کرتے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو اسی طرح ہم (تم پر) ایک وقت ہنسیں گے اور تمہیں عنقریب ہی معلوم ہوجائیگا
مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ
کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے کہ (دنیا میں) اُسے رسوا کردے اور کس پر (قیامت میں) دائمی عذاب
مُّقِيۡمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا
نازل ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا اور تنور[2] جوش مارنے لگا تو ہم نے
احۡمِلۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ
حکم دیا (اے نوح) ہر قسم کے جانداروں میں سے (نر و مادہ) کا جوڑا (یعنی) دو دو لے لو اور جس کی ہلاکت
اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ
کا حکم پہلے ہی ہوچکا ہے اس کے سوا اپنے سب گھر والے[3] لے اور جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ان سب کو
مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮهَا
کشتی میں بٹھا لو اور ان کے ساتھ ایمان بھی تھوڑے ہی لوگ لائے تھے اور نوح نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا بسم اللہ مجریہا و مرساہا

ع ۳ / ۱۱ / ۱۳

[1] حضرت نوح کی کشتی بارہ سو گز لمبی آٹھ سو گز چوڑی اور اسی گز اونچی تھی اور اس کے تین درجے تھے۔ نیچے کے درجے میں چوپائے، بیچ میں پرند اور پر آدمی اور ضرورت کی سب چیزیں اس میں موجود تھیں، غرض جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوح نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اور اسی آدمی کو جو آپ پر ایمان لائے تھے لے کر سوار ہوئے تو پہلے تنور سے پانی ابلنے لگا، آفتاب کو گہن لگا آسمان سے موسلا دھار پانی کی چادریں گرنے لگیں پھر زمین کے تمام چشمے زوروں میں ابلنے لگے اور تمام پانی ہی پانی ہوگیا اور آسمان اور پانی کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ ۱۲

[2] جس جگہ اب مسجد کوفہ ہے وہیں پر کشتی بنی تھی اور یہیں سے طوفان کی ابتدا ہوئی تھی، جس تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا وہ گویا مسجد کوفہ ہی میں تھا۔ ۱۲

[3] حام، سام، یافث یہ تینوں بیٹے تھے اور تین انکی بی بیاں اور ایک خود حضرت کی بی بی جو ایمان دار تھیں اور ایک خود آٹھ ہوئے اور بہتر آدمی امت کے، اسی ہوئے اسی سے تو خدا فرماتا ہے۔ وما اٰمن معہ الا قلیل۔ ۱۲

وَمُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٤١ وَهِیَ تَجْرِیْ

(خدا ہی کے نام سے اس کا بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے، کشتی میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور کشتی ہے کہ پہاڑوں

بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰی نُوْحُ ٌۨ ابْنَهٗ وَكَانَ

کی سی (اونچی) لہروں میں ان لوگوں کو لیے ہوئے چلی جا رہی ہے اور نوح نے اپنے بیٹے [1] کو جو ان سے الگ

فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ۝٤٢

تھلگ ایک گوشہ میں تھا آواز دی اے میرے فرزند آ ہماری کشتی میں سوار ہو لے اور کافروں کے ساتھ نہ رہ،

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ

وہ بولا (مجھے معاف کیجیے) میں ابھی تو کسی پہاڑ کا سہارا پکڑتا ہوں جو مجھے پانی میں (ڈوبنے) سے بچا لے گا

لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ

نوح نے (اس سے) کہا (اے کمبخت) آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر رحم فرمائیگا اور (یہ بات

بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝٤٣ وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ

ہو ہی رہی تھی کہ) یکایک دونوں باپ بیٹے کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی، اور وہ ڈوب کر رہ گیا اور (جب خدا کیطرف سے

ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَ

حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان (برسنے سے) تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور (لوگوں کا)

قُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا

کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری (اور ہر چہار طرف) پکار دیا گیا کہ ظالم لوگوں کو خدا

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝٤٤ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ

(کی رحمت) سے دوری ہو اور (جس وقت نوح کا بیٹا غرق ہو رہا تھا تو) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا (اور عرض کی اے

اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ

میرے پروردگار اس میں تو شک نہیں کہ میرا بیٹا میرے اہل میں شامل ہے اور تو نے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچا لوں گا، اور

اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ۝٤٥ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ

اس میں تو شک نہیں کہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سارے جہان کے حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو میرے بیٹے کو نجات دے، خدا نے فرمایا اے نوح (تم یہ کیا

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۫ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ

کہہ رہے ہو) ہرگز وہ تمہارے [2] اہل میں شامل نہیں وہ بیشک بد چلن ہے تو (دیکھو) جس کا تمہیں علم نہیں ہے مجھ سے

عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝٤٦ قَالَ

اس کے بارے میں درخواست نہ کیا کرو میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کیا کرو، نوح نے عرض

[1] اس کا نام کنعان تھا اور اسکی ماں کا نام واعلہ یہ دونوں کشتی پر نہیں سوار ہوئے اور پانی سے جہنم کی آگ میں پہنچے اس کے علاوہ حضرت نوح کے تین صاحبزادے اور تھے حام، سام اور یافث جن کی اولاد سے ساری دنیا ہے، کیونکہ جب حضرت نوح کشتی سے اترے تھے تو کوہ جودی ہی کے دامن میں ایک بستی آباد کی اور وہیں رہ گئے اور اس کا نام سوق الثمانین (اسّی آدمی کا بازار) رکھا۔ خدا کی شان کہ چند دن کے بعد وہاں ایک ایسا مرض پھیلا جس سے اولاد نوح کے علاوہ سب مومنین مر گئے صرف یہی تین صاحبزادے اپنی بی بیوں سمیت رہ گئے ان ہی سے دنیا پھیلی اسی وجہ سے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں۔ ١٢

[2] چونکہ کنعان ظاہری طور پر ایماندار تھا اور حضرت نوح اسکے باطن کے حال سے ناواقف تھے اور خدا نے ان کے لڑکے بالوں کی نجات کا وعدہ کیا تھا اسوجہ سے آپ اس کے ڈوبنے پر بے چین ہو گئے اور خدا کی بارگاہ میں گویا محبت کا شکوہ کیا مگر چونکہ خدا فرما چکا تھا کہ مجھ سے کافروں کی سفارش نہ کرنا، اسوجہ سے ایسا جواب ملا۔ خلاصہ اس سوال و جواب کے دو نتیجے بہت عمدہ نکلے، ایک تو یہ کہ عمدہ خاندان کچھ کام نہیں آتا اپنی حالت اچھی ہونی چاہیے۔ ع پسر نوح با بداں بنشست خاندان نبوتش گم شد۔ کنعان را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش نیفزود۔ دوسرے یہ کہ انسان نافرمانی کی بدولت خاندان سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے والدین کی نافرمانی عاق ہونے کا باعث ہوتی ہے۔ ١٢

الربع

رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ

کی اے میرے پروردگار میں تجھی سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کا مجھے علم نہ ہو میں اس کی درخواست کروں

عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾

اور اگر تو مجھے (میرے) قصور نہ بخش دے گا اور مجھ پر رحم نہ کھائے گا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ

(جب طوفان جاتا رہا تو) حکم دیا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر ہیں اور جو

عَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ

لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان میں سے کچھ لوگوں پر اور (تمہارے بعد) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنھیں ہم تھوڑے ہی دن بعد بہرہ ور

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ

کریں گے پھر ہماری طرف سے ان کو نافرمانی کی وجہ سے دردناک عذاب پہنچے گا اے رسول یہ غیب کی چند خبریں ہیں جن کو ہم تمہاری

اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ

طرف وحی کے ذریعے پہنچاتے ہیں (جو اس کے قبل نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم ہی (جانتی تھی) تو تم صبر

قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ

کرو اس میں شک نہیں کہ آخرت (کی خوبیاں) پرہیزگاروں ہی کے واسطے ہیں اور ہم نے (قوم عاد)

اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کے پاس ان کے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) اور انھوں نے اپنی (قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تم بس نرے افترا پرداز ہو، اے میری قوم!

یٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی

میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس اس شخص کے ذمہ

الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا

ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے، اور اے میری قوم! اپنے پروردگار سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا

مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرو تو وہ تم پر موسلا دھار مینھ آسمان سے

وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾

برسائیگا (خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوت میں اور قوت بڑھا دے گا ؎۱ اور مجرم بن کر اس سے منہ نہ موڑو

؎۱ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے ایک فرزند کی تمنا کی آپ نے فرمایا خدا سے استغفار کر چنانچہ اس نے روزانہ سات مرتبہ استغفار کرنا شروع کیا تو خدا نے اُسے فرزند نرینہ عطا فرمایا، شدہ شدہ یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو اس نے اس شخص سے کہا کہ تو نے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپنے یہ کہاں سے اخذ کیا اتفاقاً ایک روز امام حسن علیہ السلام معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہ پوچھ بیٹھا آپ نے فرمایا کیا تو نے ہود کے قصہ میں یزدکم قوۃ الیٰ قوتکم نہیں پڑھا ہے ۱۲ ۱۲

مع ۹ ع ۴ ۱۴ ۴ عند المتاخرین

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ

وہ لوگ کہنے لگے اے ہود تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر تو آئے نہیں اور ہم تمھارے کہنے سے اپنے

اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ

خداؤں کو تو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو بس یہ

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ

کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمھیں مجنون بنا دیا ہے (اسی وجہ سے تم) بہکی بہکی باتیں کرتے ہو

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

ہود نے جواب دیا بیشک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے سوا دوسروں کو اسکا شریک بناتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾

اس سے میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاری کر دو اور مجھے (دم مارنے کی) بھی مہلت نہ دو

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ

(تو بھی مجھے پروا نہیں کیونکہ) میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا پروردگار ہے اور تمھارا بھی پروردگار ہے

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ

اور روئے زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اسی کے ہاتھ میں ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار (انصاف

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ

کی) سیدھی راہ پر ہے۔ اس پر بھی اگر تم اس کے حکم سے منہ پھیرے رہو تو جو حکم دے کر میں تمھارے پاس بھیجا گیا تھا

اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ

اسے تو میں یقیناً پہنچا چکا اور میرا پروردگار (تمھاری نافرمانی پر تمھیں ہلاک کر کے) تمھارے سوا دوسری قوم کو تمھارا

شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ

جانشین کریگا اور تم اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے، اور جب ہمارا (عذاب کا)

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

حکم آپہنچا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے[۱] اپنی مہربانی سے نجات دی اور

مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ

ان سب کو سخت عذاب سے بچا لیا (اے رسول) یہ حالات قوم عاد کے ہیں

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ

جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور

[۱] یہ چار ہزار آدمی تھے جن کو حضرت ہود نے پہلے ہی سے باہر نکل جانے کا حکم دیدیا تھا اور یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہے ۱۲ ۱۲

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿۵۹﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا

اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) دیکھو قوم عاد لہ نے اپنے پروردگار کا انکار کیا دیکھو ہود کی

لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿۶۰﴾ ع وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ

قوم عاد پر (ہماری بارگاہ سے) دھتکار ہے اور (ہم نے) (قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ

کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا

أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ

کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو زمین (کی مٹی) سے پیدا کیا اور تم کو اس میں بسایا تو اس سے

ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ

مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار (ہر شخص کے) قریب (بھی ہے اور سب کی سنتا) اور دعا قبول کرتا ہے

قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ

وہ لوگ کہنے لگے اے صالح اس سے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو اب کیا تم جس چیز کی پرستش

مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا

ہمارے باپ دادا کرتے تھے اس کی پرستش سے ہمیں روکتے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم تو اس کی

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ

نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں کہ اس نے ہمیں تذبذب میں ڈال رکھا ہے صالح نے جواب دیا اے میری قوم بھلا دیکھو تو کہ اگر میں اپنے پروردگار

بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي

کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی بارگاہ سے رحمت (نبوت) عطا کی ہے اس پر بھی

مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ قف فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ

اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو خدا (کے عذاب) سے (بچانے میں) میری مدد کون کرے گا پھر تم سوا نقصان کے میرا

تَخْسِيرٍ ﴿۶۳﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا

کچھ بڑھا تو دو گے نہیں اے میری قوم یہ خدا کی بھیجی ہوئی اونٹنی ہے تمہارے واسطے (میری نبوت کا) ایک

تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

معجزہ ہے تو اس کو اسکے (حال پر) چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے کھائے) اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا

ع ۱۱ ۵ ۵

له ان کا تفصیلی قصہ سورۂ اعراف میں دیکھو۔ ۱۲

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ

(ورنہ) تمہیں فوراً ہی (خدا کا) عذاب ڈالے گا اس پر بھی ان لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ (کر مار) ڈالا تب صالح

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا

نے کہا اچھا تین دن تک (اور) اپنے اپنے گھر میں چین اڑا لو (یہی (خدا کا) وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا پھر

جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا اور اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار زبردست

الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

غالب ہے، اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت چنگھاڑنے لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ اور ایسے مر مٹے کہ گویا ان میں کبھی لبے ہی نہ تھے

فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾

تو دیکھو قوم ثمود[1] نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور سزا دی گئی) سن رکھو کہ قوم ثمود (اکی

وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰي قَالُوْا سَلٰمًا ۭ

بارگاہ سے) دھتکاری ہوئی ہے اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس) خوشخبری لے کر آئے

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا

اور انھوں نے (ابراہیم کو) سلام کیا (اور ابراہیم نے) سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم بلا توقف ایک[2] بچھڑے کا بھنا ہوا

رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ

(گوشت لے آئے) (اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں بڑھتے تو ان کی طرف سے

خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰي قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ۭ

بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں ان سے ڈر گئے (اس کو وہ فرشتے سمجھے) اور کہنے لگے آپ ڈریئے نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف

وَامْرَاَتُهٗ قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ

(انکی سزا کے لیے) بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم کی بی بی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں وہ (یہ خبر سن کر ہنس پڑیں تو ہم نے انھیں

مِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ

اسحٰق کے (پیدا ہونے کی) خوشخبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی، وہ کہنے لگی اے ہے کیا میں اب بچہ جنوں

[1] ان کا قصہ بھی سورۂ اعراف میں تفصیل سے مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲

[2] چونکہ یہ فرشتے نوجوان اور حسین لڑکوں کی صورت میں آئے تھے اور آتے ہی حضرت ابراہیم سے کہا اے خلیل کیا تم مہمان نہیں چاہتے! یہ سنتے ہی حضرت ابراہیم نے ان کو مہمان خانہ میں جگہ دی اور خود گھر میں کھانے کے واسطے آئے مگر سخی کے گھر میں کھانا کہاں آپ نے فرمایا اے سارہ ایسے حسین، نیک اور خوش خلق مہمان آئے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں ایسے آدمی نہیں دیکھے ان کے لیے جلدی کھانا تیار کرو۔ حضرت سارہ نے عرض کی اور کوئی سامان تو موجود نہیں ہے مگر میں نے ایک بچھڑا پالا ہے جسے بہت پیار کرتی ہوں اگر کہئے تو اسے ذبح کرا کے گوشت بھون دوں، غرض گوشت تیار ہوا اور آپ لے کر مہمانوں کے پاس گئے مگر جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں تو ڈرے کیونکہ اس زمانے کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس بُرے ارادے سے آتا تو اس کا کھانا نہ کھاتا مگر جب ان لوگوں نے اپنا فرشتہ ہونا ظاہر کیا تب آپ کو اطمینان ہوا۔ ۱۲ ۱۲

٦ ع ٨ ٦

وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ
بیٹھوں گی میں تو بڑھیا ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو ایک بڑی تعجب خیز
عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ
بات ہے۔ وہ فرشتے بولے (ہائیں) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو اے اہلبیتؑ نبوت
وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾
تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) اس میں شک نہیں کہ وہ قابل حمد و ثنا بزرگ ہے
فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى
پھر جب ابراہیم کے (دل سے) خوف جاتا رہا اور ان کے پاس (اولاد) کی خوشخبری بھی آچکی تو ہم سے
يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ
قوم لوطؑ کے بارے میں جھگڑنے لگے (ناز سے) سفارش کرنے لگے بے شک ابراہیم بردبار نرم دل
مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ
(ہر بات میں خدا کیطرف) رجوع کرنے والے تھے (ہم نے) کہا اے ابراہیم اس بات میں ہٹ مت کرو اس بارے میں
جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾
جو حکم تمہارے پروردگار کا تھا وہ قطعاً آچکا اور اس میں شک نہیں کہ ان پر کیسا عذاب آنیوالا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا
وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ
اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (لڑکوں کی صورت میں) لوطؑ کے پاس آئے تو ان کے خیال سے رنجیدہ ہوئے
ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ
اور ان کے آنے سے تنگدل ہو گئے اور یہ کہنے لگے کہ یہ (آج کا دن) سخت مصیبت کا دن ہے، اور ان کی قوم (لڑکوں کا آنا
يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ
سن کر برے ارادہ سے) ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ اس کے قبل بھی برے برے کام کیا کرتے تھے
قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا
لوطؑ نے (جب ان کو آتے دیکھا تو کہا) اے میری قوم یہ میری (قوم کی) بیٹیاں (موجود) ہیں ان سے نکاح کر لو یہ
اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
تمہارے واسطے جائز اور زیادہ صاف ستھری ہیں تو خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمان کے بارے میں رسوا نہ کرو
رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ
کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ دار نہیں ہے ان کمبختوں نے جواب دیا تم کو تو خوب معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی لڑکیوں کی

لہ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی کو خدا نے اہلبیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے واحد مؤنث حاضر کے صیغہ میں اور اس آیت میں ضمیر کُم جمع مذکور حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت خواہ مخواہ یہاں داخل کر دی گئی ہے۔ ۱۲

لہ یہ حضرت ابراہیم کا منتہائے رحم و کرم تھا کہ آپ قوم لوط کے بارے میں تاخیر عذاب کے متمنی ہوئے اور فرشتوں سے مناظرہ کرنے لگے، مگر جب خدا نے اس سے منع کر دیا تو چپ ہو رہے ۱۲

لہ ان سے پانچ شہر آباد تھے، سدوم، عاصبورہ، دادوان، طوافیم، صعد، ان پانچوں شہروں میں سب کفار ہی رہتے تھے مگر صعد میں کچھ مومنین بھی تھے اور حضرت لوط سدوم میں رہتے تھے اور زراعت کرتے تھے چنانچہ جب فرشتے پہنچے تو آپ کھیت میں تھے ۱۲

حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ

ہمیں کچھ حاجت نہیں ہے (اور) جو بات ہم چاہتے ہیں وہ تو تم خوب جانتے ہو، لوط نے کہا کاش مجھ میں تمھارے مقابلہ

قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا

کی قوت لہ ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا، وہ فرشتے بولے اے لوط ہم تمھارے

رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ

پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (تم گھبراؤ نہیں) یہ لوگ تم تک ہرگز دسترس نہیں پاسکتے تو تم کچھ رات

مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ

رہے اپنے لڑکے بالوں سمیت نکل بھاگو اور تم میں سے کوئی ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھے مگر تمھاری بی بی کہ اسپر

إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ

بھی یقیناً وہی عذاب نازل ٢ہ ہونے والا ہے جو ان لوگوں پر نازل ہوگا اور ان (کے عذاب کا) وعدہ بس

أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا

صبح ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے، پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم نے اس (بستی کے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ

زمین کے) طبقے الٹ کر اس کے اوپر کے حصے کو اس کے نیچے کا حصہ بنا دیا اور اس پر ہم نے کھرنجے دار

مَّنضُودٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ

پتھر تابڑ توڑ برسائے جن پر تمھارے پروردگار کی طرف سے نشان بنائے ہوئے تھے اور وہ بستی (ان)

الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ

ظالموں (کفارِ مکہ) سے کچھ دور نہیں، اور ہم نے مدین والوں کے پاس ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر

قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَ

بنا کر بھیجا انھوں نے اپنی (قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمھارا معبود

لَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَ

نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو آسودگی میں دیکھ رہا ہوں (پھر گھٹانے کی کیا ضرورت ہے)

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيَا قَوْمِ

اور میں تو تم پر اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (سب کو) گھیر لے گا، اور اے میری قوم پیمانہ

أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا

اور ترازو انصاف کے ساتھ پورے پورے رکھا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور روئے

لہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فقط برگزیدۂ خدا یا نبی یا معصوم ہونا دشمن کے دفعیہ کے لیے کافی نہیں ہے، جب تک ظاہری سامان جو یا نہ ہو، اسی بناء پر حضرت لوط نے یہ تمنا کی۔ ١٢

٢ہ کیوں کہ حضرت لوط اپنے لڑکے بالوں کو لے کر باہر نکلے ہی تھے کہ ایک سخت آواز کان میں پہنچی ان کی بی بی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہنے لگی ہائے میری قوم اسی وقت ایک پتھر اس کے سر پر بھی گرا اور ٹھنڈی ہوگئی اور اسپر عذاب اس وجہ سے ہوا کہ یہ بھی کافرہ تھی اور فرشتوں کے آنے کی لوگوں کو خبر دی تھی جس پر وہ لوگ دوڑے ہوئے آئے تھے اور حضرت لوط نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور جس سے بات کرنا ہوتی تھی تو پچھواڑے کی کھڑکی سے بات کرتے اسی پر فرشتوں نے اپنی حالت ظاہر کر کے ان کو مطمئن کیا۔ ١٢

النصف

ع ١٥ ٧

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾
زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو، اگر تم سچے
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ
مومن ہو تو خدا کا بقیہ[1] تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے اور میں تو کچھ تمہارا
اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ
نگہبان نہیں، وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب کیا تمہاری نماز (جسے تم پڑھا کرتے ہو)
تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ
تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن (بتوں) کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں
فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾
یا ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں تم ہی تو بس ایک بردبار اور سمجھدار (رہ گئے) ہو
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ
شعیب نے کہا اے میری قوم اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور
وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ
اس نے مجھے اچھی (حلال) روزی کھانے کو دی ہے (تو میں بھی تمہاری طرح حرام کھانے لگوں) اور
اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا
میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں تمہارے برخلاف آپ اس کو کرنے لگوں میں تو جہاں تک
اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
مجھ سے بن پڑے اصلاح کے سوا (کچھ اور) چاہتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا اور کسی سے ہو ہی نہیں
وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ
سکتی اسی پر میں نے بھروسہ کر لیا ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اے میری قوم میری ضد کہیں تم سے ایسا جرم
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ
نہ کرا دے جیسی مصیبت قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَ
تم پر بھی آ پڑے اور لوط کی قوم (کا زمانہ) تو (کچھ ایسا) تم سے دور نہیں (ان ہی سے عبرت حاصل کرو) اور
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ
اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ کرو بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان

[1] صباغی نے جو اہلسنت کے ایک زبردست عالم ہیں فصول مہمہ میں ایک طولانی حدیث امام آخر الزمان ع کے ظہور کے علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا دے کر کھڑا ہوگا، اور خالص مومنین سے تین سو تیرہ آدمی اس کے پاس جمع ہوں گے تو وہ سب سے پہلے اس آیت بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین ۃ وما انا علیکم بحفیظ ۃ کی تلاوت کریگا اور کہے گا کہ میں بقیہ خدا اور اس کا خلیفہ اور تم پر اس کی حجت ہوں اس وقت سے تمام لوگ بیا بقیۃ اللہ کہہ کر اس کی طرف خطاب کریں گے۔
۱۲ ۱۲

وَدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ

اور محبت والا ہے، وہ لوگ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو ان میں سے اکثر تو ہماری سمجھ ہی میں

وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ

نہیں آتیں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم تمھیں اپنے لوگوں میں بہت کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمھارا قبیلہ نہ ہوتا تو

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ

ہم تم کو کب کا سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر کسی طرح غالب نہیں آسکتے شعیب نے کہا اے میری قوم کیا میرے قبیلہ کا دباؤ

عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ

تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے (کہ تم کو اس کا یہ خیال ہے) اور خدا کو تم لوگوں نے اپنے پس پشت ڈال دیا ہے بیشک

رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ

میرا پروردگار تمھارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے اور اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو کرو) میں بھی بجائے

اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

خود کچھ کرتا ہوں عنقریب ہی تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اس کو (لوگوں کی

يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ

نظروں میں) رسوا کر دے گا اور (یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ) کون جھوٹا ہے تم بھی منتظر رہو میں بھی تمھارے ساتھ

رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

انتظار کرتا ہوں اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیب اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

لائے تھے اپنی مہربانی سے بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر تو

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

وہ سب کے سب اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، اور وہ ایسے مر مٹے کہ گویا ان بستیوں

فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ

میں کبھی بسے ہی نہ تھے سن رکھو کہ جس طرح ثمود (خدا کی بارگاہ سے) دھتکارے گئے اسی طرح اہل مدین[1] کی دھتکار

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ہوئی اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل دے کر فرعون اور اس کے امراء کے پاس

وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ

(پیغمبر بنا کر) بھیجا تو لوگوں نے فرعون ہی کا حکم مان لیا (اور موسیٰ کی ایک نہ سنی) حالانکہ فرعون کا حکم کچھ

---

[1] ان کا قصہ بھی تفصیلاً سورۂ اعراف پارۂ نہم میں گذر چکا ہے۔ ۱۲ ۱۲

ع ۱۲ / ۸

قصہ حضرت موسیٰ کا

بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ
جنچا سمجھا ہوا نہ تھا قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں لے جاکر
وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ
جھونک دے گا اور لوگ کس قدر برے گھاٹ اتارے گئے اور (اس دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگادی
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) کیا برا انعام ہے جو انھیں ملا (اے رسول) یہ چند بستیوں کے
الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا
حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض تو (اس وقت تک) قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ
ہو گیا اور ہم نے کسی طرح ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ ان لوگوں نے آپ اپنے اوپر (نافرمانی کر کے) ظلم کیا، پھر
اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
جب تمہارے پروردگار کا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو نہ اس کے وہ معبود ہی کچھ کام آئے جنھیں خدا کو چھوڑ کر
لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَ
پکارا کرتے تھے اور نہ ان معبودوں نے ہلاک کرنے کے سوا کچھ فائدہ ہی پہنچایا بلکہ ان ہی کی پرستش
كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ
کی بدولت عذاب آیا اور (اے رسول) بستیوں کے لوگوں کی سرکشی سے جب تمہارا پروردگار عذاب میں پکڑتا ہے
اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ
تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے بیشک اس کی پکڑ تو بڑی دردناک (اور) سخت ہوتی ہے اسمیں تو شک نہیں کہ اس میں
خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ
اس شخص کے واسطے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے یہ وہ روز ہوگا کہ سارے
النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا
(جہان کے) لوگ جمع کیے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا کہ (ہماری بارگاہ میں) سب حاضر کیے جائیں گے
لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا
اور ہم بس ایک معین مدت تک اس میں دیر کر رہے ہیں جس دن وہ آ پہنچے گا تو کوئی شخص بغیر حکم خدا بات
بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا
بھی تو نہیں کر سکے گا [1] پھر کچھ لوگ ان میں سے بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت تو جو لوگ بدبخت ہیں

[1] اسی مطلب کو سورۂ نبا پارہ تیس ۳۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن یہ ایک وقت کا حال ہے اور ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی چنانچہ سورۂ مرسلات میں فرمایا ہے ھٰذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون

۱۲ ۱۲

فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّ شَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا

وہ دوزخ میں ہوں گے اور اسی میں ان کی ہائے وائے اور چیخ پکار ہوگی ، وہ لوگ جب تک آسمان

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

اور زمین ہے ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تمھارا پروردگار (نجات دینا چاہے) بیشک تمھارا

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ وَ اَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا

پروردگار جو چاہتا ہے وہ کرہی کے رہتا ہے ، اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ تو بہشت

فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ

میں ہوں گے (اور جب تک آسمان لہ وزمین (باقی رہیں) وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تیرا

اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ

پروردگار چاہے (سزا دے کر آخر میں جنت میں لے جائے) یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی تو یہ لوگ خدا کے

فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا

علاوہ (جس کی پرستش کرتے ہیں تم اس سے شک میں نہ پڑنا یہ لوگ تو بس ویسی عبادت کرتے ہیں جیسی ان سے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ

پہلے ان کے باپ دادا کرتے تھے اور ہم ضرور (قیامت کے دن) ان کو (عذاب کا) پورا پورا حصہ بلا

غَيْرَ مَنْقُوصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

کم و کاست دیں گے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی تو اس میں (بھی) جھگڑے ڈالے

فِيهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

گئے اور اگر تمھارے پروردگار کی طرف سے (تاخیر عذاب کا) حکم قطعی پہلے ہی نہ ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان

وَ اِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١١٠﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا

(کبکا) فیصلہ یقیناً ہو گیا ہوتا اور یہ لوگ (کفار مکہ بھی) اس (قرآن) کی طرف سے بہت گہرے شک میں پڑے ہیں اور اس میں تو

لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾

شک ہی نہیں کہ تمھارا پروردگار ان کی کارستانیوں کا بدلہ بھرپور دے گا (کیوں کہ) جو ان کے کرتوت ہیں اس سے

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ

وہ خوب واقف ہے، تو (اے رسول) جیسا تمھیں حکم دیا گیا ہے تم اور وہ لوگ بھی جنھوں نے تمھارے ساتھ (کفر سے) توبہ

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَ لَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِينَ

کی ہے ٹھیک ثابت قدم رہو اور سرکشی نہ کرو (کیونکہ) تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اسے وہ یقیناً دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو) جن لوگوں

لہ اس کا یا تو یہ مطلب ہے کہ چوں کہ عرب کے محاورات میں آسمان وزمین کی بقا ہمیشگی کے معنی میں مستعمل ہے اس وجہ سے خدا نے بھی ان ہی کے محاورات کے موافق یوں فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ عذاب ہوگا، یہ نہیں کہ جب تک زمین وآسمان ہیں، کیوں کہ یہ دونوں تو قیامت میں فنا ہو جائیں گے یا یہ مطلب ہے کہ دُنیا کے آسمان وزمین مراد نہیں بلکہ آخرت کے آسمان وزمین مراد ہیں یہ ظاہر ہے کہ وہ بہشت و دوزخ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہیں گے اور خدا نے بھی ایک جگہ یوں فرمایا ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات وبرزوا للہ الواحد القہار جس دن زمین وآسمان بدل کر دوسرے بنائے جائیں گے۔ واللہ اعلم ۱۲ ۱۲

ع ۹ ۱۴ ۹

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
نے (ہماری نافرمانی کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا ہے ان کی طرف مائل نہ ہونا لہ ورنہ تم تک بھی (دوزخ کی) آگ آ
اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ
لپیٹے گی اور خدا کے سوا اور لوگ تمہارے سرپرست بھی نہیں ہیں تو پھر تمہاری کوئی بھی مدد نہیں کریگا اور (اے رسول) دن
النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ
کے دونوں کنارے اور کچھ رات گئے نماز ؎۲ پڑھا کرو (کیوں کہ) نیکیاں یقیناً گناہوں کو دور کردیتی
السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ
ہیں اور (ہماری) یاد کرنے والوں کے لیے یہ (باتیں) نصیحت و عبرت ہیں، اور (اے رسول) تم صبر کرو کیونکہ
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ
خدا نیکی کرنے والوں کا اجر برباد نہیں کرتا۔ پھر جو لوگ تم سے پہلے گذر چکے ہیں ان میں
الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
کچھ لوگ ایسے عقل والے کیوں نہ ہوئے جو (لوگوں کو) روئے زمین پر فساد پھیلانے سے روکا کرتے
فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ
(ایسے لوگ تھے تو) مگر بہت تھوڑے سے اور یہ انھیں لوگوں سے تھے جن کو ہم نے عذاب سے بچا لیا) اور جن
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾
لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ ان ہی (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے اور یہ لوگ مجرم تھے ہی، اور
وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
تمہارا پروردگار ایسا (بے انصاف) کبھی نہ تھا کہ بستیوں کو زبردستی اجاڑ دیتا اور وہاں کے لوگ
مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً
نیک چلن ہوں، اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو بے شک تمام لوگوں کو ایک ہی (قسم کی)
وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ
امت بنا دیتا (مگر اس نے نہ چاہا اسی وجہ سے) لوگ ہمیشہ آپس میں پھوٹ ڈالا کریں گے مگر جس پر تمہارا
رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ
پروردگار رحم فرمائے اور اسی لیے تو اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا اور (اسی وجہ سے تو) تمہارے پروردگار کا حکم
جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا
قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم یقیناً جہنم کو تمام جنات اور آدمیوں سے بھر دیں گے اور (اے رسولؐ)

ظالم کی اعانت ظلم ہے

لہ حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ قیامت میں ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور ان کے مددگار اور جن لوگوں نے ان کے واسطے دوات میں صوف ڈالا یا قلم سے مد کھینچا ہو ان کو بھی ظالموں کے ساتھ لاؤ۔ ۱۲

پانچوں وقت کی نماز کا وجوب

؎۲ اس سے پانچوں وقت کی نمازوں کا وجوب نکل آیا کیوں کہ دونوں کنارے سے نماز صبح اور ظہر و عصر مراد ہے اور کچھ رات گئے سے مغرب و عشاء ۱۲ ۱۲

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ
پیغمبران ماسلف کے حالات میں سے ہم ان تمام قصوں کو تم سے بیان کیے دیتے ہیں جن سے
فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّ
ہم تمہارے دل کو مضبوط کر دیں گے اور ان ہی قصّوں میں تمہارے پاس حق (قرآن) اور مومنین
ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
کے لیے نصیحت اور یاد دہانی پہنچ گئی، اور (اے رسول) جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہو کہ تم
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا
بجائے خود عمل کرو ہم بھی کچھ (بجائے خود) کرتے ہیں، اور (نتیجہ کا) تم بھی انتظار کرو
اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ہم بھی (منتظر) ہیں، اور سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم خاص
وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ
خدا ہی کو ہے اور اسی کی طرف ہر کام پھر پھر کر لوٹتا ہے، تم اسی کی عبادت کرو اور اسی پر
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۰ ۱۴ ۱۰
بھروسہ رکھو اور جو کام تم لوگ کرتے ہو اس سے خدا بے خبر نہیں۔

(۱۲) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (۵۳) — اٰیاتہا ۱۱۱ — رکوعاتہا ۱۲

سورۂ یوسف مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے
الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا
الر۔ یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم نے اس کتاب (قرآن) کو عربی
عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ
میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو (اے رسولؐ) ہم تم پر یہ قرآن نازل کر کے
اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ
تم سے ایک نہایت عمدہ لہ قصہ بیان کرتے ہیں اگرچہ تم
وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ
اس سے پہلے (اس سے) بالکل بے خبر تھے (وہ وقت یاد کرو) جب یوسف

لہ اور قصّوں سے اس قصّہ کے اچھے ہونے کی اگرچہ مفسرین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں حتّٰی کہ بعض لوگوں نے تین سو وجہیں بیان کی ہیں مگر خیال میں اس قصہ کے سب سے اچھا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اور قصّوں میں اخلاق و ناموس کے جزوی نتیجے نکلتے ہیں اور یہ قصہ اخلاق و ناموس کے کلیات کا حاوی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ
نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں نے گیارہ[1] ستاروں اور سورج چاند کو (خواب
كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝
میں) دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔
قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ
یعقوب نے کہا اے بیٹا (دیکھو خبردار) کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ دہرانا (ورنہ)
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ
وہ لوگ تمہارے لیے مکاری کی تدبیر کرنے لگیں گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان
مُّبِيْنٌ ۝ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ
آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے اور (جو تم نے دیکھا ہے) ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ
مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ
کرے گا اور تمھیں خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور جس طرح اس سے پہلے تمہارے دادا پردادا
عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ
ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے اسی طرح تم پر اور یعقوب کی
قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے (اے رسولؐ)
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝
یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصے[2] میں پوچھنے والے (یہود) کے لیے (تمہاری نبوت کی) یقیناً بہت سی نشانیاں
اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا
ہیں کہ جب (یوسف کے بھائیوں نے) کہا کہ باوجودیکہ ہماری بڑی جماعت ہے تاہم یوسف اور اس کا حقیقی بھائی
وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ۝
(ابن یامین) ہمارے والد کے نزدیک بہت زیادہ[3] پیارے ہیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے والد یقیناً صریح غلطی
اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
میں پڑے ہیں (خیر تو اب مناسب یہ ہے کہ یا تو) یوسف کو مار ڈالو[4] یا (کم از کم) اس کو کسی جگہ (چل کر) پھینک آؤ
اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ
تو البتہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی اور اس کے بعد تم سب (باپ کی توجہ سے) بھلے آدمی ہو جاؤ گے

حضرت یوسف کا خواب

[1] حضرت یوسف نے خواب دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایک عظیم نور ظاہر ہوا جس سے سارا جہان روشن ہوگیا، دریا موجیں مار رہے مچھلیاں طرح طرح کی زبان میں تسبیح کرتی ہیں، میں ایک اونچے پہاڑ پر کھڑا ہوں میرے گرد ہرے بھرے درخت ہیں نہریں جاری ہیں اور مجھ ایک نورانی پوشاک پہنائی گئی جس سے سب چیزیں روشن ہوگئیں زمین کے خزانے کی کنجیاں میرے سامنے لاکے رکھی گئیں پھر سورج چاند اور گیارہ ستاروں نے اتر کر میرے سامنے سجدہ کیا نورِ عظیم کی تعبیر سلطنت ہے نورانی پوشاک سے نبوت یا مصر کی عزت حکومت سورج سے حضرت یعقوب چاند سے حضرت یوسف کی خالہ جنھوں نے پالا تھا اور ان ہی کو ماں کہتے تھے، گیارہ ستاروں سے گیارہ بھائی مراد ہیں، یہ خواب حضرت یوسف نے بارہ برس کے سن میں دیکھا تھا اور اگرچہ حضرت یوسف نے صرف حضرت یعقوب سے بیان کیا تھا مگر اس وقت ان کے کسی بھائی کی بیوی جاگتی تھی اس نے سنا اور اپنے شوہر سے کہا پھر تمام میں مشہور ہوگیا۔ ۱۲

ع ۱
۶
۱۱

[2] چونکہ علمائے یہود نے مسلمانوں سے آل یعقوب کے مصر میں آنے کا سبب پوچھا تھا اس سبب سے خدا نے پورا قصہ بیان کردیا اس کے علاوہ حضرت رسول کی تسلی بھی مقصود تھی کہ جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے اتنا ستایا تو تم کو تمہاری امت کا ستانا کیا بعید ہے۔ ۱۲

[3] اس پیار کا نتیجہ ظاہری انتظام میں اولاد کی راحت رسانی ہوتی ہے، مگر غیبی انتظام نے یوسف کی اذیت کا ذریعہ قرار دیا۔ ۱۲

[4] پہلے حضرت یعقوب نے لیا بنت لیان بن شوراٹیل سے نکاح کیا تھا، ان سے چھ بیٹے ہوئے یہودا، روبیل، شمعون، لاوی، زبالون، یشجر، پھر آپ نے راعیل

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ

ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں اگر تم کو ایسا ہی کرنا ہے تو

الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

اس کو کسی اندھے کنوئیں میں (لے جاکر) ڈال دو کوئی راہ گیر اسے نکال کر لے جائے گا (اور تمہارا مطلب حاصل

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا

ہو جائے گا) سب نے یعقوب سے کہا ابا جان آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار

لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ

نہیں کرتے حالانکہ ہم لوگ تو اس کے خیر خواہ ہیں آپ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ذرا جنگل کے پھل

وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا

پھلاری کھائے اور کھیلے کودے اور ہم لوگ تو اس کے نگہبان ہیں ہی یعقوب نے کہا تمہارا اس کو لے جانا مجھے سخت صدمہ

بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ

پہنچاتا ہے اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بے خبر ہو جاؤ اور (مبادا) اسے بھیڑیا پھاڑ

غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ

کھائے [1] وہ لوگ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی) اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے تو

اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا

ہم لوگ یقیناً بڑے کھانا اٹھانے والے (نکمے) ٹھہریں گے غرض یوسف [2] کو جب یہ لوگ لے گئے اور اس پر اتفاق

اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ

کر لیا کہ اس کو اندھے کنوئیں میں ڈال دیں [3] اور آخر یہ لوگ کر گزرے تو) ہم نے یوسف کے پاس وحی بھیجی

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْۤ

کہ تم (گھبراؤ نہیں ہم عنقریب تمہیں بڑے مرتبہ پر پہنچائیں گے) تب تم ان کو اس فعل بد سے متنبہ کرو گے جب انہیں کچھ

اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا

دھیان بھی نہ ہوگا اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس (ٹسوے) سے روتے پیٹتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے ابا ہم لوگ تو جا کر

نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ

دوڑ لگانے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا (آ کر) اسے کھا گیا اور ہم

الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

لوگ اگرچہ سچے بھی ہوں مگر آپ کو تو ہماری بات کا یقین آنے کا نہیں، اور یہ لوگ یوسف

(بقیہ صفحہ ۳۲۵)
سے عقد کیا اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام دنیا تھا اور دو بیٹے بن یامین اور یوسف اور چونکہ حضرت یوسف کی ماں ان کی کم سنی میں مر گئی تھیں اسی وجہ سے ان کی خالہ راحیل نے ان کو پالا تھا اور ان ہی کو ماں کہتے تھے، لیا کی ایک کنیز زلفا تھی اس سے دو بیٹے تھے جاد اور عشر اور راحیل کی بھی ایک کنیز تھی اس سے بھی دو بیٹے تھے۔ دان اور نفتالی غرض بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوب کی اولاد تھی۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ھٰذا

[1] جس دن ان لوگوں نے حضرت یعقوب سے اس کی خواہش کی تھی اسی شب کو حضرت یعقوب نے خواب میں دیکھا کہ دس بھیڑیے یوسف پر حملہ کر رہے ہیں اور ان میں کا بڑا بھیڑیا روکتا ہے اتنے میں زمین شق ہوئی یوسف اس کے اندر چلا گیا اسی وجہ سے حضرت یعقوب نے یہ جواب دیا۔ ۱۲

[2] یہ سفر حالانکہ بہت مختصر سا تھا مگر اس پر بھی حضرت یعقوب نے ہر چیز کا سامان ساتھ کر دیا، مگر حضرت یعقوب کے اوجھل ہوتے ہی وہ سب سامان بیکار ہو گئے اور ان بھائیوں نے طرح طرح کی مصیبت میں مبتلا کیا تھی کہ ان کے سامنے صراحی کی صراحی انڈیل دی اور یہ پیاس سے تڑپتے رہے، طمانچے مارے، کپڑے اتار لیے اور یہ اس بے کسی کی حالت میں جس کے پاس طلب رحم کے لیے جاتے وہ آزار پہنچاتا۔ ۱۲

[3] برا ہو اس رشک و حسد کا ان لوگوں نے تو یہ چاہا تھا کہ حضرت یوسف اس اندھے کنوئیں میں ٹکرا ٹکرا کر مر جائیں مگر نظام غیب نے اسے الٹا کر دیا خواب کی تعبیر کے ظاہر ہونے کا ہوگا پیچ ہے۔ ع
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ
کے کرتے پر جھوٹ موٹ (بھیڑیا) کا خون بھی (لگا کے لائے) تھے یعقوبؑ نے کہا (بھیڑیئے نے
لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
نہیں کھایا) بلکہ تمہارے دل نے تمہارے بچاؤ کے لیے ایک بات گھڑی (ورنہ کرتا پھٹا ہوا ضرور ہوتا) پھر صبر ہی
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا
بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے (اور خدا کی شان دیکھو) ایک قافلہ (وہاں) آکر اترا
وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ
تو ان لوگوں نے اپنے سقے کو (پانی بھرنے) بھیجا غرض اس نے (اپنا) ڈول ڈالا ہی تھا کہ یوسف اس میں ہو بیٹھے اور
وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ
اس نے کھینچا تو نکل آئے) وہ پکارا آہا یہ تو لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسف کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ یہ
شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ
لوگ کرتے تھے خدا اس سے خوب واقف تھا (جب یوسف کے بھائیوں کو خبر لگی تو آپہنچے اور ان کو اپنا غلام بتایا) اور
مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ
ان لوگوں نے یوسفؑ کو گنتی کے کھوٹے چند درہم پر تھوڑے دام پر بیچ ڈالا اور وہ لوگ تو یوسف سے بیزار ہو ہی رہے تھے (یوسف کو
لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ
لے کر مصر پہنچے اور وہاں اسے بڑے نفع سے بیچ ڈالا) اور مصر کے لوگوں (عزیز مصر[1]) جس نے ان کو خریدا تھا اپنی بی بی (زلیخا) سے
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ
کہنے لگا اس کو عزت آبرو سے رکھو عجب نہیں یہ ہمیں کچھ نفع پہنچائے یا (شاید) اس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں اور[2]
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ
یوں ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں (جگہ دے کر) قابض بنایا اور غرض یہ تھی کہ ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر
عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا
سکھائیں اور خدا تو اپنے کام پر (ہر طرح) غالب و قادر ہے مگر بہتیرے لوگ (اس کو) نہیں جانتے اور جب یوسف
بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکم (نبوت) اور علم عطا کیا اور نیکوکاروں کو ہم یوں ہی بدلہ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ
دیا کرتے ہیں اور جس عورت کے گھر میں یوسف رہتے تھے اس نے اپنے (ناجائز) مطلب حاصل

حضرت یوسفؑ کا بکنا

[1] یہ بادشاہ مصر کا خزانچی تھا، اس کا نام قطفیر اور توریت میں پوطیفار لکھا ہوا ہے۔ بعض سابق صحیفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا اور اس نے فقط جی بہلانے کو زلیخا سے شادی کر لی تھی اور مشہور یہ ہے کہ یہ نامرد تھا۔ ۱۲

[2] اکثر یہود حضرت رسول سے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ پوچھا کرتے اس کا یہ جواب ہے۔ ۱۲ ۱۲

ع ۲ / ۱۴ / ۱۲

بنی اسرائیل کے مصر میں جانے کی وجہ

زلیخا کا عاشق ہونا

نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ
کرنے کے لیے خود ان سے آرزو کی اور سب دروازے بند کر دئے اور (بے تابانہ) کہنے لگی لو آؤ '
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ
یوسف نے کہا معاذ اللہ وہ (تمہارے میاں) میرے مالک ہیں انھوں نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے
الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ
(میں ایسا ظلم کیونکر کر سکتا ہوں) بیشک ایسا ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے زلیخا نے ان کے ساتھ (برا) ارادہ کر ہی
رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ
لیا تھا اور اگر یہ بھی اپنے پروردگار کی دلیل دیکھ چکے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے (ہم نے اس کو یوں بچایا) تاکہ ہم
الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝٢٤ وَاسْتَبَقَا
اس سے برائی اور بدکاری کو دور رکھیں بے شک وہ ہمارے خالص بندوں سے تھا ' اور دونوں دروازے
الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا
کی طرف جھپٹ پڑے اور زلیخا نے پیچھے سے ان کا کرتا (پکڑ کر کھینچا اور) پھاڑ ڈالا اور دونوں نے زلیخا
لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا
کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا[1]) پایا زلیخا جھٹ (اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو تمہاری بی بی کے ساتھ
اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝٢٥ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ
بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یا تو قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے یوسف نے
عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ
کہا اس نے خود مجھ سے میری آرزو کی تھی اور زلیخا ہی کے کنبے والوں میں سے ایک گواہی دینے والے (دودھ[2]
قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ
پیتے بچے) نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا آگے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے
الْكٰذِبِیْنَ ۝٢٦ وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٢٧ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ
سچے ' پھر جب عزیز مصر نے ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ
(اپنی عورت سے) کہنے لگا یہ تم ہی لوگوں کے چلتر ہیں اس میں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر

حضرت یوسفؑ کی عصمت پر دودھ پیتے بچے کی گواہی

[1] کیوں کہ پہلے ہی سے کچھ اس کی سن گن پا چکا تھا اور اسی ٹوہ میں آیا تھا کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں۔ ١٢

[2] یہ زلیخا کا ماموں یا خالہ زاد بھائی کا شیرخوار بیٹا بچہ جھولے میں تھا اس کا نام خلیخا تھا اور حضرت یوسف کے بادشاہ ہونے کے بعد یہی آپ کا وزیر ہوا۔ ١٢ ١٢

عورتوں کے مکر بڑے عظیم ہیں

عَظِیۡمٌ ۝٢٨ یُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ٚ وَ اسۡتَغۡفِرِیۡ
بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں (اور یوسف سے کہا) اے یوسف اس کو جانے دو اور (عورت سے کہا کہ) تو اپنے گناہ
لِذَنۡۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـِٕيۡنَ ۝٢٩ وَ قَالَ نِسۡوَةٌ
کی معافی مانگ کیوں کہ بے شک تو ہی از سرتاپا خطاوار ہے، اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا
فِی الۡمَدِیۡنَةِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ ۚ
کرنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی بی بی اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کی آرزومند ہے بیشک غلام
قَدۡ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝٣٠
نے اسے الفت میں لبھا لیا ہے ہم لوگ تو یقیناً اسے صریحی غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں۔ تو
فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَكۡرِهِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَیۡهِنَّ وَ اَعۡتَدَتۡ
جب زلیخا نے ان کے طعنے سنے تو اس نے اُن عورتوں کو بلوا بھیجا[1] اور ان کے لیے ایک مجلس آراستہ کی
لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتۡ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنۡهُنَّ سِكِّیۡنًا وَّ
اور اس میں سے ہر ایک عورت کے ہاتھ میں چھری (اور ایک نارنج) دی (اور کہہ دیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ کر
قَالَتِ اخۡرُجۡ عَلَیۡهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیۡنَهٗۤ اَكۡبَرۡنَهٗ وَ قَطَّعۡنَ
ایک قاش اس کو دیدینا) اور یوسف سے کہا کہ اب ان کے سامنے نکل تو جاؤ تو جب اُن عورتوں نے اُسے دیکھا تو اُسکو
اَیۡدِیَهُنَّ وَ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنۡ هٰذَاۤ
بڑا حسین پایا تو سب کے سب نے (بیخودی میں) اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشا للہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو
اِلَّا مَلَكٌ كَرِیۡمٌ ۝٣١ قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡهِ ؕ
نہ ہو بس ایک معزز فرشتہ ہے (تب زلیخا اُن عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جس کی بدولت
وَ لَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَ لَئِنۡ لَّمۡ
تم سب مجھے ملامت کرتی تھیں اور ہاں بیشک میں اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خود اس سے آرزومند
یَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسۡجَنَنَّ وَ لَیَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ ۝٣٢
تھی مگر یہ بچا رہا اور جس کام کا میں حکم دیتی ہوں اگر یہ نہ کریگا تو ضرور قید بھی کیا جائیگا اور ذلیل بھی ہوگا
قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡهِ ۚ وَ
(یہ سب باتیں سن کر یوسف نے میری بارگاہ میں عرض کی) اے میرے پالنے والے جس بات کی یہ عورتیں خواہش رکھتی
اِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ كَیۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡهِنَّ وَ اَكُنۡ
ہیں اس کی نسبت قیدخانہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر ان عورتوں کے فریب مجھ سے دفع نہ کرے گا تو (مبادا) میں انکی

ع ٣ ٩ ١٣

[1] ایک حدیث میں ہے کہ یہ چالیس عورتیں تھیں اور ان میں سے نو عورتیں حضرت یوسف کو دیکھ کر بے ہوش ہو کر مر گئیں۔ ۱۲

حضرت یوسف کے حسن پر عورتوں کا ہاتھ کاٹنا

مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ

طرف مائل ہو جاؤں اور جاہلوں سے شمار کیا جاؤں تو ان کے پروردگار نے ان کی سن لی اور ان سے ان عورتوں کے

كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ

مکر کو دفع کر دیا اور اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے پھر (عزیز مصر اور اس کے) لوگوں نے

مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾

باوجود دیکھ (یوسف کی پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھ لی تھیں اس کے بعد بھی ان کو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ

کیلئے ان کو قید ہی کر دیں اور یوسف کے ساتھ اور بھی دو جوان [1] آدمی (قید خانہ میں) داخل ہوئے (چند دن کے بعد)

اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ

ان میں سے ایک نے (خواب میں) دیکھا کہ میں شراب (بنانے کے واسطے انگور) نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا

فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ

کہ میں نے بھی خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور چڑیاں اس میں سے کھا رہی

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ

ہیں (یوسف) ہم کو اس کی تعبیر بتاؤ کیونکہ ہم تم کو یقیناً نیکوکاروں میں سمجھتے ہیں یوسف نے کہا جو کھانا تمھیں (قید

تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ

خانہ سے) دیا جاتا ہے وہ آنے بھی نہ پائے گا کہ میں اس کے تمھارے پاس آنے کے قبل ہی [2] تمھیں اس کی تعبیر

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

بتا دوں گا یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ ان باتوں کے ہیں جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے میں ان لوگوں کا

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں تو

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ

اپنے باپ دادا ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے مذہب کا پیرو ہوں ہمیں مناسب

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ

نہیں کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو (اس کا) شریک بنائیں یہ بھی خدا کی ایک مہربانی

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

ہے ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر مگر بہتیرے لوگ اس کا شکریہ

ع ۴ ۶ ۱۴

حضرت یوسف ؑ کا قید ہونا

دو قیدیوں کا خواب

حضرت یوسف ؑ کی ہدایت

[1] ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا جس کا نام یونان تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا جس کا نام مجیلہ تھا یہ دونوں بادشاہ کے زہر دینے کے شبہہ میں قید ہوئے تھے۔ ۱۲

[2] یہ مہلت حضرت یوسف نے اس لیے لی تھی کہ پہلے اپنا فرضِ منصبی ہدایت و نصیحت ادا کر لیں اس کے بعد تعبیر بتائیں۔ ۱۲

النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ
(بھی) ادا نہیں کرتے، اے میرے قید خانے کے دونوں (رفیقو! ذرا غور تو کرو کہ)

مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا
بھلا جدا جدا معبود اچھے یا خدائے یکتا زبردست (افسوس) تم لوگ تو

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ
خدا کو چھوڑ کر بس اُن چند ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور تمھارے باپ

وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ
داداؤں نے گھڑ لیا ہے خدا نے تو ان کے لیے کوئی دلیل نہیں نازل کی حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے

اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
خاص ہے اس نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے مگر افسوس

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ
بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں اے میرے قید خانے کے دونوں رفیقو! (اچھا اب تعبیر سنو) تم میں

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا
سے ایک (جس نے انگور دیکھا رہا ہو کر) اپنے مالک کو شراب پلانے کا کام کرے گا اور دوسرا جس نے

الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ
روٹیاں سر پر دیکھی ہیں) تو سولی دیا جائے گا اور چڑیاں اس کے سر سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گی

الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ
جس امر کو تم دونوں دریافت کرتے تھے (وہ یہ ہے) اور فیصل[1] ہو چکا ہے اور ان دونوں میں جس کی

ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ
نسبت یوسف نے سمجھا تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ

الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع ٥ ٧ ١٥
کرنا کہ میں بے جرم قید ہوں) تو شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف قید خانہ میں کئی[2] برس

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
اور (اسی اثنا میں بادشاہ[3] نے (بھی خواب دیکھا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
گائیں ہیں ان کو سات دبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں)

[1] چنانچہ تین روز کے بعد بادشاہی پیادے آئے، اور ساقی کو اس کی دیانت کی وجہ سے پہلے عہدے پر بحال کیا اور باورچی کو خیانت کی وجہ سے سولی دی گئی۔ ١٢

[2] سات برس تک حضرت یوسف قید خانہ میں رہے۔ ١٢

[3] اس کا نام ریان تھا اور اس کا لقب بھی فرعون تھا۔ کیوں کہ اس زمانے میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا کرتے تھے، اسی کا پوتا ولید بن مصعب بن ریان حضرت موسیٰ کے زمانے میں مصر کا بادشاہ تھا۔ ١٢

بادشاہ مصر کا خواب

وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِىْ فِىْ رُءْيَاىَ

اور پھر سات سوکھی بالیاں، اے (میرے دربار کے) سردارو اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی ہو تو

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ

میرے (اس) خواب کے بارے میں حکم لگاؤ، ان لوگوں نے عرض کی کہ یہ تو کچھ خواب پریشاں (سا) ہے اور ہم لوگ

وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ

ایسے خواب (پریشاں) کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں، اور جس نے ان دونوں میں سے رہائی پائی تھی (ساقی)

الَّذِىْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ

اور اس کو ایک مدت کے بعد (یوسف کا قصہ) یاد آیا بول اٹھا کہ مجھے قید خانہ تک (جانے تک جانے دیجیے) تو

بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

میں اس کی تعبیر بتائے دیتا ہوں (غرض وہ گیا اور یوسف سے کہنے لگا) اے یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ذرا ہمیں

اَفْتِنَا فِىْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

یہ تو بتائیے کہ سات موٹی تازی گایوں کو سات دبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں ہیں

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ

ہری کچھ اور پھر سات سوکھی مرجھائی (اس کی تعبیر کیا ہے) تو میں لوگوں کے پاس پلٹ کر جاؤں

لَّعَلِّىْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ

(اور بیان کروں) تاکہ ان کو بھی (تمھاری قدر معلوم ہو جائے) یوسف نے کہا (اس کی تعبیر یہ ہے)

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

کہ تم لوگ متواتر سات برس کاشتکاری کرتے رہو گے تو جو (فصل) تم کاٹو اس (کے دانہ) کو بالیوں

فَذَرُوْهُ فِىْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

ہی میں رہنے دینا (چھڑانا نہیں) مگر تھوڑا (سا) جو تم خود کھاؤ اس کے بعد بڑے سخت (خشک

يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا

سالی کے) سات برس آئیں گے کہ جو کچھ تم لوگوں نے اس ساتوں سالوں کے واسطے پہلے سے جمع کر رکھا

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾

ہوگا سب کھا جائیں گے مگر قدر قلیل جو تم (بیج کے واسطے) بچا رکھو گے (بس) پھر اس کے بعد

ثُمَّ يَاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ

ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب مینہ برسے گا (اور انگور بھی خوب پھلے گا) اور لوگ

ع ٦ ٧ ١٦

النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ

اس سال (انھیں) شراب کے لیے نچوڑیں گے، (یہ تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے

بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

حضور میں تو لے آؤ پھر جب (شاہی) چوبدار (یہ حکم لے کر) یوسف کے پاس آیا تو یوسف نے کہا کہ تم اپنے سرکار کی

فَسْــَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ

طرف پلٹ جاؤ اور ان سے پوچھو کہ (آپ کو) کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنھوں نے (مجھے دیکھ کر)

اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ

اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ آیا میں ان کا طالب تھا یا وہ (میری) اس میں شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار

اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ

ہی ان کے مکروں سے خوب واقف ہے چنانچہ بادشاہ نے (ان عورتوں کو طلب کیا اور) پوچھا کہ جس وقت تم لوگوں نے

لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ

یوسف سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی (ان سے) تمنا کی تھی تو تمھیں کیا معاملہ پیش آیا تھا؟ سب کی سب عرض کرنے لگیں حاشا للہ

الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ

ہم نے یوسف میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی (تب) عزیز (مصر) کی بی بی (زلیخا) بول اٹھی اب تو ٹھیک ٹھیک حال سب ظاہر ہو ہی گیا

نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ

(اصل بات یہ ہے) میں نے خود اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی تمنا کی تھی اور بلا شبہ وہ یقیناً سچا ہے (یہ واقعہ جو) ابھی (زلیخا) نے بیان کیا یوسف نے سن کر کہا

اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٢﴾

(یہ تمام) قصہ میں نے اسلیے چھیڑا تاکہ تمھارے بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی غیبت میں اسکی امانت میں خیانت نہیں کی اور خیانت کرنے والوں کی مکاری کو ہرگز چلنے نہیں دیتا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور (یوں تو) میں بھی اپنے نفس کو (گناہ سے) بے لوث نہیں کہتا ہوں کیوں کہ (میں بھی بشر ہوں اور) نفس برابر

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ

برائی کی طرف ابھارتا ہی رہتا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے (اور گناہ سے بچائے) اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار

الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ تو میں انھیں اپنے ذاتی کام کے لیے خاص کر لوں گا

قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ

پھر جب اس نے یوسف سے باتیں کیں تو (یوسف کی اعلیٰ قابلیت ثابت ہوئی اور) اس نے حکم دیا کہ تم آج سے

ؔ کلام کی پختگی سے حضرت یوسفؑ کی قابلیت ثابت ہوئی ہے۔ سچ ہے ؎
تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

حضرت یوسفؑ کی کامیابی

جب حضرت یوسف کو یہ افسری ملی تو اس وقت آپکا سن ۳۳ برس کا تھا، اور جب آپ چالیس برس کے ہوئے اور بادشاہ کو آپ کے حسن تدبیر پر کامل اعتماد

الجزء الثالث عشر ۱۳

اور اطمینان ہو گیا تو اسنے اپنا جڑاؤ تاج آپ کے سر پر رکھا اور شاہی خلعت پہنایا اور تمام ارکین سلطنت کو آپ کی خدمت میں مقرر کیا اور سلطنت کے تمام امور آپ کے سپرد کر کے خود دستبردار ہوا اور حضرت یوسف [illegible]

حضرت یوسفؑ کی سلطنت

اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿٥٥﴾

ہماری سرکار میں یقیناً باوقار (اور) معتبر ہو، یوسف نے کہا (جب آپ نے میری قدردانی کی ہے تو) مجھے ملکی خزانوں

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا

پر مقرر کیجئے کیونکہ میں (اسکا) امانتدار خزانچی (اور اسکے حساب کتاب سے بھی) واقف ہوں (غرض یوسف شاہی خزانوں کے

حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا

افسر مقرر ہوئے) اور ہم نے یوسف کو یوں ملک (مصر) پر قابض بنایا کہ اس میں جہاں چاہیں رہیں، ہم جس پر چاہتے ہیں

نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ

اپنا فضل کرتے ہیں اور ہم نیکوکاروں کے اجر کو اکارت نہیں کرتے، اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ

ان کے لیے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے (اور چونکہ کنعان میں بھی قحط تھا اس وجہ سے) یوسف کے (سوتیلے) بھائی (غلہ

یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾

خریدنے کو مصر میں) آئے ۲ تو یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے ان کو فوراً پہچان لیا اور وہ لوگ ان کو نہ پہچان سکے اور

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ

جب یوسف نے ان (کے غلہ) کا سامان درست کر دیا (اور وہ رخصت ہونے) تو یوسف نے (ان سے) کہا کہ (ابکی آنا تو)

مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا

اپنے سوتیلے بھائی کو (جسے تم گھر چھوڑ آئے ہو) میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں یقیناً ناپ بھی پوری دیتا

خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿٥٩﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ

ہوں اور بہت اچھا مہمان نواز بھی ہوں ۳ پس اگر تم اس کو میرے پاس نہ لاؤ گے تو تمھارے لیے نہ میرے

لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

پاس کچھ (غلہ وغیرہ) ہوگا، نہ تم لوگ میرے قریب ہی چڑھنے پاؤ گے، وہ لوگ کہنے لگے ہم اس کے والد سے اسکے

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا

بارے میں جاتے ہی درخواست کریں گے اور ہم ضرور اس کام کو کریں گے۔ اور یوسف نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ انکی (جمع پونجی)

بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا

ان کے بوروں میں چپکے سے رکھ دو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچان

اِلٰۤی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤی

لیں (اور اس طمع میں) شاید پھر پلٹ کر آئیں، غرض جب یہ لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کر

---

۱ جب ارزانی کے ۷ برس گذر گئے اور گرانی شروع ہوئی اور حضرت یوسف نے غلہ فروخت کرنا شروع کیا تو پہلے سال روپے کے عوض اور دوسرے سال زیورات و جواہر، تیسرے سال چوپایوں جانور، چوتھے سال غلاموں لونڈیوں اور پانچویں سال گھروں، درختوں اور اثاث البیت چھٹے سال کھیتوں اور نہروں کے عوض غلہ دیا اور جب ان لوگوں کے ملک میں کوئی چیز باقی نہ رہی تو ساتویں سال لوگوں کی جانوں کا مول کر کے غلہ دیا، غرض اس تمام ملک میں کوئی متنفس ایسا نہ تھا جو حضرت یوسف کا غلام یا لونڈی نہو یوں خدا نے حضرت یوسف سے غلامی کا دھبہ مٹایا اور تمام ملک کو آپ کا غلام بنا دیا۔ ۱۲

ع ۸

۲ چونکہ حضرت یوسف نے ارزانی کے زمانے میں آئندہ کے قحط کے خیال سے وافر غلہ جمع کر لیا تھا، اور جب قحط کا زمانہ آیا تو اس طرح فروخت کرنا شروع کیا کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ نہ دیتے تھے تاکہ لوگ جمع یا تجارت نہ کرنے لگیں اور یہ خبر تمام اطراف و جوانب میں مشہور ہوئی تو کنعان سے حضرت یوسف کے بھائی بھی غلہ لینے آئے۔

۳ یعنی چاہے کتنے ہی مہمان آئیں میں اکتاتا نہیں ہوں۔ ۱۲

أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا

آئے تو سب نے مل کر عرض کی کہ اے ابا ہمیں (آئندہ) غلہ ملنے کی ممانعت کر دی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے

أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ

بھائی (بن یامین) کو بھیج دیجئے تاکہ ہم (پھر) غلہ لائیں اور ہم اسکی پوری حفاظت کرینگے یعقوب نے کہا میں اسکے بارے

عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ

میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس سے پہلے اس کے ماں جائے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو خدا

خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا

اس کا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جب ان لوگوں نے اپنے

مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا

اپنے اسباب کھولے تو اپنی اپنی پونجی کو دیکھا کہ (بعینہ) واپس کر دی گئی ہے تو اپنے باپ سے) کہنے لگے ابا ہمیں

يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ

(اور) کیا چاہئے (دیکھئے) یہ ہماری (جمع) پونجی تک واپس دیدی گئی اور (غلہ مفت ملا اب یامین کو جانے دیجئے تو

أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ

ہم اپنے اہل و عیال کے واسطے غلہ لا دلائیں اور اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں اور ایک بار شتر غلہ اور بڑھوا لائیں

كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ

کہ یہ (جو اب کی دفعہ لائے تھے) تھوڑا سا غلہ ہے لیعقوب نے کہا جب تک تم لوگ میرے سامنے خدا سے عہد کر لو کہ تم

مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ

اس کو ضرور مجھ تک (صحیح و سالم) لے آؤ گے مگر ہاں جب تم خود گھر جاؤ (تو مجبوری ہے ورنہ) میں تو تمہارے ساتھ ہرگز

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ

اسکو نہ بھیجوں گا۔ پھر جب ان لوگوں نے ان کے سامنے عہد کیا تو یعقوب نے کہا کہ ہم لوگ جو کہہ رہے ہیں خدا

وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ

اس کا ضامن ہے اور یعقوب نے (نصیحتاً چلتے وقت بیٹوں سے) کہا اے فرزندو (دیکھو خبردار) سب کے سب ایک

وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ

ہی دروازے سے نہ داخل ہونا (کہ کہیں نظر نہ لگ جائے) اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور میں تم سے

مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ

(اس بلا کو) جو خدا کی طرف سے (آئے) کچھ بھی ٹال نہیں سکتا حکم تو (دراصل) خدا ہی کے واسطے ہے میں نے اسی پر

ؑ حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا کہ بادشاہ کو یہ معلوم کیونکر ہوا کہ تمہارا ایک بھائی اور ہے تو وہ کہنے لگے جب ہم وہاں پہنچے تو بادشاہ نے ہم پر جاسوسی کا شبہہ کیا، جب ہم نے اپنا پورا حال بیان کیا تو بادشاہ نے کہا کہ اپنے بھائی کو بھی لیتے آنا تاکہ تمہارا سچ جھوٹ ظاہر ہو ورنہ تم کو غلہ نہ ملے گا۔ ۱۲ ۱۲

وَ عَلَيۡهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوۡا مِنۡ
بھروسہ کیا ہے، اور بھروسہ کرنیوالوں کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے[۱] اور جب یہ سب بھائی جس طرح
حَيۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا كَانَ يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ
ان کے والد نے حکم دیا تھا اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے مگر جو کچھ حکم خدا کیطرف سے آنے کو تھا اُسے
اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ قَضٰٮهَا ؕ
یعقوب کچھ بھی ٹال نہ سکتے تھے مگر (ہاں) یعقوب کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انھوں نے بھی یوں پورا کرلیا
وَ اِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ
کیوں کہ اس میں تو شک نہیں کہ اُسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحب علم ضرور تھا مگر بہیترے لوگ (اس سے بھی)
لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰى يُوۡسُفَ اٰوٰٓى اِلَيۡهِ
واقف نہیں، اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس (الگ)
اَخَاهُ قَالَ اِنِّىۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ فَلَا تَبۡتَـئِسۡ بِمَا كَانُوۡا
میں جگہ دی اور (چپکے سے) اس (بن یامین) سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں تو جو کچھ (بدسلوکیاں)
يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَايَةَ
یہ لوگ تمہارے ساتھ کرتے رہے ہیں اس کا کچھ رنج نہ کرو، پھر جب یوسف نے ان کا سازوسامان (سفر غلہ وغیرہ) درست کرا دیا
فِىۡ رَحۡلِ اَخِيۡهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الۡعِيۡرُ اِنَّكُمۡ
تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی پینے کا کٹورا (یوسف کے اشارے سے) رکھوا دیا پھر ایک منادی للکار کے بولا کہ اے قافلہ والو
لَسٰرِقُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوۡا وَ اَقۡبَلُوۡا عَلَيۡهِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾
(ہو نہو) یقیناً تم ہی لوگ چور ہو[۲] یہ (سنکر) یہ لوگ پکارنے والوں کیطرف پھر پڑے اور کہنے لگے (آخر) تمہاری کیا چیز گم ہو گئی
قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِكِ وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ
ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا ہے اور میں اس کا ضامن ہوں کہ جو شخص اس کو لا
بَعِيۡرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيۡمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ
حاضر کرے گا اس کو ایک بار شتر (غلہ انعام) ملے گا (تب) یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم تو جانتے ہو کہ (ہم)
مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيۡنَ ﴿۷۳﴾
ملک میں فساد کرنے کی غرض سے ہم نہیں آئے تھے، اور نہ ہم لوگ کچھ چور تو ہیں نہیں، تب
قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ كٰذِبِيۡنَ ﴿۷۴﴾
وہ ملازمین بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہوگی۔

ع ۸ ۱۱ ۲

[۱] ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب نے بیٹوں کی درخواست پر اپنی طرف سے بادشاہ مصر کو ایک خط بھی لکھا تھا اور ایک عمامہ جو حضرت ابراہیم کے ترکہ میں ملا تھا بن یامین اور یہودا کی معرفت تحفہ کے طور پر بھیجا تھا اور سب بیٹوں کو شجرۃ الوداع تک پہنچانے آئے تھے۔ اور اس وقت حضرت یوسف کو یاد کرکے بہت روئے تھے کیونکہ ان کو بھی یہاں تک پہنچانے آئے تھے۔

[۲] اس سے یہ شبہہ نہ ہونا چاہئے کہ حضرت یوسف کے آدمیوں نے ان پر افترا کیا اور جھوٹ بولے کیونکہ ان لوگوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم پیالے کے چور ہو بلکہ ان کو صرف اس واسطے کہا تھا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسف کو چرایا تھا۔

۱۲ ۱۲

قَالُوۡا جَزَآؤُهٗ مَنۡ وُّجِدَ فِیۡ رَحۡلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ

یہ لوگ (بے دھڑک) بول اٹھے کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے بورے میں پیالہ نکلے تو وہی خود

كَذٰلِكَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوۡعِيَتِهِمۡ قَبۡلَ

اس کا بدلہ لہ ہو (تو وہ مال کے بدلے میں غلام بنا لیا جائے) ہم لوگ تو ظالموں (چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں

وِعَآءِ اَخِيۡهِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَهَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِيۡهِ ؕ

غرض یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتہ کھلنے کے قبل دوسرے بھائیوں کے شلیتوں سے (تلاشی) شروع کی اس کے بعد آخر میں

كَذٰلِكَ كِدۡنَا لِيُوۡسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاۡخُذَ اَخَاهُ

اس پیالہ کو یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتہ سے برآمد کیا یوسف کو بھائی کے روکنے کی ہم نے یوں تدبیر بتائی ورنہ

فِیۡ دِيۡنِ الۡمَلِكِ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ

بادشاہ مصر کے قانون کے موافق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے مگر ہاں جب خدا چاہے، ہم جسے چاہتے ہیں

مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ وَفَوۡقَ كُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوۡۤا

اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں، اور (دنیا میں) ہر صاحب علم سے بڑھ کر ایک اور عالم ہوا غرض بن

اِنۡ يَّسۡرِقۡ فَقَدۡ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ ۚ فَاَسَرَّهَا

یامین روک لیے گئے تو) یہ لوگ کہنے لگے اگر اس نے چوری کی تو کون تعجب ہے) اس کے پہلے اس کا بھائی (یوسف)

يُوۡسُفُ فِیۡ نَفۡسِهٖ وَلَمۡ يُبۡدِهَا لَهُمۡ ۚ قَالَ اَنۡتُمۡ

چوری کر چکا ہے تو یوسف نے (اس کا کچھ جواب نہ دیا) اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا،

شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَصِفُوۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا

(مگر یکسد یا کہ تم بڑے خانہ خراب (برے آدمی) ہو اور جو (اسکے بھائی کی چوری کا) حال بیان کرتے ہو اسے خدا خوب واقف ہے (اے) عزیز

الۡعَزِيۡزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيۡخًا كَبِيۡرًا فَخُذۡ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

ان لوگوں نے کہا اے عزیز اس (ابن یامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں (اور اسکو بہت چاہتے ہیں) تو آپ اس کے

اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنۡ

عوض ہم میں سے کسی کو لے لیجیے (اور اسکو چھوڑ دیجیے) کیونکہ ہم آپکو بہت نیکوکار (بزرگ) سمجھتے ہیں یوسف نے کہا معاذ اللہ یہ کیونکر

نَّاۡخُذَ اِلَّا مَنۡ وَّجَدۡنَا مَتَاعَنَا عِنۡدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا

ہو سکتا ہے کہ) ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں (اگر ہم ایسا کریں) تو ہم

لَّظٰلِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسۡتَيۡـَٔسُوۡا مِنۡهُ خَلَصُوۡا نَجِيًّا ؕ

ضرور بڑے بے انصاف ٹھہرے، پھر جب یوسف کی طرف سے مایوس ہوئے تو باہم مشورہ کرنے کے لیے الگ کھڑے

لہ کیوں کہ اس وقت کا قانون یہ تھا کہ مال والا چور کو ایک سال تک اپنی خدمت میں رکھتا۔ ۲ لہ حضرت یوسف کو ان کی پھوپھی نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے پالا تھا، حضرت یعقوب جب یوسف کی جدائی گوارا نہ کر سکے اور پھوپھی کے وہاں سے لائے گئے تو ان کو بھی یوسف کا جدا کرنا گوارا نہ ہوا آخر جب حضرت یوسف کا اصرار ہوا تو انھوں نے ایک حیلہ یہ کیا کہ وہ کمربند جو حضرت اسحاق کے ترکہ سے ان کو ملا تھا حضرت یوسف کی کمر میں باندھ دیا اور گویا ان کو چور بنایا اور چونکہ اس زمانے میں چور ہی مال کے عوض لے لیا جاتا تھا اس بنا پر حضرت یوسف کو یوں اپنی پھوپھی کے پاس رہنا پڑا اسی کی طرف اشارہ کر کے ان کے بھائیوں نے چوری کی تہمت دی اور حضرت یوسف نے خانہ خراب اس وجہ سے کہا کہ ان لوگوں کی وجہ سے حضرت یعقوب کو فراق یوسف کی مصیبت جھیلنا پڑی اور گھر برباد ہوا، اس کے علاوہ پیغمبر زادگی کا دعویٰ اور پھر اپنے منہ سے چوری کا اقرار

ع ۹ ۱۱ ۳

۱۲ ۱۲

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ

ہوئے تو جو شخص ان سب میں بڑا تھا (یہودا) کہنے لگا (بھائیو) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے تم لوگوں

مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ

سے خدا کا عہد کرا لیا تھا، اور اس سے پہلے تم لوگ یوسف کے بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو، تو (بھائی)

فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ

جب تک میرے والد مجھے اجازت (نہ) دیں یا خود خدا مجھے کوئی حکم (نہ) دے میں اس سرزمین سے ہرگز نہ

اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ

ٹلوں گا اور خدا سب حکم دینے والوں سے کہیں بہتر ہے، تم لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کر جاؤ

فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا

اور (ان سے جاکر) عرض کرو اے ابا آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم لوگوں نے تو اپنی دانست کے مطابق ہی شہادت دی ہے (ہم نے انکا عہد کیا

بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾ وَاسْأَلِ

تھا اور ہم کچھ (از) غیبی (آفت) کے نگہبان تو تھے نہیں، اور آپ اس بستی

الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ

(مصر) کے لوگوں سے جس میں ہم لوگ تھے دریافت کر لیجیے اور اس قافلہ سے بھی جس میں ہم آئے ہیں

وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ

(پوچھ لیجیے) اور ہم یقیناً بالکل سچے ہیں (غرض جب ان لوگوں نے جاکر بیان کیا تو) یعقوب نے کہا (اس نے

أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ

چوری نہیں کی بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑ لہ لی ہے تو (خیر) صبر (اور خدا کا) شکر، خدا سے تو

جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ

مجھے امید ہی کہ میرے سب (لڑکوں) کو میرے پاس پہنچا دے بیشک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے، اور یعقوب نے ان

وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ

لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور رو کر کہنے لگے ہائے افسوس یوسف پر اور (اس قدر روئے کہ) ان کی آنکھیں

الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ

سفید ہو گئیں، وہ تو بڑے رنج کے ضابط تھے (یہ دیکھ کر ان کے بیٹے) کہنے لگے کہ آپ تو ہمیشہ یوسف کو

يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ

یاد ہی کرتے رہیے گا یہاں تک کہ بیمار ہو جائیے گا یا جان ہی دے دیجیے گا، یعقوب نے کہا میں

لہ مطلب یہ تھا کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ خود چوری چوری کی علت میں ماخوذ ہوتا ہے تو بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق وہ گرفتار نہیں ہو سکتا تھا۔ ۱۲

الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى
تم سے کچھ نہیں کہتا) میں تو اپنی بے قراری اور رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں اور
اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ
خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو، اے میرے فرزندو!
اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا
(ایک بار اور پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو (جس طرح بنے) ڈھونڈ کر لے
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا
آؤ اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیوں کہ خدا کی رحمت سے سوائے کافر لوگوں کے اور
الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا
کوئی ناامید نہیں ہوا کرتا، پھر یہ لوگ جب (سہ بارہ) یوسف کے پاس گئے [۱] تو
الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ
(بہت گڑگڑا کر) عرض کی کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے سارے کنبہ کو (قحط کی وجہ سے) بڑی
فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي
تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہم کو (اس کے عوض) پورا غلہ دلوا دیجیے
الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ
اور (قیمت ہی پر نہیں ہم کو اپنا صدقہ خیرات دیجیے اس میں تو شک نہیں کہ خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا
بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ
ہے (اب تو یوسف سے نہ رہا گیا) کہا تمھیں کچھ معلوم ہے کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا
لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ
سلوک کئے (اس پر وہ لوگ چونکے اور) کہنے لگے (ہائیں) کیا تم ہی یوسف ہو یوسف نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ
اور یہ میرا بھائی ہے بیشک خدا نے مجھ پر اپنا فضل (وکرم) کیا اس میں شک نہیں کہ جو شخص (اس سے) ڈرتا رہے
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ
(اور مصیبت میں) صبر کرے تو خدا ہرگز ایسے نیکوکاروں کا اجر برباد نہیں کرتا، وہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم
اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا
تمھیں خدا نے یقیناً ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم ہی (یقیناً (از سرتاپا) خطاوار تھے، یوسف نے کہا

عزیز مصر کے نام حضرت یعقوب کا خط

[۱] اب کی مرتبہ پھر حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ اے عزیز ہم اہلبیت نبوت ہمیشہ بلا میں گرفتار رہتے ہیں، کیوں کہ رنج و خوشی میں خدا ہمارا امتحان کرتا ہے، ادھر بیس برس سے اور زیادہ مصیبت پر مصیبت کا سامنا ہے، پہلی مصیبت یہ تھی کہ میرے سرور دل فرزند یوسف کو اس کے بھائی صبح کے وقت سیر و تماشے کی غرض سے لے گئے اور شام کو روتے پیٹتے اس کا کرتا خون آلودہ کر کے لائے اور مجھ سے بیان کیا کہ اسے بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا، یہ سنکر دنیا میری نظروں میں سیاہ ہو گئی اور اُس کے فراق میں اس قدر رویا کہ بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی ابن یامین سے کچھ میرا دل بہلتا تھا کہ پہلی دفعہ مصر سے واپس آکر لڑکوں نے بیان کیا کہ عزیز مصر نے اسے بلایا ہے اور بغیر اس کے لے گئے غلہ نہ ملے گا، تب میں نے مجبوراً جانے دیا، اب کی جو یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے اس نے چوری کی ہے اور بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اہلبیت نبوت چوری نہیں کرتے، غرض تم نے جو اسے قید کر لیا ہے اس سے میری مصیبت اور زیادہ ہو گئی اب ہم پر رحم کر کے اس کو رہائی دو اور غلہ بھی پورا دو فقط راقم یعقوب اسرائیل بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ۔ یہ خط دیکھتے ہی حضرت یوسف کو تاب ضبط نہ رہی تنہائی میں جا کر خوب روئے پھر منہ دھو کر باہر آئے اور اپنے بھائیوں سے باتیں کرنے لگے جوں ہی ان لوگوں نے اپنی مصیبت دہرانی شروع کی پھر ضبط نہ ہو سکا اور پھر اندر جا کر خوب روئے، تین مرتبہ ایسا ہی کیا، آخر جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کھل پڑے اور اپنے کو ظاہر کر دیا۔۱۲

تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ

اب آج سے تم پر کچھ الزام نہیں، خدا تمھارے گناہ معاف فرمائے اور وہ سب سے زیادہ رحیم

الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى

ہے، یہ میرا کرتہ لے جاؤ ؎ اور اس کو ابا جان کے چہرے پر ڈال دینا کہ وہ پھر بینا

وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ

ہو جائیں گے، اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو لے کر میرے پاس

اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ

چلے آؤ، اور جوں ہی قافلہ مصر سے چلا تھا کہ ان لوگوں کے والد (یعقوب)

لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا

نے کہہ دیا تھا کہ اگر مجھ کو سٹھیایا ہوا نہ کہو تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے یوسف کی بو معلوم ہوتی ہے، وہ لوگ

تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ

(کنبے والے پوتے وغیرہ) کہنے لگے آپ یقیناً اپنے پرانے خیال (محبت) میں (پڑے ہوئے) ہیں، پھر یوسف کی خوش خبری

الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ

دینے والا آیا اور ان کے کرتے کو ان کے چہرے پر ڈال دیا، یعقوب فوراً دوبارہ آنکھ والے

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا

ہو گئے (اب یعقوب نے بیٹوں سے کہا) کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے

يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

ان لوگوں نے عرض کی اے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی (خدا کی بارگاہ میں) ہمارے واسطے دعا مانگئے ہم بیشک

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

از سر تا پا گنہگار ہیں یعقوب نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمھاری مغفرت کی دعا کروں گا بیشک وہ بڑا

الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ

بخشنے والا مہربان ہے (غرض) جب پھر یہ لوگ (مع یعقوب کے) چلے اور یوسف شہر کے باہر لینے آئے تو

اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ۭ

جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے باپ ماں کو اپنے پاس جگہ دی (اور ان سے) کہا اب انشاء اللہ

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ

بڑے اطمینان سے مصر میں چلئے (غرض پہنچ کر) یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب کے سب یوسف کی تعظیم

؎ یہ وہی کرتا تھا جو آگ میں پڑنے کے وقت حضرت ابراہیم کو حضرت جبرئیل نے بہشت سے لا کر پہنایا تھا اور حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو رخصت ہونے کے وقت بازو پر باندھ دیا تھا، اور جب کنوئیں میں گرے تو حضرت جبرئیل نے کھول کر اسے پہنا دیا تھا، اس کرتے کی خاصیت یہ تھی کہ جب کسی بیمار پر ڈالا گیا تو فوراً مرض زائل ہو گیا، اسی وجہ سے حضرت یعقوب فوراً بینا ہو گئے۔ غرض جب فرزندان یعقوب اسے لے کر مصر سے باہر نکلے اور صحرا میں پہونچے تو بحکم خدا صبا نے اسکی خوشبو دس منزل سے حضرت یعقوب کے دماغ تک پہنچائی اور جب ہی سے بشارت کو باد صبا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ۱۲

قَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ
کے واسطے ان کے سامنے سجدے میں گر پڑے (اسوقت) یوسف نے کہا اے ابا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی کہ
جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ
میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا، بیشک اس نے میرے ساتھ احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانے
مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ
سے نکالا اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا اس کے بعد بھی
نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ
آپ لوگوں کو گاؤں سے (شہر میں) لے آیا (اور مجھ سے ملا دیا) بے شک میرا پروردگار جو کچھ کرنا چاہتا
لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ
ہے اس کی تدبیر خوب جانتا ہے، بے شک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے، (اس کے بعد یوسف نے
اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ
دعا کی) پروردگار! تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی باتوں کی تعبیر بھی سکھائی، اے
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا
آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مالک سرپرست ہے دنیا میں بھی آخرت میں
وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾
بھی تو مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھا لے اور مجھے نیکو کاروں میں شامل فرما (اے رسولؐ)
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ
یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تمہیں وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں (اور تمہیں معلوم ہوتا ہے ورنہ) جس
لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ
وقت یوسف کے بھائی باہم اپنے کام کا مشورہ کر رہے تھے اور (ہلاک کی) تدبیریں کر رہے تھے تم ان کے پاس
اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْــَٔــلُهُمْ
موجود نہ تھے، اور کتنا ہی چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں حالانکہ تم ان سے (تبلیغ رسالت کا)
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَ
کوئی صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے واسطے نصیحت (ہی نصیحت) ہے اور
كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ
آسمانوں اور زمین میں (خدا کی قدرت) کے کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن رات)

زلیخا سے حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح

ؔ۱ جب سابق عزیز مصر جس کا نام قطفیر اور زلیخا کا شوہر تھا مر گیا تو قحط کے زمانے میں زلیخا محتاج ہو گئی یہاں تک کہ بھیک مانگنے لگی، لوگوں نے اس سے کہا تو حضرت یوسف کے سامنے کیوں نہیں جاتی وہ بولی حیا مانع ہے، جب لوگوں کا زیادہ اصرار ہوا تو ایک دن سر راہ کھڑی ہوئی جب حضرت یوسف کی سواری ادھر سے گذری تو بیساختہ اس کی زبان سے نکلا "پاک پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے بادشاہوں کو نافرمانی کی وجہ سے غلام بنادیا اور غلاموں کو فرمانبرداری کی وجہ سے بادشاہ" جب حضرت یوسف نے سنا تو پوچھا کیا تو ہی زلیخا ہے، وہ بولی، ہاں، آپ نے پوچھا تیری کوئی حاجت ہے، وہ بولی اب جب میں بڑھیا ہو گئی تو تم مجھ سے میری حاجت پوچھتے ہو، یہ سنکر حضرت یوسف اسے اپنے محل میں لے گئے اور پوچھا تم نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا، وہ بولی ہاں، مگر اب مجھے ملامت نہ کرو، آپ نے جب وجہ پوچھی تو کہا ایک تو یہ کہ تم سا حسین خدا نے پیدا ہی نہیں کیا، دوسرے مصر میں مجھ سا کوئی خوبصورت نہ تھا، تیسرے میرا شوہر نامرد تھا۔ آپ نے پوچھا اب کیا ارادہ ہے، وہ بولی، خدا سے دعا کرو کہ خدا پھر مجھے جوان بنا دے۔ غرض وہ پھر جوان ہوئی اور آپ نے اسی سے نکاح کیا، تو وہ باکرہ تھی، اس سے حضرت یوسف کو تین اولادیں ہوئیں، ایک منشا، دوسرے افرائیم جو حضرت یوشع وصی موسیٰ کے دادا تھے تیسری بیٹی رحیمہ جو حضرت ایوب کی زوجہ تھیں۔ ۱۲

ع ۱۱
۱۱
۵

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ

گزرا کرتے ہیں اور اس سے منہ پھیرے رہتے ہیں، اور اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ

بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ

خدا پر تو ایمان نہیں لاتے مگر شرک کئے جاتے ہیں، تو کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں

غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

کہ ان پر خدا کا عذاب آپڑے جو ان پر چھا جائے یا ان پر اچانک قیامت ہی آجائے، اور

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ

ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو (اے رسول) ان سے کہہ دو کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں (لوگوں کو)

اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ

خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو [۱] (دونوں) مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں، اور (اے رسول)

مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ

تم سے پہلے بھی ہم گاؤں ہی کے رہنے والے کچھ مردوں کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا کیے ہیں کہ ہم

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

ان پر وحی نازل کرتے تھے تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ غور کرتے کہ جو لوگ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا اور جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے آخرت کا

لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ

گھر (دنیا سے) یقیناً بدرجہا بہتر ہے، کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے (پیغمبران ماسلف نے تبلیغ رسالت) یہاں تک کی کہ

الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

جب (قوم کے ایمان لانے سے) پیغمبر مایوس ہو گئے اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ جھٹلائے گئے تو ان کے پاس

فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

ہماری (خاص) مدد آپہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں کے (سر سے) تو

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي

ٹالا نہیں جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں کے قصّوں میں عقلمندوں کے واسطے اچھی خاصی

[۱] یہ تو ظاہر ہے اور کوئی اس کا منکر نہیں کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو بچپن ہی میں اپنی پرورش اور پرداخت میں لے لیا تھا اور ہر وقت سایہ کی طرح ساتھ رہتے تھے، یہاں تک کہ جب حضرت رسولؐ خلعتِ نبوت سے سرفراز ہوئے تو سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والے بھی یہی تھے جب آیہ انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اس وقت بھی آپ ہی نے سبقت کی، پھر اسلام کو عروج ہوا اور جہاد کا حکم ہوا، اس وقت تکلیف و آرام میں آپ کے سوا دوسرا ساتھ دینے والا نہ تھا، ان تمام باتوں سے صاف واضح ہے کہ رسولؐ کا سچا تابعدار اور پیرو حضرت علی کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا اور اس آیت میں اتبعنی کا مصداق آپ کے سوا اور کوئی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے بصیغہ واحد فرمایا ورنہ اور لوگ بھی مراد ہوتے تو والذین اتبعونی فرماتا۔

الْأَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ
عبرت (ونصیحت) ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں ہے جو (خواہ مخواہ) گھڑ لی جائے بلکہ (جو آسمانی
الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى
کتابیں) اس کے پہلے سے موجود ہیں ان کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ایماندار لوگوں
وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿۱۱۱﴾
کے لیے (از سرتاپا) ہدایت و رحمت ہے -

(۱۳) سُورَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۶)

آیاتہا ۴۳ — رکوعاتہا ۶

سورۂ رعدؐ مکہ میں نازل ہوا اس کی تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
المرٰ ؔ یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تمہارے
مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾
پاس نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے
اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ
خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اٹھا کھڑا کر دیا
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
(پھر عرش کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا
كُلٌّ يَّجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ
کہ ہر ایک وقت مقررہ تک چلا کرتا ہے وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِي
ہے اور اسی غرض سے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیل وار
مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ
بیان کرتا ہے اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو بچھایا اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور
كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي
دریا بنائے اور اس نے ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے) وہی رات (کے پردے)

ؔ اِس سورہ کے بعض اخلاقی اور تمدنی نتیجے یہ ہیں۔ (۱) قرآن کی حقیقت (۲) ہر شے کا خالق خدا ہی ہے (۳) قدرت خدا میں غور و فکر کرنے کا حکم (۴) ہر قوم کا ایک ہادی ہے۔ (۵) خدا ہر چیز کو جانتا ہے (۶) آدمیوں کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں (۷) خدا کسی کی نعمت بلا وجہ نہیں چھینتا (۸) ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے حتے کہ گرج بھی (۹) حق و باطل کی مثل (۱۰) مومنین کی صفت (۱۱) کفار کی صفت (۱۲) خدا کی یاد تسلی بخش ہے (۱۳) خدا کے وعدے سچے ہیں (۱۴) طوبیٰ کا ذکر۔ (۱۵) اگلے پیغمبروں کی بھی متعدد بیبیاں تھیں (۱۶) حضرت علی کی فضیلت۔ ۱۲

۱۲ ع ۷ ۶

ؔ ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد انا اللہ الحی الممیت الرزاق ہے، یعنی میں ہوں خدا جلانے والا، مارنے والا، رزق دینے والا۔ واللہ اعلم ۱۲ ۱۲ ۴

الَّيۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝۳

سے دن کو ڈھانک دیتا ہے، اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لیے اسمیں (قدرت خدا

وَفِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ

کی بہتیری نشانیاں ہیں، اور خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوتے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی

وَّزَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى

اور خرموں کے درخت بعض کی ایک جڑ اور دو[1] شاخیں اور بعض اکیلا (ایک ہی شاخ کا) حالانکہ

بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِی

سب ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں، بیشک جو لوگ

الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴ وَ

عقل والے ہیں ان کے لیے اس میں (قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں اور اگر تمہیں (کسی بات

اِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیۡ

پر) تعجب ہوتا ہے تو ان کفار کا یہ قول تعجب کی بات ہے کہ جب ہم (مر کر گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو

خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

کیا ہم پھر (دوبارہ) ایک نئے جنم میں آئیں گے، یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے

الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ

ساتھ کفر کیا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق پڑے ہوں گے اور یہی لوگ

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝۵ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ

جہنمی ہیں کہ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور (اے رسول) یہ لوگ تم سے بھلائی کے قبل ہی برائی (عذاب)

وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ

کی جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان کے پہلے بہت سے لوگوں کی) سزائیں ہو چکی ہیں اور اس میں

مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ

شک نہیں کہ تمہارا پروردگار باوجود ان کی شرارت کے لوگوں پر بڑا بخشش و کرم) والا ہے اور اسمیں بھی

الۡعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ

شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً بہت سخت عذاب والا ہے اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص (محمدؐ) پر اسکے پروردگار

اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ

کیطرف سے کوئی نشانی (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں نازل کی جاتی (اے رسول) تم تو صرف (خوف خدا سے)

[1] جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ کو کہتے سنا کہ دنیا کے لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور اے علی تو اور میں ایک درخت سے ہوں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی وجنات و زرع... الخ دیکھو تفسیر ثعلبی فاتحہ سالعہ، غالباً یہ اشارہ اسی حدیث کیطرف ہے جس کو آپ نے فرمایا ہے انا و علی من نور واحد

۱۲ ۱۲

هَادٍ ﴿٧﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت ۱؎ کرنے والا ہی ہر مادہ جو کہ پیٹ میں لیے ہوئے ہے اسکو

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾

خدا ہی جانتا ہے اور بچہ دانوں کا گھٹنا بڑھنا بھی تو ہی جانتا ہے) اور ہر چیز اسکے نزدیک ایک انداز سے ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَاۗءٌ

(وہی) باطن و ظاہر کا جاننے والا (سب سے) بڑا (اور) عالی شان ہے، تم لوگوں میں جو کوئی چپکے

مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ

سے بات کہے اور جو شخص ہانک پکار کے بولے، اور جو شخص رات (کی تاریکی) میں چھپا بیٹھا ہو، اور جو

مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

شخص دن دہاڑے چلا جا رہا ہو (اس کے نزدیک) سب برابر ہیں (آدمی کسی حالت میں ہو مگر) اس کے

مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ

لیے اس کے آگے اس کے پیچھے اس کے نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں کہ اس کی حکم خدا سے حفاظت کرتے

اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

ہیں جو (نعمت) کسی قوم کو حاصل ہو جب تک وہ لوگ خود اپنی نفسی حالت میں تغیر نہ ڈالیں خدا ہرگز

بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ

تغیر نہیں ڈالا کرتا، اور جب خدا کسی قوم پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں

وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ

اور نہ اس کا اس کے سوا کوئی والی (و سرپرست) ہے، وہ وہی تو ہے جو تمھیں ڈرانے اور لالچ

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾

دینے کے واسطے (بجلی کی) چمک دکھاتا ہے اور (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

اور گرج ۲؎ اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد و ثنا کی تسبیح کرتے ہیں وہی (آسمان سے)

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

بجلیوں کو بھیجتا ہے پھر اسے جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور یہ لوگ خدا کے بارے میں

هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾

(خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ بڑا سخت قوت والا ہے،

ع ۲

۱؎ ابن مردویہ، ابن جریر اور ابو نعیم نے معرفت میں اور دیلمی، ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیۂ انما انت منذر ولکل قوم ھاد نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا اور فرمایا انا منذر یعنی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا انت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون بعدی۔ اے علیؑ تم ہی ہدایت کرنے والے ہو، اور میرے بعد تمھارے ہی ذریعہ سے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائیں گے۔ اور اسی روایت کو باختلافِ الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیائی المختار نے ابن عباس سے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت بھی کی ہے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علیؑ سے یہی روایت کی ہے دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی، جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ تا ۲۰ مطبوعہ مصر اس سے فقط حضرت علیؑ کی امامت و خلافت بلافصل ہی ثابت نہیں ہوتی بلکہ دوازدہ امام کی امامت کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لئے ایک ہدایت کرنے والا ہے، اور رسولؐ نے اسے منحصر کر دیا ذاتِ علیؑ میں۔ تو قیامت تک ہر قوم کے ہادی علیؑ ہوں گے یا اُن کی اولاد۔ ۱۲ ۱۲

۲؎ تسبیح کے معنی ہیں خدا کو ہر برائی سے پاکیزہ سمجھنا اور یہ کبھی تو زبان سے ہوتی ہے، کبھی دل سے، کبھی اعضا کے اشارے سے، کبھی

بقیہ صـ ۳۴۶ پر

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
(مصیبت کے وقت) اسی کا (پکارنا) ٹھیک پکارنا ہے اور جو لوگ اسے چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے
يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ
ہیں وہ تو ان کی کچھ سنتے (تک) نہیں مگر جس طرح کوئی شخص (بغیر انگلیاں ملائے) اپنی دونوں ہتھیلیاں
لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ میں چلا جائے حالانکہ وہ کسی طرح پہنچنے والا نہیں اور
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
(اسی طرح) کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی بھٹکی پھرا کرتی ہے) اور آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات سے)
وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ
جو کوئی بھی ہے خوشی یا زبردستی سب اللہ ہی کے آگے سر بسجود ہیں اور (اسی طرح) ان کے سائے بھی
الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ
صبح و شام (سجدہ کرتے ہیں) (اے رسول) تم پوچھو کہ (آخر) آسمان و زمین کا پروردگار کون ہے (یہ کیا جواب
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ
دیں گے) تم خود کہہ دو کہ اللہ ہے (یہ بھی کہہ دو کہ) کیا تم نے اس کے سوا اور دوسرے کارساز بنا رکھے
لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
ہیں جو اپنے لیے آپ نہ تو نفع پر قابو رکھتے ہیں نہ ضرر پر (یہ بھی تو) پوچھو کہ بھلا (کہیں) اندھا اور آنکھوں
وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ
والا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) یا (کہیں) اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے (ہرگز نہیں) ان لوگوں
جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ
نے خدا کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں، کیا انھوں نے خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے، جن کے
عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ
سبب مخلوقات ان پر مشتبہ ہو گئی ہے (اور ان کی خدائی کے قائل ہو گئے) تم کہہ دو کہ خدا ہی [1] ہر چیز
الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ
کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے، اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنے اپنے انداز سے
بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا
نالے نکلے پھر پانی کے ریلے پر (جوش کھا کر) پھولا ہوا جھاگ (پھین) آ گیا اور اس چیز (دھات)

(حاشیہ متعلقہ ص ۳۴۵)

صرف ظاہری حالت سے خود زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ اس کا خالق ہر برائی سے پاک ہے۔ اسی بناء پر خدا نے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے۔ ان من شیء الا یسبح بحمدہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اپنے ہر برائی سے پاک نہ سمجھتی ہو اور گرج بھی اس کی مخلوقات سے ہے، پھر اس کا تسبیح کرنا کبھی تعجب خیز بات نہیں ہو سکتا ۱۲

[1] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے۔ کیوں کہ کوئی شخص کام کو چیز نہیں کہہ سکتا اور اگر ایسی ہی تعمیم کی جائیگی تو خدا کو بھی چیز میں داخل ماننا پڑے گا اور خدا اپنا بھی خالق ہو جائے گا، حالانکہ یہ محال ہے۔ ۱۲

يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ
سے کبھی جسے یہ لوگ زیور یا کوئی اسباب بنانے کی غرض سے آگ میں تپاتے ہیں اسی
زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ
طرح پھین آجاتا ہے (پھر الگ ہوجاتا ہے) یوں حق و باطل کی مثل بیان فرماتا ہے (کہ پانی
فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ
حق کی مثال اور پھین باطل کی) غرض پھین تو خشک ہوکر غائب ہوجاتا ہے اور جس سے لوگوں کو نفع
فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾
پہنچتا ہے (پانی) وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے یوں خدا (لوگوں کو سمجھانے کیواسطے) مثلیں بیان فرماتا ہے
لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ
جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا ان کے لیے تو (بہتری) ہی بہتری ہے اور جن لوگوں نے
لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ
اس کا کہنا نہ مانا (قیامت میں ان کی یہ حالت ہوگی) کہ اگر انھیں روئے زمین کے سب خزانے بلکہ
جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ
اتنا اور اس کے ساتھ مل جائے تو یہ لوگ اپنی نجات کے بدلے اس کو (بخوشی) دے ڈالیں (مگر پھر بھی
سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾
کوئی فائدہ نہیں) یہی لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا اور آخر ان کا ٹھکانا جہنم ہے
أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ
اور وہ کیا بری جگہ ہے (اے رسول) بھلا وہ شخص جو[1] یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی
كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ
طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے کبھی اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو مطلق اندھا ہے (ہرگز نہیں
يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَ
اس سے تو) بس کچھ سمجھ دار ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں کہ خدا سے جو عہد کیا اسے پورا کرتے
الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَ
ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جن (تعلقات) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا انھیں قائم
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِينَ
رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور (قیامت کے دن) بری طرح حساب لیے جانے سے خوف کھاتے ہیں

[1] علامہ ابن مردویہ نے جو اہلسنت کے ایک بڑے عالم ہیں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس شخص سے علی ابن ابیطالب مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

ع ۲ / ۱۱ / ۸ النصف

صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

اور یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنیکی غرض سے (جو مصیبت آن پڑی اسے جھیل گئے اور

اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدۡرَءُوۡنَ

پابندی سے نماز ادا کی اور جو (کچھ ہم نے) انھیں روزی دی تھی اسمیں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی راہ میں) خرچ کیا اور

بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ

یہ لوگ برائی کو بھی بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت کی خوبی مخصوص ہے (یعنی) ہمیشہ

عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ

رہنے کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور ان کی بی بیوں اور ان کی اولاد

اَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ

میں سے جو لوگ نیکوکار ہیں (وہ سب بھی) اور فرشتے (بہشت کے ہر) ہر دروازے سے ان کے

مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ

پاس آئیں گے اور سلام علیکم (کے بعد کہیں گے کہ (دنیا میں) تم نے صبر کیا (یہ) اسی کا صلہ ہے (دیکھو)

عُقۡبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ

تو آخرت کا گھر کیسا اچھا ہے اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کو پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالتے

مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ

ہیں اور جن (تعلقات باہمی) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انھیں قطع کرتے ہیں اور

يُّوۡصَلَ وَيُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

روئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور ایسے

اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ

ہی لوگوں کے واسطے بُرا گھر (جہنم) ہے اور خدا ہی جس کیلئے چاہتا ہے روزی کو بڑھا دیتا ہے اور

لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ وَفَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَمَا

(جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اور یہ لوگ دنیا کی (چند روزہ) زندگی پر بہت نہال ہیں حالانکہ

الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوۡلُ

دنیاوی زندگی (النعیم) آخرت کے مقابلے میں بالکل بے حقیقت چیز ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ

وہ کہتے ہیں کہ اس (شخص یعنی تم) پر (ہماری خواہش کے موافق) کوئی معجزہ اس کے پروردگار کی طرف سے

مومنوں کی صفت

کفار کی صفت

ع ۳ ۸ ۹

اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ
کیوں نہیں نازل ہوتا تم (ان سے) کہہ دو کہ اس میں شک نہیں کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا
اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُہُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ
ہے اور جس نے اس کی طرف رجوع کی اُسے اپنی طرف (پہنچنے کی) راہ دکھاتا ہے (یہ) وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایمان
اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿ؕ۲۸﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
قبول کیا اور ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوا کرتی ہے یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے، جن
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰی لَہُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ کَذٰلِکَ
لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان کے واسطے (بہشت میں) طوبیٰ[1] اور خوشحالی اور اچھا انجام ہے۔
اَرۡسَلۡنٰکَ فِیۡۤ اُمَّۃٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۠
(اے رسول) جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے (اسی طرح) ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے اور بھی
عَلَیۡہِمُ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَ ہُمۡ یَکۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ؕ
بہت سی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تم ان کے سامنے جو قرآن ہم نے وحی کے ذریعہ سے تمہارے پاس بھیجا
قُلۡ ہُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡہِ
ہے انہیں پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ (کچھ تمہارے ہی نہیں بلکہ سرے سے) خدا ہی کے منکر ہیں تم کہہ دو کہ وہی میرا پروردگار
مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَ لَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُیِّرَتۡ بِہِ الۡجِبَالُ اَوۡ
ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی نازل ہوا)
قُطِّعَتۡ بِہِ الۡاَرۡضُ اَوۡ کُلِّمَ بِہِ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلۡ لِّلّٰہِ
ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اس کی وجہ سے زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی
الۡاَمۡرُ جَمِیۡعًا ؕ اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ
برکت سے مردے بول اٹھتے (تو بھی یہ لوگ ماننے والے نہ تھے) بلکہ (سچ یوں ہے کہ) سب کام کا اختیار خدا ہی کو ہے
اللّٰہُ لَہَدَی النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا
تو کیا ابھی تک ایمان داروں کو چین نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا اور جن لوگوں نے
تُصِیۡبُہُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَۃٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِیۡبًا مِّنۡ
کفر اختیار کیا اُن پر ان کے کرتوت کی سزا میں (کوئی نہ کوئی) مصیبت پڑتی ہی رہے گی یا (اُن پر نہ
دَارِہِمۡ حَتّٰی یَاۡتِیَ وَعۡدُ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ
پڑی) تو ان کے گھروں کے آس پاس (غرض) نازل ہوگی (ضرور) یہاں تک کہ خدا کا وعدہ (فتح مکہ) پورا ہو کر رہے اور اس میں

طوبیٰ کی تفصیل اور نبیؐ اور اہلبیتؑ کی فضیلت

[1] ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ علی ابن ابیطالبؑ کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دوسری حدیث میں فرقد سنجی سے روایت کی ہے کہ خدا نے انجیل میں حضرت عیسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ میرے کام میں سعی کرو اور لغو نہ سمجھو اور میری بات سنو اور میرا کہا مانو اے بتول باکرہ کے بیٹے میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور تم کو اور تمہاری ماں کو سارے جہان کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائی تو تم میری عبادت کرو اور مجھ ہی پر بھروسہ رکھو اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو حضرت عیسیٰ نے عرض کی خدایا میں کون کتاب مضبوطی سے پکڑوں، حکم ہوا کہ انجیل کو مضبوطی سے لیے رہو اور سریانیہ والوں کے سامنے اس کو بیان کرو اور ان کو خبر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں میں حی، قیوم، بدیع، دائم ہوں کبھی فنا نہ ہوں گا تو خدا اور اس کے رسول نبی امی پر جو آخر زمانہ میں ہوگا ایمان لاؤ اور اس کی تصدیق کرو اور اس نبی کی متابعت کرو جو اونٹ پر سوار، بدن پر بال کے کپڑے ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے گا، اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی اور دونوں بھویں ملی ہوں گی، صاحب کسا ہوگا اس کی نسل اس مبارک عورت سے جاری ہوگی جس کا نام خدیجہ ہوگا، اس عورت کے واسطے خدا نے ایک موتی محل بنوایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہوا ہے اس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ رنج اس کی ایک بیٹی ہوگی جس کا نام فاطمہ ہوگا اور اس کے دو بیٹے ہوں گے حسن و حسین جو شہید ہوں گے جو شخص اس نبی کے زمانے میں موجود ہو اس کی باتیں سنے اس کے لیے طوبیٰ ہے حضرت عیسیٰ نے عرض کیا کہ طوبیٰ کیا ہے حکم ہوا کہ یہ بہشت کا ایک درخت ہے جس کو میں نے اپنی قدرت سے بویا ہے اور میرے فرشتوں نے اسے قائم رکھا ہے اس کی جڑ رضواں سے ہے اور اس کا پانی تسنیم سے۔ دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد چہارم صفحہ ۵۹ سطر ۲۵، ۲۹ تا ۳۷ مطبوعہ مصر ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲

الْمِيْعَادَ ۝ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تو شک نہیں کہ خدا ہرگز خلاف وعدہ نہیں کرتا اور (اے رسولؐ) تم سے پہلے بھی بہتیرے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی

فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ قف فَكَيْفَ كَانَ

ہے تو میں نے (چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر (آخر کار) ہم نے انہیں لے ڈالا پھر (تو کیا پوچھنا ہے کہ)

عِقَابِ ۝ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

ہمارا عذاب کیسا تھا، تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (ان کو یوں ہی چھوڑ دے گا

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ط قُلْ سَمُّوْهُمْ ط اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا

ہرگز نہیں) اور ان لوگوں نے خدا کے (دوسرے دوسرے) شریک ٹھہرائے (اے رسولؐ) تم ان سے کہہ دو کہ تم

لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ط بَلْ

آخر ان کے نام تو بتاؤ[1] یا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا تک نہیں کہ دنیا میں ہیں (کدھر

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ط

لتے ہیں) یا نری اوپری) باتیں بناتے ہو بلکہ (اصل یہ ہے کہ کافروں کو ان کی مکاریاں بھلی دکھائی گئی ہیں اور

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ لَهُمْ عَذَابٌ

وہ گویا راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں اور جس شخص کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ان لوگوں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ج وَمَا

کے واسطے دنیاوی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو یقینی بہت سخت کھلنے والا ہی ہے اور (پھر)

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

خدا (کے غضب) سے ان کو کوئی بچانے والا (بھی) نہیں، جس باغ (بہشت) کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا

الْمُتَّقُوْنَ ط تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط اُكُلُهَا

گیا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اس کے میوے سدا بہار اور

دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ط تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا صلے ق وَّعُقْبَى

ایسی ہی اس کی چھاؤں بھی، یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو (دنیا میں) پرہیزگار تھے اور کافروں کا انجام

الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ

(جہنم کی) آگ ہے، اور (اے رسول) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو (احکام) تمہارے

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ط

پاس نازل کئے گئے ہیں سب ہی سے[2] خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں سے انکار کرتے ہیں تم (ان

ع ۱۴ ۵ ۱۰

[1] یہ نام اس واسطے خدا نے پوچھے ہیں تا کہ وہ لوگ اس پر غور کر کے اس کی توحید کے قائل ہوں۔ کیوں کہ جب وہ کوئی چیز ہی نہیں پھر ان کا کوئی نام کیا بتائے گا۔ ۱۲

[2] بعض مفسرین کے خیال کے موافق یہ آیت عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۱۲ ۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ
کہدو کہ (تم مانو نہ مانو) مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ
اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا
بناؤں میں (سب کو) اسی کیطرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو ہر پھر کر اسکی طرف جانا ہے اور یوں ہم نے اس قرآن کو
عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ
عربی (زبان) کا فرمان نازل فرمایا اور (اے رسولؐ) اگر کہیں تم نے اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا
مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع
ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرلی تو (یاد رکھو کہ) پھر خدا کیطرف سے نہ تمہارا کوئی سرپرست ہوگا نہ کوئی
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
بچانیوالا اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہت سے پیغمبر بھیجے تھے اور ہم نے ان کو بی بیاں بھی دی تھیں اور اولاد
اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ
(بھی عطا کی) اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ کوئی معجزہ خدا کے اذن کے بغیر لا دکھائے ہر ایک وقت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا
(موعود) کے لیے (ہمارے یہاں) ایک (قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے (پھر اس میں سے) خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے
يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ
اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے ؎۲ اور اس کے پاس اصل کتاب لوح محفوظ موجود ہے اور (اے رسولؐ) جو
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
وعدے (عذاب وغیرہ کے) ہم ان کفار سے کرتے ہیں چاہے ان میں سے بعض تمہارے سامنے پورے کر دکھائیں یا
الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي
تمہیں اس سے پہلے اٹھالیں بہرحال تم پر تو صرف احکام کا پہونچا دینا فرض ہے اور ان سے حساب لینا ہمارا کام ہے کیا ان لوگوں نے
الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا
یہ بات نہ دیکھی کہ ہم زمین کو (فتوحات اسلام سے) اس کے تمام اطراف سے (سواد کفر میں) گھٹاتے چلے آتے ہیں اور
مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ
خدا جو (چاہتا ہے) حکم دیتا ہے اس کے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور جو لوگ ان
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ
کفار مکہ سے پہلے ہو گزرے ہیں ان لوگوں نے بھی پیغمبروں کی مخالفت میں بڑی بڑی تدبیریں کیں تو (خاک نہ ہو سکا کیونکہ

ع ۵ ۶ ۱۱

اگلے پیغمبروں کی ازدواج بھی بکثرت تھیں

؎۱ مشرکین اور یہود حضرت رسولؐ پر طعن کیا کرتے تھے کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اس قدر بی بیاں نہ کرتے اور اس زمانے کے عیسائی اور آریہ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ بی بی اور اولاد کی کثرت سے نبوت میں کوئی خرابی لازم نہیں ہوتی چنانچہ اگلے پیغمبروں میں یہ بات تھی مثلاً حضرت داؤدؑ کی سو بی بیاں تھیں حضرت سلیمانؑ کی تین سو از یں قبیل اور پیغمبروں کی بھی دیکھو توریت - ۱۲

؎۲ مطلب یہ ہے کہ اس کی مرضی جو چاہے کرے، جس کو چاہے باقی رکھے اور جس کو چاہے رد و بدل کر دے۔ ۱۲

كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَ

ہر ہر نفس جو کچھ کرتا ہے وہ اسے خوب جانتا ہے اور عنقریب کفار کو بھی معلوم ہو جائیگا کہ آخرت کی خوبی کس کیلیے ہے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

اور (اے رسولؐ) کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو تم (انسے) کہدو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی) گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص لہ جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

ع ٦ ٦ ١٢

اٰیاتہا ۵۲ (۱۴) سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ (۷۲) رکوعاتہا ۷

سورۂ ابراہیم ۲ہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗرٰ ۣ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

الرٰ اے رسولؐ یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کو ہم نے تمہارے پاس اس لیے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ غرض اسکی راہ پر لاؤ جو سب پر غالب اور سزاوار حمد ہے

اِلَى النُّوْرِ ڏ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ

وہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور (آخرت میں) کافروں کے لیے جو سخت عذاب (مہیا کیا گیا ہے) افسوسناک ہے، وہ کفار جو دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت

وَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۨ ۝ الَّذِيْنَ

يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَي الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ

پر (جو نعیم ابدی ہے) ترجیح دیتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں، یہی لوگ بڑے پرلے درجے کے گمراہی میں ہیں اور ہم نے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ

بَعِيْدٍ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کو اس کی قوم میں باتیں کرتا ہوا (بھیجا) تاکہ اس کے سامنے (ہمارے احکام) بیان کر سکے تو یہی خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ہدایت

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ

لہ اکثر مفسرین اس کے قائل ہیں کہ شخص سے مراد علی ابن ابیطالبؑ ہیں چنانچہ ثعلبی نے زین الفتی میں ذکر کیا ہے اور ثعلبی نے عبداللہ ابن عطا سے روایت کی ہے کہ عبداللہ ابن سلام کہتے تھے کہ من عندہ علم الکتاب سے مراد علی ابن ابیطالبؑ ہیں اور اسی وجہ سے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے سلونی قبل ان تفقدونی - مجھ سے میرے مرنے کے قبل جو چاہو پوچھو۔ دیکھو ارجح مینبدی، اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی ہے مگر یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ سعید بن منصور و ابن جریر و ابن منذر، ابن ابی حاتم اور نحاس نے اپنی کتاب ناسخ میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ من عندہ علم الکتاب سے عبداللہ ابن سلام مراد ہیں تو کہنے لگے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ سورہ مکہ میں نازل ہوئی اور عبداللہ ابن سلام مدینہ میں اسلام لائے، اس سے بالاتر سنئے، ابن منذر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن سلام کی شان میں کوئی آیت ہی نازل نہیں ہوئی۔ دیکھو تفسیر سیوطی جلد ۴ صفحہ ۶۹ سطر ۲۰ تا ۲۳ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

۲ہ اس سورہ کے بعض اخلاقی نتیجے یہ ہیں (۱) قرآن خدا کی کتاب ہے، (۲) کفار کی شناخت (۳) ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے (۴) بنی اسرائیل کا حال (۵) شکر سے نعمت اور کفران سے عذاب کی زیادتی (۶) ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا (۷) خدا مغفرت کی طرف بلاتا ہے (۸) ایمانداروں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ (۹) ہر سرکش منہ کی کھائے گا (۱۰) کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ۔

(باقی صفحہ ۳۵۳ پر)

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

کرتا ہے اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

دے کر بھیجا (اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال

اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لاؤ اور انھیں خدا کے (وہ دن) یاد دلاؤ (جن میں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں) اسمیں شک نہیں کہ

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ

اسمیں تمام صبر و شکر کرنیوالوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور وہ وقت یاد دلاؤ جب موسیٰ نے اپنی

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

قوم سے کہا کہ خدا نے جو احسانات تم پر کئے ہیں ان کو یاد کرو جب اس نے تم کو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

نجات دی اور وہ تم کو بہت بُرے بُرے دُکھ دے کرستاتے تھے اور تمھارے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتے

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تھے اور تمھاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے واسطے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اسمیں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے

عَظِيْمٌ ۝۶ع وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ

صبر کی) بڑی (سخت) آزمائش تھی اور (وہ وقت بھی یاد ہے) جب تمھارے پروردگار نے تمھیں بتادیا کہ اگر (میرا)

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوْسٰٓى

شکر کرو گے تو میں تمھیں (یقیناً تم پر اپنی نعمت کی) زیادتی لہ کروں گا اور کہیں تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) یقیناً میرا عذاب (بھی) سخت

اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

ہے۔ اور موسیٰ نے (اپنی قوم سے) کہدیا تھا کہ اگر تم اور (تمھارے ساتھ) جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب (ملکر بھی خدا کی) ناشکری

لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

کرو تو خدا کو ذرا بھی پروا نہیں کیونکہ وہ تو بالکل بے نیاز (اور) سزاوار حمد (و ثنا) ہے۔ کیا تمھارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕۛ

پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور (دوسرے لوگ) جو ان کے بعد ہوئے (جنکا علم) خدا کو ہے (کیونکہ ان کی تعداد) ان کو تو

لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ان کے پاس ان کے (وقت کے) پیغمبر معجزے لے کر آئے (اور سمجھانے لگے) تو

لہ اسی بناء پر ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم نعمتِ اسلام کا شکر کروگے تو ایمان کی نعمت ملے گی اور اگر اسپر شکر کروگے تو مقامِ وصل تک پہنچو گے۔ اور اگر اس پر شکر کروگے تو مقام قربت تک پہنچوگے فطوبیٰ بہ ۱۲

ع ۱ / ۱۴

مع ۶

ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا جاتا ہے

بنی اسرائیل کا حال

شکرِ نعمت اور کفرانِ نعمت سے عذاب کی زیادتی

باغیوں کی سزا

فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَهُمْ فِیْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا
اُن لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو ان کے منہ پر الٹا مار دیا اور کہنے لگے کہ جو احکم لے کر
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ
تم خدا کیطرف سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے اور جس بات (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو تو بڑے
اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ
گہرے شک میں پڑے ہیں (تب) اُن کے پیغمبروں نے (اُن سے) کہا، کیا تم کو خدا کے بارے میں
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
شک ہے جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا (اور) وہ تم کو اپنی طرف بلاتا بھی ہے تو اس لیے کہ
وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تمہارے گناہ معاف کر دے اور ایک وقت مقررہ تک تم کو دنیا میں چین سے رہنے دے وہ لوگ بول اٹھے کہ
بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ
بس تم بھی ہمارے ہی سے آدمی ہو (اچھا اب سمجھے) تم یہ چاہتے ہو کہ جن معبودوں کی ہمارے باپ دادا پرستش
اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
کرتے تھے تم ہم کو ان سے باز رکھو (اچھا اگر تم سچے ہو تو) کوئی صاف کھلا ہوا صریح معجزہ ہمیں دکھاؤ ان کے پیغمبروں
اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ
نے ان کے جواب میں کہا کہ اسمیں شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہتا
عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ
ہے اپنا فضل (اور کرم) کرتا ہے (اور رسالت عطا فرماتا ہے) اور ہمارے اختیار میں یہ بات نہیں کہ بے حکم خدا تمہاری
نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ
فرمائش کے مطابق ہم کوئی معجزہ تمہارے سامنے لاسکیں اور خدا ہی پر سب ایمان داروں کو (پورا)
فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَی اللّٰهِ
بھروسہ رکھنا چاہئے۔ اور ہمیں آخر کیا ہے جو ہم اُس پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ہمیں
وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ
(نجات کی) یقیناً اسی نے راہیں دکھائیں اور جو جو اذیتیں تم نے ہمیں پہنچائیں ان پر ہم نے صبر کیا (اور
وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ
آئندہ بھی صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی پر توکل[1] کرنا چاہئے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

الثلث

خدا انحضرت ہی کی طرف بلاتا ہے

[1] ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے؟ جبرئیل نے عرض کی کہ اس بات کا یقین کرنا کہ مخلوق میں کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے نفع کچھ دے سکتا ہے نہ روک سکتا ہے اور مخلوقات سے مایوس ہو جانا، جب کوئی شخص اس حد تک پہنچ جائیگا تو خدا کے سوا نہ کسی سے امید رکھے گا نہ ڈرے گا اور نہ طمع رکھے گا۔ ۱۲

ایمان والوں کو خدا ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے

ع ۲ / ۶ / ۱۴

كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
تھا اپنے (وقت کے) پیغمبروں سے کہنے لگے ہم تو اپنی سرزمین سے تم کو ضرور نکال باہر کر دیں گے
فِیْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾
یہاں تک کہ تم پھر ہمارے مذہب کیطرف پلٹ آؤ اور ان کے پروردگار نے انکی طرف وحی بھیجی کہ تم گھبراؤ نہیں
وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ
ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور غارت کر دیں گے اور ان کی ہلاکت کے بعد ضرور تمہیں کو اس سرزمین میں بسائیں گے
مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ
(وعدہ) محض اس شخص سے ہے جو ہماری بارگاہ میں (اعمال کی جوابدہی میں) کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے
جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ
خوف کھائے اور ان پیغمبروں نے ہم سے اپنی فتح کی دعا مانگی (آخر وہ پوری ہوئی) اور ہر ایک سرکش عداوت رکھنے والا
صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ
ہوا (یہ تو دنیا کی سزا تھی) اور اس کے پیچھے ہی پیچھے جہنم ہے اور (اس میں) اسے پیپ لہو بھرا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ
(زبردستی) اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا پڑیگا اور اسے حلق سے بآسانی نہ اتار سکے گا اور (وہ مصیبت ہوگی کہ) اسے ہر طرف سے
غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
موت (ہی موت) آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے حالانکہ وہ مرنے نہ سکے گا اور پھر اسکے پیچھے عذاب سخت ہوگا جو لوگ اپنے
ِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ
پروردگار سے کافر ہو بیٹھے ان کی مثال ایسی ہے کہ ان کی کارستانیاں گویا راکھ (کا ایک ڈھیر) ہیں جسے اندھڑ کے روز کا جھونکا
مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾
اڑا لے گا جو کچھ ان لوگوں نے دنیا میں کیا کرایا اس میں سے کچھ بھی ان کے قابو میں نہ ہوگا یہی تو پلے درجے کی گمراہی ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی نے سارے آسمان و زمین ضرور مصلحت سے پیدا کئے اور اگر وہ چاہے تو سب کو
یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ
مٹا کر ایک نئی خلقت کی بستی (لا بسائے) اور یہ خدا پر کچھ بھی دشوار نہیں اور (قیامت کے
عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا
دن) لوگ سب کے سب خدا کے سامنے نکل کھڑے ہوں گے تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے

ہر سرکش منہ کی کھائے گا
دوزخیوں کو پیپ پینے کو ملے گی
کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ
بڑی عزت رکھنے والوں سے (اس وقت) کہیں گے ہم تو تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج)

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ
تم خدا کے عذاب سے کچھ بھی ہمارے آڑے آ سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے (صلاح کار کجا و من خراب کجا) کاش خدا

هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا
ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے۔ ہم خواہ بیقراری کریں خواہ صبر کریں (دونوں) ہمارے لیے برابر

مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ
ہیں (کیوں کہ عذاب سے) ہمیں تو اب چھٹکارا نہیں اور جب (لوگوں کا) اخیر فیصلہ ہو چکے گا اور لوگ شیطان کو

الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ
(الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا کہ خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا۔ پھر میں نے وعدہ خلافی کی اور مجھے کچھ

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
تم پر حکومت تو تھی نہیں مگر اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (بُرے کاموں کی طرف) بلایا اور تم نے

اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ
میرا کہنا مان لیا تو (آج) مجھے بُرا بھلا نہ کہو بلکہ (اگر کہنا ہے تو) اپنے نفس کو بُرا کہو (آج)

وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ
نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ میں

بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ
تو اس سے پہلے ہی سے بیزار ہوں کہ تم نے مجھے (خدا کا) شریک بنایا۔ بیشک

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ
جو لوگ نافرمان ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے صدق دل سے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے وہ (بہشت کے) ان باغوں میں داخل کیے جائیں گے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہاں

سَلٰمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
ان کی صاحب سلامت سلام ہوگی۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات (مثلاً کلمۂ توحید) کی کیسی مثال

ع ۳
۹
۱۵

جہنمیوں پر صبر و بیقراری دونوں برابر ہیں

کلمۂ طیبہ کی تشبیہ

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾
مثال بیان کی ہے کہ (اچھی بات) گویا ایک پاکیزہ[۱] درخت ہے کہ اسکی جڑ مضبوط ہے اور اس کی ڈالیاں
تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ
آسمان میں (لگی) ہوں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمہ وقت پھلا (پھولا) رہتا ہے، اور خدا لوگوں کیواسطے
الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ
(اس لیے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں، اور گندی بات
كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ
(جیسے کلمۂ شرک) کی مثال گویا ایک گندے درخت کی سی ہے (جس کی جڑ ایسی کمزور ہے) کہ زمین کے
الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اوپر ہی سے اکھاڑ پھینکا جائے (کیونکہ) اس کو کچھ ٹھہراؤ تو ہے نہیں جو لوگ پکی بات (کلمۂ توحید) پر صدق
اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
دل سے) ایمان لا چکے ان کو خدا دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم
الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ
رکھے گا (اور انھیں سوال جواب میں کوئی دقت نہ ہوگی) اور سرکشوں کو خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور خدا جو چاہتا
مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
ہے کرتا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جنھوں نے میرے احسان کے بدلے ناشکری
كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ
اختیار کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر (جہنم) میں جھونک دیا کہ سب کے سب جہنم واصل ہوں گے اور وہ
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا
(کیا) برا ٹھکانا ہے، اور یہ لوگ دوسروں کو خدا کا ہمسر بنانے لگے تاکہ (لوگوں) کو اس کی
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى
راہ سے بہکا دیں (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (خیر چند روز تو) چین کر لو پھر تمھیں دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا
النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
ہی ہے۔ (اے رسولؐ) میرے وہ بندے جو ایمان لا چکے ان سے کہہ دو کہ پابندی سے نماز پڑھا کریں
وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ
اور جو کچھ ہم نے انھیں روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) چھپا کر دکھلا کر اس دن (قیامت) کے

ع ۴ ۶ ۱۶

[۱] ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ اس درخت کی جڑ میں ہوں اور علیؑ اس کی ڈال اور ائمہؑ اس کی شاخیں اور ہمارا علم اسکے پھل اور مومنین شیعہ اس کے پتے ہیں۔ ۱۲

کلمۂ کفر کی تشبیہ

مومنین کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے

نعمت کو ناشکری سے بدلنے کا نتیجہ

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
آنے سے پہلے جس میں نہ تو (خرید) فروخت ہی (کام آئیگی) نہ دوستی محبت خرچ کیا کریں، خدا ہی ایسا
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
(قادر و توانا) ہے جس نے سارے آسمان و زمین پیدا کر ڈالے اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اسکے
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ
ذریعے (مختلف درختوں سے) تمہاری روزی کے واسطے (طرح طرح کے) پھل پیدا کیے اور تمہارے
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾
واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کر دیں تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور تمہارے واسطے ندیوں کو
وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ
تمہارے اختیار میں کر دیا۔ اور سورج لہ اور چاند کو تمہارا تابعدار بنا دیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور رات
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ
اور دن کو تمہارے قبضہ میں کر دیا (کہ ہمیشہ حاضر باش رہتے ہیں) اور (اپنی ضرورت کے موافق) جو کچھ
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
تم نے اس سے مانگا اس میں (بقدر مناسب) تمہیں دیا اور اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو گن نہیں سکتے
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ
ہو اس میں تو شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف ناشکرا ہے، اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے خدا سے عرض
هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ
کی تھی کہ پروردگارا اس شہر (مکہ) کو امن و امان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچا
الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ
لے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں، اے میرے پالنے والے اس میں شک نہیں کہ ان بتوں نے بہتیرے لوگوں
فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ
کو گمراہ بنا چھوڑا ہے تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی (تو تجھے اختیار ہے)
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
تو تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے، اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ) کے پاس ایک
بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا
بے کھیتی کے (ویران) بیابان (مکہ) میں اپنی کچھ اولاد کو (لا کر) بسایا ہے تاکہ اے ہمارے

لہ کشتی، ندی، سورج، چاند، رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے کہ ان چیزوں کو جس طرح چاہے کام میں لائے اور یہ تمام چیزیں اسی کے واسطے پیدا کی گئی ہیں، اسی کو سعدی نے کیا خوب نظم کیا ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری بہ غفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نبری

لہ چونکہ بت گمراہی کا ذریعہ ہوتے ہیں اس وجہ سے گمراہی کی ان کی طرف نسبت دی گئی۔ ۱۲

حضرت اسمٰعیل کو فاران میں بسانا

لہ حضرت ابراہیم شام میں رہتے تھے جب حضرت ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے تو چونکہ حضرت سارہ بانجھ تھیں سوت کا لڑکا ہوتے ہی رشک و حسد کی آگ بھڑک اٹھی، آخر جب ان دونوں میں کسی طرح نہ بنی تو حضرت ابراہیم ہاجرہ اور اسمٰعیل کو لیے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ کے میدان میں آئے جب کہ وہاں بالو اور پہاڑ کے سوا وہاں کچھ خاک نہ تھا اور چونکہ سارہ سے فوراً واپس آنے کا وعدہ کر لیا تھا ان دونوں کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے، اور ہاجرہ نے ایک درخت پر چادر ڈال کر اپنے ننھے سے بچے کو چھاؤں میں رکھا، مگر جب بچے کو پیاس لگی اور صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان کئی مرتبہ ادھر ادھر دوڑیں اور پانی نہ ملا تو خدا کی قدرت اس بچہ کی پیاس میں ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹا جسے آب زمزم کہتے ہیں، غرض پانی نکلا تو چرند

٥ ع ۷ ۱۷

حضرت ابراہیم کی دعا

(بقیہ صـ ۳۵۹ پر)

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ
پالنے والے یہ لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر
اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾
(تاکہ وہ یہاں آکر آباد ہوں) اور انھیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر تاکہ یہ لوگ تیرا شکر کریں
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا
اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تو (سب سے) خوب واقف ہے اور
يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی
خدا سے تو کوئی چیز چھپی نہیں، (نہ) زمین میں اور نہ آسمان
السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ
میں ۔ اس خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا [1] آنے پر اسمٰعیلؑ
اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾
و اسحاقؑ (سے دو فرزند) عطا کیے، اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ۖۗ
اے میرے پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنا دے اور اے میرے
رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ
پالنے والے میری دعا قبول فرما دے، ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ
مجھ کو اور میرے ماں باپ اور سارے ایمانداروں کو تو بخش دے، اور جو کچھ یہ ظالم (کفار مکہ)
اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
کیا کرتے ہیں اُس سے خدا کو غافل نہ سمجھنا، اور ان پر فوراً عذاب نہ کرنے کی (صرف)
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِیْ
وجہ ہے کہ اس دن تک کی مہلت دیتا ہے جس دن لوگوں کی آنکھوں کے ڈھیلے خوف کے مارے پتھرا جائیں گے (اور اپنے اپنے
رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ ؕ
سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہے کہ) انکی طرف ان کی نظر نہیں لوٹتی (جدھر دیکھ رہے ہیں دیکھ رہے
وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ
ہیں) اور انکے دل ہوا ہو رہے ہیں، اور (اے رسولؐ) لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ (جس دن) ان پر عذاب نازل ہوگا تو جن لوگوں

مکہ میں حضرتِ اسماعیلؑ کی سکونت اور اس کی آبادی

(بقیہ صفحہ ۳۵۸)
پرند جمع ہونے لگے یہ دیکھ کر قبیلۂ جرہم کے لوگ ہاجرہ کے پاس آئے اور ان کی کیفیت و حالت معلوم کر کے وہاں رہنے کی اجازت چاہی، اور حضرت ابراہیمؑ دوبارہ ان کو دیکھنے آئے تو ہاجرہ نے اجازت لے کر ان کو سکونت کی اجازت دی، یوں وہ جنگل اور چٹیل میدان آباد ہوا
سچ ہے ؎
ہر کجا چشمۂ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آنید
جب حضرت اسمٰعیلؑ جوان ہوئے تو دونوں باپ بیٹے نے مل کر خانۂ کعبہ اس جگہ بنایا جہاں خدا نے حضرت آدمؑ کے واسطے ایک قبہ نازل کیا تھا اور طوفان نوحؑ کے وقت اٹھا لیا گیا اسی وجہ سے اس کو بیت العتیق (پرانا گھر) کہتے ہیں۔ غرض یوں خدا کا گھر اور مکہ بنا ۔ ۱۲

ع ۶ ۷ ۱۸

خدا تمہارے اعمال سے غافل نہیں

[1] کیوں کہ حضرت ابراہیمؑ کے ننانوے برس کے سن میں حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے اور ایک سو بارہ برس کے سن میں حضرت اسحاقؑ تو حضرت اسمٰعیل حضرت اسحاقؑ سے تیرہ برس بڑے تھے ۔ ۱۲

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍۙ نُّجِبْ
نے نافرمانی کی تھی (گڑگڑا کر) عرض کریں گے کہ اے ہمارے پالنے والے ہم کو تھوڑی سی مہلت
دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ
اور دے دے اب کی بار ہم تیرے بلانے پر (ضرور) اٹھ کھڑے ہوں گے اور سب رسولوں کی پیروی کریں گے (تو
مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍۙ ۝ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ
ان کو جواب ملے گا) کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو اس کے پہلے (اپنا) قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہمکو کسی طرح کا زوال نہیں اور کیا تم
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا
(وہ لوگ نہیں کہ) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) آپ اپنے اوپر ظلم کیا انھیں کے گھروں میں تم بھی رہے حالانکہ تم پر
بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ
یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور ہم نے (تمہارے سمجھانے کے واسطے) مثلیں بھی بیان کردی تھیں
وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ
اور وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے (اور کبھی باز نہ آئے) حالانکہ ان کی سب چالیں خدا کی نظر میں تھیں اور اگرچہ ان کی
مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ
مکاریاں اس غضب کی تھیں کہ ان سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) [1] ہٹ جائیں (مگر سب ہیچ تھیں) تو تم یہ خیال (کبھی) نہ کرو کہ خدا
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
اپنے رسولوں سے خلاف وعدہ کرے گا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا سب سے زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ اس دن کہ جس دن یہ زمین [2] بدل کر
غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
دوسری زمین کردی جائے گی اور اسی طرح آسمان (بھی بدل دیے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے روبرو (اپنی
الْقَهَّارِ ۝ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ
اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے، اور تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے
فِى الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى
ہوں گے، ان کے (بدن کے) کپڑے قطران کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو
وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۙ ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ
آگ (ہر طرف سے) ڈھانکے ہوگی تاکہ خدا ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے (اچھا ہو تو اچھا
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ
برا ہو تو برا) بیشک خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے، یہ قرآن لوگوں کے لیے ایک قسم کی اطلاع ہے

قیامت کا ذکر
قیامت میں کفار کی تمنا اور انکا جواب
نمرود کی خدا سے جنگ
خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس آیت میں نمرود کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ آگ سے محفوظ رہے تو نمرود حسد کی آگ میں جل مرا اور کہنے لگا میں آسمان پر جاکر ابراہیمؑ کے خدا کو دیکھوں گا، لوگوں نے ہرچند سمجھایا کہ آسمان بہت دور ہے اس پر جانا آسان نہیں مگر وہ کاہے کو سنتا، اس نے تین برس میں ایک بہت اونچا محل بنوایا، جب اس پر چڑھا تو آسمان اتنا ہی دور نظر پڑا جتنا زمین سے معلوم ہوتا تھا اور دوسرے ہی دن وہ محل گر پڑا جس سے بہت سے لوگ دب کر مر گئے تو اس کو اور غصہ آیا اور کہنے لگا ابراہیم کے خدا نے میرا محل گرا دیا اب میں اس سے آسمان پر جاکر جنگ کروں گا غرض اس نے چار گدھ پالے اور ایک دن ایک صندوق چار کونوں پر چاروں کے باندھ کر ان کے اوپر سامنے گوشت لٹکا دیا اور خود مع وزیر کے صندوق میں جا بیٹھا غرض وہ گدھ گوشت کی طمع میں صندوق لے کر اڑے اور ایک شب و روز اڑنے کے بعد جب اوپر دیکھا تو آسمان اتنی ہی دور نظر آیا جب نیچے دیکھا تو پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا پھر ایک شب و روز کے بعد نظر کی تو آسمان کی وہی حالت اور زمین دھواں معلوم ہوئی نمرود خائف ہوا اور گوشت کو نیچے لٹکا دیا تو گدھوں نے نیچے کا رخ کیا۔ ۱۲ ۱۲

[2] اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت میں یا اسکے بعد نہ زمین ہوگی نہ یہ آسمان، بلکہ زمین بھی دوسری ہوگی اور آسمان بھی دوسرا۔ مگر تفاسیر میں شدید اختلاف ہے کہ آخر وہ زمین و آسمان کیسے ہوں گے بعض میں یہ ہے کہ چاندی کے سے سفید براق ہوں گے اور بعض میں ہے کہ زمین چاندی کی سی اور آسمان سونے کا سا، اور بعض میں ہے کہ ایسی ہی زمین ہوگی یہ پہاڑ اور دریا کی بلندی و پستی نہ ہوگی۔ بعض میں ہے کہ یہ زمین روٹی کی سی ہوگی کہ اگر مومنین چاہیں تو کھا سکیں، اور بعض میں ہے کہ آسمانوں کی جگہ بہشت ہوگا اور دریاؤں کی جگہ جہنم۔ از یں قبیل اور اختلافات بھی ہیں

لِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

تاکہ لوگ اس کے ذریعے (عذاب خدا سے) ڈرائے جائیں اور تاکہ یہ بھی بہ یقین جان لیں کہ

وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾

بس وہی (خدا) ایک معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت و عبرت حاصل کریں

(١٥) سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ (٥٤) اٰيَاتُهَا ٩٩ رُكُوْعَاتُهَا ٦

سورۂ حجر مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ننانوے آیتیں اور چھ (٦) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾

الر۔ یہ کتاب (خدا) اور واضح اور روشن قرآن کی (چند) آیتیں ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾

(یاد) دن وہ بھی آنے والا ہے کہ) جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہیں اکثر دل سے چاہیں گے کہ کاش (ہم بھی) مسلمان ہوتے

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ

(اے رسول) انھیں ان کی حالت پر رہنے دو کہ کھا (پی) لیں اور (دنیا کے چند روز) چین کر لیں اور (انکی) تمنائیں انھیں (کھیل)

يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا

تماشے میں لگائے رہیں۔ عنقریب ہی (اس کا نتیجہ) انھیں معلوم ہو جائیگا اور ہم نے کبھی کوئی بستی تباہ

كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ

(نہیں) کی مگر یہ کہ اس کی (تباہی) کیلیے (پہلے ہی سے) سمجھی بوجھی ہوئی میعاد مقرر لکھی ہوئی تھی کوئی امت اپنے وقت سے نہ

مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے (اے رسول کفار مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس کو (یہ سودا ہے)

الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ ط لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ

اس پر وحی اور کتاب نازل ہوئی ہے تو تو اچھا خاصا سڑی ہے اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا

سامنے کیوں نہیں لا کھڑا کرتا (حالانکہ) ہم فرشتوں کو کھلم کھلا بس عذاب کے ساتھ (فیصلہ ہی کے لیے بھیجا کرتے ہیں

بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

(اگر فرشتے نازل ہو جائیں تو) پھر ان کو جان (بچانے کی) مہلت بھی نہ ملے۔ بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی

---

۱ اس سورہ کے بعض اخلاقی اور تمدنی نتیجے یہ ہیں۔ (۱) قرآن کی حقیقت (۲) موت کا وقت معین ہے (۳) آسمان کے صنائع (۴) حضرت آدم کا قصہ (۵) جہنم کے طبقے (۶) اہل بہشت کی صفت (۷) حضرت ابراہیم کے مہمان۔ (۸) قوم لوط کا قصہ (۹) قوم شعیب کا قصہ (۱۰) قوم صالح کا قصہ (۱۱) مال کی بے وقعتی (۱۲) مومنین کے لیے خدا ہر طرح کافی ہے ۱۲

ع ۱۱ / ۱۹

۲ اسی وجہ سے جناب امیر فرماتے ہیں کہ میں تمھاری نسبت دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ایک تو نفسانی خواہش کی پیروی سے کیونکہ یہ قلب کو بند کر دیتی ہے اور حق سے باز رکھتی ہے اور دوسرے آرزوؤں کی درازی سے کیونکہ یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ ۱۲

١٤ الجزء الرابع عشر

۳ مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لے کر آیا کرتے ہیں اور پھر جب عذاب آچکا تو مہلت کیسی۔ ۱۲

۴ ذکر سے ایک تو قرآن مراد ہے جس کو میں نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے تب اس کی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو ضائع اور برباد نہ ہونے دیں گے۔ پس اگر تمام دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ محفوظ ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا کیونکہ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر فرد کو محفوظ رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ میں چھاپے خانوں کی کثرت سے روزانہ سیکڑوں ہزاروں اوراق قرآن کے برباد کیے جاتے ہیں۔ دوسرے ذکر سے مراد جناب رسالتمآب ہیں۔ تب مطلب یہ ہوگا کہ کفار کے شر سے خدا تم کو محفوظ رکھے گا اور اس لفظ ذکر سے خدا نے حضرت رسول کو دوسرے مقام پر یوں یاد کیا ہے۔ قد انزل اللہ الیک ذکرا رسولا یتلو علیکم ایات اللہ الایہ۔ ۱۲

الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ
تو اس کے نگہبان بھی ہیں اور (اے رسولؐ) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلی امتوں میں (اور بھی بہت سے) رسول
قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
بھیجے اور ان کی بھی یہی عادت تھی کہ) ان کے پاس کوئی رسول نہ آیا، مگر ان لوگوں نے ہنسی ضرور
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ
اڑائی ہم (گویا خود) اسی طرح اس (گمراہی) کو (اُن) گنہگاروں کے دل میں ڈال دیتے ہیں
قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ
یہ کفار اس (قرآن) پر ایمان نہ لائیں گے اور یہ کچھ انوکھی بات نہیں
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ
اگلوں کی روش بھی (ایسے ہی) رہا کی ہے اور اگر ہم اپنی قدرت سے آسمان کا ایک دروازہ بھی
السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ
کھول دیں اور یہ لوگ دن دھاڑے اس دروازے سے (آسمان پر) چڑھ بھی جائیں تب بھی یہی کہیں گے
اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا
کہ ہو نہ ہو ہماری آنکھیں (نظر بندی سے) متوالی کر دی گئیں یا نہیں تو ہم لوگوں پر جادو کیا گیا ہے اور ہم ہی نے
فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا
آسمان میں برج [۱] بنائے اور دیکھنے والوں کے واسطے ان کو (ستاروں سے) آراستہ کیا، اور ہر شیطان مردود
مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
(کی آمدورفت) سے انھیں محفوظ رکھا ۔ مگر جو شیطان چوری چھپے (وہاں کی) کسی بات پر) کان لگائے
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا
تو شہاب کا [۲] دہکتا ہوا شعلہ اس کے (کھدیڑنے کو) پیچھے پڑ جاتا ہے اور زمین کو (بھی اپنے مخلوقات کے رہنے
وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
سہنے کو) ہم ہی نے پھیلایا اور اس میں (میخ کی طرح) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیے اور ہم نے اس میں
مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ
ہر قسم کی مناسب چیز اگائی۔ اور ہم ہی نے انھیں تمہارے واسطے زندگی کے ساز و سامان بنا دیے
لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ
اور ان جانوروں کے لیے بھی) جنھیں تم روزی نہیں دیتے اور ہمارے ہاں تو ہر چیز کے (بے شمار) خزانے

[۱] آٹھواں آسمان جسے شریعت میں کرسی کہتے ہیں اس کی خربوزہ کی قاشوں کے سے بارہ ٹکڑے برابر ہیں انھیں کو برج کہتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں ۱۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت ان میں سے ہر ایک میں آفتاب تو ایک مہینے رہتا ہے اور ماہتاب ایک ہی مہینے میں سب برجوں کو طے کرتا اور ہر برج میں ڈھائی دن رہتا ہے ۔ ۱۲

[۲] کبھی کبھی رات کو جو ستارہ ٹوٹتا ہے اُسے شہاب کہتے ہیں۔ خدائی انتظام یوں واقع ہوا ہے کہ پہلے انتظام دُنیا کے متعلق خدا کے جو احکام فرشتوں کے حوالے ہوتے تو شیاطین جنکی آمدورفت ہر آسمان پر تھی ان باتوں کو سن کر کاہنوں سے بیان کر دیتے اور وہ لوگ پیشین گوئی کے طور پر لوگوں سے بیان کرتے حضرت عیسےٰؑ کے آسمان پر جانے کے بعد شیاطین کی آمدورفت چوتھے آسمان تک بند کر دی گئی اور جب حضرت رسولؐ کی ولادت ہوئی تو کل آسمانوں سے منقطع کر دی گئی مگر پھر بھی آسمان کے قریب قریب جاتے اور کچھ باتیں چوری چھپے سن لیتے تو ان کی تنبیہ کے لیے شہاب پھینکا جاتا اور یہ مار کر بھگا دیے جاتے ہیں۔ یہ باتیں اگرچہ نئے خیال والوں کے لیے مضحکہ کا باعث ہوں مگر سچ یہ ہے کہ یہ باتیں انسانی معمولی عقل سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں ۔ جب خدا نے بیان کر دیا ہے تو ہمیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے چپکے سے مان لینا چاہیے ۔ ۱۲

ع ۱ ۱۵ ۱

وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ

(بھرے پڑے ہیں اور ہم (اس میں سے) ایک جنچی تلی مقدار بھیجتے رہتے ہیں اور ہم ہی نے وہ ہوائیں

لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَ

بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے[۱] بھرے ہوئے ہیں، پھر ہم ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے تم

مَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

لوگوں کو وہ پانی پلایا اور تم لوگوں نے تو کچھ اس کو جمع کر کے نہیں رکھا تھا اور اس میں شک نہیں کہ ہم ہی لوگوں

وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ

کو جلاتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں اور پھر ہم ہی (سب کے) والی وارث ہیں اور بیشک ہم نے تم میں سے ان لوگوں

مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جو پہلے ہو گذرے اور ہم نے ان کو بھی جان لیا جو بعد کو آنیوالے ہیں اور اس میں

هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

شک نہیں کہ تیرا پروردگار وہی ہے جو ان سب کو (قیامت میں قبروں سے) اٹھائیگا بیشک وہ حکمت والا واقف کار

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ

ہے اور بیشک ہم ہی نے آدمی کو (خمیر دی ہوئی) سڑی مٹی سے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگے پیدا کیا اور ہم ہی

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ

نے جنات کو آدمی سے بھی پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے پیدا کیا، اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو)

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک آدمی کو خمیر دی ہوئی مٹی سے جو سوکھ کر کھن کھن

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

بولنے لگے پیدا کرنے والا ہوں تو جس وقت میں اس کو ہر طرح سے درست کر چکوں اور اس میں اپنی (طرف سے)

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ غرض فرشتے تو سب کے سب سر بسجود

اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ

ہو گئے مگر (ابلیس) ملعون) کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل

السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ

ہونے سے انکار کیا۔ (اس پر خدا نے) فرمایا او شیطان آخر تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں

[۱] زمین کا تین چوتھائی تو حصہ آب ہے، جسے سمندر کہتے ہیں اور ایک چوتھائی پانی کے اوپر اسی وجہ سے اس کا نام ربع مسکون ہے۔ آفتاب کی گرمی سے سمندر اور ہر گیلی چیز سے بھاپ اٹھتی ہے۔ اور اوپر جا کر سردی سے منجمد ہو کر ابر کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ پھر جب اس میں زیادہ ٹھنڈک پہنچنے سے نچوڑ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پانی برس جاتا ہے اور چونکہ ہوا ہی بھاپ کو اوپر لے جاتی اور اڑائے اڑائے پھرتی ہے۔ اس وجہ سے فرمایا کہ ہوا ہی بادلوں سے بار دار کر دیتی ہے۔ ۱۲

ع ۱۰ ۲ ۲

السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ

کے ساتھ شامل نہ ہوا اور بلا(ڈھٹائی سے) کہنے لگا میں ایسا گیا گزرا تو ہوں نہیں کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کر بیٹھوں

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ

جسے تو نے سڑی ہوئی کھنکھن بولنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے ۔ خدا نے فرمایا تو بہشت سے نکل جا

مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى

(دور ہو) کہ بیشک تو مردود ہے ۔ اور یقیناً تجھ پر روز جزا تک پھٹکار برسا کریگی

يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

شیطان نے کہا کہ اے میرے پروردگار خیر تو مجھے اس دن تک مہلت دے جبکہ (لوگ دوبارہ

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ

زندہ کر کے) اٹھائے جائینگے ۔ خدا نے فرمایا وقت مقررہ[۱] کے دن تک کی تجھے مہلت دی گئی ۔ شیطان

الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ

نے کہا اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھے رستہ سے الگ کیا میں بھی ان کے لیے دنیا میں (ساز و سامان

فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

کو) عمدہ کر دکھاؤں گا ۔ اور ان سب کو ضرور بہکاؤں گا مگر ان میں سے تیرے نرے کھرے

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ

خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئیں گے) خدا نے فرمایا کہ یہی راہ سیدھی ہے [۲]

مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ

کہ مجھ تک (پہنچتی) ہے جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے کسی طرح کی حکومت نہ ہوگی

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ

مگر ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرے (اس پر تیرا زور چل جائے گا) اور (وہاں یہ بھی یاد رہے

لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ

کہ ان سب کے واسطے (آخری) وعدہ بس جہنم ہے ۔ جس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے

بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

میں جانے کیلئے ان گمراہوں کی الگ الگ ٹولیاں ہوں گی ۔ اور پرہیزگار تو بہشت کے باغوں

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا

اور چشموں میں یقیناً ہوں ہی گے (داخلہ کے وقت فرشتے کہینگے) کہ ان میں سلامتی اور اطمینان سے چلے چلو

---

[۱] اس سے بھی مسئلہ واضح طور پر رجعت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے اس سوال پر کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دے خدا نے نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تجھے ایک خاص وقت تک کی مہلت دی گئی ۔ اور اگر قیامت تک مہلت دینا منظور ہوتا تو صرف اچھا یا ہاں کہہ دینا کافی ہوتا اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مولفہ حقیر میں دیکھو ۔ ۱۲

[۲] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے لیکن اس میں علاوہ بے جوڑ معنے ہونیکے ایک بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس صورت میں ایک نیا جملہ محذوف ماننا پڑے گا چنانچہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اصل اس کی یوں ہوگی ھذا صراط علی حق علی ان اراعیه ۔ حالانکہ محذوف ماننا اور وہ بھی بلکا ہر عبارت کے لیے عیب ہے خصوصاً قرآن کیواسطے تو کسی طرح جائز ہی نہ ہوگا ۔ اس کے علاوہ اس صورت میں خدا پر لحاظ و خیال کرنیکا وجوب ثابت ہوگا ۔ حالانکہ اہلسنت کسی چیز کو خدا پر واجب نہیں کہتے ان ہی خرابیوں پر نظر کر کے بعض قراء نے ھذا صراط علی مستقیم پڑھا ہے اور اسکو بھی بیضاوی نے ذکر کیا ہے ۔ اس بنا پر علی فعیل کے وزن پر بلند کے معنی میں ہوگا اور آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ بلند راستہ سیدھا ہے حالانکہ یہ توجیہہ بھی صحیح نہیں کیونکہ راستہ کی خوبی سیدھا ہونا ہے نہ بلند ہونا اسکے اس کے علاوہ بلندی ایک نسبتی اور اضافی چیز ہے پستی ہو تو بلندی ہو اور جب پستی بلندی دونوں پائی گئی تو راستہ سیدھا ہو ہی نہیں سکتا اور جب یہ دونوں صورتیں صحیح نہ رہیں تو اب تیسری قراۃ ھذا صراط علیٌّ مستقیم کی صحت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا اور اس میں نہ کوئی لفظی خرابی لازم آتی ہے نہ معنوی اور اس کا مطلب ہوگا کہ یہ علی کی راہ سیدھی ہے اور سیدھی خدا کیطرف جانے والی ہے حضرت علی کے نام کی تصریح اور اعلان عام ہے کہ حضرت ہی کا دین سیدھا اور مستقیم ہے اور ان ہی کے پیرو سیدھے جنت میں پہنچیں گے اور یہ آپ کا شرف عظیم اور فخر جسیم ہے بھی اور بھی تفاسیر اہلبیت کا منشا ہے ۔ اور اسی کی موید وہ روایت ہے جو حسن بصری سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو یوں ہی پڑھتے اور کہتے تھے کہ اس کا مطلب ہے کہ یہ علی بن ابی طالب

ع ۳ / ۱۹ / ۳

[illegible]

مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ

اور (دنیا کی تکلیفوں سے) جو کچھ ان کے دل میں[۱] رنج تھا اسکو بھی ہم نکال دیں گے اور یہ باہم ایک دوسرے

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا

کے آمنے سامنے تختوں پر اسطرح بیٹھے ہونگے جیسے بھائی بھائی انکو بہشت میں تکلیف چھوئے گی تو

بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾

نہیں اور نہ کبھی اس میں سے نکالے جائینگے (اے رسول) میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ بیشک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں

وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ

مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی یاد رہے کہ بیشک میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔ اور انکو ابراہیم کے مہمان

ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا

کا حال سنا دو کہ جب یہ ابراہیم کے پاس آئے تو (پہلے) انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے (جواب سلام کے

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

بعد) کہا ہم کو تو تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا آپ مطلق خوف نہ کیجیے (کیونکہ) ہم تو آپکو ایک دا

بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤی اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ

(دبیٹا) فرزند (کے پیدائش) کی خوشخبری دیتے ہیں ابراہیم نے کہا (بیٹے کے ہونیکی) کیا مجھے خوشخبری دیتے ہو جب

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ

مجھ پر بڑھاپا چھا گیا تو پھر اب کا ہے کی خوشخبری دیتے ہو وہ فرشتے بولے ہم نے آپکو بالکل ٹھیک خوشخبری دی

مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ

ہے تو آپ بارگاہ خداوندی سے نا امید نہوں ابراہیم نے کہا گمراہوں کے سوا اور ایسا کون ہے جو اپنے پروردگا

اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

کی رحمت سے نا امید[۲] ہو پھر ابراہیم نے کہا اے (خدا کے) بھیجے ہوئے فرشتو تمہیں آخر کیا مہم درپیش

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ

انہوں نے کہا کہ ہم تو ایک گنہگار قوم کیطرف (عذاب نازل کرنے کیلئے) بھیجے گئے ہیں مگر لوط کے

اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ اِنَّهَا

لڑکے بالے کہ ہم ان سب کو ضرور بچالیں گے مگر ان کی بی بی[۳] جسے ہم نے تاک لیا ہے کہ وہ ضرور

لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ٘الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾

(باقی رہنے والوں کے پیچھے (عذاب میں) رہجائیگی غرض جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے ماں بچوں

حضرت رسول کا حضرت علی کو اپنا بھائی بنانا

[۱] ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ میں آپکے نزدیک زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ آپنے فرمایا وہ زیادہ محبوب ہے اور تم زیادہ عزیز ہو اور گویا میں تمہارے ساتھ حوض کوثر پر ہوں اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹا رہے ہو اور حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں ٹونٹی دار کنٹر رکھے ہیں اور تم حسن حسین فاطمہ عقیل اور جعفر بہشت میں ہو اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے اور تم میرے ساتھ ہو اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے اس وقت آپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے تمام اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا اور جناب امیر کو چھوڑ دیا تو آپنے حضرت رسولؐ سے عرض کی یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا تو نا امیدی اور یاس کیوجہ سے میری روح نکلنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی تو اگر یہ کسی خفگی کیوجہ سے ہے تو معاف فرمایئے آپنے فرمایا اے علی قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کیساتھ مبعوث کیا میں نے تمہیں صرف اپنے واسطے پیچھے کیا ہے تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ کے نزدیک ہارون اور تم میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کی میں آپ کا کس چیز میں وارث ہونگا۔ آپنے فرمایا جن چیزوں میں انبیا کے وارث ہوتے ہیں۔ پھر پوچھا آخر انبیا کے وارث کن کن چیزوں کے ہوتے ہیں فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی حدیث کے اور تم میرے ساتھ میرے قصر جنت میں فاطمہ کیساتھ رہو گے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو اسکے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا ہم سب باہم خدا کے بارے میں دوست ہیں کہ ایک دوسرے کیطرف دیکھتا ہوگا دیکھو درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۳ مطبوعہ مصر

وقف غفران

حضرت ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ

[۲] مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی رحمت سے نا امید نہیں ہوا بلکہ اپنے بڑھاپے کیوجہ سے تعجب ہوتا ہے ۱۲

ع ۲/۱۶

قوم لوط کا قصہ

[۳] اس سے واضح ہوا کہ اگر ایمان درست نہ ہو تو کوئی قرابت یا رشتہ داری کام نہیں آتی اگرچہ کوئی پیغمبر کا بیٹا یا بی بی ہی کیوں نہو اسی بنا پر تو امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ بہشت نیکوکاروں کے لیے ہے۔ اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہو۔ ۱۲

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا

کے پاس آئے تو لوط نے کہا تم تو کچھ (اجنبی لوگ) معلوم ہوتے ہو فرشتوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم تو آپ کے

فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

پاس وہ (عذاب) لیکر آئے ہیں جسکے بارے میں آپکی قوم کے لوگ شک رکھتے تھے (کہ آئے نہ آئے) اور ہم آپکے پاس

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ

(عذاب کا) قطعی حکم لیکر آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں پس تو آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالوں کو لیکر

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

نکل جایئے اور آپ سب کے پیچھے رہیئے گا۔ اور ان لوگوں میں سے کوئی مڑ کے پیچھے نہ دیکھے اور جدھر جانے

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

کا حکم دیا گیا ہے (شام) ادھر (سیدھے) چلے جاؤ اور ہم نے لوط کے پاس اس امر کا قطعی فیصلہ کہلا بھیجا کہ صبح

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جائیگی اور (یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ) شہر کے لوگ (مہمانوں

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا

کی خبر سن کر بری نیت سے) خوشیاں مناتے ہوئے آ پہنچے لوط نے (ان سے) کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں تو تم

اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ

(انہیں ستا کر) مجھے رسوا بدنام نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو وہ لوگ کہنے لگے کیوں جی ہم

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾

نے تمکو سارے جہان کے لوگوں (کے آنے) کی منا ہی نہیں کردی تھی لوط نے کہا اگر تمکو (ایسا ہی) کرنا ہے

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

تو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کر لو) اے رسول تمہاری جان کی قسم یہ لوگ (قوم لوط)

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے (لوط کی سنتے کاہے کو) غرض سورج نکلتے نکلتے ان کو بڑے زور دار

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کی چنگھاڑ نے لے ڈالا۔ پھر ہم نے اس بستی کو الٹ کر اسکے اوپر کے طبقہ کو اسکے نیچے کا طبقہ بنا دیا اور ان کے

لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اوپر کھرنجے کے پتھر برسا دیے اس میں شک نہیں کہ اس میں (اصلی بات کے) تاڑ جانیوالوں[1] کے لیے

[1] توسم کے اصل معنے تفرس اور جلد سمجھنے کے ہیں مگر میں نے محاورے کے موافق ترجمہ کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ سے غور اور تامل کرکے پہچاننے والے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنیوالے کے لیے قدرت خدا کی نشانیاں ہیں اور اس کی تفسیر میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ اصل متوسم حضرت رسولؐ تھے اور پھر میں ہوں اور میرے بعد ائمہؑ معصومین متوسم ہیں اسی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام عصر ظہور کریں گے تو ہر شخص کو اس علامت کیوجہ سے جو خدا نے مقرر کی ہے پہچان لیں گے کہ نیک ہے یا بد ۱۲

لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ

قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اور وہ الٹی ہوئی بستی ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے راستہ پر ہی ہے ایماندار لوگوں کیلئے۔ اور ایکہ کے رہنے والے

لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾

ہی نہیں کہ اس میں ایمانداروں کیواسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور ایکہ کے رہنے والے (قوم شعیب)

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ

قوم لوط کیطرح بڑے سرکش تھے تو ان سے بھی ہمنے (نافرمانی کا) بدلا لیا اور یہ دو بستیاں (قوم لوط و شعیب) کی

اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ

ایک کھلی ہوئی شاہراہ پر (ابھی تک موجود) ہیں اور اسیطرح حجر کے رہنے والے (قوم صالح) نے بھی پیغمبروں کو

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

جھٹلایا اور باوجودیکہ ہمنے انہیں اپنی نشانیاں دیں اس پر بھی وہ لوگ ان سے روگردانی کرتے رہے

مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾

اور بہت دلجمعی سے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے رہے آخر انکو صبح ہوتے ہوتے ایک بڑی زور کی

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا

چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر جو کچھ وہ اپنی حفاظت کی تدبیریں کیا کرتے تھے (عذاب خدا سے بچانے میں) کچھ بھی

بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ

کام نہ آئیں اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے حکمت و مصلحت سے

الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ

پیدا کیا ہے اور قیامت یقیناً ضرور آنیوالی ہے تو تم (اے رسول) ان کافروں سے شائستہ عنوان کیساتھ

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾

درگزر کرو اسمیں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا پیدا کرنیوالا (اور) بڑا دانا (وبینا) ہے اور ہم نے تمکو سبع مثانی

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا

(سورہ حمد) اور قرآن عظیم عطا کیا ہے اور ہمنے جو ان کفار میں سے کچھ لوگوں کو (دنیا کی مال و دولت سے

مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

نہال کر دیا ہے تم اسکی طرف ہرگز نظر بھی نہ اٹھانا اور نہ ان کی بے دینی پر کچھ افسوس کرنا اور ایمانداروں

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ

سے (اگرچہ غریب ہوں) جھک کر ملا کرو اور کہدو کہ میں تو عذاب خدا سے صریحی طور پر ڈرانیوالا ہوں (اے

ع ۵ ۱۹ ۵

لہ ایکہ کے معنے بن کے ہیں یہ لوگ مدین میں رہتے تھے اور چونکہ انکے قریب ایک بہت بڑا بن تھا اسوجہ سے بن والے کہلاتے ہیں انکی شرارت پر حضرت شعیب ہدایت کیلئے بھیجے گئے تھے ان کا تفصیلی قصہ سورہ اعراف میں گزر چکا ہے ۱۲

لہ قوم شعیب کی بستی مدین اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ سب پاس ہی پاس عرب سے شام کو جاتے ہوئے سر راہ اب بھی دکھائی دیتی ہیں اگرچہ وہ تباہ ہو گئی ہیں مگر نشانات باقی ہیں۔

لہ حجر اس بستی کا نام ہے جسمیں حضرت صالح کی قوم ثمود بستی تھی یہ مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے انکا قصہ بھی سورہ ہود میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔

لہ سبع مثانی سورہ حمد کا نام ہے سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اسکی بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں اور مثانی اسوجہ سے کہ یہ دو مرتبہ ایکمرتبہ مکہ میں اور ایک دفعہ مدینہ میں نازل ہوئی یا اس وجہ سے کہ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ سورہ حمد کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ خدا نے اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ سبع مثانی سے قرآن کے سات بڑے بڑے سورے مراد ہیں۔ بقر۔ آل عمران۔ نسا۔ مائدہ۔ انعام اعراف۔ انفال۔ واللہ اعلم ۱۲

لہ واخفض جناحک کے لفظی معنے اپنے بازو جھکا کے ہیں۔ مگر ہم نے محاورے کے موافق یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝۹۰ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

رسول ہم ان کفار پر اسیطرح عذاب نازل کرینگے۔ جسطرح ہمنے ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے قرآن کو

عِضِيْنَ ۝۹۱ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹۲ عَمَّا كَانُوْا

بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا[۱] (بعض کو مانا بعض کو نہیں) تو (اے رسول) تمہارے ہی پروردگار کی (اپنی) قسم کہ ہم ان

يَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ

سے جو کچھ یہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے (بہت سختی سے) ضرور بازپرس کرینگے پس جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے

الْمُشْرِكِيْنَ ۝۹۴ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝۹۵ الَّذِيْنَ

واضح کر کے سنا دو اور مشرکین کیطرف سے منہ پھیر لو جو لوگ تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کیساتھ دوسرے پروردگار

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۹۶

کو شریک ٹھہراتے ہیں ہم تمہاری طرف سے انکے لیے کافی[۲] ہیں تو عنقریب ہی انہیں معلوم ہو جائیگا تم جو ان کفار

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝۹۷

و منافقین کی باتوں سے دل تنگ ہوتے ہو ہم اس کو ضرور جانتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی حمد و ثنا

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۹۸ وَاعْبُدْ

سے اسکی تسبیح کرو اور (اسکی بارگاہ میں) سجدہ کرنیوالوں میں ہو جاؤ اور جب تک تمہارے پاس موت

رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝۹۹

آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو ۔

(۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰) — اٰيَاتُهَا ۱۲۸ — رُكُوْعَاتُهَا ۱۶

سورہ نحل[۳] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (قیامت گویا) آپہنچا تو (اے کافرو بے فائدہ) تم اس کی جلدی نہ مچاؤ جن چیزوں کو یہ لوگ

يُشْرِكُوْنَ ۝۱ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى

شریک قرار دیتے ہیں اس سے وہ خدا پاک و پاکیزہ اور برتر ہے وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے

مَنْ يَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ

پاس چاہتا ہے وحی دیکر فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں

---

[۱] ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں قرآن کے ان مطالب کو جو ان کتابوں کے مطابق تھے مانتے تھے اور جو مخالف تھے انہیں نہیں مانتے تھے ۔

[۲] حضرت رسول جب شروع شروع دعوت اسلام دینے لگے تو کچھ کفار ان کی ہنسی اڑاتے جب حضرت نے اس کی کچھ پروا نہ کی تو ان لوگوں نے کہا ہم تھوڑا انتظار کرتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو خیر ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے حضرت نے اس پر اپنا دروازہ بند کر لیا ۔ اور غمگین گھر میں بیٹھے مگر خدا نے اس کا یہ عوض کیا کہ ان ہی لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کیا ۔ اور یوں حضرت کی کفایت کی ۔ یہ لوگ اگرچہ بہت سے تھے مگر بانی فساد پانچ آدمی تھے ۱ :۔ ولید بن مغیرہ اس کے پاؤں میں راستہ چلتے تیر کی پیکان لگی ۔ اور اس سے اس قدر خون جاری ہوا کہ فی النار ہو گیا ۲ :۔ عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا گڑ کر ورم ہو گیا اور اسی میں مرا ۳ :۔ اسود بن مطلب اندھا ہو کر مر گیا ۴ :۔ اسود بن عبد یغوث جلندر سے ہلاک ہوا ۵ :۔ حرث بن طلاطلہ الخزاعی کی ناک سے پیپ جاری ہوئی اور مر گیا ۔

الربع

رسول کی ہنسی اڑانے والوں کا حشر

ع ۶ ۱۰ ۶

[۳] اس سورہ میں خدا نے قیامت کا قریب ہونا انسان کی فطرت خدا کی مختلف قدرتیں اور اس کے احسانات کفار مکہ کی حالت پرہیزگار اور ان کی جزا ائمہ معصومین کی فضیلت اپنی توحید انسان کی عمر کی تقسیم قیامت کا اچانک آجانا ہر پیغمبر اپنی امت کا گواہ قسم توڑنے کی مذمت ۔ شیخ کا حکم حرام چیز میں طریقہ ابراہیمی کی پیروی کا حکم لوگوں کی مکاری سے دل تنگ نہ ہو وغیرہ ذکر فرمایا ہے

اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ
تو مجھی سے ڈرتے رہو۔ اسی نے سارے آسمان اور زمین مصلحت وحکمت سے پیدا کئے۔ تو یہ لوگ
تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
جس کو اس کا شریک بناتے ہیں اس سے وہ (کہیں) برتر ہے۔ اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ
تکا یک (دم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا۔ اسی نے چارپایوں کو بھی پیدا کیا کہ تمہارے لیے ان (کی
فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا
کھال اور اون) سے جڑاول کا سامان ہے (اس کے علاوہ) اور بھی فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے
جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ
ہو اور جب تم انہیں سرشام چرائی پر سے لاتے ہو اور جب سویرے ہی سویرے چرائی پر لیجاتے ہو تو ان کی
اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ
وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک تم بغیر سخت تکلیف کے نہیں پہنچ سکتے تھے وہاں تک یہ
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ
چارپائے تمہارے بوجھ اٹھاکے لیے پھرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق مہربان ہے
وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اور (اسی نے) گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لیے) رونق و زینت (بھی) ہے
وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ
(اس کے علاوہ) اور چیزیں بھی پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں ہے اور (خشک و تر میں) سیدھی راہ (کی ہدایت) تو
لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
خدا ہی کے ذمے ہے اور بعض راستے ٹیڑھے ہوتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا
مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝
وہی (خدا) ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت شاداب ہوتے
يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَ
ہیں جن میں تم (اپنے مویشیوں کو) چراتے ہو اسی پانی سے تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور کھجوریں اور انگور
الْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
اگاتا ہے۔ اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے)۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں غور

مطلب یہ ہے کہ ایک راستہ تو سیدھا ہے جو اسلام اور دین حق ہے اس کی ہدایت خدا کے ذمہ ہے۔ باقی راستے یا تو بالکل ٹیڑھے ہیں جیسے کفر کے راستے یا کچھ ٹیڑھے ہیں جیسے مذہب حق کے علاوہ اور اور مذہب ۱۲

ع ۱ ۹ ۷

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ
کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اسی نے تمہارے واسطے رات کو اور
وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ
دن کو اور سورج اور چاند کو (تمہارا) تابع بنا دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم سے (تمہارے
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾
فرمانبردار ہیں کچھ شک ہی نہیں کہ اس میں سمجھدار لوگوں کے واسطے یقیناً (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ
ہیں اور جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اس نے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں کچھ شک
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
نہیں کہ اس میں بھی عبرت و نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا
ہے اور وہی وہ خدا ہے جس نے دریا کو بھی تمہارے قبضہ میں کر دیا تاکہ تم اس میں سے (مچھلیوں کا)
مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ
تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور (کی چیزیں موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو اور تو
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ
کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (آمد و رفت میں) دریا میں (پانی کو) چیرتی پھاڑتی آتی جاتی ہیں اور (دریا کو تمہارے تابع
اَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا
اس لیے کر دیا) تاکہ تم لوگ اس کے فضل (نفع تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور اسی نے زمین پر (بھاری
وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ
بھاری) پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ (ایسا نہ ہو) زمین تمہیں لیکر کہیں جھک جائے (اور تمہارے قدم نہ جمیں)
هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ
اور (اسی نے) ندیاں اور رستے بنائے تاکہ تم (اپنی اپنی) منزل مقصود تک پہنچو اس کے علاوہ رستوں میں
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا
اور بہت سی نشانیاں (پیدا کیں) ہیں اور بہت سے لوگ ستارے سے (بھی) راہ معلوم کرتے ہیں تو کیا جو
تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
خدا اتنے مخلوقات کو) پیدا کرتا ہو وہ ان بتوں کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی

خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝(۱۹) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

بات بھی (انہیں) سمجھتے اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو (اس کثرت سے ہیں کہ) تم نہیں گن سکتے ہو بیشک خدا بڑا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝(۲۰)

بخشنے والا مہربان ہے (کہ تمہاری نافرمانی پر بھی نعمت دیتا ہی) اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو غرض

۲ ع ۱۲ ۸ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝(۲۱)

خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور (یہ کفار) خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کو (حاجت کیوقت) پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں

إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

کر سکتے (بلکہ) وہ خود (دوسروں کے) بنائے ہوئے مردے بیجان ہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ (کب قیامت ہوگی اور

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝(۲۲) لَا جَرَمَ أَنَّ

مردے) کب اٹھائے جائینگے (پھر کیا کام آئینگے) تمہارا پروردگار یکتا خدا ہی تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

ان کے دل ہی (اس وضع کے ہیں کہ ہر بات کا) انکار کرتے ہیں اور وہ بڑے مغرور ہیں یہ لوگ جو کچھ چھپا

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝(۲۳) وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ أَنْزَلَ رَبُّكُمْ

کر کرتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں (غرض سب کچھ) خدا ضرور جانتا ہے وہ ہرگز تکبر کرنیوالوں کو

قَالُوْٓا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ۝(۲۴) لِيَحْمِلُوْٓا أَوْزَارَهُمْ

پسند نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ (اجی

كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ

کچھ بھی نہیں بس) اگلوں کے قصے ہیں (انکو بکنے دو) تاکہ قیامت کے دن اپنے گناہوں کے بوجھ اور جن

۳ ع ۱۳ ۹ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝(۲۵) قَدْ مَكَرَ

لوگوں کو انہوں نے بے سمجھے بوجھے گمراہ کیا ہے انکے (گناہوں کے) بوجھ بھی ان ہی کو اٹھانے[1] پڑیں گے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

ذرا دیکھو تو کہ یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر لادے چلے جا رہے ہیں بیشک جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ

بھی مکاریاں کی تھیں تو خدا (کا حکم) ان (کے خیالات کی عمارت کی جڑ بنیاد کیطرف سے آپڑا (بس پھر کیا تھا) اس

أَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝(۲۶) ثُمَّ

(خیالی عمارت) کی چھت ان پر انکے اوپر دھم سے گر پڑی (اور سب خیالات ہوا ہو گئے) اور جدھر سے ان

بدعت کرنے والوں کی مذمت

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے دین میں پہلے پہل رخنہ ڈالا - اور لوگوں کو گمراہ کیا یا جو لوگ دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کر کے اپنے ساتھ لوگوں کو بھی تباہ کرتے ہیں - ان پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہونگے جو ان کے پیرو بنے۔ اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادق فرماتے تھے کہ بدعت کرنیوالوں کے پاس بھی نہ بیٹھو کیونکہ صحبت کا اثر بہت ہوتا ہے ۱۲

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ
عذاب آپہنچا اس کی انکو خبر تک نہ تھی (پھر اسی پر اکتفا نہیں) اس کے بعد قیامت کے دن خدا انکو
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
رسوا کریگا اور فرمائیگا کہ (اب بتاؤ) جس کو تم نے میرا شریک بنا رکھا تھا اور جنکے بارے میں تم (ایمانداروں سے)
الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٧
جھگڑتے تھے کہاں ہیں (وہ تو کچھ جواب دیں گے نہیں مگر) جن لوگوں کو خدا کیطرف سے علم دیا گیا ہو کہیں گے کہ
الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا
آج کے دن رسوائی اور خرابی (سب کچھ) کافروں ہی پر ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب فرشتے انکی روح قبض کرنے
السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
لگتے ہیں (اور) یہ لوگ کفر کرکے) اپنے اوپر ظلم ڈھاتے رہے تو اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٢٨ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
کہ ہم تو (اپنے خیال میں) کوئی برائی نہیں کرتے تھے۔ (تو فرشتے کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تمہاری کرتوتیں تھیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٢٩ وَ
خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف ہے (اچھا تو لو) جہنم کے دروازوں میں جا داخل ہو اور اس میں ہمیشہ رہو
قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ
غرض تکبر کرنیوالوں کا بھی کیا برا ٹھکانا ہے۔ اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ
نے کیا نازل کیا ہے۔ تو بول اٹھتے ہیں سے اچھی سے اچھا جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا
الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠ جَنّٰتُ
میں بھی بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو (انکے لیے) اچھا ہی ہے اور پرہیزگاروں کا بھی
عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ
(آخرت کا) گھر کیسا عمدہ ہے وہ سدا بہار (بہشت کے) باغ ہیں جنمیں (بے تکلف) جا پہنچیں گے انکے
فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣١
نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ جو چاہیں گے انکے لیے میسر ہے یوں خدا پرہیزگاروں کو انکے کیے
الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ
کی جزا عطا فرماتا ہے۔ وہ لوگ ہیں جن کی روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ نجا

ﻠﮧ یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے مگر بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے نمرود کا محل مراد ہے جو اس نے خدا کے حالات دریافت کرنے کے واسطے بابل میں بنایا تھا۔ اور پانچ ہزار ہاتھ اونچا تھا پھر آخر چشم زدن میں ہوا ہو گیا۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾
کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان سے (نہایت تپاک سے) کہتے ہیں سلام علیکم جو نیکیاں
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ
دنیا میں تم کرتے تھے اس کے صلہ میں جنت میں (بے تکلف) چلے جاؤ (اے رسول) کیا یہ (اہل مکہ) اسی بات
اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ
کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے (قبض روح کو) آ ہی جائیں یا (ان کے ہلاک کرنیکو) تمہارے پروردگار
مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾
کا عذاب ہی آ پہنچے جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ ایسی باتیں کر چکے ہیں اور خدا نے ان پر ذرا بھی
فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا
ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے رہے پھر جو جو کرتوتیں ان کی تھیں انکی
ع ۴ ۹ ۱۰ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ
سزا میں برے نتیجے انکو ملے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اس نے انہیں (چاروں طرف سے) آ گھیرا
شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ
اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے سوا کسی اور چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے
وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ
باپ دادا اور نہ ہم بغیر اس (کی مرضی) کے کسی چیز کو حرام کر بیٹھتے جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى
ایسے (حیلہ حوالہ کی) باتیں کر چکے ہیں تو (کیا کریں) پیغمبروں پر تو اس کے سوا کہ احکام کو صاف صاف
الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ
پہنچا دیں اور کچھ بھی نہیں اور ہم نے تو ہر امت میں ایک (نہ ایک) رسول اس بات کے لیے ضرور بھیجا
كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا
کہ لوگو خدا کی عبادت کرو اور بتوں (کی عبادت) سے بچے رہو غرض ان میں سے
الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ
تو بعض کی خدا نے ہدایت کی اور بعض (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی تو ذرا تم لوگ روئے زمین
حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (پیغمبران خدا کے) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (اے رسول) اگر تم کو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٦ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
ان لوگوں کے راہ راست پر لانے کا ہوکا ہے (تو بے فائدہ ہے) کیونکہ خدا تو ہرگز اس شخص کی
هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا
ہدایت نہیں کرے گا جس کو (نا اہل ہونیکی وجہ سے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور نہ ان کا کوئی مددگا
لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٧ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
ہے (کہ عذاب سے بچالے) اور یہ کفار خدا کی جتنی قسمیں ان کے امکان میں تھیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو
لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
شخص مر جاتا ہے پھر خدا اسکو دوبارہ زندہ نہیں کریگا (اے رسول تم کہدو کہ) ہاں (ضرور ایسا کریگا
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٨ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ
اس پر اپنے وعدے (کی وفا) لازمی و ضروری ہے مگر بہتیرے آدمی نہیں جانتے ہیں (دوبارہ زندہ کرنا
الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اس لئے ضروری ہے) کہ جن باتوں پر یہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں انہیں ان کے سامنے صاف واضح کردے
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝٣٩ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ
اور تاکہ کفار یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ (دنیا میں) جھوٹے تھے جب ہم کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے
اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٤٠ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
ہیں تو ہمارا کہنا اسکے بارے میں اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم کہدیتے ہیں کہ ہوجا بس فوراً ہو جاتی ہے تو پھر مردکی
فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا
کا جلانا بھی کوئی بات ہے) اور جن لوگوں نے (کفار کے) ظلم پر ظلم سہنے کے بعد خدا کی خوشی کیلئے گھر بار
حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١
چھوڑا ہجرت کی ہم ان کو ضرور دنیا میں بھی اچھی جگہ بٹھائیں گے اور آخرت کی جزا تو اس سے کہیں بڑھ
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٤٢ وَمَآ
کر ہے کاش یہ لوگ جنہوں نے خدا کی راہ میں سختیوں پر صبر کیا اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ
(آخرت کا ثواب) جانتے ہوتے اور (اے رسول) تم سے پہلے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا کئے جن
فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٤٣
کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو (تم اہل مکہ سے کہدو کہ) اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل[1] ذکر (عالموں

[1] قرآن میں جا بجا خدا نے لفظ ذکر سے حضرت رسول کو مراد لیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم ایاتہ الآیۃ اور اس آیت میں بھی ذکر سے حضرت رسول مراد ہیں تو اہل ذکر سے حضرت کے اہلبیت ائمہ معصومین مراد ہوئے اسی بنا پر معاویہ بن عمار ذہبی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں (دیکھو اصول مع اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجودیکہ نماز پڑھتے روزے رکھتے اور حج و عمرہ کرتے ہیں مگر منافق کے منافق ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ایسے شخص پر نفاق کیونکر داخل ہوا آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اسکو برا کہتا ہے اور اس کا امام وہ شخص ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سے ذکر فرمایا ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔

ع ۵ ۶ ۱۱

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

سے) پوچھو (اور ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ اور تمہارے پاس

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

قرآن نازل کیا ہے تاکہ جو احکام لوگوں کے لیے نازل کئے گئے ہیں تم ان سے صاف صاف بیان کر دو

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ

تاکہ وہ لوگ خود سے کچھ غور و فکر کریں تو کیا جو لوگ بڑی بڑی مکاریاں (شرک وغیرہ) کرتے تھے انکو

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے (اور مطلق خوف نہیں) کہ خدا انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا

ان پر عذاب آ پہنچے کہ اس کی انکو خبر بھی نہ ہو یا ان کے چلتے پھرتے (خدا کا عذاب) انہیں گرفتار کرے

هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ

تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے یا وہ عذاب سے ڈرتے ہوں تو (اسی حالت میں) دھر پکڑ کرے

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

اس میں تو شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق رحم والا ہے کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے

اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ

کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس کا سایہ (کبھی) دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف پلٹا کرتا ہے

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي

کہ گویا خدا کے سامنے سربسجود ہیں اور سب اطاعت کا اظہار کرتے ہیں جتنی چیزیں (چاند سورج

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ

وغیرہ) آسمانوں میں ہیں اور جتنے جانور زمین میں ہیں سب خدا ہی کے آگے سربسجود ہیں اور فرشتے (تو کلام

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

اور وہ حکم خدا سے سرکشی نہیں کرتے اور اپنے پروردگار سے جو ان سے (کہیں) برتر و اعلیٰ ہے ڈرتے

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدۃ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا

ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجا لاتے ہیں لہ اور خدا نے فرمایا تھا کہ دو دو معبود نہ بناؤ

اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ

معبود تو بس وہی یکتا خدا ہے تو صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور جو

النصف

فرشتوں کی حالت

لہ حضرت رسول فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر کچھ فرشتے خدا نے ایسے پیدا کئے ہیں کہ وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں برابر سجدہ میں ہیں اور خوف خدا سے ان کے بدن کانپتے ہیں آنسو آنکھوں سے جاری ہیں جب قیامت آئیگی تو سر اٹھائیں گے اور عرض کرینگے خدایا جو تیری عبادت کا حق تھا وہ ہم سے ادا نہ ہوا ۱۲

توحید کی تعلیم

ع ۱۰ ۶ ۱۲ سجدہ ۳

فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے غرض سب کچھ اسی کا ہے اور خالص فرمانبرداری

وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا

اسی کی لازم ہے تو کیا تم لوگ خدا کے سوا کسی اور سے بھی ڈرتے ہو اور جتنی نعمتیں تمہارے ساتھ

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

ہیں (سب) خدا ہی کیطرف سے ہیں پھر جب تم کو تکلیف پہونچتی ہے تو تم اسی کے آگے فریاد کرنے لگتے

فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا

ہو پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو بس فوراً تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کا

فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

شریک ٹھہراتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے ان کو دی ہیں انکی ناشکری کریں تو (خیر) دنیا میں چند

اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

روز چین کر لو پھر تو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا اور ہم نے جو روزی ان کو دی ہے اس میں

لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ

سے یہ لوگ ان بتوں کا حصہ بھی قرار دیتے ہیں جن کی حقیقت تک نہیں جانتے تو خدا کی (اپنی) قسم

لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ

جو افترا پردازیاں تم کرتے تھے (قیامت میں) ان کی بازپرس تم سے ضرور کیجائے گی اور یہ لوگ خدا کے

الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا بُشِّرَ

لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (سبحان اللہ) وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے اور اپنے لیے (بیٹے) جو مرغوب

اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

(ودلپسند) ہیں اور جب ان میں سے کسی ایک کو لڑکی کے پیدا ہونیکی خوشخبری دیجائے تو رنج کے مارے

كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ

اس کا منہ کالا ہو جاتا ہے[1] اور وہ زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے (بیٹی کی) عار سے جس کی اس کو

بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ

خوشخبری دیگئی ہے اپنی قوم کے لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا رہتا ہے) کہ آیا اسکو ذلت

اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اٹھا کے زندہ رہنے دے یا (زندہ ہی) اس کو زمین میں گاڑ دے دیکھو تو یہ لوگ کس قدر برا حکم لگاتے

[1] مطلب یہ ہے کہ جب خود انسان کی بیٹی کے پیدا ہونیکے وقت یہ حالت ہوتی ہے تو فرشتوں کو کیوں خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں ١٢

مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
ہیں بری (بری) باتیں تو انہیں لوگوں کے لیے زیادہ مناسب ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور خدا
الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ ع ۱۰ ۱۴
کی شان کے لائق تو اعلے صفتیں ہیں (الوہیت ربوبیت) اور وہی تو غالب (اور) حکیم ہے اور اگر (کہیں)
مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
خدا اپنے بندوں کی نافرمانیوں کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر کسی ایک جاندار کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ تو ایک
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
مقرر وقت تک ان سب کو مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا (وہ) وقت آپہنچے گا تو نہ ایک گھڑی پیچھے
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا
ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور یہ لوگ خود جن باتوں کو پسند نہیں کرتے انکو خدا کیواسطے
يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ
قرار دیتے ہیں اور اپنی ہی زبان سے یہ جھوٹے دعوے بھی کرتے ہیں کہ آخرت میں بھی انہیں کے لیے بھلائی ہے
الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾
(بھلائی تو نہیں مگر) ہاں ان کے لیے جہنم کی آگ ضرور ہے اور یہی لوگ سب سے پہلے (اس میں) جھونکے جائیں گے
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ
(اے رسول) خدا کی (اپنی) قسم تم سے پہلے امتوں کے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے تو شیطان نے ان کی کارستانیوں
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ
کو عمدہ کر دکھایا تو وہی (شیطان) آج بھی ان لوگوں کا سرپرست بنا ہوا ہے حالانکہ ان کے واسطے
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
دردناک عذاب ہے اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) تو اسی لیے نازل کی تاکہ جن باتوں میں لوگ باہم جھگڑا
اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى
کئے ہیں انکو تم صاف صاف بیان کر دو اور (علاوہ ازیں یہ کتاب) ایمانداروں کے لیے تو (از
وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ
تا پا) ہدایت اور رحمت ہے اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا تو اس کے
السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ
ذریعہ سے زمین کو مردہ (پڑتی) ہونے کے بعد زندہ (شاداب) کیا کچھ شک نہیں کہ اس میں

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي
جو لوگ سنتے ہیں انکے واسطے (قدرت خدا) بہت بڑی نشانی ہے اور اس میں شک نہیں کہ
الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ
چوپایوں میں بھی تمہارے لیے عبرت (کی بات) ہے کہ ان کے پیٹ میں (خاک بلا) گوبر اور خون
بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾
(جو کچھ بھرا ہوا ہے) اس میں سے ہم تم کو خالص دودھ [1] پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگو
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ
ہے اور اسی طرح خرمے اور انگور کے پھل سے (ہم تم کو شیرہ پلاتے ہیں) جس کی (کبھی تو) شراب بنا لیا
مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
کرتے ہو اور (کبھی) اچھی روزی (سرکہ وغیرہ) اس میں شک نہیں کہ اس میں بھی سمجھدار لوگوں
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ
کے لیے (قدرت خدا کی) بڑی نشانی ہے اور (اے رسول) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے
اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا
دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹیٹیاں (اور مکانات)
يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ
پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا پھر ہر طرح کے پھلوں (کے بور) سے (ان کا عرق) چوس پھر
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۗ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
اپنے پروردگار کی راہوں میں تابعداری کے ساتھ چلی جا مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ اِنَّ فِيْ
(شہد) جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کی بیماریوں) کی شفا بھی ہے اس میں شک
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
نہیں کہ اس میں غور و فکر کرنیوالوں کے واسطے (قدرت خدا کی) [2] بہت بڑی نشانی ہے اور خدا ہی نے
ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو (دنیا سے) اٹھالے گا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ذلیل زندگی
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
(سخت بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیے جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد ایسے سڑیلے ہوگئے کہ (کچھ نہیں جانتے)

ع ۵ ۱۴

[1] یہ بھی خدا ہی کی قدرت ہے کہ جانور کے پیٹ سے جس میں خدا جانے کیا الابلا بھری ہے خون کو ایسی لطیف چیز بنا دیتا ہے سبحان اللہ۔
از خون سرخ شیر سفید آورد برون
وز خار ہائے خشک گل تر کند پدید

[2] منجملہ عجائبات قدرت کے شہد کی مکھی بھی ہے کیوں کہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جسے دیکھ کر بڑے بڑوں کی عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ اس کے خانوں کو دیکھو کہ ٹھیک مسدس اور تمام زاویے اس کے برابر ہوتے ہیں کہیں سے کسی خانے میں کمی بیشی نہیں ہوتی اسی وجہ سے تمام خانے یکے بعد دیگرے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ کوئی شکل بناتی تو خانوں کے برابر ایک دوسرے سے متصل بننا محال تھا۔ یہ ریاضی اسے آخر خدا کے سوا کس نے بتائی۔ اس کے علاوہ اصول تمدن دیکھو کہ ان میں ایک ملکہ ہوتی ہے جسے یعسوب کہتے ہیں۔ اور اس کے سر پر تاج ہوتا ہے، اور سب مکھیاں اس کی تابع ہوتی ہیں حتی کہ پہاڑی لوگ اپنی بیٹیوں کی شادی (ہو) تو) میں شہد کی مکھی کا چھتا بھی دیتے ہیں۔ وہ لوگ چھتے میں سے پہچان کر ملکہ کو پکڑ کر بیٹی کے ساتھ کر دیتے ہیں تمام مکھیاں خود بخود اس کے ساتھ ہو جاتی ہیں ملکہ انڈے بچے برابر نہیں دیتی بلکہ صرف ایک مرتبہ اور اسکے بعد مر جاتی ہے اور اس کا بچہ اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اگر یہ مر جائے یا گم ہو جائے تو تمام مکھیاں برباد ہو جاتی ہیں یہ مکھیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنیوالی کچھ پہرہ دار یہ کچھ محافظ کچھ بہار کے موسم میں شہد جمع کریں اور موسم خزاں کے واسطے ذخیرہ کر رکھتی ہیں۔ آخر یہ باتیں انہیں خدا نے نہیں بتائیں تو اور کس نے بتائیں؟

۹ ع ۵ ۱۵

قَدِيْرٌ ۝ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى

سکتے بیشک خدا (سب کچھ) جانتا اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض

الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى

پر رزق (و دولت) میں ترجیح دی ہے پھر جن لوگوں کو روزی زیادہ دی گئی ہے وہ لوگ اپنی روزی میں

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ

سے ان لوگوں کو جن پر ان کا دسترس ہے (لونڈی غلام وغیرہ) دینے والے نہیں (حالانکہ) اس مال میں

اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

تو سب کے سب (مالک غلام وغیرہ) برابر ہیں[۱] تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمت کے منکر ہیں اور خدا ہی نے

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً

تمہارے لیے تمہاری ہی بیاں تم ہی میں سے (تمہاری سی آدمی) بنائیں اور اسی نے تمہارے واسطے

وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ

تمہاری ہی بیوں سے پوتے اور بیٹے پیدا کیے اور تمہیں پاک (و پاکیزہ) روزی کھانے کو دی تو کیا یہ لوگ

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ

بالکل باطل (شیطان بت وغیرہ) ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کی نعمت (وحدانیت وغیرہ) سے انکار

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ

کرتے ہیں اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں سے انکو رزق دینے کا

وَ الْاَرْضِ شَيْئًا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا

کچھ بھی نہ اختیار رکھتے ہیں اور نہ قدرت حاصل کر سکتے ہیں تو تم (دنیا کے لوگوں پر قیاس کر کے) خدا کی

لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

مثالیں نہ گڑھو بیشک خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ایک مثل خدا نے بیان

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

فرمائی کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہے (اور) کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا اور ایک

شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ

شخص وہ ہے کہ ہم نے اسے اپنی بارگاہ سے اچھی (خاصی) روزی دے رکھی ہے تو وہ اس

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

میں سے چھپا کے دکھلا کے (غرض ہر طرح خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے

خدا کے معبود اور بتوں کے معبود نہ ہونے کی مثل

[۱] مطلب یہ ہے کہ روزی جو خدا کی دی ہوئی ہے سب اس میں برابر ہیں کیونکہ امیروں کو بھی نوکر چاکر لونڈی غلام کو دے دلا کر اپنا ذاتی خرچ قریب قریب اتنا ہی پڑتا ہے جتنا ایک مفلس کو اس پر بھی لوگ اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو لونڈی یا غلام میرے برابر ہو جائے یا ہم اس کے سے ذلیل ہو جائیں اپنی دولت نہیں دیتے پھر کیوں کر ہو سکتا ہے کہ خدا کے بندے اس کے پیدا کیے ہوئے یا اس کے بندوں کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بت اس کے برابر ہو جائیں ۱۲

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

ہیں (ہرگز نہیں) الحمد للہ کہ وہ بھی اس کے مقر ہیں) مگر ان کے بہتیرے (اتنا بھی) نہیں جانتے اور خدا

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ

ایک دوسری مثل بیان فرماتا ہے دو آدمی ہیں کہ ایک ان میں سے بالکل گونگا اس پر غلام جو کچھ

كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ

بھی (بات وغیرہ) کی قدرت نہیں رکھتا اور (اس وجہ سے) وہ اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے کہ اسکو

يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى

جدھر بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں لاتا کیا ایسا غلام اور وہ شخص جو لوگوں کو عدل و میانہ روی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ع ۱۰ ۶ ۱۶

کا حکم کرتا ہے اور وہ خود بھی ٹھیک سیدھی راہ پر قائم ہے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ

اور سارے آسمان و زمین کی غیب کی باتیں خدا ہی کے لیے مخصوص ہیں اور قیامت کا واقع ہونا تو ایسا

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٧٧﴾ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ

ہے جیسے پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر بیشک خدا ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اور خدا ہی نے

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ

تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (جب) تم بالکل نا سمجھ تھے اور تم کو کان دیے اور

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾

آنکھیں (عطا کیں) دل (عنایت کیے) تاکہ تم شکر کرو کیا ان لوگوں نے پرندوں

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا

کی طرف غور نہیں کیا جو آسمان کے نیچے ہوا میں گھرے ہوئے اڑتے رہتے ہیں ان کو تو

يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

بس خدا ہی اگرنے سے روکتا ہے بیشک اس میں بھی (قدرت خدا) کی ایمانداروں کے لیے بہت سی

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا

نشانیاں ہیں اور خدا ہی نے تمہارے گھروں کو تمہارا ٹھکانا قرار دیا اور اسی نے تمہارے واسطے چوپایوں

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا

کی کھالوں سے تمہارے لئے (ہلکے پھلکے) ڈیرے (خیمے) لگائے جنہیں تم سبک پا کر اپنے سفر اور حضر

دوسری مثل

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَ
میں کام میں لاتے ہو اور ان چارپایوں کی اون اور ردؤں اور بالوں سے ایک
اَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۸۰
وقت خاص (قیامت) تک کے لیے تمہارے بہت سے اسباب اور کارآمد چیزیں (بنائیں) اور خدا ہی
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
نے تمہارے آرام کے لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اسی نے تمہارے (چھپنے بیٹھنے کے)
مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ
واسطے پہاڑوں میں گھروندے (غار وغیرہ بنائے) اور اسی نے تمہارے لیے کپڑے بنائے جو تمہیں (سردی)
الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
گرمی سے محفوظ رکھیں اور (لوہے کے) کرتے جو تمہیں ہتھیاروں کی زد سے بچائیں یوں خدا اپنی نعمت
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝۸۱ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کی فرمانبرداری کرو اس پر بھی اگر یہ لوگ (ایمان سے) منہ پھیریں، تو
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۸۲ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا
تمہارا فرض صرف احکام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے (بس) یہ لوگ خدا کی نعمتوں [1] کو پہچانتے ہیں
11 ع 7 17 وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۳ؑ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ
پھر (دیدہ و دانستہ) ان سے مکر جاتے ہیں اور ان کے بہتیرے ناشکرے ہیں اور جس دن ہم ہر ایک
اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
امت میں سے (اسکے پیغمبر) کو گواہ بنا کر قبروں سے اٹھا کھڑا کریں گے پھر تو کافروں کو نہ (بات کرنے
لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝۸۴ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا
کی اجازت دیجائے گی اور نہ ان کا عذر ہی سنا جائے گا اور جن لوگوں نے (دنیا میں) شرارتیں
الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝۸۵
کی ہیں جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ ان کے عذاب میں تخفیف کیجائے گی اور نہ انکو مہلت دی
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا
دیجائے گی۔ اور جن لوگوں نے (دنیا میں خدا کا دوسروں کو) شریک ٹھہرایا تھا جب اپنے (ان)
هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ
شریکوں کو (قیامت میں) دیکھیں گے تو بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی تو ہمارے وہ شریک

[1] بنظاہر اس سے مراد جناب رسالت مآب اور ان کے اوصیا ہیں ۱۲

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى
ہیں جنہیں ہم (مصیبت کے وقت) تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے تو وہ شریک لوٹ کر انہیں کیطرف بات کو
اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
پھینک ماریں گے کہ تم تو نرے جھوٹے ہو اور اس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو
يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
افترا پردازیاں دنیا میں کیا کرتے تھے ان سے غائب (غلاّ) ہو جائیں گی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا
اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا ان کی مفسدہ پردازیوں کی پاداش میں ان کے لیے ہم عذاب پر
يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
عذاب بڑھاتے جائینگے اور وہ دن یاد کرو جس دن ہم ہر ایک گروہ لہ میں سے انہیں میں کا
عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى
ایک گواہ ان کے مقابل لاکھڑا کریں گے اور (اے رسول) تم کو ان لوگوں پر (انکے) مقابل
هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
گواہ بنا کر لا کھڑا کریں گے اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) نازل کی جس میں ہر چیز کا (شافی) بیان
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ اِنَّ
ہے اور مسلمانوں کے لیے (سرتاپا) ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے اس میں شک نہیں کہ خدا
اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي
انصاف ٹہ اور (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے اور قرابت داروں کو (کچھ) دینے کا حکم کرتا ہے
الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
اور بدکاری اور ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے کو منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ
ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور جب تم لوگ باہم قول و اقرار کر لیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان
اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا
کو پورا کرو اور قسموں کو ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو حالانکہ تم تو
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
خدا کو اپنا ضامن بنا چکے ہو۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے

الثلثة

لہ اس کی تفصیل دیکھو سورۃ بقرہ شروع پارہ دوم میں صفحہ ۳۳ میں۔

ٹہ یہ آیت اس قدر جامع و مانع ہے کہ تمام خوبیوں کا حکم اور تمام برائیوں کی ممانعت اس سے تصریحی طور پر نکلتی ہیں کوئی بات اس سے نہیں چھوٹی حتی کہ اگر قرآن میں سے صرف یہی ایک آیت نازل ہوتی ہوتی تو بھی دعوے سے کہہ سکتے تھے کہ اندھیاں (تبیانا) لکل شئی اس میں ہر چیز کا بیان ہے اسی بنا پر عثمان بن مظعون سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے قبل ایک مرتبہ حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ایکبارگی آپ نے اپنی آنکھیں بند کیں پھر آہستہ آہستہ کچھ کرنے لگے اور داہنے بائیں اس طرح دیکھتے جاتے تھے جیسے کوئی کسی کی بات سنتا ہے میں نے عرض کی میں اکثر آپکی خدمت میں حاضر ہوا مگر کبھی اس طرح آپکو نہیں دیکھا آپنے فرمایا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت میرے تمام شبہات زائل ہو گئے اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا ۱۲

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے

۱۲ ع ٦ ۱۸

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ
ضرور جانتا ہے اور تم لوگ (قسموں کے توڑنے میں) اس عورت کے ایسے نہ ہو جو اپنا سوت مضبوط
غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ
کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو آپس میں اس بات کی مکاری کا
دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ
ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے (خواہ مخواہ) بڑھ جائے اس سے بس خدا تم کو آزماتا
اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ
ہے کہ تم کس کی پالائش کرتے ہو اور جن باتوں میں تم دنیا میں جھگڑتے تھے قیامت کے دن خدا خود
الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
تم سے صاف صاف بیان کر دے گا اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ایک ہی (قسم کی)
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ
گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اسکی بازپرس تم سے
وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ
ضرور کی جائے گی اور تم اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ تاکہ (لوگوں کے) قدم جمنے کے
بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ
بعد (اسلام سے) اکھڑ جائیں اور (پھر آخر کار قیامت میں) تمہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾ وَ
کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمہارے واسطے بڑا سخت عذاب ہو اور خدا کے عہد و
لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ
پیمان کے بدلے تھوڑی قیمت (دنیوی نفع) نہ لو اگر تم جانتے (بوجھتے) ہو تو (سمجھ لو) کہ جو کچھ خدا کے
هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ
پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے [1] (کیونکہ مال دنیا سے جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ
يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ
ایک دن ختم ہو جائے گا اور جو (اجر) خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور جن لوگوں

[1] ان تمام آیات میں خداوند عالم نے بدعہدی کی ممانعت کی ہے۔ اور اس کی مذمت بیان کی ہے۔ کیوں کہ اسلام کے قبل عرب والوں کا یہ گویا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ کہ آج ایک قوم سے معاہدہ کیا کل اس کو کمزور دیکھا اور اس کے مخالف سے معاہدہ کر لیا اسی کو خدا نے بہت سختی سے منع کیا کیوں کہ اگر مسلمان ایسا کرتے تو لوگ فوراً بتیجے سے اکھڑ جاتے۔ اور کوئی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرتا اسی وجہ سے خدا نے بدعہدی کی یہ مثال دی ہے کہ جس طرح ایک بیوقوف عورت سوت کاتنے کے بعد توڑ ڈالے۔ کیوں کہ اتنی محنت کرکے اسلام کو ترقی دیتے۔ اور ذرا سی بے وقوفی میں سارا گھر بنا بنایا بگڑ جاتا ہے۔[12]

بدعہدی کی مذمت

صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾
نے دنیا میں صبر کیا تھا انکو (قیامت میں) ان کے کاموں کا ہم اچھے سے اچھا اجر و ثواب
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
عطا کریں گے مرد ہو یا عورت جو شخص نیک کام کرے گا اور وہ ایمان دار بھی ہو تو
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
ہم اسے (دنیا میں بھی) پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے (اور آخرت میں بھی) جو کچھ وہ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ
کرتے تھے اس کا اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے لہ اور جب تم قرآن پڑھنے
الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾
لگو تو شیطان مردود کے وسوسوں سے خدا کی پناہ طلب کر لیا کرو اس میں شک نہیں
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
کہ جو لوگ ایماندار ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا قابو نہیں
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
چلتا اس کا قابو چلتا ہے تو بس ان ہی لوگوں پر جو اس کو دوست بناتے ہیں اور
يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا
جو لوگ اس کو (خدا کا) شریک بناتے ہیں اور (اے رسول) ہم جب ایک آیت کے بدلے
بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ
دوسری آیت نازل کرتے ہیں تو حالانکہ خدا جو چیز نازل کرتا ہے اس کی (مصلحتوں) سے خوب
قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾
واقف ہے (مگر) یہ لوگ (تم کو) کہنے لگتے ہیں کہ تم تو بس مفتری ہو بلکہ خود انہیں کے بہتیرے (مصالح
قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
کو) نہیں جانتے (اے رسول) تم صاف کہدو کہ اس (قرآن) کو تو روح القدس (جبریل) نے تمہارے
لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى
پروردگار کی طرف سے حق حق نازل کیا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے
لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا
اور مسلمانوں کے لیے تو (از سرتاپا) خوشخبری ہے (اور (اے رسول) ہم تحقیقاً جانتے ہیں کہ یہ کفار

جب قرآن پڑھو تو استعاذہ کرو

ع ١٣ ١١ ١٩

لہ اس کا مطلب بہت واضح ہے کہ دنیا آدمی خواہ امیر ہو یا غریب کبھی آرام و خوشی سے بسر نہیں کرتا صرف دین داری ہی ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر فراغبالی ہے تو خدا کا شکر اور تکلیف ہے تو صبر کرتا ہے!!

يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ
(تمہاری نسبت) کہا کرتے ہیں کہ ان کو (تم کو) کوئی آدمی قرآن سکھا دیا کرتا ہے (حالانکہ بالکل غلط ہے
وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا
کیونکہ) جس شخص کیطرف نسبت دیتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے[1] اور یہ تو صاف صاف عربی زبان ہے
یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ
اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی ان کو منزل مقصود تک
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا
نہیں پہنچائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے جھوٹ بہتان تو بس وہی لوگ باندھا کرتے
یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور حقیقت امر یہ ہے کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں اس
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ
شخص کے سوا جو (کلمہ کفر پر[2]) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کیطرف سے مطمئن ہو جو
وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ
شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے بلکہ خوب سینہ کشادہ (جی کھول کر) کفر کرے
بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ
تو ان پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا (سخت) عذاب ہے
عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ
یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے دنیا کی چندروزہ زندگی کو آخرت
الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
پر ترجیح دی اور اس وجہ سے کہ خدا کافروں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا
الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ
کرتا یہ وہ ہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر
وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
اور ان کی آنکھوں پر خدا نے علامت مقرر کردی ہے (کہ ایمان نہ لائیں گے) اور
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
یہی لوگ (اس سرے کے) بےخبر ہیں کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں بھی یقیناً گھاٹا اٹھانے

[1] ابن عامر حضرمی کا ایک غلام ابو فکیہ رومی تھا اور وہ تلواروں کو صیقل کرتا۔ اور شب و روز انجیل و توریت کی تلاوت کرتا اور شب کو حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سیکھتا۔ بس پھر کیا تھا۔ تمام مشرکین عرب کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ ابو فکیہ محمد کو قرآن تعلیم کرتا ہے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ کیسے احمق ہیں کہ خود عربی زبان کے ماہر ہو کر ایک آیت کا جواب تو لا نہیں سکتے پھر ایک رومی شخص جو عربی زبان اچھی طرح سمجھتا بھی نہیں کیوں کر قرآن تعلیم کر سکتا ہے ۱۲

[2] کفار عرب جب رسولؐ کے مقابلہ میں کوئی دلیل نہ لا سکے اور ہر طرح عاجز ہوئے تو بیچارے غریب صحابہ کو اذیت و تکلیف پہنچاتے۔ ان کی تمنا یہ تھی کہ حضرت عمار اور ان کے ماں باپ یاسر سمیہ وغیرہ کو مار پیٹ کی دھمکی سے کافر بنا چھوڑیں حتی کہ ان بدبختوں نے حضرت عمار کے ماں، باپ دونوں کو قتل کر ڈالا، اس کے بعد حضرت عمار کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ جب بہ ہلاکت پہنچے تو مجبور ہو کر جو کلمہ وہ لوگ کہلانا چاہتے تھے کہدیا لوگوں نے حضرت رسولؐ سے کہا کہ عمار کافر ہو گئے حضرت عمار روتے ہوئے آپ کے پاس پہنچے آپؐ نے فرمایا کہ عمار کے گوشت و پوست میں ایمان پیوست ہو گیا ہے اور آپ نے خود اپنے ہاتھ سے عمار کے آنسو پونچھے اور فرمایا عمار تم مطمئن رہو اگر وہ لوگ پھر وہ کلمہ کہلائیں تو کہو ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

خوف و ہلاکت کی حالت میں کلمہ کفر کہنے میں مضائقہ نہیں

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا
والے ہیں پھر اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کو جنہوں نے مصیبت میں
فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
مبتلا ہونے کے بعد گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کئے اور (تکلیفوں) پر صبر کیا اس میں
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ
شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان سب باتوں کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور (اس دن کو
تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا
یاد) کرو جس دن ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو جو کچھ بھی اس نے
عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ
کیا تھا اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ کیا جائے گا خدا نے ایک گاؤں
مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا
[1] کی مثل بیان فرمائی جس کے رہنے والے ہر طرح کے چین واطمینان میں تھے ہر طرف سے
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ
بافراغت ان کی روزی ان کے پاس چلی آتی تھی پھر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی
اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا
تو خدا نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو مزہ چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو اوڑھنا (بچھونا)
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ
بنا دیا اور ان ہی لوگوں میں کا ایک رسول بھی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا پھر
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾
عذاب خدا نے انہیں لے ڈالا اور وہ ظالم تھے ہی تو خدا نے جو کچھ تمہیں حلال
فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا
طیب (طاہر) روزی دی ہے اس کو (شوق سے) کھاؤ اور اگر تم خدا ہی کی پرستش
نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا
(کا دعوے) کرتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کیا کرو تم پر اس نے مردار
حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ
اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر (ذبح کے وقت)

ع ۱۰ ۱۴/۲۰

[1] اس گاؤں کی تصریح تو معلوم نہیں ہوئی مگر اتنا معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں کسی بستی کے لوگ بہت مال دار تھے اور ان کے قریب ایک نہر تھی جس کا نام طلوان تھا۔ آخر کثرت مال و دولت سے ان کا دماغ ایسا خراب ہوا کہ یہ لوگ خمیر کئے ہوئے آٹے سے استنجا کرتے اور نجاست کو صاف کرتے ان کی سزا میں خدا نے سب نعمتیں بند کر دیں اور سخت قحط ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس آٹے کو لوگوں نے نجاست سے بھر کر پھینک دیا تھا اٹھا کر کھانے لگے یہی حالت کفار کی بھی تھی۔ باوجود پہاڑی اور پتھریلی زمین ہونے کے خدا نے سب نعمتیں وہاں پر مہیا کر دیں۔ مگر کفار کی ناشکری پر قحط شدید آیا ۱۲

نعمت والوں کو ناشکری کی سزا

حرام جانور

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا
خدا کے سوا اور کا نام لیا جائے حرام کیا ہے۔ پھر جو شخص (مارے بھوک کے) مجبور ہو اور نہ
عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا
خدا سے سرتابی کرنے والا ہو اور نہ حد (ضرورت سے) بڑھنے والا ہو (اور حرام کھالے) تو بیشک خدا
تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا
بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمہاری زبان پر آئے (بے سمجھے بوجھے) نہ کہہ بیٹھا کرو
حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اس کی بدولت خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو اس میں شک نہیں
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ
کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے (دنیا میں) فائدہ
قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ
تو ذرا سا ہے اور (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں
هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا
حرام کر دی تھیں جو تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے تو (اس کی وجہ سے) ان پر کچھ ظلم نہیں
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ
کیا مگر وہ لوگ خود اپنے اوپر ستم توڑتے رہے پھر اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نادانستہ گناہ
اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا
کر بیٹھے اس کے بعد (صدق دل سے) توبہ کر لی اور اپنے کو درست کر لیا تو دل سے
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
رسول، اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اس کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان
۱۵ ع ۹ ۲۱ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا
ہے اس میں شک ہی نہیں کہ ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا خدا کے فرماں بردار بندے
لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۙ شَاكِرًا
اور باطل سے کترا کے چلنے والے تھے اور مشرکین سے (ہرگز) نہ تھے اس کی نعمتوں کے
لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾
شکر گزار ان کو خدا نے منتخب کر لیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی

وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
اور ہم نے انہیں دنیا میں بھی (ہر طرح) کی بہتری عطا کی تھی اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیکو کاروں
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
سے ہوں گے (اے رسول) پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾
جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے (اے رسول) ہفتہ (کے دن)[۱] کی تعظیم
اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ
تو بس انہیں لوگوں پر لازم کی گئی تھی (یہود و نصاریٰ) جو اسی کے بارے میں اختلاف کرتے تھے
وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کے درمیان جس امر میں وہ جھگڑا کرتے تھے قیامت
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
کے دن فیصلہ کر دے گا (اے رسول) تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی راہ پر حکمت اور
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ
اچھی اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ اور بحث و مباحثہ کرو بھی تو ایسے
هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
طریقے سے جو (لوگوں کے نزدیک) سب سے اچھا ہو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی
عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ
راہ سے بھٹک گئے انکو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب
عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ
واقف ہے اور اگر (مخالفین کے ساتھ) سختی کرو بھی تو ویسی ہی سختی کرو جیسی سختی ان لوگوں نے
لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ
تم پر کی تھی اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنیوالوں کے واسطے بہتر ہے اور (اے رسول) تم صبر
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا
ہی کرو اور خدا کی (مدد) بغیر تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے اور ان مخالفین کے حال پر تم
تَكُ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
رنج نہ کرو اور جو مکاریاں یہ لوگ کرتے ہیں اس سے تم تنگ دل نہ ہو اس میں شک نہیں

ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم

[۱] مسلمانوں نے جو جمعہ کا دن اپنی عبادت کا قرار دیا تو یہود و نصاریٰ تھے اعتراض کرنے کہ یہ دین ابراہیمی کے خلاف ہے کیونکہ دین ابراہیمی کے موافق شنبہ کو عبادت کا دن قرار دینا چاہیے اس کا خدا نے جواب دیدیا کہ شنبہ کا دن تو ابراہیم کے بعد معظم قرار پایا تھا مسلمانوں کو اس کی تعظیم ضروری نہیں ۱۲

مناظرہ کرو تو اچھے عنوان سے

ع ۹ ۱۶ ۲۲

الجزو الخامس عشر

الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں اور جو لوگ نیکو کار ہیں خدا ان کا ساتھی ہے۔

(۱۷) سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ (۵۰) — اٰیاتہا ۱۱۱ — رکوعاتہا ۱۲

سورہ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس کی ایک سو گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

وہ خدا (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے جس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ

(خانہ کعبہ) سے مسجد اقصےٰ (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جس کے چوگرد ہم نے ہر قسم کی برکت

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾ وَ

مہیا کر رکھی ہے تاکہ ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں ؎۱ اس میں شک نہیں کہ وہ سب

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

کچھ سنتا (اور) دیکھتا ہے اور ہم نے موسےٰ کو کتاب (توریت) عطا کی اور اسکو بنی اسرائیل کی رہنما

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ﴿۲﴾ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

قرار دیا (اور حکم دے دیا) کہ لے ان لوگوں کی اولاد جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں

مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَضَیْنَآ

سوار کیا تھا میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بیشک نوح بڑا شکر گذار بندہ تھا اور ہم

اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ

نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب (توریت) میں صاف صاف بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ روئے

مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

زمین پر دو مرتبہ ضرور فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے، پھر جب ان دو فسادوں

اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ

میں پہلے کا وقت آپہنچا تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں (بخت النصر) اور اس کی فوج

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾

کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنیوالے تھے تو وہ لوگ تمہارے گھروں کے اندر گھسے (اور خوب

رسول کی معراج

؎۱ اس آیت میں تصریحاً خدا نے حضرت رسولؐ کی معراج کو بیان فرمایا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے مسجد اقصےٰ سے بیت المقدس مراد لی ہے۔ مگر بہت سی تفسیروں سے ثابت ہے کہ مسجد اقصےٰ سے وہ مسجد مراد ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر ہے۔ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ اعتقاد ہے کہ آپؐ کو معراج ہوئی اور بدنی، فقط روحی نہیں اور اس کا منکر کافر ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ کس تاریخ کو ہوئی بعض کہتے ہیں ۱۷ ربیع الاول کو بعض ۲۷ رجب بعض ۱۷ رمضان بعض ۲۱ رمضان اس میں بھی اختلاف ہے کہ مسجد الحرام کے حجرے میں ہوئی یا ام ہانی کے گھر سے ہوئی خلاصہ ہمارا فرض مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہو اور سچے نبی نے خبر دی ہے اسے دل سے مانیں اور عقلی ڈھکوں کے پیچھے نہ پڑیں اول تو ہماری عقل ہی کیا اور فلسفیوں کے اقوال پر بھروسہ ہے تو ان میں خود باہم اختلاف ہے پھر کس پر اعتبار ہو اور کس پر نہ ہو اسکے علاوہ انہیں کی عقلی دلیلوں سے بھی معراج بخوبی ثابت ہے پھر ویسی باتیں کوئی کیوں کرے ؎۲ پہلی دفعہ (یا) پیغمبر کا حکم نہ ماننا اور اشعیا پیغمبر کو قتل کرنا دوسری دفعہ حضرت ذکریا و یحییٰ کو شہید کرنا اور حضرت عیسےٰ کے قتل کا ارادہ کرنا ؎۲

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ
قتل وغارت کیا، اور خدا کے (عذاب) کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے تم کو دوبارہ ان پر غلبہ دیکر تمہارے
وَّ بَنِيْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿٦﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ
دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔ اگر تم اچھے کام
اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ
کروگے تو اپنے فائدے کے لیے اچھے کام کروگے اور اگر تم برے کام کروگے تو (بھی) اپنے لیے
وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ
پھر جب دوسرے وقت[1] کا وعدہ آپہنچا (تو ہم نے طیطوس رومی کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ وہ لوگ
كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿٧﴾
(مارتے مارتے) تمہارے چہرے بگاڑ دیں (کہ پہچانے نہ جاؤ) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس میں
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ
گھس گئے تھے اسی طرح پھر گھس پڑیں اور جس چیز پر قابو پائیں خوب اچھی طرح برباد کر دیں (اب بھی) اگر تم بین
جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ
سے رہو تو امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کھائے اور اگر (پھر) وہی (شرارت) کروگے تو ہم بھی پہلا سا برتاؤ کریں گے
يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ
اور ہم نے تو کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ بنا ہی رکھا ہے۔ یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اس راہ کی ہدایت
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿٩﴾ وَّ اَنَّ
کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار اچھے اچھے کام کرتے ہیں انکو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ انکے
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا
لیے بہت بڑا اجر (و ثواب موجود) ہے اور یہ بھی کہ بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں
اَلِيْمًا ﴿١٠﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ
انکے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی کبھی (عاجز ہو کر اپنے حق میں) برائی (مثلاً
وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾ وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ وَ النَّهَارَ
وغیرہ) کی دعا اس طرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی تو بڑا جلد باز ہے
اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَ جَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً
اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا۔ پھر ہم نے رات کی نشانی (چاند) کو

وقف لازم

ع ١ / ١٠ / ١

آدمی جلد باز ہے

[1] ان دونوں فسادوں میں جن کی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے شدید اختلاف ہے۔ اس سے مراد اور مقصود خدا ہی کا کیا ہے مشہور تو یہ ہے کہ پہلے سے اشارہ بخت النصر کی طرف ہے اور دوسرے سے طیطوس رومی کہ ان دونوں نے یکے بعد دیگرے یہودیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور لاکھوں کا وارا نیارا ہو گیا۔ بیت المقدس جو ان کے پرستش کی جگہ تھی وہ بھی مسمار کر دی گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ پہلے سے اشارہ جالوت اور دوسرے سے بخت النصر کی طرف ہے۔ واللہ اعلم۔

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ

دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج) کو روشن بنایا (کہ سب چیزیں دکھائی دیں) تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار

وَ الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ۝١٢ وَ كُلَّ

کا فضل (معاش) ڈھونڈتے پھرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کو جانو (بوجھو) اور ہم نے ہر چیز کو

اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ

خوب اچھی طرح تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور ہم نے ہر آدمی کے نامۂ عمل کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (کہ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝١٣ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ

اسکی قسمت اسکے ساتھ رہے) اور قیامت کے دن ہم اسے اسکے سامنے نکال کے رکھ دیں گے کہ وہ اسکو

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ۝١٤ مَنِ اهْتَدٰى

ایک کھلی ہوئی کتاب اپنے روبرو پائے گا (اور ہم اس سے کہیں گے کہ) اپنا نامۂ عمل پڑھ لے اور آج

فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ

اپنا حساب لینے کیلئے تو آپ ہی کافی ہے [1] جو شخص رو براہ ہوتا ہے تو بس اپنے فائدے کے لیے

عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا

راہ پر آتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس نے بھٹک کر اپنا آپ بگاڑا اور کوئی شخص کسی دوسرے

مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝١٥ وَ اِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ

(کے گناہ کا بوجھ) اپنے سر نہیں [2] لے گا اور ہم تو جب تک رسول کو بھیجکر اتمام حجت نہ کرلیں کسی پر عذ

نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ

نہیں کیا کرتے اور ہمکو جب کسی بستی کا ویران کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم وہاں کے خوش حالوں کو (طاعت کا)

عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ۝١٦ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا

حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ اس میں نافرمانیاں کرنے لگے تب وہ بستی عذاب کی مستحق ہوگئی اس وقت ہم نے

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ

اسے اچھی طرح تباہ و برباد کر دیا اور نوح کے بعد سے (اس وقت تک) ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر ما

عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ۝١٧ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ

اور (اے رسول) تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لیے کافی ہے (ا

عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

گواہ و شاہد کی ضرورت نہیں) اور جو شخص دنیا کا خواہاں ہو تو ہم جسے چاہتے اور جو چاہتے ہیں اسی

نامۂ اعمال

[1] کیونکہ اس دن تو ہر شخص کا نامۂ اعمال بھلے برے جو کچھ اس نے دنیا میں کئے ہیں لکھے ہوئے اس کے سامنے موجود اور پیش نظر ہوں گے پھر دوسرے کو بتلانے کی ضرورت ہی کیا رہی وہ خود فیصلہ کرے گا کہ اس کو کیا بدلہ ملنا چاہیئے۔ ١٢

کوئی کسی کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائیگا

[2] ولید بن مغیرہ کفار قریش سے کہا کرتا تھا کہ تم لوگ اسلام قبول نہ کرو۔ میری پیروی کرو میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اپنے سر کے اوپر لوں گا۔ اس کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ

دنیا میں سردست اسے عطا کرتے ہیں (مگر پھر) ہم نے اس کے لیے تو جہنم ٹھہرا ہی رکھا ہے کہ وہ اس میں

الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ

بری حالت سے راندا ہوا داخل ہوگا اور جو آخرت کا متمنی ہو اس کے لیے خوب جیسی چاہیئے کوشش بھی

كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ

کی اور وہ ایمان دار بھی ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش مقبول ہوگی (اے رسول) انکو اور انکو غرض

هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ

سب کو ہم ہی تمہارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں اور تمہارے پروردگار کی بخشش تو

مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ

(عام ہے) کسی پر بند نہیں (اے رسول) ذرا دیکھو تو کہ ہم نے بعض لوگوں کو بعض پر کیسی فضیلت دی ہے اور

وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا

آخرت کے درجے تو یقیناً (دنیا سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور وہاں کی فضیلت بھی تو کہیں بڑھ کر

تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۲/۲

ہے اور دیکھو کہیں خدا کے ساتھ دوسرے کو (اس کا شریک) نہ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

بنانا ورنہ تم برے حال میں ذلیل و رسوا بیٹھے کے بیٹھے رہ جاؤ گے اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا

اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

ہے کہ اسکے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے نیکی کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا

تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں) تو خبردار ان کے جواب میں اف تک

قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ

نہ کہنا اور نہ جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا سننا ہو) تو بہت ادب سے کہا کرو لہ اور ان کے سامنے نیاز سے

الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ ۭ

خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (ان کے حق میں) دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس طرح

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

ان دونوں نے میرے چھٹپنے میں پرورش کی ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما تمہارے

بعض بعض سے افضل ہیں

والدین کے جواب میں اف تک نہ کہو

والدین کی تعظیم

لہ اس کی تفسیر میں وارد ہے کہ تیز نظر سے آنکھ بھر کر ان کی طرف نہ دیکھو ان کی آواز پر اپنی آواز ان کے اوپر اپنے ہاتھ نہ بلند کرو ان کے آگے نہ چلو ان کا نام لے کر نہ پکارو ان کے آگے نہ بیٹھو ایسا کام نہ کرو جس سے ان کو کوئی گالی دے اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور اگر غیر مومن ہوں تو ہدایت اور ایمان کی دعا کرو ۱۲

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى
دل کی بات تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (واقعی) نیک سا ہو گے (اور بھولے سے اُنکی خطا کی ہو تو وہ

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ
تمکو بخش دیگا کیونکہ وہ تو توبہ کرنیوالوں کا بڑا بخشنے والا ہے اور قرابتداروں لہ اور محتاج اور پردیسی کو ان

تَبْذِیْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ
کا حق دیدو اور (خبردار) فضول خرچی مت کیا کرو کیونکہ فضول خرچی کرنیوالے یقیناً شیطانوں کے بھائی

وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ
ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری کرنیوالا ہے اور تمکو اپنے پروردگار کے فضل و کرم کے انتظار میں جس کی تم کو امید ہو (مجبوراً)

عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ
ان (غریبوں) سے منہ موڑنا پڑے تو نرمی سے اُنکو سمجھا دو اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (بہت تنگ) کر لو

لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً
(کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول دو کہ سب کچھ دے ڈالو اور (آخر) تم کو ملامت

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا
زدہ حسرتناک بیٹھنا پڑے اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار جس کے

مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ
لیے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے (اور جس کی روزی) چاہتا ہے تنگ

یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًاۢ بَصِیْرًا ﴿٣٠﴾ ع وَلَا تَقْتُلُوْٓا
رکھتا ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے

اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاكُمْ ؕ اِنَّ
اور (لوگو) مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو کیونکہ ان کو اور تم کو (سب کو) تو ہم ہی روزی

قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ
دیتے ہیں بے شک اولاد کا قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ اور دیکھو زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ

كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
بے شک وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے اور بہت برا چلن ہے اور جس جان کا مارنا خدا نے

الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا
حرام کر دیا ہے اسکو قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (بفتوائے شرع) اور جو شخص ناحق مارا جائے تو ہم

لہ ابن جریر نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شامی مرد سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے بولا ہاں، آپنے پوچھا کیا تو نے سورہ بنی اسرآئیل میں وات ذالقربٰی حقہ نہیں پڑھا ہے اس نے عرض کی یقینی آپ ہی وہ قرابتدار ہیں جس کے حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہے بیر بزاز ابو یعلی ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور فدک عطا فرمایا اور یہی روایت ابن مردویہ نے ابن عباس سے بھی بیان کی ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ سطر ۱۹ و صفحہ ۱۷۷ سطر ۵ المطبوعہ مصر ۱۲ اور یہی روایت معارج النبوۃ میں بھی ہے ۱۲

ع ٣

رسول کے قرابتداران کا حق ہے

فضول خرچی کرنیوالا شیطان کا بھائی ہے

زنا کے قریب بھی نہ جاؤ

مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مارو

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ

نے اسکے وارث کو (قاتل پر قصاص کا) قابو دیا ہے تو اسے چاہیئے کہ قتل (خون کا بدلہ لینے) میں

كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا

زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد دیا جائے گا (کہ قتل ہی کرے اور معاف نہ کرے) اور یتیم جب تک جوانی کو

بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَ اَوْفُوْا

پہنچے اس کے مال کے قریب بھی نہ جانا مگر ہاں اسطرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو اور عہد کو پورا کرو

بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ

کیونکہ (قیامت میں) عہد کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی اور جب تم کوئی چیز ناپ تول کر دینا ہو تو پیمانہ کو پورا بھر کر دیا

اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ

کرو اور (جب تول کر دینا ہو تو) بالکل ٹھیک ترازو سے تولا کرو (معاملہ میں) (یہی طریقہ) بہتر ہے اور

وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ

انجام (بھی) اس کا اچھا ہے اور جس چیز کا تمہیں یقین نہ ہو (خواہ مخواہ) اسکے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ کان

عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ

اور آنکھ اور دل ان سب کی (قیامت کے دن) یقیناً بازپرس ہونی ہے اور (دیکھو)

كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیوں کہ تو (اپنے اس دھماکے کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝

پھاڑ ڈالے گا اور نہ (تن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے برابر پہنچ سکے گا (اے رسول) ان

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝ ذٰلِكَ

سب باتوں میں سے جو بات بری ہے وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے۔ یہ بات تو حکمت

مِمَّاۤ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَ لَا تَجْعَلْ

کی ان باتوں میں سے ہے جو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس وحی بھیجی ہے اور خدا کے ساتھ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تو ملامت زدہ راندہ ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (اے

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

مشرکین مکہ) کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں چن چن کر بیٹے دیئے ہیں اور خود بیٹیاں لی ہیں (یعنی)

کسی کو ناحق قتل نہ کرو — یتیم کا مال نہ کھاؤ — ناپ تول پوری دو — جس کا یقین نہو اس کے پیچھے نہ پڑو — قیامت میں آنکھ کان سے بھی سوال ہوگا

ع ۱۰ / ۴

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝٤٠ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا
فرشتے اس میں شک نہیں کہ تم بڑی (سخت) بات کہتے ہو اور ہم نے تو اسی قرآن میں طرح طرح
فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا
سے بیان کردیا تھا تاکہ لوگ کسی طرح سمجھیں۔ مگر اس سے تو ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی (اے رسول
نُفُوْرًا ۝٤١ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ
ان سے) تم کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور معبود بھی ہوتے تو اب تک ان [1]
اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝٤٢ سُبْحٰنَهٗ
معبودوں نے مالک عرش تک (کی رسائی) کی کوئی نہ کوئی راہ نکالی ہوتی جو جو بیہودہ باتیں یہ
وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝٤٣ تُسَبِّحُ لَهُ
لوگ (خدا کی نسبت) کہا کرتے ہیں وہ ان سے بڑھ کے بہت پاکیزہ اور برتر ہے ساتوں آسمان
السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ
و زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اس کی تسبیح کرتے [2] ہیں اور (سارے جہان میں) کوئی چیز
مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ
ایسی نہیں جو اس کی حمد (وثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان کی تسبیح نہیں سمجھتے اس میں شک نہیں کہ
تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝٤٤ وَ اِذَا
وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو تمہارے اور ان لوگوں کے
قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا
درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک گہرا پردہ ڈال دیتے ہیں اور (گویا)
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝٤٥ وَّ جَعَلْنَا
ہم خود ان کے دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ
(گویا) ہم ان کے کانوں میں گرانی پیدا کردیتے ہیں (کہ نہ سن سکیں) جب
وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا
تم قرآن میں اپنے پروردگار کا تنہا ذکر کرتے ہو تو کفار الٹے پاؤں نفرت کرکے
عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝٤٦ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ
تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں

[1] مطلب یہ ہے کہ جس طرح کہ مشہور ہے کہ دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند اسی طرح اگر چند خدا ہوتے تو عرش کرسی کے مالک خدا سے مقابلہ کا کوئی راستہ نکالتے اور آپس میں لڑ مرتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ چند خدا ہوتے ایک خدا ہمیشہ ہر ایک سے اپنے کو اکیلا خدا کہلاتا اور دوسرا دم بخود چپکا بیٹھا دیکھا کرتا ۱۲

[2] سچ ہے اور بالکل سچ ہے
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست
کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

رباعی
ہر گل کے ورق میں رنگ و بو تیری ہے
بلبل کو چمن میں جستجو تیری ہے
ہر ذرہ ہے تر زبان ثنا میں تیری
ہر شے کو جہاں میں آرزو تیری ہے
۱۲

بِهٖۤ اِذۡ يَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ وَاِذۡ هُمۡ نَجۡوٰۤى اِذۡ يَقُوۡلُ
تو جو کچھ یہ غور سے سنتے ہیں ہم تو خوب جانتے ہیں اور جب یہ لوگ کان میں باہم بات کرتے ہیں اس وقت
الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿٤٧﴾ اُنۡظُرۡ
یہ ظالم (ایمانداروں سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک (دیوانے) آدمی کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی نے
كَيۡفَ ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
جادو کر دیا ہے (اے رسول) ذرا دیکھو تو یہ (کمبخت) تمہاری نسبت کیسی کیسی پھبتیاں کہتے ہیں (تو اسی وجہ
سَبِيۡلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا
سے) ایسے گمراہ ہوئے کہ اب (حق کی) راہ کسی طرح پا ہی نہیں سکتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرنے کے
لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿٤٩﴾ قُلۡ كُوۡنُوۡا حِجَارَةً
بعد سڑ گل کر) ہڈیاں رہ جائیں گے اور ریزہ ریزہ (ہو جائیں گے) تو کیا از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑے کئے جائینگے
اَوۡ حَدِيۡدًا ﴿٥٠﴾ اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا يَكۡبُرُ فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ‌ۚ
(اے رسول) تم کہدو کہ تم (مرنے کے بعد) چاہے پتھر بن جاؤ یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت ہو اور
فَسَيَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ يُّعِيۡدُنَا‌ ؕ قُلِ الَّذِىۡ فَطَرَكُمۡ اَوَّلَ
اس کا زندہ ہونا دشوار ہو وہ بھی ضرور زندہ ہوگی) تو یہ لوگ عنقریب تم سے پوچھیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون
مَرَّةٍ‌ ۚ فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ رُءُوۡسَهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى
زندہ کرے گا کہدو کہ وہی خدا جس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا (جب تم کچھ نہ تھے) اس پر یہ لوگ تمہارے
هُوَ‌ ؕ قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ قَرِيۡبًا ﴿٥١﴾ يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ
سامنے سر مٹکائیں گے اور کہیں گے (اچھا اگر ہوگا) تو آخر کب تم کہدو کہ بہت جلد عنقریب ہی ہوگا جس دن تمہیں
فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا
خدا (اسرافیل کے ذریعے سے) بلائے گا تو اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کی تعمیل کرو گے (اور قبروں سے نکلو گے
قَلِيۡلًا ﴿٥٢﴾ وَقُلۡ لِّعِبَادِىۡ يَقُوۡلُوا الَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ ؕ
اور تم خیال کرو گے کہ (مرنے کے بعد قبروں میں) بہت ہی کم ٹھہرے اور (اے رسول) میرے (سچے) بندوں (مومنوں
اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ
سے کہدو کہ وہ (کافروں سے) بات کریں تو اچھے طریقہ سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ شیطان تو (ایسی ہی باتوں
لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ‌ ؕ اِنۡ
سے) فساد ڈلواتا ہے اس میں شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب

الرّبع

ع ۵ ۱۲ ۵

يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ

واقف ہے اگر چاہے گا تم پر رحم کریگا اور اگر چاہے گا تم پر عذاب کرے گا۔ اور (اے رسول) ہم نے تم کو

عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝٥٤ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

ان لوگوں کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین پر ہیں (سب کو)

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ

تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور ہم نے یقیناً بعض ؎۱ پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی اور ہم

وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝٥٥ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

نے داؤد کو زبور عطا کی (اے رسول) تم ان سے کہدو کہ خدا کے سوا اور جن لوگوں کو معبود سمجھتے ہو ان

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا

کو (وقت پڑے) پکارو تو دیکھو کہ وہ نہ تو تم سے تمہاری تکلیف ہی دفع کر سکتے ہیں اور نہ اس کو بدل

تَحْوِيْلًا ۝٥٦ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى

سکتے ہیں یہ لوگ جن کی مشرکین (اپنا خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کی قربت

رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ

کے ذریعے ؎۲ ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ (دیکھیں) ان میں سے کون زیادہ قربت رکھتا ہے اور اس کی رحمت

يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝٥٧

کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز

وَ اِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ہے اور کوئی بستی ایسی نہیں ہے مگر روز قیامت سے پہلے ہم اسے تباہ و برباد کر چھوڑیں گے یا (نافرمانی کی

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

سزا میں) اس پر سخت سے سخت عذاب کریں گے (اور) یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی جا چکی ہے

مَسْطُوْرًا ۝٥٨ وَ مَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ

اور ہمیں معجزات کے بھیجنے سے بجز اس کے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی کہ اگلوں نے انہیں جھٹلایا

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

اور ہم نے قوم ثمود کو (معجزے سے) اونٹنی عطا کی جو (ہماری قدرت کی)

فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝٥٩ وَ اِذْ

دکھانے والی تھی تو ان لوگوں نے اس پر ظلم کیا (یہاں تک کہ مار ڈالا) اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے کی

بعض انبیا بعض سے افضل ہیں

؎۱ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نوح ابراہیم موسیٰ عیسےٰ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا سے افضل ہیں اور ہمارے رسول ان چاروں سے بھی افضل ہیں ۱۲

؎۲ یہ لوگوں کا جواب ہے جو حضرت عیسےٰ یا حضرت مریم یا فرشتوں کو معبود سمجھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ سچ مچ خدا ہوتے تو پھر اصلی خدا کے تقرب کا ذریعہ کیوں ڈھونڈتے ۱۲

قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا
غرض سے بھیجا کرتے ہیں اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم سے کہدیا کہ تمہارے پروردگار نے
الَّتِىۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ
لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا ہے کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ہم نے جو خواب تمکو دکھلایا[1] تھا تو بس
فِى الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمۡ ۙ فَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡيَانًا
لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ) ٹھہرایا تھا اور اسی طرح وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم
كَبِيۡرًا ﴿٦٠﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰۤـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا
باوجودیکہ ان لوگوں کو طرح طرح سے) ڈراتے ہیں مگر ہمارا ڈرانا انکی سخت سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا اور جب ہم نے
اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِيۡنًا ﴿٦١﴾
فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (وہ غرور سے) کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں
قَالَ اَرَءَيۡتَكَ هٰذَا الَّذِىۡ كَرَّمۡتَ عَلَىَّ لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ
جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے (اور شوخی سے) بولا بھلا دیکھو تو سہی یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی
اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَاَحۡتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿٦٢﴾
ہے اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دے تو میں (دعوے سے کہتا ہوں) تھوڑے قلیل کے سوا اسکی نسل کی جڑ
قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمۡ
کاٹتا رہوں گا خدا نے فرمایا چل (دور ہو) ان میں سے جو شخص تیری پیروی کریگا تو یاد رہے کہ تم سب کی سزا
جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿٦٣﴾ وَاسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ
جہنم ہے اور وہ بھی پوری پوری سزا ہے اور ان میں سے جس پر اپنی (چکنی چپڑی) بات سے قابو پاسکے بہکا اور اپنے
بِصَوۡتِكَ وَاَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَرَجِلِكَ وَ
چیلوں کے (لشکر) سوار اور پیادے (سب) سے چڑھائی کر اور مال اور اولاد[2] میں انکے ساتھ
شَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ؕ وَمَا
ساجھا کرلے اور ان سے (خوب جھوٹے) وعدے کر اور شیطان تو ان سے جو وعدے
يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِىۡ لَيۡسَ
کرتا ہے دھوکے (کی ٹٹی) کے سوا کچھ ہوتا نہیں بیشک جو میرے (خاص) بندے ہیں ان پر تیرا
لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيۡلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ
زور نہیں چل سکتا (اور کارسازی میں تیرا پروردگار کافی ہے (لوگو) تمہارا پروردگار

ملعون درخت کون ہے

[1] ابن جریر نے سہیل بن سعد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر اور یعلی سے .بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسین علیہ السلام سے اور ابن عباس نے حضرت عائشہ سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ خواب ہے جو حضرت رسول نے دیکھا تھا کہ بنی امیہ میرے منبر پر اس طرح ایک رہے ہیں جس طرح بندر اچکا کرتے ہیں اور اس خواب کے دیکھتے ہی حضرت ایسے غمگین ہوئے کہ آپ اس کے بعد کبھی عمر بھر نہ ہنسے اور جس درخت پر لعنت کی گئی ہے اس سے مروان بن حکم مراد ہے جو حضرت عثمان کا وزیر تھا اور حضرت رسولؐ نے اپنی حیات میں اسکی شرارت و خباثت کی وجہ سے مدینہ سے نکلوا دیا تھا اور اسکو لوگ طرید رسول کہا کرتے تھے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۹ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ٦ ٨ ٦

حضرت آدم اور شیطان کا قصہ

[2] اولاد میں شیطان کے شریک ہونیکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے زنا کی اور اس سے اولاد ہوئی تو چونکہ یہ شیطانی حرکت تھی اس لیے گویا شیطان بھی شریک ہو گیا یا یہ مطلب ہو کہ حرام مال سے لونڈی خرید کرے اور اس سے اولاد ہو ۱۲

اَلَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

وہ (قادر مطلق) ہے جو تمہارے لیے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل و کرم (معاش) کی

فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

تلاش کرو اس میں شک نہیں کہ وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں کبھی تم کو کوئی تکلیف پہنچے تو جن

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

کی تم عبادت کیا کرتے تھے غائب (غلّا) ہو گئے مگر بس وہی (ایک خدا یاد رہتا ہے) اس پر بھی جب خدا نے

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

تم کو چھٹکارا دیکر خشکی تک پہنچا دیا تو پھر تم ان سے منہ موڑ بیٹھے اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے تو کیا تم کو اس

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ

کا بھی اطمینان ہو گیا کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لیجا کر (قارون کی طرح) زمین میں دھنسا دے یا تم پر

عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ

(قوم لوط کی طرح) پتھروں کا مینھ برسا دے پھر (اس وقت) تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤ گے یا تم کو اس کا بھی

اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ

اطمینان ہو گیا ہے کہ خدا پھر تم کو دوبارہ اسی سمندر میں نہ لیجائیگا اس کے بعد ہوا کا ایک ایسا جھونکا جو

قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ

(جہاز کے) پرخچے اڑا دے تم پر بھیجے پھر تمہیں تمہارے کفر کی سزا میں ڈبو مارے پھر تم کسی کو (ایسا حمایتی)

لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا

نہ پاؤ گے جو ہمارا پیچھا کرے (اور تمہیں چھڑا لے) اور ہم نے یقیناً آدم کی اولاد کو عزت

بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ

دی اور خشکی اور تری میں ان کو (جانوروں اور کشتیوں کے ذریعہ) لیے لیے پھرے اور انہیں اچھی

مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا

اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور اپنے بہتیرے مخلوقات پر ان کو اچھی خاصی فضیلت دی اس

تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ

دن (کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں [1] کے ساتھ بلائیں گے تو جس

فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ

کا نامۂ عمل ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھیں گے

انسان بڑا ناشکرا ہے

[1] ابن مردویہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے اس آیت یوم ندعوا کل اناس بامامھم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یدعی کل قوم بامام زمانھم وکتاب ربھم وسنۃ نبیھم کہ ہر قوم اپنے زمانے کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائیگا

دیکھو

تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ [illegible] ۱۹ سطرہ مطبوعہ مصر اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ ہر زمانہ میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے اس بنا پر اس وقت امام عصر کا موجود ہونا بھی ضروری ہوا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

انسان اکثر مخلوقات سے افضل ہے

ع ۱۰ / ۷

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى

اور ان پر رریشہ برابر ظلم نہیں کیا جائیگا اور جو شخص اس (دنیا) میں جان بوجھ کر[۱] اندھا بنا رہا تو وہ

فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ

آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور (نجات) کے راستہ سے بہت دور بھٹکا ہوا اور (اے رسول)

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ

ہم نے جو (قرآن) تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اگرچہ لوگ تمہیں اس سے بہکانے

عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ

میں لگے تھے تاکہ تم قرآن کے علاوہ پھر (دوسری باتوں کا) افترا باندھو[۲] اور (جب تم یہ کر گزرتے)

ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا

اس وقت یہ لوگ تم کو اپنا دوست بنالیتے اور اگر ہم تمکو ثابت قدم نہ رکھتے تو ضرور تم بھی ذرا (ادھر)

لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا

جھکنے ہی لگتے اور (اگر تم ایسا کرتے) تو اس وقت ہم تم کو زندگی میں بھی اور مرنے پر بھی دوہرے دوہرے

تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ

(عذاب) کا مزہ چکھا دیتے اور پھر تمکو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا اور یہ لوگ تو تمہیں

مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ

(سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کرنے ہی لگے تھے تاکہ تم کو وہاں سے (شام کیطرف) نکال باہر

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

کریں[۳] اور ایسا ہوتا تو تمہارے پیچھے یہ لوگ چند روز کے سوا ٹھہرنے ہی نہ پاتے تم سے پہلے

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ

جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں ان کا (برابر یہی) دستور رہا ہے اور ہمارے دستور میں (ٹھہرائے ہوئے) ہیں ان

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ

میں تم تغیر تبدل نہ پاؤ گے (اے رسول) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز (ظہر عصر

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً

مغرب عشا) پڑھا کرو اور نماز صبح (بھی) کیونکہ صبح کی نماز پر (دن اور رات دونوں کے فرشتوں کی) گواہی ہوتی

لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ

ہے اور رات کے ایک خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو یہ سنت تمہاری (خاص) فضیلت ہے قریب ہے کہ (قیامت کے دن)

[۱] مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں سمجھ اور عقل رکھ کر اس سے کام نہ لے اور ہدایت کی باتوں سے چشم پوشی کرے تو آخرت میں بھی اسے نجات کا راستہ نہ سوجھ پڑے گا ۱۲

[۲] فتح مکہ کے روز جب آپ نے خانہ کعبہ سے کل بتوں کو نکال پھینکا تو کفار قریش نے بہت لجاجت سے کہا کہ ایک بت جو کوہ مروہ پر ہے اسے چھوڑ دیجئے اور نہ توڑیے آپ نے پہلے تو چھوڑ دینے کا قصد کیا مگر پھر توڑ دینے کا حکم دیدیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[۳] کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ جتنے پیغمبر آئے سب شام میں رہے اگر آپ بھی شام میں جا کر رہیں تو ہم لوگ آپ پر ایمان لائیں اس کے بعد آپ نے شام کا قصد کیا تھا مگر خدا نے منع کیا تھا ۱۲

ع ۸ ۷ ۸

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ

خدا تم کو مقام محمود تک پہنچائے سلہ اور یہ دعا مانگا کرو کہ اے میرے پروردگار مجھے (جہاں) پہنچا اچھی

صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾

طرح پہنچا اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک حکومت عطا

وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ

فرما جس سے (ہر قسم) کی مدد پہنچے اور (اے رسول) کہدو کہ (دین) حق آگیا اور (دین) باطل نیست و نابود ہوگیا

زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ

اس میں شک نہیں کہ باطل مٹنے والا ہی تھا اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے

لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَ لَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ

(سراسر) شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ بڑھاتا ہی نہیں اور جب ہم نے

اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ

آدمی کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اس نے (ہم سے) منہ پھیرا اور پہلو تہی کرنے لگا اور جب اسے

الشَّرُّ کَانَ یَـُٔوۡسًا ﴿۸۳﴾ قُلۡ کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّکُمۡ

کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا (اے رسول) تم کہدو کہ ہر ایک اپنے (اپنے) طریقہ پر کار

اَعۡلَمُ بِمَنۡ هُوَ اَهۡدٰی سَبِیۡلًا ﴿۸۴﴾ وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ

گزاری کرتا ہے پھر تم میں سے جو شخص بالکل ٹھیک سیدھی راہ پر ہے تمہارا پروردگار اس سے خوب واقف ہے

الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ وَ مَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ

اور (اے رسول) تم سے لوگ سلہ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم (انکے جواب میں) کہدو کہ روح (بھی) میرے

مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَئِنۡ شِئۡنَا لَنَذۡهَبَنَّ بِالَّذِیۡۤ

پروردگار کے حکم سے (پیدا) ہوئی ہے اور تمکو بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے (اسکی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اور

اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ بِهٖ عَلَیۡنَا وَکِیۡلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا

(اے رسول) اگر ہم چاہیں تو جو قرآن ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے (دنیا سے) اٹھا لیجائیں پھر تم اپنے واسطے

رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ فَضۡلَهٗ کَانَ عَلَیۡکَ کَبِیۡرًا ﴿۸۷﴾ قُلۡ

ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاؤ گے مگر یہ تمہارے پروردگار کی رحمت ہے کہ (اس نے ایسا کیا) اسمیں شک نہیں

لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ

کہ اس کام پر بڑا فضل و کرم ہے (اے رسول) تم کہدو کہ اگر (ساری دنیا جہان کے) آدمی اور جن اس بات پر اکٹھے ہوں

سلہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے چلے تو خدا کا یہ حکم پہنچا غرض آپنے یہ دعا کی اور خدا نے اسے قبول فرمایا اور سچ کر دکھایا۔ کہ جب فتح مکہ ہوئی تو آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور بتوں سے پاک کیا چنانچہ اس وقت کے واقعہ کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری سے یوں بیان کیا ہے کہ جب ہم مکہ میں رسول اللہ کے ساتھ داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں آئے تو تین سو ساٹھ بت کعبہ کے گرد عرب کے مختلف قبیلوں کے پوجنے کے واسطے نصب تھے حضرت رسول نے انکے گرانے کا حکم دیا چنانچہ وہ سب بت گرائے گئے آخر ایک بہت بڑا بت جس کا نام ہبل تھا اور اوپر نصب تھا باقی رہ گیا جب اسکو آپنے دیکھا تو حضرت علیؑ سے فرمایا تم میرے شانہ پر چڑھو یا میں تمہارے شانے پر چڑھوں اور اسکو گرا دوں حضرت علیؑ نے عرض کی آپ میرے شانہ پر سوار ہوں غرض رسول اللہ حضرت علیؑ کے شانے پر چڑھے تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں مجھے اسوقت نبوت کا بار بہت گراں گزرا اور مجھ سے یہ بھی نہیں ممکن تھا کہ آپ کو حرکت دے سکوں تب آپ اتر گئے اور مجھے اپنے شانہ پر سوار کیا۔ غرض جب میں سوار ہوا تو خدا کی قسم میں نے اپنے کو اس قدر بلند پایا کہ اگر چاہتا تو میں آسمان کو چھو لیتا سچ ہے ؎

علیؑ بر دوش احمد چشم بد دور
عیاں شد معنئ نور علیٰ نور

میں نے ہبل کو اکھاڑ کر زمین پر پھینکا اور حضرت رسول نے فرمایا جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اسکے بعد میں کیچے شانے سے کود پڑا تو مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی"

ع ۹ / ۷ / ۹

۱۲ — ۱۲ — ۱۲
۱۲ — ۱۲
۱۲

هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ
کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو (یہ غیر ممکن) اس کے برابر نہیں لاسکتے اگرچہ اس کوشش میں ایک کا
ظَهِيۡرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ
ایک مددگار بھی بنے اور ہم نے تو لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں
كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ
(ادل بدل کے) بیان کر دیں اس پر بھی اکثر لوگ بغیر ناشکری کیے نہیں رہتے اور (اے رسول کفار مکہ نے)
نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ يَنۡۢبُوۡعًا ﴿٩٠﴾
تم سے کہا کہ جب تک تم ہمارے واسطے زمین سے چشمہ (نہ) بہا نکالو گے ہم تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے
اَوۡ تَكُوۡنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ
یا (یہ نہیں تو) کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اس میں تم بیچ بیچ میں نہریں جاری کر کے
خِلٰلَهَا تَفۡجِيۡرًا ﴿٩١﴾ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا
دکھاو یا جیسا تم گمان رکھتے تھے ہم پر آسمان ہی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو (اپنے
كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِىَ بِاللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ قَبِيۡلًا ﴿٩٢﴾ اَوۡ يَكُوۡنَ
قول کی تصدیق میں ہمارے سامنے) گواہی میں لا کھڑا کر دو یا تمہارے رہنے کے لیے کوئی طلائی محل سرا
لَكَ بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنۡ
ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے ایک) کتاب نہ نازل کرو گے
نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ ؕ قُلۡ
کہ اسے خود پڑھ بھی لیں اس وقت تک ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کے بھی قائل نہ ہوں گے
سُبۡحَانَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ
(اے رسول) تم کہہ دو کہ سبحان اللہ میں ایک آدمی (خدا کے) رسول کے سوا آخر اور کیا ہوں (جو یہ بیہودہ
النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا
باتیں کرتے ہو) اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آچکی تو انکو ایمان لانے سے اس کے سوا اور
اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿٩٤﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ
کسی چیز نے نہ روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ
مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ
اگر زمین پر فرشتے (ایسے ہوتے) ہوتے کہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان لوگوں کے پاس فرشتہ ہی کو

تمام جن و انس مل کر بھی قرآن کا مثل نہیں لا سکتے۔

کفار مکہ کی انوکھی فرمائشیں

ع ٩
١٠
١٠

مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ
رسول بنا کر نازل کرتے (اے رسول) تم کہدو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے بس خدا
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
کافی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف اور دیکھتا رہتا ہے اور خدا
فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ
جس کی ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو (یاد رکھو کہ) پھر اس کے سوا
مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
کسی کو اس کا سرپرست نہ پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو منہ کے بل اوندھے اندھے
عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ
اور گونگے بہرے قبروں سے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہے کہ جب کبھی بجھنے کو ہوگی تو ہم ان
زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ
لوگوں پر (اسے) اور بھڑکا دیں گے یہ سزا ان کی اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں
قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے
جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
تو کیا پھر ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائینگے کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ وہ خدا جس نے
وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ
سارے آسمان اور زمین بنائے اس پر بھی (ضرور) قادر ہے کہ ان کے ایسے آدمی دوبارہ پیدا کرے
اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ
اور اس نے ان (کی موت) کی ایک میعاد مقرر کر دی ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں اس پر بھی یہ ظالم
لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ
انکار کئے بغیر نہ رہے (اے رسول ان سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے
خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَلَقَدْ
اختیار میں ہوتے تو بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے انکو بند رکھتے اور آدمی بڑا ہی تنگ دل ہے اور
اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ہم نے یقیناً موسیٰ کو کھلے ہوئے نو[۱] معجزے عطا کئے تو (اے رسول) بنی اسرائیل سے (یہی) پوچھ

النِّصْفُ

[۱] ایک روایت میں ہے کہ وہ نو معجزے یہ تھے
عصا، ید بیضا، قحط، طوفان
ٹڈی، جوں، مینڈک، خون اور میووں کی کمی اس کی تفصیل دیکھو
پارہ نہم سورۂ اعراف صفحہ ۳۴۶

ع ۷ ۱۱

حضرت موسیٰ کو نو معجزے عطا ہوئے

إِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ إِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى
دیکھ لو کہ جب موسےٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسےٰ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے
مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ أَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ
تم پر جادو کر کے دیوانہ بنا دیا ہے موسےٰ نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمان و زمین کے پروردگار
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ
نے نازل کئے (اور وہ بھی لوگوں کی) سوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر
مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَأَرَادَ أَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنٰهُ
شامت آئی ہے پھر فرعون نے یہ ٹھان لیا کہ بنی اسرائیل کو (سر زمین (مصر) سے نکال باہر کرے
وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ
تو ہم نے فرعون اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو مارا۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا
اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ
کہ اب تم ہی (اس ملک میں (خوب آرام سے) رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آ پہنچیگا تو ہم تم سب کو
لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ
سمیٹ کر لے آئیں گے اور (اے رسول) ہم نے اس قرآن کو بالکل ٹھیک نازل کیا اور بالکل ٹھیک له
إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَأَهٗ عَلَى
نازل ہوا اور تم کو تو ہم نے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانیوالا (رسول) بنا کر بھیجا ہے اور قرآن
النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ
کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے سامنے (حسب ضرورت) مہلت دے دیکر اسکو پڑھ کر
أَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۗ إِنَّ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ إِذَا
کر دو اور (اسی وجہ سے ہمنے اسکو رفتہ رفتہ نازل کیا ہے تم کہدو کہ خواہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ) اس میں شک نہیں
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۩ ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ
کہ جن لوگوں کو اسکے قبل ہی (آسمانی کتابوں کا) علم عطا کیا گیا ہے ان کے سامنے جب یہ پڑھا جاتا ہے
سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ
تو ٹھڈیوں کے (منہ کے) بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار (ہر عیب سے)
لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا
پاک و پاکیزہ ہے بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا اور یہ لوگ (سجدے کے لیے) منہ کے

وقف لازم

السجدة

له مطلب یہ ہے کہ جس میں جتنی باتیں ہیں سب ٹھیک اور مطابق واقع ہیں اور خدا ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور جس طرح خدا نے نازل کیا اسی طرح رسول کے پاس بلا کم و کاست پہنچا۔ راہ میں کسی قسم کی کمی یا خرابی واقع نہیں ہوئی۔
١٢ ﻫ ١٢
١٢

اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ
بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور یہ قرآن انکی خاکساری کو بڑھاتا ہے۔ اے رسول تم ان سے کہدو کہ تمکو اختیار ہے
الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ
خواہ اسے اللہ کہکر پکارو یا رحمن کہکر پکارو غرض جس نام کو بھی پکارو اسکے تو سب نام اچھے (سے اچھے) ہیں اور
ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اے رسول نہ تو اپنی نماز بہت چلا کر پڑھو اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ اسکے درمیان ایک اوسط طریقہ اختیار کر لو اور کہو کہ
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ
ہر طرح کی تعریف اسی خدا کو سزاوار ہے جو نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ (سارے جہان کی) سلطنت میں اس کا
لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع
کوئی ساجھے دار ہے اور نہ اسے کسی طرح کی کمزوری ہے کہ کوئی اس کا سرپرست ہو اور اس کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو

(۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹)

آیاتہا ۱۱۰ — رکوعاتہا ۱۲

سورہ کہف مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی ایک سو دس آیتیں ہیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ
ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور
لَّهٗ عِوَجًا ؕ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ
اس میں کسی طرح کی کجی (خرابی) نہ رکھی (بلکہ) ہر طرح سے ٹھیک تاکہ جو سخت عذاب خدا کی بارگاہ
وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
سے کافروں پر نازل ہونیوالا ہے اس سے لوگوں کو ڈرائے اور جن مومنین نے اچھے اچھے کام کیے ہیں انکو اس بات
اَجْرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ
کی خوشخبری دے کہ ان کے لیے بہت اچھا اجر (و ثواب) موجود ہے جس میں وہ ہمیشہ (باطمینان تمام) رہیں گے اور جو
قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا
لوگ اسکے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے انکو (عذاب سے) ڈراوے نہ تو ان ہی کو اسکی کچھ خبر ہے اور نہ انکے باپ دادوں
لِاٰبَآىِٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ
ہی کو تھی (یہ) بڑی سخت بات ہے جو انکے منہ سے نکلتی ہے یہ لوگ جھوٹ کے سوا کچھ (اور) بولتے ہی نہیں

خدا کے سب نام اچھے ہیں

متوسط آواز سے نماز پڑھو

۱۲
ع ۱۱
۱۲

لے اس سورت کے بعض امور مدنی واخلاقی یہ ہیں، حمد قرآن کا آسمانی کتاب ہونا خدا کی کوئی اولاد نہیں، اصحاب کہف کا قصہ، ہر کام کیواسطے انشاء اللہ ضرور کہو صبر کی تلقین جنت و نار کی کیفیت مومن و کافر کی تشبیہ، زندگانی دنیا کی مثال، نامہ اعمال کا ذکر کفار کی حسرت حضرت آدم و ابلیس کا قصہ، ذوالقرنین کا قصہ، سد سکندری قیامت کا تذکرہ، کلمات خدا کی انتہا نہیں، وغیرہ ۱۲

قرآن منزل من اللہ ہے

خدا کی کوئی اولاد نہیں

يَقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿٥﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ
تو (اے رسول) اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان دے ڈالوگے
اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿٦﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا
جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اسے اس کی زینت (رونق)
عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾
قرار دی تاکہ ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سب سے
وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ اَمْ حَسِبْتَ
اچھے چلن کا ہے اور پھر ہم (ایک نہ ایک دن) جو کچھ بھی اس پر ہے سب کو نابود کرکے چٹیل میدان بنا دیں گے (اے
اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾
رسول) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے
اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ
ایک عجیب (نشانی) تھے کہ یکبارگی کچھ جوان غار میں آپہنچے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی بارگاہ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا
سے رحمت عطا فرما اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی عنایت کر تب ہم نے کئی
عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ
برس تک غار میں ان کے کانوں پر پردے ڈال دیے (انہیں سلا دیا) پھر ہم نے انہیں جگایا
لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ
تاکہ ہم دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کس کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب[۳] یاد ہے (اے رسول اب)
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ
ہم ان کا حال تم سے بالکل ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں وہ چند جوان تھے کہ اپنے (سچے) پروردگار پر ایمان
وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا
لائے تھے اور ہم نے ان کی سوجھ بوجھ اور زیادہ کردی اور ہم نے ان کے دلوں پر (صبر و استقلال کی) گرہ لگا دی
فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ
(کہ) جب (دقیانوس بادشاہ نے کفر پر مجبور کیا) تو اٹھ کھڑے ہوئے اور (بے تامل) کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو بس
دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا
سارے آسمان و زمین کا مالک ہے ہم تو اس کے سوا کسی معبود کی عبادت نہ کریں گے اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم نے عقل سے دور

[۱] یہ چھ آدمی تھے اور انکے نام یہ تھے: مکسلینا، سازیونس، یملیخا، مرطونس، نبیونس، دریونس، وہ جس شہر میں یہ لوگ رہتے تھے نام اس کا افسوس تھا اور ان کا بادشاہ دقیانوس تھا اور لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا اور جو پرستش نہ کرتا مارا جاتا اور شہر کے دروازے پر بھی دربان معین تھے کہ جو شہر سے باہر نکلے پہلے بتوں کو سجدہ کرے اور یہ لوگ باایمان اور یکتا خدا کی عبادت کرنے والے تھے جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے کو ہر طرح مجبور پایا کہ یا جان دیں یا بتوں کی پوجا کریں تو آخر ایک دن شکار کے بہانے شہر سے باہر نکلے جب آبادی سے دور ہوئے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام کشفوطلیطونس تھا ان لوگوں نے اسکو پتہ بتا کر کے اپنا ساتھی بنانا چاہا مگر وہ انکے کہنے میں نہ آیا غرض ان لوگوں نے اسے بھی چھوڑا اور آگے بڑھے تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا
[۲] غرض جب یہ لوگ اس میدان کو طے کر چکے تو دقیانوس بادشاہ کو ان کے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اس نے چند سواروں کو ساتھ ان کا پیچھا کیا جب ان لوگوں نے سواروں کو دیکھا تو خوف کے مارے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا چھپے اور بے ساختہ انکی زبان سے نکلا حسبنا اللہ و نعم الوکیل غرض ان کا اس کھوہ میں جانا تھا کہ خدا نے ان پر نیند کو غالب کردیا کہ یہ سب سو گئے اور کتا غار کے باہر آگے کے دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھ رہا چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے انہیں اصحاب کہف کہتے ہیں
[۳] آخر جب دقیانوس اس غار کے پاس پہنچا تو اپنے وزیر سے جس کا نام داریوس تھا اور باطن میں باایمان تھا کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور ان کا حال دیکھ کہ کیا ہے داریوس نے اندر جا کر ہر چند لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی تو اسکو بھی چونکہ انکی نجات مقصود تھی کہنے لگا وہ لوگ سب کے سب تیرے خوف سے مر گئے یہ سن کر دقیانوس خوش ہو گیا اور حکم دیا کہ غار کے دروازے کو بند کردو داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام اور نسب اور بھاگنے کی تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لگا دی اسی وجہ سے انکو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں کیونکہ رقیم کے معنے تختی کے ہیں۔

اصحاب کہف کا قصہ

ع ۱ ۱۲ ۱۳

اِتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ
کہی (افسوس ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنائے ہیں پھر یہ لوگ ان (کے
بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَ اِذِ
معبود ہونے) کی کوئی صریحی دلیل کیوں نہیں پیش کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم اور
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ
کون ہو گا (پھر باہم کہنے لگے کہ) جب تم نے ان لوگوں سے اور خدا کے سوا جن معبودوں کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں
يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ
ان سے کنارہ کشی کر لی تو چلو (فلاں) غار میں جا بیٹھو تمہارا پروردگار اپنی رحمت تم پر وسیع کر دیگا اور تمہارے کام میں
مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ
تمہارے لیے آسانی کے سامان مہیا کرے گا (غرض یہ ٹھان کر غار میں جا پہنچے) کہ جب سورج نکلتا ہے تو تو دیکھے گا کہ وہ انکے
ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ
غار سے داہنی طرف جھک کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور
هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ
وہ لوگ (دھوپ سے) غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں (لیٹے) ہیں یہ خدا (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
نشانی ہے جسے خدا ہدایت کرے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرے تو پھر تم اس کا کوئی سرپرست راہ نما
مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ
ہرگز نہ پاؤ گے - اور تو ان کو سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ (گہری نیند میں) سو رہے ہیں اور ہم
ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف انکی کروٹیں بدلوا دیتے ہیں اور ان کا کتا اپنے آگے کے دونوں پاؤں پھیلائے
بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ
چوکھٹ پر ڈٹا رہتا ہے (انکی یہ حالت ہے کہ) اگر کہیں تو ان کو جھانک کر دیکھے تو الٹے پاؤں ضرور بھاگ کھڑا ہو
لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا
اور تیرے دل میں دہشت سما جائے اور (جس طرح اپنی قدرت سے انکو سلا دیا) اسی طرح (اپنی قدرت سے) انکو (جگا) اٹھا
بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا
تاکہ آپس میں کچھ پوچھ گچھ کریں (غرض) ان میں ایک بولنے والا بول اٹھا کہ بھئی آخر اس غار میں تم کتنی مدت ٹھہرے

ؑ غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کاہے کو اٹھتے تین سو نو برس تک سوتے رہے اسی اثنا میں دقیانوس کا زمانہ بھی ہو گیا وہ مرا اور اسکے بعد کئی بادشاہ ہوئے جب یہ لوگ اٹھے تو دروازہ بند پایا متحیر ہوئے کہ کیوں کر کھولیں تو ان میں سے ایک شخص نے بارگاہ خدا میں یہ عرض کی کہ میں نے ایک روز مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھا دن کام کر کے چلا گیا جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اس نے نہ لی اور خفا ہو کر چلا گیا تو میں نے اسکی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر گلہ میں چھوڑ دیا اسکی نسل بڑھی اور کئی ہو گئے کچھ عرصہ کے بعد جب وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر صحرا میں پہنچا دیا اور کہا کہ یہ گلہ تیرا مال ہے وہ بولا کہ تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا تو اس نے اس پر قبضہ کیا بس خداوندا اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اس کا دروازہ کھول دے اس کے کہتے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا ۱۲

ع ۵
۱۴

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا

کہنے لگے دا‌ے ٹھہرے کیا بس) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (اسکے بعد) کہنے لگے کہ جتنی مدت تم غار میں ٹھہرے ہو تمہارا

اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى

پروردگار ہی اسکو خوب جانتا ہے (اچھا) تو اپنے میں سے کسی کو اپنا یہ روپیہ دیکر شہر کیطرف بھیجو تو وہ جاکر دیکھے

طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

بھال لے کر وہاں کا کونسا کھانا بہت اچھا ہے پھر ایسی (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے واسطے لے آئے اور اسے چاہیئے کہ ذرہ

بِكُمْ اَحَدًا ۝١٩ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ

آہستہ چپکے سے آجائے اور کسی کو تمہاری خبر [1] نہ ہونے دے اس میں شک نہیں کہ اگر ان لوگوں کو تمہاری اطلاع

يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝٢٠ وَكَذٰلِكَ

ہو گئی تو بس تمکو سنگسار ہی کر دیں گے یا پھر تمکو اپنے دین کیطرف پھیر کر لیجائینگے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی کامیاب نہ ہو گے

اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ

اور ہم نے یوں انکی قوم کے لوگوں کو انکی حالت پر اطلاع کرائی تاکہ وہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا کا وعدہ یقیناً سچا

السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

ہے اور یہ (بھی سمجھ لیں) کہ قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں اب (اطلاع ہونے کے بعد) انکے بارے میں لوگ

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

باہم جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کے غار) پر (بطور یادگار) کوئی عمارت بنا دو ان کا پروردگار تو

غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝٢١ سَيَقُوْلُوْنَ

انکے حال سے خوب واقف ہی ہے اور ان کے بارے میں جن (مومنین) کی رائے غالب رہی انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے

ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

(غار) پر ایک مسجد بنائیں گے قریب ہے کہ لوگ (نصارائے نجران) کہینگے وہ تین آدمی تھے چوتھا ان کا کتا (قطمیر) ہے

كَلْبُهُمْ رَجْمًاۢ بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ

اور کچھ لوگ (عاقب وغیرہ) کہتے ہیں کہ وہ پانچ آدمی تھے چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) غیب میں اٹکل لگاتے ہیں اور کچھ

كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝٢٢ ع ٥

لوگ کہتے ہیں کہ سات آدمی ہیں آٹھواں ان کا کتا ہے اے رسول) تم کہدو کہ انکا شمار میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے ان

فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ

کی گنتی) کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں تو اے رسول تم (ان لوگوں سے) اصحاب کہف کے بارے میں سرسری گفتگو کے سوا زیادہ

[1] جب تہائی دروازہ کھل گیا تو دوسرے نے کہا کہ قحط کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس گیہوں لینے آئی میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنیکی خواہش کی یہ سن کر واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی پھر دوبارہ آئی میں نے وہی سوال کیا وہ پھر واپس چلی گئی غرض اسی طرح جب وہ چوتھی بار آئی تو بہت بیقراری و مجبوری سے راضی ہو گئی جب میں نے ارادہ کیا تو وہ کانپنے لگی میں نے سبب پوچھا تو بولی خدا سے ڈرتی ہوں یہ سنتے ہی میں نے فوراً توبہ کی اور اس کو غلہ دے کر رخصت کیا خداوندا اگر یہ میرا کام محض تیری خوشی کے لیے تھا تو تو اس کا دروازہ کھول دے اس کے ساتھ دو تہائی دروازہ کھل گیا تب تیسرے نے کہا میرے والدین بڈھے تھے میں ایک شب انکے واسطے دودھ لے گیا تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں میں نے تکلیف کے خیال سے انکو نہ جگایا اور صبح تک انتظار میں کھڑا رہا اور اپنی گوسفندوں کی بربادی کا بھی کچھ خیال نہ کیا خداوندا اگر یہ کام میرا فقط تیری خوشی کے واسطے تھا تو تو دروازہ کھول دے اسی وقت پورا دروازہ کھل گیا اور غار میں روشنی ہوئی اس کے بعد ہم مشورہ کیا کہ ایک شخص شہر میں جاکر کچھ کھانے کو لائے مگر اس طرح کہ کسی کو خبر نہ ہو اور اس خیال میں تھے کہ یہ لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم سوئے غرض تملیخا دس درہم لیکر شہر میں آئے شہر کو دیکھا تو تعجب سے کہنے لگے اللہ ایک دن میں اس شہر کا حال اس قدر متغیر ہو گیا ہے ١٢

مِّنۡهُمۡ اَحَدًا ۝٢٢ وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَایۡءٍ اِنِّیۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ

نہ جھگڑو اور انکے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھو بھی نہیں اور کسی کام کی نسبت نہ کہا کرو کہ میں اس

غَدًا ۝٢٣ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیۡتَ

کو کل کروں گا مگر انشاء اللہ کہہ کر اور اگر (انشاء اللہ کہنا) بھول جاؤ تو جب یاد آئے) اپنے پروردگار کو

وَقُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّهۡدِیَنِ رَبِّیۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا

یاد کر لو (انشاء اللہ کہہ لو) اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ایسی بات کی ہدایت فرمائے جو رہنمائی میں

رَشَدًا ۝٢٤ وَلَبِثُوۡا فِیۡ كَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیۡنَ وَ

اس سے بھی زیادہ قریب ہو اور اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو برس رہے (اے رسول اگر وہ لوگ

ازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ۝٢٥ قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَیۡبُ

اس پر بھی نہ مانیں تو تم کہہ دو کہ خدا ان کے ٹھہرنے کی مدت سے بخوبی واقف ہے سارے آسمان اور زمین کا غیب

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِهٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ

اسی کے واسطے خاص ہے (اللہ اکبر) وہ کیسا دیکھنے والا اور کیسا ہی سننے والا ہے اسکے سوا ان لوگوں کا کوئی سرپرست

دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّلَا یُشۡرِكُ فِیۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ۝٢٦ وَ

نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا دخیل نہیں بناتا اور (اے رسول) جو کتاب

اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ

تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کے ذریعہ سے نازل ہوئی ہے اسکو پڑھا کرو اسکی باتوں کو

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ۝٢٧ وَاصۡبِرۡ

کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تم اس کے سوا کوئی کہیں بھی ہرگز پناہ کی جگہ نہ پاؤ گے اور (اے رسول) جو لوگ

نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ

اپنے پروردگار کی صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں

یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ

ہیں ان کے ساتھ تم خود (بھی) اپنے نفس پر جبر کرو اور ان کی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا میں

الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ

زندگی کی آرائش چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی

ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ۝٢٨ وَقُلِ الۡحَقُّ

خواہش نفسانی کے پیچھے پڑا ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی ہے اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور (اے رسول)

ع ۵ / ۱۵

۳ تملیخا جب بازار میں آئے تو نہ کسی کو پہچانتے تھے نہ انکو کوئی دوسرا جب نانبائی کی دکان پر پہنچے تو اسے دقیانوسی درم دیے تو نانبائی نے کہا تم نے خزانہ کہاں پایا وہ بولے کہیں نہیں یہ سن کر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور انکو قاضی کے پاس لیگئے جس کا نام فسطوس تھا قاضی نے درہموں کا حال پوچھا تو یہ بولے اپنے باپ کے گھر سے فلاں روز لے گیا تھا یہ سن کر وہ متحیر ہوئے آخر لوگ ان کو بادشاہ کے پاس لے چلے تو یہ رونے لگے کہ مجھے دقیانوس کے پاس نہ لیجاؤ وہ مجھے مار ڈالیگا لوگوں نے پوچھا دقیانوس کون؟ کہنے لگے شہر کا بادشاہ، لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہوا ہے اسکو مدت ہوئی جہنم واصل ہوا۔ اب اس کا پتہ کہاں اب تو فلاں شخص بادشاہ ہے جو دیندار اور حضرت عیسٰے کے دین کا پابند ہے غرض انکو بادشاہ کے پاس لیگئے وہاں انہوں نے پورا قصہ بیان کیا تو بادشاہ نے علما کو بلایا اور تملیخا کے ساتھ غار کے پاس آیا۔ تو تختی پر ان لوگوں نے نام دیکھے تملیخا اندر گئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا حال بیان کیا ان لوگوں نے یہ سن کر سجدے میں یہ دعا کی خداوندا پھر ہم پر نیند کو غالب کر غرض وہ لوگ پھر سو رہے بادشاہ کچھ دیر بعد خود اندر گیا تو انکو سوتا پایا بادشاہ کے ساتھیوں نے انکی تعداد میں اختلاف کیا جس نے جو دیکھا وہ بیان کیا الغرض وہ سوئے تو پھر ایک مرتبہ حضرت رسول کے زمانہ میں چونکے اور پھر سو رہے تو اب حجت کے وقت جب امام آخر الزماں ظہور فرمائینگے اس وقت جاگیں گے اور حضرت کا ساتھ دیں گے۔ واللہ اعلم ۱۲

۲ اصحاب رسول تو عموماً پریشان ہی رہا کرتے تھے حضرت سلمان جو بڑے معزز و مقرب بارگاہ صحابی تھے انکے پاس ایک اونی چادر تھی اسی سے سب کام لیتے ضرورت کے وقت اسی میں کھانا بھی باندھ لیتے تھے اسی کو اوڑھتے بھی ایک دن یہی چادر اوڑھے ہوئے آپکے پاس بیٹھے تھے گرمی کے دن تھے پسینے سے چادر تر تھی اتنے میں عیینہ بن حصین یہودی آپسے ملنے آیا تو اسے حضرت سلمان کی چادر کی

الثلثۃ

۔ بو بری معلوم ہوئی بے ساختہ بول اٹھا جب میں آیا کروں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجیے اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ
تم کہدو کر یہی بات (کلمہ توحید) تمہارے پروردگار کیطرف سے (نازل ہو چکی) بس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ
بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ (دہکا کے) تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ
يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ
لوگ دہائی دیں گے تو ان کی فریاد رسی کھولتے ہوئے پانی سے کیجائیگی جو مثل پگھلے ہوئے تانبے کے ہوگا اور
الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
وہ منہ کو بھون ڈالے گا کیا بُرا پانی ہے اور جہنم بھی (کیا بری جگہ ہے) اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان
الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ اُولٰٓئِكَ
قبول کیا اور اچھے اچھے کام کرتے رہے تو ہم ہرگز ایمان والے کے اجر کو اکارت نہیں کرتے یہ ہی لوگ ہیں
لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ
جن کے رہنے سہنے کے لیے سدا بہار (بہشت کے) باغات ہیں انکے (مکانات کے) نیچے نہریں جاری ہونگی
فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا
اور ان باغات میں دمکتے ہوئے کندن کے کنگن [1] سے سنوارے جائیں گے اور انہیں باریک ریشم
مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ
(کریپ) اور دبیز ریشم (بانفتے) کے دھانی جوڑے پہنائے جائیں گے اور تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے
نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ
ہوں گے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور بہشت بھی آسائش کی (کیسی) اچھی جگہ ہے اور (اے رسول) ان لوگوں
مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ
سے ان دو شخصوں کی مثل بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے ہیں اور ہم
وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا
نے ان کے چوگرد خرمے کے درخت لگا دیے ہیں اور ان دونوں باغوں کے درمیان کھیتی بھی لگائی ہے
الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا
وہ دونوں باغ خوب پھل لائے اور پھل لانے میں کوئی کمی نہیں کی اور ہم نے ان دونوں باغوں کے
خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ
درمیان نہر بھی جاری کر دی ہے اور اسے پھل ملا تو اپنے ساتھی سے جو اس سے باتیں کر رہا تھا بولا

جہنم کا تذکرہ

جنتیوں کی نعمتیں

کفار و مومنین کی مثال

[1] جن شہروں میں طوق اور کنگن وغیرہ خاص عورتوں کے زیور شمار کیے جاتے ہیں وہاں کے لوگ کبھی ایسے مضامین پر تعجب کرتے ہیں کہ مردوں کو طوق اور کنگن سے کیا واسطہ حالانکہ یہ تعجب صرف رسم و رواج کی وجہ سے ہے جس کا عقلاً کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ایک شہر کا رواج دوسرے شہر میں بدل جاتا ہے پھر کیا ضرور ہے کہ دنیا کا رواج آخرت میں باقی ہے اسکے علاوہ اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے یا جواہرات کے کڑے وغیرہ پہنتے ہیں بہرحال یہ اعتراض ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۹ ۱۶ ۴

يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ

اٹھا کہ میں تو تجھ سے مال میں (بھی) زیادہ ہوں اور جتھے میں (بھی) بڑھ کر ہوں اور (یہ باتیں کرتا ہوا)

جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ

اپنے باغ میں بھی جا پہنچا حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کر رہا تھا (غرض

هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ

وہ کہہ بیٹھا کہ) مجھے تو اس کا گمان نہیں ہوتا کہ کبھی بھی یہ باغ اجڑ جائے اور میں تو یہ بھی نہیں خیال کرتا کہ

اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

قیامت قائم ہوگی اور (بالفرض ہوئی بھی تو) جب میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو یقیناً اس سے

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ

کہیں اچھی جگہ پاؤں گا۔ اس کا ساتھی جو اس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ کیا تم اس (پروردگار) کا منکر ہے

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ

جس نے تجھے پہلے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تجھے بالکل ٹھیک مرد (آدمی) بنا دیا۔ لیکن ہم (تو یہ کہتے ہیں)

رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ

کہ وہی خدا میرا پروردگار ہے اور میں تو اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتا اور (بھلا) جب تو اپنے باغ میں

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ

آیا تو (یہ) کیوں نہ کہا کہ یہ سب (ماشاء اللہ[له]) خدا ہی کے چاہنے سے ہوا ہے (میرا کچھ بھی نہیں کیونکہ) بغیر خدا

تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ

(کی مدد) کے کسی میں (کچھ) سکت نہیں اگر تم مال اور اولاد کی راہ سے تو مجھے کم سمجھتا ہے تو عنقریب ہی میرا پروردگار

يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

مجھے وہ باغ عطا فرمائے گا جو تیرے باغ سے کہیں بہتر ہوگا اور تیرے باغ پر کوئی ایسی آفت آسمان سے نازل

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ ۙ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا

کرے کہ (خاک سیاہ ہو کر) چٹیل چکنا صفاچٹ میدان ہو جائے اس کا پانی نیچے اتر (کے خشک) ہو جائے پھر تو

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ

اس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اس کے (باغ کے) پھل (آفت میں) گھیر لیے گئے

فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ

تو وہ اس مال پر جو باغ کی تیاری میں صرف کیا تھا (افسوس سے) ہاتھ ملنے لگا اور باغ کی حالت تھی کہ اپنی

[له] اسی بنا پر انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز بہت اچھی معلوم ہو، اور ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کہہ دے تو اس کو نظر نہیں لگتی ۱۲

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ

ٹیٹیوں پر اوندھا گرا ہوا پڑا تھا تو کہنے لگا کاش میں اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بناتا اور خدا

بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ

کے سوا اس کا کوئی جتھا بھی نہ تھا کہ اس کی مدد کرتا اور نہ وہ بدلہ لے

دُوۡنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ

سکتا تھا اس جگہ سے (ثابت ہوگیا کہ) سرپرستی خاص خدا ہی

لِلّٰهِ الۡحَقِّ ؕ هُوَ خَيۡرٌ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ع وَاضۡرِبۡ

کے لیے ہے جو برحق ہے وہی بہتر ثواب (دینے) والا ہے اور انجام کے خیال سے بھی وہی بہتر

لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اور (اے رسول) ان سے دنیا کی زندگانی کی مثل بھی بیان کردو کہ (وہ ایسی ہے) جیسے پانی جسے

فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ

ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی اس میں مل جل گئی (اور خوب پھلی پھولی) پھر آخر ریزہ ریزہ

الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلۡمَالُ

(بھوسہ) ہوگئی کہ اس کو ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (اے رسول) مال اور

وَالۡبَنُوۡنَ زِيۡنَةُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں [1] اور باقی رہنے والی [2] نیکیاں

خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ

تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب میں اس سے کہیں زیادہ اچھی ہیں اور تمنا و آرزو کی راہ سے (بھی)

الۡجِبَالَ وَتَرَى الۡاَرۡضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ

بہتر ہیں اور (اس دن سے ڈرو) جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو کھلا میدان (پہاڑوں سے خالی)

نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ۚ وَعُرِضُوۡا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

دیکھو گے اور ہم ان سبھوں کو اکٹھا کرینگے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے اور سب کے سب تمہارے پروردگار کے

لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلۡ زَعَمۡتُمۡ

سامنے قطار قطار پیش کیے جائینگے (اور ہم ان سے کہیں گے کہ) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح

اَلَّنۡ نَّجۡعَلَ لَكُمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ فَتَرَى

تم لوگوں کو) آخر ہمارے پاس آنا پڑا لیکن تم یہ خیال کرتے تھے کہ ہم نے تمہارے (دوبارہ پیدا کرنے کے) لیے کوئی وقت ہی

زندگانی دنیا کی مثال

[1] ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میری امت کے لوگ تین قسم کے ہیں ایک وہ جنہیں نہ مال کے حاصل کرنے کی کد ہے نہ جمع کرنے کی رغبت ہے اس سے رزق کے برابر حاصل کرتے ہیں بس یہ وہی لوگ ہیں جنکے بارے میں خدا و لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون فرماتا ہے دوسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال طریقہ سے حاصل کرتے ہیں اور حکم شرع کے موافق خرچ کرتے اور محتاجوں کو دیتے ہیں ان کو اپنے کھانے اور خرچ کرنے کا حساب دینا ہوگا پھر اگر رضا قسم کیا جائے تو عتاب ورنہ معاف کیا جائے تو بہشت ہے تیسرے وہ ہے جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال حرام کی تمیز کے بغیر جمع کرتے ہیں واجبی حقوق ادا نہیں کرتے ناجائز کاموں میں صرف کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکے باگ کی دنیا مالک ہو گئی ہے اور آخر نتیجہ ان کا جہنم ہے [2] جیسے نیک اطوار اعمال راست دکھا کتابیں، پل، کنواں، تالاب، سڑک اور مہمان سرا وغیرہ ۱۲

ع ۵ ۱۳ ۱۷

الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

میں ٹھہرائیں گے اور (لوگوں کے اعمال کی) کتاب (سامنے) رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ

کچھ اس میں (لکھا) ہے (دیکھ دیکھ کر) سہمے ہوئے ہیں اور کہتے جاتے ہیں ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے

اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ

کہ نہ چھوٹے ہی گناہ کو بے قلمبند کیے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو اور جو کچھ ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ

ع ۶ ۵ ۱۸ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

سب (لکھا ہوا) موجود پائیں گے اور تیرا پروردگار کسی پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کریگا اور (وہ وقت یاد کرو) جب

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۗ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا (یہ ابلیس) جنات سے تھا تو اپنے

اَمْرِ رَبِّهٖ ۗ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ

پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو (لوگو) کیا مجھے چھوڑ کر اسکو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو

وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۗ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَآ

حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں (اور شیطان کی دوستی) ظالموں (نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا دوست بنایا یہ ان) کا کیا

اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ

برا عوض ہے میں نے نہ تو آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے وقت ان کو (مدد کیلیے) بلایا تھا اور نہ خود ان کے

اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ

پیدا کرنے کے وقت (اور میں ایسا دگیا گزرا) نہ تھا کہ میں گمراہ کرنیوالوں کو مددگار بناتا اور

يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ

(اس دن سے ڈرو) جس دن خدا فرمائیگا کہ (اب) ہم جن لوگوں کو میرا شریک خیال کرتے تھے انکو (مدد کیلیے)

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَاَ

پکارو تو وہ لوگ انکو پکاریں گے مگر وہ لوگ ان کی کچھ نہ سنیں گے اور ہم ان دونوں کے بیچ میں ہلاکت کی جگہ

ع ۷ ۱۹ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا

بنا دیں گے اور گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ وہ اس میں جھونکے جائیں گے اور اس سے گریز کی

عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

راہ نہ پائیں گے اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کے واسطے ہر طرح کی مثالیں

آدم و ابلیس کا قصہ

لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ

پھیر بدل کر بیان کردی ہیں مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو پھر انکو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے

الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ

مغفرت کی دعا مانگنے سے اسکے سوا اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کی سی ریت رسم انکو بھی پیش

الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ

آئی یا ہمارا عذاب ان کے سامنے سے (آ موجود ہو) اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ

کہ اچھوں کو نجات کی خوشخبری سنائیں اور بدوں کو عذاب سے ڈرائیں اور جو لوگ کافر

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا

ہیں (جھوٹی) جھوٹی باتوں کا سہارا پکڑ کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کی بدولت حق کو (اسکی جگہ سے)

اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

اکھاڑ پھینکیں اور ان لوگوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے یہ لوگ ڈرائے گئے ہنسی ٹھٹھا بنا

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ

رکھا ہے اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے روگردانی

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ

کرے اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اسکے ہاتھوں نے کئے ہیں بھول بیٹھے گویا ہم نے خود انکے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ

کہ وہ (حق بات کو) نہ سمجھ سکیں اور (گویا) انکے کانوں میں گرانی پیدا کردی ہے کہ سن نہ سکیں اور اگر تم ان کو

يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ

راہ راست کیطرف بلاؤ بھی تو یہ ہرگز کبھی رو براہ ہونے والے نہیں ہیں اور (اے رسول) تمہارا پروردگار تو بڑا بخشنے والا

لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ

مہربان ہے اور اگر انکے کرتوتوں کی سزا میں دھر پکڑ کرتا تو فوراً دنیا ہی میں ان پر عذاب نازل کر دیتا مگر ان

لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَ

کے لیے تو ایک میعاد (مقرر) ہے جس سے خدا کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں جنہیں

انسان بڑا جھگڑالو ہے

تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا

تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو جب ان لوگوں نے سرکشی کی تو ہم نے انہیں ہلاک کر مارا اور ہم نے انکی ہلاکت کی میعاد

لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ

مقرر کر دی تھی۔ اور (اے رسول) (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسےٰ [1] خضر کی ملاقات کو چلے تو اپنے جوان (وصی

اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

یوشع [2]) سے بولے کہ جب تک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں (چلنے سے) باز نہ آؤں گا خواہ

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ

(اگر ملاقات نہ ہو تو) برسوں یونہی چلا جاؤں گا پھر جب یہ دونوں ان دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی (بھنی

سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ

ہوئی) مچھلی چھوڑ چلے تو اس نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی پھر جب کچھ اور آگے بڑھ گئے تو موسےٰ نے اپنے

اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

جوان (وصی) سے کہا (ابھی ہمارا) ناشتہ تو ہمیں دے دو ہمارے (آج کے) اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہو گئی

قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ

(یوشع نے) کہا کیا آپ نے یہ بھی دیکھا ہے؟ کہ جب ہم لوگ (دریا کے کنارے) اس پتھر کے پاس ٹھہرے

الْحُوْتَ ؗ وَ مَاۤ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

تھے تو میں (اسی جگہ) مچھلی چھوڑ آیا اور مجھے آپ سے اس کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا اور مچھلی نے

وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا

عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی موسےٰ نے کہا وہی تو وہ جگہ ہے جس کی ہم جستجو

نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا

میں تھے۔ پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں پر دیکھتے دیکھتے الٹے پاؤں پھرے تو (جہاں مچھلی چھوڑی تھی)

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ

دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندہ (خضر [3]) کو پایا جس کو ہم نے اپنی بارگاہ سے رحمت

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ

(ولایت) کا حصہ عطا کیا تھا اور ہم نے اسے علم لدنی (اپنے خاص علم) میں سے کچھ سکھایا تھا موسیٰ نے ان (خضر) سے کہا کیا

عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

آپ کی اجازت ہے کہ میں اس غرض سے آپ کے ساتھ ساتھ رہوں کہ جو رہنمائی کا علم آپ کو (خدا کی طرف سے) سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے

۸ ع ۲۰

[1] جب حضرت موسےٰ کو توریت عطا ہوئی اور خدا سے باتیں کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اپنی قوم کے پاس واپس تشریف لائے اور بر سر منبر ان دونوں باتوں کو بیان بھی کیا اس وقت آپکے دل میں یہ خیال گزرا کہ خدا نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھ سے بڑھکر کسی کو عالم نہیں بنایا حضرت موسےٰ اگرچہ اولوالعزم پیغمبروں میں تھے لیکن بندگی کی شان ہمیشہ تواضع و انکسار چاہتی ہے اگرچہ یہ خیال کچھ برا نہ تھا مگر پھر بھی تکبر کا شائبہ پایا جاتا تھا اور۔

جن کے رتبے ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے

خدا کے مقرب بندوں کی چھوٹی چھوٹی فرو گزاشتیں بھی سخت سے سخت مواخذہ اور عتاب کی باعث ہوتی ہیں اسی کو ترک اولیٰ کہتے ہیں غرض یہ خیال آتے ہی جبرئیل کو حکم ہوا جاؤ موسےٰ سے کہو کہ سفر کریں اور دریائے روم و فارس کے ملنے کی جگہ ہمارے ایک بندے سے ملاقات کریں اور اس سے کچھ علم سیکھیں انکو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ جہاں تمہارے ناشتہ کی بھونی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر پانی میں چلی جائے بس حضرت موسےٰ اپنے وصی حضرت یوشع کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے باقی قصہ قرآن میں دیکھو ۱۲

[2] حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف ۱۲

[3] حضرت خضر فریدون بادشاہ کے زمانہ میں ایک بادشاہ کے بیٹے تھے آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے بلیا بن ملکان بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح ۱۲

لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٦٧ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
بھی سکھا دیجئے خضر نے کہا (میں سکھا تو دوں مگر) آپ میرے ساتھ صبر ہو سکے گا اور (بھلا) جو (چیز) تو یہی جو
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝٦٨ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
چیز آپ کے علمی احاطے سے باہر ہو اس پر آپ کیوں کر صبر کر سکتے ہیں موسیٰ نے کہا (آپ اطمینان رکھئے)
صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝٦٩ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ
اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے ضابط آدمی پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا خضر نے
فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
کہا (اچھا) تو اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ
ذِكْرًا ۝٧٠ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا
مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھئے گا غرض یہ دونوں (مل کر) چل کھڑے ہوئے [1] یہاں تک کہ (ایک
قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ۝٧١
دریا میں) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو خضر نے کشتی میں چھید کر دیا موسیٰ نے کہا (آپ نے تو غضب کیا)
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٧٢ قَالَ
کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے کہ لوگوں کو ڈبو دیجئے یہ تو آپ نے بڑی عجیب بات کی ہے خضر نے کہا کیا میں نے
لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ
پہلے آپ سے نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا) آپ میری فروگزاشت پر گرفت
عُسْرًا ۝٧٣ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ
کیجئے اور مجھ پر اس معاملہ میں اتنی سختی نہ کیجئے خیر یہ تو ہو گیا پھر دونوں کے دونوں آگے چلے یہاں تک کہ دونوں ایک لڑکے سے
نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۝٧٤
ملے تو اس بندۂ خدا نے اسے جان سے مار ڈالا موسیٰ نے کہا آپ نے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا اور وہ بھی خون کے بدلے نہیں آپ نے تو یقینی ایک عجیب حرکت کی

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٧٥

خضر نے کہا کیوں میں نے آپ سے (مکرر) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے کہا
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ
(خیر جو ہوا سو ہوا) اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝٧٦ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ
بیشک آپ میری طرف سے معذرت (کی حد) کو پہنچ گئے غرض یہ (سب ہو ہوا کر) پھر (دونوں کے دونوں) آگے

ع ٩
١١
٢١

[1] جب یہ دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشع بھی ان کے پیچھے پیچھے ساتھ تھے ۔۱۲

← ١٦ →

الجزء السادس عشر

اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا
چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو ان لوگوں
فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ
نے دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا کہ گرا ہی
لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
چاہتی تھی تو خضر نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا اس پر موسےؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ
لوگوں سے اسکی مزدوری لے سکتے تھے (تاکہ کھانے کا سہارا ہوتا) خضر نے کہا بس اب میرے اور آپ کے
عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
درمیان علیحدگی ہے۔ اب جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی آپکو انکی اصل حقیقت بتا دیتا ہوں (لیجیے سنئے) وہ کشتی
فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ
جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا تو چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت (کر کے گزارا) کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسے
يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ
عیب دار بنا دوں (کیونکہ) انکے پیچھے پیچھے ایک (ظالم) بادشاہ آتا تھا کہ تمام کشتیاں زبردستی بیگار میں پکڑ لیتا تھا
مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَآ
اور وہ جو لڑکا تھا جس کو میں نے مار ڈالا تو اس کے ماں باپ دونوں سچے ایماندار تھے تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا
اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾
نہ ہو کہ بڑا ہو کر) انکو بھی اپنے سرکشی اور کفر میں پھنسا دے تو ہم نے چاہا کہ ہم اس کو مار ڈالیں (اور) انکا پروردگار
وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَ
اسکے بدلے میں (ایسا فرزند) عطا فرمائے جو اس سے پاک نفسی اور بیاکی میں بہتر ہو اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے
كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ
کھڑا کر دیا) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ (گڑا ہوا) تھا
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً
اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں تو تمہارے
مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
پروردگار کی مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے (جو کچھ کیا کچھ) اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم سے)

حضرت موسیٰ کی تین باتوں کے سوال و جواب کا بیان

۱ حضرت موسیٰ اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے کہ اس قدر اس میں مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اسکے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے ۱۲

۲ کسی نے حضرت موسےٰ سے پوچھا کہ فرعون کے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں سے کونسی بات آپ پر زیادہ شاق ہوئی آپ نے فرمایا حضرت خضر کا هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہنا۔

۳ اس میں اختلاف ہے وہ خزانہ کیا تھا بعض کا قول ہے کہ وہ سونے اور چاندی کی کتابیں تھیں ابن عباس کا خیال ہے کہ وہ علم کی کتابیں تھیں ایک روایت میں ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا انا جس کو موت کا یقین ہوگا وہ کبھی خنداں نہ ہوگا اور جس کو حساب کا یقین ہوگا اس کا دل کبھی خوش نہ ہوگا اور جسے قضا و قدر کا یقین ہوگا وہ خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کرے گا۔ واللہ اعلم ۱۲

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنْ ذِي
یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور (اے رسول) تم سے لوگ ذوالقرنین[1] کا حال
الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ ؕ اِنَّا مَكَّنَّا
(امتحاناً) پوچھا کرتے ہیں تم (ان کے جواب میں) کہہ دو کہ میں بھی تمہیں اس کا کچھ حال بتائے دیتا ہوں (خدا
لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ
فرماتا ہے کہ) بیشک ہم نے انکو روئے زمین پر قدرت حکومت عطا کی تھی اور ہم نے ہر چیز کے ساز و سامان دے
سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ
رکھے تھے۔ وہ ایک سامان (سفر) کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب
فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا
انکو ایسا دکھائی دیا کہ (گویا) وہ کالی کالی کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم[2]
الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ
کو بھی (آباد) پایا ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تم کو اختیار ہے خواہ) (انکے کفر کی وجہ سے) ان کی سزا کرو
حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ
(کہ ایمان لائیں) یا ان کے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرو کہ خود ایمان قبول کریں (ذوالقرنین
اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ
نے عرض کی جو شخص سرکشی کریگا تو ہم اسکی فوراً سزا کر دیں گے (آخر) پھر تو وہ (قیامت میں) اپنے پروردگار کے
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ
سامنے لوٹا کر لایا ہی جائیگا اور وہ بری سے بری سزا دیگا اور جو شخص ایمان قبول کرے گا اور اچھے اچھے کام کریگا تو دیا
اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ؕ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ
ہی) اسکے لیے اچھا سے اچھا بدلہ ہے اور ہم بہت جلد اسے اپنے کاموں میں سے آسان کام (کرنیکو) کہیں گے پھر اس نے
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ
ایک دوسری راہ اختیار کی یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب اسے ایسا دکھائی دیا کہ
دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾
گویا کچھ لوگوں (کے سر) پر اسطرح طلوع کر رہا ہے جنکے لیے ہم نے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں[3] بنایا تھا اور تھا بھی ایسا ہی
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ
اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہمکو اس کی پوری (واقفیت تھی) (غرض) اس نے پھر ایک راہ اختیار کی یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے دو

١٠ ع ١٢ ١

سکندر ذوالقرنین کا واقعہ

[1] ان کا نام عیاش یا عبداللہ تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں یہ روم کے شہنشاہ تھے اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں لیکن ان کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا انہوں نے ایک بار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریروں نے آپکے سر پر داہنی طرف ایسی ضرب لگائی کہ آپ شہید ہو گئے اور پانچسو برس تک مردہ رہے پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے اب کی دفعہ بائیں طرف ضرب لگی اور پھر پانچسو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو گئے آئے ان دونوں زخم کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مشابہ نشان ہو گئے تھے اور شرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے اور دو دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپ کا نام ذوالقرنین ہوا دنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمان دوسرے سکندر اور دو کافر ایک نمرود ایک بخت نصر۔

[2] انکو ناسک کہتے تھے یہ لوگ بڑے قد آور سرخ بال اور کرنجی آنکھ والے تھے ان کا لباس حیوانات کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھا۔

[3] یعنی یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انہیں گھر بنانیکا سلیقہ بھی نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سہارا نہ تھا گویا ان کی غذا بھی جانوروں کی طرح بسر اوقات تھی دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کا نام منسک تھا۔ ١٢

مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا
میں ایک پہاڑ کے کنگروں کے (دیواروں کے) بیچوں بیچ میں پہنچ گیا تو ان دونوں دریاؤں کے اس طرف
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي
ایک قوم کو آباد پایا جو بات چیت کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی ان لوگوں نے (مترجم کے ذریعہ سے) عرض
الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا
کی اے ذوالقرنین (اسی گھاٹی کے ادھر) یاجوج ماجوج کی قوم ہے جو ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں تو اگر آپ
وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ
کی اجازت ہو تو ہم لوگ اس غرض سے آپ کے پاس چندہ جمع کریں کہ آپ ہمارے اور انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں
بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ
ذوالقرنین نے کہا کہ میرے پروردگار نے خرچ کی جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ (تمہارے چندے سے) کہیں بہتر ہے
حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى
(مال کی ضرورت نہیں ہم نقط) مجھے قوت سے مدد دو تو میں تمہارے اور انکے درمیان ایک روک بنا دوں (اچھا تو
اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا
مجھے کھیں سے لوہے کی سلیں لا دو (چنانچہ وہ لوگ لائے اور ایک بڑی دیوار بنائی) یہاں تک کہ جب دونوں کنگروں
اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾
کے درمیان (دیوار کو بلند کر کے) انکو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ (اسکے گرد آگ لگا کر) دھونکو یہاں تک کہ جب اسکو دہکتے دھونکتے
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ
لال انگارہ بنا دیا تو کہا کہ اب مجھکو پانی دو کہ اسے پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں (غرض وہ ایسی اونچی مضبوط دیوار بنی کہ
دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ
گویا جوج ماجوج اس پر چڑھ ہی سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے ذوالقرنین نے (دیوار کو دیکھ کر) کہا کہ میرے پروردگار
يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّ
کی مہربانی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آئیگا تو اسے ڈھا کر ہموار کر دیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے اور ہم اس دن انکی
عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ
حالت پر چھوڑ دینگے کہ ایک دوسرے میں دھنس کے دریا کی لہروں کی طرح گڈمڈ ہو جائیں اور صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو اکٹھا کر لینگے
كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا
اور اسی دن ہم دوزخ کو ان کافروں کے سامنے کھلم کھلا پیش کرینگے جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں تھیں اور رسول کی دشمنی کیوجہ

یاجوج ماجوج کا قصہ

لہ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج اور ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں بعض انکو ترک اور بعض پہاڑی کہتے ہیں بہر حال یہ لوگ تین قسم کے تھے ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر اور دوسرے ایسے چوڑے چکلے کہ ان کی لمبائی چوڑان برابر تیسرے بڑے کہ ان کا ایک کان اوڑھنا اور ایک بچھونا بنتا اور ان کی تعداد چار لاکھ تھی اور ان میں سے کوئی نہ مرتا جب تک اپنے نطفہ سے ہزار جوان لڑنے والے نہ دیکھ لیتا یہ اس قدر قوی تھے کہ پہاڑ اور لوہے کی بھی ان کے سامنے کوئی ہستی نہ تھی گھاس بیچ آدمی جانور حرام حلال سب چیز کھا جاتے جب وہ لوگ ان پر حملہ کرتے تو سب کا ناس کر دیتے ۱۲

لہ مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان سد سکندری حائل ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ہم پر حملہ نہیں کر سکتے مگر جب قیامت آئے گی تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑے گی اور سب آپس میں گڈ مڈ ہو جائینگے غرض یاجوج و ماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے اس کی تفصیل دیکھو سورہ انبیا میں ۱۲

قصہ ذوالقرنین کے نتائج

لہ اس قصہ کی اخلاقی و تمدنی نتیجے حسب ذیل ہیں (۱) یہ نظیر ہے رجعت جناب حضرت امیر کی (۲) امام عصر کی غیبت کی نظیر ہے (۳) مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا (۴) سیاحت (۵) مدن کا خدا کیطرف سے عطا ہونا (۶) دنیا دار اسباب ہے (۷) حکمت ناموس کی مدد (۸) سیاحت کی عمدگی (۹) ظلم کی برائی (۱۰) مظلوم رعایا کی مدد بادشاہ حال پر ذاجب ہونا (۱۱) بے طمع رعیت پروری کرنا (۱۲) خلائق کا عجیب و غریب ہونا (۱۳) سلطنت کی کارگزاری میں رعایا کا دخیل ہونا (۱۴) بادشاہ کو اپنے ارادے میں کامیاب ہونا (۱۵) اچھی بات پر غیب سے مدد ہونا (۱۶) قیامت کے بیان کی تمہید وغیرہ ۱۲

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا

سنتی بات کچھ بھی سن ہی نہ سکتے تھے تو کیا جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو

عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

اپنا سرپرست بنالیں اور کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی اچھا سنو ہم نے کافروں کی مہمانداری کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ؕ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا ہم ان لوگوں کا پتہ بتادیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ

یہ (وہ لوگ ہیں) کہ جن کی دنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت ہو گئی اور وہ اس خام خیال میں

اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

ہیں کہ وہ یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور

رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ

(قیامت کے دن) اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا تو ان کا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم اس کے لیے قیامت کے

الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ

دن میزان حساب بھی قائم نہ کریں گے اور سیدھے جہنم میں جھونک دیں گے، یہ جہنم ان کی کرتوتوں کا بدلہ ہے کہ انہوں

اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ لا

اچھے کام کیے ان کی مہمانداری کے لیے فردوس (بریں) کے باغات ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

اور وہاں سے کبھی ہلنے کی بھی خواہش نہ کریں گے (اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

کی باتوں کے (لکھنے کے) واسطے سمندر (کا پانی) بھی سیاہی بن جائے تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ

ختم ہوں سمندر ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی (ایک اور سمندر) اس کی مدد کو لائیں (اے رسول) کہہ دو کہ میں

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

بھی تمہارا ہی ایسا ایک آدمی ہوں (فرق اتنا ہے) کہ میرے پاس یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے۔

ع ١١ ١٩ ٢

قیامت کا ذکر

خوارج کی مذمت

ابو طفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیر سے پوچھا کہ اس آیت سے کون سے لوگ مراد ہیں اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا خوارج اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے اصحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج میں سے تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذر، سلمان، مقداد اور عمار یاسر ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایمان داروں کی مدح

وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

تو جو شخص آرزومند ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں

صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک[1] نہ کرے۔

١٢ ع ٩ ٣

(۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ[2] (۴۴) — اٰیاتہا ۹۸ — رکوعاتہا ۶

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوا اس کی ۹۹ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ

کہیعص یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے خاص بندے زکریا کیساتھ کی

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ

جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز[3] سے پکارا اور عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں

مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ

کمزور ہو گئیں اور سر ہے کہ بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اٹھا (سفید ہو گیا) ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری

شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ

بارگاہ میں دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اور میں اپنے (مرنے کے بعد) اپنے وارثوں سے سہما جاتا ہوں (کہ مبادا دین

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَ

کو برباد کریں) اور میری بی بی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (فرزند) عطا

يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾

فرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا (خدا نے فرمایا)

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ

ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس کا ہمنام

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿۷﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

نہیں پیدا کیا ہے زکریا نے عرض کی یا الٰہی (بھلا) مجھے لڑکا کیونکر ہوگا اور حالت یہ ہے کہ میری بی بی

وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

تو بانجھ ہے اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں (خدا نے

---

[1] حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریا اور سمعت ہے جو ایک قسم کا شرک ہے اسی وجہ سے ریا کو شرک خفی کہتے ہیں خدا اس سے بچائے ۱۲

[2] اس سورہ میں خداوند عالم نے اخلاقی و تمدنی امور حسب ذیل تعلیم فرمائے ہیں ۱ حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ اور ان کی فضیلت ۲ حضرت مریم و عیسےٰ کا قصہ اور مرتبہ ان کے اخلاقی و تمدنی نتیجے ۳ حضرت ابراہیم و موسےٰ و اسمٰعیل و ادریس کے تذکرے اور انکے فضائل ۴ بہشت کا ذکر ۵ ابن ابی خلف کا ذکر ۶ ہر شخص جہنم پر ہو کے گزرے گا ۷ خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے ۸ باقی رہجانیوالی نیکیاں ثواب و انجام میں بہت اچھی ہیں ۹ عاص بن وائل کا خیال اور جواب ۱۰ پرہیزگار اور گنہگار کی تشبیہ ۱۱ خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی وغیرہ ۱۲

[3] کیونکر خود نناوے برس کے بڈھے اور بی بی اٹھاسی برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کرتے شرم معلوم ہوتی تھی ۱۲

[4] یہ بھی خدا کی خاص مہربانی تھی کہ اس نے اس سن میں لڑکا عطا کیا اور پھر نام بھی خود ہی تجویز کر دیا اور وہ بھی بہت اچھا نام جس کے معنے ہیں جیتا جاگتا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ۱۲

لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
بھی سکھا دیجئے خضر نے کہا (میں سکھا تو دوں مگر) آپ کے میرے ساتھ صبر ہو سکے گا اور (بھلا) جس بات کی آپ کو خبر
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
چیز آپ کے علمی احاطے سے باہر ہو اس پر آپ کیونکر صبر کر سکتے ہیں موسےٰ نے کہا (آپ اطمینان رکھئے)
صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ
اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے ضابط آدمی پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا خضر نے
فَلَا تَسْــَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
کہا (اچھا) تو اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ
ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ
مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھئے گا غرض یہ دونوں (مل کر) چل کھڑے ہوئے [1] یہاں تک کہ (ایک
قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْــًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾
دریا میں) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو خضر نے کشتی میں چھید کر دیا موسےٰ نے کہا (آپ نے تو غضب کیا)
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ
کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے کہ لوگوں کو ڈبو دیجئے یہ تو آپ نے بڑی عجیب بات کی ہے خضر نے کہا کیا میں نے
لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ
پہلے آپ سے نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسےٰ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا) آپ میری فروگذاشت پر گرفت
عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ
کیجئے اور مجھ پر اس معاملہ میں اتنی سختی نہ کیجئے خیر یہ تو ہو گیا پھر دونوں کے دونوں آگے چلے یہاں تک کہ دونوں ایک لڑکے سے
نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْــًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
ملے تو اس بندۂ خدا نے اسے جان سے مار ڈالا موسےٰ نے کہا آپ نے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا اور وہ بھی خون کے بدلے نہیں آپ نے تو یقینی ایک عجیب حرکت کی

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾

خضر نے کہا کیوں میں نے آپ سے (مکرر) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے موسےٰ نے کہا
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ
خیر جو ہوا سو ہوا اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ
بیشک آپ میری طرف سے معذرت کی حد کو پہنچ گئے غرض یہ (سب ہو ہوا کر) پھر (دونوں کے دونوں آگے

ع ۹ ۱۱ ۲۱

← ١٦ →

الجزء السادس عشر

[1] جب یہ دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشع بھی ان کے پیچھے پیچھے ساتھ تھے ۔ ۱۲

اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ۣاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا
چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانا مانگا تو ان لوگوں
فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ
نے دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا کہ گرا ہی
لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا (٧٧) قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
چاہتی تھی تو خضر نے اسے سیدھا کھڑا کر دیا (اس پر) موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ
لوگوں سے اس کی مزدوری لے سکتے (تاکہ کھانے کا سہارا ہوتا) خضر نے کہا اب میرے اور آپ کے
عَّلَيْهِ صَبْرًا (٧٨) اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
درمیان ۲ (ساتھ) چھٹا اب جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی آپ کو ان کی اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں (سنئے) وہ کشتی
فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ
جس میں میں نے سوراخ کر دیا تھا تو چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت (کر کے گزارا) کرتے تھے اور میں نے چاہا کہ اسے
يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا (٧٩) وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ
عیب دار بنا دوں (کیونکہ) ان کے پیچھے (کی طرف) ایک (ظالم) بادشاہ (آتا) تھا کہ تمام کشتیاں زبردستی (بیگار میں) پکڑ لیتا تھا
مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا (٨٠) فَاَرَدْنَآ
اور وہ جو لڑکا تھا جس کو میں نے مار ڈالا تو اس کے ماں باپ دونوں (سچے) ایماندار تھے تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ (وہ لڑکا) ایسا
اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا (٨١)
نہ ہو کہ بڑا ہو کر ان کو بھی اپنی سرکشی اور کفر میں پھنسا دے تو ہم نے چاہا کہ (ہم اس کو مار ڈالیں اور) ان کا پروردگار
وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ
اس کے بدلے میں (ایسا فرزند) عطا فرمائے جو اس سے پاک نفسی اور (بلکہ) ابت میں بہتر ہو اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے
كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ
کھڑا کر دیا تو وہ) شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ ۳ (گڑا ہوا) تھا
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً
اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں تو تمہارے
مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
پروردگار کی مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے (یہ) جو کچھ کیا ہے اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم سے)

(حضرت موسیٰ و خضر کے سوال و جواب کا خلاصہ)

۱ حضرت موسیٰ اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے کہ اس قدر اس میں مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اسکے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے ۱۲

۲ کسی نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ فرعون کے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں سے کونسی بات آپ پر زیادہ شاق ہوئی آپ نے فرمایا حضرت خضر کا هٰذا فراق بینی و بینک کہنا۔

۳ اس میں اختلاف ہے وہ خزانہ کیا تھا بعض کا قول ہے کہ وہ سونے اور چاندی کی کتابیں تھیں ابن عباس کا خیال ہے کہ وہ علم کی کتابیں تھیں ایک روایت میں ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ انا جس کو موت کا یقین ہوگا وہ کبھی خنداں نہ ہوگا اور جس کو حساب کا یقین ہوگا اس کا دل کبھی خوش نہ ہوگا اور جسے تقدیر کا یقین ہوگا وہ خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کرے گا۔ واللہ اعلم ۱۲

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي
یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور (اے رسول) تم سے لوگ [1] ذوالقرنین کا حال
الْقَرْنَيْنِ ۗ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا
(امتحاناً) پوچھا کرتے ہیں تم (ان کے جواب میں) کہہ دو کہ میں بھی تمہیں اس کا کچھ حال بتائے دیتا ہوں (خدا
لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ
فرماتا ہے) کہ بیشک ہم نے انکو روئے زمین پر قدرت حکومت عطا کی تھی اور ہم نے ہر چیز کے ساز و سامان دے
سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ
رکھے تھے۔ وہ ایک سامان (سفر) کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب
فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۜ قُلْنَا يٰذَا
انکو ایسا دکھائی دیا کہ (گویا) وہ کالی کالی کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم [2]
الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ
کو بھی [3] (آباد) پایا ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تم کو اختیار ہے خواہ (انکے کفر کی وجہ سے) ان کی سزا کرو
حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ
(کہ ایمان لائیں) یا ان کے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرو کہ خود ایمان قبول کریں) ذوالقرنین
اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ
نے عرض کی جو شخص سرکشی کریگا تو ہم اسکی فوراً سزا کر دیں گے (آخر) پھر تو وہ (قیامت میں) اپنے پروردگار کے
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ
سامنے لوٹا کر لایا ہی جائیگا اور وہ بری سے بری سزا دیگا اور جو شخص ایمان قبول کرے گا اور اچھے اچھے کام کریگا تو دنیا
اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ
ہی (میں) اسکے لیے اچھا سے اچھا بدلہ ہے اور ہم بہت جلد اسے اپنے کاموں میں سے آسان کام (کرنیکو) کہیں گے پھر اس نے
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ
ایک دوسری راہ اختیار کی یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب اسے ایسا دکھائی دیا کہ
دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾
گویا کچھ لوگوں (کے سر) پر اس طرح طلوع کر رہا ہے جنکے لیے ہم نے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں [4] بنایا تھا اور تھا بھی ایسا ہی
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ
اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہمکو اس کی پوری (اطلاع) تھی (غرض) اس نے پھر ایک راہ اختیار کی یہاں تک کہ جب چلتے چلتے روم

ع ۱۲ / ۱۰ / ۱

[1] ان کا نام اعیاش یا عبداللہ تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں یہ روم کے شہنشاہ تھے اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں لیکن ان کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا انہوں نے ایک بار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریروں نے آپکے سر پر داہنی طرف ایسی تخت وار کی کہ آپ شہید ہو گئے اور پانچسو برس تک مردہ رہے پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے اب کی دفعہ بائیں طرف ضرب لگی اور پھر پانچسو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو گئے اور دونوں زخم کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مشابہ نشان ہو گئے تھے اور شرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے اور دو دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپ کا نام ذوالقرنین ہوا دنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمان دوسرے سکندر اور دو کافر ایک نمرود ایک بخت نصر

[2] انکو ناسک کہتے تھے یہ لوگ بڑے قد آور سرخ بال اور کرنجی آنکھ والے تھے ان کا لباس حیوانات کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھا۔

[3] یعنی یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انہیں گھر بنانیکا سلیقہ بھی نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سہارا نہ تھا گھاس ان کی غذا تھی جانوروں کی طرح بسر اوقات تھی دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کا نام منسک تھا۔ ۱۲

مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا
میں ایک پہاڑ کے کنگروں کے (دیواروں کے) بیچوں بیچ میں پہنچ گیا تو ان دونوں دیواروں کے اس طرف
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي
ایک قوم کو آباد پایا جو بات چیت کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی ان لوگوں نے (مترجم کے ذریعہ سے) عرض
الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا
کی اے ذوالقرنین (اسی گھاٹی کے ادھر) یاجوج ماجوج کی قوم ہے جو ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں تو اگر آپ
وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي
کی اجازت ہو تو ہم لوگ اس غرض سے آپ کے پاس چندہ جمع کریں کہ آپ ہمارے اور انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں
بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ
ذوالقرنین نے کہا کہ میرے پروردگار نے خرچ کی جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ (تمہارے چندہ سے) کہیں بہتر ہے
حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا ۖ حَتَّىٰ
(مال کی ضرورت نہیں تم فقط مجھے قوت سے مدد دو تو میں تمہارے اور انکے درمیان ایک روک بنا دوں (اچھا تو
إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا
مجھے کہیں سے لوہے کی سلیں لا دو (چنانچہ وہ لوگ لائے اور ایک بڑی دیوار بنائی) یہاں تک کہ جب دونوں کنگروں
اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾
کے درمیان (دیوار کو بلند کر کے) انکو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ (اسکے گرد آگ لگا کر) دھونکو یہاں تک کہ جب اسکو دہکتے دھونکتے
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ
لال انگارہ بنا دیا تو کہا کہ اب مجھکو تانبا دو کہ اسے پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں (غرض وہ ایسی اونچی مضبوط دیوار بنی کہ
دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ
تو یاجوج ماجوج اسپر چڑھ ہی سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے ذوالقرنین نے (دیوار کو دیکھ کر) کہا کہ میرے پروردگار
يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۖ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَ
کی مہربانی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آئیگا تو اسے ڈھا کر ہموار کر دیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے اور ہم اس دن انکی
عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ
حالت پر چھوڑ دینگے (کہ) ایک دوسرے میں (دھکے کھاتے) دریا کی لہروں کی طرح گڈمڈ ہو جائیں اور صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو اکٹھا کر لینگے
كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا
اور اسی دن ہم دوزخ کو ان کافروں کے سامنے کھلم کھلا پیش کرینگے جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں تھیں اور رسول کی نصیحت

ياجوج وماجوج

ل ایک روایت میں ہے کہ یاجوج اور ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں بعض انکو ترک اور بعض پہاڑی کہتے ہیں بہرحال یہ لوگ تین قسم کے تھے ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر اور دوسرے ایسے چوڑے چکلے کہ ان کی لمبائی چوڑائی برابر تیسرے بڑے کہ ان کا ایک کان اوڑھنا اور ایک بچھونا بنتا اور ان کی تعداد چار لاکھ تھی اور ان میں سے کوئی نہ مرتا جب تک اپنے نطفہ سے ہزار جوان لڑنیوالے نہ دیکھ لیتا یہ اس قدر قوی تھے کہ پہاڑ اور لوہے تک بھی ان کے سامنے کوئی ہستی نہ تھی گھاس پتے آدمی جانور حرام حلال سب چیز کھا جاتے جب وہ لوگ ان پر حملہ کرتے تو سب کا ناس کر دیتے ۱۲

ع مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان سد سکندری حائل ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ہم پر حملہ نہیں کر سکتے مگر جب قیامت آئے گی تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑے گی اور سب آپس میں گڈمڈ ہو جائینگے غرض یاجوج وماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے اس کی تفصیل دیکھو سورہ انبیا میں ۱۲

قصہ ذوالقرنین کے نتائج

ع اس قصہ کی اخلاقی وتمدنی نتیجے حسب ذیل ہیں (۱) یہ نظیر ہے رجعت جناب حضرت امیر کی (۲) امام عصر کی غیبت کی نظیر ہے (۳) مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا (۴) سیاحت (۵) مدن کا خدا کیطرف سے عطا ہونا (۶) دنیاوی اسباب (۷) حکمت ناموس کی مدد (۸) سیاحت کی عمدگی (۹) ظلم کی برائی (۱۰) مظلوم رعایا کی مدد (۱۱) بادشاہ حال پر جب ہونا (۱۲) بے طمع رعیت پروری کرنا (۱۳) مخلوق کا عجیب وغریب ہونا (۱۴) سلطنت کی کارگزاری میں رعایا کا دخیل ہونا (۱۵) بادشاہ کو اپنے ارادے میں کامیاب ہونا (۱۶) اچھی بات پر ترغیب (۱۷) مدد ہونا (۱۸) قیامت کے بیان کی تمہید وغیرہ ۱۲

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا

سچی بات کچھ بھی سن ہی نہ سکتے تھے تو کیا ان لوگوں نے کفر اختیار کیا اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو

عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

اپنا سرپرست بنالیں اور کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی اچھا سنو ہم نے کافروں کی مہمانداری کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے -

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ۭ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا ہم ان لوگوں کا پتہ بتا دیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ

یہ (وہ لوگ ہیں) کہ جن کی دنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت[1] ہوگئی اور وہ اس خام خیال میں

اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

ہیں کہ وہ یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں ، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور

رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ

(قیامت کے دن) اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا تو ان کا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم اس کے لیے قیامت کے

الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ

دن میزان حساب بھی قائم نہ کریں گے اور سیدھے جہنم میں جھونک دیں گے ، یہ جہنم ان (کی کرتوتوں کا) بدلہ ہے کہ انہوں

اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا بیشک جن[2] لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

اچھے کام کیے ان کی مہمانداری کے لیے فردوس (بریں) کے باغات ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

اور وہاں سے کبھی ہلنے کی بھی خواہش نہ کریں گے (اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

کی باتوں کے (لکھنے کے) واسطے سمندر (کا پانی) بھی سیاہی بن جائے تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ

ختم ہوں سمندر ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی (ایک اور سمندر) اس کی مدد کو لائیں (اے رسول) کہہ دو کہ میں

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ

بھی تمہارا ہی ایسا ایک آدمی ہوں (فرق اتنا ہے) کہ میرے پاس یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے -

ع ١١ / ١٩ / ٢

قیامت کا ذکر

خوارج کی مذمت

[1] ابو طفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیر سے پوچھا کہ اس آیت سے کون سے لوگ مراد ہیں اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا خوارج اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے اصحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج میں سے تھا ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذر سلمان مقداد اور عمار یاسر ہیں ۔ واللہ اعلم ۱۲

ایمان داروں کی مدح

وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

توجو شخص آرزومند ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں

صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریکﷺ نہ کرے۔

ع ۱۲ ۹ ۳

(١٩) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (٤٤) — اٰيَاتُهَا ٩٨ — رُكُوْعَاتُهَا ٦

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوا اس کی ۹۹ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ

کہیٰعص یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے خاص بندے زکریا کیساتھ کی

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ

جبکہ جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز سے پکارا اور عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں

مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ

کمزور ہو گئیں اور سر ہے کہ بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اٹھا (سفید ہو گیا) ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری

شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ

بارگاہ میں دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اور میں اپنے (مرنے کے بعد) اپنے وارثوں سے سہما جاتا ہوں (کہ مبادا دین

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَ

کو برباد کریں) اور میری بی بی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (فرزند) عطا

يَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

فرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا خدا نے فرمایا

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ

ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس کا ہمنام

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

نہیں پیدا کیا [illegible] (زکریا نے) عرض کی یا الٰہی (بھلا) مجھے لڑکا کیونکر ہوگا اور حالت یہ ہے کہ میری بی بی

وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

تو بانجھ ہے اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں (خدا نے)

حضرت زکریا کا قصہ

لہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریا اور سمعت ہے جو ایک قسم کا شرک ہے اسی وجہ سے ریا کو شرک خفی کہتے ہیں خدا اس سے بچائے ۱۲

ے اس سورہ میں خداوند عالم نے اخلاقی وتمدنی امور حسب ذیل تعلیم فرمائے ہیں ۱ حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ اور ان کی فضیلت ۲ حضرت مریم و عیسیٰ کا قصہ اور مرتب اسکے اخلاقی وتمدنی نتیجے ۳ حضرت ابراہیم و موسیٰ و اسمٰعیل و ادریس کے تذکرے اور انکے فضائل ۴ بہشت کا ذکر ۵ ابن ابی خلف کا ذکر ۶ ہر شخص جہنم پر ہو کے گزرے گا ۷ خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے ۸ باقی رہجانیوالی نیکیاں ثواب وانجام میں بہت اچھی ہیں ۹ عاص بن وائل کا خیال اور جواب ۱۰ پرہیزگار اور گنہگار کی تشبیہ ۱۱ خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی وغیرہ ۱۲

ے کیونکہ خود ننانوے برس کے بڈھے اور بی بی اٹھانوے برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کرتے شرم معلوم ہوتی تھی ۱۲

ے یہ بھی خدا کی خاص مہربانی تھی کہ اس نے اس سن میں لڑکا عطا کیا اور پھر نام بھی خود ہی تجویز کر دیا اور وہ بھی بہت اچھا نام جس کے معنے ہیں جیتا جاگتا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۱۲

عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّ
فرمایا ایسا ہی ہوگا تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ بات ہم پر (کچھ دشوار نہیں) آسان ہے اور
قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ
(تم اپنے کو تو خیال کرو) کہ اس سے پہلے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے زکریا نے عرض کی الٰہی میرے
اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ
لیے کوئی علامت مقرر کردے حکم ہوا تمہاری پہچان یہ ہے کہ تم تین رات (دن) برابر لوگوں سے
لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓي
بات نہیں کرسکو گے پھر زکریا اپنے عبادت کے حجرے سے اپنی قوم کے پاس (ہدایت دینے کے لیے)
اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ
نکلے تو ان سے اشارہ کیا کہ تم لوگ صبح شام (برابر) اس کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم
الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا
نے ان سے کہا) اے یحییٰ کتاب (تورات) مضبوطی کے ساتھ لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی میں اپنی بارگاہ سے نبوت
مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ
اور رحم دلی اور پاکیزگی عطا فرمائی اور وہ (خود بھی) پرہیزگار اور اپنے ماں باپ
وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ
کے حق میں سعادت مند تھے اور سرکش نافرمان نہ تھے اور (ہماری طرف سے) ان پر (برابر) سلام ہے
وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے اور (اے رسول)
مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾
قرآن میں مریم کا (بھی) تذکرہ کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب کی طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے)
فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ڨ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا
جا بیٹھی پھر اس نے ان لوگوں کے سامنے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (جبرئیل) کو ان کے پاس بھیجا
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ
تو وہ اچھے خاصے آدمی کی صورت بن کر ان کے سامنے آ کھڑا ہوا وہ اس کو دیکھ کر گھبرائیں اور کہنے لگیں اگر تو پرہیزگار ہے
مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ
تو میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا) جبرئیل نے کہا میں تو صاف تمہارے پروردگار کا پیغام

ع ١٥ / ٤

له حضرت یحییٰ کا حال امام حسین کے حال سے کس قدر اشبہ ہے حتی کہ کسی کا ہمنام نہ ہونا آخر وقت یہ باتیں یکساں ہیں اسی وجہ سے کربلا میں آپ اکثر حضرت یحییٰ کو یاد فرماتے تھے حضرت یحییٰ خدا کے مخصوص بندوں میں بھی ایک خاص خصوصیت رکھتے تھے سہ برس کے سن میں توریت حفظ کیا دسویں برس تمام احکام سے واقف ہوئے خدا کے خوف کی یہ حالت تھی کہ خشک روٹی کبھی کبھی کھا لیتے ٹاٹ کے کپڑے پہنتے اور اس قدر روتے تھے کہ رخسار کا گوشت کٹ کر دانت نمایاں ہو گئے تھے اور شفقت مادری نے نمدے کے دو ٹکڑے رکھ دیئے تھے مگر وہ بھی رہنے نہ پاتے حضرت زکریا نے وعظ میں جہنم کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایک دن اتفاقاً سن لیا تھا تو روتے پیٹتے آہ و نالہ کرتے صحرا میں نکل گئے ماں باپ بھی تلاش میں نکلے تو تین روز کے بعد جنگل میں بیہوش پایا اور وہاں پر کی مٹی آنسو سے کیچڑ ہو گئی تھی جب ماں نے چہرہ کو پاک کرنا شروع کیا تو سمجھے کہ عزرائیل ہے فرمایا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں بس اتنا ٹھہر جا کہ ان کی ملاقات کر لوں تب ماں نے رو کر کہا یہ بیٹا میں تیری ماں ہوں یہ سن کر آنکھ کھولی اور پھر صحرا کی طرف بھاگنا شروع کیا مگر ماں باپ مجبور کر کے گھر لائے مگر پھر شادی نہیں کی آپ کی شہادت کا یہ سبب ہوا کہ اس زمانہ کے بادشاہ کے پاس ایک عورت تھی اور اس کو پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی جب خود بوڑھی ہوئی اور بادشاہ کی توجہ اپنی طرف کم پائی تو اسی لڑکی کے ذریعہ توجہ بڑھانی چاہی مگر جب بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے رائے پوچھی تو آپ نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہے ایک دن وہ بادشاہ جب نشے میں مست تھا تو اس کمبخت عورت نے اس لڑکی کو آراستہ کر کے اس کے سامنے پیش کیا جب بادشاہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اس نے کہا اس کا مہر یحییٰ کا سر ہے بادشاہ نے آپ کے قتل کا حکم دیا جب علما کو خبر ہوئی تو بادشاہ سے کہا اگر ان کا خون زمین پر گرے گا تو کوئی دانہ نہ اگے گا اس نے کہا ان کا سر طشت میں لاؤ خون کنویں میں گراؤ غرض آپ اسی طرح شہید ہوئے اور آپ کا سر لایا گیا اور آپ کے خون ناحق نے کنویں میں جوش

ملا اور لوگوں نے مٹی ڈالنی شروع کی یہاں تک کہ اوپر تک بھر گیا مگر خون نہ تھما حتی کہ بخت النصر بادشاہ ہوا اور ان لوگوں کو مع بادشاہ ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ له یہی تین وقت انسان پر سخت ہیں ایک پیدائش دنیا کا عالم دیکھا دوسرے موت آخرت کا کارخانہ دیکھا تیسرے قیامت دنیا و آخرت اور برزخ نکلا ایک نہایت خوفناک ہنگامہ دیکھنا۔ سے اس قصہ کے اخلاقی و مذہبی نتائج حسب ذیل ہیں (١) اعتکاف عبادت کی عمدگی (٢) زنا کی برائی (٣) عبادت گوجہ کے دن ....

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ

(فرشتہ) ہوں تاکہ تمکو پاک (وپاکیزہ) لڑکا عطا کروں مریم نے کہا کہ مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے

وَّ لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ

حالانکہ کسی آدمی نے مجھے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں جبرئیل نے کہا تم نے کہا ٹھیک

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ

(مگر) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ (بات یعنی بے باپ کا لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے تاکہ اسکو (پیدا کرکے) لوگوں کیواسطے

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ

(اپنی قدرت کی) نشانی قرار دیں اور اپنی خاص رحمت (کا ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے غرض لڑکے کیساتھ وہ آپ ہی آپ

بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ

حاملہ ہوگئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے (الگ) ایک دور کے مکان میں چلی گئیں پھر جب جننے کا وقت قریب آیا تو درد زہ انہیں

النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا

ایک کھجور کے سوکھے درخت کی جڑ میں لے آیا (وہ بیکسی میں شرم سے) کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور (دنیا) بھول

مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ

ہو کر بالکل بھولی بسری ہو جاتی[1] تب جبرئیل نے مریم کے پائیں کی طرف سے آواز دی کہ تم غمگین نہ ہو دیکھو تمہارے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

پروردگار نے تمہارے (قریب ہی) نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کی جڑ (پکڑ کر) اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکی پکی تازہ

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ

کھجوریں جھڑ پڑیں گی پھر (شوق سے کھجوریں) کھاؤ اور (چشمہ کا پانی) پیو اور (لڑکے سے) اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی

عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْۤ اِنِّىْ نَذَرْتُ

آدمی کو دیکھو اور وہ تم سے کچھ پوچھے تو تم (اشارہ سے) کہدینا کہ میں نے خدا کے واسطے روزے کی نذر

لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ

کی تھی تو میں آج ہرگز کسی سے بات نہیں کر سکتی پھر مریم اس لڑکے کو اپنی گود میں لیے

بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا

ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ لوگ (دیکھ کر) کہنے لگے اے مریم تم نے تو یقیناً بہت برا کام کیا اے

فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ

ہارون کی بہن[2] نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا اور نہ تو تیری ماں

الربع

حضرت عیسیٰ کی ولادت

[1] یعنی اس وقت تو مجھ کو سب لوگ جانتے ہیں کہ میں ایسے امام اور پیشوا کی بیٹی ہوں کہ رہا ایسے بزرگ محترم نے مجھ کو پالا ہے میرا کسی سے نکاح نہیں ہوا پھر لڑکا ہونا لوگ کیا کہیں گے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب آپکو درد زہ شروع ہوا تو آپ بیت المقدس کے اندر چلی گئیں مگر آواز غیب آئی کہ اے مریم یہ جننے کی جگہ نہیں عبادت کی جگہ ہے آپ باہر نکلیں تو کسی درخت کا سہارا چاہتی تھیں پہلے کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کپڑا بننے کا پیشہ کرتے ان لوگوں نے آپ سے مذاق کیا آپنے ان کے حق میں بددعا کی آگے بڑھیں تو کچھ تاجروں سے ملاقات ہوئی ان لوگوں نے آپکو پتہ بتایا آپ نے دعائے خیر دی جب آپ قریب پہنچیں تو وہ درخت بالکل خشک تھا جب آپ اسکی جڑ پر تکیہ کر کے بیٹھیں تو فوراً ہرا ہو گیا۔ شاخیں پھوٹیں خوشے نکلے اور آپ سے اس قدر قریب آ جھکے کہ آپ اس میں سے بے تکلف کھا سکتی تھیں غرض حضرت عیسیٰ وہاں پیدا ہوئے اور اس وقت آپکا سن دس گیارہ سال کا تھا آپنے خرمے بھی کھائے اور پانی بھی چشمہ کا پیا غالباً یہ شب کا وقت تھا حکم خدا ہوا کہ تم اسکے شکریہ میں روزہ رکھو غرض آپ باطمینان حضرت عیسیٰ کو گلے لگائے اپنی محراب عبادت کیطرف چلیں اور لوگ آپکے تجسس میں نکلے تھے اس وقت آپ روزے سے تھیں بات نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ اس وقت کی شریعت کا یہی حکم تھا آپ سیدھی اپنی محراب عبادت میں آئیں اور لوگوں نے مع حضرت زکریا آپکو چاروں طرف سے گھیر لیا

[2] ہارون اس زمانہ میں ایک شخص کا نام تھا جو نہایت درجہ کا بدکار اور زانی مشہور تھا چونکہ آپ کو بغیر شوہر کے لڑکا پیدا ہوا تھا اس وجہ سے بنی اسرائیل نے آپکو متہم کیا اور ایسے برے آدمی کی بہن کہا۔

مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ

ہی بدکار تھی (یہ تونے کیا کیا) تو مریم نے اس لڑکے کیطرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس سے پوچھ لو) وہ لوگ

نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ

بولے (بھلا) ہم گود کے بچے سے کیونکر بات کریں (اس پر وہ بچہ) (قدرت خدا سے) بول اٹھا کہ میں بیشک خدا

اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ

کا بندہ ہوں مجھ کو سی نے کتاب (انجیل) عطا فرمائی ہے اور مجھ کو نبی بنایا اور میں (جہاں) کہیں رہوں مجھکو مبارک

مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ

بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ ہوں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید ہے اور مجھ کو (اپنی

حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ ؗ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾

والدہ کا فرمانبردار (بنایا) اور (الحمد للہ کہ) مجھ کو سرکش اور نافرمان نہیں بنایا اور (خدا کی طرف سے) جس

وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ

دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا مجھ پر سلام اور جس دن (دوبارہ) زندہ

اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

اٹھا کر کھڑا کیا جاؤں گا یہ مریم کے بیٹے عیسٰی کا سچا (سچا) قصہ ہے جس میں یہ لوگ

الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ

خواہ مخواہ شک کیا کرتے [1] ہیں خدا کے لیے یہ کسی طرح سزاوار نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا

وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

بنائے وہ پاک (و پاکیزہ) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسکو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا

تو وہ ہو جاتا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا ہی میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ

تو سب کے سب اسکی عبادت کرو یہی (توحید) یہ سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسٰی لیکر آئے تھے پھر (کا فرو) کے) فرقوں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ

نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے لیے بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور) حاضر ہونے سے خرابی ہے

بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ

جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہونگے کیا کچھ سنتے دیکھتے ہونگے مگر آج تو نافرمان لوگ کھلم کھلا گمراہی میں

بچپن میں حضرت عیسیٰ کی گفتگو

[1] کہ یہودی تو حضرت مریم کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور نصرانی خدا کا بیٹا حالانکہ یہ دونوں غلط ہیں وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے نہ خدا کے بلکہ صرف مریم کے ۱۲

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ
ہیں۔ اور (اے رسول) تم ان کو حسرت (وافسوس) کے دن سے ڈراؤ جب قطعی فیصلہ کر دیا
الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا
جائے گا اور اس وقت تو یہ لوگ غفلت میں (پڑے) ہیں) اور ایمان نہیں لاتے اس میں شک نہیں
نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾
کہ (ایک دن) زمین کے اور جو کچھ اس کے اوپر ہے (اسکے) ہم ہی وارث ہوں گے اور سب نیست و نابود ہو جائینگے
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾
اور سب ہماری طرف لوٹائے جائینگے اور (اے رسول) قرآن میں ابراہیم کا (بھی) تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا
سچے نبی تھے جب انہوں نے اپنے چچا اور منہ بولے باپ سے کہا کہ اے ابا آپ کیوں ایسی چیز (بت) کی پرستش کرتے ہیں
يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ
جو نہ سن سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ کچھ آپ کے کام ہی آسکتا ہے اے میرے ابا یقیناً میرے پاس وہ علم آچکا ہے
جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ
جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو (دین کی) سیدھی راہ
صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ
دکھا دوں گا، اے ابا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے (کیونکہ) شیطان
الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ
یقیناً خدا کا نافرمان (بندہ) ہے، اے ابا میں یقیناً اس سے ڈرتا ہوں
اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ
کہ (مبادا) خدا کی طرف سے آپ پر کوئی عذاب نازل ہو تو (آخر) آپ شیطان کے ساتھی بن جائیے
وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ
(آذر نے) کہا (کیوں) اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا ہے اگر تو ان باتوں سے کسی طرح
لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ
باز نہ آئیگا تو (یاد رہے) میں تجھے سنگسار کردوں گا اور تو میرے پاس سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جا۔ ابراہیم نے کہا (اچھا تو)
عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾
سلام لیجئے مگر اس پر بھی میں اپنے پروردگار سے آپکی بخشش کی دعا کروں گا کیونکہ بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے

وقف لازم

ع ۲۵
۲
۵

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

له یہ کہہ کر حضرت ابراہیم رخصت ہوئے اور بابل سے کوہستان فارس میں آکر سات برس تک وہیں بسر کی اس کے بعد پھر بابل میں آئے اور بتوں کی مذمت شروع کی اور آخر بتوں کو توڑا اور نمرود نے آگ میں پھینکا اور وہ گلزار بنی اور جب اس دفعہ وہاں سے علیحدہ ہوئے تو حران میں پہنچے حضرت سارہ سے نکاح کیا اور مع سارہ اور ان کے بھائی حضرت لوط کے شام کو روانہ ہوئے اسی اخیر علیحدگی کو خدا فاما اعتزلھم سے بیان کرتا ہے اس کی تفصیل سورہ انبیاء میں آئے گی ١٢

وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّيْ

اور میں نے آپکو (بھی) اور ان بتوں کو بھی جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں (سب کو چھوڑا)

عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ

اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں گا امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم نہ رہونگا غرض جب ابراہیم نے ان

وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

لوگوں کو اور جنکی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے چھوڑا تو ہم نے انہیں اسحٰق و یعقوب

يَعْقُوْبَ ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

(سی اولاد) عطا فرمائی اور ہر ایک کو نبوت کے درجہ پر فائز کیا اور ان سب کو اپنی رحمت سے کچھ عنایت

وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

فرمایا اور ہم نے ان کے لئے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر (دنیا میں بھی) قرار دیا اور (اے رسول) قرآن میں (دیکھو)

مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَ

موسیٰ کا (بھی) تذکرہ کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ (میرا) برگزیدہ (بندہ) اور صاحب کتاب شریعت نبی تھا اور ہم نے انکو

نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾

(کوہ) طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور ہم نے انہیں راز و نیاز کی باتیں کرنے کے لیے اپنے قریب

وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَ اذْكُرْ

بلایا اور ہم نے انہیں اپنی خاص مہربانی سے ان کے بھائی ہارون کو (ان کا وزیر) نبی بنا کر عنایت فرمایا (اے

فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ

رسول) قرآن میں اسمٰعیل کا (بھی) تذکرہ کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ (وعدہ) کے سچے تھے اور بھیجے ہوئے پیغمبر

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ

تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کیا کرتے تھے

وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ

اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے اور (اے رسول) قرآن میں ادریس کا (بھی) تذکرہ کرو

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے (بندے اور) نبی تھے اور ہم نے انکو بہت اونچی جگہ (بہشت) میں بلند کر کے پہنچا دیا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ

یہ انبیاء لوگ جنہیں خدا نے اپنی نعمت دی تھی آدم کی اولاد سے ہیں اور ان کی نسل سے جنہیں ہم نے (طوفان کے

لہ یہی وجہ ہے کہ تمام اہل کتاب یہود ہوں یا نصاریٰ مسلمان ہوں یا کوئی سب ایک زبان ہوکر آپکے معترف اور آپ کے اتباع کے مدعی ہیں ۱۲

لہ آپ کے وعدے کی سچائی کا یہ حال تھا کہ آپنے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ توجب تک نہ آئے گا میں یہاں سے نہ جاؤں گا اتفاقاً وہ شخص ایک برس تک وہاں نہ آیا اور آپ وہاں سے نہ ٹلے اور اس کے منتظر رہے باوجودیکہ اس اثنا میں سخت سے سخت تکلیف اٹھائی حتی کہ بعض اوقات درختوں کے چھلکے تک کھائے ۱۲

ع ٣ ١٠ ٦

لہ حضرت ادریس حضرت آدم کی پانچویں پشت میں ہیں آپ حضرت نوح کے پردادا تھے سلسلہ نسب قصہ نوح میں دیکھو آپ پر بکثرت صحیفے نازل ہوئے آپ ہی فن کتابت علم نجوم حساب ہیئت فن خیاطت، ترازو پیمانہ اور اوزار کے موجد ہیں آپ ہی کا نام توریت میں اخنوخ ہے آپ ہی کے زمانہ میں قوم کی شرارت سے بیس برس تک پانی نہ برسا تھا اور جب قوم نے توبہ کی تو پھر آپ کی دعا سے بارش ہوئی آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور اس قدر عبادت کرتے تھے کہ فرشتوں کو حیرت ہوتی ایک مرتبہ ملک الموت بلاجازت خدا آپکی زیارت کو گئے تو آپنے فرمایا تم میری روح قبض کرو تاکہ اسکی تلخی معلوم کروں ملک الموت نے آپ کی روح قبض کی پھر داخل بدن کردیا اس وقت آپنے فرمایا تم مجھ کو آسمان پر لیجاؤ اور دوزخ و بہشت کی سیر کرادو غرض آسمان پر گئے اور دوزخ پر سے ہوتے ہوئے بہشت میں پہنچے جب سیر کرچکے تو ملک الموت نے کہا اب چلئے میں آپکو زمین پر پہنچادوں اس پر حکم خدا کا ہوا کہ انہیں بہیں رہنے دو کیونکہ دنیا کی موت کی سختی اٹھاچکے دوزخ پر سے گزرچکے یہی مطلب قول خدا و رفعناہ مکاناً علیاً کا ہے

ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۙ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۡ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ

(وقت) نوح کے ساتھ (کشتی پر) سوار کرلیا تھا اور ابراہیم و یعقوب کی

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۡ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا

اولاد سے ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جنکی ہم نے ہدایت کی اور منتخب کیا جب انکے

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾

سامنے خدا کی نازل کی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ میں زار وقطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا

پھر ان کے بعد کچھ ناخلف (انکے) جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں کھوئیں اور نفسانی خواہشوں کے چیلے

الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

بن بیٹھے عنقریب ہی یہ لوگ (اپنی) گمراہی (کے خمیازے) سے جاملیں گے مگر (ہاں) جس نے توبہ کرلی اور

وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اچھے اچھے کام کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں

شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

کیا جائیگا (وہ) سدابہار باغات میں (رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ

بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ

کرلیا ہے بیشک اس کا وعدہ آنیوالا ہے۔ وہ لوگ وہاں سلام کے سوا کوئی بیہودہ

فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً

بات سنیں گے ہی نہیں مگر (ہر طرف سے) سلام ہی سلام (کی آواز آئیگی) اور وہاں انکا کھانا صبح وشام حسب وقت

وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ

چاہیں گے) انکے لیے تیار رہیگا یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا اسے اسکا وارث بنائیں گے۔

كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ

اور (اے رسول) ہم لوگ (فرشتے) آپکے پروردگار کے حکم بغیر (دنیا میں) نہیں نازل ہوتے جو کچھ ہمارے

اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیٹھ پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور تمہارا

نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

پروردگار کچھ بھولکر نہیں ہے، سارے آسمان وزمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا بھی جو دونوں کے درمیان ہیں

اَلسَّجْدَۃُ

ﻟﮧ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں اور ایک روایت حضرت رسول سے ہے کہ یہ لوگ میرے بعد میری ہجرت کے ساٹھ برس بعد پیدا ہونگے اور جناب امیر سے منقول ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے واسطے بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں گے اور نامی گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور شہرت کی غرض سے مشہور لباس پہنیں گے ۱۲

ﻟﮧ۲ جب کفار قریش نے حضرت رسول سے اصحاب کہف ذوالقرنین اور روح کا سوال کیا تھا اور آپنے وحی کے انتظار میں جواب نہ دیا اس پر کفا نے دیر ہوئی تو لگے طعنہ زنی کرنے کہ خدا نے محمد کو چھوڑ دیا اس پر آپ دل تنگ ہوئے اور جب حضرت جبرئیل وحی لے کر آئے تو آپنے وجہ دیر کی پوچھی تو یہ جواب ملا ۱۲

وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ
تم اس کی عبادت کرو اور اسکی عبادت پر ثابت قدم رہو بھلا تمہارے علم میں اس کا کوئی ہمنام بھی ہے اور بعض
الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَ لَا
آدمی کہتے ہیں کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر) سے نکالا جاؤں گا کیا (وہ) آدمی
يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ
اسکو نہیں یاد کرتا کہ ہم نے اس کو اس سے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا تھا تو (اے رسول) تمہارے
شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ
پروردگار کی (اپنی) قسم ہم ان کو اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے گرداگرد گھٹنوں
حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ
کے بل حاضر کرینگے پھر ہر گروہ میں سے ایسے لوگوں کو الگ نکال لیں گے جو (دنیا میں) خدا سے اوروں کی نسبت
اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ
اکڑے اکڑے پھرتے تھے پھر جو لوگ جہنم میں جھونکے جائیں گے زیادہ سزاوار ہیں ہم ان سے خوب واقف
هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ
ہیں اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے (کیونکہ پل صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے پروردگار
عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ
پر حتمی اور لازمی (وعدہ) ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچائیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں
نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
چھوڑ دیں گے اور جب ہماری واضح روشن آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
ہیں تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ایمانداروں سے پوچھتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ کہ) ہم تم
خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
دونوں فریقوں میں سے مرتبہ میں کون زیادہ بہتر ہے اور کس کی محفل زیادہ اچھی ہے حالانکہ ہم نے
مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ
ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چھوڑا جو ان سے سازوسامان اور ظاہری نمود میں کہیں بڑھ چڑھ کے
فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا
تھیں (اے رسول) تم کہدو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہے تو خدا اسکو ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس چیز کو (اپنی

ع ۴/۱۵

ابی ابن خلف کا قصہ

جہنم پر سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا

لہ اس نے ایک بوسیدہ ہڈی لاکر حضرت کے سامنے ہاتھ سے مل دی اور ہوا میں اڑادی اسی کا یہ بیان وجواب ہے ۱۲

کفار کو خدا ڈھیل دیتا ہے

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۗ فَسَيَعْلَمُونَ

آنکھوں سے) دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو اس وقت انہیں

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللَّهُ

معلوم ہو جائیگا کہ مرتبہ میں کون بدتر ہے اور لشکر (جتھے) میں کون کمزور بیکس ہے اور جو لوگ راہِ راست پر

الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ

ہیں خدا ان کی ہدایت اور زیادہ کرتا جاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک

عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ

ثواب کی راہ سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں (اے رسول) کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا

بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ

کہ جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ اگر قیامت ہوئی تو بھی) مجھے مال اور اولاد ضرور ملیگی

أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ

کیا اسے غیب کا حال معلوم ہو گیا ہے یا اس نے خدا سے کوئی عہد (و پیمان) لے رکھا ہے ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا

وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَ

ہے سب ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور اسکے لئے زیادہ مدّاً بڑھاتے جاتے ہیں اور جو مال و اولاد کی نسبت بک رہا ہے ہم

يَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا

ہی اسکے مالک ہو بیٹھیں گے اور یہ ہمارے پاس تنہا (بیکس و بے یار و مددگار) آئیگا اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے

لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ

معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ انکی عزت کا باعث ہوں ہرگز نہیں (بلکہ) وہ معبود خود ان کی عبادت سے انکار کرینگے اور الٹے انکے

ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ

دشمن ہو جائیں گے (اے رسول) کیا تم نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ

تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

انہیں بہکاتے رہتے ہیں تو (اے رسول) تم ان کافروں پر (نزولِ عذاب کی) جلدی نہ کرو ہم تو بس ان کے لیے

عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

(عذاب کے) دن گن رہے ہیں کہ جس دن پرہیزگاروں کو (خدائے) رحمٰن (اپنے سامنے) مہمانوں کی طرح جمع کرینگے

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ

اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں کی طرح) ہنکائیں گے (اس دن) یہ لوگ سفارش پر بھی قادر نہ

ہوں گے

۱؎ جیسے پل سڑک کنواں مہماں سرائے تالاب وغیرہ جس سے رفاہِ عام ہوتا ہو ۱۲

۲؎ جناب ابن الارث رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل قرشی کا فر کے ذمہ باقی تھا جب جناب نے تقاضہ کیا تو عاص نے اس کے جواب میں کہا کیا تم گمان نہیں کرتے کہ بہشت میں سونا اور چاندی و ریشمی پوشاکیں وغیرہ نعمتیں موجود ہیں وہ بولے بیشک ہیں عاص نے کہا تو بس میرے تمہارے ملنے کی جگہ بہشت ہی رہے وہاں مجھ سے لے لینا واللہ میں تم سے وہاں دنیا کی نسبت بہتر جگہ میں رہوں گا اور مال و اولاد بھی زیادہ ہوگی اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ع ۵ / ۱۷ / ۸

وقف لازم

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝٨٧ وَ
مگر ہاں جس شخص نے خدا سے (سفارش کا) اقرار لے لیا ہو اور (یہودی) لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے (عزیر کو)
قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝٨٨ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝٨٩
بیٹا بنا لیا ہے (اے رسول تم) کہدو کہ تم نے اتنی بڑی سخت بات (اپنی طرف سے) گھڑ کے کہی ہے کہ قریب ہے کہ آسمان
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ
اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے
الْجِبَالُ هَدًّا ۝٩٠ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝٩١ وَمَا
ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اس بات سے کہ ان لوگوں نے خدا کے لیے بیٹا قرار دیا ، حالانکہ خدا
يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝٩٢ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي
کے لیے یہ کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنائے ، سارے آسمان و زمین میں جتنی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝٩٣ لَقَدْ
چیزیں ہیں سب کی سب خدا کے سامنے بندہ ہی بن کر آنے والی ہیں اس نے یقیناً ان سب
اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝٩٤ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کو اپنے (علم) کے احاطے میں گھیر لیا ہے اور سب کو اچھی طرح گن لیا ہے اور یہ سب کے سب اس کے سامنے قیامت کے دن
فَرْدًا ۝٩٥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ
اکیلے حاضر ہوں گے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے عنقریب ہی خدا ان کی
لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝٩٦ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کر دیگا تو (اے رسول) ہم نے اس قرآن کو تمہاری (عربی) زبان میں صرف اس لیے
الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝٩٧ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ
آسان کر دیا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو جنت کی خوشخبری دو اور جھگڑالو قوم کو عذاب خدا سے ڈراؤ اور ہم نے
قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝٩٨
ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر ڈالا بھلا تم ان میں سے کسی کو (کہیں) دیکھتے ہو یا ان کی کچھ بھنک بھی سنتے ہو ۔

(اٰیاتہا ١٣٥) (٢٠) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (٤٥) (رکوعاتہا ٨)

سورۂ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے ۔

وقف لازم

بروایات علماء گروہ شیعہ و سنی

لہ بعض احادیث میں ہے کہ عہد و پیمان سے مراد دوستی دوازدہ امام کی ہے یعنی وہی شخص سفارش کرسکے گا جو ائمہ سے دوستی رکھتا ہو اور اسی کی موید وہ روایت ہے جو حاشیہ نمبر ۷ میں بیان ہو چکی ہے

ٹہ ابن مردویہ اور دیلمی نے براء سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علی کہو خداوندا اپنی بارگاہ میں میرے لیے عہد و پیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت قائم کر اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباس اور خود حضرت علیؑ سے یہ روایت منقول ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۸۷ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر اور مواہب لدنیہ صواعق محرقہ وغیرہ ۱۲

حضرت علی اور اولاد علی کی محبت مومنین کے دلوں میں

تہ اس سورہ کے امور مذکورہ یہ ہیں حضرت رسول کی فضیلت اور انکو شدت عبادت سے ممانعت حضرت موسے کا تفصیلی قصہ اور اس سے نتائج قرآن کی حقیقت قیامت کا حال حضرت رسول کی وحی میں جلدی اور اسکی ممانعت حضرت آدم کا قصہ جس نے خدا سے منہ پھیرا وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا نماز پنجگانہ کے اوقات اپنے اہل کو نماز کا حکم اور مشرکین کا اعتراض و جواب وغیرہ ۱۲

النصف

ع ١٤ / ٦ / ٩

طٰهٰ ۝١ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝٢ اِلَّا تَذْكِرَةً

اے طٰہٰ[1] (رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم (اس قدر) مشقت اٹھاؤ مگر جو شخص (خدا سے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝٣ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ

ڈرتا ہے اس کے لیے نصیحت (قرار دیا ہے) (یہ) اس شخص کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں

الْعُلٰى ۝٤ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

کو پیدا کیا (وہ) رحمن ہی جو عرش پر حکمرانی کے لیے آمادہ و مستعد ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَ

زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے (غرض سب کچھ

اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَآ

اسی کا ہے) اور اگر تو پکار کر بات کرے تو بھی آہستہ کرے تو بھی (وہ) یقیناً بھید اور اس سے زیادہ پوشیدہ چیز کو جانتا ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨ وَهَلْ اَتٰىكَ

اللہ (وہ) معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اچھے اچھے (اسی کے) نام ہیں اور (اے رسول) کیا تم تک موسیٰ کی خبر

حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

پہنچی ہے کہ جب انہوں نے دور سے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے[2] کہنے لگے کہ تم لوگ (ذرا یہیں)

اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ

ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب ہے کہ میں (وہاں جا کر) اس میں سے ایک انگارہ تمہارے پاس لے آؤں یا آگ

عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ يٰمُوْسٰى ۝١١ اِنِّىْٓ

کے پاس (جا کر) کسی راہ کا پتہ پا جاؤں پھر جب موسیٰ آگ کے پاس[3] آئے تو انہیں آواز آئی کہ اے موسیٰ بیشک

اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

میں ہی تمہارا پروردگار ہوں تو تم اپنی دونوں جوتیاں[4] اتار ڈالو کیونکہ تم اس وقت طویٰ (نامی) پاکیزہ

طُوًى ۝١٢ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝١٣ اِنَّنِىْٓ اَنَا

چٹیل میدان میں ہو اور میں نے تم کو پیغمبری کے واسطے منتخب کیا ہے تو جو کچھ تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اسے کان لگا کے سنو

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِىْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ ۝١٤

اس میں شک نہیں کہ میں ہی وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ

نماز (برابر) پڑھا کرو (کیونکہ) قیامت ضرور آنے والی ہے اور میں اسے لامحالہ چھپائے رکھوں گا تاکہ ہر شخص (اس کے خوف

[1] طٰہٰ حضرت رسول کا نام ہے اور اس کے معنیٰ طالب ہادی حق کے ہیں بعض کہتے ہیں طٰہٰ اس سورہ کا نام ہے بعض کہتے ہیں قرآن کا بعض خدا کا نام بتاتے اور بعض طا سے طیبہ اور ہا سے مکہ مراد لیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ طا کے ۹ اور ہ کے ۵ یہ ۱۴ ہوتے اس سے چہاردہ معصومین مراد ہیں اور واقعہ اس کا یہ ہے کہ حضرت رسول ابتدائے رسالت میں علاوہ فرائض نبوت کے عبادت میں بھی بہت مشقت کرتے دس برس تک پنجوں کے بل کھڑے ہو کر رات رات بھر نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاؤں سوج گئے اور رنگ زرد ہو گیا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ کو اس قدر مشقت سے روکا گیا ۱۲

[2] یہ قصہ اس وقت کا ہے جب آپ اپنی شادی سے دس برس بعد اپنی بیوی صفورا بنت شعیب کو سسرال سے رخصت کرا کے اپنی ماں کے پاس لے چلے تھے یہاں پر پہنچ کے لڑکا پیدا ہوا ہمسری سا شدت کی سردی راہ سے نابلد پریشان اگ تر بتر ہو گئے بی بی کا یہ حال اس حالت میں طور کی طرف یہ آگ دیکھی تو اس کی طرف بڑھے ۱۲

[3] جب حضرت موسیٰ آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک سخت میں اوپر سے نیچے تک آگ روشن ہے اور تسبیح کی آواز آتی ہے اور ایک نور آسمان تک بلند ہے نہ آگ درخت کو جلاتی ہے نہ درخت کا ہرا پن کم ہوتا ہے یہ دیکھ کر ڈر گئے اور بیہوش ہو گئے خدا نے انکے قلب کو مضبوط کر دیا جب ہوش آیا تو آواز آئی یا موسیٰ آپ نے لبیک تو کہا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ پکارنے والا کون ہے پھر خود کہنے لگے میں تیری آواز تو سنی مگر تیری جگہ نہیں دیکھی آواز آئی میں تیرے اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف ہوں اور تیرے نفس سے زیادہ قریب ہوں تب موسیٰ سمجھے یہ خدا کا کلام ہے اور متوجہ ہوئے

[4] جوتیاں اتار دینے کا حکم یا تو اس وجہ سے تھا کہ وہ ایک متبرک جگہ اور گویا خداوندی دربار تھا وہاں جوتیاں پہن کر جانا مناسب نہ تھا یا اس وجہ سے کہ جو حضرت موسیٰ کے دل میں بیوی بچوں سے جدائی کے بعد کی محبت تھی اور اس دل کا خالی کرنا مقصود تھا بالکل غلط ہے کہ مردار کھال کی جوتیاں تھیں ۱۲

بِمَا تَسۡعٰی ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنۡهَا مَنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِهَا

سے کی کرے اور جیسی کوشش کی ہو اس کا اسے بدلہ دیا جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اسے دل سے نہیں مانتا اور

وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرۡدٰی ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی ﴿۱۷﴾

اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمہیں اس ذکر سے روک دے تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے

قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَکَّؤُا عَلَیۡهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰی

ہاتھ میں کیا چیز ہے عرض کی یہ تو میری لاٹھی ہے اس پر سہارا کرتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر درختوں کی پتیاں

غَنَمِیۡ وَ لِیَ فِیۡهَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰی ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلۡقِهَا یٰمُوۡسٰی ﴿۱۹﴾

جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی مطلب ہیں ، فرمایا اے موسیٰ اس کو ذرا زمین پر ڈال تو دو موسیٰ

فَاَلۡقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسۡعٰی ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذۡهَا وَ لَا

نے اسے ڈال دیا تو فوراً وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا یہ دیکھ کر موسےٰ بھاگے ، تو فرمایا کہ تم اس کو پکڑ لو

تَخَفۡ ٚ سَنُعِیۡدُهَا سِیۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰی ﴿۲۱﴾ وَ اضۡمُمۡ یَدَکَ

اور ڈرو نہیں میں ابھی اس کی پہلی سی صورت پھر کئے دیتا ہوں ، اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر بغل میں تو

اِلٰی جَنَاحِکَ تَخۡرُجۡ بَیۡضَآءَ مِنۡ غَیۡرِ سُوۡٓءٍ اٰیَةً اُخۡرٰی ﴿۲۲﴾

کر لو پھر دیکھو کہ بغیر کسی بیماری کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے (یہ) تاکہ ہم تم کو اپنی (قدرت) کی

لِنُرِیَکَ مِنۡ اٰیٰتِنَا الۡکُبۡرٰی ﴿۲۳﴾ اِذۡهَبۡ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ

بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں ، اب تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر

طَغٰی ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ

اٹھایا ہے ، موسےٰ نے عرض کی پروردگار (میں جاتا تو ہوں مگر) تو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما (دلیر بنا)

اَمۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾

اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں

وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَهۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ هٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشۡدُدۡ

اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانیوالا) بنا دے اس کے ذریعے سے میری پشت

بِهٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿۳۱﴾ وَ اَشۡرِکۡهُ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۳۲﴾ کَیۡ نُسَبِّحَکَ کَثِیۡرًا ﴿۳۳﴾

مضبوط کر دے ، اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں (مل کر) کثرت سے تیری تسبیح کریں اور

وَّ نَذۡکُرَکَ کَثِیۡرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّکَ کُنۡتَ بِنَا بَصِیۡرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدۡ

کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے ، فرمایا اے موسےٰ تمہاری

ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ کو ثبیر (مکہ میں ایک پہاڑ ہے) کے مقابلہ میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسےٰ نے کیا تھا کہ میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے اہلبیت سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اسکے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۰ مطبوعہ مصر

ع ۱۱ / ۲۴ / ۱۰

حضرت موسیٰ کی طرح حضرت رسولؐ کی دعا

أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً
سب درخواستیں منظور کی گئیں اور ہم تو تم پر ایک بار اور احسان کر چکے
أُخْرٰى ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَآ إِلٰى أُمِّكَ مَا يُوحٰى ﴿٣٨﴾ أَنِ اقْذِفِيهِ
ہیں. جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جواب تمہیں وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تم
فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
اسے (موسیٰ کو) صندوق میں رکھ کر صندوق کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اسے دھکیل کے کنارے ڈال
يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
دے گا کہ موسےٰ کو میرا دشمن اور موسیٰ کا دشمن (فرعون) اٹھالیگا اور میں نے تم پر اپنی محبت کا پرتو ڈالدیا
مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
جو دیکھتا پیار کرتا، تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پالے پوسے جاؤ. اس وقت جب تمہاری بہن چلی (اور فرعون کے گھر میں
فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنٰكَ إِلٰى
آکر) کہنے لگی کہو تو میں تمہیں ایسی دایہ بتادوں جو اسے اچھی طرح پالے تو (اس تدبیر سے) ہم نے پھر تمکو تمہاری ماں کے
أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا
پاس پہنچایا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور تمہاری جدائی پر کڑھے نہیں اور تم نے ایک شخص (قبطی) کو مار دیا تھا اور
فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي
سخت پریشان تھے، تو ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تمہارا اچھی طرح امتحان کر لیا پھر تم کئی برس تک مدین
أَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يٰمُوسٰى ﴿٤٠﴾ وَ
کے لوگوں میں جا کر رہے اے موسیٰ پھر تم (عمر کے) ایک اندازہ پر آگئے (اور نبوت کے قابل ہوئے) اور میں نے
اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيٰتِي
تم کو اپنی رسالت کیواسطے منتخب کیا، تم اپنے بھائی سمیت ہمارے معجزے لیکر جاؤ اور دیکھو میری یاد
وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾ اذْهَبَآ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ﴿٤٣﴾
میں سستی نہ کرنا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک وہ بہت سرکش ہو گیا ہے
فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا
اس سے (جا کر) نرمی سے باتیں کرو تاکہ وہ نصیحت مان لے یا ڈر جائے، دونوں نے عرض کی کہ
رَبَّنَآ إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَآ أَوْ أَنْ يَطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ
اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی (نہ) کر بیٹھے یا اور زیادہ سرکشی کرے. فرمایا تم

موسیٰ پر خدا کا احسان

ف۱ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت موسےٰ کی سواری جارہی تھی کہ دیکھا ایک قبطی فرعون کی قوم کا آدمی ایک بنی اسرائیل کو گرفتار کئے ہے اس نے موسےٰ سے فریاد کی آپ نے سفارش کی اس نے نہ مانا آخر موسےٰ نے ایک گھونسہ مارا کہ وہ قبطی مرگیا دوسرے دن موسےٰ جارہے تھے کہ دیکھا وہی شخص دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے پھر اس نے فریاد کی وہ قبطی بولا کیا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو اسی وقت یہ خبر معلوم ہوئی کہ فرعون ان کے قتل کی فکر میں ہے آپ کو حکم خدا ہوا تم مدین کو ہجرت کر جاؤ آپ چلے گئے ہجرت کا قصہ سورۂ قصص میں بیان ہوگا۔

ف۲ یہ حکم سنتے ہی اپنے عیال کی بھی خبر نہ لی اور مصر کو روانہ ہوئے ادھر حضرت ہارون کو الہام ہوا یہ استقبال کو نکلے مصر سے باہر دونوں ملے اور پھر اپنے کام میں مشغول ہوئے اور ان کی بی بی وہاں دو روز تک ان کی منتظر رہیں تیسرے دن مدین کے کچھ لوگ آئے اور انکو پہچان کر حضرت شعیب کے پاس پہنچا دیا۔

رفیق کا نام

حضرت موسیٰ کی نبوت!

لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰی ﴿۴۶﴾ فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَآ
ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں (اور سب کچھ) سنتا اور دیکھتا ہوں غرض تم دونوں اسکے پاس جاؤ اور
اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ وَلَا
کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے رسول ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیجدیجئے اور نہیں ستائیے
تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰی
نہیں ہم آپ کے پاس آپ کے پروردگار کا معجزہ لے کر آئے ہیں اور جو راہ راست کی پیروی
مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ
کرے اسی کے لیے سلامتی ہے۔ ہمارے پاس خدا کیطرف سے یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ یقیناً عذاب
عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی ﴿۴۹﴾
اسی شخص پر ہے جو خدا کی آیتوں کو جھٹلائے اور (اسکے حکم سے) منہ موڑے۔ غرض گئے اور کہا فرعون نے پوچھا اے موسیٰ آخر
قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾
تم دونوں کا پروردگار کون ہے موسیٰ نے کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکے (مناسب) صورت عطا فرمائی پھر اسی نے (زندگی بسر
قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ
کرنیکے طریقے بتائے فرعون نے پوچھا بھلا اگلے لوگوں کا حال تو بتاؤ کہ (کیا ہوا) موسیٰ نے کہا ان باتوں کا علم تو میرے
رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ
پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے میرا پروردگار نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے، وہ وہی ہے جس نے
جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا
تمہارے (فائدے) کے واسطے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راہیں نکالیں اور اسی نے
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ
آسمان سے پانی برسایا پھر (خدا فرماتا ہے کہ) ہم ہی نے اس پانی کے ذریعہ سے مختلف
نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾ کُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
قسموں کی گھاسیں نکالیں تاکہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ، کچھ شک نہیں کہ اس میں
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿۵۴﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ
عقلمندوں کیواسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں ہم نے اسی زمین سے تمکو پیدا کیا اور (مرنے کے بعد) اسی
وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا
میں لوٹا کر لائینگے اور اسی سے دوسری بار (قیامت کے دن) تمکو نکال کھڑا کرینگے اور ہم نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں

فرعون و موسیٰ کی باتیں

ع ۲ ۳۰ ۱۱

كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
دکھادیں اس پر بھی اس نے (سب کو) جھٹلادیا اور نہ مانا اور کہنے لگا اے موسٰی کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے
بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
ہو کہ ہمکو ہمارے ملک (مصر) سے اپنے جادو (کے زور) سے نکال باہر کرو اچھا تو (رہو) ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کرتے
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ
ہیں پھر تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر کرو کہ نہ ہم اسکے خلاف کریں نہ تم (اور مقابلہ) ایک صاف کھلے میدان
مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ
میں ہو موسٰی نے کہا تمہارے (مقابلہ کی) میعاد زینت (عید کا دن) ہے اور (اس روز) سب لوگ دن چڑھے[ل]
النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ
جمع کئے جائینگے اس کے بعد فرعون (اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اپنے چلتر (جادو کے سامان) جمع کرنے لگا پھر (مقابلہ
اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
کو) آموجود ہوا موسےٰ نے کہا (فرعونیوں سے) تمہارا ناس ہو خدا پر جھوٹی جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو ورنہ
كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾
وہ عذاب (نازل کرکے) اس سے تمہارا ملیامیٹ کر چھوڑیگا اور (یاد رکھو کہ) جس نے افترا پردازی کی وہ یقیناً
فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا
نامراد رہا اس پر وہ لوگ اپنے کام میں باہم جھگڑنے اور سرگوشیاں کرنے لگے (آخر) وہ لوگ بول اٹھے یہ
اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
دونوں یقیناً جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تم لوگوں کو تمہارے ملک سے نکال
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا
باہر کریں اور تمہارے اچھے خاصے مذہب کو مٹا چھوڑیں تو تم بھی خوب اپنے چلتر (جادو وغیرہ)
كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ
درست کرلو پھر پرا باندھ کے (انکے مقابلہ میں) آپڑو اور جو آج ور رہا وہ ہی فائز المرام
اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ
رہا (غرض جادوگروں نے) کہا اے موسٰی یا تو تم ہی (اپنے جادو) پھینکو اور یا یہ کہ پہلے جو جادو
نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ
پھینکے وہ ہم ہی ہوں، موسٰی نے کہا (میں نہیں ڈالوں گا) بلکہ تم ہی پہلے ڈالو (غرض

[ل] دن چڑھے کی قید اس واسطے تھی کہ آرام طلب لوگ بھی آرام خاص سے فارغ ہوکر اٹھ لیں اور سب کے سب شریک ہوسکیں۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

موسیٰ کے مقابلہ میں جادوگر بلائے گئے

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۶۶
انہوں نے اپنے کرتب دکھائے) تو پس موسےٰ کو انکے جادو کے زور سے ایسا معلوم ہوا کہ ان کی رسیاں اور انکی چھڑیاں
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۶۷ قُلْنَا لَا تَخَفْ
دوڑ رہی ہیں تو موسےٰ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی ۔ ہم نے کہا موسےٰ سے ڈرو نہیں
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۶۸ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا
یقیناً تم ہی ور رہو گے اور تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (لاٹھی) ہے اسے ڈال تو دو کہ جو کرتب انہوں
صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ
نے کیا ہے اسے ہڑپ کر جائے کیونکہ ان لوگوں نے کچھ کرتب کیا وہ ایک جادوگر کا کرتب ہے اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں
حَيْثُ اَتٰى ۶۹ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ
ہو سکتا (غرض موسےٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کر لیا یہ دیکھتے ہی) وہ سب جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم
هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۷۰ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ
موسےٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے (فرعون نے ان لوگوں سے) کہا کیا تم اس سے پہلے کہ ہم تمکو اجازت دیں تم اس پر
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
ایمان لے آئے ہو بیشک نہیں کہ یہ تمہارا سب کا بڑا گرو ہے جس نے تمکو جادو سکھایا ہے تو میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ
اور دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالونگا اور تمہیں یقیناً خرموں کی شاخوں پر سولی چڑھا دوں گا اور
النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۷۱ قَالُوْا
اس وقت تم کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم (دونوں فریقوں) سے عذاب میں زیادہ بڑھا ہوا کون ہے اور کس کو قیام
لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ
زیادہ ہے جادوگر بولے کہ ایسے واضح اور روشن معجزات جو ہمارے سامنے آئے ان پر اور جس (خدا نے) ہمکو پیدا کیا اس پر
فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ
تو ہم تم کو کسی طرح ترجیح دے نہیں سکتے تو جو تجھے کرنا ہو کر گزر تو بس دنیا کی (اسی ذرا سی) زندگی پر حکومت
الدُّنْيَا ؕ ۷۲ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا
کر سکتا ہے (اور کہا) ہم تو اپنے پروردگار پر اس لیے ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے واسطے ہمارے سارے
عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۷۳ اِنَّهٗ مَنْ
گناہ معاف کر دے اور (خاص کر) جادو کے گناہ جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور اسی

موسیٰ اور جادوگروں کا مقابلہ

جادوگروں کا ایمان لانا

الثلثة

يَّأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

سب سے زیادہ قیام کا ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اس کیلئے

وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

یقیناً جہنم (دھرا ہوا) ہے جس میں نہ تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہیگا (سسکتا رہیگا) اور جو شخص اسکے سامنے ایماندار ہو کے

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ

حاضر ہوگا اور اس نے اچھے اچھے کام بھی کئے ہونگے تو ایسے ہی لوگ جن کیلئے بڑے بڑے بلند مرتبے ہیں وہ سدا بہار باغات ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو (گناہ سے) پاک و پاکیزہ رہے اس

تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ

کا یہی صلہ ہے اور ہم نے موسےٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو (مصر سے)

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ

راتوں رات نکال لیجاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) ان کے لیے ایک سوکھی راہ نکالو (اور) تمکو پیچھا کرنیکا کوئی

دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

خوف رہیگا اور نہ (ڈوبنے کی) کوئی دہشت۔ غرض فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا پھر دریا کے

فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ

پانی (کا ریلا) جیسا کچھ ان پر چھا گیا وہ چھا گیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ (کر کے ہلاک) کر ڈالا اور ان کو ہدایت

قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ

نہ کی۔ اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (کے پنجے) سے چھڑایا اور تم

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ

سے (کوہ) طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا، اور ہم ہی نے تم پر

نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

من و سلوےٰ نازل کیا اور (فرمایا کہ) ہم نے جو پاک و پاکیزہ روزیاں تمہیں

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ

دے رکھی ہیں اس میں سے کھاؤ پیو اور اس میں (کسی قسم کی) شرارت نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل

وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّيْ

ہو جائیگا اور (یاد رکھو) کہ جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ یقیناً گمراہ (ہلاک) ہوا، اور جو شخص توبہ

ع ٢٢ / ٣ / ١٢

بنی اسرائیل کا مصر سے نکلنا

لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ

کرے اور ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے پھر ثابت قدم رہے[1] تو ہم اس کو ضرور بخشنے والے

اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾

ہیں اور جب موسیٰ ستر آدمیوں کو لیکر چلے اور خود بڑھ آئے تو ہم نے کہا کہ اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے آگے چلے آنے

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ

میں کیوں جلدی کی عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آرہے ہیں اور الٰہی میں جلدی کر کے تیرے پاس

لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ

اس لیے آگے بڑھ آیا ہوں تاکہ تو مجھ سے خوش رہے فرمایا تو ہم نے تمہارے (آنے کے) بعد تمہاری قوم کا امتحان لیا

وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ

اور سامری[2] نے انکو گمراہ کر چھوڑا پھر (تو) موسیٰ غصہ میں بھرے پچھتائے اپنی قوم کیطرف

غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

پلٹے اور (آکر) کہنے لگے اے میری (کم بخت) قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے

وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ

ایک اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہ کیا تھا تو کیا تمہارے وعدہ میں عرصہ لگ گیا یا تم نے یہ چاہا کہ

اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے کہ تم نے میرے وعدہ (خدا کی پرستش) کے خلاف کیا وہ

مَّوْعِدِىْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا

لوگ کہنے لگے ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف نہیں کیا بلکہ (بات یہ ہوئی کہ فرعون کی) قوم کے زیور

وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا

کے بوجھے جو مصر سے نکلتے وقت ہم پر لادے گئے تھے انکو ہم لوگوں نے (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈالدیا پھر اسی

فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا

طرح سامری نے بھی ڈالدیا پھر سامری نے ان لوگوں کیلئے (اسی زیور سے) ایک بچھڑے کی مورت بنائی جس کی آواز بھی بچھڑے

جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵

کی سی تھی اس پر بعض لوگ کہنے لگے یہی تمہارا (بھی) معبود ہے اور موسیٰ کا (بھی) معبود ہے مگر وہ

فَنَسِىَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا

بھول گیا ہے بھلا ان لوگوں کو اتنی بھی نہ سوجھی کہ وہ بچھڑا نہ تو ان لوگوں کو پلٹ کر ان کی بات کا جواب ہی دیتا ہے اور نہ

موسیٰ کا کوہ طور پر جانا

[1] عبداللہ بن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں روایت کی ہے کہ ثابت البنانی نے کہا کہ اھتدیٰ الی ولایۃ اھلبیتہ حضرت رسول کے اہلبیت کی ولایت کی ہدایت پائے دیکھو صواعق محرقہ علمی آیت و فضائل۔

[2] یہ بھی بنی اسرائیل میں تھا اور جس وقت فرعون کے حکم سے لڑکے قتل کئے جاتے تھے یہ بھی پیدا ہوا تھا اس کی ماں نے اسکو فوراً دریائے نیل کے کنارے ایک جزیرے میں ڈال دیا تھا خدا نے حضرت جبرئیل کو اسکی پرورش کا حکم دیا اس وجہ سے وہ حضرت جبرئیل کی ظاہری صورت کو پہچانتا تھا اور چونکہ حضرت موسیٰ سے سن چکا تھا کہ مرکب جبرئیل کے سم کے نیچے کی خاک جس چیز پر ڈالدو بولنے لگتی ہے جس روز حضرت جبرئیل فرعون کو غرق کرنے کو آئے تھے تھوڑی سی خاک اٹھا کر رکھ چھوڑی اور جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو اس نے حضرت ہارون سے کہا ہم لوگوں نے جو زیور قبطیوں سے لیا تھا اس میں سے کچھ باقی ہے اور اس میں تصرف جائز نہیں اور بنی اسرائیل اسکو خرید و فروخت کرتے ہیں آپ حکم دیجئے سب کو جمع کر کے جلا دیں حسب الحکم سب زیور غار میں رکھ کر جلا ڈالے گئے اور سامری فن زرگری میں بہت ماہر تھا ایک قالب بنا کر اس میں گلے ہوئے زیورات ڈالدیئے ایک بچھڑے کی صورت بن گئی اس پر وہ خاک ڈالدی وہ بولنے لگا اس نے لوگوں کو دھوکا دیا اور گوسالہ پرستی شروع کرا دی۔[12]

بنی اسرائیل کو سامری کا گمراہ کرنا

ع ۴ ۱۳ ۱۳

يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ

ان کا ضرر ہی اس کے ہاتھ میں ہے اور نہ نفع ۔ اور ہارون نے ان سے پہلے کہا بھی تھا کہ اے

مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ

میری قوم تمہارا صرف اس کے ذریعہ سے امتحان لیا جا رہا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار

الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ

(بس خدائے) رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو وہ لوگ کہنے لگے کہ جب تک موسےٰ ہمارے

نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

پاس پلٹ کر نہ آئیں ہم برابر اسی کی پرستش پر ڈٹے رہیں گے موسےٰ نے (ہارون کی طرف خطاب کر کے) کہا

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا

اے ہارون جب تم نے ان کو دیکھ لیا تھا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تمہیں میری پیروی کرنے کو کس نے منع کیا تھا

تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ

تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) میری داڑھی نہ پکڑیے

بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ

اور نہ میرے سر کے بال (میں تو اس سے ڈرا کہ (کہیں) آپ (واپس آکر) یہ نہ کہیئے کہ تم نے بنی اسرائیل

بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا

میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا (تب سامری سے) کہنے لگے کہ (اے) سامری تیرا کیا

خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ

حال ہے اس نے (جواب میں) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی (جبرئیل گھوڑے پر سوار

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ

جا رہے تھے) تو میں نے جبرئیل فرشتے (کے گھوڑے) کے نشان قدم کی ایک مٹھی (خاک کی) اٹھالی پھر میں نے (بچھڑے

سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ

کے قالب میں) ڈال دی تو وہ بولنے لگا، اور اس وقت مجھے میرے نفس نے یہی سوجھائی موسےٰ نے کہا چل (دور ہو)

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ

تیرے لیے (اس دنیا کی) زندگی میں تو (یہ سزا ہے) تو کہتا پھرے گا کہ مجھے [1] نہ چھونا (ورنہ بخار چڑھ آئے گا) اور آخرت میں بھی (یقینی)

وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ

تیرے لیے (عذاب کا) وعدہ ہے کہ ہرگز تجھ سے خلاف نہ کیا جائے گا اور تو اپنے معبود کو تو دیکھ جس کی (عبادت) پر تو ڈٹا بیٹھا تھا کہ ہم

[1] کیونکہ اسے حضرت موسےٰ کی بددعا کی وجہ سے لوگوں کے بدن کی گرمی سے بخار چڑھ آتا تھا اور اس وجہ سے وہ خود چھوت بنا ہوا لوگوں سے بھاگا بھاگا اپنی جان بچائے پھرتا تھا اور یہی حال اس کی اولاد کا بھی رہا اور شاید اب تک مصر و شام میں موجود ہے جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے اگرچہ حضرت موسےٰ نے اسے جان ہی سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا مگر خود خدا نے سفارش کی کہ یہ سخی ہے اسے چھوڑ دو ۱۲

لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ

اسے (یقیناً) جلا (کر راکھ کر) ڈالیں گے پھر ہم اسے تتر بتر کرکے دریا میں اڑا دیں گے، تمہارا معبود تو بس وہی

اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

خدا ہے جس کے سوا اور کوئی معبود برحق نہیں کہ اس کا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے (اے رسول

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ

ہم تمہارے سامنے یوں واقعات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے اور ہم ہی نے تمہارے

اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ

پاس اپنی بارگاہ سے قرآن عطا کیا جس نے اس سے منہ پھیرا وہ قیامت کے دن یقیناً (اپنے

یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَ سَآءَ

برے اعمال کا) بوجھ اٹھائے گا اور اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور کیا ہی برا بوجھ ہے

لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ

جو قیامت کے دن یہ لوگ اٹھائیں گے جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اس

نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ

دن گنہگاروں کو (ان کی) آنکھیں نیلی (اندھی) کرکے (اپنے سامنے) جمع کریں گے (اور) آپس میں چپکے

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ

چپکے کہتے ہوں گے کہ (دنیا یا قبر میں) ہم لوگ (بہت سے بہت) دس دن ٹھہرے ہوں گے جو کچھ یہ لوگ (اس دن

اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع

کہیں گے ہم خوب جانتے ہیں کہ جو ان میں سب سے زیادہ ہوشیار ہوگا بول اٹھے گا کہ تم تو بس (بہت سے بہت) ایک

وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾

دن ٹھہرے ہو گے اور (اے رسول) تم سے لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن کیا ہوں گے)

فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّ

تو تم کہہ دو کہ میرا پروردگار بالکل ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیگا اور زمین کو ایک چٹیل میدان کر چھوڑیگا کہ (اے شخص)

لَاۤ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ

تو اس میں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ نیچ اس دن لوگ ایک پکارنے والے (اسرافیل کی آواز) کے پیچھے (اس طرح سیدھے) دوڑ پڑیں گے

وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾

کہ اس میں ذرا بھی کجی نہ ہوگی اور آوازیں اس دن خدا کے سامنے (اس طرح) گھگھیا جائیں گی کہ تو گھن گھناہٹ کے سوا اور کچھ نہ سنے گا

قرآن کی حقیقت

قیامت کا حال

ع ۱۵ ۵ ۱۴

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو خدا نے اجازت دی ہو اور اس
وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا (١٠٩) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
کا بولنا پسند کرے جو کچھ ان لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب
خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (١١٠) وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ
کچھ) وہ جانتا ہے اور یہ لوگ اپنے علم سے اس پر حاوی نہیں ہو سکتے اور (قیامت میں) ساری خدائی
لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا (١١١) وَمَنْ
کے منہ زندہ پائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ (اپنے سر پر) اٹھا لیا وہ یقیناً ناکام رہا
يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا
اور جس نے اچھے اچھے کام کئے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کو نہ کسی کی بے انصافی کا ڈر ہے اور نہ کسی
وَّلَا هَضْمًا (١١٢) وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ
نقصان کا۔ ہم نے اس کو اسی طرح عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا۔ اور اس
صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ
میں عذاب کے طرح طرح کے وعدے بیان کئے تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنیں، یا ان کے
يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا (١١٣) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا
مزاج میں عبرت پیدا کر دے۔ پس (دو جہان کا) سچا بادشاہ خدا برتر و اعلیٰ ہے اور (اے رسول)
تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ
قرآن (کے پڑھنے) میں اس سے پہلے کہ تم پر اس کی وحی پوری کر دی جائے[1] جلدی نہ کرو اور دعا کرو
وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (١١٤) وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ
کہ اے میرے پالنے والے میرے علم کو اور زیادہ فرما۔ اور ہم نے آدم سے پہلے ہی عہد لے لیا تھا کہ اس
مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا (١١٥) وَاِذْ قُلْنَا
درخت کے پاس نہ جانا، تو آدم نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے ان میں ثبات و استقلال نہ پایا اور جب ہم نے
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى (١١٦)
فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا تو
فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا
ہم نے (آدم سے) کہا اے آدم یہ یقیناً تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے تو کہیں تم دونوں

وحی میں جلدی نہ کرو

[1] جب حضرت رسولؐ پر وحی نازل ہوئی تو اس خیال سے کہ شاید وحی کا کوئی لفظ دھیان سے جاتا رہے بعض الفاظ کو جبرئیل کے ساتھ دوہرانے لگتے اور اس وجہ سے جبرئیل کو ادائے وحی میں اشتباہ ہوتا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی سے ربط دے کر حضرت آدم کا قصہ شروع کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان فطرتاً جلد باز اور غیر مستقل ہے اور اسی کو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے خلق الانسان عجولاً پ ١٠٠

ع ١١
٦
١٥

حضرت آدمؑ کا قصہ

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝۱۱۷ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ
کو بہشت سے نکلوا نہ چھوڑے تو تم دنیا کی مصیبت میں پھنس جاؤ کچھ شک نہیں کہ بہشت میں تمہیں آرام
فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝۱۱۸ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا
ہے کہ نہ تو تم یہاں بھوکے رہو گے اور نہ ننگے اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ کھاؤ گے
تَضْحٰى ۝۱۱۹ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ
تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا کہ آدم بھلا میں تمہیں
اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝۱۲۰ فَاَكَلَا
ہمیشگی (کی زندگی) کا درخت اور (وہ) سلطنت جو کبھی زائل نہ ہو بتا دوں چنانچہ دونوں میاں
مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
بیوی نے اسی میں سے کچھ کھایا تو ان کا آگا پیچھا ان پر ظاہر ہو گیا اور دونوں بہشت کے (درخت) کے پتے اپنے
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝۱۲۱ ثُمَّ
اپنے آگے پیچھے پر چپکانے لگے اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے
اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝۱۲۲ قَالَ اهْبِطَا
اس کے بعد ان کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کیا پھر ان کی توبہ قبول کی اور ان کی ہدایت کی فرمایا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے
مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
اتر جاؤ تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے
مِّنِّيْ هُدًى ۙ۵ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا
تو تم اس کی پیروی کرنا کیونکہ جو شخص میری ہدایت پر چلے گا نہ تو وہ گمراہ ہو گا اور نہ مصیبت میں
يَشْقٰى ۝۱۲۳ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً
پھنسے گا اور جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اس کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا بنا کے اٹھائیں گے
ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝۱۲۴ قَالَ رَبِّ
وہ کہے گا الٰہی میں تو دنیا میں آنکھ والا تھا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا خدا فرمائے گا ایسا ہی
لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝۱۲۵ قَالَ
ہونا چاہیے (کہ) ہماری آیتیں بھی تو تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا بیٹھا اور اسی طرح آج تو
كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ
بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جس نے (حد سے) تجاوز کیا اور اپنے پروردگار

لہ چنانچہ جب بہشت سے علیحدہ ہوئے اور زمین پر آئے تو جبرئیل ایک سرخ رنگ کا بیل لے کر آئے اور آپ کو زراعت کرنا بتایا گیا جب زمین جوتتے تھے۔ اور پسینہ سر سے ٹپکتا تھا تو فرماتے تھے۔ آہ یہ وہ رنج و مصیبت ہے جس کو خدا نے پہلے ہی فرمایا تھا۔۱۲
ٹہ اس کی پوری تفصیل سورۂ بقر پارۂ اول میں گزر چکی ہے۔

سہ یعنی خدا سے منہ پھیر کر وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا

تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ
کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اس کو ایسا ہی بدلہ دیں گے اور آخرت کا
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ
عذاب تو یقینی بہت سخت اور بہت دیرپا ہے تو کیا ان (اہل مکہ) کو اس (خدا) نے
يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ
یہ نہیں بتایا تھا کہ ہم نے ان کے پہلے کتنے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چلتے
فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع
پھرتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ
ہیں اور (اے رسول) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک وعدہ اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہ
اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ؕ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ
ہوتا تو (ان کی حرکتوں سے) فوراً عذاب کا آنا لازمی بات تھی (اے رسول) جو کچھ یہ کفار بکا کرتے ہیں تم اس پر صبر کرو
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ
اور آفتاب[1] نکلنے کے قبل اور اس کے غروب ہونے کے قبل اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کیا کرو،
وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ
اور کچھ رات کے وقتوں میں اور دن کے کناروں میں تسبیح کرو تاکہ تم نہال
تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا
ہو جاؤ اور (اے رسول) ہم نے جو ان میں سے کچھ لوگوں کو دنیا کی (اس ذرا سی) زندگی کی رونق سے نہال
بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ
کر دیا ہے ہم ان کو اس میں آزمائیں تم اپنی نظریں ادھر نہ بڑھاؤ اور (اس سے) تمہارے پروردگار
فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ
کی روزی (ثواب) کہیں بہتر اور زیادہ پائیدار ہے، اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور
بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ
تم خود بھی اس کے پابند رہو ہم تم سے روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تو خود تم کو روزی دیتے ہیں اور
نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا
پرہیزگاری ہی کا تو انجام بخیر ہے اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی معجزہ ہمارے

ع ۳/۸ ۱۶

[1] ایک مرتبہ آپ کے یہاں مہمان آیا گھر میں کچھ موجود نہ تھا ایک یہودی کے یہاں سے رجب کے وعدہ پر کچھ آٹا قرض مانگا اس نے کہا جب تک کوئی چیز گرو نہ ہو نہ دوں گا آپ کو کمال صدمہ ہوا اسی پر آپ کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ آخر آپ نے اپنی زرہ گرو کی۔

[2] ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن نجار نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول آٹھ مہینہ تک حضرت علی کے دروازے پر نماز صبح کے وقت آکر فرماتے تھے الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ خدا تم پر رحم فرمائے نماز کیواسطے آمادہ ہو جاؤ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور جو حق پاک و پاکیزہ رکھنے کا ہے اسی طرح پاک و پاکیزہ رکھے۔

نماز پنجگانہ کی تصریح

اہل بیت کو نماز کا حکم

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ
مرضی کے موافق کیوں نہیں لاتا تو کیا یہ پیشین گوئیاں (اگلی کتابوں (توریت انجیل) میں (انکی) گواہ ہیں (وہ بھی) انکے

الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ
پاس نہیں پہنچیں اور اگر ہم انکو اس رسول سے پہلے عذاب سے ہلاک کر ڈالتے تو ضرور کہتے

لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ
کہ اے ہمارے پالنے والے تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم اپنے

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ
ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کی پیروی کرتے (اے رسول) تم کہدو کہ ہر شخص

مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ
اپنے انجام کار کا منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو پھر تو تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ سیدھی راہ والے

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع
کون ہیں (اور کجی پر کون ہیں) ہدایت یافتہ کون ہیں (اور گمراہ کون ہیں)

(٢١) سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ (٧٣)

اٰیاتہا ١١٢ ۔ رکوعاتہا ٧

سورہ انبیا[1] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ
لوگوں کے پاس ان کا حساب کا وقت آپہنچا اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿١﴾ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ
منہ موڑے ہی جاتے ہیں جب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس کوئی نیا حکم آتا ہے

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٢﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ
تو اسے بس صرف کان لگا کر سن لیتے ہیں اور پھر اس کا ہنسی کھیل اڑاتے ہیں ان کے دل (آخرت کے خیال سے) بالکل بےخبر

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ
ہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے کانا پھوسی کیا کرتے ہیں کہ یہ شخص (محمد کچھ بھی نہیں) بس تمہارا ہی سا

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ
آدمی ہے، تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو میں پھنستے ہو تو اس پر [2] رسول نے کہا

ع ٨ / ٧ / ١٧

الجزء السابع عشر

[1] اس سورہ میں امور ذیل مذکور ہیں کفار کی حالت اور ان کا جواب، قرآن کی حقیقت اگلوں کا تذکرہ فرشتوں کی مدح، توحید کا ثبوت خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز پانی سے زندہ ہے آدمی جلد باز ہے قیامت میں ہر شخص کے اعمال تولے جائینگے، توریت کی مدح حضرت ابراہیم کا قصہ اور مناظرہ حضرت لوط و نوح کا ذکر حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ اور حضرت یونس کا قصہ اور فضیلت حضرت ذکریا و یحیٰی اور مریم کا تذکرہ، قیامت کا ذکر دوزخیوں اور بہشتیوں کی حالت وغیرہ وغیرہ ١٢

[2] اس سے صاف واضح ہے کہ قرآن قدیم نہیں ہے بلکہ حادث ہے ١٢

تُبْصِرُوْنَ ﴿٣﴾ قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ
کہ میرا پروردگار جتنی باتیں آسمان و زمین میں ہوتی ہیں خوب جانتا ہے (پھر کیا کانا پھوسی
وَ الْاَرْضِ ؗ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٤﴾ بَلْ قَالُوْۤا
کرتے ہو) اور وہ تو بڑا سننے والا واقف کار ہے (اس پر بھی ان لوگوں نے اکتفا) کی
اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ
بلکہ کہنے لگے (یہ قرآن تو خوابہائے پریشان کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے خود اپنے جی سے جھوٹ گڑھ لیا بلکہ یہ
فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾ مَاۤ اٰمَنَتْ
شخص شاعر ہے) اور اگر حقیقتاً رسول ہے) تو جس طرح اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے اسی طرح یہ بھی کوئی معجزہ (جیسا ہم کہیں) ہمارے
قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾
پاس بھلا لائے تو سہی ان سے پہلے تو ہم نے جن بستیوں کو تباہ کر ڈالا (معجزہ دیکھ کر بھی تو) ایمان نہ لائے تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے
وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ
اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا کہ ان کے پاس وحی بھیجا کرتے تھے
فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧﴾ وَ
تو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے ہو تو عالموں لہ سے پوچھ دیکھو ، اور ہم
مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا
نے ان (پیغمبروں) کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا میں)
كَانُوْا خٰلِدِیْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَیْنٰهُمْ
ہمیشہ رہنے سہنے والے تھے ، پھر ہم نے انہیں (اپنے عذاب کا) وعدہ سچا کر دکھایا اور جب عذاب آپہنچا
وَ مَنْ نَّشَآءُ وَ اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِیْنَ ﴿٩﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ
تو ہم نے ان پیغمبروں کو اور جس جس کو چاہا چھٹکارا دیا اور حد سے نکل جانیوالوں کو ہلاک کر ڈالا ، ہم نے تو تم لوگوں کے
اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَ
پاس وہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جس میں تمہارا (بھی) ذکر (خیر) ہے تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ، اور ہم
كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْیَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا
نے کتنی بستیوں کو جن کے رہنے والے سرکش تھے برباد کر دیا ، اور ان کے بعد
بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا
دوسرے لوگوں کو پیدا کیا ، تو جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ

ع ١٠ ١

لہ علمائے اہل سنت اس میں مختلف ہیں کہ اہل ذکر سے کون لوگ مراد ہیں بعض اہل کتاب کے علما ، بعض قرآن کو بعض ہر زمانے کے علماء کو ، لیکن ان میں سے کوئی بھی خدا لگتی بات نہیں کیوں کہ اگر اہل کتاب کے علما مقصود ہوں تو ان سے ہدایت کیا ہوگی وہ تو اپنی طرف کھینچیں گے اور قرآن و علما بھی مراد نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ اگر ہدایت میں یہی کافی ہوتے ، تو اتنا اختلاف کیوں ہوتا تو اس سے حضرات ائمہ کا مقصود ہونا منحصر ہوا اور یہی بعض احادیث کا مضمون ہے چنانچہ جناب امیر فرماتے ہیں کہ ہم اہل ذکر ہیں واللہ اعلم ١٢

هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْٓا اِلٰى
پائی تو ایکا ایکی بھاگنے لگے ۔ (ہم نے کہا) بھاگو نہیں اور انہیں بستیوں اور گھروں میں لوٹ
مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ﴿١٣﴾
جاؤ جن میں تم چین کرتے تھے تاکہ تم سے کچھ پوچھ گچھ کی جائے وہ لوگ کہنے لگے
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ
ہائے ہماری شامت بے شک ہم سرکش تو ضرور تھے، غرض وہ تو برابر یہی پڑے پکارا
دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾
کئے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بجھا کے ٹھنڈا کر کے ڈھیر کر دیا
وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا
اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے بے کار لغو نہیں پیدا
لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
کیا ۔ اگر ہم کوئی کھیل بنانا چاہتے تو بے شک ہم اسے اپنی تجویز سے بنا لیتے لہ
مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ
اگر ہم کو کرنا ہوتا (مگر ہمیں شایاں ہی نہ تھا) بلکہ ہم تو حق کو ناحق (کے سر)
بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ
پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے پھر وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے
وَ لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِى
اور تم پر افسوس ہے کہ ایسی ایسی ناحق باتیں بنایا کرتے ہو حالانکہ جو لوگ (فرشتے)
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
آسمان اور زمین میں ہیں (سب) اسی کے بندے ہیں، اور جو (فرشتے) اس سرکار میں ہیں نہ تو
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ
وہ اس کی عبادت کی سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں ۔ رات اور دن اس کی تسبیح کیا کرتے
وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ
ہیں (اور کبھی کاہلی نہیں کرتے ۔ ان لوگوں نے جو معبود زمین میں بنا رکھے
الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا
ہیں کیا وہی (لوگوں کو) زندہ کریں گے اگر ٢ بفرض محال زمین اور آسمان میں خدا کے سوا چند

لہ مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ہر ذرہ میں سینکڑوں ہزاروں مصلحتیں ہیں، ہر چیز کے لئے سبب کا ہونا، ہر اچھے برے کا نتیجہ لازمی ہونا، ہر کام کا حکمت و تدبیر سے ہونا وغیرہ ہرگز کھیل سے نہیں ہو سکتا، اگر کھیل سے ہوتا تو اس کی وضع اور طرح کی ہوتی ١٢

٢ یہ توحید کی نہایت مضبوط دلیل ہے جسے دلیل تمانع کہتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو خدا ہوتے تو اگر ان میں ایک کسی کام کو چاہتا تو دوسرا اسے روک سکتا یا نہیں، اگر روک سکتا ہے تو پہلا کمزور و عاجز اور اگر نہیں روک سکتا ہے تو دوسرا کمزور و عاجز پھر ان میں سے کوئی خدا بننے کے قابل نہیں رہا ۔ وھو المطلوب ١٢

فرشتوں کی طرح

لغو

اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
معبود ہوتے تو دونوں کب کے برباد ہو گئے ہوتے تو جو باتیں یہ لوگ اپنے جی سے اس کے بارے میں بنایا کرتے خدا جو عرش کا مالک
يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہے ان تمام عیبوں سے پاک (پاکیزہ) ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی (ہاں) اور لوگوں سے باز پرس
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ
ہو گی کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر کچھ اور معبود بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ بھلا اپنی دلیل تو پیش کرو
هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
جو میرے (زمانہ میں) ساتھ ہیں ان کی کتاب (قرآن) اور جو لوگ مجھ سے پہلے تھے ان کی کتابیں (توریت وغیرہ) یہ موجود
لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا
ہیں (ان میں خدا کا شریک بتاؤ) بلکہ ان میں سے اکثر تو حق (بات) کو جانتے ہی نہیں تو جب حق کا ذکر آتا ہے یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور اے
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ
رسول ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اسکے پاس ہم یہی وحی بھیجتے رہے کہ بس ہمارے سوا کوئی معبود
اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ
قابل پرستش نہیں تو میری ہی عبادت کیا کرو اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ خدا نے (فرشتوں کو) اپنی اولاد (بیٹیاں) بنا رکھا
وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ
ہے (حالانکہ) وہ اس سے پاک (پاکیزہ) ہے بلکہ (وہ فرشتے) خدا کے معزز بندے ہیں، یہ لوگ اس کے سامنے بڑھ کر
بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
بول نہیں سکتے اور یہ لوگ اسی کے حکم پر چلتے ہیں، جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو
اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ
کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ (خدا) جانتا ہے اور یہ لوگ اس شخص کے سوا جس سے خدا
ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ مَنْ
راضی ہو کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے اور یہ لوگ خود اس کے خوف سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے
يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ
جو کوئی یہ کہدے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں تو وہ (مردود بارگاہ ہوا) ہم اس کو جہنم کی
جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ اَوَ لَمْ يَرَ
سزا دیں گے، اور سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں جو لوگ کافر ہو بیٹھے کیا ان

[1] اگرچہ یہ بات بھی ہے کہ اس کا کوئی حاکم یا مدمقابل نہیں کہ اس سے کچھ پوچھے مگر نیچ یہ ہے کہ اس کی کوئی بات حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتی کوئی پوچھے تو کیا!!

وقف غفران

ع ۲ ۱۹ ۲

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا
لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بستہ (بند) تھے
رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ
تو ہم نے دونوں کو ؎۱ شگافتہ کیا (کھول دیا) اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا
حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ
کیا تو کیا اس پر بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم ہی نے زمین پر بھاری بوجھل پہاڑ
اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ
بنائے تاکہ زمین ان لوگوں کو لے کر کسی طرف جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اس میں لمبے چوڑے رستے
يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ
بنائے تاکہ یہ لوگ اپنے اپنے منزل مقصود کو جا پہنچیں اور ہم ہی نے آسمان کو چھت بنایا جو ہر طرح محفوظ ہے۔
وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَهُوَ الَّذِيْ
اور یہ لوگ اس کی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں۔ اور وہی وہ (قادر مطلق) ہے جس
خَلَقَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
نے رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا کہ سب کے سب
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
ایک (ایک) آسمان میں ؎۲ تیر کر چکر لگا رہے ہیں اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی کسی فرد بشر کو
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴
سدا کی زندگی نہیں دی تو کیا اگر تم مر جاؤ گے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیا ہی کریں گے
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ
ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم تمہیں مصیبت و راحت میں امتحان کی
الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَ اِذَا رَاٰكَ
غرض سے آزماتے ہیں اور آخرکار ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے اور (اے رسول) جب تمہیں کفار
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا
دیکھتے ہیں تو بس تم سے مسخراپن کرتے ہیں کہ کیا یہی حضرت ہیں جو تمہارے
الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ
معبودوں کو (بری طرح) یاد کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ خود خدا کی یاد سے انکار رکھتے ہیں

؎۱ ایک حدیث میں ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے کہ ان کو جدا جدا کر دیا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں بستہ تھے یعنی آسمان برستا نہیں تھا اور زمین اگاتی نہ تھی تو ہم نے ان کو شگافتہ کر دیا اور اسی وجہ سے میں نے اور مترجمین سے الگ ترجمہ کیا ہے ۱۲-

؎۲ کل فی فلک کو اگر الٹ کر پڑھو تب بھی یہی پڑھا جائے گا اس میں ایک لطیف اشارہ اس بات کا ہے کہ ہر آسمان اپنے اوپر ایک جگہ رہ کر گردش کرتا ہے اور یہی قدیم فلاسفہ کا قول ہے واللہ اعلم ۱۲

كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ

(تو ان کی بیوقوفی پر ہنسنا چاہیئے) آدمی تو بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے، میں عنقریب ہی تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں

اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

دکھاؤں گا تو تم مجھ سے جلدی کی (دھوم) نہ مچاؤ اور لطف تو یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو یہ قیامت کا

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ

وعدہ کب (پورا) ہوگا۔ اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے کاش اس وقت

كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ

کی حالت سے آگاہ ہوتے (کہ جہنم کی آگ میں کھڑے ہونگے) اور نہ اپنے چہروں پر سے آگ کو ہٹا سکیں گے

لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ

اور نہ اپنی پیٹھ سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی (قیامت کچھ جتا کر تو آنے سے رہی)

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا

بلکہ وہ تو اچانک ان پر آپڑے گی اور انہیں ہکا بکا کردے گی پھر اس وقت اس میں نہ اس کے ہٹانے کی مجال ہوگی

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائیگی اور (اے رسول کچھ تم ہی نہیں) تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ تو مسخرا پن کیا جا چکا

قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

ہے تو ان پیغمبروں سے مسخرا پن کرنیوالوں کو اس سخت عذاب نے آ گھیر لیا جس کی وہ ہنسی

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ

اڑایا کرتے تھے۔ (اے رسول) تم ان سے پوچھو تو کہ خدا کے عذاب سے بچانے میں رات کو

النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

یا دن کو تمہارا کون پہرہ دے سکتا ہے (اس پر ڈرنا تو درکنار) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کی یاد سے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ

منہ پھیرتے ہیں۔ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ اور پروردگار ہیں کہ جو ان کو (ہمارے عذاب) سے بچا سکتے ہیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا

(کیا بچائیں گے) یہ لوگ خود اپنی آپ تو مدد کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہمارے عذاب سے انہیں پناہ

يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

دی جائے گی۔ بلکہ ہم ہی نے ان کو اور ان کے بزرگوں کو آرام و چین دی یہاں تک

آدمی جلد باز پیدا ہوا ہے

قیامت اچانک آجائے گی

ع ۳ — ۱۲ — ۳

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ

کہ ان کی عمریں بڑھ گئیں تو پھر کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم روئے زمین کے چاروں طرف

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۗ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ

سے قبضہ کرتے اور اس کو فتح کرتے چلے آتے ہیں تو کیا اب بھی، یہی لوگ (کفار مکہ) غالب اور رہیں گے اے

اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ

رسول (تم کہدو کہ میں تو بس تم لوگوں کو وحی کے مطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں (مگر تم لوگ گویا بہرے ہو) اور بہروں کو

اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

جب ڈرایا جاتا ہے تو وہ لوگ پکارنے ہی کو نہیں سنتے (ڈرینگے کیا خاک) اور اے رسول اگر کہیں ان کو تمہارے پروردگار کی عذاب

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

کی ذراسی ہوا بھی لگ گئی تو بے ساختہ بول اٹھے ہائے افسوس واقعی ہم ہی ظالم تھے اور

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا

قیامت کے دن تو ہم (بندوں کے برے بھلے اعمال تولنے کیلئے) انصاف کی ترازویں کھڑی کردیں گے تو پھر کسی

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۗ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ

شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانہ برابر بھی کسی کا (عمل) ہوگا تو ہم اسے

خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ

لا حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کے واسطے بہت کافی ہیں اور ہم ہی نے یقیناً

اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ

موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل کی) جدا کرنے والی کتاب (توریت) اور پرہیزگاروں کے لئے از سر

ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

تا پا نور اور نصیحت عطا کی جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے ہیں [3]

وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ

اور یہ لوگ روز قیامت سے بھی ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت تذکرہ ہے

مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۗ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ

جس کو ہم نے اتارا ہے تو کیا تم لوگ اس کو نہیں مانتے اور اس میں بھی شک نہیں

اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان کی حالت سے خوب واقف تھے

[1] یعنی جس طرح بہرا کسی کی آواز نہیں سنتا اسی طرح یہ کفار دل کے بہرے ہیں کہ ان کو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے مگر نہیں ڈرتے ۱۲

[2] یہ میں بیان کرچکا ہوں کہ ترازو سے مراد علم خدا، اور اعمال کی سنگینی و سبکی سے کمی اور زیادتی مراد ہے جیسا کہ حدیث جناب امیر سے ظاہر ہوتا ہے ۱۲

[3] حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ جو شخص توحید بہشت دوزخ قیامت حساب میزان کا اعتقاد رکھے وہ خدا سے ڈرنیوالا ہے ۱۲

حضرت موسیٰ و ہارون کی مدح

الربع

ع ۴ ۹ ۴

حضرت ابراہیم کا قصہ

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي
تب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں[ل] جن کی تم لوگ مجاوری کرتے
أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا
ہو آخر کیا (بلا) ہیں وہ لوگ بولے (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو ان ہی کی پرستش کرتے
عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ
دیکھا ہے (ابراہیم نے) کہا یقیناً تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ
گمراہی میں پڑے ہوئے تھے (وہ لوگ) کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لیکر آئے ہو یا تم بھی
مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ
یوں ہی (دل لگی کرتے ہو ابراہیم نے) کہا (مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمہارے معبود نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمان
وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم
و زمین کا مالک ہے جس نے انکو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمہارے سامنے گواہ ہوں ،
مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم
اور (اپنے جی میں کہا) خدا کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے
بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا
بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو توڑ کر (چکنا چور کر ڈالا
إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا
مگر ان کے بڑے بت کو (اس لئے رہنے دیا) تاکہ یہ لوگ عید سے پلٹ کر اس کی طرف رجوع کریں (جب کفار کو
مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾
معلوم ہوا) تو کہنے لگے جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے اس نے یقینی بڑا ظلم کیا۔
قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾
(بعض لوگ) کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان کو جس کو لوگ ابراھیم کہتے ہیں ان بتوں کا (بری طرح) ذکر
قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
کرتے سنا تھا لوگوں نے کہا تو اچھا اس کو سب لوگوں کے سامنے (گرفتار کرکے) لے آؤ تاکہ وہ (جو کچھ کہے) لوگ
يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا
اس کے گواہ رہیں (غرض ابراہیم آئے) اور لوگوں نے ان سے پوچھا کیوں ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ

ل یہ ایک حدیث میں ہے کہ یہی فقرہ ما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون ایک مرتبہ حضرت رسول نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف خطاب کرکے فرمایا تھا ۱۲

يَاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا
یہ حرکت کی ہے ابراہیمؑ نے کہا بلکہ یہ حرکت ان بتوں (خداؤں) کے بڑے (خدا) نے کی ہے
فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى
تو اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ دیکھو اس پر ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا تو
اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ
(ایک دوسرے سے) کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود برسر ناحق ہو پھر ان لوگوں کے
نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ
سر (اسی گمراہی میں) جھکا دیئے گئے (اور تو کچھ بن نہ پڑا مگر یہ بولے کہ) تم کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ بت بول
يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا
نہیں کرتے (پھر ان سے کیا پوچھیں) ابراہیم نے کہا تو کیا تم لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو
لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا
نہ تمہیں کچھ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں اور نہ تمہارا کچھ نقصان ہی کر سکتے ہیں. تف ہے تم پر اور اس چیز پر جسے تم
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا
خدا کے سوا پوجتے ہو تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (آخر) وہ لوگ (باہم) کہنے لگے کہ اگر
حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾
تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو (غرض ان لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَ
تو ہم نے فرمایا اے آگ تو ابراہیم پر بالکل ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہو جا (کہ ان کو کوئی تکلیف نہ
اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ
پہنچے) اور ان لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ چالبازی کرنی چاہی تھی تو ہم نے ان سب کو ناکام کر دیا اور ہم ہی نے
وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾
ابراہیم اور لوط کو سرکشوں سے (صحیح و سالم نکال کر اس سرزمین (شام بیت المقدس) میں جا پہنچایا جس میں ہم نے سارے
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا
جہان کیلئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی اور ہم نے ابراہیم کو انعام میں اسحٰق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا عنایت فرمایا ہم نے
جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ
سب کو نیک بخت بنایا. اور ان سب کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ان کی ہدایت کرتے

ؒ اس مقام پر اکثر لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ معاذاللہ حضرت ابراہیم جھوٹ بولے حالانکہ یہ غلطی ہے کلام اللہ کے الفاظ میں غور نہ کرنے اور صحیح ترجمہ نہ دیکھنے کی وجہ سے پڑتے ہیں خیال کرنے کی بات ہے کہ جب حضرت ابراہیم سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے تو آپ نے نہیں نہ فرمایا تھا تاکہ جھوٹ کی نسبت آپ کی طرف کی جائے بلکہ آپ نے اپنے فعل کی نسبت حقیقتاً خدا کی طرف دی تھی کیونکہ فرمایا تھا فعلہ کبیرھم ھذا یہ کام ان خداؤں کے بڑے نے کیا ہے اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں کیونکہ انبیاء کے کام وہ بھی ایسے کام گویا خدا ہی کے ہوتے ہیں اسی وجہ سے خدا نے ہجرت کے واقعہ میں رسول کے خاک پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی غرض حضرت ابراہیم نے اپنے فعل کی نسبت اگر خدا کی طرف دی تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا اگرچہ سننے والوں نے بڑے بت کو سمجھا حالانکہ حضرت ابراہیم کا مقصود یہ ہرگز نہ تھا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ جن لوگوں کی طرف خدا کی نسبت دی جاتی ہے ان میں سب سے بڑے یعنی خدا نے یہ کام کیا ہے کیونکہ ھم کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے ۱۲ واللہ اعلم۔

ؔ سب سے پہلے جس شخص کی زبان سے یہ جملہ نکلا تھا وہ فارس کا رہنے والا تھا جس کا نام ہیون تھا اور اسکے بولنے کے ساتھ ہی زمین میں دھنس گیا تھا غرض حکم نمرود سے ایک ٹیلہ پر جو ۶۰ گز اونچا تھا ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئیں اسکے بعد خوب اس پر تیل چھڑکا گیا اور اس میں آگ لگائی گئی جب آگ کے شعلے بلند ہوئے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے قریب جا سکے حتیٰ کہ اسکے سامنے چڑیاں تک نہ اڑ سکتی تھیں پھر حضرت ابراہیم کو اس میں ڈالنے کے لئے متردد تھے کہ آخر شیطان ایک بڈھے آدمی کی صورت میں آیا اور یہ مشورہ دیا کہ ابراہیم کو ایک بڑی فلاخن (گوپھن یا ڈھلوانس) میں رکھ کر پھینکا جائے چنانچہ یہی کیا گیا کہ جب حضرت اس کے قریب پہنچے تو فرشتوں میں ایک ہل چل مچ گئی اور با جازت خدا بہت سے فرشتے آپکے پاس آپ کی مدد کو آئے مگر آپنے قبول نہ کیا اور خدا ہی سے جو کچھ کہنا تھا کہا آخر یہ حکم محکم آگ کو پہنچا اور فقط ٹھنڈی نہیں ایک باغ بن گئی اور آپ کے گرد پھولوں کے درخت تھے چشمہ جاری تھا جب نمرود نے اپنے محل پر چڑھ کر یہ حال آپ کا دیکھا تو بے ساختہ بول اٹھا کہ اگر کوئی خدا کو پسند کرے تو مثل خدائے ابراہیم کے اس کے بعد بولا اے ابراہیم میں سمجھا کہ تمہارا پروردگار بڑا قادر ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کے نام کی قربانی کروں آپ نے فرمایا جب تک تو اپنے مذہب میں ہے تیری قربانی قبول نہیں غرض اسکے بعد نمرود نے آپ کی ایذا رسانی چھوڑ دی اس وقت آپ کی عمر سولہ برس کی تھی ۱۲

بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ

تھے اور ہم نے ان کے پاس نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے

الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۚ﴿۷۳﴾

کی وحی بھیجی تھی اور یہ سب کے سب ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے

وَ لُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ

اور لوط کو بھی ہم ہی نے فہم سلیم اور نبوت عطا کی اور ہم ہی نے اس بستی سے

الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ

جہاں کے لوگ بدکاریاں کرتے تھے نجات دی اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بدکار آدمی

سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ۙ﴿۷۴﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ

تھے اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا اس میں شک نہیں کہ

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۠﴿۷۵﴾ وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ

وہ نیکوکار بندوں سے تھے اور (اے رسول لوط سے بھی) پہلے (ہم نے) نوح (کو نبوت پر فائز کیا) جب انہوں نے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

(ہم کو) آواز دی تو ہم نے ان کی (دعا) سن لی پھر ان کو اور ان کے ساتھیوں کو (طوفان کی) بڑی سخت مصیبت

الْعَظِیْمِ ۚ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کے مقابلہ میں ان کی مدد کی -

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۷۷﴾

بے شک یہ لوگ (بھی) بہت برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبا مارا اور (اے رسول ان کو

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ

داؤد اور سلیمان کا (واقعہ یاد دلاؤ) جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے میں جس میں رات کے وقت کچھ

فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ۙ﴿۷۸﴾

لوگوں کی بکریاں (گھس کر) چر گئی تھیں فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم ان لوگوں کے قصہ کو دیکھ رہے تھے (کہ باہم اختلاف ہوا)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؗ وَّ

تو ہم نے سلیمان کو اس کا صحیح [1] فیصلہ سمجھا دیا (اور یوں تو) سب کو ہم ہی نے فہم سلیم اور علم عطا کیا

سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا

اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤد کا تابع بنا دیا تھا کہ ان کے ساتھ (خدا کی) تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا)

[1] قصہ یہ تھا کہ یوحنا جب رات کو سو رہا تھا اس کی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روندا کچھ کھایا صبح کو ایلیا نے حضرت داؤد کی عدالت میں نالش کر دی یوحنا طلب ہوا اور اس نے اپنی نیند کا عذر کیا آپ نے جو ایلیا کے کھیت کے نقصان کا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کی قیمت کے برابر تھا آخر آپ نے فیصلہ کر دیا کہ یوحنا اپنی بکریاں ایلیا کو دیدے جب یہ دونوں باہر نکلے تو حضرت سلیمان سے ملاقات ہوئی آپ دونوں کو ساتھ لے حضرت داؤد کے پاس پہنچے اور عرض کی اگر فیصلہ دوسرا ہوتا تو اچھا تھا پوچھا تو بولے جب تک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اسکی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں اور ایلیا اسکے دودھ اور اون وغیرہ سے نفع اٹھاتے اس کے بعد جب اس کا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں واپس کر دے یہ فیصلہ حضرت داؤد کو بھی پسند آیا اور اپنا حکم کاٹ کر یہی حکم دیا - اس سے نصیحت مقصود تھی جو کہا کرتے تھے ہم اپنے بزرگوں کے طریقے پر ہیں کیونکہ اگر بڑا غلطی کرے تو چھوٹے کو اسکی تقلید کرنی چاہیے اور اگر چھوٹا ٹھیک کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑنا نہیں چاہیے ۱۲

ع ۵ ۲۵ ۵

فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
تھا اور ہم ہی (یہ عجائب) کیا کرتے تھے اور ہم ہی نے تم کو تمہاری جنگی پوشش (زرہ) کا بنانا سکھا دیا
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ
تاکہ تمہیں (ایک دوسرے کے) وار سے بچائے تو کیا تم (اب بھی) اس کے شکر گزار ہو گے اور ہم ہی نے بڑے
الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ
زوروں کی ہوا کو سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا کہ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس) کی طرف چلا کرتی تھی
بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ
جس میں ہم نے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف تھے (اور) ہیں اور جنات میں سے
الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
جو لوگ (سمندر میں) غوطہ لگا کر (جواہرات نکال) نے والے تھے اور اس کے علاوہ اور اور کام بھی کرتے تھے (سلیمانؑ
دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاَيُّوْبَ
کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی ان کے نگہبان تھے (کہ بھاگ نہ جائیں) اور (دیکھ رسول) ایوبؑ (کا قصہ
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (خداوندا) ہماری تو میرے (پیچھے) لگ گئی ہے اور تو تو
الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ
سب رحم کرنے والوں سے (کہیں) بڑھ کے ہے (مجھ پر ترس کھا) تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم نے ان کا جو کچھ دکھ درد
ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
تھا دفع کر دیا اور ہم نے ان کے لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی محض اپنی خاص مہربانی سے
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ
اور عبادت کرنے والوں کی عبرت کے واسطے عطا کئے اور (اے رسول) اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل
وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ
(کے واقعات یاد کرو) کہ یہ سب صابر بندے تھے اور ہم نے ان سب کو اپنی (خاص) رحمت میں داخل
فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ
کر لیا بے شک یہ لوگ نیک بندے تھے اور ذوالنون (یونس کو یاد کرو) جب کہ
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى
غصہ میں آکر چلے اور یہ خیال کیا کہ ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے تو ہم نے انہیں مچھلی کے

ا؎ حضرت سلیمانؑ نے جیسی سلطنت نہ دنیا میں کسی نے کی ہے نہ کرے گا۔ آپ نے سات سو برس اور چھ مہینے سلطنت کی اور آدمی جنات چوپائے پرند درخت ہوا غرض ہر چیز پر آپ کی حکومت تھی آپ نے کڑیوں پر شیشہ کے ایک ہزار عالی شان محل بنوائے تھے آپ کا لشکر سو کوس طول اور سو کوس عرض میں پھیل جاتا تھا آپ نے ایک تخت بنوایا تھا جو بہت لمبا اور بڑا تھا اس کے بیچ میں آپ کا منبر ہوتا تھا اور اس کے گرد چھ کرسیاں سونے اور چاندی کی بچھائی جاتیں ان پر آپ کے مخصوصین بیٹھتے ان کے پیچھے اور لوگ کھڑے ہوتے اور ان کے پیچھے جن ہوتے اور ان سب پر پرندے صف باندھ کر اپنے پروں کا سایہ کرتے اور ان سب کو ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجاتی اس پر پہلے کچھ لوگوں کو تعجب ہوتا تھا لیکن اب جب کہ ہوائی جہاز نکل آیا جو بہت سے آدمیوں کو لے کر سینکڑوں کوس جانے کی ہمت رکھتا ہے لوگوں کا تعجب زائل ہوا۔

۲؎ حضرت ایوبؑ ایک نبی تھے اللہ نے دنیا کی ہر طرح کی نعمت عطا کی تھی پانچ سو جوڑے بیل کے بکریاں اونٹ گھوڑے خچر بھی بکثرت تھے چار سو چرواہے غلام اور سائیس وغیرہ تھے ہزاروں بیگھ کاشت اور باغات تھے ان کی اہلیہ حضرت یوسف کی پوتی افرائیم کی بیٹی رحیمہ تھیں ان سے سات بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں ایک عرصہ تک اسی آرام و عیش میں رہے اس پر بھی ہر وقت عبادت و شکر گزاری میں مشغول رہتے اس کے بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا اور یہ سب چیزیں برباد ہو گئیں اولادیں بھی مر گئیں مگر آپ برابر شکر کرتے رہے پھر خود بیمار ہوئے مگر کوئی ایسا مرض نہ تھا جو خلق کی نفرت کا باعث ہو اس پر بھی آپ شاکر رہے پھر جب امتحان کا زمانہ گزر گیا تو خدا نے سب چیزیں عطا کیں اولاد بھی ہوئی شفا بھی ملی ۱۲

فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ
پیٹ میں پہنچا دیا، تو اندھیرے میں گھبرا کر چلا اٹھا کہ اے پروردگار! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے) پاک
كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ
(و پاکیزہ) ہے بے شک میں قصوروار ہوں، تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں رنج سے
مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ
نجات دی اور ہم تو ایمان داروں کو یوں ہی نجات دیا کرتے ہیں اور زکریا (کو یاد کرو) جب
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ
انہوں نے (مایوسی کی حالت میں) اپنے پروردگار سے دعا کی اے میرے پالنے والے تو مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ اور
الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ
تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے تو ہم نے ان کی دعا سن لی اور انہیں یحییٰ سا بیٹا عطا کیا اور ہم نے
اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي
ان کے لئے ان کی بی بی کو اچھی بنا دیا اس میں شک نہیں کہ سب لوگ نیک کاموں میں جلدی
الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا
کرتے تھے اور ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور ہمارے آگے گڑگڑایا کرتے
خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا
تھے اور (اے رسول) اس بی بی کو یاد کرو جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے ان (کے پیٹ) میں
مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ
اپنی طرف سے روح پھونک دی اور ان کو اور ان کے بیٹے (عیسیٰ) کو سارے جہان کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی
هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾
بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کرو اور
وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنْ
لوگوں نے باہم (اختلاف کرکے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (حالانکہ) وہ سب کے سب پھر کر ہمارے پاس آنے والے ہیں
يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ
(اس وقت فیصلہ ہو جائے گا کہ) تو جو شخص اچھے اچھے کام کرے گا اور وہ ایمان دار بھی ہو تو اس کی کوشش اکارت نہیں
لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ
جائے گی اور ہم اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں اور جس بستی کو ہم نے تباہ کر ڈالا ممکن نہیں کہ

حضرت یونس کا قصہ

لہ حضرت یونس کے دریا تک آنے کا قصہ پارہ گیارہ سورہ یونس صفحہ میں مذکور ہو چکا ہے غرض جب آپ کشتی میں سوار ہوئے اور چلی تو تھوڑی دیر میں تلاطم ہوا اور کشتی لگی ڈوبنے ناخدا بولا ہو نہ ہو اس میں کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر جاتا ہوا سوار ہوا ہے اسی وجہ سے کشتی کا یہ حال ہوا حضرت یونس بولے وہ میں ہوں ان لوگوں نے آپ کی حالت دیکھ کر انکار کیا لیکن جب قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا پھر لوگوں نے نہ مانا آخر تین مرتبہ قرعہ ڈالا گیا اور ہر مرتبہ آپ ہی کا نام نکلا آپ وہاں سے اٹھے اور کشتی کے کنارے پہنچ کر دریا میں پھاند پڑے ایک مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی آپ گرے اور اس کے پیٹ میں پہنچے کئی روز اس کے پیٹ میں رہے اس کے بعد زمین پر ڈال دیئے گئے آپ کا لقب اسی وجہ سے ذوالنون (مچھلی والا) مقرر ہوا ١٢

حضرت یحییٰ و زکریا کا ذکر

حضرت عیسیٰ و مریم کا تذکرہ

ع ١٨ ٦ ٦

قیامت کے علامات

اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝٩٥ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ
وہ لوگ قیامت کے دن ہرگز پھر کے (ہمارے پاس) نہ لوٹیں بس اتنا (توقف تو ضرور ہوگا) کہ جب یاجوج ماجوج
وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝٩٦ وَ
(سد سکندری کی قید سے) کھول دیئے جائیں (اور یہ لوگ) زمین کی (ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں) اور
اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
قیامت کا سچا وعدہ نزدیک آجائے پھر تو کافروں کی آنکھیں ایک دم سے پتھرا ہی جائیں (اور کہنے لگیں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
ہائے ہماری شامت کہ ہم تو اس (دن) سے غفلت ہی میں (پڑے) رہے بلکہ (سچ تو یوں
بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٩٧ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
ہے کہ اپنے اوپر) ہم آپ ظالم تھے (اس دن کہا جائیگا کہ اے کفار) تم اور جس چیز کی تم خدا کے سوا پرستش
اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝٩٨ لَوْ كَانَ
کرتے تھے یقیناً جہنم کی ایندھن (جلاوں) ہونگے (اور) تم سب کو اس میں اترنا پڑے گا اگر یہ (سچے) معبود
هٰٓؤُلَاۗءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٩٩
ہوتے تو انہیں دوزخ میں نہ جانا پڑتا اور (اب تو) سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے
لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝١٠٠ اِنَّ
ان لوگوں کی دوزخ میں چیخ چنگھاڑ ہوگی اور یہ لوگ (اپنے شور وغل میں) کسی کی بات بھی نہ سنیں گے (وہاں) البتہ
الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا
جن لوگوں کے واسطے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے وہ لوگ دوزخ سے دور ہی
مُبْعَدُوْنَ ۝١٠١ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ
دور رکھے جائیں گے (یہاں تک) کہ یہ لوگ اس کی بھنک بھی نہ سنیں گے اور یہ لوگ ہمیشہ اپنی
مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝١٠٢ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ
من مانگی مرادوں میں (چین سے) رہیں گے اور ان کو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف بھی
الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ
دہشت میں نہ لائیگا اور فرشتے ان سے (خوشی خوشی) ملاقات کریں گے اور (یہ خوشخبری دیں گے کہ) یہی وہ تمہارا (خوشی
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٣ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ
کا) دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یہ) وہ دن (ہوگا) جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح

ملہ ابن ابی حاتم ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور کہا کہ انا منهم میں ان ہی لوگوں میں ہوں دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ مصر و تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ ۱۲

السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا

خطوں کا طومار لپیٹا جاتا ہے جس طرح ہم نے (مخلوقات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح) دوبارہ (پیدا)

عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ

کر چھوڑیں گے یہ وہ (وعدہ) ہے جس کا کرنا ہم پر (لازم) ہے اور ہم اسے ضرور کر کے رہیں گے اور ہم نے تو نصیحت (توریت) کے بعد یقیناً زبور میں

بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾

لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے[1] وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے اس میں شک

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

نہیں کہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے (احکام خدا کی) تبلیغ ہے اور (اے رسول) ہم نے تو تم کو سارے

اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ

دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں از سرتاپا رحمت بنا کر بھیجا تم کہہ دو کہ میرے پاس تو بس یہی وحی آئی ہے کہ تم لوگوں

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ

کا معبود بس یکتا خدا ہے تو کیا تم (اس کے) فرماں بردار بندے بنتے ہو پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی)

تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ

منہ پھیریں تو تم کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں خبر کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم

اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَــهْرَ مِنَ

سے وعدہ کیا گیا ہے قریب آپہنچا یا (ابھی) دور ہے اس میں شک نہیں کہ وہ اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار

الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ

کر کہی جاتی ہے اور جسے تم لوگ چھپاتے ہو اس سے بھی خوب واقف ہے اور میں[2] یہ بھی نہیں جانتا کہ شاید یہ (تاخیر

فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ

عذاب) تمہارے واسطے امتحان ہو اور ایک معین مدت تک تمہارے لئے چین ہو (آخر) رسول نے دعا کی اے میرے پالنے والے

بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾

تو ٹھیک ٹھیک میرے اور کافروں کے درمیان فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے کہ اسی سے ان باتوں میں مدد مانگی جاتی ہے

(آیاتہا ٧٨) (٢٢) سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (١٠٣) (رکوعاتہا ١٠)

سورہ[3] حج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

[1] یعنی زبور میں یہ خوشخبری مندرج ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار ہیں وہ سمجھیں کہ نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو سلطنت و حکومت عطا کرتا ہے لیکن بظاہر یہ حکم اسی وقت کے واسطے مخصوص تھا ۱۲

[2] ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ جب شب معراج حضرت رسول نے فلاں یعنی اجمعٰ بنو امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا تو آپ کو بہت شاق گزرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[3] اس سورۃ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے قیامت کی سختی شیطان کا دوست گمراہ ہے انسان کی حالت ایک یہودی کی بے وقوفی خدا پر غصہ کرنا حماقت ہے ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا قیامت میں مومن و کافر کا فرق بہشتیوں کا حال حج و قربانی کے احکام خدا کے خاص بندوں کی مدح پہلی بار جہاد کا حکم اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہے جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اس کے کام میں خلل ڈالا مشرکین مکہ کی حالت مہاجرین کی مدح کفار کا اعتراض و جواب بتوں کی ایک مثل کفار نے خدا کی قدر نہ کی آخر زمانہ میں جہاد کا حکم خود خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے وغیرہ ۱۲

ع ١٩ / نصف

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو کیونکہ قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں) ایک
شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ
بڑی (سخت) چیز ہے جس دن تم اسے دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی (ڈر کے مارے) اپنے دودھ
عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ
پیتے (بچہ) کو بھول جائے گی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے اپنے حمل (دہشت سے) گرا دیں گی اور (گھبراہٹ
تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ
میں) لوگ تجھے متوالے معلوم ہوں گے حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں بلکہ خدا کا عذاب بہت سخت
عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
ہے (کہ لوگ بدحواس ہو رہے ہیں) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر جانے خدا کے بارے میں (خواہ
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾
مخواہ) جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جن کی پیشانی کے اوپر
كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ
(خط تقدیر سے) لکھا جا چکا ہے کہ جس نے اس سے دوستی کی تو وہ یقیناً اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا
اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
اور دوزخ کے عذاب تک پہنچا دے گا، لوگو اگر تم کو (مرنے کے بعد) دوبارہ جی اٹھنے میں کسی
رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
طرح کا شک ہے تو اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمہیں (شروع شروع) مٹی سے [1] اس کے بعد
مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ
نطفہ سے اس کے بعد جمے ہوئے خون سے پھر اس لوتھڑے سے جو پورا (سڈول)
مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي
ہو یا ادھورا ہو پیدا کیا تاکہ تم پر (اپنی قدرت) ظاہر کریں (پھر تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے)
الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ
اور ہم عورتوں کے پیٹ میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین تک ٹھہرا رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر
طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى
نکالتے ہیں پھر تمہیں پالتے ہیں تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ جو قبل بڑھاپے کے

جس نے شیطان سے دوستی کی گمراہ ہوا

[1] مٹی سے پیدا کرنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ سب سے پہلے تمہارے ماں باپ آدم و حوا کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کے بعد پھر جب توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو عورت مرد کی منی رحم میں جمع ہوئی، پھر اس سے خون بنا پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنا پھر کسی کو پورا کسی کو ناقص پیٹ سے باہر نکالا۔ یہ باتیں اس واسطے بیان کی ہیں تاکہ انسان کو قیامت اور اپنے دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہو کیونکہ جو شخص مٹی سے پیدا کرنے پر قادر ہے اسے دوبارہ پیدا کرنا کیا دشوار ہے ۱۲

انسان کی حالت

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ
مرجاتے ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ناکارہ زندگی (بڑھاپے) تک پھیر لائے جاتے ہیں تاکہ سمجھنے کے
مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً
بعد سمجھا کے کچھ بھی (خاک) نہ سمجھ سکے اور تو زمین کو مردہ (بے کار افتادہ) دیکھ رہا ہے پھر جب ہم اس
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ
پر پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
تو یہ (قدرت کے تماشے اس لئے دکھاتے ہیں تاکہ تم جانو) کہ بے شک خدا برحق ہے اور (یہ بھی کہ) بیشک
وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ وَّ
وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے اور قیامت یقیناً
اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور بے شک جو لوگ قبروں میں ہیں
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۷ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
ان کو خدا دوبارہ زندہ کرے گا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے بوجھے بے ہدایت
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ
پائے بغیر روشن کتاب کے (جو اسے راہ بتائے) (خدا کی آیتوں سے) منہ موڑے (خواہ مخواہ) خدا کے
مُّنِيْرٍ ۝۸ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
بارے میں لڑنے (مرنے) پر تیار ہیں تاکہ (لوگوں کو) خدا کی راہ سے بہکا دے۔ ایسے (نابکار)
لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن (بھی) ہم اسے جہنم کے عذاب (کا مزا)
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۹ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ
چکھائیں گے اور (اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ) یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں
ع ۱۰ ۸ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۱۰ وَمِنَ النَّاسِ
نے پہلے سے کئے ہیں اور بیشک خدا بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں
مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ
جو ایک کنارے پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت کرتا ہے تو اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے

اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰی

مطمئن ہو گیا اور اگر (نہیں) اس کو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو (فوراً) منہ پھیر کے (کفر کی طرف) پلٹ پڑا

وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

اس نے دنیا اور آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا یہی تو صریحی گھاٹا ہے خدا کو

الْمُبِيْنُ (۱۱) يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ

چھوڑ کر ان چیزوں کو (حاجت کے وقت) بلاتا ہے جو نہ اس کو نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں اور

وَ مَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ (۱۲) ع

نہ کچھ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں یہی تو پلے درجے کی گمراہی ہے اور اس

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ

کو (اپنی حاجت روائی کے لئے) پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہی بیشک

الْمَوْلٰی وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

ایسا مالک بھی برا اور ایسا رفیق بھی برا بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

کام کئے (ان کو) خدا (بہشت کے) ان ہرے بھرے باغات میں لیجا کر داخل کرے گا جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (۱۴)

نیچے نہریں جاری ہوں گی بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جو شخص (غصہ میں)

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ

یہ بدگمانی کرتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں خدا اس کی ہرگز مدد نہ کرے گا تو اسے چاہیئے

الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ

کہ آسمان تک ایک رسی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی ڈال دے) پھر اسے کاٹ دے

فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ (۱۵)

(تاکہ گھٹ کے مر جائے) پھر دیکھے کہ جو چیز اسے غصہ میں لا رہی تھی اسے اس کی تدبیر دور دفع کر دیتی ہے

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

(یا نہیں) اور ہم نے اس (قرآن) کو یوں ہی واضح اور روشن نشانیاں (بنا کر) نازل کیا اور بے شک

مَنْ يُّرِيْدُ (۱۶) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا (مسلمان) اور یہودی

سلہ کیوں کہ موت سر پر کھڑی ہے مرنے کے بعد بتوں کی پوجا کرنے اور خدا کا شریک بنانے کا مزہ چکھے گا اگرچہ زندگی میں تو یہ بت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان ۱۲

سلہ جب بتوں پر یہ اعتراض کیا گیا کہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے تو کفار یہی اعتراض خدا پر کرنے لگے کیوں کہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں ہوا کرتے، اس کا جواب خدا نے یوں دیا کہ بت مجبور ہیں ہم مجبور نہیں ہیں ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں مگر تمہاری مرضی کے پابند نہیں ہیں جس کام میں ہماری مصلحت ہوگی ہوگا ورنہ نہیں اس میں چاہے تم خوش رہو یا غصہ میں مر جاؤ ۱۲

خدا پر غصہ کرنا حماقت ہے

وَ الصّٰبِـِٔيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِيْنَ
اور لا مذہب لوگ اور نصاریٰ اور مجوسی (آتش پرست) اور مشرکین (کفار)
اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
یقیناً خدا ان لوگوں کے درمیان قیامت کے دن (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز کو دیکھ رہا ہے کیا تم نے اس کو بھی نہیں دیکھا
يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ
کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں اور آفتاب اور ماہتاب
الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ
اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے (غرض کل
الدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
مخلوقات) اور آدمیوں میں سے بہت سے لوگ سب[1] اسی کو سجدہ کرتے ہیں اور بہتیرے ایسے بھی ہیں جن پر
الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ
نافرمانی کی وجہ سے (عذاب کا آنا) لازم ہو چکا ہے اور جس کو خدا ذلیل کرے پھر اس کا کوئی عزت دینے والا نہیں کچھ شک
اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ
نہیں کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ دونوں (مومن و کافر) دو فریق ہیں[1] آپس میں اپنے پروردگار
اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ
کے بارے میں لڑتے ہیں غرض جو لوگ کافر ہو بیٹھے ان کے لئے تو آگ کے کپڑے قطع کئے
ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ
گئے ہیں (وہ انہیں پہنائے جائیں گے اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا جس کی
الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ؕ ﴿۲۰﴾
گرمی سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے (آنتیں وغیرہ) اور کھالیں سب گل جائیں گی اور ان
وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
کے (مارنے کے) لئے لوہے کے گرز ہوں گے کہ جب صدمے کے مارے چاہیں گے کہ دوزخ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا
سے نکل بھاگیں تو (گرز مار کے) پھر اسی کے اندر ڈھکیل دیئے جائیں گے اور (ان سے کہا جائے گا کہ)

[1] بخاری نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لئے کھڑا ہوں گا۔ قیس نے کہا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنی حضرت علی، حمزہ اور عبیدہ اور شیبہ، عتبہ اور ولید ۱۲

قیامت میں مومن و کافر کا فرق   جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا   ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے ۔

ع ۲ ۱۲ ۹

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جلانے والے عذاب کے مزے چکھو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام بھی کیے ان کو خدا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
(بہشت کے ایسے ہرے بھرے) باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ
انہیں (وہاں) سونے کے کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان کا
لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ
لباس وہاں ریشمی ہوگا اور (یہ اس وجہ سے کہ دنیا میں) انہیں اچھی بات (کلمۂ توحید)
الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
کی ہدایت کی گئی اور انہیں سزاوار حمد (خدا) کا راستہ دکھایا گیا بے شک جو لوگ کافر
كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
ہو بیٹھے اور خدا کی راہ سے اور مسجد محترم (خانہ کعبہ) سے جسے ہم نے
الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ
سب لوگوں کے لئے (معبد بنایا ہے) (اور) اس میں شہری اور بیرونی سب کا حق برابر ہے (لوگوں کو) روکتے
وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ
ہیں (ان کو) اور جو شخص اس میں شرارت سے گمراہی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزا
عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
چکھادیں گے اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے (ابر کے ذریعہ) ابراہیم کے واسطے خانہ کعبہ
الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ
کی جگہ ظاہر کردی[1] (اور ان سے کہا کہ) میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف اور
لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ
قیام اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا اور لوگوں کو
فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ
حج[2] کی خبر کردو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق جوق) پیادہ اور ہر طرح کی دُبلی (سواریوں) (جو راہ دور
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ
دراز طے کرکے آئی ہوں گی) (چڑھ چڑھ کے) آپہنچیں گے تاکہ اپنے (دنیا و آخرت کے) فائدوں پر

تفسیر و حاشیہ

[1] ایک روایت میں ہے کہ پہلے خانہ کعبہ یاقوت کا تھا جب طوفان نوح آیا تو خدا نے اسے اٹھا لیا۔ اور خالی زمین رہ گئی پھر جب حضرت ابراہیم کو اس کی درستی و تعمیر کا حکم ہوا تو یہ روایتے ہوا نے اور یہ روایتے ابر نے اور یہ روایتے جبرئیلؑ نے خط کھینچ کر وہ جگہ بتادی اور آپ نے ٹھیک اسی جگہ پر خانہ کعبہ کو دوبارہ بنادیا جہاں وہ پہلے تھا۔

[2] حج کی رسم اسلام کے قبل بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں بھی تھیں اسلام نے ان چیزوں سے پاک کرکے اچھا خاصا عبادت کا رنگ پیدا کیا۔ ایام معلومات سے یا تو ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے یا ایام تشریق ۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ اور بعضوں نے دسویں کو بھی شامل کیا ہے ذکر نام خدا سے یا تو لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک مراد ہے یا ذکر خدا جس طرح بھی ہو یا ذبح کے وقت خدا کا نام لینا، یا وہ تکبیریں جو صفحہ ۴۶۴ میں مذکور ہیں۔

ع ۳ ۳ ۱۰

حج وقربانی کے احکام

لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى

فائدے ہوں اور خدا نے جو جانور چارپائے انہیں عطا فرمائے ان پر (ذبح کے وقت) چند معین دنوں

مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا

میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ (قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ اور بھوکے

وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ

محتاج کو بھی کھلاؤ پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی (بدن کی) کثافت

وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) کا طواف کریں یہی (حکم)

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ

ہے اور (اس کے علاوہ) جو شخص خدا کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار

عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى

کے یہاں اس کے حق میں بہتر ہے اور ان جانوروں کے علاوہ جو تم سے بیان کیے جائیں گے کل

عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا

چوپائے تمہارے واسطے حلال کیے گئے تو تم ناپاک بتوں سے بچے رہو اور لغو باتوں [1] گانے

قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ

وغیرہ سے بچے رہو نرے کھرے اللہ کے ہو کر (رہو) اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور جس

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ

شخص نے (کسی کو) خدا کا شریک بنایا تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا پھر اس کو دیا تو درمیان

الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

ہی سے کوئی مردار خوار چڑیا اچک لیگی یا اسے ہوا کے جھونکے نے بہت دور جا پھینکا یہ یاد رکھو

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى

اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں کی تعظیم کی تو کچھ شک نہیں کہ یہ بھی دلوں کی پرہیزگاری

الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

حاصل ہوتی ہے اور ان چارپایوں میں ایک معین مدت تک تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں پھر

ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ

ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) ہے، اور ہم نے تو ہر امت کے واسطے

ع ۴ ۸ ۱۱

[1] اگرچہ اردو محاورات میں زور کے معنے مکاری کے ہیں مگر عربی یعنی جس زبان کا یہ لفظ ہے اس میں اس کے چند معانی ہیں ۔ جھوٹ، شرک، گانا وغیرہ اور اس مقام پر سب ہر ایک معنے مراد لے سکتے ہیں اسی بنا پر میں نے ایسا ترجمہ کیا جو سب کو شامل ہو ۱۲

۱۲ ـــ ۱۲ ـــ ۱۲ ـــ ۱۲

۱۲ ـــ ۱۲

۱۲

جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ

قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے انہیں عطا کئے ہیں ان پر (ذبح کے وقت)

مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ

خدا کا نام لیں غرض تم لوگوں کا معبود وہی یکتا خدا ہے تو اسی کے فرماں بردار بن جاؤ

اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

اور (اے رسول) ہمارے (گڑگڑانے والے بندوں کو بہشت کی خوشخبری دے دو یہ وہ ہیں کہ جب (ان کے

وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ

سامنے) خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑے تو صبر کرتے ہیں اور

وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ

اور قربانی (موٹے گدبدے) اونٹ بھی ہم نے تمہارے واسطے خدا کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے اس میں

فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ

تمہاری بہت سی بھلائیاں ہیں پھر ان کا تانتے کا تانتا باندھ کر (ذبح کر لو) اور اس وقت ان

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

پر خدا کا نام لو پھر جب ان کے دست و بازو دکنکرا (گر پڑیں) تو ان میں سے تم خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ

الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ

فقیروں اور مانگنے والے محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ ہم نے یوں ان جانوروں کو تمہارا تابع کر دیا تاکہ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا

تم شکر گزار بنو خدا تک نہ تو ہرگز ان کے گوشت ہی پہنچیں گے اور نہ ان کے خون مگر (ہاں)

وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا

اس تک تمہاری پرہیزگاری البتہ پہنچے گی خدا نے ان جانوروں کو (اس لئے) یوں تمہارے قابو

لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ

میں کر دیا ہے تاکہ جس طرح خدا نے تمہیں بتایا ہے اسی طرح اس کی بڑائی کرو اور (اے رسول) نیکی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ

کرنے والوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے دو اس میں شک نہیں کہ خدا ایمان داروں سے (کفار کو) دور دفع

لہ اس آیت میں جو صفتیں بیان کی گئی ہیں اگرچہ وہ عام ہیں اور جس شخص میں یہ صفات پائے جائیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہو سکتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بجز ائمہ اور چند مخصوص لوگوں کے دوسروں میں نہیں پائی گئیں اسی وجہ سے ایک حدیث ابن عباس سے مروی ہے کہ اس سے مراد علی و سلمان ہیں واللہ اعلم ۱۲

۲ے اگرچہ عموماً ہر جانور میں فائدے ہیں مگر جتنے اونٹ میں ہیں اور کسی جانور میں کم ہوں گے اس کی اون کھال گوشت ہڈی سب کام آتی ہیں اس کے دودھ سے دہی گھی مکھن وغیرہ سب چیزیں بنتی ہیں، یہ خود سواری کا کام الگ دیتا ہے جتنا تیز یہ چلے دوسرا چل نہیں سکتا، جتنا بوجھ یہ اٹھائے دوسرا اٹھا نہیں سکتا، زمین اس سے جوتی جائے، بھاری بوجھل گاڑیاں کھینچے از بس قبیل اور بہتیرے فائدے ہیں اور اس پر غذا وہ جو کوئی جانور نہ چرے ببول اور نیم کی پتی ۱۲

۳ے ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ تکبیرات مراد ہیں جو منیٰ میں رہنے والوں پر پندرہ نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے تیرھویں کی صبح تک اور دوسری جگہ رہنے والوں پر دس نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے بارہویں کی صبح تک پڑھنی چاہیئے وہ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد الحمد للہ علی ما رزقنا من بهیمة الانعام والحمد للہ علی ما ابلانا۔ بعض علما اس کے وجوب کے قائل ہیں ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ٥ ٥ ١٢ الثلثۃ

پہلی بار جہاد کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ

کر تار ہتا ہے خدا کسی بددیانت ناشکرے کو ہرگز دوست نہیں رکھتا جن (مسلمانوں) سے (کفار) جنگ

يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

کرتے تھے چونکہ وہ بہت ستائے گئے اس وجہ سے انہیں بھی (جہاد) کی اجازت دیدی گئی اور خدا تو ان لوگوں کی

لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ ۨالَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ

مدد پر یقیناً قادر (و توانا) ہے یہ وہ (مظلوم) ہیں جو بیچارے (صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا پروردگار خدا ہی ہے) ناحق

حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ

(ناحق) اپنے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اگر خدا ان لوگوں کو ایک کو دوسرے سے دور دفع

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ

نہ کرتا رہتا تو گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مجوس کے عبادت خانے اور مسجدیں

بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ

جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کب کے کب ڈھا دیئے

اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ

گئے ہوتے اور جو شخص خدا کی مدد کرے گا خدا بھی البتہ اس کی مدد ضرور کریگا بیشک

اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى

خدا ضرور زبردست غالب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں روئے زمین پر قابو دیدیں

الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

تو بھی) یہ لوگ پابندی سے نماز ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور اچھے اچھے کام کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

حکم کریں گے اور بری باتوں سے (لوگوں کو) روکیں گے اور (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا

الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

ہی کے اختیار میں ہے اور (اے رسول) اگر یہ (کفار) تم کو جھٹلاتے ہیں تو (کوئی تعجب کی بات نہیں)

قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ

ان سے پہلے نوح کی قوم اور (قوم) عاد اور ثمود اور ابراہیم کی قوم اور

وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ

لوط کی قوم اور مدین کے رہنے والے (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (بھی)

ك یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے بارے بارے میں نازل ہوئی ہے، مشرکین برابر مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتے مگر آپ صبر ہی کا حکم دیتے مگر جب آپ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت جبرئیل کے بابرکت ہاتھوں نے آپ کے پہلو میں تلوار لٹکائی اور آپ نے جہاد شروع کیا۔[١٢] ١٢ ١٢ ١٢

مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ
جھٹلائے جاچکے ہیں تو میں نے کافروں کو چندے ڈھیل دیدی پھر (آخر) انہیں لے ڈالا تو تم نے دیکھا (کہ) عذاب

كَانَ نَكِيْرِ ۝ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ
کیسا تھا غرض کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں برباد کردیا اور وہ سرکش

هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ
تھیں پس اب وہ اپنی چھتوں پر لہ ڈھی پڑی ہیں اور (کتنے) بے کار

بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
اجڑے کنویں اور (کتنے) مضبوط بڑے بڑے اونچے محل (ویران ہو گئے) کیا

فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ
یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جن سے (حق باتوں کو)

اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ
سمجھتے یا ان کے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (سچی باتوں کو) سنتے کیونکہ آنکھیں

وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ وَ
اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینہ میں ہیں وہی اندھے ہوجایا کرتے ہیں اور (اے رسول)

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
تم سے یہ لوگ عذاب کے جلد آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور خدا تو ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝
اور بیشک (قیامت کا) ایک دن تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار برس کے برابر

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ
اور کتنی بستیاں ہیں کہ میں نے انہیں (چندے) مہلت دی حالانکہ وہ سرکش تھیں

ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ قُلْ يٰۤاَيُّهَا
پھر (آخر) میں نے انہیں لے ڈالا اور (سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ

النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَالَّذِيْنَ
لوگو میں تو صرف تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں پس جن لوگوں نے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے (آخرت میں) ان کے لئے بخشش ہے اور

اجڑوں کا تذکرہ

لہ چونکہ قاعدہ ہے کہ جب مکانات خراب ہوتے ہیں تو پہلے چھتیں گرتی ہیں اور خالی دیواریں کھڑی رہتی ہیں اس کے بعد دیواریں گرتی ہیں تو چھتیں نیچے پڑجاتی ہیں اور دیواریں اوپر اسی وجہ سے خدا نے ایسا فرمایا ۱۲ — ۱۲

قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر

٦ ع ١٠ ١٣

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا
بہشت کی (بہت عمدہ روزی) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے جھٹلانے) میں ہمارے عاجز
مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا
کرنے کے واسطے کوشش کی یہی لوگ تو جہنمی ہیں اور (اے رسول) ہم نے تو تم سے پہلے
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا
جب کبھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو یہ ضرور ہوا کہ جس وقت اس نے (تبلیغ احکام کی) آرزو کی تو
تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ
شیطان نے اس کی آرزو میں (لوگوں کو بہکا کر) خلل[1] ڈال دیا پھر جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے
مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
خدا اسے میٹ دیتا ہے پھر اپنے احکام کو مضبوط کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
دانا ہے اور شیطان جو (وسوسہ) ڈالتا (بھی) ہے تو اس لئے تاکہ خدا سے ان
فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ
لوگوں کے آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جن کے دل سخت
قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾
ہیں اور بے شک (یہ) ظالم (مشرکین) پلے درجہ کی مخالفت میں (پڑے) ہیں اور (اس لئے بھی)
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
تاکہ جن لوگوں کو (کتب سماوی کا) علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بیشک تمہارے پروردگار کی
رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ
طرف سے ٹھیک ٹھیک (نازل) ہوئی ہے پھر (یہ خیال کر کے) اس پر وہ لوگ ایمان لائیں پھر انکے دل خدا کے سامنے عاجزی
اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾
کریں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا انکو خدا سیدھی راہ تک پہنچا دیتا ہے
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى
اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہینگے یہاں تک
تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ
کہ قیامت یکایک ان کے سر پر آموجود ہو یا (یوں کہو کہ) ان پر ایک سخت منحوس[2] دن کا عذاب

جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اس کے کام میں خلل ڈالا

[1] اس آیت کا مطلب بہت صاف ہے کہ ان انبیاء مرسلین کی آرزو و تمنا تھی کہ سارا جہان ایمان لے آئے اور اسی کی کوشش کرتے تھے اور یہی حالت حضرت رسول کی بھی تھی مگر شیطان یہ چاہتا تھا کہ سارا جہان میرا ساتھی گمراہ اور جہنمی بن جائے اسی بنا پر جب کوئی نبی آیا اور اس نے ایمان لانے کی کوشش کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا قرآن کا یہ مطلب بہت واضح ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی قصہ کی اور نہ رسول کی غیب دانی وغیرہ سے بحث ہے صرف رسول کی نمائش کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ہے مگر اگلے مفسروں نے خدا جانے اس مقام پر کیا کیا لغو باتیں کہی ہیں اور خواہ مخواہ رسول پر الزام لگایا ہے اور اس زمانہ کے مترجمین نے بھی اوندھے سیدھے اس کو مان کر بیجا اور بیہودہ تاویلیں کی ہیں واللہ اعلم ١٢

مشرکین مکہ کی حالت

[2] اصلی معنے عقیم کے بانجھ کے ہیں اور چونکہ بانجھ ہونا ایک قسم کی نحوست ہے اسی وجہ سے عقیم اس دن کو بھی کہتے ہیں جس میں بہت سے برے واقعات پیش آئیں بہر حال یا تو مراد اس سے روز قیامت ہے کہ اس دن نسلیں منقطع ہو جائیں گی یا روز بدر ہے کہ باوجود مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی تیاری کے کفار پر وہ بہت سخت دن تھا اور بہت سے لوگوں کی نسلیں منقطع ہو گئیں یا وہ زمانہ مکہ کا مراد ہے جب حضرت کی بددعا سے وہاں قحط ہوا تھا ١٢

عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ
نازل ہو اس دن کی حکومت تو خاص خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں (کے باہمی اختلاف) کا فیصلہ کردیگا تو جن
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَ
لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہیں وہ نعمتوں کے بھرے ہوئے باغات (بہشت) میں رہیں گے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی (وہ کم بخت) لوگ ہیں جن کے لئے ذلیل
مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
کرنیوالا عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں اپنے دیس چھوڑے پھر شہید کئے گئے یا
قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ
آپ اپنی موت سے مر گئے خدا انہیں (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی عطا فرمائیگا اور
اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ
بیشک تمام روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے وہ انہیں ضرور ایسی جگہ (بہشت)
مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾
پہنچادے گا جس سے وہ نہال ہو جائیں گے اور خدا تو بیشک بڑا واقف کار بردبار ہے
ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ
یہی (ٹھیک ہے) اور جو شخص (اپنے دشمن کو) اتنا ہی ستائے جتنا وہ اس کے ہاتھوں ستایا گیا تھا اسکے بعد
عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾
پھر (دوبارہ) دشمن کی طرف سے اس پر زیادتی کیجائے تو خدا اس (مظلوم) کی ضرور مدد کریگا بیشک خدا (معاف
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے یہ (مدد) اس لئے (دی جائے گی) کہ خدا (بڑا قادر ہے جو) رات کو دن میں داخل
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ
کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا (سب کچھ) جانتا ہے (اور) اس وجہ سے
بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
(بھی) کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور اس کے سوا جن کو (لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں (سب
هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾
کے سب) باطل ہیں اور یہ بھی یقینی ہے کہ خدا ہی (سب سے) بلند مرتبہ اور بزرگ ہے (اور) کیا

مہاجرین کی مدح

ع ٩ / ١٤

کفار کی شرارت کی وجہ سے مسلمانوں کو جہاد کی ضرورت ہوئی

ۓ مطلب یہ ہے کہ کفار نے پہلے مسلمانوں کو ستایا اس پر جب مسلمانوں کو سکت ہوئی تو انہوں نے اس کی کسر لی اس پر اگر کفار سکت کرتے تو پھر ان کی سزا نہ ہوتی مگر چونکہ ان لوگوں نے بھی مسلمانوں کو ستایا تو خدا نے بھی مسلمانوں کی مدد کی اور ان کو غلبہ عطا کیا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ
تونے (اتنا بھی) نہیں دیکھا کہ خدا ہی آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز و شاداب
الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾
ہوجاتی ہے بے شک خدا (بندوں کے حال پر) بڑا مہربان واقف کار ہے ، جو
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ
کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور اس میں تو شک نہیں
لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ
کہ خدا (سب سے) بے پروا اور (سزاوار) حمد ہے کیا تو نے اس پر بھی نظر نہ ڈالی کہ جو کچھ روئے
مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ
زمین میں ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور کشتی کو (بھی) جو اسی کے حکم سے
وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ
دریا میں چلتی ہے اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر (نہ) گر پڑے مگر جب (اس کا حکم)
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ
(تو گر پڑے گا) اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے اور وہی (تو) وہ (قادر مطلق) ہے
اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ
جس نے تم کو (پہلی بار ماں کے پیٹ میں) جلا اٹھایا پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو دوبارہ (زندہ کرے گا)
لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ
اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (اے رسول) ہم نے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ[له] مقرر کر دیا ہے کہ وہ اس
فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ
پر چلتے ہیں پھر تو انہیں اس (دین اسلام) میں تم سے جھگڑا نہ کرنا چاہئے اور تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی طرف
لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ
بلائے جاؤ بے شک تم سیدھے راستہ پر ہو اور اگر (اس پر بھی) لوگ تم سے جھگڑا کریں تو تم کہہ دو کہ جو کچھ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
تم کر رہے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے جن باتوں میں تم جھگڑا کرتے تھے قیامت
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ
کے دن خدا تم لوگوں کے درمیان (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا (اے رسول) کیا تم نہیں

ع ٨ / ٧ / ١٥

له بدیل بن ورقا اور بشیر بن سفیان سے جو قبیلہ خزاعہ سے تھا مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ تمہاری بھی عجیب حالت ہے جس جانور کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہو اس کو تو کھاؤ اور جس کو خدا نے مارا ہو اس کو نہ کھاؤ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جس کا جو طریقہ ہے اس پر عمل کرے باقی رہی اس کی مصلحت تو ہر شخص اس قابل نہیں کہ اس کو کنہ اور حقیقت سمجھائی جائے کیوں کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور مردار میں یہ بات نہیں اس کے علاوہ مردار کے کھانے میں طباً بہت سے نقصانات ہیں مگر وہ عرب کے جاہل گنوار ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان مصالح پر واقف ہوتے اور سمجھتے اس وجہ سے ایسا جواب دیا گیا ١٢

تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے خدا یقیناً جانتا ہے اس میں تو شک نہیں کہ یہ سب

اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾

(باتیں) کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی موجود ہیں بیشک یہ (سب کچھ) خدا پر آسان ہے ۔ اور

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لئے نہ تو خدا ہی نے کوئی

سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَمَا

سند نازل کی ہے اور نہ اس (کے حق ہونے) کا خود انہیں علم ہے اور قیامت میں تو ظالموں کا

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا اور (اے رسول) جب ہماری واضح اور روشن آیتیں ان کے

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم (ان) کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے (آثار) دیکھتے ہو

الْمُنْكَرَ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ

(یہاں تک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر یہ لوگ

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ

حملہ کر بیٹھیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ تو کیا میں تمہیں اس سے بھی کہیں بدتر چیز بتا دوں (اچھا

ذٰلِكُمْ اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

تو سن لو وہ) جہنم ہے جس (میں جھونکنے) کا وعدہ خدا نے کافروں سے کیا ہے اور وہ (کیا)

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ

برا ٹھکانا ہے ۔ لوگو ایک مثل بیان کی جاتی ہے تو اسے کان لگا کے سنو کہ خدا

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

کو چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہو اور وہ لوگ اگرچہ سب کے سب

اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَ

اس کام کے لئے اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے اور اگر

اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ

کہیں مکھی کچھ ان سے چھین لے جائے تو اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے (عجب لطف ہے) کہ مانگنے والا

قیامت میں ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا

بتوں کی مجبوری کی ایک مثال

لہ خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے تو یغوث بت تھا اور داہنی طرف یعوق اور بائیں جانب نسر جب کفار اندر جاتے تو پہلے یغوث کے سامنے سجدہ کرتے اس کے بعد اور بتوں کے پاس اس کے بعد تلبیہ کرتے اور بتوں پر مشک عنبر اور شہد مل دیتے تھے اور مکھیاں چاٹ جاتی تھیں اس پر خدا نے کفار کی تحقیق کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

ع ٩ ٨ ١٦

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا
(عابد) اور جس سے مانگا گیا (معبود دونوں) کمزور ہیں خدا کی جیسی قدر کرنا چاہئے
اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾
ان لوگوں نے نہ کی اس میں شک نہیں کہ خدا تو بڑا زبردست غالب ہے
اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
خدا فرشتوں میں سے بعض کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے منتخب کر لیتا ہے اور (اسی
النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا
طرح) آدمیوں میں سے بھی بیشک خدا (سب کی) سنتا دیکھتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
اور جو کچھ ان کے پیچھے (ہو چکا) ہے (خدا سب کچھ) جانتا ہے اور تمام کی رجوع خدا ہی کی
الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
طرف ہوتی ہے اے ایمان دارو رکوع کرو اور سجدے کرو اور
السجدة
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾
اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم کامیاب رہو
وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ
اور جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو [1] اسی نے تم کو برگزیدہ کیا
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ
اور امور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی تمہارے
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۵
باپ ابراہیم کے مذہب کو (تمہارا مذہب بنا دیا ہے)، اسی (خدا) نے تمہارا (پہلے ہی سے) مسلمان
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا
(فرمانبردار بندے) نام رکھا اور اس قرآن میں بھی (تو جہاد کرو) تاکہ رسول تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں،
عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَى النَّاسِ
اور تم تمام لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو اور تم پابندی سے نماز
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا
پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا ہی (کے احکام)

[1] ابن مردویہ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہم قرآن میں یہ آیت (جس طرح) شروع میں تم نے جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو) نہ پڑھتے تھے میں نے کہا بیشک پڑھتے تھے لیکن وہ زمانہ آخر کب ہوگا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جس زمانہ میں بنو امیہ حاکم ہونگے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی اور بیہقی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے دیکھو در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر اور یہ ظاہر ہے کہ مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزارت پر فائز تھی کیونکہ سب سے پہلے جس شخص نے معاویہ سے بیعت یزید کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ کوفہ کا گورنر تھا جس نے کوفہ کے چالیس آدمیوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ معاویہ کے پاس یزید کی بیعت کے واسطے بھیجا تھا اور جب وہ لوگ بیعت کر چکے تو معاویہ نے اس کے بیٹے سے تنہائی میں پوچھا (بکم اشتری ابوک دینهم) تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین (و ایمان) کتنے میں خریدا وہ بولا چار سو درہم میں تو معاویہ نے کہا پھر تو بہت سستا [illegible] اور مبالغت حق کا اس قدر نقیصہ تھا بہر حال یہ زمانہ جس کو خدا فرماتا ہے امام حسین کے جہاد کا زمانہ تھا اور آپ کے جہاد عظیم کا ذکر ہے اور خدا آپ کے ساتھ دینے کا حکم فرماتا ہے۔

آخر زمانہ میں جہاد کا حکم الحجۃ

[illegible]

بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ
کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا سرپرست ہے تو کیا اچھا سرپرست ہے اور کیا اچھا
النَّصِيْرُ ۝۷۸
مددگار ہے

ع ۱۰ / ۱۷

الجزء الثامن عشر

(۲۳) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۷۴) — آیاتہا ۱۱۸ — رکوعاتہا ۶

سورہ مومنون ۱؎ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایکسو اٹھارہ یا ایکسو انیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
البتہ وہ ایمان والے رستگار ہوئے ۲؎ جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں
خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝۳
اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ
اور جو زکوٰۃ (ادا) کیا کرتے ہیں اور جو (اپنی) شرمگاہوں
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ
کو (حرام سے) بچاتے ہیں مگر اپنی بی بیوں سے یا اپنی
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ
زر خرید لونڈیوں سے کہ ان پر ہرگز الزام نہیں ہوسکتا پس جو شخص
ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَ
اس کے سوا (کسی اور طریقہ سے شہوت پرستی کی) تمنا کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں
الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَ
اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں اور
الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
جو اپنی نمازوں کی پابندی کیا کرتے ہیں (آدم کی اولاد میں) یہی لوگ سچے
الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا
وارث ۳؎ ہیں اور جو بہشت بریں کا حصہ لیں گے (اور) یہی لوگ اس

خلاصہ مضامین

۱؎ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے سچے مومنوں کی مدح اور شناخت انسان کی خلقت، خدا غافل نہیں ہے، جانوروں سے تحصیل عبرت حضرت نوح کا قصہ حضرت صالح کا قصہ حضرت موسےٰ و عیسےٰ کا تذکرہ جو جس کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے مومنین کی مدح جب لوگوں پر عذاب آجائیگا تب چیخیں گے، خدا ہی کو ہر قسم کا اختیار ہے برائی کا جواب بھی اچھا دو قیامت میں کفار کی تمنا خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وغیرہ ۱۲

فضیلت

۲؎ محمد بن محمود قزوینی شافعی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علی پیدا ہوئے اور حضرت رسول دیکھنے آئے تو رسول کو دیکھتے ہی کہے اور عرض کی "السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اور آپ کی طرف متوجہ ہوکر قرآن پڑھنا شروع کیا حالانکہ اس وقت تک قرآن نازل ہونا شروع بھی نہیں ہوا تھا اور سورہ مومنون کو شروع سے خالدون تک پڑھا تو حضرت نے فرمایا "اے علی تمہاری وجہ سے ان مومنوں نے رستگاری پائی" ۱۲

۳؎ وارث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دنیا میں قرابت کی وجہ سے کسی شخص کا ترکہ بغیر قیمت خرچ کئے ملتا ہے اسی طرح یہاں ایمان اور نیکی کی وجہ سے خدا کی بارگاہ سے ترکہ حاصل ہوگی اور بغیر کچھ دام دیئے بہشت مل جائیگی ۱۲

خٰلِدُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ
میں ہمیشہ (زندہ) رہیں گے اور ہم نے آدمی کو گیلی مٹی کے جوہر سے پیدا کیا . پھر
طِيْنٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ
ہم نے اس کو ایک محفوظ جگہ (عورت کے رحم) میں نطفہ بنا کر رکھا - پھر
خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا پھر ہم نے منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ
پھر ہم ہی نے لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ہم ہی نے
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٤﴾ؕ
اس کو (روح ڈال کر) ایک دوسری صورت میں[1] پیدا کیا تو (سبحان اللہ) خدا بابرکت ہے جو سب بنانیوالوں سے بہتر ہے
ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ
پھر اس کے بعد یقیناً تم سب لوگوں کو (ایک نہ ایک دن) مرنا ہے . اس کے بعد قیامت کے دن تم سب
الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ
کے سب قبروں سے اٹھائے جاؤ گے اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ آسمان[2] بنائے اور ہم
طَرَآئِقَ ۖۗ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾ وَاَنْزَلْنَا
مخلوقات سے بے خبر نہیں ہیں اور ہم ہی نے آسمان سے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ وَ
ایک اندازے کے ساتھ پانی برسایا، پھر اس کو زمین میں (حسب مصلحت) ٹھہرائے رکھا اور
اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾ۚ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ
ہم تو یقیناً اس کے غائب کر دینے پر بھی قابو رکھتے ہیں پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے
بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ
واسطے کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے کہ ان میں تمہارے واسطے (طرح طرح کے) بہتیرے
كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ۙ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ
میوے (پیدا ہوتے) ہیں ان میں سے بعض کو تم لوگ کھاتے ہو اور (ہم ہی نے زیتون کا) درخت (پیدا کیا) جو طور سینا[3]
سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ
(پہاڑ) میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہے جس سے تیل بھی نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن[4] بھی ہے اور

انسان کی خلقت

[1] منی جو خون سے بنتی ہے اس سے آدمی بنا دیا جس میں روح عقل کی سی نعمت موجود، قوے ایسے کہ جل جلالہ، پھر آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاؤں اور تمام اعضا ایسے دیئے کہ سبحان اللہ، حواس عطا کئے. ان تمام امور سے اور منی سے ناچیز اور نجس چیز سے بھلا کوئی بھی مناسبت ہے پھر دوسری خلقت نہیں تو اور کیا ہے ۱۲

[2] آسمانوں کو طرائق کے ساتھ شاید اس وجہ سے تعبیر کیا ہے کہ آسمان بھی فرشتوں یا ستاروں کی گزرگاہ ہے ۱۲

[3] طور سینا کی تخصیص یا تو اس وجہ سے ہے کہ وہاں زیتون کثرت سے ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے یہ درخت وہیں اگا تھا، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ طوفان نوح کے بعد جو درخت سب سے پہلے اگا تھا وہ زیتون ہی کا تھا واللہ اعلم ۱۲

پانی کے فوائد

[4] روغن زیتون جلانے میں بھی کام آتا ہے اور ملنے میں بھی، اور روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں ۱۲

وقف لازم

اِنْ هِیَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا نَحْنُ
بعید ہے (دوبارہ زندہ ہونا کیسا) بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم تو پھر (دوبارہ) اٹھائے
بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ٰنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
نہیں جائیں گے ہونہ ہو یہ (صالح) وہ شخص ہے جس نے خدا پر جھوٹ موٹ بہتان باندھا
كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ
ہے اور ہم تو کبھی اس پر ایمان لانے والے نہیں (یہ حالت دیکھ کر صالح) نے دعا کی اے میرے پالنے والے چونکہ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾
ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تو میری مدد کر خدا نے فرمایا (کہ ذرا ٹھہر جاؤ) عنقریب ہی یہ لوگ نادم و پشیمان ہو جائیں گے
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا
غرض انہیں لہ یقیناً ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا تو ہم نے انہیں کوڑے کرکٹ (کا ڈھیر) بنا چھوڑا بس ظالموں
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا
پر (خدا کی) لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کیا کوئی امت
اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾
اپنے وقت مقرر سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ اس سے پیچھے ہٹ سکتی ہے پھر ہم نے لگاتار
ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ
بہت سے پیغمبر بھیجے (مگر) جب کسی امت کا پیغمبر ان کے پاس آتا تو وہ لوگ اس کو جھٹلاتے تھے تو ہم بھی (آگے) پیچھے
فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا
ایک کو دوسرے کے بعد (ہلاک) کرتے گئے اور ہم نے انہیں (نیست و نابود کرکے) افسانہ بنا دیا تو ایمان نہ لانے
لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ
والوں پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر ہم نے موسےٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں
هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
اور واضح روشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے دربار کے امرا کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے
مَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا
شیخی کی اور وہ تھے ہی بڑے سرکش لوگ۔ آپس میں کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی ایسے دو
اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾
آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں کی (قوم کی) قوم ہماری خدمتگاری کرتی ہے، غرض

رسولان ما سلف کی حالت

لہ ایک ترجمہ یہی ہوسکتا ہے کہ انہیں سچے وعدے کے مطابق چنگھاڑ نے گرفتار کرلیا یا گھیر لیا، یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کو واجبی طور پر باستحقاق گرفتار کیا۔

حضرت موسےٰ و ہارون کا ذکر

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو آخر یہ سب کے سب ہلاک کر ڈالے گئے اور ہم نے موسے کو کتاب
مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ
(توریت) اس لئے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسے) اور ان کی ماں کو
مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ
(اپنی قدرت کی) نشانی بنائی تھی اور ان دونوں کو ہم نے ایک اونچی ہموار ٹھہرنے کے قابل چشمہ والی
قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
زمین [1] پر رہنے کی جگہ دی اور میرا عام حکم تھا کہ اے (میرے پیغمبرو) پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾ ؕ وَاِنَّ
اچھے اچھے کام کرو کیونکہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں (لوگو) یہ (دین
هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾
اسلام) تم سب کا مذہب ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھی سے ڈرتے رہو
فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا
پھر لوگوں نے اپنے کام (دین) اختلاف کرکے (اس) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر گروہ [2] جو کچھ اس کے پاس ہے
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾
اسی میں نہال نہال ہے تو (اے رسول) تم ان لوگوں کو ان کی غفلت میں ایک خاص وقت تک پڑا چھوڑ دو
اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿٥٥﴾
کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال اولاد میں ترقی دے رہے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بھلائیاں کرنے
نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾
میں جلدی کر رہے ہیں (ایسا نہیں) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنے پروردگار
اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾
کی دہشت سے لرز رہے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِيْنَ
کی (قدرت کی) نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنے
هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ
پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتے اور جو لوگ (خدا کی راہ) جو کچھ بن پڑتا ہے

حضرت عیسیٰ کی پیدائش

[1] جس طرح حضرت موسے کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیشین گوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہوگیا تھا اسی طرح سے ہیرودوس کو جو بیت المقدس وغیرہ کا بادشاہ تھا حضرت عیسے کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا ہے اسی بنا پر حضرت مریم ہیرودوس کے خوف سے اپنے چچا زاد بھائی یوسف بن ماثان اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں اور جب ہیرودوس مر گیا تب واپس آئیں یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا کی وفات کے بعد کا ہے اس میں اختلاف ہے کہ یہ کہاں ہجرت کر کے گئی تھیں بعضے رملہ علاقہ مصر بعض دمشق، بعض فلسطین بعضے نجف وفرات اور بعض کوفہ و نہر فرات کو کہتے ہیں واللہ اعلم اتنے عرصہ دراز تک حضرت مریم سوت کاتتی تھیں اور اسی سے ماں بیٹے کی بسر اوقات تھی۔

ع ۳ ۱۸ ۳

[2] ایک ایسا مسلمہ اور بہر فطرت کے مطابق اور مضبوط اصول ہے کہ کسی جگہ اس کے خلاف نہیں ہوسکتا اور چیزوں کے قطع نظر کر کے صرف انسان ہی کے امور تمدن اور معاش معاد، مذہبی خیالات عادات افعال حرکات، لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں غور کرو تو کہیں یہ اصل اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں کھسکتا یہی وجہ ہے کہ یہ آیت اب عرب کی مثل ہوگئی ہے۔

اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾
دیتے ہیں اور پھر ان کے دل کو اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے لوٹ کر جانا ہے
اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾
(دیکھیے کیا ہوتا ہے) یہی لوگ البتہ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور بھلائیوں کی طرف (دوڑ دوڑ کر) ایک کے آگے بڑھ جاتے
وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ
ہیں اور ہم تو کسی شخص کو اس کی قوت سے بڑھ کے تکلیف دیتے ہی نہیں اور ہمارے پاس تو (لوگوں کے اعمال کی) کتاب ہے جو بالکل ٹھیک ٹھیک[1]
يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ
حال بتاتی ہے اور ان لوگوں کی ذرہ برابر حق تلفی نہیں کی جائیگی ان کے دل اس کی طرف سے غفلت
فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ
میں پڑے ہیں اس کے علاوہ ان کے بہت سے اعمال ہیں جنہیں یہ (برابر) کیا
ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ
کرتے ہیں (اور باز نہیں آتے)، یہاں تک کہ جب ہم ان کے مال داروں کو عذاب[2]
بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ
میں گرفتار کریں گے تو یہ لوگ واویلا کرنے لگیں گے (اس وقت کہا جائیگا) آج واویلا مت کرو تم کو
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى
اب ہماری طرف سے مدد نہیں مل سکتی (جب)، ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ
تم اکڑتے قصہ کہتے بکتے ہوئے ان سے الٹے پاؤں پھر
بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ
جاتے تھے تو کیا ان لوگوں نے (ہماری) بات (قرآن) پر غور نہیں کیا یا
جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ
ان کے پاس کوئی ایسی نئی چیز آئی جو ان کے اگلے باپ داداؤں کے پاس نہیں آئی تھی. یا ان
يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
لوگوں نے اپنے رسول ہی کو نہیں پہچانا تو اس وجہ سے ان کا انکار کر بیٹھے. یا کہتے ہیں کہ اس کو
بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
جنون ہو گیا ہے (ہرگز اسے جنون نہیں)، بلکہ وہ تو ان کے پاس حق بات لے کر آیا ہے اور ان میں اکثر حق بات سے

ضرورت سے زیادہ تکلیف نہیں دینا

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۳۰، سورہ تطفیف میں ۱۲

[2] اس سے یا جنگ بدر کی سختی یا حضرت رسول کی بددعا سے مکہ کا قحط یا قیامت مراد ہے ۱۲

كَرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ

نفرت رکھتے ہیں اور اگر کہیں حق ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو سارے آسمان اور

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ

زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سبکے سب) برباد ہو جاتے بلکہ ہم تو ان ہی کے تذکرے

بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْئَلُهُمْ

(جبرئیل کے واسطے سے) ان کے پاس لیکر آئے تو یہ لوگ اپنے ہی تذکروں سے منہ موڑتے ہیں (اے رسول) کیا ان

خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

سے (اپنی رسالت کی) کچھ اجرت مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کی اجرت اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے

اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

اور تم تو یقیناً ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ، اور اس میں شک نہیں کہ جو لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ، اور اگر ہم

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ

ان پر ترس کھائیں اور جو تکلیفیں ان کو (کفر کی وجہ سے) پہنچ رہی ہیں ان کو دفع کر دیں تو یقیناً یہ

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا

لوگ (اور بھی) اپنی سرکشی پر اڑ جائیں اور بھٹکتے پھریں اور ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تو بھی یہ لوگ ؎

اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا

تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ گڑگڑائے ، یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے سامنے

عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾

ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت یہ لوگ فوراً بے آس ہو کر بیٹھ ؎ رہے ،

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ

حالانکہ وہی وہ (مہربان خدا) ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کئے (مگر

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي

تم لوگ ہو ہی بہت کم شکر کرنے والے اور وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو روئے زمین میں (اہر طرف)

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

پھیلا دیا اور (پھر ایک دن) سب کے سب اسی کے سامنے اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہی وہ (خدا) ہے جو جلاتا اور

ؔ اسلام کے قبل عرب کا تمدن جس درجہ خستہ تھا بعض مقامات پر تصریحاً مذکور ہو چکا ہے حتیٰ کہ ان کے حالات پر غور کر کے انہیں کوئی انسان نہیں کہہ سکتا قاعدے کی بات ہے سچی بات بری لگتی ہے اور انسان اپنا عیب سن کر خوش نہیں ہوا کرتا، رسول اللہ نے جب ان کے عیوب ان پر ظاہر کر کے ان کی اصلاح کرنی چاہی تو بہتیرے بگڑ کھڑے ہوئے اور اصلاح کے بدلے الٹے ضد میں فساد کرنے لگے اس آیت میں انہیں کا ذکر ہے ؔ

ؔ یہ کفار اور مشرکین مکہ کی حالت ہے کہ اسلام نہ قبول کرنے پر خدا نے ہر چند ان پر سختیاں کیں مگر یہ اپنی ہٹ سے نہ ہٹنا تھا نہ ہٹے بلکہ لطف یہ تھا کہ اگر ہلکا عذاب آتا تو اور اڑ جاتے اور اگر سخت عذاب ہوا تو مایوسی اور ناامیدی کی حالت طاری ہو جاتی غرض کسی طرح وہ ڈھب پر نہ آئے ، اور کافر کے کافر رہے

الربع

ع ۴ ۱۷ ۴

اولئك كالانعام بل هم اضل

يُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾

مارتا ہے اور رات دن کا پھیر بدل بھی اسی کے اختیار میں ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے (ان باتوں کو سمجھ

بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا

خاک نہیں، بلکہ جو اگلے لوگ کہتے آئے ویسی ہی بات یہ بھی کہنے لگے۔ کہنے لگے کہ جب ہم مر جائیں گے اور

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ

(مر کر مٹی (کا ڈھیر) اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم دوبارہ (قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جائیں گے اس کا وعدہ

وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا

تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں سے بھی (بارہا) کیا جا چکا ہے یہ تو بس صرف اگلے لوگوں

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا

کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول، تم کہہ دو کہ بھلا اگر تم لوگ کچھ جانتے ہو تو بتاؤ یہ زمین اور جو لوگ اس میں

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا

ہیں کس کے ہیں. وہ فوراً جواب دیں گے کہ خدا کے، تم کہہ دو کہ تو کیا تم اب بھی غور نہ

تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

کرو گے (اے رسول، تم (ان سے) پوچھو تو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور (اتنے) بڑے

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾

عرش کا مالک کون ہے؟ تو فوراً جواب دیں گے کہ (سب کچھ) خدا ہی کا ہے اب تم کہو تو کیا تم اب بھی (اس سے) نہیں

قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَ

ڈرو گے (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو کہ بھلا اگر تم کچھ جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کون شخص ہے جس کے اختیار میں ہر چیز کی بادشاہت ہے وہ

لَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ

(جسے چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے اور اس (کے عذاب) سے پناہ نہیں دی جا سکتی تو یہ لوگ فوراً بول اٹھیں گے کہ (سب اختیار

قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ

خدا ہی کو ہے اب تم کہہ دو کہ تم پر جادو کہاں کیا جاتا ہے بات یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس حق بات پہنچا دی اور یہ لوگ یقیناً

لَكَاذِبُونَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ وَمَا كَانَ

جھوٹے ہیں نہ تو اللہ نے کسی کو (اپنا) بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے

مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَ

(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت ہر خدا اپنے اپنے مخلوق کو لئے لئے[1] پھرتا اور یقیناً

خدا کی قدرت کے دلائل

توحید کی دلیل

[1] کم سے کم اس کی مخلوقات میں نشانیاں ہوتیں جن سے باہم تمیز ہو جاتی کہ یہ فلاں کی مخلوق اور وہ فلاں کی ہے ورنہ چند خداؤں کا ہونا لغو ہے ۱۲

لَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا اور خوب جنگ ہوتی، جو جو باتیں یہ لوگ خدا کی نسبت، بیان
يَصِفُوۡنَ ﴿٩١﴾ عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا
کرتے ہیں اس سے خدا پاک پاکیزہ ہے وہ پوشیدہ اور حاضر، سب سے، خوب واقف ہے غرض وہ ان کے شرک
يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٩٢﴾ قُلۡ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّىۡ مَا يُوۡعَدُوۡنَ ﴿٩٣﴾
سے، بالکل پاک اور بالاتر ہے، اے رسول، تم دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس (عذاب) کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اگر
رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ فِى الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٩٤﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى
شاید تو مجھے دکھائے تو پروردگار مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا۔ اور (اے رسول) ہم یقیناً اس پر
اَنۡ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمۡ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿٩٥﴾ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ
قادر ہیں کہ جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھا دیں اور بری بات کے
هِىَ اَحۡسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَصِفُوۡنَ ﴿٩٦﴾ وَ
جواب[ع] ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو جو کچھ یہ لوگ (تمہاری نسبت) بیان کرتے ہیں اس سے ہم خوب واقف ہیں
قُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوۡذُ
اور یہ بھی دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے
بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ﴿٩٨﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ
پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور کفار تو مانیں گے نہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے
الۡمَوۡتُ قَالَ رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّىۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا
کسی کی موت آئی تو کہنے لگے پروردگار تو مجھے (ایک بار) اس مقام (دنیا) میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں پھر
فِيۡمَا تَرَكۡتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنۡ
واپس کر دیجئے تاکہ میں (اب کی دفعہ) اچھے اچھے کام کروں (جواب دیا جائے گا) ہرگز نہیں یہ ایک لغو بات ہے جسے وہ بک رہا ہے
وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى
اور ان کے (مرنے کے) بعد (عالم) برزخ ہے (جہاں) اس دن تک کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے (رہنا ہوگا) پھر جس وقت صور
الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿١٠١﴾
پھونکا جائے گا تو اس دن نہ لوگوں میں قرابت داریاں[ع] رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے پھر جن کی
فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿١٠٢﴾ وَ
(نیکیوں) کے پلے بھاری ہوں گے تو یہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جن (کی نیکیوں)

---

[۱] یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ اگر بفرض محال چند خدا ہوتے تو ہر ایک کو دعوے خدائی و حکومت ہوتا اور اس صورت میں ہر ایک دوسرے پر غلبہ کا خواستگار ہوتا ۔

[۲] اس آیت میں خدا نے حضرت کو کفار کے ساتھ اخلاق و نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ برائی کا جواب برائی اور گالی کا گالی دینے سے اور فسادات بڑھ جاتے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ بروں کو برا سمجھنا اور اصلاح کے واسطے ان کی برائی بیان کرنا بھی منع ہے ورنہ حضرت رسول کے کفار مکہ دشمن نہ ہوتے، کیونکہ آپ کے ساتھ دشمنی تو صرف بتوں کی مذمت کرنے سے ہوئی تھی اور وہ لوگ محض اس کے متمنی تھے کہ بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں اس کے علاوہ تبرا و لعنت جس کو عوام الناس اور جاہل لوگ گالی سمجھتے ہیں، حالانکہ اس سے کوئی مذہب خالی نہیں، خود خدا نے بھی قرآن مجید میں جابجا مختلف لوگوں پر لعنت کی ہے پھر اگر یہ برا کام ہوتا تو ہرگز خداوند عالم اس کا مرتکب نہ ہوتا ورنہ معاذ اللہ ع
او خویشتن گم است کرا رہبری کند
کا مصداق ہوگا اور یہ خلاف عقل ہے ۱۲

[۳] یہ کفار کی حالت ہے گو آخر وقت جب فرشتے مومنین سے پوچھتے ہیں تو وہ دنیا کی طرف پلٹنے کو نفرت خیز نگاہ سے دیکھتے ہیں

[۴] اسی بنا پر حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا سب حسب و نسب منقطع ہو جائیں گے یعنی ایک کو دوسرے سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور نہ کسی کی کوئی خبر لے گا مگر حضرت رسول کے خاندان کا وہاں بھی لحاظ ضرور کیا جائے گا یہ بات اگرچہ سادات کے فخر کے واسطے کافی ہے مگر ایک دوسری روایت ہے بہشت پرہیزگاروں کے لئے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور گنہگار کے لئے جہنم ہے اگرچہ سید ہو دل ہلا دیتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا رحم کرے خلاصہ یہ ہوا کہ سادات بھی اگر گناہ کریں گے تو ان کو سزا ضرور ملے گی اگرچہ آخر میں حضرت رسول کی خاطر سے بہشت میں جائیں ۱۲

(حاشیہ: جواب برائی اور گالی کا گالی دینے سے اور فسادات بڑھ جاتے ہیں۔ — ع ۱۵ ۵ ۵)

مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
کے پلّے بھاری ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا آپ نقصان کیا کہ ہمیشہ جہنم میں
فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا
رہیں گے اور (ان کی یہ حالت ہوگی کہ) جہنم کی آگ ان کے منہ کو جھلس دے گی اور وہ لوگ منہ بنائے ہوئے ہوں گے
كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا
(اس وقت ہم پوچھیں گے) کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی گئی تھیں (ضرور پڑھی گئی تھیں) تو تم انہیں جھٹلایا
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا
کرتے تھے ، وہ جواب دیں گے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری کمبختی نے آدبایا اور ہم گمراہ
قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا
لوگ تھے پروردگار ہم کو (اب کی دفعہ) کسی طرح اس جہنم سے نکال دے پھر اگر دوبارہ ہم ایسا کریں
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ
تو البتہ ہم قصوروار ہیں ، خدا فرمائے گا دور ہو اسی میں (تم کو رہنا ہوگا ، اور دیکھو) مجھ سے بات نہ کرو ، میرے
كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ
بندوں میں سے ایک گروہ [1] ایسا بھی تھا جو (برابر) یہ دعا کرتا تھا کہ اے ہمارے پالنے والے ہم ایمان لائے
لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
تو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر ہے اور تم لوگوں نے انہیں مسخرا بنالیا
سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ
یہاں تک کہ گویا ، ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھلادی اور تم ان سے (برابر) ہنستے رہے
تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ
میں نے آج ان کو ان کے صبر کا اچھا بدلہ دیا کہ یہی لوگ اپنی
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ
(خاطر خواہ) مراد کو پہنچنے والے ہیں (پھر ان سے خدا) پوچھے گا کہ (آخر) تم زمین پر کتنے برس رہے وہ کہیں گے
سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ
(برس کیسا) ہم تو بس پورا ایک دن [2] رہے یا ایک دن سے بھی کم تو تو شمار کرنیوالوں سے پوچھ لے
الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ
خدا فرمائے گا بے شک تم (زمین میں) بہت ہی کم ٹھہرے ، کاش تم (اتنی بات بھی دنیا میں)

[1] اگرچہ اس کا ظاہر تعمیم ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اصحاب صفہ بلال ، عمار اور صہیب وغیرہ ہیں ۱۲

[2] بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کی مصیبت اتنی سخت ہوگی کہ دنیا کی زندگی جو وہاں کے مقابلے میں گویا جنت تھی بہت کم محسوس ہوگی - اور یہ سچ بھی ہے کہ آرام کی گھڑیاں بہت جلد گزر جاتی ہیں اور بہت کم معلوم ہوتی ہیں ، یا یہ مطلب ہو کہ قیامت کے بعد کی غیر متناہی مدت کے مقابلے میں وہ گویا ایک دن بھی نہیں

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا

سمجھے ہوتے تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی بے کار پیدا کیا ، اور یہ کہ

وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے تو خدا جو سچا بادشاہ (ہر چیز سے)

الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ

برتر و اعلیٰ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے اور جو

مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ

شخص خدا کے سوا دوسرے معبود کی پرستش کرے گا اس کے پاس اس شرک کی کوئی دلیل

فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

تو ہے نہیں تو بس اس کا حساب (کتاب) اس کے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (اگر یاد رہے کہ) کفار ہرگز فلاح پانے

وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

والے نہیں اور (اے رسول) تم کہو پروردگار تو (میری امت کو) بخش دے اور ترس کھا اور تو تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے ۔

(۲۴) سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۲) — اٰیاتہا ۶۴ — رکوعاتہا ۹

سورہ نور مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں ۔ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع) کرتا ہوں، جو بڑا مہربان رحم والا ہے ۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

یہ ایک سورہ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا ہے اور اس میں ہم نے واضح روشن

لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ

آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم (غور کر کے) نصیحت حاصل کرو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد ان دونوں میں سے

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

ہر ایک کو سو سو کوڑے [2] مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا کے نافذ کرنے میں تم

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ

کو ان کے بارے میں کسی طرح کا ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے ، اور ان دونوں کی سزا کے وقت

وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ

مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیئے ، زنا کرنے والا مرد تو زنا کرنے والی

---

[1] اس سورہ میں قرآن کی فضیلت زنا کی تہمت ، زنا کی سزا لعان کا حکم اور طریقہ ، افک کا قصہ بغیر اجازت کے کسی کے گھر نہ جاؤ ، نامحرم کی طرف نظر کی ممانعت پردے کا حکم ، بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم ، مکاتبت کا حکم ، اپنی لونڈیوں سے ناجائز خرچی نہ کماؤ ، نور خدا کی تشبیہ کس گھر میں خدا کا نور ہے کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ ، ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے آیہ استخلاف خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو ، بہت بوڑھی عورت ننگے سر رہ سکتی ہے ، کھانے کی تہذیب آپس میں کھانے کی طرح رسول کو نہ پکارو وغیرہ کا ذکر ہے ۔ ۱۲

[2] یہ حکم اسی وقت کے لیئے ہے جب زنا ثابت ہو جائے اور خود زنا کرنیوالے کے چار عادلوں کے سامنے مختلف مقامات پر اقرار کرنے یا چار عادل مردوں کو اس فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور گواہی دینے سے ثابت ہوتا ہے ۱۲

ع ۶ ۲۶ ۶

لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ
ہی عورت یا مشرکہ سے نکاح لہ کرے گا اور زنا کرنے والی عورت بھی بس زنا کرنیوالے
اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ
ہی مرد یا مشرک سے نکاح کرے گی اور سچے ایمان داروں پر تو اس قسم کے تعلقات ۲ حرام ہیں اور جو
الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں پھر (اپنے دعوے پر) چار گواہ پیش نہ کریں
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً
تو انہیں اسی کوڑے مارو اور (پھر آئندہ) کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور (یاد رکھو کہ)
اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ
یہ لوگ خود بدکار ہیں مگر ہاں جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی
بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَ
اور اپنی اصلاح کی تو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جو
الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ
لوگ اپنی بی بیوں پر (زنا) کا عیب لگائیں اور (اس کے ثبوت میں) اپنے سوا ان کا کوئی گواہ نہ ہو
اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
تو ایسے لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح) ہوگی کہ وہ ہر مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ
لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ
(اپنے دعوے میں) ضرور سچا ہے اور پانچویں (مرتبہ یوں) کہے گا کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس
اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ
پر لعنت. اور عورت (کے سر) سے اس طرح سزا ٹل جا سکتی ہے کہ وہ
تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَ
چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کر دے کہ یہ شخص (اس کا شوہر اپنے دعوے میں) ضرور جھوٹا ہے
الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ
اور پانچویں مرتبہ یوں بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب
الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ
پڑے اور اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی مہربانی نہ ہوتی (تو دیکھتے کہ تہمت لگانیوالوں کا کیا حال ہوتا)

تہمت زنا کی سزا

لہ یہ حکم نہیں ہے بلکہ ان کی حالت کا بیان ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کیونکہ اچھا آدمی بروں سے ملنے ہی کیوں لگا، کہ ارتباط اور نکاح کی نوبت پہنچے ۱۲

۲ یہ حکم یا تو اسی زمانے کی مخصوص عورتوں کا ہے جو مدینہ میں تھیں یا یہ آیت منسوخ ہے اور اس کا حکم آیہ ”وانکحوا الایامٰی“ سے اٹھ گیا، یا نہی تحریمی نہ ہو بلکہ تنزیہی تب اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ خالص مومنین کو اس قسم کے تعلقات مناسب نہیں تب یہ حکم اس وقت کے واسطے بھی ہو جائیگا واللہ اعلم ۱۲

۳ ناحق تہمت کی برائی کو مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرنے کے واسطے اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں ۱۲ ۱۲ ۱۲

لعان کا حکم اور طریقہ

اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ

اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنیوالا حکیم ہے۔ بے شک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت[1] لگائی وہ تمہیں

مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ

میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں اس تہمت کو برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ان میں جس شخص

امْرِیٴٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی

نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس کی سزا کو خود بھگتے گا اور ان میں سے جس شخص نے اس تہمت کا بڑا

كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١﴾ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

حصہ لیا اس کے لئے بڑی (سخت) سزا ہوگی اور جب تم لوگوں نے اس کو سنا تھا تو

ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا

اسی وقت ایماندار مردوں اور ایمان دار عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلائی کا گمان کیوں نہ کیا اور یہ

هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ

کیوں نہ بول اٹھے کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے اور جن لوگوں نے تہمت لگائی تھی اپنے دعوے کے ثبوت میں

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾

چار گواہ کیوں نہ پیش کئے پھر جب ان لوگوں نے گواہ نہ پیش کئے تو خدا کے نزدیک یہی لوگ جھوٹے ہیں[2]

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور اگر تم لوگوں پر دنیا اور آخرت میں خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم

لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ

لوگوں نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تم پر کوئی بڑا (سخت) عذاب آ پہنچتا کہ تم اپنی زبانوں سے اس کو

بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

ایک دوسرے سے بیان کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہتے تھے جس کا تمہیں علم و یقین نہ تھا (لطف یہ

وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖۗ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَاۤ

ہے کہ) تم نے اس کو ایک آسان بات سمجھی تھی حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑی (سخت) بات تھی، اور جب تم نے

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ

ایسی بات سنی تھی تو تم نے لوگوں سے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم کو ایسی بات منہ سے نکالنی مناسب نہیں،

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ

سبحان اللہ یہ بڑا بھاری بہتان ہے ، خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم

---

[1] علماء اہلسنت نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جنگ میں تشریف لے جاتے تو بیبیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام نکلتا اسکو ساتھ لے جاتے چنانچہ جنگ بنی مصطلق میں میرے نام قرعہ نکلا اور میں گئی اُدھر سے واپسی میں مدینہ کے قریب ایک منزل میں شب کے وقت میں ایک عورت کے ساتھ رفع حاجت کو گئی، جب اپنی جگہ پر آئی تو اپنے گلے کا ہار نہ پایا اور قافلہ کوچ پر تیار تھا پھر اُس عورت کو ساتھ لیکر ہار ڈھونڈنے گئی اور وہ مل بھی گیا، مگر جب اپنی جگہ پر آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا اور میرے اونٹ والے نے بھی میرے ہودج کو یہ خیال کر کے کہ میں اُس کے اندر موجود ہوں اونٹ پر رکھ کر کوچ کیا ناچار میں وہیں بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد میں سو گئی صفوان بن معطل جو پیچھے رہ گیا تھا جب اس جگہ پہونچا تو مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا اور خود مہار کھینچتے ہوئے قافلہ میں پہونچے تو عبداللہ ابن اُبی وغیرہ صفوان کے ہمراہ دیکھ کر مجھ پر آئے اور بہت سے لوگ اُس کے ہم رائے ہو گئے اور مجھ پر تہمت لگائی یہاں تک کہ مدینہ پہونچی تو حضرت کی توجہ میری طرف باقی نہ رہی حتیٰ کہ میں ایک مہینے تک بیمار رہی مگر آپ مجھے دیکھنے نہ آئے اور اندر آتے بھی تو دوسروں سے میرا حال پوچھ لیتے اور میں اسکی وجہ بالکل نہ سمجھی آخر چند دن کے بعد میں پھر ایک دن مسطح کی ماں کے ساتھ رات کو رفع حاجت کے لیے نکلی اور جب اتفاقاً اس کا پاؤں پھسلا تو اسنے مسطح کو برا بھلا کہا میں نے منع کیا تو بولی تم کیا جانو اس نے تم پر ایسی تہمت لگائی ہے مجھے یہ سُن کر سخت رنج ہوا اور اس وقت حضرت کی بے توجہی کی وجہ سمجھ میں آئی غرض میں ایک روز حضرت سے اجازت حاصل کر کے اپنے باپ کے گھر میں آئی اور اپنی نسبت لوگوں کے خیالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ لوگ مجھے ایسا ویسا کہتے ہیں پھر تو مجھے سوائے رونے کے کچھ کام نہ تھا کھانا پینا ترک ہو گیا اور حضرت نے اسامہ اور علی سے مشورہ کیا تو اسامہ نے کہا میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتا، علی نے کہا آپ رنج نہ کریں آپکے واسطے ان کے سوا بہتیری عورتیں ہیں اور اگر اس عورت سے جو ساتھ تھی دریافت کریں تو آپ کو تصدیق ہو جائے گی غرض آپ نے اس سے دریافت کیا اور اس نے میری پاکدامنی کی گواہی دی اور میں نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اس کے بعد خدا نے میری عفت پر یہ آیتیں نازل کیں تب حضرت رسول کو اطمینان ہوا۔ ١٢

[2] اسی بناپر حسب روایات اہلسنت حضرت رسول نے مسطح پر تہمت زنا کی حد جاری کی۔ حالانکہ مسطح حضرت رسول کے بدری صحابی تھے اسی سے "الصحابة کلهم عدول" صحابہ سب کے کل عادل ہیں، کا موضوع اور غلط ہونا واضح ہو گیا۔ ١٢

تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ
سچے ایمان دار ہو تو خبردار پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔ اور خدا تم سے (اپنی) احکام
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان
اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
داروں میں بدکاری کا چرچا پھیل جائے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک
اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
عذاب ہے اور خدا (اصل حال کو) خوب جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے ہو۔ اور
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ
اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت ہے اور یہ کہ خدا اپنے بندوں
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
پر) بڑا شفیق مہربان ہے (تو تم دیکھتے کہ کیا ہوتا) اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ اور
الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ
جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلے گا، تو وہ یقیناً اسے بدکاری اور بری بات
بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
(کرنے) کا حکم دے گا اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت نہ ہوتی
مَا زَكٰي مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ
تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک وصاف نہ ہوتا۔ مگر خدا تو جسے چاہتا ہے پاک وصاف
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ
کر دیتا ہے اور خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے اور تم میں[۱] سے جو لوگ زیادہ دولت اور مقدور
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
والے ہیں، قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو
وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ښ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا
کچھ دینے (لینے) سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ انہیں چاہیئے کہ (ان کی خطا) معاف کر دیں اور درگزر کریں
تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾
کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ خدا تمہاری خطا معاف کرے اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے

[۱] اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کے گناہ کو مشہور کرے گویا وہ خود اس کا مرتکب ہو۔

[۲] حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ چونکہ مسطح۔ (حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی) نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی تھی، اس وجہ سے میرے باپ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی مسطح کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں گا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ۱۲ ۱۲

السجدۃ ۱ ۔ ع ۱۰ ۲ ۸

تہمت زنا کی سزا

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَٰتِ الْغَٰفِلَٰتِ الْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا
بے شک جو لوگ پاک دامن بے خبر اور ایمان دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ
میں (خدا کی) لعنت ہے۔ اور ان پر بڑا (سخت) عذاب ہوگا، جس دن ان کے خلاف
تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا
ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کی کارستانیوں کی گواہی
يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَ
دیں گے اس دن خدا ان کو ٹھیک ٹھیک ان کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور
يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْخَبِيثَٰتُ
جان جائیں گے کہ خدا بالکل برحق اور (حق کا) ظاہر کرنے والا ہے۔ گندی عورتیں لے
لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَٰتِ وَالطَّيِّبَٰتُ لِلطَّيِّبِينَ
گندے مردوں کے لئے (مناسب) ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں
وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَٰتِ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ
کے لئے (موزوں) ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے، لوگ جو کچھ ان کی نسبت بکا کرتے ہیں اس سے یہ لوگ
لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
بری الذمہ ہیں ان ہی (پاک لوگوں) کے لئے (آخرت میں) بخشش ہے اور عزت کی روزی اے ایمان دارو اپنے گھروں کے
تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا
سوا دوسرے لہ گھروں میں (درآنہ) نہ چلے جاؤ یہاں تک کہ ان سے اجازت لے لو اور ان گھروں کے رہنے
عَلَىٰٓ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِن
والوں سے صاحب سلامت کر لو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ نصیحت اس لئے ہے) تاکہ یاد رکھو پس
لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَ
اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو تاوقتیکہ تم کو (خاص طور پر) اجازت نہ حاصل ہو جائے ان میں نہ جاؤ
إِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ
اور اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو تم (بے تامل) پھر جاؤ یہی تمہارے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے اور تم جو
بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا
کچھ بھی کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اس میں البتہ تم پر کوئی الزام نہیں کہ غیر آباد مکانات

لے یہ بھی حکم نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور بیان فطرت ہے مطلب یہ ہے کہ اچھا اچھے ہی کو پسند کرے گا اور برا برے کو سچ ہے ؎

کبوتر با کبوتر باز با باز!!!
کند ہم جنس باہم جنس پرواز

مگر اس سے عصمت و غیر عصمت سے کوئی سروکار نہیں بلکہ یہاں تو زنا کا ذکر تھا اور گندگی سے بھی زنا کی گندگی مراد ہے ۱۲

ع ٣ ٦ ٩

لہ اس سے مقصود کوئی خاص گھر نہیں بلکہ ہر گھر حتی کہ ماں بہن کا بھی، کیونکہ اکثر اوقات لوگ ایسی حالت میں بھی رہتے ہیں کہ اس وقت کسی کا حتی کہ بیٹے کا سامنا بھی مناسب نہیں ۱۲ ف ۱۲ ف ۱۲

بغیر اجازت کسی کے گھر میں نہ جاؤ

بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

میں ۱؎ جس میں تمہارا کوئی اسباب ہو رہے اجازت چلے جاؤ۔ اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور

تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ

جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا سب کچھ جانتا ہے۔ (اے رسول) ایمان داروں سے کہدو کہ اپنی نظروں

اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ

کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے یہ لوگ

اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے یقیناً خوب واقف ہے اور (اے رسول) ایماندار عورتوں سے بھی کہدو کہ وہ بھی

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ

اپنی نظریں نیچی رکھیں ۲؎ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگار (کے مقامات) کو

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

(کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جاتا ہو (چھپ نہ سکتا ہو) (اس کا گناہ نہیں) اور اپنی اوڑھنیوں کو

جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

(گھونگٹ مار کے) اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈالے رہیں اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ داداؤں یا اپنے

اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

شوہر کے باپ داداؤں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ

بھتیجوں یا اپنے بھانجوں یا اپنے (قسم کی) عورتوں یا اپنی لونڈیوں یا

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ

(گھر کے) وہ نوکر چاکر جو مرد صورت ہیں مگر (بہت بوڑھے ہونے کی

اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ

وجہ سے) عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے یا وہ کم سن لڑکے جو عورتوں کے پردے کی بات

يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

سے آگاہ نہیں ہیں ان کے سوا (کسی پر) اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا کریں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو ان کے پوشیدہ بناؤ سنگار (جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے اور اے ایماندارو تم سب کے سب خدا

نامحرم کی طرف نظر کرنا منع

۱؎ جیسے کارواں سرا وغیرہ ۱۲

۲؎ اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو مومن چھ باتوں کا ذمہ دار ہو میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں

(۱) سچ بولنا۔

(۲) وعدے کو پورا کرنا۔

(۳) اپنی شرمگاہوں کو حرام سے بچانا۔

(۴) اپنی نظر کو نامحرم کی طرف دیکھنے سے نگاہ رکھنا۔

(۵) حرام لقمہ سے ہاتھ کو آلودہ نہ کرنا۔

(۶) امانت میں خیانت نہ کرنا ۱۲ ۱۲ ۱۲

پردہ کے احکام

نامحرم عورتوں کے سامنے نکلنے کا حکم

أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۳۱﴾ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ
کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اپنی قوم کی بے شوہر عورتوں اور اپنے
مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ
نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح ؎۱ کر دیا کرو اگر یہ لوگ
يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ
محتاج ہوں گے تو خدا اپنے فضل (وکرم) سے انہیں مالدار بنا دے گا۔ اور خدا تو بڑی گنجائش
عَلِيمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا
والا واقف کار ہے اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ
حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ
پاک دامنی اختیار کریں یہاں تک کہ خدا ان کو اپنے فضل (وکرم) سے مالدار بنا دے اور تمہاری لونڈی غلاموں
الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ
میں سے جو مکاتب ؎۲ ہونے (کچھ روپے کی شرط پر آزادی کا سرخط لینے) کی خواہش کریں تو تم اگر ان میں کچھ صلاحیت دیکھو تو ان
فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ
کو مکاتب کر دو اور خدا کے مال سے جو اس نے تمہیں عطا کیا ہے ان کو بھی دو۔ اور تمہاری لونڈیاں
وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا
جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں ان کو دنیاوی زندگی کے فائدے حاصل
لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ
کرنے کی غرض سے حرام کاری پر مجبور نہ کرو ؎۳ اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو اس
اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا
میں شک نہیں کہ خدا اس کی بے بسی کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور (ایماندارو) ہم نے تو تمہارے پاس
إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ
(اپنی) واضح و روشن آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی حالتیں اور پرہیز گاروں
قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۴﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَ
کے لیے نصیحت (کی باتیں) نازل کیں۔ خدا تو سارے آسمان اور زمین
الْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ
کا نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق ؎۴ (سینہ) ہے جس میں ایک روشن چراغ (علم شریعت) ہو

؎۱ اگر زیادتی شہوت کی وجہ سے حرام کا خوف ہو تو نکاح واجب ہے ورنہ سنت موکدہ ۱۲

؎۲ مکاتبت کے معنے یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائے گا اسکی دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ جتنا ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں۔ دوسری یہ کہ جب تک کل نہ ادا کرے کچھ بھی آزاد نہ ہوگا اس کو مکاتبت مشروط کہتے ہیں چونکہ غلامی ایک قسم کا عذاب ہے اس وجہ سے مسلمانوں کو اس سے چھٹکارا دینے کا حکم دیا گیا مگر اس میں شرط بھی ہے کہ اس میں صلاحیت دیکھ لے یعنی چٹورا اور آوارہ نہ ہو ۱۲

؎۳ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ جو لونڈی پاکدامن رہنا نہیں چاہتی اس کا مجبور کرنا جائز ہوگا۔ کیونکہ جو پاکدامن رہنا نہیں چاہتی بلکہ زنا پر آمادہ ہے اسکو مجبور کرنا کیوں کر کہہ سکتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں سے ناجائز طریقہ پر خرچی نہ کمواؤ اور بس ۱۲

؎۴ حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرت فاطمہؑ اور مصباح سے حسنینؑ اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیمؑ شرقی وغربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہؑ کا یہودی و نصرانی نہ ہونا یکاد زیتہا سے ان کی کثرت علم اور نور علی نور سے ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یہدی اللہ لنورہ سے ان کی اولاد و محبت مراد ہے اور اسی کی موید وہ روایت ہے جس کو علامہ جلال الدین نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالکؓ اور بریدہؓ سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے اسکے بعد والی آیت فی بیوت اذن اللہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی یا حضرت اس سے کون گھر مراد ہیں آپ نے فرمایا کہ انبیاء کے گھر یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ گھر بھی انہیں گھروں میں ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ ان میں بھی سب سے بہتر و افضل ہے۔ (دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۵۰ سطر ۳ مطبوعہ مصر) اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی ذکر کیا ہے ۱۲

ع ۴ / ۸ / ۱۰

۱۲ ۱۲ ۱۲

فِىْ زُجَاجَةٍؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل (دل) میں ہو اور (قندیل دل اپنی تڑپ میں) گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ (وہ چراغ

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

زیتون کے ایسے مبارک درخت کے (تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو اور نہ پچھم کی طرف

زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

(بلکہ بیچوں بیچ میدان میں) اس کا تیل (ایسا شفاف ہو کہ) اگرچہ آگ اسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ

يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

آپ ہی آپ روشن ہو جائیگا (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور علیٰ نور (نور کی نور پر جوت پڑ رہی ہے) خدا اپنے نور کی طرف جسے

لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ ﴿۳۵﴾ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ

چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا لوگوں (کے سمجھانے) کیواسطے مثلیں بیان کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے (وہ قندیل

اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا

ان گھروں میں روشن ہے) جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کیجائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے جن میں صبح و شام وہ

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا

لوگ اس کی تسبیح کیا کرتے ہیں ایسے لوگ[1] جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے

بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

سے نہ تو تجارت ہی غافل کر سکتی ہے نہ (خرید و) فروخت (کا معاملہ کیونکہ) وہ لوگ اس دن

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ ﴿۳۷﴾

سے ڈرتے ہیں جس میں (خوف کے مارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی (اس کی عبادت اس لئے کرتے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ

ہیں) تاکہ خدا انہیں ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل (و کرم) سے

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ

کچھ اور زیادہ بھی دے اور خدا تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے ۔ اور جن لوگوں نے کفر

كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ

اختیار کیا ان کی کارستانیاں (ایسی ہیں) جیسے ایک چٹیل میدان کا چمکتا ہوا بالو کہ پیاسا اس کو دور سے

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

تو پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا (اور پیاس سے تڑپ کے مر گیا) اور خدا کو اپنے

نور خدا کی تشبیہ

[1] خدا کے نور کا اصل مشبہ بہ تو حسن بصری کے قول سے گزشتہ صفحہ میں معلوم ہو چکا۔ خدا کے نور کی تشبیہ کسی چیز سے ہو ہی نہیں سکتی مگر پھر بھی سمجھانے کے واسطے کوئی نور ماننا پڑے گا تو نور کی تشبیہ چراغ سے ہے اور وہ بھی طاق میں رکھا ہوا جس کی روشنی منتشر نہ ہو پھر اس پر صاف شفاف شیشہ رکھا ہوا۔ اور تیل بھی ہو تو زیتون کا جس کی روشنی تمام دنیا کے تیلوں سے زیادہ صاف ہوتی ہے اس پر لطف یہ کہ جتنے مصارف اس کے ہیں اور کسی کے نہیں۔ کھانے میں یہ کام آئے ملنے میں یہ، دوا میں یہ، جلانے میں یہ، اور وہ بھی جو درخت بیچ باغ میں ہو نہ پچھم کنارے نہ پورب بلکہ اور درختوں کے بیچ میں سایہ پرورده ہو اس کا تیل اور عمدہ ہوگا، اور جلتا بھی ہے تو ایسے گھروں میں جہاں کے لوگ خدا کی عبادت کے سوا کوئی کام ہی نہیں کرتے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مسجدوں [illegible] خدا کا نور ہے

کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ
پاس موجود پایا تو اس نے اس کا حساب (کتاب) پورا پورا چکا دیا اور خدا تو بہت جلد حساب کرنیوالا ہے (یا کافروں کے اعمال
فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ
کی مثال) اس بڑے گہرے دریا کی تاریکیوں کی سی ہے جیسے ایک لہر اس کے اوپر دوسری لہر
سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ
اس کے اوپر ابر (تہ بتہ) ڈھانکے ہوئے ہو (غرض) تاریکیاں ہیں کہ ایک کے اوپر ایک (امڈی چلی آتی ہیں) اس
لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ
طرح (کہ اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ نکالے تو (شدت تاریکی سے) اسے دیکھ نہ سکے اور جسے خود خدا ہی نے (ہدایت کی) روشنی
مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
نہ دی ہو تو (سمجھ لو کہ) اس کے لئے کہیں کوئی روشنی ہی نہیں ہے (اے شخص) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ جتنی مخلوقات سارے آسمان
وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ
اور زمین میں ہے اور پرندے پر پھیلائے (غرض سب) اسی کی تسبیح کیا کرتے ہیں سب کے سب اپنی نماز اور اپنی تسبیح
تَسْبِیْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
کا طریقہ خوب جانتے ہیں اور جو کچھ یہ کیا کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اور سارے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
و زمین کی سلطنت خاص خدا ہی کی ہے اور خدا ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے کیا تو نے اس پر بھی نہیں
اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا
نظر کی کہ یقیناً خدا ہی ابر کو چلاتا ہے پھر وہی باہم اسے جوڑتا ہے، پھر وہی اسے تہ بتہ رکھتا ہے تب تو بارش
فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ
اس کے درمیان سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے اور آسمان میں جو (جمے ہوئے بادلوں کے) پہاڑ ہیں ان میں
مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ
سے وہی اسے برساتا ہے پھر انہیں جس (کے سر) پر چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور جس (کے سر) سے چاہتا ہے
یَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ
ٹال دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی کوند آنکھوں کی روشنی اچک لئے
بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
جاتی ہے، خدا ہی رات اور دن کو پھیر بدل کرتا رہتا ہے، بے شک اس میں

ع ۵ ۶

ل جس طرح خدا کے نور کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کفر کی تاریکی کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ممکن، ایک تو اندھیری رات اس پر گہرا ابر اور پھر دریا کی تہ میں ایک شخص ہو اور دریا میں طوفان ہو کہ لہروں پر لہریں آرہی ہوں۔ بھلا اس شخص کی تاریکی کی کوئی حد ہو سکتی ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۴۴ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ
آنکھ والوں کے لئے بڑی عبرت ہے اور خدا ہی نے تمام زمین چلنے والے (جانوروں) کو پانی[1]
مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
سے پیدا کیا ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو
عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ
دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں، خدا جو چاہتا ہے پیدا
اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۵ لَقَدْ
کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے، ہم ہی نے یقیناً واضح
اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
اور روشن آیتیں نازل کیں، اور خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۶ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ
کرتا ہے (اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم
وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَ
نے اطاعت قبول کی، پھر اس کے بعد ان میں سے کچھ لوگ (خدا کے حکم سے) منہ پھیر لیتے ہیں اور
مَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
سچ یوں ہے کہ یہ لوگ ایماندار تھے ہی نہیں اور جب وہ لوگ خدا اور اس کے رسول کی طرف بلائے
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ يَّكُنْ
جاتے ہیں تاکہ رسول ان کے آپس کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیں تو ان میں کا ایک فریق روگردانی کرتا ہے اور اصل یہ ہے کہ
لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝۴۹ۭ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اگر حق ان کی طرف ہوتا تو گردن جھکائے ہوئے رسول کے پاس دوڑے ہوئے آتے کیا ان کے دل میں (کفر کا) مرض (باقی)
اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا اور اس کا رسول ان پر ظلم
رَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۵۰ۧ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ
کر بیٹھے گا (یہ سب کچھ نہیں)، بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں، ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
جب ان کو خدا اور اس کے رسول کے پاس بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کر دیں تو

ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا

[1] بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہے مگر صورت میں دابہ سے صرف انسان اور چارپائے وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ بہیرے حشرات الارض مٹی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ سارے عالم کی بنیاد پانی ہی ہے، کیونکہ سب سے پہلے خدا نے پانی کو پیدا کیا، اس میں تموج ہوا اور بعین جھل کر منجمد ہوا اس سے بنی زمین اس کے بعد اور چیزیں، اس کی تفصیل دیکھو نہج البلاغۃ (مجموعہ خطبات امیر المومنین علی بن ابی طالب) میں

الربع ع ۶ ۱۲

اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم) سنا اور (دل سے) مان لیا. اور یہی لوگ (آخرت میں) کامیاب ہونے والے ہیں .

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ

اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کا حکم مانے اور خدا سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے بچتا رہے گا تو ایسے

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ

ہی لوگ اپنی مراد[1] کو پہنچیں گے اور اے رسول ان (منافقین[2]) تمہاری اطاعت کی (خدا کی سخت سے سخت) قسمیں

اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ

کھا کر کہا کہ اگر تم انہیں حکم دو تو بلا عذر (گھر بار چھوڑ کر) نکل کھڑے ہوں تم کہدو کہ قسمیں نہ کھاؤ دستور کے موافق اطاعت

اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا

(اس سے بہتر ہے) اور بیشک تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے اے رسول تم کہدو کہ خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا

اطاعت کرو اس پر بھی اگر تم سرتابی کروگے تو بس رسول پر اتنا ہی (تبلیغ) واجب ہے جس کے وہ ذمہ دار کئے گئے

حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

ہیں اور جس کے ذمہ دار تم بنائے گئے ہو تم پر واجب ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کروگے تو ہدایت پاؤگے اور رسول پر تو صرف

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

صاف طور پر (احکام کا) پہنچا نا فرض ہے (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

کئے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ ان کو (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کریگا جس طرح ان

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى

لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور جس دین کو اس نے ان کیلئے پسند فرمایا ہے (اسلام) اس پر انہیں

لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ

ضرور ضرور پوری قدرت دے گا اور ان کے خائف ہونیکے بعد (ان کے ہراس کو) امن سے ضرور بدل دیگا کہ وہ

لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

(اطمینان سے) میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائیں گے اور جو شخص اس کے بعد بھی ناشکری کرے

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں اور (اے ایماندارو) نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (دل سے)

[1] اگرچہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے اشارہ اس جھگڑے کی طرف ہے جو بشر منافق اور ایک یہودی میں تھا اور یہودی حضرت رسول کے حق فیصلہ کرنے اور اپنے حق ہونے کی وجہ سے آپ کو حکم قرار دینا چاہتا تھا اور بشر کعب بن اشرف یہودی کو، مگر صاحب کشاف و بیضاوی نے تصریح کی ہے کہ یہ قصہ علی بن ابی طالب اور مغیرہ بن وائل کا ہے اور مغیرہ نے حضرت کو حکم قرار دینے سے انکار کیا تھا اور خواہ مخواہ ظلم کا الزام لگایا تھا. اور قمی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت علی سے ایک زمین خرید کی تھی اور اس میں پتھر نکل آنے کی وجہ سے واپس کرنا چاہا حضرت علی نے انکار کیا اور اپنا حکم حضرت رسول کو قرار دیا اس پر حکم بن ابی العاص نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم اس کو نہ مانو کیونکہ رسول اللہ اپنے چچا زاد بھائی کے خلاف ہرگز نہ کرینگے اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی[12]

[2] یہ بھی انہیں لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے حضرت رسول کے دربار میں جانے سے انکار کیا تھا

ع ۱۱

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اے رسول) تم یہ نہ خیال کرو کہ کفار

كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَ

(ادھر ادھر) زمین میں (پھیل کر ہمیں) عاجز کردیں گے (یہ خود عاجز ہوجائیں گے) اور ان کا ٹھکانا تو

لَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ ع ۷ ۱۳

جہنم ہے اور کیا برا ٹھکانا ہے۔ اے ایماندارو تمہاری لونڈی غلام اور وہ لڑکے جو ابھی تک بلوغ

الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

کی حد تک نہیں پہنچے ہیں ان کو بھی چاہیئے کہ (دن رات میں) تین مرتبہ (تمہارے پاس آنے

مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ

کی) تم سے اجازت لے لیا کریں (تب آئیں ایک) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم (گرمی

تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ

سے) دوپہر کو (سونے کے لئے معمولاً) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسری) نماز عشا کے بعد

الْعِشَاۗءِ ۣ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ

(یہ) تین (وقت) تمہارے پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ (بے اذن آنے میں) نہ تم پر کوئی

جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى

الزام ہے نہ ان پر (کیونکہ) ان اوقات کے علاوہ میں (بہ ضرورت یا بے ضرورت) لوگ ایک دوسرے کے پاس چکر لگایا

بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

کرتے ہیں یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم

حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا

ہے اور اے ایماندارو جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح ان کے قبل (بڑی عمر) والے

كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

(گھر میں آنے کی) اجازت لے لیا کرتے تھے اسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں یوں خدا اپنے

لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ

احکام صاف صاف بیان کرتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار حکیم ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جو (بڑھاپے

الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

کی وجہ) نکاح کی خواہش نہیں رکھتیں وہ اگر اپنے کپڑے (دوپٹہ وغیرہ) اتار کر (سر ننگا کر) ڈالیں تو اس میں ان

خاص اوقات میں لونڈی غلاموں سے بھی پردہ کرو

بہت بوڑھی عورتیں ننگے سر رہ سکتی ہیں

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ
پر کچھ گناہ نہیں ہے بشرطیکہ ان کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا منظور نہ ہو اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے اور بہتر ہے
لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ
اور خدا تو سب کی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ اس بات میں نہ تو اندھے آدمی کے لئے مضائقہ ہے اور
وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ
نہ لنگڑے آدمی پر کچھ الزام ہے۔ اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور نہ خود تم لوگوں
وَّ لَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا نانا وغیرہ کے گھروں
اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ
سے یا اپنی ماں دادی نانی وغیرہ کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے
بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ
یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپیوں کے گھروں
اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ
سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی
مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ
کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں له یا اپنے دوستوں (کے گھروں) سے اس میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں
تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا
کہ سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ پھر جب تم گھروں میں جانے لگو اور وہاں کسی کو نہ پاؤ تو خود
عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ
اپنے ہی اوپر سلام کر لیا کرو جو خدا کی طرف سے ایک مبارک پاک اور پاکیزہ تحفہ ہے، خدا
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
یوں اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو، سچے ایمان دار
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا
تو صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب کسی ایسے کام
كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى
کے لئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے رسول کے پاس ہوتے ہیں تو جب تک اس

له خداوند عالم نے یہ بھی ایک نہایت عمدہ طریقہ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے اور تکبر کے کم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور واقعی اگر اہل اسلام ان قواعد کو برتیں اور ہم بے تکلفی سے ایک دوسرے کے یہاں کھا لیا کریں تو یقیناً اتحاد اعلیٰ درجہ کا ہو جائے پھر رئیس غریب کے ساتھ اور تندرست اندھے لنگڑے بیمار کے ساتھ کھائے تو انکسار کی اچھی خاصی مثال پیدا ہو جائے اس طرح زمانہ کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریب میں جانے لگا تو اپنے عزیز یا احباب میں سے جس پر اسے وثوق ہو کنجی اپنے مکان کی دے جاتا ہے اور اس کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ ہمیں جس چیز کی ضرورت ہو بے تامل لے لینا اور اگر وہ شخص اتفاقاً کچھ لے لیتا ہے، تو مکان والا خوش ہو جاتا ہے چنانچہ فتح موصلی کی حکایت مشہور ہے کہ اس نے اپنے دوست کی کنیز سے تھیلی منگوا کر دو درہم نکال لئے تھے جب اس کا دوست آیا اور یہ ماجرا سنا تو خوشی کے مارے کنیز کو آزاد کر دیا سچ ہے ؎
یاراں بجاں مضائقہ باہم نمی کنند
آخر گہے بحال جدائی چہ ہا کنند
مگر افسوس اس زمانے کے لوگ قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف عملدرآمد کرتے ہیں اور اسی کی بدولت تنزل کی حد تک پہنچ گئے ہیں۔

ع ۸
۱۴

يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

[illegible]

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ

[illegible]

شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ

[illegible]

اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ

[illegible]

الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ

[illegible]

يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ

[illegible]

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ

کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے کہ [illegible]

أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جبر دار جو کچھ آسمان [illegible]

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ

سب یقیناً خدا ہی کا ہے جس حالت پر تم ہو خدا خوب جانتا ہے [illegible]

وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ

جس دن اس کے پاس یہ لوگ لوٹا کر لائے جائیں گے تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا ہے

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

بتادے گا۔ اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

ع ۳ ۹ ۱۵

(۲۵) سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲)

سورہ فرقان مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ستر آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

[illegible]

کا خالق خدا ہے [illegible] قرآن جہنم والوں کی حالت [illegible] ہر شخص کے امتحان کی حکمت قیامت کا تذکرہ اور [illegible] حسرت قیامت میں [illegible] کا استغاثہ حضرت موسیٰ [illegible] کا تذکرہ عاد و ثمود کا قصہ [illegible] کے پیدا [illegible] صفات شب و روز کی تقسیم آسمان و بہت [illegible] دن میں پیدا ہوئے خاص بندوں کی صفت وغیرہ کا ذکر ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

(خدا) بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمد) پر قرآن نازل کیا، تاکہ سارے جہان کے

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ﴿۱﴾ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لئے (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہو، وہ خدا کہ سارے آسمان وزمین کی بادشاہت اسی کی ہے

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ

اور اس نے (کسی کو) (اپنا) لڑکا بنایا اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور ہر چیز کو اسی نے

وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ

پیدا کیا پھر اسے اندازے [۱] سے درست کیا، اور لوگوں نے اس کے سوا دوسرے

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ

معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود دوسرے کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور وہ

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ

خود اپنے لئے بھی نہ نقصان پر قابو رکھتے ہیں نہ نفع پر، اور نہ موت ہی پر اختیار

مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا

رکھتے ہیں، اور نہ زندگی پر، اور نہ مرنے کے بعد جی اٹھنے پر اور جو لوگ کافر ہو گئے بول اٹھے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ

کہ یہ (قرآن) تو نرا جھوٹ ہے جسے اس شخص (رسول) نے اپنے جی سے گھڑ لیا اور کچھ اور لوگوں نے

فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ وَقَالُوْۤا اَسَاطِيْرُ

اس افترا پردازی میں اس کی مدد بھی کی ہے تو یقیناً خود ان ہی لوگوں نے ظلم و ذیادتی کی ہے اور (یہ بھی) کہا کہ

الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِىَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾

(یہ تو) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جسے اس نے کسی سے لکھوا لیا ہے بس وہی صبح و شام اس کے سامنے پڑھا جاتا ہے اور

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِىْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اس کو اس نے نازل کیا ہے جو سارے آسمان وزمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ

بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اور ان لوگوں نے (یہ بھی) کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو

يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِىْ فِى الْاَسْوَاقِ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

کھانا کھاتا ہے اور بازاروں [۲] میں چلتا پھرتا ہے اس کے پاس فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا

[۱] جس طرح انسان کے پیٹ میں رہنے دودھ پینے بالغ ہونے نشوونما پانے عقل کی ترقی کرنے بڑھاپا آنے پر مرنے کا ایک اندازہ ہے اسی طرح تمام موجودات عالم میں ہر ایک کی حد بندی ہوتی ہے [۱۲]

[۲] اس زمانہ کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کہ معمولی علما جن کو حضرت رسولؐ کی خاک سے بھی کوئی نسبت نہیں بازار میں جانا اور کوئی سودا لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بالاتر امر میں مبتلا ہیں، پیدل چلنا، بلند آواز سے بولنا، ہنسنا، قوت کا کوئی کام کرنا خلاف نزاکت باتیں، شان عالمیت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں، خدا رحم کرے [۱۲]

مع ۱۰

عند المتاخرین

اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝٧ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ

تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ (خدا کے عذاب سے) ڈرانیوالا ہوتا یا (کم سے کم) اس کے پاس خزانہ ہی (آسمان سے) گرا دیا

اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ

جاتا (اور نہیں تو) اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا تاکہ اس سے کھاتا (پیتا) اور یہ ظالم (کفار مومنوں سے) کہتے ہیں

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٨ اُنْظُرْ كَيْفَ

کہ تم لوگ تو بس ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے (اے رسول) ذرا دیکھو تو کہ ان لوگوں

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

نے تمہارے لئے کیسی کیسی پھبتیاں گھڑی ہیں اور گمراہ ہو گئے تو اب یہ لوگ کسی طرح راہ پر آ ہی نہیں سکتے

سَبِيْلًا ۝٩ ع تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ

تجھے خدا تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے لہ تو ایک باغ کیا چیز ہے اس سے بہتر بہتیرے ایسے باغ

ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ

تمہارے واسطے پیدا کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور (باغات کے علاوہ ان میں) تمہارے واسطے

لَّكَ قُصُوْرًا ۝١٠ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

محل بنا دے (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ان لوگوں نے قیامت ہی کو جھوٹ سمجھا ہے اور جس شخص نے

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝١١ ج اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ

قیامت کو جھوٹ سمجھا اس کے لئے ہم نے جہنم تیار کر رکھا ہے کہ جب جہنم ان لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو (جوش کھائے گی اور)

سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝١٢ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا

یہ لوگ اس کے جوش خروش کی آواز سنیں گے اور جب یہ لوگ زنجیروں سے جکڑ کر اس کی کسی تنگ جگہ

ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝١٣ ط لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ

میں جھونک دیئے جائیں گے تو اس وقت موت کو پکاریں گے (اس وقت ان سے کہا جائے گا) آج ایک ہی موت کو

ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝١٤ قُلْ اَذٰلِكَ

نہ پکارو بلکہ بہتری موتوں کو پکارو (مگر اس سے کچھ ہونے والا نہیں) (اے رسول) تم پوچھو تو کہ یہ جہنم

خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ

بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے والا باغ (بہشت) جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ان (کے

لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝١٥ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ

اعمال) کا صلہ ہوگا اور آخری ٹھکانا۔ جس چیز کی وہ خواہش کریں گے ان کے لئے وہاں

ع 1 9 16

لہ اسی کی موید ایک روایت ہے کہ جب رضوان خازن جنت دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آئے اور عرض کی، خدا نے عطا کی ہیں اور فرمایا ہے کہ میں تمہارے مرتبہ میں کسی طرح کمی نہ کروں گا، تو آپ نے مشورہ طلب نگاہ سے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا جبرئیل نے زمین یعنی خاکساری کی طرف اشارہ کیا، تو آپ نے فرمایا، اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے فقیری کو دوست رکھتا ہوں تاکہ اس کا بندہ صابر و شاکر رہوں ١٢

منکر والوں کی حالت

خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ

موجود ہوگی (اور) وہ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے یہ تمہارے پروردگار پر (ایک لازمی اور) مانگا ہوا وعدہ ہے اور جس دن

يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

خدا ان لوگوں کو اور جس کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے ہیں (اس کو) جمع کریگا، اور پوچھے گا کیا تم ہی نے

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ﴿١٧﴾

ہمارے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا یہ لوگ خود راہ راست سے بھٹک گئے تھے (ان کے معبود) عرض

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ

کریں گے سبحان اللہ (ہم تو خود تیرے بندے تھے) ہمیں یہ کسی طرح زیبا نہ تھا کہ ہم تجھے چھوڑ کر دوسرے

مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ

کو اپنا سرپرست بناتے (پھر اپنے کو کیوں کر معبود بناتے) لیکن بات تو یہ ہے کہ تو ہی نے انکو اور انکے باپ

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ

داداوں کو چین دیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے (تیری) یاد بھلا دی اور یہ خود ہلاک ہونیوالے لوگ تھے تب کافروں

بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ

سے کہا جائے گا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس میں تو تمہارے معبودوں نے جھٹلا دیا تو اب تم نہ ہمارے عذاب کے ٹال دینے کی

وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ

سکت رکھتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور یاد رکھو (تم میں سے جو ظلم کرے گا ہم اسکو بڑے سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے

اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ

اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کے سب یقیناً بلاشک کھانا کھاتے تھے، اور بازاروں

الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ایک کو ایک کا ذریعہ آزمائش [1] بنایا (مسلمانو)

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ع ﴿٢٠﴾

کیا تم اب بھی صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور تمہارا پروردگار (سب کی) دیکھ بھال کر رہا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ

اور جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی امید نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

ہمارے پاس کیوں نہیں نازل کیے گئے یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھوں نہیں، دیکھتے ان لوگوں نے اپنے جی میں

[1] جس طرح دنیا کے لوگوں کی مختلف حالتیں، کسی کا غریب ہونا کسی کا امیر کوئی کافر کوئی مومن امتحان کی غرض سے ہے اسی طرح انبیا اور خاصان خدا کا امتحان امت کی ایذا دہی اور تبلیغ احکام کی زحمت پر صبر بھی امتحان ہے۔ اسی طرح امت کا احکام رسول کو ماننا بھی امتحان ہے۔ ۱۲

ع ۲ / ۱۱ / ۱۷

الجزء التاسع عشر

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝٢١ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

اپنے کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے اور بڑی سرکشی کی ہے جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٢٢ وَقَدِمْنَآ

کو کچھ خوشی نہ ہوگی اور فرشتوں کو دیکھ کر[1] کہیں گے دور دور ہٹ جاؤ ۔ اور ان لوگوں نے (دنیا میں) جو کچھ بھی کام

اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝٢٣

کیے ہیں ہم ان کی طرف توجہ کریں گے تو ہم اس کو گویا اڑتی[2] ہوئی خاک بنا (کر برباد کر) دیں گے

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ

اس دن جنت والوں کا ٹھکانا بھی بہتر ہوگا اور آرام گاہ بھی اچھی سے اچھی اور

مَقِيْلًا ۝٢٤ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

جس دن آسمان بدلی کے سبب سے پھٹ جائے گا اور فرشتے کثرت سے (جوق در جوق)

تَنْزِيْلًا ۝٢٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ

نازل کیے جائیں گے اس دن ٹھیک سلطنت خاص خدا ہی کے لیے ہوگی، اور وہ دن کافروں پر بڑا

يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝٢٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

سخت ہوگا اور جس دن ظلم کرنے والا اپنے ہاتھ (مارے افسوس کے) کاٹنے لگے[3] گا۔

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ

اور کہے گا کاش رسول کے ساتھ میں بھی (دین کا سیدھا) رستہ پکڑتا۔ ہائے

سَبِيْلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨

افسوس کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا، بے شک یقیناً اس نے ہمارے

لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ

پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکایا، اور شیطان تو آدمی کا رسوا کرنے

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ

والا ہی ہے اور (اس وقت) رسول (بارگاہ خداوندی میں) عرض کریں گے

اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝٣٠ وَكَذٰلِكَ

کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس قرآن کو بے کار بنا دیا، اور ہم نے (گویا خود)

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى

گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں اور تمہارا پروردگار

[1] اگر یقولون کی ضمیر سے فرشتے مراد لیے جائیں تو یہ مطلب ہوگا کہ خدا نے تم پر بہشت کو حرام کیا ہے تو تم دفان ہو جاؤ حجراً محجوراً دشمن کی ملاقات یا بلا کے نازل ہونے کے وقت بولا جاتا ہے ۱۲

[2] جب روشن دان سے ہو کر آفتاب کی شعاع مکان کے اندر آئے اس میں جو چھوٹے چھوٹے ذرے دکھائی دیتے ہیں ان ہی کا نام ھباء منثورا ہے ۱۲

[3] عقبہ بن معیط جب سفر سے آتا تو اشراف قوم کی دعوت کرتا اور حضرت رسول کی خدمت میں اکثر حاضر رہتا۔ ایک مرتبہ حسب دستور دعوت کی اور حضرت کو بھی مدعو کیا آپ گئے اور فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے گا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ اس نے کلمہ شہادت کہا تو آپ نے نوش کیا۔ یہ خبر ابی بن خلف کو معلوم ہوئی جو عقبہ کا گہرا دوست تھا تو عقبہ کی سخت لے دے کی اور کہا تو نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کیا۔ عقبہ بولا میں نے محض مہمان کی خاطر سے کہہ دیا، ورنہ میں اپنے مذہب پر باقی ہوں ابی نے کہا اگر تو سچا ہے تو ان کے منہ پر تھوک دے تو جانوں غرض عقبہ کم بخت نے حضرت پر نماز پڑھنے کی حالت میں تھوکا، مگر خدا کی شان اس کا تھوک اس کے منہ پر پڑا، اور شعلہ بن کر اس کے چہرے کو جلا گیا اور عمر بھر اس کی سیاہی نہ گئی اور عقبہ اور ابی دونوں جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے غرض یہ آیت ان ہی دونوں روسیاہوں کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيرًا (۳۱) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا
ہدایت اور مددگاری کے لئے کافی ہے۔ اور کفار کہنے لگے کہ ان کے اوپر (آخر)
نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ
قرآن کل کا کل (ایک ہی دفعہ) کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم نے) اس طرح اس لئے
بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا (۳۲) وَلَا يَاْتُونَكَ بِمَثَلٍ
(نازل کیا) کہ تمہارے دل کو تسکین دیتے رہیں اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کے نازل کیا اور یہ کفار چاہے کیسی ہی
اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيرًا (۳۳) ط اَلَّذِينَ
(انوکھی) مثل بیان کریں مگر ہم تمہارے پاس (اس کا) بالکل ٹھیک اور بہت عمدہ (جواب) بیان کر دیں گے جو لوگ (قیامت
يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ
کے دن) اپنے اپنے مونہوں کے بل جہنم میں ہنکائے جائیں گے۔ وہی لوگ بدتر جگہ میں ہوں گے۔
مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيلًا (۳۴) ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ
اور سب سے زیادہ راہ راست سے بھٹکنے والے اور البتہ ہم نے موسےٰ کو کتاب (توریت) عطا کی،
وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُونَ وَزِيرًا (۳۵) ج فَقُلْنَا اذْهَبَآ
اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو ان کا وزیر بنایا، تو ہم نے کہا تم دونوں ان لوگوں کے
اِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ط فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيرًا (۳۶) ط
پاس جو ہماری (قدرت کی) نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں جاؤ (اور سمجھاؤ جب نہ مانا) تو ہم نے انھیں خوب برباد
وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ
کر ڈالا۔ اور نوح کی قوم کو جب ان لوگوں نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انھیں ڈبا دیا اور ہم نے ان کو
لِلنَّاسِ اٰيَةً ط وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ عَذَابًا اَلِيمًا (۳۷) ج صلے وَّ
لوگوں (کے عبرت) کی نشانی بنا دیا، اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے، اور
عَادًا وَّثَمُودَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذٰلِكَ
(اسی طرح) عاد اور ثمود اور نہر[1] والوں اور ان کے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو (ہم نے
كَثِيرًا (۳۸) وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا
ہلاک کر ڈالا) اور ہم نے ہر ایک سے مثلیں بیان کر دی تھیں اور (خوب سمجھایا) مگر نہ مانا ہم نے
تَتْبِيرًا (۳۹) وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ
ان کا خوب ستیاناس کر چھوڑا، اور یہ لوگ (کفار مکہ) اس بستی پر (ہو) آئے ہیں جس پر (پتھروں کی) بری بارش

عنقہ المتقدمین

مع

[1] اس کے معنے میں اختلاف ہے کوئی کنواں کہتا ہے کوئی گاؤں کوئی شہر کوئی بن، اسی طرح اصحاب رس میں بھی اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ صنوبر کے درخت کی پرستش کرتے تھے اور ان کے بارہ شہر ایک نہر کے کنارے جس کا نام رس تھا آباد تھے اور ان شہروں کے وہی نام تھے جو فارسی مہینوں کے ہیں، ہر شہر میں ایک صنوبر کا درخت تھا اس تک اسی نہر کی ایک شاخ دوڑائی تھی اور اس میں کسی کو پانی استعمال نہ کرنے دیتے ہر مہینہ ایک شہر میں جمع ہوتے اور اس درخت پر قربانی چڑھاتے، سجدہ کرتے، اور سال بھر میں ایک مرتبہ نوروز کے دن سب سے بڑے شہر میں جو دار السلطنت اور اسفندار نام کا تھا اور میں صنوبر کا اصل درخت تھا جسے یافث بن نوح نے لگایا تھا، اور اسی کے بیج سے ہر شہر میں ایک درخت لگایا گیا تھا سب کے سب جمع ہوتے، اور خاص طور پر پرستش کرتے آخر ان کے سمجھانے کے واسطے یہودا ابن یعقوب کی نسل سے ایک پیغمبر آئے اور ان کی ہدایت کی مگر ان لوگوں نے نہ مانا بلکہ ان کو اسی نہر کے اندر ایک کنواں کھود کر بند کر دیا اور اوپر سے پتھر رکھ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو خدا کی رحمت میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کو ایک سیاہ ابر نے گھیر لیا اور پھر اس میں سے ایک بجلی نکلی اور انگارے برسے جس نے انھیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ع ۳ ۱۴ ۱

السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

برسائی گئی تو کیا ان لوگوں نے اس کو دیکھا نہ ہوگا مگر (بات یہ ہے کہ) یہ لوگ مرنے کے بعد جی اٹھنے کی امید

نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

ہی نہیں رکھتے (پھر کیوں ایمان لائیں) اور (اے رسول) یہ لوگ تمھیں جب دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن ہی کرنے

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا

لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ (حضرت) ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (معاذ اللہ) اگر ہم بتوں کی پرستش پر ثابت

عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

قدم نہ رہتے تو اس شخص نے ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دیا تھا اور بہت جلد (قیامت میں) جب یہ

حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ

لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو انھیں معلوم ہو جائے گا کہ راہ راست سے کون زیادہ بھٹکا ہوا تھا کیا تم نے

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾

اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو کہ وہ گمراہ

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ

نہ ہو) کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ ان (کفار) میں اکثر (بات) سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو بس بالکل مثل جانوروں

اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى

کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ (راست) سے بھٹکے ہوئے (اے رسول) کیا تم نے اپنے پروردگار کی

رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ

قدرت) کی طرف نظر نہیں کی کہ اس نے کیوں کر سائے کو پھیلا دیا[1] اگر وہ چاہتا تو اسے ایک ہی جگہ

جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا

ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہم نے آفتاب کو (اس کی شناخت کے واسطے) اس کا رہنما بنا دیا پھر ہم نے اس کو تھوڑا

قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

تھوڑا کر کے اپنی طرف کھینچ لیا اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمھارے واسطے رات کو پردہ بنایا

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

اور نیند کو راحت اور دن کو (کاروبار کے لئے) اٹھ کھڑا ہونے کا وقت بنایا اور وہی تو وہ (خدا) ہے

اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ

جس نے اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے (پیش خیمہ بنا کے) بھیجا اور ہم ہی نے

[1] بعض مفسروں کا خیال ہے کہ سایہ کے پھیلانے سے حضرت عیسےٰ اور حضرت رسولؐ کے درمیانی زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت کوئی پیغمبر نہ تھا اور وہ زمانہ تاریکی وجہالت کا تھا اور آفتاب سے مراد نور اسلام ہے تو مطلب یہ ہوا کہ اگر نور محمدی سے یہ عالم روشن نہ ہوتا تو سارا جہان کفر کی تاریکی میں پڑا رہتا۔ ۱۲

ع ۱۰
۴

کفار کے رسول پر اعتراضات

شب و روز کی تقسیم

السَّمَآءِ مَآءً طَهُورًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ

آسمان سے بہت پاک اور ستھرا ہوا پانی برسایا تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے مردہ (ویران) شہر کو زندہ (آباد) کریں

مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ

اور اپنی مخلوقات میں سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے سیراب کریں اور ہم نے پانی کو ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ

(طرح طرح سے) تقسیم کیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ نہ مانا اور اگر

لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ

ہم چاہتے تو ہر بستی میں ضرور ایک (عذاب خدا سے) ڈرانے والا پیغمبر بھیجتے (تو اے رسول) تم کافروں کی

الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اطاعت نہ کرنا۔ اور ان سے قرآن کے دلائل سے خوب لڑو اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے دریاؤں کو

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ

آپس میں ملا دیا (اور باوجودیکہ) یہ خالص مزیدار میٹھا ہے اور یہ بالکل کھاری کڑوا (مگر دونوں کو ملایا)

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی ہے (کہ گڈمڈ نہ ہو) اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس

خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَ كَانَ

نے پانی (منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو خاندان له اور سسرال والا بنایا۔ اور (اے رسول) تمہارا

رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

پروردگار ہر چیز پر قادر ہے اور لوگ (کفار مکہ) خدا کو چھوڑ کر اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انھیں

يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

نفع ہی دے سکتی ہے اور نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے اور کافر (ابوجہل) تو ہر وقت اپنے پروردگار کی

ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ

مخالفت پر زور لگائے ہوئے ہے اور (اے رسول) ہم نے تو تم کو بس نیکوں کو جنت کی خوشخبری دینے والا اور بروں کو عذاب سے ڈرانے والا

مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ

بنا کر بھیجا ہے (ان لوگوں سے) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہوں مگر تمنا یہ ہے کہ جو

اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کی راہ پکڑے اور (اے رسول) تم اس (خدا) پر بھروسا رکھو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرے گا

له فصول مہمہ میں محمد بن سیرین سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولؐ کے چچازاد بھائی اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے شوہر تھے تو جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے نسب وصہر دونوں ہوئے ۱۲

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۚ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾
اوراس کی حمد وثنا کی تسبیح پڑھو اور اپنے بندوں کے گناہوں کی واقف کاری میں کافی ہے (وہ خود سمجھ لیگا)
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ
جس نے سارے آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ
عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا. اور وہ بڑا مہربان ہے. تو تم اس کا حال کسی
بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا
باخبر) سے پوچھنا اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن[1] (خدا) کو سجدہ کرو، تو کہتے ہیں کہ رحمٰن
وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ السجدة
کیا چیز ہے کیا ہم جس کے لئے کہتے ہو ہم اسی کا سجدہ کرنے لگیں اور (اس سے) انکی نفرت اور بڑھ
تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا
جاتی ہے بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان پر برج بنائے. اور ان برجوں میں آفتاب کا
سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ
چراغ اور چمکتا چاند بنایا اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے رات اور دن (ایک کو دوسرے) کا
النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾
جانشیں بنایا (یہ) اس کے سمجھنے کے لئے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکرگزاری کا ارادہ کرے
وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا
اور (خدائے) رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ
ان سے (جہالت کی) بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سلام[2] (تم سلامت رہو) اور وہ لوگ جو اپنے
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
پروردگار کے واسطے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں. اور وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
کہ پروردگارا ہم سے جہنم کا عذاب پھیرے رہ کیوں کہ اس کا عذاب بہت (سخت اور
غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ
پائدار ہوگا. بیشک وہ بہت برا ٹھکانا اور برا مقام ہے اور وہ لوگ کہ جب

مع عند المتقدمین

آسمان وزمین چھ روز میں پیدا ہوئے

السجدة ۱۳

ع ۵ ۱۶ ۳

[1] یہ ایسے لکیر کے فقیر تھے کہ اللہ کو تو مانیں اور جب کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو بھاگیں یہ ہے کہ جب کسی کی بربادی کے دن آتے ہیں تو ایسی ہی بے ڈھنگی باتیں سوجھتی ہیں!!

[2] ایک بدزبان حضرت زین العابدین کو برا کہتا ہوا آپ کے سامنے آیا. آپ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر میں اس قابل ہوں تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے بخشے. یہ سن کر وہ بہت نادم ہوا اور آپ کے دوستوں میں داخل ہوا.

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲
۱۲

خاص بندوں کی صفت

إِذَآ أَنفَقُوا۟ لَمْ يُسْرِفُوا۟ وَلَمْ يَقْتُرُوا۟ وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ
جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی ^۱ کرتے ہیں اور ان کا خرچ اس کے درمیان
قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَ
اوسط درجہ کا رہتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس
لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
جان کے مارنے کو خدا نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ زنا کرتے ہیں۔
يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ
اور جو شخص ایسا کرے گا وہ آپ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا کہ قیامت کے دن اس کے لیے عذاب
لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا
دونا کر دیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا مگر (ہاں) جس شخص نے توبہ کی
مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ
اور ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے تو (البتہ) ان لوگوں کی برائیوں کو خدا
اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَ
نیکیوں سے بدل دے گا، اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جس
مَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾
شخص نے توبہ کر لی اور اچھے اچھے کام کیے تو بے شک اس نے خدا کی طرف (سچے دل سے) حقیقی
وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا۟ بِاللَّغْوِ مَرُّوا۟
رجوع کی، اور وہ لوگ جو فریب کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور وہ لوگ جب کسی بیہودہ کام کے
كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا۟ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا۟
پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں ^۲ اور وہ لوگ کہ جب انھیں ان کے پروردگار
عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ جی لگا کر سنتے ہیں)، اور وہ لوگ جو دعا
مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ
کیا کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں ہماری بیبیوں اور اولاد کی طرف سے ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں
إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا۟ وَيُلَقَّوْنَ
کا پیشوا بنا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ان کی جزا میں (بہشت کے) بالاخانے عطا کیے جائیں گے اور وہاں انھیں

نیک بندوں کی صفت

^۱ ایک حدیث میں ہے کہ جو گناہ میں خرچ ہو وہ اسراف ہے اور جو واجبی حقوق کو نہ ادا کرے وہ بخیلی ہے اور خدا کے حکم کے مطابق خرچ ہو وہ اعتدال ہے
^۲ اسی بنا پر جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے سامنے سے گزرتا ہوں جو مجھے گالیاں دے رہا ہے تو میں گزر جاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اس کا مقصود میں نہ ہوں گا ۱۲ ۱۲ ۱۲

فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا

تعظیم وسلام (کا ہدیہ) پیشکش کیا جائے گا۔ اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ رہنے اور ٹھہرنے

وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ

کی کیا اچھی جگہ ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر تم دعا نہیں کرتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا

كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

نہیں کرتا تم نے تو اس کے رسول کو جھٹلایا تو عنقریب ہی (اس کا وبال تمہارے سر پڑے گا۔

(٢٦) سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ (٤٧)

اٰیاتہا ٢٢٧ — رکوعاتہا ١١

سورہ شعراء[1] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طسم۔ یہ واضح (روشن) کتاب کی آیتیں ہیں (اے رسول) شاید تم (اس فکر میں) اپنی جان ہلاک

نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ

کر ڈالو گے کہ یہ (کفار) مومن کیوں نہیں ہو جاتے اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں پر آسمان سے کوئی

مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾

ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں، اور

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا

(لوگوں کا قاعدہ ہے کہ) جب ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات خدا کی طرف سے آئی، تو یہ

عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا

لوگ اس سے منہ پھیرے بغیر نہیں رہے، ان لوگوں نے جھٹلایا تو ضرور عنقریب ہی (ان) اس (عذاب)

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ

کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے، کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف بھی (غور سے)

اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

نہیں دیکھا کہ ہم نے ہر رنگ کی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں کس کثرت سے اگائی ہیں یقیناً اس میں (بھی قدرت

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

خدا کی) ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے ہی نہیں اور اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار

ع ١٧

[1] اس سورہ میں قرآن و رسولؐ کی حقیت اپنی قدرت حضرت موسےٰ کا پورا قصہ حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ اور ان کی دعائیں جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کی بحث حضرت نوحؑ کا ذکر حضرت ہودؑ کا واقعہ حضرت صالحؑ کی حکایت حضرت لوطؑ کا افسانہ حضرت شعیبؑ کی کہانی، قرآن کی حقیقت حضرت رسولؐ کی نمائش تواضع اور انکسار کا سبق، شعرا کی مذمت وغیرہ کو خدا نے ذکر کیا ہے ١٢ ١٢ ١٢

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ
یقیناً (ہر چیز پر) غالب [1] (اور) مہربان ہے (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمھارے پروردگار نے موسیٰ کو
ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾
آواز دی کہ (ان) ظالم لوگوں فرعون کے پاس جاؤ (ہدایت کرو) کیا یہ لوگ (میرے غضب سے) ڈرتے نہیں ہیں موسیٰ نے
قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ
عرض کی پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ (مبادا) وہ لوگ مجھے جھٹلادیں اور (ان کے جھٹلانے سے) میرا دم رک
وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ
جائے اور میری زبان (اچھی طرح) نہ چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیج دے (کہ میرا ساتھ دیں) اور (اس کے علاوہ)
عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا
ان کا میرے سر ایک جرم بھی ہے (کہ میں نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (شاید) یہ لوگ مجھے مار ڈالیں حکم
بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ
کہا ہرگز نہیں اچھا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمھارے ساتھ ہیں (اور ساری گفتگو) اچھی طرح سنتے ہیں غرض تم دونوں
اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ
فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم سارے جہان کے پروردگار کے رسول ہیں (اور یہ پیغام لائے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو
اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ
ہمارے ساتھ بھیجدیجیے (چنانچہ موسیٰ گئے اور کہا) فرعون بولا موسیٰ کیا ہم نے تمھیں یہاں رکھ کر بچپنے میں تمھاری
فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ
پرورش نہیں کی اور تم اپنی عمر سے برسوں ہم میں رہ سہ چکے ہو اور تم اپنا وہ کام (خون قبطی) کر گئے جو کر گئے اور تم
فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا
(بڑے) ناشکرے ہو موسیٰ نے کہا (ہاں) میں نے اس وقت اس کام کو کیا جب میں حالت غفلت میں
مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ
تھا پھر جب میں آپ لوگوں سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) میرے پروردگار نے مجھے
رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ
نبوت عطا فرمائی اور مجھے بھی ایک پیغمبر بنایا، اور یہ بھی کوئی [2] احسان ہے جسے آپ مجھ پر جتاتے
تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ
ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے، فرعون نے پوچھا اچھا یہ تو بتاؤ، رب العالمین کیا

ع ١ ۔ ٩ ۔ ٥

[1] کہ اگر چاہے تو فوراً سزا کردے مگر رحیم بھی ہے کہ کفار کو اپنی نعمتوں سے مالامال کیے ہوئے ہے اور ابھی سزا نہیں دیتا ہے۔

[2] جب فرعون نے حضرت موسیٰ پر پرورش کا احسان جتایا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تیرا احسان بہ نیت خالص ہوتا تو البتہ احسان اور شکرگزاری کے قابل تھا اور میری پرورش تو تیرے ہی ظلم کا ایک شعبہ تھی، کیونکہ نہ تو بنی اسرائیل کو مقید کرتا، نہ ہمارے ماں باپ یہاں رہتے اور پھر نہ تو اپنی سلطنت کے خوف سے عورتوں مردوں میں جدائی اور بچوں کے ناحق قتل اور قطع نسل کا مرتکب ہوتا، نہ میں اس طرح صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالا جاتا نہ تیرے یہاں پرورش ہوتی، غرض یہ احسان نہیں کہ شکریہ ادا کیا جائے بلکہ ظلم ہے۔

وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

چیز ہے موسے نے کہا سارے آسمان وزمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا

وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا

مالک اگر آپ لوگ یقین کیجئے (تو کافی ہے) فرعون نے ان لوگوں سے جو اس کے ارد گرد بیٹھے

تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ

تھے کہا کیا تم لوگ سنتے نہیں سنتے ہو موسیٰ نے کہا وہ خدا کہ تمہارا پروردگار اور تمہارے باپ دادوں کا پروردگار

اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ

فرعون نے کہا دلوگو) یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ہونہ ہو دیوانہ ہے موسے نے کہا (وہ خدا جو پرور

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور پچھم اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا مالک ہے اگر تم سمجھتے ہو (تو یہی کافی ہے) فرعون

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ

نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو (اپنا) خدا بنایا ہے تو میں ضرور تمہیں قیدی بناؤں گا موسے

الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ

نے کہا اگرچہ میں آپ کو ایک واضح و روشن معجزہ بھی دکھاؤں (تو بھی) فرعون نے کہا

فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

(اچھا) تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو لا دکھاؤ) بس یہ سنتے ہی موسے نے اپنی چھڑی

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ

(زمین پر) ڈال دی پھر تو یکایک وہ ایک صریح اژدھا بن گئی اور دجیب سے) اپنا ہاتھ باہر نکالا تو یکایک دیکھنے

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ ع ٢ ٢٤ ٦

والوں کے واسطے بہت سپید چمکدار تھا (اس پر) فرعون اپنے درباریوں سے جو اس کے گرد بیٹھے تھے کہنے لگا کہ یہ تو

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ﴚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

بڑا یقینی بڑا جادوگر ہے یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو تم لوگ کیا حکم

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ ابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

لگاتے ہو درباریوں نے کہا ابھی اس کو اور اس کے بھائی کو (چند) مہلت دیجئے اور تمام جادوگروں کے جمع کرنیکو ہرکارے

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ

روانہ کیجئے کہ وہ لوگ تمام بڑے بڑے کھلاڑی جادوگروں کو آپکے سامنے لا حاضر کریں غرض دو وقت مقرر ہوا سب جادوگر

مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيۡلَ لِلنَّاسِ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّجۡتَمِعُوۡنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا
مقرر دن کے وعدہ پر جمع کئے گئے اور لوگوں میں منادی کرا دی گئی کہ تم لوگ اب بھی جمع ہو گے (یا نہیں) تاکہ اگر
نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنۡ كَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ
جادوگر لوگ غالب اور ور رہیں تو ہم لوگ ان کی پیروی کریں ، الغرض جب جادوگر آگئے تو جادوگروں
السَّحَرَةُ قَالُوۡا لِفِرۡعَوۡنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجۡرًا اِنۡ كُنَّا نَحۡنُ
نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو ہم کو یقیناً کچھ انعام (سرکار سے) ملے گا فرعون نے
الۡغٰلِبِيۡنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمۡ وَاِنَّكُمۡ اِذًا لَّمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۴۲﴾
کہا ہاں (ضرور ملے گا) اور (انعام کیا چیز ہے) تم اس وقت (میرے) مقربین (بارگاہ) سے ہو گے
قَالَ لَهُمۡ مُّوۡسٰٓى اَلۡقُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ مُّلۡقُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلۡقَوۡا
موسےٰ نے جادوگروں سے کہا (منتر و تتر) جو کچھ تمہیں پھینکنا ہو پھینکو ، اس پر جادوگروں نے اپنی
حِبَالَهُمۡ وَعِصِيَّهُمۡ وَقَالُوۡا بِعِزَّةِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّا لَنَحۡنُ
رسیاں اور اپنی چھڑیاں (میدان میں) ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی ضرور
الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلۡقٰى مُوۡسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا
غالب رہیں گے تب موسےٰ نے اپنی چھڑی ڈالی تو جادوگروں نے جو کچھ (شعبدے) بنائے تھے
يَاۡفِكُوۡنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ
اس کو وہ نگلنے لگی ، یہ دیکھتے ہی جادوگر لوگ سجدے میں (موسےٰ کے سامنے) گر پڑے اور کہنے لگے ہم سارے جہان
الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ
کے پروردگار پر ایمان لائے (جو) موسےٰ و ہارون کا پروردگار (ہے) ، فرعون نے کہا (ہائیں) قبل اس کے
قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ
کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے ، بیشک یہ تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم سب کو جادو
فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ
سکھایا ہے تو (خیر) ابھی تم لوگوں کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا کہ ہم یقیناً تمہارے ایک طرف کےلہ ہاتھ
خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوۡا لَا ضَيۡرَ اِنَّاۤ
اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالیں گے اور تم سب کے سب کو سولی دیدیں گے وہ بولے کچھ پروا نہیں ہم کو تو
اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ لَنَا رَبُّنَا
بہر حال اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے ، ہم چونکہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اس لئے یہ امید رکھتے

لہ دنیا میں اس قسم کی سزا
کا سب سے پہلے فرعون ہی مرتکب
ہوا ۱۲

ع ۳ / ۱۸

خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کر دے گا۔ اور ہم نے موسےٰ کے پاس وحی بھیجی
مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ
کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ، کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ تب فرعون نے
فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ
(لشکر جمع کرنے کے خیال سے تمام شہروں میں (دھڑا دھڑ) ہرکارے روانہ کئے (اور کہا کہ) یہ لوگ (موسیٰ کے
قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾
ساتھ بنی اسرائیل) تھوڑی سی[۲] (مٹھی بھر کی) جماعت ہیں اور ان لوگوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے اور ہم سب کے
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ
سب باساز و سامان ہیں (تم بھی آجاؤ کہ سب مل کر تعاقب کریں) غرض ہم نے ان لوگوں کو (مصر کے) باغوں اور
كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ
چشموں اور خزانوں اور عزت کی جگہ سے (یوں) نکال باہر کیا (اور جو نافرمانی کرے) اسی طرح سزا ہوگی اور آخر ہم نے ان ہی چیزوں
مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى
کا مالک بنی اسرائیل کو بنایا غرض (موسےٰ تو رات ہی کو چلے گئے) اور ان لوگوں نے سورج نکلتے نکلتے ان کا پیچھا کیا تو جب دونوں
اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾
جماعتیں اتنی قریب ہوئیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسےٰ کے ساتھی (ہراساں ہو کر) کہنے لگے لو اب تو پکڑے گئے موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں
فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ
کیونکہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ فوراً مجھے کوئی (مخلصی کا) راستہ بتا دیگا تو ہم نے موسےٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی چھڑی دریا پر مارو
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا
مارنا تھا کہ فوراً دریا پھٹ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تو گویا ہر ٹکڑا ایک بڑا اونچا پہاڑ تھا۔ اور ہم نے اسی جگہ دوسرے فریق
ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ
(فرعون کے ساتھی) کو قریب کر دیا اور موسےٰ اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے (ڈوبنے سے) بچا لیا۔
اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ
پھر دوسرے فریق (فرعون اور اس کے ساتھیوں) کو ڈبا کر ہلاک کر دیا بیشک اس میں یقیناً بڑی عبرت
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر)

[۱] اس میدان مقابلہ کے بعد حضرت موسےٰ مدتوں مصر میں رہے اور فرعونیوں کی ہدایت و فہمائش کرتے رہے مگر جب ان لوگوں کا عناد و فساد زیادہ ہی ہوتا گیا اس وقت باہر جانے کا حکم ہوا۔

[۲] بنی اسرائیل کی تعداد باوجودیکہ تین لاکھ تھی۔ اس پر بھی فرعون نے ان کو بہت قلیل سمجھا، اور یہ کہا پھر معلوم نہیں اس کا لشکر کتنا تھا جس کو وہ کثیر کہتا تھا۔ ایک روایت میں اس کی تعداد دس لاکھ بتائی گئی ہے۔

ع ۴ ۱۷ ۸

الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ
غالب اور بڑا مہربان ہے اور (اے رسول) ان لوگوں کے سامنے ابراہیم کا قصہ بیان کرو جب انھوں نے اپنے
لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا
(منھ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو، وہ بولے ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں
فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ
اور ان ہی کے مجاور بن جاتے ہیں، ابراہیم نے کہا بھلا جب تم لوگ انھیں پکارتے ہو تو وہ تمھاری کچھ
تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ
سنتے ہیں۔ یا تمھیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں، کہنے لگے (کہ یہ سب تو کچھ نہیں) بلکہ ہم نے
وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا
اپنے باپ داداؤں کو ایسا ہی ؎۱ کرتے پایا ہے۔ ابراہیم نے کہا کیا تم نے دیکھا بھی کہ جن چیزوں
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ
کی تم پرستش کرتے ہو، یا تمھارے اگلے باپ دادا (کرتے تھے) یہ سب میرے یقیناً دشمن ہیں
عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ
مگر سارے جہان کا پالنے والا جس نے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست ہے) پھر وہی میری ہدایت کرتا
يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا
ہے اور وہ شخص جو مجھے (کھانا) کھلاتا ہے اور مجھے (پانی) پلاتا ہے اور جب بیمار
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾
پڑتا ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے اور وہ شخص جو مجھے مار ڈالے گا اس کے بعد (پھر) مجھے
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓــَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾
زندہ کرے گا۔ اور وہ شخص جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطاؤں کو بخش دے گا
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ
پروردگارا مجھے علم و فہم عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر اور آئندہ آنے والی نسلوں میں
لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ
میرا ذکر خیر قائم رکھ ؎۲ اور مجھے بھی نعمت کے باغ (بہشت) کے وارثوں میں سے
جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾
بنا اور میرے (منھ بولے) باپ (چچا آذر) کو بخش دے کیوں کہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔

؎۱ ہمارے زمانہ اور ملک کے ہندو بھی ان ہی وجوہ سے مشرک اور کافر ہیں، اگرچہ ان کا زبانی دعوے یہ ہے کہ ہم ان بتوں کی پرستش نہیں کرتے بلکہ جن کی یہ صورتیں ہیں، حالانکہ یہ محض غلط ہے، کیونکہ وہ ان کو جان دار سمجھتے ہیں ان کو سلاتے ہیں جگاتے ہیں، ان کے سامنے کھانا رکھتے ہیں ان کو طرح طرح کے کپڑے پہناتے ہیں، ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اس کے علاوہ پانی درخت آگ سورج وغیرہ کی بھی پرستش کرتے ہیں ۱۲

؎۲ یہ دعا کیسے سچے دل سے نکلی اور کیسی مقبول ہوئی کہ آج تک اہل کتاب سے ہر شخص آپ کی طرف نسبت کرنے کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علیؑ ہیں کہ جب آپ کی ولایت حضرت ابراہیم کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم نے فرمایا اللھم اجعلہ من ذریتی صادقاً ۱۲

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

اور جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ مجھے رسوا نہ کرنا جس دن نہ تو مال ہی کام آئے گا اور نہ لڑکے

بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ

بالے مگر جو شخص خدا کے سامنے (گناہوں سے) پاک[1] دل لئے ہوئے حاضر ہوگا (وہ فائدہ میں رہے گا) اور بہشت

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ

پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کردی جائے گی اور ان لوگوں

لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ هَلْ

(اہل جہنم) سے پوچھا جائے گا کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم پرستش کرتے تھے آج (وہ کہاں ہیں) کیا وہ تمہاری کچھ مدد

يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ

کر سکتے ہیں یا وہ خود اپنی آپ باہم مدد کر سکتے ہیں، پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ اور شیطان کا لشکر (غرض)

الْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا

سب کے سب جہنم میں اوندھے منھ دھکیل دیئے جائیں گے اور یہ لوگ جہنم میں باہم جھگڑا کریں گے

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ

اور (گمراہ اپنے معبودوں سے) کہیں گے خدا کی قسم ہم لوگ تو یقیناً صریحی گمراہی میں تھے کہ ہم تم کو سارے

نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

جہان کے پالنے والے (خدا) کے برابر سمجھتے رہے اور ہم کو بس (ان) گنہگاروں نے (جو ہم سے پہلے ہوئے)

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ

گمراہ کیا تو اب تو نہ کوئی (صاحب) میری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دل پسند[2] دوست ہے تو کاش ہمیں

اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اب دنیا میں دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم (ضرور) ایمان والوں سے ہوتے (ابراہیم کے) اس قصہ میں بھی

لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے اکثر ایمان والے تھے بھی نہیں اور اس میں تو شک ہی نہیں

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ

کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے (یوں ہی) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا کہ جب

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ

ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو تمہارا (یقینی) امانت دار پیغمبر ہوں

ع ۵ / ۳۶ / ۹

جہنم میں گمراہوں اور ان کے پیشواؤں کا مناظرہ

حضرت نوح کا قصہ

[1] قلب سلیم کی تفسیر یوں وارد ہوئی ہے کہ جس دل میں خدا کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو۔ اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے جو دنیا کی محبت سے بچا ہے ۱۲

[2] مگر محمد و آل محمد کی دوستی اسی دن کام آئے گی ۱۲

÷ × ÷ × ÷

÷ × ÷

÷

اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
تم تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ اجرت
مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا
تو مانگتا نہیں میری اجرت تو بس سارے جہان کے پالنے والے (خدا) پر ہے تو خدا سے
اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ
ڈرو اور میری اطاعت کرو، وہ لوگ بولے جب کمینوں (مزدوروں وغیرہ) نے (لالچ سے) تمہاری
الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾
پیروی کرلی ہے تو ہم تم پر کیا ایمان لائیں. نوح نے کہا یہ لوگ جو کچھ کرتے تھے مجھے کیا خبر (اور کیا غرض)
اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ مَآ اَنَا
ان لوگوں کا حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (اتنی سمجھ) رکھتے اور میں تو ایمانداروں کو اپنے
بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا
پاس سے نکالنے والا نہیں میں تو صرف (عذاب خدا سے) صاف صاف ڈرانیوالا ہوں. اور لوگ کہنے لگے
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾
اے نوح اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو تم ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے (آخر) نوح نے عرض کی. پروردگار
قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ
میری قوم نے یقیناً مجھے جھٹلایا تو اب تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر دے اور
فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ
مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے، غرض ہم نے نوح اور ان کے ساتھیوں
وَ مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ
کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا
الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
بے شک اس میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ
ہی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب بڑا مہربان ہے (اسی
عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا
طرح) قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں

النصف

ع ۸/۱۰ ۶

حضرت ہود کا قصہ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

ڈرتے ہیں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ، تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ

کرو اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا، میری اجرت تو بس

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِکُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً

ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے تم کیا ہر اونچی جگہ پر بے کار یادگاریں لہ بناتے

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّکُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا

پھرتے ہو اور بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو، گویا تم ہمیشہ (رہو) رہو گے اور جب تم (کسی پر) ہاتھ

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾

ڈالتے ہو تو سرکشی سے ہاتھ ڈالتے ہو تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اس

وَاتَّقُوا الَّذِیْٓ اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ

شخص سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں خوب جانتے ہو (اچھا سنو) اس نے تمہارے

وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ

چارپایوں اور لڑکے بالوں اور باغوں اور چشموں سے مدد کی میں تو یقیناً تم پر ایک بڑے (سخت) روز

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ

کے عذاب سے ڈرتا ہوں، وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرو ہمارے واسطے

تَکُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾

(سب) برابر ہے۔ یہ (ڈرانا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے حالانکہ ہم پر

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَکَذَّبُوْهُ فَاَهْلَکْنٰهُمْ ۗ اِنَّ فِیْ

عذاب (وغیرہ) نہیں کیا جائے گا غرض ان لوگوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے بھی ان کو ہلاک

ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّکَ

کر ڈالا۔ بے شک اس واقعے میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے بھی نہ تھے اور اس میں شک

لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ ع ۱۸ / ۱۱

نہیں تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے (اسی طرح) قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّیْ لَکُمْ

کے بھائی صالح نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے ۔ میں تو یقیناً تمہارا امانت دار

لہ یہ لوگ تھے بڑے قوی اور سنگ تراشی کے نے استاد حتی کہ پہاڑوں کو کاٹ کر قلعے اور مکانات بناتے، گویا وہ ہمیشہ دنیا ہی میں رہیں گے یہی اس زمانے کا بھی دستور ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو اس کی یادگار یا اس کا پتھر کا بت بنایا جاتا ہے یا شاندار روضہ یا کوئی اور چیز بنائی جاتی ہے گویا یہ لوگ کل من علیها فان کے مضبوط کلیہ کو توڑنا چاہتے ہیں۔ ساری دنیا کے مالک بادشاہوں کا آج کوئی نام نشان بھی نہیں جانتا۔ لاکھوں روپے کی لاگت کے مزار اور گنبد اور مکانات موجود ہیں اور ڈھئے جاتے ہیں مگر ان کے بنانے والوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اہرام مصری کو دیکھو کہ تمام عالم میں ویسی عمدہ عمارت پائی نہیں جاتی۔ اور باوجودیکہ اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے، مگر اصل بانی کی حالت کچھ تحقیق نہیں۔ رہے نام اللہ کا، یہ قلبی خیال ہے۔ اور دنیا کی ہوس کی تو کوئی انتہا نہیں ۱۲

حضرت صالح کا قصہ

رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر
عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾
کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے. کیا جو
اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾
چیزیں یہاں (دنیا میں) موجود ہیں باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی کلیاں لطیف و نازک
وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ
ہوتی ہیں ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لئے) چھوڑ دیئے جاؤ گے اور (اسی وجہ سے) پوری
الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾
مہارت اور تکلیف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے ہو تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو
وَ لَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی
اور زیادتی کرنے والوں کا کہنا نہ مانو. اور جو ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں اور (خرابیوں
الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ
کی) اصلاح نہیں کرتے. وہ لوگ بولے! تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی باتیں کرتے ہو)
الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ
تم بھی تو آخر ہمارے ہی ایسے آدمی ہو. پس اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ ہمارے پاس لا
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ
(دکھاؤ) صالح نے کہا (دیکھو) یہ اونٹنی (معجزہ) ہے (ایک) باری اس کے پانی پینے کی ہے[۱] اور ایک مقرر
وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
دن تمہارے پانی پینے کا. اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچانا (نہیں تو) تم کو ایک بڑے
فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا
(سخت) روز کا عذاب آ پکڑے گا. اس پر بھی ان لوگوں نے اس کے پاؤں
نٰدِمِیْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ
[۲] کاٹ ڈالے (اور اس کو مار ڈالا) پھر خود پشیمان ہوئے پھر انھیں عذاب نے آ پکڑا. بیشک اس میں یقیناً ایک
وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
بڑی عبرت ہے اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانے والے بھی نہ تھے. اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا

[۱] سب سے پہلا چشمہ جو دنیا میں زمین پر جاری ہوا وہ یہی تھا جو حضرت صالح کے واسطے نکلا، اور اسی چشمہ میں ناقہ اور قوم صالح کے پانی پینے کی باری مقرر ہوئی تھی ۱۲

[۲] پاؤں کے پیچھے ایڑی کے قریب جو پٹھے تنے ہوتے ہیں ان کے کاٹ دینے کا نام کونچیں کاٹنا ہے اور اسی کو عربی میں عقر کہتے ہیں۔ اس کے کاٹنے سے جانور چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور پڑے پڑے مر جاتا ہے، مگر میں نے حاصل معنے کا ترجمہ کیا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

حضرت لوطؑ کا قصہ

ع ۸ ۱۹ ۱۲

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾ إِذْ

پروردگار (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے (اسی طرح) لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان

قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

کے بھائی لوط نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر

أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری

مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۴﴾ أَتَأْتُونَ

بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے۔ کیا تم لوگ

الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ

(شہوت پرستی کے لیے) سارے جہان کے لوگوں میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو اور تمہارے واسطے جو

رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾

بی بیاں تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انہیں چھوڑے دیتے ہو یہ کچھ نہیں) بلکہ تم لوگ حد سے گزر جانیوالے

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾

آدمی ہو۔ ان لوگوں نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ آؤ گے تو تم ضرور نکال باہر کر دیئے جاؤ گے۔ لوط نے کہا میں

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي

یقیناً تمہاری (ناشائستہ) حرکت سے بیزار ہوں (اور دعا کی) پروردگار! جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس سے

مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾ إِلَّا

مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے تو ہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی مگر (لوط) کی

عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾ وَ

بوڑھی عورت کہ وہ پیچھے رہ گئی (اور ہلاک ہوئی) پھر ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور ان پر ہم نے

أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ

(پتھروں کا) مینہ برسایا۔ تو جن لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرایا گیا تھا ان پر کیا بری بارش ہوئی۔

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾ وَ

بے شک اس واقعہ میں بھی ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانے ہی نہ تھے اور اس

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ

ع ۹ ۱۶ ۱۳

میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح جنگل کے رہنے والوں نے

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ
دیگر پیغمبروں کو جھٹلایا جب شعیب[1] نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو بلاشبہ تمہارا
رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ
امانت دار پیغمبر ہوں، تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾
پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کے ذمہ ہے۔
أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا
تم (جب کوئی چیز ناپ کر دو تو) پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان (کم دینے والے) نہ بنو، اور تم (جب
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
تولو تو) ٹھیک ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھکر) تولو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي
اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو اور اس (خدا) سے ڈرو جس نے تمہیں اور
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ
اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی
الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ
باتیں کرتے ہو) اور تم تو ہمارے ہی ایسے ایک آدمی ہو اور ہم لوگ تو تم کو
لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ
جھوٹا ہی سمجھتے ہیں، تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا
گرا دو. شعیب نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا پروردگار خوب
تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ
جانتا ہے غرض ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تو انھیں سایبان[2] (ابر) کے عذاب نے لے ڈالا، اس
إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَ
میں شک نہیں کہ یہ (بھی) ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا، اس میں بھی شک نہیں کہ اس میں (سمجھداروں کیلئے)
مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانیوالے ہی نہ تھے اور بیشک تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب

حضرت شعیب کا قصہ

[1] حضرت شعیب ان کے خاندان کے نہ تھے اسی وجہ سے اور پیغمبروں کی طرح آپ کو جنگل والوں کا بھائی کہہ کر نہیں فرمایا، ہاں آپ مدین والوں کے ہم خاندان تھے، اسی وجہ سے خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے والیٰ مدین اخاھم شعیبا ١٢

[2] سایبان کی طرح بادل ان پر چھا گیا اور پھر اس میں سے آگ اور بجلی نکلی اور اس نے سب کو جلا کر خاک کر دیا ١٢

قرآن کی حقیقت

الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ ع ١٠ ١٦ ١٤
(اور) بڑا مہربان ہے اور (اے رسول) بیشک یہ (قرآن) ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کا آتارا ہوا ہے
الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾
جسے روح الامین (جبرئیل) صاف عربی زبان میں لے کر تمہارے دل پر نازل ہوئے ہیں تاکہ تم بھی (اور
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾
پیغمبروں کی طرح لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ ۔ اور بیشک اس کی خبر اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (بھی موجود
اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ
ہے کیا ان کے لیے یہ کوئی (کافی) نشانی نہیں ہے کہ اس کو علماء[1] بنی اسرائیل جانتے ہیں اور اگر
اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾
ہم اس قرآن کو کسی دوسری زبان والے پر نازل کرتے اور وہ ان عربوں کے سامنے اس کو پڑھتا تو
فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ
تو بھی یہ لوگ اس پر ایمان لانے نہ تھے ہی اسی طرح ہم نے (گویا خود) اس انکار کو گنہگاروں
فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا
کے دلوں میں راہ دی کہ یہ لوگ جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں گے اس پر ایمان
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾
نہ لائیں گے کہ وہ یکایک اس حالت میں ان پر آپڑے گا کہ انھیں خبر بھی نہ ہوگی (مگر جب عذاب
فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾
نازل ہوگا) تو وہ کہیں گے کہ کیا ہمیں (اس وقت کچھ) مہلت مل سکتی ہے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی
اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا
جلدی کر رہے ہیں تو کیا تم نے غور کیا کہ اگر ہم ان کو سالہا سال چین کرنے دیں ۔ اس کے بعد جس (عذاب)
يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَ
کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے پاس آپہنچے تو جن چیزوں سے یہ لوگ چین کیا کرتے تھے کچھ بھی کام
مَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى معٍ ٩ عند المتاخرین
نہ آپڑ گی ۔ اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اس کے ہلاک نہیں کیا کہ اس کے سمجھانے کو پہلے سے (ڈرانے والے
وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَ مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾
(پیغمبر بھیجے) تھے اور ہم ظالم نہیں ہیں اور اس قرآن کو شیاطین لے کر نہیں نازل ہوئے اور یہ کام نہ تو

[1] یہ عبداللہ بن سلام وغیرہ ہیں کہ آپ کے اوصاف توریت وغیرہ میں دیکھ کر مسلمان ہوگئے تھے حضرت ابن عباس نے اس آیت کے نزول کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے مدینہ کے یہودیوں سے پوچھوا بھیجا تھا کہ محمد ﷺ نے نبوت کا دعوے کیا ہے ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان کے اوصاف توریت میں پڑھے ہیں اور یہی ان کا پیغمبر ہونے کا زمانہ ہے ۱۲

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ
ان کے لیے مناسب تھا اور نہ وہ کر سکتے تھے بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے محروم ہیں تو (اے رسول)

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ
تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو. ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب کیے جاؤگے اور

الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَ
(اے رسول) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب خدا) سے [1] ڈراؤ ، اور جو مومنین تمہارے

اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾
پیرو ہو گئے ہیں. ان کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ (تواضع کرو) پس اگر لوگ

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ
تمہاری نافرمانی کریں تو تم صاف صاف کہدو کہ میں تمہارے کرتوتوں سے بری الذمہ

عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَ
ہوں اور تم اس (خدا) پر جو سب سے غالب (اور) بڑا مہربان ہے بھروسا رکھو کہ جب تم (نماز تہجد میں)

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ
کھڑے ہوتے ہو اور سجدہ کرنیوالوں کی جماعت (میں تمہارا پھرنا (اٹھنا بیٹھنا سجدہ رکوع وغیرہ سب) دیکھتا ہے

اُنَبِّئُكُمْ عَلٰي مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰي كُلِّ
بیشک وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے کیا میں [2] تمھیں بتادوں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں

اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَ
الوستو، وہ لوگ ہر جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں جو (فرشتوں کی باتوں پر) کان لگائے رہتے ہیں (کہ کچھ سن پائیں)

الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ
حالانکہ ان میں اکثر تو (بالکل) جھوٹے ہیں اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ جنگل

يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
جنگل سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں اور یہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کبھی کرتے نہیں، مگر (ہاں) جن لوگوں نے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ
ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اور کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم

كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ
کیا جا چکا، اس کے بعد انھوں نے بدلہ لیا ، اور جن لوگوں نے ظلم

[1] صاحب تفسیر معالم التنزیل نے اس آیت کی شان نزول میں یہ روایت ابن عباس سے ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا خدا کا ایسا حکم ہے مگر چونکہ میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو اس حکم کے سنانے سے رنج کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوگا. اس وجہ سے میں ساکت تھا مگر پھر دوبارہ باعتاب حکم آیا ہے اب کوئی چارہ نہیں تو تم کچھ روٹی بکری کی ایک ران اور تھوڑے دودھ کا سامان کر رکھو جب شام ہوئی تو آپؐ نے قریش میں عباس حمزہ ابولہب ابوطالب ایسے چالیس آدمیوں کو بلا بھیجا اور وہ کھانا ان کے سامنے رکھا گیا، آپؐ نے پہلے اپنا ہاتھ لگا دیا، اس کے بعد ان سے کھانے کو فرمایا سب کے سب کھا کر سیر ہو گئے، حالانکہ وہ کھانا بظاہر ایک آدمی سے زیادہ کے کھانے کا نہ تھا، اب آپؐ نے چاہا کہ کچھ بات کریں کہ ابولہب مردود نے بات کاٹ کر کہا کہ تمھارے صاحب نے بڑا سخت جادو کیا ہے. یہ سننا تھا کہ سب کے سب چل دیئے دوسرے دن پھر حضرتؐ نے اسی سامان کا حکم دیا اور کھانے کے بعد آپؐ نے فرمایا، اے فرزندان عبد مناف میں تمھارے پاس دنیا اور آخرت کی نیکی لیکر آیا ہوں اور ایسی اچھی خبر لایا ہوں کہ اس کے قبل کوئی تمھارے پاس نہیں لایا اور مجھے خدا نے تمھیں اس کی طرف دعوت کا حکم دیا ہے تو تم میں سے کون ایسا ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد کرے تاکہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ تمھارے درمیان ہو کسی نے کوئی جواب نہ دیا مگر حضرت علیؑ نے عرض کی یا رسول اللہ اسی طرح حضرتؐ نے تین مرتبہ فرمایا اور بجز حضرت علیؑ کے کسی نے جواب نہ دیا جب آپؐ نے فرمایا تو ہی میرا وزیر میرا وصی میرا بھائی میرا خلیفہ ہے اور یہ روایت باختلاف الفاظ تفسیر درمنثور مسند ابن حنبل ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہلسنت میں بھی مذکور ہے ۱۲ باقی صفحہ ۵۲۰ پر

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

کیا ہے انھیں عنقریب ہی معلوم ہوجائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے ۔

(ایاتہا ۹۳) (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۴۸) (رکوعاتہا ۷)

سورۂ نمل ؎۱ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے ۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى

طٰس یہ قرآن اور واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (یہ) ان ایمانداروں کے

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

لیے (از سرتاپا) ہدایت اور (جنت کی) خوشخبری ہے جو نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں ۔ اور زکوٰۃ

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

دیا کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت (قیامت کا) بھی یقین رکھتے ہیں اس میں شک نہیں

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ

کہ یہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (گویا) ہم نے خود ان کی کارستانیوں کو ان کی نظر میں (ا

يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

کر دکھایا، تو یہ لوگ بھٹکے پھرتے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (قیامت میں) بُرا عذاب ہے اور یہی

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانیوالے ہیں اور (اے رسول) تم کو تو قرآن ایک بڑے واقف کار

مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ

حکیم کی بارگاہ سے عطا کیا جاتا ہے (وہ واقعہ یاد دلاؤ) جب موسٰے نے اپنے لڑکے بالوں سے کہا

اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ

کہ میں نے (اپنے بائیں طرف) آگ دیکھی ہے (اک ذرا ٹھہرو تو) میں وہاں سے کچھ (راہ کی) خبر لاؤں یا انھیں ایک

قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ

سلگتا ہوا انگارہ لادوں تاکہ تم تاپو غرض جب موسٰے اس آگ کے پاس آئے تو ان کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ

بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے اور جو اس کے گرد ہے اور وہ خدا جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

بقیہ صفحہ ۵۱۹

ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

؎۲ مشرکین مکہ حضرت پر یہ بھی الزام لگایا کرتے تھے کہ شیطان ان کے تابع ہے اور انھیں غیب کی خبریں بتایا کرتا ہے ۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ مطلب یہ ہے جن کو شیطان تعلیم دیتا ہے وہ تو جھوٹ سچ اٹکل کی باتیں کیا کرتے ہیں اور رسول تو سچ کے سوا بولتا ہی نہیں ۱۲

؎۳ اس سے مراد وہی شعرا ہیں جو مخرب اخلاق باتیں نظم کرتے ہیں اور بیہودہ خیالات پھیلاتے ہیں ، ورنہ حکیمانہ خیالات کا نظم کرنا حمد و نعت و مدح ائمہ میں شعر کہنا تو نہایت ممدوح اور موجب ثواب ہے ۱۲

؎۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت مومنین کی مدح ، کفار کی مذمت حضرت موسٰے کا تذکرہ حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ چیونٹی کی کہانی بلقیس کا افسانہ حضرت صالح کا ذکر حضرت لوط کی حکایت ، خدا کی قدرت ، قرآن کا آسمانی کتاب ہونا ، حضرت کی رسالت خدا کی عبادت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

حضرت موسیٰ کا قصہ

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾ یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۹﴾ وَ

(ہر عیب سے) پاک (وپاکیزہ) ہے لے موسے اس میں شک نہیں کہ میں زبردست حکمت والا ہوں اور

اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

(ہاں) اپنی چھڑی تو (زمین پر) ڈال دو تو جب موسے نے اس کو دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ زندہ

وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ

اژدھا ہے تو پچھلے پاؤں بھاگ چلے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے کہا) اے موسے ڈرو نہیں ہمارے پاس

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ

تو پیغمبر لوگ ڈرا نہیں کرتے لہ (مطمئن ہوجاتے ہیں) مگر جو شخص گناہ کرے پھر گناہ کے بعد اسے نیکی (و توبہ) سے

سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ

بدل دے تو البتہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں (ہاں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو کہ وہ سفید

تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ

براق ہوکر بے عیب نکل آئے گا (یہ دو معجزے) منجملہ نو معجزات کے ہیں (جو تم کو ملیں گے تم) فرعون اور اس

وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ

کی قوم کے پاس (جاؤ) کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں تو جب ان کے پاس ہمارے آنکھیں کھول دینے والے

اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا

معجزے آئے تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور باوجودیکہ ان کے دل کو ان معجزات کا یقین تھا

وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ

مگر پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبر سے ان کو نہ مانا تو لے رسول، دیکھو کہ (آخر) مفسدوں کا انجام

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ

کیا ہوا، اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عطا کیا اور

سُلَیْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی

دونوں نے (خوش ہوکر) کہا خدا کا شکر جس نے ہم کو اپنے بہتیرے ایماندار

كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ

بندوں پر فضیلت دی اور (علم حکمت جائداد منقولہ غیر منقولہ سب میں) سلیمان داؤد کے وارث

وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا

لہ ہوئے اور کہا لوگو ہم کو (خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی)

لہ انبیا ابتدائے عمر سے آخر تک معصوم ہوتے ہیں، کوئی گناہ ان سے عمداً یا سہواً صغیرہ یا کبیرہ سرزد نہیں ہوتا ہاں بعض پیغمبروں سے ترک اولیٰ ضرور ہوا ہے جسے گناہ تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے، اور توبہ استغفار نبوت اور عبودیت کی شان ہے ۔

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

لہ حضرت داؤد کے ۱۹ بیٹے تھے اور ان میں سے ہر ایک تخت وسلطنت کا دعویدار تھا، آخر جب حضرت داؤد کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو ایک نامہ سربمہر حضرت داؤد کے پاس آسمان سے نازل ہوا جس میں چند سوالات تھے اور حکم یہ تھا کہ جو ان کا جواب دے دے وہی تمہارا جانشیں ہوگا، غرض تمام اراکین سلطنت وامرا شہر جمع ہوئے اور سب بیٹوں سے وہ سوالات کیے گئے اور حضرت سلیمان کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا آخر سب لوگ آپ کی فضیلت کے مقر ہوئے اور آپ ہی جانشین وبادشاہ قرار پائے اور دوسرے روز حضرت داؤد نے انتقال فرمایا اور حضرت سلیمان نے سات سو برس چھ مہینے سلطنت کی ۱۲

ع ۱ ۱۴ ۱۶

حضرت داؤد و سلیمان کا تذکرہ

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ

ہر چیز عطا کی گئی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی خدا کا صریحی فضل و کرم ہے۔ اور سلیمان کے

لِسُلَيْمٰنَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ

سامنے ان کے لشکر[1] جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے تھے تو وہ سب کے سب

يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ

مثل مثل کھڑے کیے جاتے تھے غرض اس طرح لشکر چلتا یہاں تک کہ جب (ایک دن) چیونٹیوں

نَمْلَةٌ يٰأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ

کے میدان میں آنکلے تو ایک چیونٹی بولی[2] اے چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان

سُلَيْمٰنُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ

اور ان کا لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔ تو سلیمان اس کی اس بات سے

ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ

مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے

نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وٰلِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

والدین پر نازل فرمائی ہیں (ان کا) شکریہ ادا کروں اور میں ایسے نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے

صٰلِحًا تَرْضٰهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٩﴾

اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے (اپنے) نیکوکار بندوں میں داخل کر اور سلیمان نے پرندوں

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ ۖ أَمْ

کے لشکر کی حاضری لی تو کہنے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو (اس کی جگہ پر) نہیں دیکھتا یا (واقع

كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ

میں) وہ کہیں غائب ہے (اگر ایسا ہے تو) میں اسے سخت سے سخت سزا دوں گا یا (نہیں تو) اسے ذبح

لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ

کر ڈالوں گا یا وہ (اپنی بے گناہی کی) کوئی صاف دلیل میرے پاس پیش کرے غرض سلیمان نے تھوڑی ہی

بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن

دیر توقف کیا تھا کہ ہدہد آگیا، تو اس نے عرض کی مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جو اب تک حضور کو بھی معلوم

سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَ

نہیں ہے اور میں آپ کے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لے کر آیا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو[3] دیکھا جو وہاں کے

[1] حضرت سلیمان کے لشکر کی تعداد تو معلوم نہیں مگر اتنا دیکھا ہے کہ آپ کا لشکر سو کوس میں رہتا تھا پچیس کوس میں آدمی پچیس کوس میں جنات پچیس کوس میں پرند پچیس کوس میں چوپائے جل جلالہٗ۔

[2] یہ خیال کہ چیونٹی کو آواز ہی نہیں ہوتی پھر بولنا کیسا محض لغو ہے کیونکہ ہمارا کسی آواز کو نہ سننا اس کے نہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہوسکتی کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کی ایسی خفیف آواز ہوتی ہو جس کی ہوا کا تموج ہمارے کان تک نہ پہنچتا ہو اس کے علاوہ جب خدا درخت سے آواز کو پیدا کرتا ہے تو چیونٹی تو پھر جاندار چیز ہے، ہر جاندار چیز سے آواز کا پیدا ہونا کیا دشوار ہے، پھر سرسید کا یہ کہنا کہ چیونٹی سے مراد شہزادی ہے کس قدر عقل و قیاس سے دور اور خواہ مخواہ کی تاویل ہے افسوس سنا بھی خیال نہ کیا کہ اس آواز پر حضرت سلیمان کا ہنسنا جو تعجب کی وجہ سے ظاہر ہوا کر تا ہے۔ اگر شہزادی بولتی تو بے محل تھا کیونکہ شہزادی کا بولنا تعجب خیز بات نہیں اور پھر آپ کا شکر کرنا اور اس تاویل کے زیادہ خلاف ہے۔

[3] یہ شہر سبا کی شہزادی تھیں اور انہیں کا بلقیس نام تھا۔ اور یہ شراحیل بن مالک بن ریان کی بیٹی تھیں۔

أُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝٢٣ وَجَدْتُّهَا
لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اسے (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اور اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے^١ میں
وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ
نے خود ملکہ کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں، اور شیطان نے ان کی
الشَّيْطَنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا
کرتوتوں کو (ان کی نظر میں) اچھا کر دکھایا ہے اور ان کو راہ راست سے روک رکھا ہے تو انھیں (اتنی سی بات
يَهْتَدُونَ ۝٢٤ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ
کبھی نہیں سوجھتی کہ وہ لوگ خدا ہی کا سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر
فِي السَّمَوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا
کردیتا ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کرکے کہتے ہو سب جانتا
تُعْلِنُونَ ۝٢٥ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۩ ۝٢٦
ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں وہی (اتنے) بڑے عرش کا مالک ہے (سجدہ)
قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَٰذِبِينَ ۝٢٧
سلیمان نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ سچ کہا یا تو جھوٹا ہے (اچھا) ہمارا یہ
اذْهَبْ بِّكِتَٰبِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ
خط لے کر جا اور اس کو ان لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر ان کے پاس سے ہٹ جا
مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝٢٨ قَالَتْ يَٰأَيُّهَا الْمَلَؤُا إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ
پھر دیکھتے رہنا کہ وہ لوگ آخر کیا جواب دیتے ہیں (غرض ہدہد نے ملکہ کے پاس خط پہنچا دیا) تو ملکہ
كِتَٰبٌ كَرِيمٌ ۝٢٩ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ
بولی اے (میرے دربار کے) سردارو یہ ایک واجب الاحترام^٢ خط میرے پاس ڈال دیا گیا ہے یہ سلیمان کی طرف
الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝٣٠ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝٣١
ہے یہ (اس کا سرنامہ) ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم (اور مضمون یہ ہے) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے فرمانبردار بن کر حاضر
قَالَتْ يَٰأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
ہو تب ملکہ (بلقیس) بولی اے میرے دربار کے سردار (تم) میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو (کیونکہ میرا تو یہ قاعدہ
أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝٣٢ قَالُوا نَحْنُ أُولُوا قُوَّةٍ وَّأُولُوا
کہ جب تک تم لوگ میرے سامنے موجود نہ ہو (مشورہ نہ دیدو) میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی تو ان لوگوں نے

١ یہ تخت طول عرض اور اونچائی میں تیس تیس گز تھا اور چاندی سونے سے بنایا گیا تھا۔ جا بجا قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے اس کے اوپر کے حصے میں سات خانے تھے جس میں بڑے بڑے موتی لٹکتے تھے اس کے چاروں پائے یاقوت، زمرد، پکھراج اور موتی کے تھے۔

٢ اس خط کی شان سے بلقیس نے سمجھا کہ یہ کسی عظیم الشان بادشاہ کا خط ہے کیونکہ اس کی عظمت اس سے ظاہر تھی کہ پرندے تک اس کے تابع فرمان ہیں اور اس سے اس کے دل پر رعب بیٹھ گیا۔ ١٢

السجدة ٥

ع ٢ / ١٧ / ١٧

بَأْسٍ شَدِيدٍ ۙ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾
عرض کی ہم بڑے زور آور اور بڑے لڑنیوالے ہیں اور (آئندہ) ہر امر کا آپ کو اختیار ہے تو جو آپ حکم دیں
قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ
خود اچھی طرح (اس کے انجام پر) (غور کرلیں) ملکہ نے کہا بادشاہوں (کا قاعدہ ہے کہ) جب کسی بستی میں (بزور فتح)
جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ
داخل ہوتے ہیں تو اس کو اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی
اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ
کریں گے اور میں ان کے پاس (ایلچیوں کی معرفت) کچھ تحفہ[1] بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫
ہیں غرض جب بلقیس کا ایلچی (تحفہ لیکر) سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا کیا تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو خدا نے
فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ
جو مال (دنیا) مجھے عطا کیا ہے وہ (مال) اس سے جو تمہیں بخشا ہے کہیں بہتر ہے (میں تو نہیں) بلکہ تمہیں لوگ اپنے
تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ
تحفے تحائف سے خوش ہوا کرو (پھر تحفہ لانیوالے سے کہا) تو ان ہی لوگوں کے پاس جا ہم تو یقیناً ایسے لشکر سے ان پر
لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾
چڑھائی کریں گے جس کا ان سے مقابلہ نہ ہو سکے گا۔ اور ہم ضرور انہیں وہاں سے ذلیل و خوار کر کے نکال باہر
قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ
کریں گے اور وہ رسوا ہوں گے[2] (جب وہ جا چکا تو) سلیمان نے اپنے اہل دربار سے کہا اے دربار کے سردارو تم میں سے
يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا
کون ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے سامنے فرمانبردار بن کے آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے (اس پر) جنوں میں سے
اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ
ایک دیو بول اٹھا کہ قبل اس کے کہ حضور (دربار برخاست کر کے) اپنی جگہ سے اٹھیں میں تخت آپ کے پاس لے آؤں گا
عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ
اور میں یقیناً اس پر قابو رکھتا ہوں (اور) ذمہ دار ہوں (اس پر ابھی سلیمان کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ) وہ شخص[3] (آصف
مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ
بن برخیا) جس کے پاس کتاب (خدا) کا کسی قدر علم تھا بولا کہ میں پلک جھپکنے سے بھی پہلے تخت تو آپ کے پاس حاضر

[1] اس تحفہ میں پانچ سو غلام زنانہ لباس اور زیورات طلائی اور جواہرات سے آراستہ اور پانچ سو لونڈیاں مردانہ لباس اور سنہری جڑاؤ زین کے گھوڑوں پر سوار سونے چاندی کی ایک ایک ہزار اینٹیں ایک ہزار عربی گھوڑے جڑاؤ زین کے ساتھ ایک جڑاؤ تاج اور مشک و عنبر اور ناسفتہ موتیوں کے ڈبے تھے یہ سب سامان منذر کے ساتھ روانہ کیا اور ہدہد کو پہلے روانہ کر دیا۔ اور امتحان یہ تھا کہ اگر دنیاوی بادشاہ ہیں تو لے لیں گے ورنہ واپس کر دیں گے اور یہ بھی پہچان لیں گے کہ لونڈی کون ہے اور غلام کون اور ناسفتہ موتیوں میں ایسی چیز سے سوراخ کرا دیں گے جو نہ آدمی ہو نہ جن جب ہدہد نے آکر خبر دی تو آپ نے بھی اپنے دربار کی آراستگی کا حکم دیا اور وہ یوں مرتب ہوا کہ سات کوس کے طولانی میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھیں اس پر موتی اور یاقوت کا جڑاؤ فرش بچھا۔ دریائی گھوڑے مختلف رنگوں کے جڑاؤ زین سے سجے ہوئے منگائے گئے جو منذر کے آنے کا دن تھا اس دن بیچ میں تخت شاہی رکھا گیا اس پر چار ہزار طلائی و نقرئی کرسیاں بچھائی گئیں۔ وزرا امرا ان پر بٹھلائے گئے سب سے آگے آدمیوں اس کے بعد دیوں، پھر درندوں پھر چوپایوں کے لشکر صف بستہ کھڑے ہوئے پھر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کیا غرض اس سامان سے حضرت سلیمان جلوہ فرما ہوئے جب منذر آیا تو یہ سامان دیکھ کر اپنے ہدیہ پر سخت نادم ہوا۔ پھر آپ نے سب سوالوں کے جواب دیے دیمک سے موتیوں میں سوراخ کرایا، لونڈیوں غلاموں کو پہچانا اور پھر سب ہدیے واپس کیے۔

[2] غرض بلقیس نے اطاعت قبول کی اور اپنا قاصد روانہ کیا اور خود بارہ ہزار امیروں اور پورے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئی اور اپنے تخت کو سات کوٹھڑیوں کے اندر بند کیا اور اس پر نگہبان مقرر کر دیے۔

[3] یہ حضرت سلیمان کے بھانجے وزیر خلیفہ اور ولی عہد آصف بن برخیا تھے جنہیں حضرت سلیمان نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا اور اس کی بدولت طرفۃ العین میں سیکڑوں کوس سے تخت بلقیس منگوا دیا۔

طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ

کیے دیتا ہوں (بس اتنے ہی میں وہ آگیا) تو جب سلیمان نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو کہنے لگے یہ محض میرے پروردگار

فَضْلِ رَبِّیْ ۖ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ

کا فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ

تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو شخص ناشکری کرتا ہے تو (یاد رکھے) میرا پروردگار یقیناً

كَرِیْمٌ ۝۴۰ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْٓ اَمْ

بے پروا اور سخی ہے (اس کے بعد) سلیمان نے کہا کہ اس کے تخت میں (اس کی عقل کے امتحان کے لیے) تغیر اور تبدیل

تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝۴۱ فَلَمَّا جَآءَتْ

کر دو تاکہ پھر ہم دیکھیں کہ پھر بھی وہ سمجھ سکتی ہے یا ان لوگوں میں ہے جو سمجھ نہیں رکھتے[۱] (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا)

قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۚ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا

پھر جب بلقیس (سلیمان کے پاس) آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے، وہ بولی گویا یہ وہی ہے (پھر کہنے

الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۝۴۲ وَصَدَّهَا مَا

لگی کہ) ہم کو تو اس سے پہلے ہی (آپ کی نبوت) معلوم ہو گئی تھی اور ہم تو آپ کے فرمانبردار تھے ہی اور خدا کے سوا

كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ

جسے وہ پوجتی تھی سلیمان نے اس سے اس کو روک دیا کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی (اور آفتاب کو پوجتی تھی)، پھر

كٰفِرِیْنَ ۝۴۳ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ

اس سے کہا گیا کہ آپ اب محل میں چلیے تو جب اس نے محل (میں شیشہ کے فرش) کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی اور

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ۚ قَالَ اِنَّهٗ

گزرنے کے لیے اس طرح اپنے پائنچے اٹھائے کر) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں[۲] سلیمان نے کہا (تم ڈرو نہیں

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ

یہ دریا نہیں ہے) محل ہے جو شیشوں سے منڈھا ہوا ہے (اس وقت متنبہ ہوئی اور) عرض کی پروردگار میں نے

نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۴۴

(آفتاب کو پوج کر) یقیناً اپنے اوپر آپ ظلم کیا۔ اور اب میں سلیمان کے ساتھ سارے جہان کے پالنے والے خدا پر ایمان

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا

لاتی ہوں[۳] اور ہم ہی نے قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو

[۱] یعنی اگر اس پر بھی وہ پہچان لے گی تو سمجھا جائے گا کہ عقل رکھتی ہے جس سے اس کے روبراہ ہونے کی امید کی جا سکتی ہے

[۲] چونکہ دیووں نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ اس کے پاؤں گدھے کے سے ہیں اور انگلیاں بھی نمارد ہیں اس وجہ سے آپ نے نہایت عاقل و دانا پاکر اس کی پنڈلیوں کو دیکھنا چاہا، اور ایک شیشہ کا محل بنایا اور اس کا صحن بھی اور صحن میں شیشے کے نیچے پانی بھروا دیا۔ اور اس میں مچھلیاں چھوڑوا دیں اور اس پر ہو کر چلنے کا حکم دیا۔ وہ سمجھی کہ پانی ہے اور پائنچے اٹھائے اور آپ نے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورے سے حمام بنایا اور ہرتال اور چونے سے نورہ کی ایجاد ہوئی[۱۲]

[۳] اس کے بعد حضرت سلیمان نے ان سے نکاح کیا اور ان کو ان کے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور مہینے میں خود بھی جایا کرتے تھے اور ان سے کئی اولادیں بھی پیدا ہوئیں[۱۲]

ع ۳/۱۳/۱۸

حضرت صالح کا قصہ

اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ

تو وہ صالح کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے لگے صالح نے کہا اے میری قوم (آخر

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا

تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے واسطے کیوں جلدی کر رہے ہو تم لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ استغفار

تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا

کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے وہ لوگ بولے ہم نے تو تم سے اور

بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ

تمہارے ساتھیوں سے برا شگون پایا صالح نے کہا تمہاری بدقسمتی خدا کے پاس ہے (یہ سب کچھ نہیں)

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

بلکہ تم لوگوں کی آزمائش کی جا رہی ہے اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک کے بانی فساد تھے اور

يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا

اصلاح (کی فکر) نہ کرتے تھے ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہم خدا کی قسم کھاتے جاؤ کہ ہم

بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا

لوگ صالح اور اس کے لڑکے بالوں پر شب خون کریں اس کے بعد اس کے والی وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم لوگ

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّ

ان کے گھر والوں کے ہلاک ہوتے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم لوگ تو یقیناً سچے ہیں اور ان لوگوں نے ایک تدبیر

مَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

کی ۱؎ اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی اور (ہماری تدبیر کی) ان کو خبر بھی نہ ہوئی تو (اے رسول) تم دیکھو ان کی تدبیر کا کیا (برا) انجام ہوا کہ

عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ

ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا یہ بس ان کے گھر ہیں کہ ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

خالی ویران پڑے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس واقعہ میں واقف کار لوگوں کے لیے بڑی عبرت ہے اور ہم

يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾

نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بچا لیا اور (اے رسول) لوط کو (یاد کرو)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ

جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیکھ بھال کر (بوجھ سمجھ کر) ایسی بیحیائی کرتے ہو

۱؎ حضرت صالح نے پہاڑ کے ایک غار میں مسجد بنائی تھی اور شب و روز وہیں عبادت میں مصروف رہتے تھے اور ان نو آدمیوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب صالح کے وعدہ عذاب میں تین روز باقی ہیں آؤ اس بلا کے نازل ہونے کے پہلے ہم لوگ صالح ہی کا کام تمام کر دیں۔ یہ صلاح کر کے گھات میں جا بیٹھے خدا کی شان فرشتوں نے سب کے سروں پر بڑے بڑے پتھر ڈال دیئے کہ سب کے سب دب کے رہ گئے ۱۲

قصہ لوط کی قوم

تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ
یا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت سے مردوں کے پاس آتے ہو (یہ تم اچھا نہیں کرتے
دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ
بلکہ تم لوگ بڑی جاہل قوم ہو۔ تو لوط کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ
جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ
تھا کہ وہ لوگ بول اٹھے کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی (سیدوم)
قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ
سے نکال باہر کرو۔ یہ لوگ بڑے پاک وصاف بننا چاہتے ہیں غرض ہم نے لوط کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
اور ان کے خاندان کو بچالیا مگر ان کی بی بی کہ ہم نے اس کی تقدیر میں پیچھے رہ جانیوالوں میں
مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ
لکھ دیا تھا اور (پھر تو) ہم نے ان لوگوں پر (پتھر کا) مینہ برسایا۔ تو جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے ان پر کیا برا مینہ برسا
عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾
اے رسول، تم کہدو (ان کے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر اور اسکے برگزیدہ بندوں پر سلام بھلا خدا بہتر ہے یا وہ چیز جسے یہ لوگ شریک خدا کہتے ہیں

ع ۴ / ۱۴ / ۱۹

الجزء العشرون

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ
بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا
مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ
پھر ہم ہی نے پانی سے دلچسپ وخوشنما باغ اگائے تمہارے تو یہ بس کی
مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
بات نہ تھی کہ تم ان کے درختوں کو اگا سکتے، تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے
بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ؕ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ
(ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ خود (اپنے جی سے گھڑ کے بتوں کو) اس کے برابر بناتے ہیں بھلا وہ کون ہے جس نے
قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
زمین کو (لوگوں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا، اور اس کے درمیان جا بجا نہریں دوڑائیں اور اس کی مضبوطی
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
کے واسطے پہاڑ بنائے اور (میٹھے کھاری) دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل بنایا۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی معبود

بیان آیات قدرت

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ

بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں کے اکثر (کچھ) جانتے ہی نہیں بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو دعا

اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا) نائب[1] بناتا ہے تو

الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) اس پر بھی تم لوگ بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ

بھلا وہ کون ہے جو تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے، اور کون اس کی باران رحمت

يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ

کے آگے آگے (بارش کی) خوش خبری لے کر ہواؤں کو بھیجتا ہے، کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز

اللّٰهِ ۭ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا

نہیں) یہ لوگ جن چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں خدا اس سے بالاتر ہے، بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

پہلے پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ (مرنے کے بعد) پیدا کرے گا، اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان و زمین سے

وَالْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

رزق دیتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں اے رسول تم (ان مشرکین سے) کہہ دو کہ اگر

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي

تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں ان میں سے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

کوئی بھی غیب کی بات خدا کے سوا[2] نہیں جانتا، اور وہ یہ بھی تو نہیں سمجھتے کہ قبر سے دوبارہ کب

اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۣ

زندہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے بلکہ[3] (اصل یہ ہے کہ) آخرت کے بارے میں ان کے علم کا خاتمہ ہو گیا ہے

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۣ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع

بلکہ اس کی طرف سے شک میں پڑے ہیں، بلکہ (سچ یہ ہے کہ) اس سے یہ لوگ اندھے بنے ہوئے ہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ

اور کفار کہنے لگے کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے

[1] ایک حدیث میں ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخرالزماں کے حق میں نازل ہوئی کہ جب وہ مضطر و بے چارے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور خدا کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے تو خدا جواب دے گا اور ان کی پریشانی کو دور کرے گا، اور زمین میں ان کو اپنا نائب قرار دے گا، اور خلیفہ کے معنے جانشین کے لئے جاویں تو معنے یوں کئے جائیں گے اور تم لوگوں کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا۔ واللہ اعلم ۱۲

[2] یہ بالکل سچ ہے کہ غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ پیغمبروں یا فرشتوں کو بھی ذاتی طور پر امور غیب کا علم نہیں مگر انبیا اور ان کے اوصیا کو جو باتیں وحی یا الہام یا خواب یا صحیفہ یا اور کسی طریقہ سے تعلیم فرما دیتا ہے، ان باتوں کو یہ لوگ ضرور جانتے ہیں بلکہ ان حضرات کے واسطے سے خدا کے اور خاص بندوں کو بھی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے موید انبیا اوصیا اور ان کے مخصوصین کے سیکڑوں واقعات گزر چکے ہیں ۱۲

[3] بعض مفسرین نے بل کو ھل استفہامیہ منفیہ کے معنے میں لیا ہے اس صورت میں معنے یوں کیے جائیں گے قیامت کے بارے میں ان کا علم کامل نہیں ہوا ہے، واللہ اعلم ۱۲ ۱۲ ۱۲

أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ

جائیں گے . اس کا تو پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے وعدہ کیا گیا تھا

اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

(کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو ہو نہ ہو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

لوگوں سے) کہہ دو کہ روئے زمین پر ذرا چل پھر کر دیکھو تو کہ گنہ گاروں کا انجام کیا ہوا اور

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

(اے رسول) تم ان کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ، اور جو چالیں یہ لوگ (تمہارے

تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

خلاف) چل رہے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو اور یہ (کفار مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى

کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت یا عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول) تم کہہ دو کہ

اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾

جس (عذاب) کی تم لوگ جلدی مچا رہے ہو کیا عجب ہے اس میں سے کچھ قریب آ گیا ہو اور اس میں تو

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے ، مگر بہتیرے لوگ (اس کا

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

شکر نہیں کرتے اور اس میں بھی شک نہیں کہ جو باتیں ان کے دلوں میں پوشیدہ ہیں اور جو کچھ یہ

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ

علانیہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار یقینی جانتا ہے اور آسمان و زمین میں کوئی ایسی بات پوشیدہ

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾

نہیں جو واضح و روشن کتاب[2] (لوح محفوظ) میں (لکھی) موجود نہ ہو ، اس میں بھی شک نہیں کہ یہ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ

قرآن بنی اسرائیل پر ان کی اکثر باتوں کو جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں[1] ظاہر کر دیتا ہے ، اور

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

اس میں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن ایمان داروں کے واسطے از سرتا پا ہدایت و رحمت ہے (اے

[1] جیسے قیامت کا جسمانی یا روحانی ہونا بہشت و دوزخ کے صفات حضرت عزیر و عیسٰے وغیرہ کے قصے وغیرہ ۱۲

[2] اردو محاورات میں کتاب مبین کا پورا ترجمہ کسی ایک دو لفظ میں بہت دشوار ہے ، میں نے اگرچہ واضح و روشن اس کا ترجمہ کیا ہے ، مگر اس کا دوسرا مطلب بھی ہو سکتا ہے ، یعنی موٹے جلی حرفوں میں لکھی ہوئی کتاب حالانکہ کتاب مبین سے وہ کتاب مراد ہے جس میں تمام واقعات جزئی و کلی نہایت تفصیل و شرح و بسط سے لکھے ہوئے ہوں ، اور اس سے لوح محفوظ مراد ہے خواہ اسے علم الٰہی سمجھو یا وہ تختی مانو جس میں تمام واقعات مندرج ہیں اور محفوظ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا ۱۲

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ
رسول) بے شک تمہارا پروردگار اپنے حکم سے ان کے آپس (کے جھگڑوں) کا فیصلہ کردے گا
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ
اور وہ (سب پر) غالب (اور) واقف کار ہے تو (اے رسول) تم خدا پر بھروسا رکھو، بے شک تم یقینی
عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا
صریحی حق پر ہو بے شک نہ تو تم مردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو
تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَ
اپنی آواز سنا سکتے ہو خاص کر جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں اور نہ تم اندھوں کو ان
مَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ
کی گمراہی سے راہ پر لاسکتے ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو جو
اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا
ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں، اور جب ان لوگوں
وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ
پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا[۲] نکال کھڑا کریں گے
الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا
جو ان سے یہ باتیں کرے گا کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے اور (اس
يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ
دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر امت سے ایک ایسے گروہ[۳] کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے
يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ
(زندہ کرکے) جمع کریں گے پھر ان کی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کریں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ سب (خدا کے سامنے)
قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا
آئیں گے اور خدا ان سے کہے گا کیا تم نے ہماری آیتوں کو اچھی طرح سمجھے بوجھے جھٹلایا بھلا تم
ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا
کیا کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ لوگ ظلم کیا کرتے تھے ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگیا
ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا
پھر یہ لوگ کچھ بول بھی تو نہ سکیں گے کیا ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو اس

[۱] یہاں مردوں بہروں اور اندھوں سے کفار مراد ہیں، مطلب یہ ہے کہ جس طرح مردے باتیں سننے کی قابلیت نہیں رکھتے اسی طرح یہ کافر بھی حق بات نہیں سنتے اور جس طرح اندھے دیکھ نہیں سکتے، اسی طرح ان کفار کو راہ حق دکھائی نہیں دیتی ۱۲

[۲] اسی مطلب کی آیت اس کے قبل گزر چکی ہے جس کی فی الجملہ تصریح صفحات قبل میں گزر چکی ہے خلاصہ دابۃ الارض سے مراد اس آیت میں بھی حضرت علی ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی ۱۲

[۳] اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے جس کا ذکر احادیث میں مجملاً یوں ہے کہ امام آخر الزماں کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو ان کے سچے دوست یا پکے دشمن تھے زندہ کرے گا تاکہ وہ لوگ ثواب و عذاب اخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگزاریوں یا کارستانیوں کا عوض دنیا میں بھی دیکھ لیں اور یہ مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے کیوں کہ خدا فرماتا ہے ہم ایک گروہ کو جمع کریں گے اور یہ بات قیامت میں نہ ہوگی بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ جمع کیے جائیں گے چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے حشرنا هم فلم نغادر منهم احدا ہم ان سب کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔ اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مولفہ حقیر میں ۱۲

ع ١٦ ٦ ٢

الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لئے بنایا کہ یہ لوگ اس میں چین کریں اور دن کو روشن (تاکہ دیکھ بھال کریں) بے شک اس میں ایمان

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

لانے والوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن صور پھونکا

فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا

جائیگا تو جتنے لوگ آسمان میں اور زمین میں ہیں (غرض سب کے سب) دہل جائیں گے مگر جس شخص کو خدا چاہے (وہ

مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى

البتہ مطمئن رہے گا) اور سب لوگ اس کی بارگاہ میں ذلت عاجزی کی حالت میں حاضر ہوں گے اور تم

الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

پہاڑوں کو دیکھ کر انہیں مضبوط جمے ہوئے سمجھتے ہو[1] حالانکہ یہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح اڑے اڑے

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ

پھریں گے (یہ بھی) خدا کی کاریگری ہے کہ جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا ہے، بے شک جو کچھ تم لوگ کرتے

بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ

ہو اس سے وہ خوب واقف ہے، جو شخص نیک کام کرے گا اس کے لیے اس کی جزا اس سے کہیں بہتر ہے

مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَ

اور یہ لوگ اس دن خوف وخطر سے محفوظ رہیں گے، اور جو لوگ برا کام کریں گے

مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ

وہ منہ کے بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ

کہ) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بس اسی کی جزا تمہیں دی جائے گی (اے رسول ان سے کہدو کہ) مجھ

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ

تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں، جس نے اسے

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

عزت حرمت دی ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں (اس کے)

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ

فرمانبردار بندوں میں سے ہوں اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں، پھر جو شخص راہ پر

[1] اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تم پہاڑوں کو قیامت کے دن دیکھ کر خیال کرو گے کہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ حقیقۃً بادلوں کی طرح اڑتے ہوں گے اس میں تو تم یہ ہوتا ہے کہ وقت واحد میں اتنی بڑی چیز اڑتی بھی ہو اور جمی ہوئی بھی دکھائی دے کیوں کر ممکن ہے اس کا جواب فلاسفروں کے اس قول سے اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ جب بڑی لمبی چوڑی چیز حرکت کرے تو اس کے اجزا کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان میں چھایا ہوا ہو، چلتا ہوا نہیں معلوم ہوا کرتا ۱۲ ۱۲ ۱۲

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ

آیا تو اپنی ذات کے نفع کے واسطے راہ پر آیا اور جو گمراہ ہوا تو تم کہہ دو

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝۹۲ وَ قُلِ الْحَمْدُ

کہ میں بھی بس ایک ڈرانے والا ہوں اور تم کہہ دو کہ الحمد للہ وہ عنقریب

لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ

تمھیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں[1] دکھادے گا تو تم انھیں پہچان لوگے اور جو کچھ تم کرتے ہو تمھارا

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ ع

پروردگار اس سے غافل نہیں ہے ۔

(۲۸) سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (۴۹) — اٰیاتها ۸۸ — رکوعاتها ۹

سورہ قصص[2] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے ۔

طٰسٓمٓ ۝۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ نَتْلُوْا عَلَيْكَ

طٰسم (اے رسول) یہ واضح اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں (جن میں) ہم تمھارے سامنے موسیٰ اور فرعون کا واقعہ

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳

ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں بے شک فرعون نے

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا

(مصر کی) زمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور اس نے وہاں کے رہنے والوں کو

شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ

کئی گروہ کردیا تھا، ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو عاجز کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا

وَ يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۴

تھا اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بے شک وہ بھی مفسدوں میں سے تھا اور ہم

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي

یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کردیے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو لوگوں

الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵

کا پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس سرزمین کا مالک بنائیں اور ان ہی کو روئے زمین پر

ع ۱۱ / ۴

[1] دنیا میں بدر کا معرکہ اور قحط ہونا، آخرت میں دوزخ میں جلنا ۱۲

[2] اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت موسیٰ و فرعون کا تفصیلی قصہ، حضرت رسولؐ کی نبوت کے دلائل، ایمان دار نصرانیوں کی مدح، حضرت رسولؐ کی فہمائش، مکہ کی مدح، اگلوں کے عبرت ناک تذکرے، خدا بغیر ہدایت کے عذاب نہیں کرتا، آخرت کی فضیلت، قیامت کا ذکر، خدا ہی جسے چاہے منتخب کرتا ہے، خدا کی قدرت، قارون کا قصہ اور اس کے نتائج، حضرت رسولؐ کی نبوت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

قصۂ موسیٰ و فرعون

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ
پوری قدرت عطا کریں اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھ سے
هَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾
وہ چیزیں دکھا دیں جس سے یہ لوگ ڈرتے[1] تھے اور ہم نے موسیٰ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی
وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ
کہ تم اس کو دودھ پلاؤ۔ پھر جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف[2] ہو تو اس کو ایک صندوق میں رکھ
عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ
کر دریا میں ڈال دو اور (اس پر) تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا (تم اطمینان رکھو)، ہم
اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾
اس کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور اس کو (اپنا) رسول بنائیں گے (غرض موسیٰ کی ماں
فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّ
نے دریا میں ڈال دیا، وہ صندوق بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس آ لگا) تو فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ
حَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا
(ایک دن یہی) ان کا دشمن ان کے رنج کا باعث بنے اس میں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان دونوں
خٰطِـــِٕيْنَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ
کے لشکر غلطی پر تھے اور جب (موسیٰ محل میں لائے گئے تو) فرعون کی بی بی آسیہ اپنے شوہر سے بولی کہ یہ میری اور
لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ
تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو تم لوگ اس کو قتل نہ کرو۔ کیا عجب ہے کہ ہم کو یہ نفع پہنچائے یا ہم
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ
اسے لے پالک ہی بنا لیں اور انہیں (اسی کے ہاتھ سے برباد ہونے کی) خبر نہ تھی۔ (ادھر تو یہ ہو رہا تھا) اور
اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ
(ادھر) موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بے چین ہو گیا کہ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ موسیٰ
اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠﴾
کا حال ظاہر کر دیتی (اور ہم نے اس لیے ڈھارس دی) تاکہ وہ (ہمارے وعدہ کا) یقین رکھے اور موسیٰ کی ماں
وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ
نے (دریا میں ڈالتے وقت) ان کی بہن (کلثوم) سے کہا کہ تم اس کے پیچھے پیچھے (الگ الگ) چلی جاؤ تو وہ موسیٰ کو دور سے

[1] چونکہ نجومیوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو ان کو تیری حکومت سے آزاد کرے گا اور تیری سلطنت کو تباہ کر دے گا۔ فرعون نے اس کی روک کی، دو ہزار لڑکے ذبح کر دیے گئے مگر خدا کے ارادے کو کون روک سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا اور اس کی سلطنت حضرت موسیٰ کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور ضرور ہوئی۔

[2] حضرت موسیٰ کی ماں کو ایک تو خوف ان کے رونے کا تھا کہ مبادا کوئی آواز سن لے۔ دوسرا خوف ان کے ڈوب جانے کا تھا۔ غرض اسی لیے کے بعد مادر موسیٰ نے خرتیل بن صبوح سے جو فرعون کا چچا زاد بھائی اور لکڑی کا کام کرتا تھا، پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اس کے اصرار پر اپنی غرض بھی بیان کر دی۔ خرتیل نے مکان پر نشان دے کر فرعون کے موکلوں کو خبر دینی چاہی خدا کی شان اس کی زبان گونگی ہو گئی اور اشارہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں آخر یہ نکال دیا گیا جب دوکان پر آیا تو زبان کھل گئی، اس نے افشائے راز کا قصد کیا تو زبان بھی بند ہو گئی اور اندھا بھی ہو گیا۔ آخر پھر دوبارہ مار کھا کر نکالا گیا۔ تب اس نے سچے دل سے عہد کیا کہ اگر اب کی اچھا ہو جاؤں تو اس پر ایمان لاؤں۔ غرض وہ اچھا ہو گیا اور سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا اور واپس آ کر مادر موسیٰ سے اپنا قصہ بیان کیا۔ ان ہی کا نام مومن آل فرعون ہے۔

صندوق اور مومن آل فرعون

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ

دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی اور ہم نے موسیٰ پر پہلے ہی سے اور دائیوں (کے دودھ)

مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ

کو حرام کر دیا تھا (کہ کسی کے چھاتی سے منہ نہ لگایا) تب موسیٰ کی بہن بولی میں تمہیں ایک گھرانے کا پتہ بتاؤں

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ

کہ وہ تمہاری خاطر سے اس بچہ کی پرورش کریں گے اور وہ یقینی اس کے خیر خواہ ہوں گے[1] غرض (اس ترکیب سے)

اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ

ہم نے موسیٰ کو اس کی ماں تک پھر پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور رنج نہ کرے اور تاکہ سمجھ لے کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

خدا کا وعدہ بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچے اور

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ

(ہاتھ پاؤں نکال کے) درست ہو گئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

ہم یوں جزائے خیر دیتے ہیں اور ایک دن اتفاقاً موسیٰ شہر میں ایسے وقت آئے کہ وہاں

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

کے لوگ (نیند کی) غفلت میں پڑے ہوئے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی آپس میں لڑتے

يَقْتَتِلٰنِ ۡ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

مرتے ہیں یہ (ایک تو) ان کی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور وہ (دوسرا) ان کے دشمن کی قوم

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ

(قبطی) کا ہے تو جو شخص ان کی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جو ان کے دشمنوں میں تھا (غلبہ حاصل کرنے

عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۡ قَالَ هٰذَا

کے لیے) موسیٰ سے مدد مانگی، یہ سنتے ہی موسیٰ نے اسے ایک ہی گھونسہ مارا تھا کہ اس کا کام تمام ہو گیا

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

(پھر خیال کر کے) کہنے لگے یہ شیطان کا کام تھا اس میں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنیوالا ہے

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ

(پھر بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار بے شک میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (کہ اس شہر میں آیا) تو تو مجھے (دشمنوں

حضرت موسیٰ کی پرورش

[1] جب حضرت موسیٰ کی ماں کو ان کی بہن بلا لائیں تو (یہ فرعون کی گود میں تھے اور کسی دائی کا دودھ پیتے نہ چپ ہوتے بلکہ دائی کی طرف سے منہ پھیر لیتے مگر جب ماں نے گود میں لینا چاہا تو ان کی بو سونگھ کر پڑ بیٹھے اور دودھ پینا چاہا، فرعون نے پوچھا تو کون ہے اس بچہ نے تیری طرف کیوں رغبت کی وہ بولیں میں ایک خوشبو پاکیزہ خوش پسندیدہ تن عورت ہوں اور میرا دودھ بہت شیریں ہے اور اسی وجہ سے جس بچہ کو میرے پاس لاؤ فوراً دودھ پینے لگتا ہے غرض فرعون نے ان کی تنخواہ مقرر کر دی اور کہا تم اسے اپنے گھر لے جاؤ، اور ہر ہفتہ لے آیا کرنا۔

ع ۱ / ۱۳ / ۴

لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ
سے ۱، پوشیدہ رکھ غرض خدا نے انھیں پوشیدہ رکھا اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا مہربان ہے موسے نے
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ فَاَصْبَحَ
عرض کی پروردگار چونکہ تو نے مجھ پر احسان کیا ہے میں بھی کبھی آئندہ گنہگاروں کا ہرگز مددگار نہ ہوں گا (غرض رات تو
فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ
جوں توں گزری) صبح کو امید و بیم کی حالت میں موسے شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ
مدد مانگی تھی ان سے (پھر) فریاد کر رہا ہے۔ موسے نے اس سے کہا بیشک تو یقینی کھلم کھلا گمراہ ہے غرض
لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
جب موسے نے چاہا کہ اس شخص پر جو دونوں کا دشمن تھا (چھڑانے کے لئے) ہاتھ بڑھائیں
بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ
تو قبطی کہنے لگا اے موسے جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا (اسی طرح) مجھے بھی
تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ
مار ڈالنا چاہتے ہو، تم تو بس یہ چاہتے ہو کہ روئے زمین میں سرکش بن کر رہو
اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ
اور مصلح (قوم) بن کر رہنا نہیں چاہتے سے ۲ اور ایک شخص
تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ
شہر کے اس کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور (موسے سے) کہنے
اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ
لگا موسے (تم یہ یقین جانو کہ شہر کے) بڑے بڑے آدمی تمھارے بارے میں مشورہ
يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ
کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر ڈالیں تو تم (شہر سے) نکل بھاگو میں تم سے خیر خواہانہ کہتا
النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ
ہوں۔ غرض موسے وہاں سے امید و بیم کی حالت میں نکل کھڑے ہوئے اور (بارگاہ خدا میں)
نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ
عرض کی پروردگارا مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے نجات دے اور جب مدین کی طرف رخ کیا (اور راستہ

سے ۱ مغفرت کے معنے ظاہری بخشنے کے ہیں مگر لغت عرب میں پوشیدہ رکھنے کے معنے بھی آئے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت موسے کا ایک گھونسا مارنا اور وہ بھی ایک مومن کی حمایت میں اور وہ بھی کافر کو ہرگز گناہ نہیں ہو سکتا تاکہ اس کے بخشنے کی ضرورت ہو کیونکہ ایک گھونسے سے آدمی مرا نہیں کرتا اور نہ اس مقصد سے مارا تھا بلکہ جھگڑا چھڑانے اور اس کے مغلوب کرنے کی غرض سے اور اس کا مر جانا ایک اتفاقی بات تھی جو ہرگز جرم نہیں، پھر حضرت موسے کا اپنی طرف ظلم کی نسبت دینا اس فعل خاص کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس خیال سے کہ اس شہر میں آنے کی وجہ سے یہ فعل مجھ سے ہوا اور اس کی وجہ سے لوگ میرے دشمن ہو گئے اور جان کے خواہاں ہیں تو گویا اس شہر میں آنا اور لوگوں کا دشمن ہو جانا ہی اپنے اوپر ظلم ہوا ۱۲

سے ۲ یہ سن کر حضرت موسے نے ہاتھ کھینچا اس کم بخت نے جو رہائی پائی تو اسے یقین ہو گیا کہ انھوں نے کل بھی مارا تھا اور فوراً آپ کی خبر فرعون تک پہنچا دی اور دربار میں یہ رائے طے پائی کہ موسے کو مار ڈالنا چاہیے یہ واقعہ مومن آل فرعون خرقیل کو معلوم ہوا وہ حضرت موسے کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور بیان کر دیا ۱۲

٢
ع ٨
۵

مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾
معلوم نہ تھا) تو آپ ہی آپ بولے مجھے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ دکھا دے اور
وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ
(آٹھ دن فاقہ کرتے چلے) اور جب شہر مدین کے کنوئیں پر (جو شہر کے باہر تھا) پہنچے تو کنوئیں پر لوگوں کی
النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
بھیڑ دیکھی کہ وہ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان سب کے پیچھے دو عورتوں (حضرت شعیب کی بیٹیوں) کو
تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
دیکھا کہ وہ (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسےٰ نے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے وہ بولیں جب تک سب چرواہے
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا
(اپنے جانوروں کو) خوب چھک کے پانی پلا کر پھر نہ جائیں ہم نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں تب موسےٰ نے
ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ
ان کی بکریوں کے لیے (پانی کھینچکر) پلا دیا پھر وہاں سے ہٹ کر چھاؤں میں جا بیٹھے تو چونکہ بہت بھوک تھی
اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ
(کہنے لگے) پروردگار اس وقت جو نعمت میرے پاس بھیج دے میں اس کا سخت حاجتمند ہوں اتنے میں ان ہی
عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ
دونوں میں سے ایک عورت شرمیلی چال سے آئی (اور) کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو
اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ
ہماری بکریوں کو پانی پلا دیا ہے تمہیں اس کی مزدوری دیں غرض جب موسےٰ ان کے پاس آئے اور ان سے
الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ڣ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
اپنے قصے بیان کیے تو انھوں نے کہا اب کچھ اندیشہ نہ کرو تم نے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات پائی
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ
(اسی اثنا میں) ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابا ان کو نوکر رکھ لیجیے کیونکہ آپ جس کو بھی نوکر
اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ
رکھیں سب میں بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانتدار ہو (اور ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں) تب شعیب نے کہا
اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓي اَنْ تَاْجُرَنِيْ
میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ تمہارا اس (مہر) پر نکاح کر دوں کہ تم آٹھ برس

ف ان کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد نہیں ہے ایک باپ ہیں سو بوڑھے اس ضرورت سے ہم لوگوں کو خود بکریوں کو پانی پلانے آنا پڑتا ہے۔

ف بیکسوں کی حالت زار پر رحم کھانا اور باوجود سخت احتیاج و مجبوری کے خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگنا اور محض خدا ہی پر بھروسا رکھنا صاف بتاتا ہے کہ حضرت موسےٰ کی طبیعت ہی ایک برگزیدہ موسےٰ اور پیغمبری کے واسطے مخصوص ہوئی تھی کیونکہ اس وقت فاقہ کشی کرنے اور درختوں کی پتیاں کھاتے کھاتے بدن کا تمام گوشت گھل گیا تھا اور صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے پیٹ بھی اس قدر پتلی ہو گئی تھی کہ پیٹ سے پتوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی اور اس وقت بھی شدت سے بھوکے تھے باوجود اس کے کسی سے کچھ نہ مانگنا صورت وغیرت نے ترتیب غیبی میں نہ در کیا ہے۔

ف چونکہ یہ شہر فرعون کے دخل میں نہ تھا اس لئے حضرت شعیب نے کھانا طلب کیا مگر حضرت موسےٰ نے انکار کیا اور کہا کہ ہم آخرت کو دنیا کے بدلے نہیں بیچا کرتے آپ کی بیٹیوں کو محض خدا کی خوشنودی کے واسطے پانی پلایا میں اس کی اجرت لینا نہیں چاہتا حضرت شعیب نے فرمایا میں بھی محض مہمان سمجھ کر کھانا کھلاتا ہوں اجرت کا خیال نہیں تب حضرت موسےٰ نے کھانا کھایا۔

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ
تک میری نوکری کرو اور اگر تم دس برس پورے کر دو تو تمھارا احسان اور میں تم پر محنت شاقہ بھی ڈالنا
مَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
نہیں چاہتا اور تم مجھے انشاء اللہ نیکوکار آدمی پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے
مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا
درمیان (معاہدہ) ہے دونوں مدتوں میں سے جو بھی پوری
الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی
کردوں (مجھے اختیار ہے) پھر مجھ پر جبر اور زیادتی (دینے کا آپ کو حق) نہیں اور ہم آپ جو کچھ
مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَ
کر رہے ہیں (اس کا) خدا گواہ ہے [1] غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہو گیا اور رہنے لگے) پھر جب موسیٰ
سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ
نے اپنی (دس برس کی) مدت پوری کی اور بی بی کو لیکر چلے تو (اندھیری رات جاڑوں کے دن راہ بھول گئے، اور بی بی صفورا کو
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا
درد زہ شروع ہوا تھے میں) کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے لڑکے بالوں سے کہا کہ تم لوگ ٹھہرو میں نے یقیناً آگ دیکھی
بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾
ہے میں جاتا ہوں کیا عجب ہے میں وہاں سے (رستہ کی) کچھ خبر لاؤں یا آگ کی کوئی چنگاری (لیتا آؤں) تاکہ
فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی
تم لوگ تاپو غرض جب موسیٰ آگ کے پاس آئے تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت
الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ
سے انھیں آواز آئی کہ اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں ہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا ہوں اور یہ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٠﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا
بھی آواز آئی) کہ تم اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دو پھر جب (ڈال دیا تو) دیکھا کہ وہ اس طرح بل کھا رہی ہے
تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ
گویا کہ وہ (زندہ) اژدھا ہے تو پیٹھ پھیر کے بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے فرمایا)
یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿٣١﴾
اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو نہیں تم ہر طرح امن و امان میں ہو (اچھا اور لو)

حضرت موسیٰ کی کا نکاح اور رخصتی

[1] حضرت موسیٰ نے کہا جب آپ نے ذنبیوں کے چرانے کی خدمت میرے متعلق کی ہے تو ایک چھڑی بھی دیجیے کہ ان کے ہنکانے میں موذی جانوروں کے دفع کرنے میں کام آئے۔ حضرت شعیب نے اپنی صاحبزادی سے کہا جاؤ اور فلاں عصا اٹھالاؤ، وہ گئیں اور ایک عصا لے آئیں، آپ نے فرمایا کہ یہ نہیں دوسرا وہ پھر گئیں اور وہی لے آئیں اور واپسی کا حکم ہوا حتیٰ کہ جب کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو بولیں میں کیا کروں، دوسرا عصا لانا چاہتی ہوں، مگر یہی میرے ہاتھ میں آجاتا ہے اور دوسرا ہٹ جاتا ہے تب آپ نے فرمایا اچھا یہی دے دو موسیٰ ہی اس کے مستحق ہیں یہ وہی عصا تھا جو حضرت آدم بہشت سے لائے تھے اور سلسلہ وار حضرت شعیب تک پہنچا تھا۔

ع ٣ / ٧ / ٦

حضرت موسیٰ کی نبوت

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو (اور نکال لو) تو سفید براق ہو کر بے عیب نکل آیا اور خوف کیوجہ سے اپنے بازو
سُوْٓءٍ ۡ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ
اپنی طرف سمیٹ لو[ل] (تاکہ خوف جاتا رہے) غرض یہ دونوں (عصا و ید بیضا) تمھارے پروردگار
بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ۭ اِنَّهُمْ
کی طرف سے تمہاری نبوت کی) دو دلیلیں فرعون اور اس کے دربار کے سرداروں کے واسطے ہیں
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ
اس میں شک نہیں کہ وہ بدکار لوگ تھے موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں نے ان میں سے ایک شخص کو
نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَ اَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ
مار ڈالا تھا تو میں ڈرتا ہوں کہیں اس کے بدلہ مجھے نہ مار ڈالیں ، اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زبان میں
اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ
زیادہ فصیح ہے. تو تو اسے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیوں کہ یقیناً
اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ
اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ جھٹلادیں گے (تو ان کے جواب کے لئے گویائی کی ضرورت ہے) فرمایا
عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
اچھا ہم عنقریب تمہارے بھائی کی وجہ سے تمھارے بازو قوی کردیں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کریں گے کہ فرعون
يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا
لوگ تم دونوں تک ہمارے معجزے کی وجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے (لو جاؤ) تم دونوں اور تمہارے پیرو غالب ہیں
الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ
غرض جب موسیٰ ہمارے واضح و روشن معجزے لے کر ان کے پاس آئے
قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا
تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بس اپنے دل کا گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے تو اگلے باپ داداؤں کے
بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ
زمانہ میں ایسی بات سنی بھی نہیں ، اور موسیٰ نے کہا میرا پروردگار
اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ
اس شخص سے خوب واقف ہے جو اس کی بارگاہ سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس شخص سے

حضرت ہارون کی وزارت

[ل] ایک تو سردی کا موسم اس پر خوف ایسی حالت میں ہاتھوں کو بغلوں میں کر لینے سے عموماً سردی لرزہ اور خوف کم ہو جاتا ہے ۱۲

مغ ۱۱ عند المتاخرین

فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

کبھی جس کے لئے آخرت کا گھر ہے اس میں تو شک ہی نہیں کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے اور ایسی

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ

کر) فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردارو مجھ کو تو اپنے سوا تمہارا کوئی پروردگار معلوم نہیں ہوتا اور

اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ

موسےٰ دوسرے کو خدا بتاتا ہے) تو اے ہامان (وزیر فرعون) تم میرے واسطے مٹی (کی اینٹوں) کا پجاوا سلگاؤ پھر

فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ

میرے واسطے ایک پختہ محل[1] تیار کراؤ تاکہ میں (اس پر) چڑھ کر موسےٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقیناً

وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

موسےٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں . اور فرعون اور اس کے لشکر نے روئے زمین میں ناحق سر

جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

اٹھایا تھا اور ان لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ ہماری بارگاہ میں وہ کبھی پلٹ کر نہیں

اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ

آئیں گے ، تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو لے ڈالا ، پھر ان سب کو دریا

فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ

میں ڈال دیا تو (اے رسول) ذرا دیکھو تو کہ ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا . اور ہم نے ان کو

جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(گمراہوں کا) پیشوا بنایا کہ (لوگوں کو) جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن (ایسے بے کس ہوں گے

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ

کہ ان کو کسی طرح کی مدد نہ دی جائے گی اور ہم نے دنیا میں بھی تو لعنت ان کے پیچھے لگا دی ہے اور

وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا

قیامت کے دن ان کے چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے اور ہم نے بہتیری اگلی امتوں کو ہلاک کر ڈالا

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

اس کے بعد موسےٰ کو کتاب (توریت) عطا کی جو لوگوں کے لیے از سر تا پا بصیرت اور ہدایت

الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ

اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ عبرت و نصیحت حاصل کریں ، اور

فرعون کا محل اور تیر بازی

[1] اس محل میں مزدوروں کے علاوہ پچاس ہزار معمار کام کرتے تھے اور اتنا بلند بنایا گیا تھا کہ اس کے قبل اس سے بلند دوسرا کوئی مکان نہ بنا تھا فرعون اس کی چھت پر گیا ، اور پہلے یہ سمجھا تھا کہ آسمان اس کے قریب ہوگا مگر جب دیکھا تو اتنا ہی دور معلوم ہوا جتنا زمین سے تو بہت نادم ہو کر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا ، اور جب وہ تیر خون آلود گرا تو بولا میں نے موسےٰ کے خدا کو مار ڈالا حضرت جبرئیل نے بحکم خدا اپنے پر سے اس پر مارا کہ وہ محل تین ٹکڑے ہو کر گر پڑا ، اور اس کے گرنے سے بہت سے لوگ ضایع ہوئے ۔

٤ ع ١٤ ٧

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٣﴾ وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا
(اے رسول) جس وقت ہم نے موسےٰ کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا تو تم (طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے
إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٤٤﴾ وَ
اور تم ان واقعات کو بچشم دید دیکھنے والوں میں سے تھے مگر ہم نے (موسےٰ
لَٰكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا
کے بعد) بہتیری امتیں پیدا کیں پھر ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا اور نہ
كُنتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا
تم مدین کے لوگوں میں رہے تھے کہ ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے (اور تم کو ان کے
وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الطُّورِ
حالات معلوم ہوتے) مگر ہم تو (تم کو پیغمبر بنا کر) بھیجنے والے تھے اور نہ تم طور کی کسی جانب اس وقت موجود
إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ
تھے [1] جب ہم نے (موسےٰ کو) آواز دی تھی (تاکہ تم دیکھتے) مگر یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے تاکہ تم
قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ
ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں [2] ڈراؤ تاکہ یہ لوگ نصیحت و عبرت
يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا
حاصل کریں اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جب ان پر ان کی اگلی کرتوتوں کی بدولت کوئی مصیبت پڑتی تو
قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا
بیساختہ کہہ بیٹھتے کہ پروردگارا تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے اور
رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾
ایمانداروں میں ہوتے (تو ہم تم کو نہ بھیجتے) مگر پھر جب ہماری بارگاہ سے (دین) حق ان کے پاس پہنچا
فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ
تو کہنے لگے جیسے (معجزے) موسےٰ کو عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمد) کو کیوں نہیں
مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ
دیئے گئے کیا جو معجزے اس سے پہلے موسےٰ کو عطا ہوئے تھے ان سے ان لوگوں نے انکار نہ کیا تھا
مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ
کفار تو یہ بھی کہہ گزرے کہ یہ دونوں کے دونوں (توریت و قرآن) جادو ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے

حضرت رسول کی نبوت کے دلائل

[1] ان آیات سے حضرت رسول صلعم کی نبوت و رسالت کا اثبات مقصود ہے اور حضرت صلعم کی طرف خطاب کر کے لوگوں کے سمجھانے کے لئے یوں فرماتا ہے کہ باوجودیکہ تم ہوتے پر جتنے واقعات گزرے کبھی موجود نہ تھے اور نہ تم نے دیکھا اور نہ کسی کتاب میں پڑھا اور نہ لوگوں سے سنا تھا مگر پھر بھی تم صاف صاف بیان کر دیتے ہو۔ آخر اگر تم پیغمبر نہ ہوتے اور تمہارے پاس وحی نہ آتی تو تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا کیا ذریعہ تھا سچ ہے
یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست
کتب خانہ چند ملت بشست

[2] اس سے مراد زمانہ فترت یعنی حضرت عیسےٰ اور حضرت رسول صلعم کا درمیانی زمانہ ہے جو ساڑھے پانچسو یا چھ سو برس ہوتے ہیں یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد سے حضرت رسول صلعم تک کا زمانہ مراد ہے کیونکہ عرب میں حضرت اسمٰعیل کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا اور حضرت عیسےٰ و موسےٰ تو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آئے تھے ۱۲

كُفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ

مددگار ہو گئے ہیں اور یہ بھی کہہ چکے کہ ہم سب کے منکر ہیں (اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کی

اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ

طرف سے ایک ایسی کتاب جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو لے آؤ کہ میں بھی اس پر چلوں پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی)

لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ

نہ مانیں تو سمجھ لو کہ یہ لوگ بس اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ

اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا بے شک خدا

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ

سرکش لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اور ہم یقیناً لگاتار (اپنے

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ

احکام بھیج [illegible]) ان کی نصیحت کرتے رہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن لوگوں کو

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی ہے وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان

اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لا چکے بے شک یہ ٹھیک ہے

رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

اور ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم تو اس کو اسکے پہلے ہی سے مانتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنھیں

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

(ان کے اعمال خیر کی) دوہری جزا دی جائے گی چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا اور بدی کا دفعیہ نیکی سے

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا

کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جب کسی سے

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

کوئی بری بات سنی تو اس سے کنارہ کش رہے اور صاف کہہ دیا کہ ہمارے واسطے ہماری کارگزاریاں ہیں اور

اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ

تمہارے واسطے تمہاری کارستانیاں (بس دور ہی سے) تمھیں سلام ہے ہم جاہلوں (کی صحبت) کے خواہاں نہیں ۱

ع ۵ ۸ ۸

النصف

ایماندار نصرانیوں کی مدح

۱ یعنی دونوں کی حالت ملتی جلتی ہے کہ جو مطالب ایک میں بیان ہوئے ہیں وہی دوسرے میں تو گویا ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے ۱۲

۲ یہ اور اس کے بعد کی آیتیں ان نصرانیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت رسولؐ پر ایمان لائے تھے ان میں سے ۳۲ تو حضرت جعفر طیار کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے اور آٹھ شام سے اور بحیرا ابرھم اشرف عامر ایمن ادریس نافع اور تمیم بھی ان ہی لوگوں میں ہیں ۱۲

لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَهْدِیْ مَنْ
رسول) بیشک[۱] تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے. مگر ہاں خدا جسے چاہے منزل مقصود تک
یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ
پہنچائے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے (اے رسول) کفار (مکہ) تم سے کہتے[۲] ہیں کہ اگر ہم
الْهُدٰی مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ
تمہارے ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک سے اچک لئے جائیں (یہ کیا بکتے ہیں) کیا ہم نے انہیں حرم (مکہ)
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤی اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا
میں جہاں ہر طرح کا امن ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل روزی کے واسطے ہماری بارگاہ سے کھچے چلے
مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰکِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ
جاتے ہیں مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور ہم نے تو بہتیری بستیاں برباد کر دیں، جو اپنی
اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ
معیشت میں بہت اتراہٹ سے (زندگی) بسر کیا کرتی تھیں تو (دیکھو) یہ ان ہی کے
مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا ؕ وَ كُنَّا
(اجڑے ہوئے) گھر ہیں جو ان کے بعد پھر آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم اور (آخر) ہم ہی ان کے
نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰی
(مال و اسباب کے) وارث ہوئے اور تمہارا پروردگار جب تک ان گاؤں کے صدر[۳] مقام پر اپنا پیغمبر
حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۚ
نہ بھیج لے اور وہ ان کے سامنے ہماری آیتیں نہ پڑھ دے (اس وقت تک بستیوں کو برباد نہیں کر دیا کرتا
وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤی اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اور ہم تو بستیوں کو برباد کرتے ہی نہیں جب تک وہاں کے لوگ ظالم نہ ہوں، اور تم لوگوں کو جو کچھ عطا
وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
ہوا ہے تو دنیا کی (ذراسی) زندگی کا فائدہ اور اسی کی آرائش ہے اور جو کچھ خدا کے پاس
وَ زِیْنَتُهَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؕ اَفَلَا
ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے تو کیا وہ[۴] شخص جس سے ہم نے
تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
(بہشت کا) اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پا کر رہے گا، اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی

حضرت ابو طالب کا ایمان

[۱] بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی کہ چونکہ آپ نے حضرت رسول کو پرورش کیا تھا اور حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ ہر طرح کے نگراں و محافظ تھے اس وجہ سے آپ کی تمنا تھی کہ حضرت ابو طالب ایمان لائیں مگر وہ ایمان نہ لائے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت رسول کی تمنا اور خواہش خدا کی مرضی کے خلاف ہو حالانکہ ابو طالب کا ایمان لانا ثابت و واضح ہے چنانچہ جامع الاصول میں ہے۔
اهل البیت یقولون ان اباطالب کان مسلماً ومات مسلماً اہلبیت کا اس پر اتفاق ہے کہ ابو طالب مسلمان تھے اور مسلمان ہی مرے، اور عبد الحق محدث دہلوی بھی اس کے قائل ہیں اور آپ کا نقش نگین یہ تھا رضیت باللّٰہ رباً وبابن اخی نبیاً وبابنی علی وصیاً میں اللہ کے پروردگار اور اپنے بھتیجے کے نبی اور اپنے بیٹے علی کے وصی ہونے کو پسند کرتا ہوں، اور آپ کے اشعار آپ کے ایمان کی واضح دلیل ہیں دیکھو سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام مولفہ مولوی عبید اللہ امرتسری ۱۲

[۲] حارث بن نوفل نے حضرت رسول سے آکر بیان کیا کہ تمہاری بات سچی ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو یقینی ہماری دینی فلاح کا باعث ہے مگر عرب کی مخالفت سے ڈرتا ہوں مبادا یہ لوگ ہم کو اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور ہم ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[۳] اگرچہ لغت میں ام کے معنی ماں کے ہیں مگر عربی محاورت کے موافق چند چیزوں میں جو چیز سب کی جڑ یا بزرگ یا صدر ہو اسے بھی ام کہتے ہیں جس طرح ام الامراض (تمام بیماریوں کی جڑ) کھانسی ام الخبائث (تمام برائیوں کا سبب) شراب کو کہتے ہیں اسی طرح ام القریٰ (سب گاؤں سے بڑا) مکہ کو کہتے ہیں کیونکہ اس کے اطراف کی بستیاں چھوٹی چھوٹی تھیں اسی وجہ سے میں نے اس کا ترجمہ صدر مقام کیا ہے ۱۲

[۴] یہ آیت حضرت عمار یاسر اور ولید بن مغیرہ کی گفتگو پر نازل ہوئی تھی، مطلب یہ ہے اگرچہ بہشت ادھار ہے اور دنیاوی کامیابی نقد مگر یہ فانی ہے اور وہ ابدی پائدار تو ایسا ادھار ایسے نقد سے کہیں برتر و اعلیٰ ہے ۱۲

لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ

زندگی کے (چند روزہ) فائدے عطا کیے ہیں اور پھر قیامت کے دن (جوابدہی کے واسطے ہمارے

هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ (٦١) وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

سامنے) حاضر کیا جائے گا ، اور جس دن خدا ان کفار کو پکارے گا ، اور

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (٦٢)

پوچھے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں (غرض وہ شرکا

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

بھی بلائے جائیں گے) وہ لوگ جو ہمارے عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں کہہ دیں گے کہ پروردگار ایسی وہ

اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا

لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے اس طرح ہم نے ان کو گمراہ کیا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں

كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ (٦٣) وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

(ان سے) بیزار ہوتے ہیں یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے اور کہا جائے گا کہ بھلا اپنے ان شریکوں کو جنھیں تم

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ

خدا سمجھتے تھے، بلاؤ تو غرض وہ لوگ انھیں بلائیں گے تو وہ لوگ انھیں جواب تک نہ دیں گے اور (اپنی آنکھوں سے) عذاب

اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ (٦٤) وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَا

کو دیکھیں گے کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ پر آئے ہوتے اور (وہ دن یاد کرو) جس دن خدا لوگوں کو پکار کر پوچھے گا کہ

ذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ (٦٥) فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ

تم لوگوں نے پیغمبروں کو (ان کے سمجھانے پر) کیا جواب دیا تب اس دن انھیں باتیں نہ سوجھ پڑیں گی (اور پھر

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ (٦٦) فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

باہم ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے مگر ہاں جس شخص نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور اچھے اچھے کام کیے تو

صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ (٦٧) وَرَبُّكَ

توقریب ہے کہ یہ لوگ اپنی مرادیں پانے والوں سے ہوں گے ، اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ

پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) منتخب[1] کرتا ہے اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (٦٨) وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

اور جس چیز کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں اس سے خدا پاک اور کہیں برتر ہے اور (اے رسول) یہ لوگ

حضرت عمار کی مدح اور ولید کی مذمت

[1] اس سے بالکل واضح طور پر ثابت ہوا کہ خداوندی عہدے صرف خدا ہی کے انتخاب سے حاصل ہوتے ہیں نبوت ہو یا امامت بندوں کے ہاتھ میں ہرگز اس کا انتخاب نہیں کیونکہ خدا کے سوا یہ کون جانتا ہے کہ کل فلاں شخص کیسا رہے گا اور اس کے افعال و حرکات کیا ہوں گے۔ ۱۲

اپنے عہدے پر خدا ہی جسے چاہے منتخب کرتا ہے

مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ

جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور وہی خدا ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ

اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے، اور تم لوگ

الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

(مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا ہمیشہ

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

کے لئے قیامت تک تمہارے سروں پر رات کو چھائے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے پاس

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾

روشنی لے آتا تو کیا تم سنتے نہیں ہو (اے رسول ان سے) کہدو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا قیامت تک برابر

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا

تمہارے سروں پر دن کئے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ

جو تمہارے لئے رات کو لے آتا کہ تم لوگ اس میں رات

بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ

کو آرام کرو تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے اور اس نے اپنی

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

مہربانی سے تمہارے واسطے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور دن

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ

میں اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر کرو اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن وہ انھیں پکار

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

کر پوچھے گا کہ جن کو تم لوگ میرا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں اور ہم ہر ایک امت

تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

سے ایک گواہ [1] (پیغمبر) نکالیں (سامنے بلائیں) گے پھر (اس دن مشرکین سے)

فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ

کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش کرو، تب انھیں معلوم ہو جائے گا کہ حق خدا ہی کی

[1] مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر امت کے مستحق عذاب لوگوں کے قائل کرنے کے واسطے ان کے نبی بلائے جائیں گے اور ان کی نافرمانیوں کی گواہی دیں گے اسی طرح ہر زمانہ کے اوصیاء اور ائمہ بھی آکر اپنے زمانہ کے نافرمانوں کے خلاف اظہار کریں گے اسی وجہ سے حضرت رسولؐ سے منقول اور تمام فرق اسلام میں متفق علیہ ہے کہ من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاہلیۃ (جو شخص اپنے امام زمانہ کو پہچانے بغیر مر گیا وہ کفر کی موت مرا)

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ
طرف سے اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کیا کرتے تھے سب ان سے غائب ہو جائیں گی (ناشکری کا ایک قصہ سنو)
مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ
موسےٰ کی قوم سے ایک شخص قارون[1] (نامی) تھا تو اس نے ان پر سرکشی شروع کی اور ہم نے اس کو اس قدر
الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي
خزانے عطا کیے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک سکت دار[2] جماعت (کی جماعت) کو اٹھانا دوبھر ہوتا تھا
الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
جب (ایک بار) اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی دولت پر) اترا مت کیوں کہ خدا اترانے والوں کو
الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
دوست نہیں رکھتا، اور جو کچھ خدا نے تجھے دے رکھا ہے اس میں آخرت کے گھر کی بھی جستجو کر، اور
وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَاۤ
دنیا سے جس قدر تیرا حصہ ہے مت بھول[3] جا اور جس طرح خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے
اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ
تو بھی اوروں کے ساتھ احسان کر اور روئے زمین میں فساد کا خواہاں نہ ہو، اس میں
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ
شک نہیں کہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا تو قارون کہنے لگا کہ یہ (مال و دولت)
عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ
تو مجھے اپنے علم[4] (کیمیا) کی وجہ سے حاصل ہوا ہے کیا قارون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ اللہ اس کے پہلے
اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ
ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے قوت اور جمعیت میں کہیں بڑھ چڑھ کے
مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ
تھے اور گنہگاروں سے (ان کی سزا کے وقت) ان کے گناہوں کی پوچھ پچھ نہیں
ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ
ہوا کرتی[5] غرض (ایک دن قارون) اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش اور ٹھاٹھ[6] کے ساتھ نکلا تو جو لوگ
زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ
دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے طالب تھے (اس شان سے دیکھ کر) کہنے لگے جو مال و دولت

ع ١٥ / ١٠

قارون کا قصہ

[1] قارون حضرت موسےٰ کا خالہ زاد بھائی تھا اس درجہ حسین تھا کہ لوگ اسے منور کہا کرتے تھے ستر آدمی جو حضرت موسےٰ پر ایمان لائے ان میں سے ایک یہ بھی تھا بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھی طرح پڑھا کرتا تھا اور فقیری کے زمانہ میں بہت منکسر اور خلیق تھا لیکن چونکہ ظاہری طور پر ایمان لایا تھا اس وجہ خدا نے دولت دیکر اس کا امتحان لیا تو آخر، کافر نکلا ۱۲

[2] بعض روایت میں اس سے چالیس آدمی مراد لیے گئے ہیں ۱۲

[3] مطلب یہ ہے کہ دنیا کی سازو سامان میں سے صاحب مال کا حصہ وہی ہے جو اپنے ساتھ زاد آخرت بنا کر لیجائے تو گویا ترجمہ ہوا کہ زاد آخرت جمع کرتا رہ ۱۲

قارون کی بزم

[4] حضرت موسےٰ علم کیمیا جانتے تھے اور اس میں سے بعض چیزیں تو آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو یعنی کامل علم کسی کے پاس نہ تھا قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل بن گیا اور بڑی دولت حاصل کی ۱۲

[5] قارون کو جب کوئی سمجھاتا تو وہ خواہ مخواہ کٹ حجتی کرنے لگتا تو خدا نے فرمادیا کہ خدا کے آگے یہ کٹ حجتیاں پیش نہیں جاتیں نہ مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کا موقع دیا جاتا ہے بس یہی مطلب ہوا کہ گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جایا کرتا ۱۲

[6] خود تو ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین طلائی تھی اور اس کا لباس سرخ تین سو غلام داہنی جانب اور تین سو لونڈیاں بائیں جانب پر تکلف لباس سے آراستہ اور چار ہزار آدمی جلو میں تھے۔

۱۲ ✦ ۱۲ ✦ ۱۲

لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ
قارون کو عطا ہوئی ہے کاش میرے لیے (بھی) ہوتا اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا نصیب ور
عَظِیْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ
ہے اور جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا ہوا تھا کہنے لگے تمہارا ناس ہو جائے (ارے)
ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ
جو شخص ایمان لائے اور اچھے کام کرے اس کے لئے تو خدا کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے اور
لَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
وہ ثواب صبر کرنے والوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے اور ہم نے قارون اور اس کے گھر بار کو
الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ
زمین میں دھنسا دیا پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی مدد کرتی
دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ
اور نہ خود آپ اپنی مدد کر سکا اور جن لوگوں نے کل اس کے جاہ و مرتبہ
الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُوْنَ وَیْكَاَنَّ
کی تمنا کی تھی وہ (آج یہ تماشا دیکھ کر) کہنے لگے ارے معاذ اللہ یہ تو خدا ہی اپنے
اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ
بندوں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا
یَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ
ہے اگر (کہیں) خدا ہم پر مہربانی نہ کرتا (اور اتنا مال دے دیتا) تو اسی طرح ہم کو بھی ضرور دھنسا دیتا
وَیْكَاَنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
ارے معاذ اللہ (سچ ہے) ہرگز کفار اپنی مرادیں نہ پائیں گے یہ آخرت کا گھر تو ہم ان ہی لوگوں کے لیے
نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ
خاص کر دیں گے جو زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد اور (سچ بھی یوں ہی ہے کہ) پھر
لَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے جو شخص نیکی کرے گا تو اس کے لیے اس سے کہیں
فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَی
بہتر بدلہ ہے اور جو برے کام کرے گا تو وہ یاد رکھے کہ جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں

ا؎ قبطیوں کی تباہی کے بعد حضرت موسےٰ نے حکومت حضرت ہارون کے سپرد کر دی تھی اور قربانی بھی جو کوئی کرتا تو حضرت ہارون ہی کے ہاتھ نذر و نیاز کی جگہ پر رکھی جاتی اور اسے ازغیبی آگ اٹھا لے جاتی اس پر قارون کو حسد پیدا ہوا اور حضرت موسےٰ سے گستاخانہ کہنے لگا آپ نے سب کچھ ہارون ہی کو دے دیا اور ہم کو کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا یہ تو میرے اختیار کی بات نہیں خدا جسے چاہے دے اس دن سے وہ حضرت موسےٰ کے درپے آزار ہوا حضرت نے ایک روز صحرا کے رہنے کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل کے ساتھ توبہ کرنے کو فرمایا تو اس نے آپکے حکم کو بے حقیقت سمجھا جب زکوٰۃ کا حکم آیا تو کہنے لگا یہ تو بہت مال ہوا میں تو نہ دوں گا حتیٰ کہ حضرت موسےٰ نے ہزار دینار سے ایک دینار مقرر کیا تو بھی راضی نہ ہوا اور کہنے لگا موسےٰ نے جو کچھ کہا مان لیا اب ہمیں فقیر بنانا چاہتے ہیں ایک دفعہ ایک بدکار عورت کو اشرفیوں کی دو تھیلیاں دے کر اس کو آمادہ کیا کہ مجمع عام میں حضرت پر زنا کی تہمت لگائے۔ دوسرے دن جب حضرت موسےٰ وعظ کہہ رہے تھے اور زنا کی مذمت پر آئے تو کہنے لگا آپ کو بھی لوگ ایسا ہی جانتے ہیں اور اس عورت کو گواہی میں پیش کیا مگر خدا کی شان اس کو خدا کا خوف پیدا ہوا اور سچا واقعہ بیان کر دیا اور قارون کی دھری ہوئی تھیلیاں دکھلائیں قارون تو مجمع عام میں ذلیل ہوا اور ان حرکتوں سے حضرت موسےٰ کو جلال آیا بنی اسرائیل سے فرمایا جس کا جی چاہے میرا ساتھ دے یا قارون کا اس کے بعد آپ نے بددعا کی اور دو آدمی کے سوا بنی اسرائیل اس سے الگ ہو گئے خدا کا حکم ہوا زمین کو تمہارے اختیار میں دیا اور آپنے فرمایا اے زمین اسے نگل جا وہ فوراً مع گھر بار کے گھٹنے تک دھنس گیا تو اس نے امان چاہی آپنے پھر دوبارہ اسے نگل جانے کا حکم دیا تو کمر تک کھنچ گیا اور اس نے زاری شروع کی غرض آپ کہتے گئے اور وہ دبتا گیا

قارون کی تباہی

ع ۸ / ۷ / ۱۱

اور اس نے ہر چند تضرع و زاری کی مگر آپنے کچھ نہ کہا اور وہ اپنی دولت و حشمت سمیت غائب ہو گیا ۱۲ ۲؎ جب قارون اپنی کرتوتوں کی بدولت زمین میں دھنس گیا اب لوگوں کو یقین ہوا کہ روزی کا گھٹنا بڑھنا اگر اپنے ہاتھ میں ہوتا تو آج قارون کا یہ نتیجہ نہ ہوتا ۱۲ ۳؎ اسی بنا پر حضرت امیر فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست کے جوتی کے تسمے سے اچھا ہو وہ اس آیت

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

ان کا وہی بدلہ ہے جو دنیا میں کرتے رہے ہیں (اے رسول) خدا

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور[1] ٹھکانے تک پہنچا دے گا (اے

مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ

رسول) تم کہہ دو کہ کون راہ پر آیا اور کون صریحی گمراہی میں پڑا رہا

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ

اس سے میرا پروردگار خوب واقف ہے اور تم کو تو یہ امید نہ تھی کہ

يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا

تمہارے پاس خدا کی طرف سے کتاب نازل کی جائے گی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی

تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ

سے نازل ہوئی تو تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ بننا کہیں ایسا نہ ہو کہ احکام خداوندی نازل

اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا

ہونے کے بعد تم کو یہ لوگ ان کی تبلیغ سے روک دیں اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

چلے جاؤ اور خبردار مشرکین سے ہرگز نہ ہونا ۔ اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا اس کے سوا

اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ

کوئی قابل پرستش نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے اسی کی حکومت ہے اور تم

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

لوگ اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے ۔

(۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵) — اٰياتها ۶۹ — رکوعاتها ۷

سورہ عنکبوت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا

الم ، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ معاد سے کیا مراد ہے بعض کا خیال ہے کہ فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت رسولؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی سمت راہی ہوئے اور منزل جحفہ پر جو رابغ کے پاس ہے پہنچے تو آپ کو حرم کعبہ کا شوق اور وطن کی تمنا ہوئی اس پر جبرئیل آئے اور فتح کی خوشخبری سنائی، بعض کہتے ہیں کہ اس سے حضرت رسولؐ کے عالی درجات مقصود ہیں اسی بنا پر میں نے یہ ترجمہ کیا ہے، کہ دونوں سے مرتبط ہے ۱۲

[2] اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان فرمایا ہے ۔ لوگوں کا ضرور امتحان ہوگا۔ خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو منافقین کی حالت ابو سفیان وغیرہ کی شرارت حضرت نوح کا ذکر حضرت ابراہیم کا تذکرہ لوگوں کی لغو شرم اور محبت حضرت لوط کا قصہ حضرت شعیب کا قصہ کفار کی مثل مکڑی کی ہے نماز کا حکم اور فائدہ مناظرہ کا طریقہ رسولؐ نبوت کے قبل لکھتے پڑھتے نہ تھے۔ آپؐ کی رسالت خلق عالم ہے جہنم کی حالت ہر شخص کے لیے موت ہے خدا ہی سب کا رازق ہے، دنیا صرف کھیل تماشا ہے ، انسان کی حالت مکہ کی فضیلت مجاہدوں کی مدح ۱۲

وقف لازم — نصف — ع ۹ / ۶ / ۱۲ — وقف النبی

اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ

اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا لہ ضرور لیا جائے گا، اور ہم نے تو ان لوگوں کا بھی امتحان لیا جو

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ

ان سے پہلے گزر گئے، غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے (دل سے ایمان لائے) ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا اور

لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور دیکھے گا، کیا جو لوگ برے برے کام کرتے ہیں انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ

السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝

ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی برے حکم لگاتے ہیں۔ جو شخص خدا

مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ

سے ملنے (قیامت کے آنے) کی امید رکھتا ہو تو (سمجھ رکھے کہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) میعاد ضرور آنے

لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَ مَنْ جَاهَدَ

والی ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور) جانتا ہے اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے تو

فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ

بس اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا سارے جہان (کی عبادت

الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سے بے نیاز ہے، اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ہم یقیناً ان کے گناہوں

لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ

کا ان کی طرف سے کفارہ قرار دیں گے اور یہ (دنیا میں) جو اعمال کرتے تھے ہم ان کے اعمال کی

الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ

انھیں اچھی سے اچھی جزا عطا کریں گے۔ اور ہم نے لہ انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ

حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ

کرنے کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی کہا) اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

شریک بنا (جس (کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا تم سب کو (آخر ایک دن) میری

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

طرف لوٹ کر آنا ہے میں جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کرتے تھے بتا دوں گا اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

لہ کشف الحق و نہج الصدق میں مروی ہے کہ جناب امیر نے حضرت رسول سے عرض کی کہ یہ آزمائش کیا ہے حضرت نے فرمایا اے علی تم سے آزمائش کی جائے گی اور تمھارا مقابلہ کیا جائے گا تو تم مقابلہ کے لئے تیار رہو اس کا مطلب واضح طور پر یہ ہوا کہ تکلیف الٰہی جسے ایمان کہتے ہیں بغیر علی بن ابی طالب کی ولایت کے پوری نہیں ہو سکتی اور ان ہی کی ولایت کا امتحان لیا جائے گا ۱۲

لہ سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا جب مسلمان ہوا تو میری ماں نے کہا تو نے یہ کون سا دین اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دے، ورنہ میں کھانا پینا ترک کر دوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تجھے ملامت کریں گے کہ ماں کا قاتل ہے۔ میں نے کہا یہ ممکن نہیں آخر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا، جب دو وقت گزر گئے تو میں نے کہا اے اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک تجھ سے جدا ہوں اور میں دیکھتا رہوں تو بھی میں اپنا دین ترک نہیں کر سکتا تو کھا پی ورنہ تجھے اختیار ہے تب اس نے کھایا پیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ﴿۹﴾ وَمِنَ
اچھے اچھے کام کیے ہم انھیں (قیامت کے دن) ضرور نیکوکاروں میں داخل کریں گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں
النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی
جو (زبان سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے پھر جب ان کو خدا کے بارے میں کچھ تکلیف
اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَىِٕنْ
پہنچی تو وہ لوگوں کی تکلیف (دہی) کو عذاب کے برابر ٹھہراتے ہیں اور (اے رسول) اگر تمھارے پاس تمھارے
جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ
پروردگار کی مدد آپہنچی اور تمھیں فتح ہوئی تو یہی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ ہی ساتھ
اَوَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾
تھے بھلا جو کچھ سارے جہان کے دلوں میں ہے کیا خدا بخوبی واقف نہیں (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ایمان
وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ﴿۱۱﴾
قبول کیا خدا ان کو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو بھی ضرور جانتا ہے ، اور کفار
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
ایمان داروں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو اور (قیامت میں)
سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ
تمھارے گناہوں (کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لیں گے حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان
مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾
کے گناہ اٹھانے والے نہیں یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں اور یہ لوگ
وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَ
اپنے (گناہ کے) بوجھے تو یقیناً اٹھائیں ہی گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ جنھیں گمراہ کیا ان کے
لَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَ
بوجھے بھی اٹھائیں گے اور جو جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن ان سے ضرور
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ
ان کی باز پرس ہوگی اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار
سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
برس ۲ رہے (اور ہدایت کیا کیے اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انھیں لے ڈالا اور وہ

منافقین کی حالت

۱ ایک مرتبہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے حضرت رسولؐ سے کہا کہ اگر تم اپنے گھڑے ہوئے دین سے پلٹ جاؤ اور ہمارے قدیم دین کو اختیار کرو تو اس بارے میں قیامت کے دن اگر تم پر عذاب ہوگا تو ہم لوگ تم کو گرفتار عذاب چھوڑ نہ دیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

ابوسفیان وغیرہ کی شرارت

۲ یہ مدت حضرت نوحؑ کے وعظ و پند کی ہے، آپ کی عمر اتنی ہی نہ تھی، آپ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے نو سو پچاس برس ہدایت کی طوفان کے بعد پندرہ سو برس زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ آپ کی نسل سے کثرت سے پیدا ہوئے تو آپ کی پوری عمر ڈھائی ہزار برس کی ہوئی ۱۲

ع ۱ ۱۳ ۱۳

حضرت نوحؑ کا ذکر

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ

اس وقت بھی سرکش ہی تھے پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں کو بچا لیا اور ہم نے اس

وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ

واقعہ کو ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی اور ابراہیم کو (یاد کرو) جب

لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

انھوں نے کہا کہ (بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے بوجھتے ہو تو یہی تمہارے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

حق میں بہتر ہے (مگر) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں

اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ

(اپنے دل سے) گھڑتے ہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

وہ تمہاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے بس خدا ہی سے روزی بھی مانگو اور اسی کی عبادت بھی

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

کرو اس کا شکر کرو (کیونکہ) تم لوگ (ایک دن) اسی کی طرف

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ

لوٹائے جاؤ گے اور (اے اہل مکہ) اگر تم نے [1] (میرے رسول کو) جھٹلایا تو (کچھ پروا نہیں) تم سے پہلے

اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

بھی بہتری امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف احکام کو پہنچا دینا ہے

الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ

بس کیا ان لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ

اس کو دوبارہ پیدا کرے گا، یہ تو خدا کے نزدیک بہت آسان بات ہے (اے رسول ان لوگوں سے) تم

سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ

کہدو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے کس طرح پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا پھر (اسی طرح

اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

وہی) خدا (قیامت کے دن) آخری پیدائش پیدا کرے گا، بے شک خدا ہر چیز پر قادر

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

[1] یہاں سے عذاب الیم تک ممکن ہے کہ حضرت رسولؐ کے بارے میں ہو۔ اور ممکن ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ہی کے متعلق ہو میں نے پہلے احتمال کی بنا پر یہ ترجمہ کیا ہے اور اسی وجہ سے اہل مکہ کو مخاطب بنایا ہے ۱۲

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ
ہے جس پر چاہے عذاب کرے اور جس پر چاہے رحم کرے، اور تم
یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ
لوگ (سب کے سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور نہ تو تم زمین ہی میں خدا کو زیر
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ
کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو تمہارا کوئی سرپرست ہے، اور نہ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ
مددگار اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں اور (قیامت کے دن) اس کے
اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِکَ
سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں اور ان ہی لوگوں
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ
کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ غرض ابراہیم کی قوم کے پاس (ان باتوں کا) اس کے سوا
اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ
اور کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اس کو مار ڈالو یا جلا (کر خاک کر) ڈالو (آخر وہ کر گزرے) تو خدا نے ان کو آگ سے
النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ
بچالیا اس میں شک نہیں کہ دیندار لوگوں کے واسطے اس واقعہ میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں
قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ
ہیں اور ابراہیم نے (اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہم
بَیْنِکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
محبت کرنے[1] کی وجہ سے خدا بنا رکھا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک کا ایک انکار
یَکْفُرُ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ۫
کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا، اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا
وَّمَاْوٰىکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ ۖ
جہنم ہے اور (اس وقت) تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا، تب صرف
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ
لوط ابراہیم پر ایمان لائے، اور ابراہیم نے کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار

ع ۲ / ۹ / ۱۴

[1] اب بھی زمانہ کا یہی رنگ ہے کہ حق بات کی تحقیق اور اپنی غلطی معلوم ہوجانے کے بعد بھی انسان کچھ شرم اور رشتے ناتے کے لحاظ سے غلطی ہی پر جما رہتا ہے اور حق کا اظہار نہیں کرتا اور یہ بھی ہوتا ہے اپنے بڑوں کو غلط طریقہ پر پایا اور ان کی محبت کی وجہ سے ان کے قدم بقدم پیروی کرتا چلا گیا۔

إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ
کی طرف سے (جہاں اس کو منظور ہو) نکل جاؤں گا اس میں شک نہیں کہ وہ غالب اور حکمت والا ہے اور
وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ
ہم نے ابراہیم کو اسحٰق (سا بیٹا) اور یعقوب (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں پیغمبری[1] اور کتاب قرار دی اور ہم
الْكِتٰبَ وَآتَيْنٰهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي
نے ابراہیم کو دنیا میں بھی اچھا بدلہ عطا کیا اور وہ تو آخرت میں بھی یقینی نیکو کاروں سے ہیں (اور
الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿٢٧﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ
اے رسول، لوط کو (یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ عجیب
لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں
بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِينَ ﴿٢٨﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ
کیا، کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر قضائے شہوت کے لیے) مردوں کی طرف
الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۙ وَتَأْتُونَ فِي
گرتے ہو اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو[2] اور تم لوگ اپنی محفلوں میں بری بری[3]
نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ ۖ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ
حرکتیں کرتے ہو تو (ان سب باتوں کا) لوط کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ وہ لوگ
قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿٢٩﴾
کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب تو لے آؤ (تب) لوط نے
قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾ وَ
دعا کی پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر (اس وقت
لَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوا
عذاب کی تیاری ہوئی) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کی)
إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ إِنَّ أَهْلَهَا
خوشخبری لے کر آئے تو (ابراہیم سے) بولے ہم لوگ عنقریب اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے
كَانُوا ظٰلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا
ہیں (کیونکہ) اس بستی کے رہنے والے یقینی بڑے سرکش ہیں (یہ سن کر) ابراہیم نے کہا کہ اس بستی میں تو لوط بھی ہیں

[1] اللہ اکبر یہ کیا شرف ہے کہ اس کے بعد پھر کوئی پیغمبر یا امام آپ کی نسل کے سوا دوسرے سے ہوا ہی نہیں اور وہ بھی یوں کہ ہر شخص آپ کی طرف منسوب ہونے کو اپنا فخر سمجھتا رہا ۱۲

[2] تقطعون السبیل کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو۔ اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل دونوں ایک جرم قرار پائے گا اور ہمارے ترجمہ کے مطابق دو جرم اور تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے ۱۲

[3] تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بے حیائی اس حد تک ترقی کر گئی تھی کہ وہ اس خلاف فطرت فعل کے ایک دوسرے کے سامنے محفلوں میں مرتکب ہوتے تھے اور کچھ اسی پر انحصار نہ تھا دشنام دہی فحش بکنا لوگوں کو ہنسانا سیٹی بجانا راہ گیروں کو غلیل سے مارنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا ۱۲

ع ٣ ٨ ١٥

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗٓ اِلَّا
وہ فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوگ ان سے خود خوب واقف ہیں ہم تو ان کو اور ان کے لڑکے بالوں
امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
کو یقینی بچالیں گے مگر ان کی بی بی کو وہ (البتہ) پیچھے رہ جانیوالوں میں ہوگی اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے
رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ
لوط کے پاس آئے تو لوط ان کے آنے سے غمگین ہوئے اور ان (کی مہمانی) سے دل تنگ ہوئے (کیونکہ وہ نوجوان
قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ
خوب صورت مردوں کی صورت میں آئے تھے) فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں اور کڑھیں نہیں ہم آپ کو اور آپ
اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ
کے لڑکے بالوں کو بچالیں گے مگر آپ کی بی بی (کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ جانیوالوں سے ہوگی، ہم یقیناً اس بستی کے
عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا
رہنے والوں پر چونکہ یہ لوگ بدکاریاں کرتے رہے ایک آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اور
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً
ہم نے یقینی اس (الٹی ہوئی بستی) میں سے سمجھ دار لوگوں کے واسطے عبرت کی ایک واضح و روشن
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا
نشانی باقی رکھی ہے اور (ہم نے) مدین کے رہنے والوں کے پاس ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْيَوْمَ
تو انھوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور روز آخرت کی امید رکھو، اور
الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾
روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو، تو ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا، پس زلزلہ
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ
(بھونچال) نے انھیں لے ڈالا، تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے زانو کے بل پڑے
دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَيَّنَ
کے پڑے رہ گئے۔ اور قوم عاد و ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور (دلے اہل مکہ) تم کو تو ان کے
لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
(اجڑے ہوئے) گھر بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے اور شیطان نے ان کی نظر میں ان کے

؎ ایسی عبارت قرآن مجید میں کئی جگہ ہے، مطلب یہ ہے کہ عذاب نے ان کو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں نکل بھاگتے یا اپنی جگہ سے ٹل جاتے۔ جو جس حال میں جہاں تھا مرکر رہ گیا فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَ كَانُوۡا

کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور انہیں (سیدھی) راہ چلنے، سے روک دیا تھا، حالانکہ وہ بڑے

مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَارُوۡنَ وَ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ

ہوشیار تھے اور (ہم ہی نے) قارون و فرعون و ہامان کو بھی (ہلاک کر ڈالا)، حالانکہ ان لوگوں کے

وَ لَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا

پاس موسیٰ واضح و روشن معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین میں سرکشی کرتے

فِى الۡاَرۡضِ وَ مَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا

پھرے اور ہم سے (نکل کر) کہیں آگے نہ بڑھ سکے، تو ہم نے سب کو ان کے گناہ

اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ

کی سزا میں لے ڈالا چنانچہ ان میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی آندھی بھیجی

حَاصِبًا ۚ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ۚ وَ مِنۡهُمۡ

اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا، اور بعض ان میں سے وہ تھے

مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا

جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور بعض ان میں سے وہ تھے جنہیں ہم نے ڈبو یا مارا،

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

اور یہ بات نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ہو بلکہ (سچ یہ ہے کہ) یہ لوگ خود (خدا کی نافرمانی

يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ

کرکے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں

اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۖ اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا ؕ وَ

ان کی مثل اس مکڑی کی سی ہے جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا، اور اس میں تو شک

اِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۘ لَوۡ كَانُوۡا

ہی نہیں کہ تمام گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے، اگر یہ لوگ (اتنا بھی) جانتے ہوں

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ

خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں اس سے خدا یقینی واقف ہے، اور

دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴۲﴾ وَ

وہ تو (سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے اور ہم یہ

وقف لازم

کفار کی مثل مکڑی کی سی ہے

لہ اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی طاعت پر عمل کرے اور ناراضی سے پرہیز کرے مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہل بیت کے سوا ان صفات کا جامع دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ۱۲

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ
مثالیں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے بیان کرتے ہیں اور ان کو تو بس علمائے
اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
ہی سمجھتے ہیں ۔ خدا نے سارے آسمان اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا
بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع
اس میں شک نہیں کہ اس میں (ایمانداروں کے واسطے قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ
(اے رسول) جو کتاب تمھارے پاس نازل کی گئی ہے اسکی تلاوت کرو اور پابندی سے نماز پڑھو. بیشک
الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ
نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے باز رکھتی ہے ۲ اور خدا کی یاد یقینی بڑا مرتبہ
اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ
رکھتی ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اُس سے واقف ہے اور (اے ایماندارو) اہل کتاب سے مناظرہ نہ
الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
کیا کرو مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے لیکن ان میں سے جن لوگوں نے تم پر
مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
ظلم کیا (ان کے ساتھ رعایت نہ کرو) اور صاف صاف کہہ دو کہ جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی
وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ
ہے ہم تو سب پر ایمان لا چکے اور ہمارا معبود اور تمھارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں اور (اے رسول
كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
جسطرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسی طرح ہم نے تمھارے پاس کتاب نازل کی تو جن لوگوں کو ہم نے (پہلے
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا
کتاب عطا کی ہے وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان (عربوں) میں سے بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری
يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ
آیتوں کے ۳ تو بس پکے کٹّے کافر منکر ہیں اور (اے رسول) قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی
قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے تھے، ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے ضرور (تمھاری نبوت میں

۱ اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرے اور ناراضی سے پرہیز کرے مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہل بیت کے سوا ان صفات کا جامع دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ۱۲ء

ع ۱۴ / ۱۶
الجزء الحادی والعشرون (۲۱)

۲ لوگوں نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں بعض کا خیال ہے کہ جب تک انسان نماز میں مشغول رہتا ہے بُرے کاموں سے محفوظ رہتا ہے مگر یہ توجیہہ معقول نہیں کیونکہ یہ تو ہر کام میں حاصل ہے نماز ہی کی خصوصیت کیا ہے اور اہل بیت کے اقوال پر نظر ڈالنے سے میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ اسی نماز کا خاصہ ہے جو خدا کو پسند آ جائے اور یہ مفاد انما یتقبل اللہ من المتقین، خدا کو جب ہی پسند آتی ہے کہ اتقاء کا درجہ حاصل ہو تو بُرا کام ہی کیوں کرنے لگا، اگرچہ اس میں بھی شک نہیں کہ جو شخص معمولی طریقہ سے بھی نماز پڑھتا ہے وہ بھی شرما شرمی خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ بُرے کاموں سے ضرور بچتا ہے واللہ اعلم ۱۲ء

۳ بعض احادیث میں آیات کے اصلی معنے نشانی مراد لیے گئے ہیں اور خدا کی نشانیاں انبیا یا ائمہ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے ۱۲ء

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٤٨﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ
شک کرتے، مگر جن لوگوں کو لے خدا کی طرف سے علم عطا ہوا ہے اُن کے دل میں یہ (قرآن) واضح روشن آیتیں
اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَ
ہیں اور سرکشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا، اور (کفار عرب)
قَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا
کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اس کے پروردگار کی طرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوتے (اے رسول) ان سے کہہ دو کہ
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ اَوَلَمْ
معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں، کیا ان کے
يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ
لیے یہ کافی نہیں ٢ہ کہ ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے　اس میں شک نہیں کہ
فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ
ایماندار لوگوں کے لیے اس میں (خدا کی بڑی) مہربانی اور (اچھی خاصی) نصیحت ہے　تم کہہ دو کہ
كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي
میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو سارے آسمان و زمین کی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا
چیزوں کو جانتا ہے　اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا
بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ
وہی لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے، اور (اے رسول) تم سے لوگ عذاب کے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہیں
وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ
اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہ ہوتو یقیناً ان کے پاس اب تک عذاب آ جاتا، اور (آخر ایک دن) ان پر
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ
اچانک ضرور آ پڑے گا اور اُن کو خبر بھی نہ ہوگی　یہ لوگ تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں
وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ
اور یہ یقینی بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہے گی (کہ رگ نہ سکیں گے) جس دن عذاب ان کے
الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ
سر کے اُوپر سے اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے اُن کو ڈھانکے ہوگا اور (خدا ان سے) فرمائے گا کہ

قرآن کی فضیلت

خدا کی گواہی کافی ہے

٥ ع ٧ ١

لہ اگرچہ اکثر مفسرین نے ان لوگوں کی تصریح نہیں کی ہے کہ اُن سے کون لوگ مراد ہیں، مگر بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے آئمہ معصومین مراد ہیں اہل انصاف و دیانت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ خدا کی بارگاہ سے ان حضرات کے سوا اور کس کو علم عطا ہوا ہے ١٢

٢ہ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق جو معجزہ چاہا اپنے رسول کو عطا فرمایا، ورنہ اگر کہیں ان وحشی عربوں کی فرمائش کے مطابق معجزہ آتا تو پھر دنیا ہی کا وارا نیارا تھا کیونکہ خدا کی یہ عادت مستمرہ واقع ہوئی ہے کہ جب فرمائشی معجزے کے بعد ایمان نہ لائے تو تباہ کر دیئے گئے، اور قرآن تو ایسا معجزہ ہے کہ کسی دوسرے نبی کو ملا ہی نہیں اور قیامت تک باقی رہنے والا پائدار ١٢

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
جو جو کارستانیاں تم (دنیا میں) کرتے تھے اب ان کا مزہ چکھو' اے میرے ایماندار بندے میری زمین تو
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝۵۶ كُلُّ نَفْسٍ
یقیناً کشادہ ہے تو میری ہی عبادت کرو ، ہر شخص (ایک نہ ایک دن)
ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم سب آخر ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جن لوگوں نے ایمان
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا
قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان کو ہم بہشت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے جن کے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ
نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اچھے) چلن والوں کی بھی کیا
الْعٰمِلِيْنَ ۝۵۸ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹
خوب کھری مزدوری ہے جنھوں نے (دنیا میں مصیبتوں پر) صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا
اور زمین پر چلنے والوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی اپنے اوپر لادے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو
وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ
بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے اور (اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
کہ (بھلا) کس نے سارے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج کو کام میں لگایا
وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ
تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں بہکے چلے جاتے ہیں خدا ہی اپنے
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ
بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۲ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
اس میں شک نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف ہے اور (اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے
نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ
آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ

۱؎ یہاں مسلمانوں کی طرف خطاب ہے جو حضرت رسول کی ہجرت کے بعد مکہ میں اپنی معاش کے خوف سے کفار کے نرغے میں گھرے ہوئے تھے اور وہ لوگ ان کو خدا کی عبادت سے مانع ہوتے مطلب یہ ہے کہ روزی اور جان کا خوف نہ کرو یہ سب اُسی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے جتنا دے اور جب تک چاہے باقی رکھے،

ملک خدا تنگ نیست
پائے گدا لنگ نیست

اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کے لوگ نافرمانی کرتے ہوں تو اس کو چھوڑ کر چلے جاؤ،

۲؎ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی روزی (دوسرے دن کے لیے) اٹھا نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے یہ خاصا تو صرف تین جیوانوں کا ہے آدمی چوہا، چیونٹی، باقی کل جیوانات اس سے بری ہیں اسی بنا پر عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت رسول کے ساتھ انصار کے نخلستان میں گیا تو آپ نے خرمے نوش نوش کیے اور فرمایا یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا حالانکہ اگر میں چاہتا تو خداوند مجھے ملک کسریٰ عطا فرماتا، اے ابن عمر تیرا اس وقت کیا حال ہوگا، جب تو ایسے لوگوں کے ہمراہ ہوگا۔ جو سال بھر کا کھانا پوشیدہ جمع کر رکھیں گے یہ اُن کے یقین کی کمزوری کا باعث ہے، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں وہاں سے سرکا نہ تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ
(آباد) کیا تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے (اے رسولؐ) تم کہہ دو الحمد للہ مگر ان میں سے بہتیرے (اتنا بھی)
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ
نہیں سمجھتے اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے
اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ
کے سوا کچھ نہیں اور اگر یہ لوگ سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ
کا گھر ہے (باقی لغو) پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بہت خلوص سے اسی کی عبادت
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
کرنے والے بن کر خدا سے دعا کرتے ہیں پھر جب انہیں خشکی میں (پہنچا کر) نجات دیتا ہے تو فوراً شرک
يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ
کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے انہیں عطا کی ہیں ان کا انکار کر بیٹھیں اور تاکہ (دنیا میں) خوب چین
يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
کر لیں تو عنقریب ہی اس کا نتیجہ انہیں معلوم ہو جائیگا کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن و
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ
اطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ ان کے گرد و نواح سے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے
اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
ہیں اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اس کے پاس کوئی
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
سچی بات آئے تو جھٹلا دے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا کیا (ان) کافروں کا ٹھکانا جہنم میں
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا
نہیں ہے (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انہیں ہم ضرور اپنی
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾
راہ کی ۲ہ ہدایت کریں گے اور اس میں شک نہیں کہ خدا نیکو کاروں کا ساتھی ہے

ع ٦ / ١٢ / ٢

(۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴)
(اٰیاتہا ۶۰) (رکوعاتہا ۶)

سورۂ روم ۳ہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ساٹھ آیتیں ہیں

ع ٧ / ٦ / ٣

لہ مطلب یہ ہے کہ اسلام کے قبل جب عرب میں لوٹ مار نوچ کھسوٹ کا بازار گرم تھا اور مار کاٹ کا طوفان اُمڈا ہوا تھا اس وقت بھی مکہ خانہ کعبہ کی وجہ سے محفوظ تھا، اور وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے، اور اطراف کے لوگ پریشانی و اضطراب میں رہا کرتے ۱۲

۲ہ یعنی اپنی خوشنودی اور رضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے

۳ہ اس سورہ میں روم کے غلبہ کی قطعی پیشین گوئی انکوں کا تذکرہ، قیامت کا ذکر، نماز پنج گانہ زبان اور رنگ کا اختلاف بھی، اس کی قدرت سے ہے، خدا کی قدرتیں اس کا کوئی شریک نہیں، خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں، نماز کا حکم انسانی فطرت، فدک کا قصہ، سود کی مذمت، بندوں ہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب، خدا کا وعدہ سچا ہے نضر بن حارث کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲ فِیْۤ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ

الم (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے مگر یہ عنقریب

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝۳ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ

ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب لے آ جائیں گے

لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ

کیونکہ (اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۴ بِنَصْرِ اللّٰہِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَھُوَ

خدا کی مدد سے خوش ہو جائیں گے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر) غالب

الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝۵ وَعْدَ اللّٰہِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ

رحم کرنے والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا

وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۶ یَعْلَمُوْنَ ظَاھِرًا

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے، یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی ظاہری حالت

مِّنَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚۖ وَھُمْ عَنِ الْاٰخِرَۃِ ھُمْ

کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل

غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِھِمْ ۫ مَا خَلَقَ

غافل ہیں، کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا نے سارے

اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں اور دونوں کے درمیان ہیں بس بالکل ٹھیک اور

اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّھِمْ

ایک مقرر میعاد کے واسطے پیدا کیا ہے اور کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو اپنے پروردگار (کی بارگاہ)

لَکٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا

کے حضور (قیامت) ہی کو کسی طرح نہیں مانتے، کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے جو لوگ

کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؕ کَانُوْۤا اَشَدَّ

ان سے پہلے گذر گیے ان کا انجام کیسا (برا) ہوا حالانکہ جو لوگ ان سے قوت میں بھی

رومیوں کے غلبہ کی پیشین گوئی

لے حضرت رسول کی بعثت کے نویں برس جب روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھا اور وہ فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں فلسطین پر لڑائی ٹھنی تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے فتح کے خواہاں تھے اور مشرکین مکہ ایرانیوں کے بت پرست ہونے کی وجہ سے ان کی خیر مناتے تھے خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھے اور لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے کہ جس طرح ان کی اہل کتاب پر جیت ہوئی تھی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سن کر غمگین ہوئے تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتا دیا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی، مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر نے اسی بنا پر ابی ابن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی جب حضرت رسول نے سنا تو فرمایا مدت اور مقدار کو بڑھاؤ کیونکہ لفظ بضع سنین تین برس سے ۹ برس تک کو کہتے ہیں غرض سو اونٹوں پر نو برس کی شرط ہوئی اور جنگ احد کے وقت رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی اور حضرت ابوبکر نے ابی ابن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ وصول کیے "شرط اس وقت تک حرام نہیں ہوئی تھی" یہ قطعی پیشین گوئی قرآن کے کتاب خدا کی قطعی دلیل ہے ۱۲

اگلوں کا تذکرہ

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا
کہیں زیادہ تھے اور جس قدر زمین اُن لوگوں نے آباد کی ہے اس سے کہیں زیادہ (زمین کی) ان لوگوں
عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ
نے کاشت بھی کی تھی اور اس کو آباد بھی کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تھے
اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؕ ﴿٩﴾ ثُمَّ
(مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے اُوپر ظلم کرتے تھے پھر
كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا
جن لوگوں نے بُرائی کی تھی ان کا انجام بُرا ہی ہُوا کیونکہ اُن لوگوں نے خدا کی
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا
آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کے ساتھ مسخراپن کیا کیے ، خدا ہی نے مخلوقات کو پہلی بار
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ
پیدا کیا پھر وہی دوبارہ (پیدا) کرے گا پھر تم سب لوگ اسی طرف لوٹائے جاؤ گے ' اور جس دن
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ
قیامت برپا ہوگی (اس دن) گنہگار لوگ نااُمید ہو کر رہ جائیں گے ' اور ان کے (بنائے ہُوئے خدا کے
مِّنْ شُرَكَآىِٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾
شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ خود بھی اپنے شریکوں سے انکار کر جائیں گے ،
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا
اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (مومنوں سے) کفار جدا ہو جائیں گے ، پھر جن لوگوں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ
نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے تو وہ باغ بہشت میں نہال کر
يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
دیے جائیں گے ، مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں اور
وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿١٦﴾
آخرت کی حضوری کو جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے ،
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿١٧﴾
پھر جس[1] وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تمہاری صبح ہو

[1] حمد و تسبیح سے اگرچہ مطلق ذکر خدا مراد ہو سکتی ہے مگر اس سے نماز پنج گانہ بھی مراد لے سکتے ہیں اس نماز پر تمسون سے نماز مغرب و عشا مراد ہوگی اور تصبحون سے نماز صبح اور عشیا سے عصر اور تظہرون سے نماز ظہر ١٢ ش

ع ١٠ ١٤

تفرقت کا ذکر

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ
خدا کی پاکیزگی ظاہر کرو اور سارے آسمان و زمین میں تیسرے پہر کو اور جس وقت تم لوگوں کی
تُظْهِرُوْنَ ۝۱۸ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ
دوپہر ہو جاوے وہی قابل تعریف ہے وہی زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور وہی مُردہ کو زندہ سے
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَىِّ وَيُحْىِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ
پیدا کرتا ہے اور زمین کو مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ بھی (مرنے
كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۹ ع وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
کے بعد) نکالے جاؤ گے اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ
پیدا کیا پھر یکایک تم آدمی بن کر (زمین پر) چلنے پھرنے لگے اور اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا
ایک یہ (بھی) ہے کہ اس نے تمھارے واسطے تمھاری ہی جنس کی بی بیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ (دل
وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
چین کرو اور تم لوگوں کے درمیان پیار اور [۲]الفت پیدا کر دی اس میں شک نہیں کہ اس میں غور کرنیوالوں کے
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ
واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں اور اُس (کی قدرت) کی نشانیوں میں آسمانوں اور
الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے یقیناً اس میں واقف کاروں
لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ
کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں اور رات اور دن کو تمھارا سونا اور اس کے فضل و کرم (روزی) کی
النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
تلاش کرنا بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں سے ہے۔ بیشک جو لوگ سنتے ہیں ان کے لیے اس میں (قدرت
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۲۳ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور اسی کی (قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تم کو ڈرانے و اُمید
وَّ طَمَعًا وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىٖ بِهِ الْاَرْضَ
دلانے کے واسطے بجلی [۳]دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے پڑتی ہو

نمازِ پنجگانہ

[۱] جس طرح نطفہ انسان سے اور
۲ نطفہ سے انسان ۱۲ [۲] سچ
ع ۹ اور بالکل سچ ہے خدا کی شان کہاں
۵ کی عورت کہاں کا مرد اور پھر دونوں
کا نکاح ہوتے ہی ایسی محبت ہو جاتی
ہے کہ ماں باپ اعزہ و اقربا سب ایک
طرف اور وہ ایک طرف [۳] بجلی ڈرنے
کی چیز بھی ہے اور امید کی بھی،
کیونکہ جہاں گرتی ہے جلا کر
خاک کر دیتی ہے اور جب تک
چمکتی ہے پانی برسنے کی اُمید
رہتی ہے ۱۲

زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت ہے

الربع

بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴﴾
کے بعد آباد کرتا ہے بیشک عقل مندوں کے واسطے اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی دلیلیں ہیں،
وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ بِاَمۡرِهٖ ؕ ثُمَّ
اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر (مرنے کے بعد
اِذَا دَعَاكُمۡ دَعۡوَةً ۖ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ ﴿۲۵﴾
جس وقت تم کو ایک بلائے گا تو تم سب کے سب زمین سے (زندہ ہو ہو کر) نکل پڑو گے
وَلَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۲۶﴾
اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں
وَهُوَ الَّذِىۡ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ
اور وہ ایسا (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کریگا اور
عَلَيۡهِ ؕ وَلَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ
یہ اس پر بہت آسان ہے اور سارے آسمان و زمین میں سب سے بالاتر اسی کی شان ہے اور
وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ
وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے اور ہم نے (تمہارے سمجھانے کے واسطے) تمہاری ہی ایک مثل
اَنۡفُسِكُمۡ ؕ هَلۡ لَّكُمۡ مِّنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ
بیان کی ہے ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے کیا اس میں تمہارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی (بھی) تمہارا
شُرَكَآءَ فِىۡ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ فَاَنۡتُمۡ فِيۡهِ سَوَآءٌ تَخَافُوۡنَهُمۡ
شریک ہے کہ (وہ اور) تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی[1] خوف رکھتے ہو جتنا تمہیں اپنے
كَخِيۡفَتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ
لوگوں کا (حق حصہ نہ دینے میں) خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) عقلمندوں کے واسطے ہم یوں اپنی
يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ بِغَيۡرِ
آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر لی (اور خدا کا شریک
عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ يَّهۡدِىۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ
ٹھہرا دیا) غرض خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور ان کا کوئی
نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ
مددگار (بھی) نہیں تو (اے رسول) تم باطل سے کترا کر اپنا رخ دین کی طرف کیے رہو یہی خدا کی

خدا کی قدرتیں

[1] مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت سے جیسے تم ویسے تمہارے غلام، وہ تم سے کیوں ڈرے صرف اس بات میں کہ تم نے اُن کو مول لیا ہے ورنہ اُن میں، تم میں کوئی فرق نہیں مگر باوجود اس کے تم ان کو نہ اپنا شریک سمجھتے ہو نہ برابر پھر خدا کی مخلوق کو اس کے برابر کیوں کرتے ہو ۱۲

ع ۳ / ۸ / ٦

اس کا کوئی شریک نہیں

اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ
بناوٹ ہے جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ میں (تغیر) تبدل نہیں ہو سکتا ،
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
یہی مضبوط اور (بالکل سیدھا) دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے ، اسی
يَعْلَمُوْنَ ۝٣٠ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا
کی طرف رجوع ہو کر (خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو اور پابندی سے نماز
الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٣١ مِنَ الَّذِيْنَ
پڑھو اور مشرکین سے نہ ہو جانا ، جنھوں نے اپنے (اصلی)
فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ
دین میں تفرقہ پردازی کی اور مختلف فرقے بن گیے۔ جو (دین) جس فرقہ کے پاس ہے اسی میں [1]
فَرِحُوْنَ ۝٣٢ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ
نہال نہال ہے ، اور جب لوگوں کو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو اُسی کی طرف رجوع ہو کر اپنے
مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا
پروردگار کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذت چکھا دیتا ہے تو ان ہی میں سے کچھ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝٣٣ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ
لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمت) ہم نے انھیں دی ہے ان کی ناشکری
فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣٤ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
کریں خیر (دنیا میں چند روز چین کر لو) پھر تو بہت جلد (اپنے کیے کا مزا انھیں معلوم ہی ہو گا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی
فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝٣٥ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا
دلیل نازل کی ہے جو اس (کے حق ہونے) کو بیان کرتی ہے جس کو یہ لوگ (خدا کا) شریک ٹھہراتے ہیں (ہرگز نہیں) اور جب
النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا
ہم نے لوگوں کو اپنی رحمت کی لذت چکھا دی تو وہ اس سے خوش ہو گئے اور جب انھیں اپنے ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝٣٦ اَوَ لَمْ يَرَوْا
کی بدولت کوئی مصیبت پہنچی تو یکبارگی مایوس ہو کر بیٹھ رہتے ہیں کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا
اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ
کہ خدا ہی جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے کچھ شک نہیں

خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں

[1] یہ انسانی فطرت کا مقتضا اور بیان واقعہ اور اس قدر سچائی میں ڈوبا ہوا ہے کہ اب عرب کی بلکہ ہمارے ملک کی بھی مثل ہو گئی ہے اور ہر کہ و مہ کی زبان پر جاری ہے ایسے ہی اصول مسلمہ اور قواعد کلیہ خدائی کتاب کے لیے زیبا ہیں ١٢ ش

نماز کا حکم

انسانی فطرت

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی
کہ اس میں ایماندار لوگوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں تو (اے رسول اپنے) قرابتدار ؎۱
حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ
(فاطمہ زہرا) کا حق (فدک) دے دو اور محتاج و پردیسی کا (بھی) جو لوگ خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں اُن کے
لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٣٨﴾
حق میں یہی سب سے بہتر ہے اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں اپنی دلی مراد) پائیں گے
وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا
اور تم لوگ جو سود دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال (دولت) میں ترقی ہو تو (یاد رہے کہ ایسا مال)
یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ
خدا کے ہاں پھولتا پھلتا نہیں اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادے سے زکوٰۃ
وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ
دیتے ہو ؎۲ تو ایسے ہی لوگ (خدا کی بارگاہ سے) دونا دوں لینے والے ہیں خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے
خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ
تم کو پیدا کیا پھر اُسی نے روزی دی پھر وہی تم کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کرے گا بھلا تمہارے
مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ
بنائے ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے
سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾ ۧ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ
یہ لوگ (اس کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں
وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ
کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا تاکہ جو کچھ یہ لوگ کر چکے ہیں خدا اُن کو ان میں سے
الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی
بعض کرتوتوں کا مزا چکھا دے تاکہ یہ لوگ (اب بھی) باز آئیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ ذرا روئے زمین پر
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ
چل پھر کر دیکھو تا کہ جو لوگ اس کے قبل گزر گئے ان کے (افعال) کا انجام کیا ہوا
قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ ﴿٤٢﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ
اُن میں بہتیرے تو مشرک ہی ہیں تو (اے رسول) تم اس دن کے آنے سے

؎۱ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر فدک ایک گاؤں تھا جس میں خیبر کا ایک مضبوط اور اعلیٰ درجہ کا قلعہ بھی تھا یہودی اس میں آباد تھے جب خیبر کا قومی قلعہ فتح ہو گیا اور حضرت رسولؐ مظفر و منصور واپس ہوئے تو جناب امیرؑ کو فدک والوں کے پاس بھیجا اور اونچ نیچ سمجھا دیا، غرض آپ گئے اور یہودیوں سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ باغات کل حضرت رسولؐ کی ملک قرار پائے اور زمین میں نصف ان کا اور نصف حضرت رسولؐ کا، اسی نصف زمین کی قیمت باغات کے علاوہ جب خلیفہ دوم کے زمانہ میں یہودی جلاوطن ہوئے تھے، تو بیت المال سے پانچ ہزار درہم ادا کیے گئے تھے غرض یہ صلح مکمل ہو چکی تو حضرت جبرئیلؑ یہ آیت (اپنے قرابتداروں کا حق دے دو) لے کر نازل ہوئے آپ نے پوچھا وہ قرابت دار کون ہے اور اس کا حق کیا ہے حکم ہوا فدک کے باغات اور جو چیزیں خدا اور رسول کی ملک ہیں فاطمہ کو دے دو، آپ نے فوراً حضرت فاطمہ کو بلا کر ایک دستاویز لکھ کر دے دی یہ وہی وثیقہ تھا جو جناب فاطمہ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے سامنے پیش کیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ رسول اللہ کا نوشتہ ہے جو حضرت نے میرے اور حسن و حسین کے واسطے لکھا کر دیا تھا دیکھو تاریخ روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۳۴ سطر ۸ مطبوعہ نولکشور ۱۲۔

؎۲ اس سے معلوم ہوا کہ خالصاً لوجہ اللہ دینا ثواب کا باعث ہے ورنہ نمود نمائش بھاجی یا دکھاوے کی خیرات اس سے علیحدہ ہے اور ہرگز اس میں ثواب کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے ۱۲۔

ع ١٤

لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ
پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہے گا (اور) کوئی اُسے روک نہیں سکتا اپنا رُخ مضبوط اور سیدھے دین
لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ
کی طرف کیے رہو اُس دن لوگ (پریشان ہو کر) الگ الگ ہو جائیں گے جو کافر بن بیٹھا اُس پر اُس کے کفر
كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝
کا وبال ہے اور جنھوں نے اچھے کام کیے وہ اپنے ہی لیے آسایش کا سامان کر رہے ہیں ،
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے ان کو خدا اپنے فضل (وکرم) سے اچھی جزا عطا کرے گا ،
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ
وہ یقیناً کفار سے الفت نہیں رکھتا اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو
الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
(بارش کی) خوشخبری کے واسطے (قبل سے) بھیج دیا کرتا ہے [1] اور تاکہ تمھیں اپنی رحمت کی لذت چکھائے اور
الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
اس لیے بھی کہ (اس کی بدولت) کشتیاں اس کے حکم سے چل کھڑی ہوں اور تاکہ تم اس کے فضل وکرم سے (اپنی روزی)
تَشْكُرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى
کی تلاش کرو اور اس لیے بھی تاکہ تم شکر کرو ، اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے اور بھی بہت سے پیغمبران کی قوموں کے
قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ
پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آئے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو ان مجرموں سے ہم نے (خوب)
اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُ
بدلہ لیا ، اور ہم پر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا ہی ، خدا ہی وہ (قادر و
الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي
توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اُڑائے اُڑائے پھرتی ہیں پھر وہی خدا بادل کو جس طرح
السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ
چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی) اس کو ٹکڑے (ٹکڑے) کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ
يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
بوندیاں اس کے درمیان سے نکل پڑتی ہیں ، پھر جب خدا انھیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برسا

[1] یہ ایک معمولی بات ہے کہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے اور ہوا کا چلنا گویا بارش کی تمہید ہے اسی بنا پر ہوا کی نسبت خوش خبری دینے کو فرمایا ۱۲ ۱۲

عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٤٨ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ

دیتا ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں اگرچہ یہ لوگ اُن پر (باران رحمت) نازل ہونے

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝٤٩ فَانْظُرْ

سے پہلے (بارش) شروع ہی سے بالکل مایوس اور مجبور تھے غرض خدا کی رحمت کے

اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ

آثار کی طرف دیکھو تاکہ وہ کیونکر زمین کو اس کی پڑتی[1] ہونے کے بعد آباد کرتا

مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہے بے شک یقینی وہی مُردوں کا زندہ کرنے والا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے

قَدِيْرٌ ۝٥٠ وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا

اور اگر ہم (کھیتی کی نقصان دہ) ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو (اسی ہوا کی وجہ سے) زرد

مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝٥١ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا

(پژمردہ) دیکھیں تو وہ لوگ اس کے بعد فوراً ناشکری کرنے لگیں (اے رسول) تم تو (اپنی) آواز نہ مُردوں ہی کو سنا

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٥٢ وَمَآ اَنْتَ

سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کے چلے جائیں اور نہ تم اندھوں کو ان کی

بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ

گمراہی سے (پھیر کر) راہ پر لا سکتے ہو تم تو بس ان ہی لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٥٣ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

آیتوں کو دل سے مانیں پھر یہی لوگ اسلام لانیوالے ہیں خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں (ایک نہایت کمزور چیز

ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ

نطفہ) سے پیدا کیا پھر اسی نے (تم میں) بچپنے کی کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی پھر اسی نے

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَ

(تم میں جوانی کی) قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور

هُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝٥٤ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ

وہی بڑا واقف کار اور (ہر چیز پر) قابو رکھتا ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے

الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا

کہ وہ (دنیا میں) گھڑی[2] بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے یوں ہی لوگ (دنیا میں بھی) افترا پردازیاں

بنجر زمین پر خدا کے احسانات اور اس کی قدرت حضرت رسول کی غمخواری

[1] یہ کیسا خوبصورت استعارہ ہے کہ زمین کو جب پڑتی پڑی ہو اور نباتات میں سے کوئی چیز اس میں نہ اُگے تو مردہ ہے اور جب جوتی بوئی گئی اور اس میں نباتات نکلے اور لگے لہلہانے تو زمین زندہ ہوگئی جل الخالق سبحٰنہ وتعالیٰ عما یصفون ۱۲ [2] دنیا کے قیام کو گھڑی بھر اس وجہ سے کہیں گے کہ آخرت کی زندگی خواہ اچھی ہو یا بُری ہمیشہ اور باقی ہے اور اس کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی گھڑی بھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ۱۲

ع ۵ ۱۳ ۸

قیامت میں کفار مجرمین کا سوال و جواب

يُؤْفَكُونَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

کرتے رہے اور جن لوگوں کو (خدا کی بارگاہ سے) علم اور ایمان دیا گیا ہے جواب دیں گے کہ

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا

(ہائیں) تم تو خدا کی کتاب کے مطابق روزِ قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے پھر یہ تو

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ

قیامت ہی کا دن ہے مگر تم لوگ تو اس کا یقین ہی نہیں رکھتے تھے تو اس دن سرکش لوگوں

لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٥٧﴾

کو نہ ان کی عذر معذرت کچھ کام آئے گی اور نہ ان کی شنوائی ہو گی

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ

اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو) ہر طرح کی مثل بیان کر دی

وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ

اور اگر تم ان کے پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو بھی یقیناً کفار یہی بول اٹھیں گے کہ تم لوگ

إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ

نرے دغا باز ہو جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں رکھتے ان کے دلوں پر (اسطرح کے) خدا یوں تصدیق کرتا

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا

ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) تو (اے رسول) تم صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور (کہیں) ایسا

يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ﴿٦٠﴾

ہو کہ جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمہیں (بہکا کر) خفیف کر دیں)

(۳۱) سُورَةُ لُقْمَٰنَ مَكِّيَّةٌ (۵۷) — آیاتہا ۳۴ — رکوعاتہا ۴

سورۂ لہ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چونتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَرَحْمَةً

الم یہ (سورہ) حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں جو (از سرتا پا) ان لوگوں کے لیے

لِّلْمُحْسِنِينَ ﴿٣﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ

ہدایت و رحمت ہے جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

لہ اس سورہ میں قرآن کی فضیلت، حضرت لقمان کا ذکر ان کے نصائح، والدین کی تعظیم، نماز و صبر کا حکم، غرور کی مذمت، خدا کی باتوں کی حد نہیں، خدا کی قدرت، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا، وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ٦ ٧ ٩

الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ھُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی
اور وہی لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار
ھُدًی مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ
کی ہدایت پر عامل ہیں اور یہی لوگ (قیامت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور لوگوں میں
النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَھۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ
بعض (نضر بن الحارث) ایسا ہے جو بے ہودہ ؎ قصے (کہانیاں) خریدتا ہے تاکہ بغیر سمجھے بوجھے
سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ
(لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکا دے اور آیات خدا سے مسخرا پن کرے ایسے ہی لوگوں کے
لَھُمۡ عَذَابٌ مُّھِیۡنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی
لیے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو شیخی کے مارے
مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡھَا کَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ
منہ پھیر کر (اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں جیسے اس کے دونوں کانوں میں
فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
ٹھینٹھی ہے تو (اے رسول) تم اس کو دردناک عذاب کی (ابھی سے) خوشخبری دے دو بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے
الصّٰلِحٰتِ لَھُمۡ جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا ؕ وَعۡدَ
اچھے کام کیے اُن کے لیے نعمت کے (ہرے بھرے بہشتی) باغ ہیں کہ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے یہ خدا کا پکا وعدہ
اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
ہے اور وہ تو (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ تم انھیں دیکھ رہے ہو کہ اسی نے بغیر ستون کے
بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَھَا وَاَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ
آسمانوں کو بنا ڈالا اور اُسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے کہ (مبادا) تمھیں لے کر کسی طرف
اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ وَبَثَّ فِیۡھَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ ؕ وَاَنۡزَلۡنَا
جنبش کرے اور اسی نے ہر طرح چل پھر کرنے والے (جانور) زمین میں پھیلائے اور ہم نے آسمان
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡھَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾
سے پانی برسایا اور (اس کے ذریعہ سے) زمین میں ہر رنگ کے نفیس جوڑے پیدا کیے (اے
ھٰذَا خَلۡقُ اللّٰہِ فَاَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیۡنَ مِنۡ
رسول اُن سے کہہ دو کہ) یہ تو خدا کی خلقت ہے پھر (بھلا) تم لوگ مجھے دکھاؤ تو کہ جو (معبود) خدا کے سوا تم نے

نضر بن حارث کا قصہ

؎ نضر بن حارث تجارت کے لیے شام گیا اور وہاں سے رستم و اسفندیار کے قصے خرید لایا اور لوگوں کو سنا کر کہتا کہ اگر محمد عاد و ثمود و ملک سلیمان کے حالات بیان کرتے ہیں تو میں رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور اس کی باتوں میں بعض لوگ آجاتے اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعض مفسرین نے لھو الحدیث سے گانا بجانا مراد لیا ہے اور اس آیت کا نزول اُن لوگوں کے بارے میں بتلاتے ہیں جو تازہ مسلمانوں کو دین اسلام سے پھیرنے کے واسطے لونڈیاں خریدتے اور ان کے گانے بجانے اور بے ہودہ افعال پر فریفتہ کر کے اسلام سے روکتے ۱۲ ش

دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
بنا رکھے ہیں انھوں نے کیا پیدا کیا بلکہ سرکش لوگ (کفار) صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں اور یقیناً ہم نے لقمان
لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا
کو حکمت عطا کی (اور حکم دیا تھا کہ) تم خدا کا شکر کرو اور جو خدا کا شکر کرے گا وہ اپنے ہی
يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲
(فائدے کے) لیے شکر کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو اپنا بگاڑا) کیونکہ خدا تو ہر حال) بے پروا (اور) قابل حمد
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا
ثنا ہے اور (وہ وقت یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے اس کی نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹا! (خبردار) کبھی کسی
تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳ وَوَصَّيْنَا
خدا کا شریک نہ بنانا (کیونکہ) شرک یقیناً بڑا سخت گناہ ہے (جس کی بخشش نہیں) اور ہم نے انسان کو جسے
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّ
اس کی ماں نے دکھ پر دکھ سہ کے پیٹ میں رکھا (اس کے علاوہ) دو برس میں (جاکے) اس کی دودھ بڑھائی کی
فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ
(اپنے اور) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا بھی شکریہ[2] ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی اور آخر
الْمَصِيْرُ ۝۱۴ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا
سب کو میری طرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر تیرے ماں[3] باپ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے
لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي
جس کا تجھے کچھ علم بھی نہیں تو تو (اس میں) ان کی اطاعت نہ کر (مگر تکلیف نہ پہنچانا) اور دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح
الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ
ساتھ دے اور ان لوگوں کے طریقے پر چل جو (ہر بات میں) میری (ہی) طرف رجوع کرے پھر (تو آخر) تم سب کی رجوع
اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ يٰبُنَيَّ
میری ہی طرف ہے تب (دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے (اس وقت) اس کا انجام بتا دوں گا اے بیٹا اس میں شک
اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ
نہیں کہ وہ عمل (اچھا ہو یا برا) اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں
صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ
میں یا زمین میں (چھپا ہوا) ہو تو بھی خدا اسے (قیامت کے دن) حاضر کر دے گا،

ع ۱۱ / ۱۰

[1] حضرت لقمان بن باعور حضرت ابراہیم کے بھانجے یا ناحور ابن تارخ کے پوتے تھے اور حضرت ایوب کے بھانجے حضرت داؤد کے زمانے سے حضرت یونس کے زمانے تک ایک ہزار برس تک زندہ رہے پہلے یہ بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ خدا کے مطیع دوست نیک اعتقاد اور پرہیزگار بندے تھے اکثر چپ رہا کرتے اور زیادہ غور و فکر کرتے اور بہت تیز نظر تھے نہ دن کو کبھی سوتے اور نہ مجلس میں تکیہ لگاتے اور نہ تھوکتے آپ کو کسی نے پیشاب پاخانے جاتے دیکھا نہ غسل کرتے اور نہ کسی چیز سے کھیلتے گناہ کے خوف سے کبھی ہنستے نہیں نہ کسی پر غصہ کیا اور نہ کسی سے مذاق نہ کبھی کوئی چیز ملنے پر خوش ہوتے نہ تلف ہونے سے غمگین بہت سے نکاح کیے اور بہت سی اولادیں بھی ہوئیں مگر کسی کے مرنے پر روئے نہیں اگر کہیں جھگڑا ہوتا تو صلح کرا دیتے اچھی بات سنتے تو اس کی تفسیر اور کہنے والے کو پوچھتے فقہا حکما کی ہم نشینی اور حکام کے حال کی تفتیش ان کی عادت تھی، غرض ان ہی باتوں کی وجہ سے خدا نے انہیں حکمت عطا فرمائی، ایک دن دوپہر کو قیلولہ کرنے کے واسطے لیٹے تھے کہ کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے اور پکار کر کہا کہ آپ نے فرشتوں کو دیکھا نہیں کہا لقمان تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو زمین میں بادشاہ اور خلیفہ بنائے آپ نے فرمایا اگر خدا نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کو یہی منظور ہے تو مجھے عذر نہیں بسر و چشم قبول اور اگر اس نے پوچھا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں کیونکہ یہ نہایت سخت امر ہے اور میں اس بار کا اہل نہیں ہو سکتا، اس کے بعد خدا نے انہیں حکمت عطا فرمائی کہ آپ کا سینہ علم و حکمت سے منور ہو گیا آپ جس راہ سے گذرتے بوٹیاں وغیرہ خود پکار کر کہتیں کہ مجھ میں یہ فائدہ ہے یہ نقصان ہے ۱۲ [2] آپ نے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کے شکریہ کا بھی اس وجہ سے حکم دیا کہ خدا تو پیدا کرنے والا اور یہ پیدا اور پرورش کرنے کے واسطے ہیں اور پھر چونکہ ماں کے حقوق اس کی زیادہ زحمتوں کی وجہ سے زیادہ ہیں اس وجہ سے اس کا بالخصوص علیحدہ ذکر فرمایا اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک ہی وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کے حکم کو مقدم رکھے ۱۲ [3] مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگرچہ ناحق پر ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیکی اور نرمی کرنی چاہیے اور اسی سے حقوق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حتی کہ اگر ماں باپ اہل و مال کے ترک کا حکم دیں تو چھوڑ دینا چاہیے ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بے شک خدا بڑا باریک بین واقف کار ہے اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھا
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ
کام کرنے کو کہا کرو اور بُرے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو (کیونکہ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
بے شک یہ (بڑی) ہمت کا کام ہے اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنا منہ نہ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
پھلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور اترانے
يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَ
والے کو دوست نہیں رکھتا اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو اور
اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ
(دوسرے سے بولتے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو کیونکہ آوازوں میں تو سب سے بُری آواز (چیخنے کی وجہ سے)
الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ع اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ
گدھوں کی ہے کیا تم لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ
زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقینی تمہارا تابع کر دیا ہے[۱] اور تم پر اپنی ظاہری[۲]
بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ
اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں اور بعض لوگ (نضر بن حارث وغیرہ) ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) خدا کے بارے
عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ
میں جھگڑتے ہیں (حالانکہ اُن کے پاس) نہ علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے اور جب اُن سے کہا جاتا
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا
ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل کی ہے اس کی پیروی کرو تو (چھوٹتے ہی) کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں گے
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى
جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا بھلا اگرچہ شیطان ان کے باپ دادوں کو جہنم کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو (تو بھی انہی کی
عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَ
پیروی کریں گے) اور جو شخص خدا کے آگے اپنے سر[۳] (تسلیم) خم کرے اور

[۱] کیونکہ اگر چاند سورج نکلنے، دن رات کے بدلنے چیزوں کے پیدا ہونے میں انسان کو کوئی دخل نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے مگر چونکہ یہ سب سامان انسان کے لیے ہیں اس وجہ سے یہ فرمایا ؎
ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ۔ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

[۲] ظاہری اور باطنی نعمت کی توضیح میں شدید اختلاف ہے (۱) محسوس اور غیر محسوس (۲) اصل کی نصرت اعضا اور دل سے (۳) اسلام اور بُرے کاموں کا اخفا (۴) اعضا اور عقل (۵) شرع اور شفاعت، (۶) دنیا اور آخرت (۷) خوبصورتی اور خدا کی معرفت (۸) قرآن اور اس کی تاویل قرآن کے ظاہری معنی اور نظری (۹) ظاہر و باطن کی صفائی، (۱۰) زبان اور دل سے خدا کا ذکر (۱۱) رسول اور اُن کے اہل بیت کی دوستی (۱۲) امام ظاہر و غائب اور تمام توجیہیں درست ہو سکتی ہیں اور سب مراد ہوں یہ بھی ممکن ہے ۱۲

ع ۲ ۸ ۱۱

[۳] وجہ کے معنی منہ کے ہیں مگر ہمارے محاورے میں فرماں برداری کے ظاہر کرنے کو سر جھکانا بولتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲

[illegible]

هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

وہ نیکو کار (بھی) ہو تو بیشک اس نے (ایمان کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخرکار) سب

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا

کاموں کا انجام خدا ہی کی طرف ہے اور (اے رسول) جو کافر بن بیٹھے تو تم اس کے کفر سے کڑھو نہیں ان سب

مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا ہے (اس کا نتیجہ) ہم بتا دیں گے بیشک خدا دلوں کے

الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ

راز سے (بھی) خوب واقف ہے ہم انہیں چند روز دل تک چین کرنے دیں گے پھر انہیں مجبور کر کے سخت عذاب

غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

کی طرف کھینچ لائیں گے اور (اے رسول) تم اگر ان سے پوچھو کہ سارے آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

تو ضرور کہہ دیں گے کہ اللہ نے (تب اے رسول اس پر) تم کہو الحمد للہ مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ہیں

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ

جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے بیشک خدا (ہر چیز سے) بے پروا

الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ

(اور بہر حال) قابل حمد و ثنا ہے اور جتنے درخت زمین میں ہیں سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر

الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ

اس کی سیاہی بنے اور اس کے (ختم ہونے کے) بعد (اور) سات سمندر (سیاہی ہو جائیں) اور خدا کا علم اور اس کی

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ

باتیں لکھی جائیں تو بھی خدا کی[له] باتیں ختم نہ ہوں گی بیشک خدا (سب پر) غالب (اور) دانا (و بینا) ہے تم سب کا پیدا کرنا اور پھر

اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ

(مرنے کے بعد) جلا اٹھانا ایک شخص کے (پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کے) برابر ہے بیشک خدا (تم سب کی) سنتا (اور سب کچھ)

اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى

دیکھ رہا ہے کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور دن کو (بڑھا کے)

الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِىْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

رات میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو (گویا) تمہارا تابع بنا دیا ہے کہ ایک مقرر میعاد تک

[له] خدا کی باتوں سے اس کا علم یا قدرت یا حکم یا مخلوقات مراد ہیں یہ تو میرا خیال ہے مگر سچ تو یوں ہے، اس کی باتیں کچھ وہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہیں اور اس وجہ سے آئمہ کی تفسیر کچھ اور کہتی ہے ۱۲

مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ
(دیوں ہی) چلتا رہے گا اور (کیا تو نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ) جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے یہ (سب باتیں) اس
اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ
سبب سے ہیں کہ خدا ہی یقینی برحق (معبود) ہے اور اس کے سوا جس کو لوگ پکارتے ہیں یقینی بالکل باطل اور اس
الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ
میں شک نہیں کہ خدا ہی عالیشان اور بڑا رتبہ والا ہے کیا تو نے اس پر بھی غور
اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ
نہیں کیا کہ خدا ہی کے فضل سے کشتی دریا میں بہتی چلتی رہتی ہے تاکہ (لکڑی میں یہ قوت دے کر) تم
مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝
لوگوں کو اپنی (قدرت کی) بعض نشانیاں دکھا دے بیشک اس میں بھی تمام صبر شکر کرنے والے (بندوں) کیلئے (قدرت خدا کی) بہت سی
وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
نشانیاں ہیں اور جب انھیں موج (اونچی ہو کر) سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے تو نرا کھرا اسی کا عقیدہ رکھ کر
لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ
خدا کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب خدا ان کو نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض تو کچھ دور اعتدال پر
وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ يٰٓاَيُّهَا
ہیں (اور بعض پکے کافر) اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد اور ناشکرے ہی لوگ کرتے ہیں لوگو!
النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ
اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا
عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ
اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آ سکے گا خدا کا
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَ
(قیامت کا) وعدہ بالکل پکا ہے تو (کہیں) تم لوگوں کو دنیا کی (چند روزہ) زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور
لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ
نہ کہیں تمھیں فریب دینے والا (شیطان) کچھ فریب دے[1] بیشک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم ہے
السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ
اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر و مادہ) ہے جانتا ہے

ع ۳ ۱۱ ۱۲

[1] اس کے فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خدا کی بخشش کی اُمید پر گناہ کرنے پر دلیر ہو جاؤ اور توبہ کے بھروسے گناہ کرنے لگو اور پھر زندگی کی موہوم اُمید پر توبہ بھی فوراً نہ کرو اور اس کا فریب ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ یہ قول جناب امیرؑ کا ہے آدمی کے تین دن ہیں کل تو گزر گیا وہ تو نکل گیا پھر ہاتھ نہیں آ سکتا اور کل جو آئے گا اس کے ملنے کا یقین نہیں کیونکہ موت ہر وقت موجود ہے اب تیسرا آج کا دن ہے اسی میں جو ہو سکے اور جو چاہے کرے۔۱۲

قیامت میں نہ بیٹا باپ کے کام آئے گا نہ باپ بیٹے کے

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ

اور کوئی شخص (اتنا بھی تو) نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا اور کوئی شخص (یہ بھی) نہیں جانتا

نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝

ہے کہ وہ کس سلہ سرزمین پر مرے (گڑے) گا بیشک خدا (سب باتوں سے) آگاہ خبردار ہے

(۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۷۵) آیاتہا ۳۰ رکوعاتہا ۳

سورہ سلہ سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ

الم اس میں کچھ شک نہیں کہ کتاب (قرآن) کا نازل کرنا سارے جہان سلہ کے پروردگار کی

الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ

طرف سے ہے کیا یہ لوگ (یہ کہتے ہیں کہ اس کو اس شخص (رسول نے) اپنے جی سے گھڑ لیا ہے نہیں بلکہ

مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو (خدا کے عذاب سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ

کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں تاکہ یہ لوگ راہ پر آئیں خدا ہی تو ہے جس نے سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

اور زمین اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیں

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور اس کے سوا نہ کوئی تمہارا سرپرست

وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ

ہے اور نہ کوئی سفارشی تو کیا تم (اس سے بھی) نصیحت و عبرت حاصل نہیں کرتے آسمان سے زمین تک کے

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ

ہر امر کا وہی مدبر (و منتظم) سلہ ہے پھر یہ بندوبست اس دن جس کی مقدار

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ ذٰلِكَ

تمہارے شمار سے ہزار برس ہوگی اسی کی بارگاہ میں پیش ہوگا وہی (مدبر)

سلہ (۱) قیامت کب ہوگی۔ (۲) مینھ کب برسے گا (۳) بچہ نر ہوگا یا مادہ (۴) انسان کل کیا کریگا اور (۵) وہ کہاں مرے گا۔ ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور انبیاء یا آئمہ اسی کی تعلیم سے اور ایسی ہی باتوں کی طرف اشارہ عندہٗ مفاتیح الغیب سے ہے۔ ۱۲

سلہ اس سورہ میں خدا نے قرآن کی حقیقت آسمان زمین وغیرہ کی چھ روز میں خلقت انسان کی پیدائش قیامت کا ذکر اور کفار کی مذمت مومنین کے صفات ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے۔ بنی اسرائیل کی طرح اس امت کے آئمہ ہیں خدا کی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اس میں سجدہ واجب ہے ۱۲

سلہ اسی سے دنیاوی حاکموں نے سیکھا ہے کہ اپنے احکام یا پروانوں کے سرے پر یا جلاس یا بحکم فلاں لکھا کرتے ہیں اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے یعنی بارگاہ رب العالمین سے یہ فرمان صادر ہوا ہے ۱۲

سلہ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے وہی ہر کام کا مدبر ہے اور اس کے احکام آسمان سے زمین کی طرف نازل کرتا ہے اور دونوں کا مطلب واضح ہے۔ دوسرے ترجمہ سے صرف اتنا زیادہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ خود لامکان اور ہر جگہ موجود ہے مگر اس کے کارکن اور منتظمین قضا و قدر کا صدر مقام اور اس کے احکام کا دفتر آسمان ہے اور وہیں سے احکام صادر ہوتے ہیں اور اسی سے مرتبط اس سے بعد والی آیت بھی ہے کہ تمام جہان کے اعمال اچھے بُرے قیامت کے دن اس کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور یوں "یعرج" کا مطلب ادا ہو جاتا ہے، مگر بعض کا خیال ہے کہ اس روز سے ہماری دنیا کے روز مراد ہیں اور چونکہ آمد و رفت میں فرشتے ایک ہزار برس کی راہ ایک دن میں طے کرتے ہیں اس وجہ سے اس طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ روزانہ لوگوں کے اعمال بارگاہِ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں اس مطلب کے فی نفسہٖ صحیح ہونے میں تو شک نہیں بلکہ پیش ہونے کے بعد قبل سے جانتا ہے مگر اس مقام پر کچھ پہلا ہی معنے زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ الَّذِيْٓ
پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا (سب پر) غالب مہربان ہے وہ (قادر) جس نے جو چیز

اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ
بنائی (دُکھ سُکھ سے) خوب (درست) بنائی اور انسان کی ابتدائی تخلقت مٹی سے کی

مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ
پھر اس کی نسل (انسانی جسم کے) خلاصہ یعنے (نطفہ کے سے) ذلیل پانی سے

مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ
بنائی پھر اس (کے پتلے) کو درست کیا اور اس میں اپنی طرف سے رُوح پھونکی اور تم لوگوں

لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
کے (سننے کے) لیے کان اور (دیکھنے کے لیے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لیے) دل بنائے (اس پر بھی) تم لوگ

تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا
بہت کم شکر کرتے ہو اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ناپید ہو جائیں گے تو کیا ہم

لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰
پھر نیا جنم لیں گے (قیامت سے نہیں) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے (سامنے) حضوری سے انکار کرتے ہیں

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ
(اے رسول) تم کہدو کہ ملک الموت جو تمہارے اوپر تعینات ہے وہی تمہاری روحیں قبض کریگا اس کے بعد تم سب

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ
اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور (اے رسول تم کو بہت افسوس ہوگا) اگر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ (حساب کے

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا
وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے سر جھکائے کھڑے ہیں اور (عرض کر رہے ہیں) پروردگارا ہم نے (اچھی طرح) دیکھ

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا
اور سن لیا تو ہمیں (دنیا میں) ایک دفعہ پھر لوٹا دے کہ ہم نیک کام کریں اور اب تو ہم کو (قیامت کا) پورا پورا یقین ہے اور (خدا

لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ
فرمائیگا کہ) اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ہر شخص کو (مجبور کر کے) راہ راست پر لے آتے مگر میری طرف سے (روز ازل

مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳
یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور آدمیوں سے بھر دوں گا تو چونکہ تم

لہ مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا خلاف عقل ہے بلکہ اعمال کی جوابدہی اور اپنی کرتوتوں کی سزا سے بچنا تے اور اسی وجہ سے انکار کر جاتے ہیں ۱۲

ع ۱۱
۱۴

قیامت میں گنہگاروں کی حالت

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ
آج کے دن کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے تو اب اس کا مزہ چکھو ہم نے قصداً تم کو بھلا دیا[1] اور
وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا
جیسی جیسی تمھاری کرتوتیں تھیں (ان کے بدلے) اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو ہماری آیتوں پر
يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا
ایمان بس وہی لوگ لاتے ہیں کہ جس وقت انھیں وہ (آیتیں) یاد دلائی گئیں تو فوراً سجدے میں گر پڑے
وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ السجدۃ تَتَجَافٰى
اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھنے لگے اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے (رات کے وقت) ان کے
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ
پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور (عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) امید پر اپنے پروردگار کی عبادت
طَمَعًا ۚ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (خدا کی) راہ میں خرچ کرتے ہیں ان لوگوں کی کارگزاریوں
مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے ڈھکی چھپی رکھی ہے اس کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں،[2]
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا
کیا جو شخص ایماندار ہے اس شخص کے برابر ہو جائے گا جو بدکار ہے (ہرگز نہیں) یہ دونوں
يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
برابر نہیں ہو سکتے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے کام کیے اُن کے لیے تو
فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ
رہنے (سہنے) کے (لیے بہشت کے) باغات ہیں یہ سامان ضیافت ان کارگزاریوں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا
اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ
میں) کر چکے تھے اور جن لوگوں نے بدکاری کی ان کا ٹھکانا تو (بس) جہنم ہے وہ جب اس میں سے نکل جانے کا
يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ
ارادہ کریں گے تو اسی میں پھر ڈھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے جس عذاب کو
النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ
جھٹلاتے تھے اب اُس (کے مزے) کو چکھو اور ہم یقینی (قیامت کے) بڑے عذاب سے

[1] خدا کی شان بھولنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے یہاں اس کے معنے ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں مگر جس طرح اُردو میں بھی بولنے کا یوں ہی محاورہ ہے کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تو ہم بھی تم کو بھول گیے، حالانکہ بھول جانا کسی کا اختیاری فعل نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم نے ہمارا خیال نہ کیا تو ہم نے بھی تمھارا لحاظ نہ کیا۔ اسی طرح عرب میں تھی اب اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگوں نے ہمارے احکام کو نہ مانا اس وجہ سے ہم بھی تم کو دائمی عذاب میں چھوڑتے ہیں اور ان سب جھگڑوں سے الگ رہنے کے واسطے یوں ترجمہ کرو ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا ۱۲۔

[2] یہ آیت بھی اگرچہ ظاہر میں عام ہے مگر ان صفات کا سچا مصداق حضرات آئمہ معصومین کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔

[3] ایک دفعہ ولید بن عقبہ بن معیط حضرت علی کے فضائل و مراتب سے جل کر کہنے لگا یا علی تم ابھی بچے ہو اور میں جوان ہوں، میں تم سے قوت میں زیادہ زبان آوری میں بہتر نیزہ بازی میں تیز اور لشکر میں ثابت قدم ہوں آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تیری بھی یہ مجال ہے کہ میرے مقابلہ میں گفتگو کرے اور مجھ پر فخر کرے کہیں مومن اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں خدا نے بھی آپ کی تائید کی اور یہ آیت نازل کی یہ مضمون اہل سنت کے بھی اکثر کتب میں مذکور ہے دیکھو کتاب الاغانی اور واحدی اور اس کو ابن مردویہ خطیب خوارزمی اور ابن عساکر نے بھی ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے ان ہی حضرت ولید کو حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا تو ایک نشہ میں صبح کی نماز میں ۴ رکعتیں پڑھائی تھیں اور پھر ماموین سے کہا تھا میں اس وقت خوش ہوں اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں جب یہ خبر حضرت عثمان تک پہنچی اور لوگوں کی شہادت گذری اور جناب امیر سے مشورہ کیا تو آپ نے اسی کوڑے مارنے کی رائے دی تھی اور اسی وجہ سے ولید نے حضرت علی سے آپ کی خلافت ظاہری کے بعد بیعت نہ کی تھی ۱۲

الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

پہلے دنیا کے (معمولی) عذاب کا لہ مزا چکھائیں گے جو عنقریب ہوگا تاکہ یہ لوگ اب بھی (میری طرف

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

رجوع کریں اور جس شخص کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ اُن سے منہ پھیرے اس

اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَ

بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا ہم گنہگاروں سے انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے اور (اے رسول)

لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ

ہم نے تو موسیٰ کو بھی (آسمانی) کتاب توریت عطا کی تھی تو تم بھی اس کتاب (قرآن) کے (من جانب اللہ) ملنے

لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۲۳﴾ ج وَ

سے شک میں نہ (پڑے) رہو اور ہم نے اس (توریت) کو بنی اسرائیل کے لیے رہنما قرار دیا تھا اور ان ہی (بنی اسرائیل)

جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۣ وَ

میں سے ہم نے کچھ لوگوں کو چونکہ انھوں نے (مصیبتوں پر) صبر کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کی) ہدایت

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

کرتے تھے اور (اس کے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے تھے (اے رسول) اس میں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ

(دنیا میں) باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار قطعی فیصلہ کر دے گا، کیا ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں

لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ لوگ چل پھر رہے

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

ہیں بیشک اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم چٹیل میدان (افتادہ) زمین کی طرف پانی کو جاری کرتے ہیں

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا

پھر اس کے ذریعہ سے ہم گھاس پات اگاتے ہیں جسے اُن کے جانور اور یہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا یہ لوگ

يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ

اتنا بھی نہیں دیکھتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو (کہ قیامت آئے گی) تو (آخر) یہ فیصلہ

لہ اس سے یا تو اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو حضرت رسول کے زمانہ میں سات برس تک ہوا تھا یا جنگ بدر مراد ہے جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار کام آئے تھے یا دنیا کی معمولی مصیبتیں، مگر زیادہ قرینہ عذاب رجعت کے مراد ہونے پر ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ ۲ے حضرت موسیٰ اور حضرت رسول کے اکثر حالات ملتے جلتے ہیں اُن کو توریت عطا ہوئی آپ کو قرآن، ان کو بھی جہاد کا حکم تھا اور آپ کو بھی، انھوں نے خدا سے درخواست کر کے حضرت ہارون کو اپنا وزیر بنایا تھا، آپ نے حضرت علی کو، اُن کو فرعونیوں پر فتح ہوئی، آپ کو کفار قریش وغیرہ پر، ان کی بی بی صفورا حضرت یوشع بن نون سے لڑیں آپ کی بی بی عائشہ جناب امیر سے ان کے بعد ان کے بارہ اوصیا نے توریت کے مطابق ہدایت کی چنانچہ خدا نے دو طرح اسے ذکر کیا ہے وقطعناهم اثنتی عشرة اسباطا وبعثنا منهم اثنی عشر نقیبا، اسی طرح حضرت رسول کے بارہ خلفا اور آئمہ ہیں جو قرآن کے مطابق ہدایت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے، اسی مطلب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں اس مقام پر لکھتے ہیں: وكذلك لنجعلن الكتاب المنزل اليك هدى ونورا ولنجعلن من امتك ائمة يهدون مثل تلك الهداية اسی طرح ہم تمہاری آسمانی کتاب کو از سرتا پا ہدایت و نور بنائیں گے اور تمہاری اُمت سے ویسے ہی آئمہ بنائیں گے جو اسی طرح ہدایت کریں گے ۱۲ منہ

ع ۱۱ ۱۵

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ
کب ہوگا (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ فیصلہ کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا کچھ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾
کام نہ آئے گا اور نہ ان کو (اس کی) مہلت دی جائے گی، غرض تم ان کی
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع
باتوں کا خیال چھوڑ دو اور تم منتظر رہو (آخر) وہ لوگ بھی تو انتظار کر رہے ہیں

(۳۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (۹۰)

اٰیاتہا ۷۳ — رکوعاتہا ۹

سورہ [1] احزاب مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ
اے نبی خدا ہی سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو
الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا
اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا واقف کار حکیم ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف
يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
سے تمہارے پاس جو وحی کی جاتی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو خدا اس یقیناً
خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾
اچھی طرح آگاہ ہے اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارسازی کے لیے کافی ہے
مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ
خدا نے کسی آدمی کے سینے میں [2] دو دل نہیں پیدا کیے (کہ ایک ہی وقت دو ارادے کر سکے) اور نہ اس نے تمہاری
اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ
بیبیوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری [3] مائیں بنا دی ہیں اور نہ اس نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارے [4]
اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
بیٹے بنا دیے یہ تو فقط تمہاری منہ بولی بات (اور زبانی جمع خرچ) ہے اور (چاہے کسی کو بری لگے یا اچھی)
يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ
خدا تو سچی کہتا ہے اور (سیدھی) راہ دکھاتا ہے لے پالکوں کو ان کے (اصلی) باپوں کے نام سے

[1] اس سورہ میں حضرت رسولؐ کی فضائل ایک آدمی کے دو دل نہیں ہوتے نہ اپنی بی بی ظہار سے ماں ہوتی ہے اور نہ لے پالک بیٹا ہوتا ہے مومنین کی جان کے نبی زیادہ حقدار ہیں ترکہ کے حقدار قرابت دار ہیں جنگ خندق کا قصہ بنی قریظہ کی تاراجی ازواج نبی کی طرف خطاب باعتاب ان کو پرہیزگاری نیکوکاری اور گھر میں رہنے وغیرہ کا حکم
۳ اہل بیت کی مدح و ثنا، ایماندارو
ع ۸ کے صفات و درجات زید اور
۱۶ ان کی بی بی کا قصہ رسول اللہ کسی مرد کے باپ نہیں، حضرت کی رسالت، خدا اور فرشتے مومنین پر درود بھیجتے ہیں، رسول کی مدح، طلاق کا حکم، حلال عورتیں اور ان کا حکم، ازواج نبی کا حکم، محرم مردوں کا ذکر، رسول اللہ اور ان کی آل پر درود و سلام کا حکم، کسی کو اذیت نہ دو، پردہ کا حکم، قیامت کا علم صرف خدا کو ہے جب کہو تو پکی بات، خدا کی امانت کا بار انسان کے سوا کوئی نہ اٹھا سکا۔ مومنین کے علاوہ خدا سب کی سزا کرے گا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[2] چونکہ حضرت رسولؐ کو بہت سی باتوں کا علم تھا اور بہتیرے امور محفوظ تھے اس وجہ سے منافقین کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے سینہ میں دو دل ہیں ایک دل اپنے اصحاب کی طرف کھنچتا ہے اور دوسرا ہماری طرف ہے اسی کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲

[3] اس کی تفصیل پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ میں ہے دیکھو صفحہ ۷۵۰ ۱۲

[4] زید بن حارث حضرت رسولؐ کے لے پالک تھے آپ نے ان کا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا، تھوڑی مدت کے بعد دونوں میں ان بن ہوئی اور آخر طلاق کی نوبت پہنچی اور زینب پریشان ہوئیں تو کچھ عرصہ کے بعد آپ نے خود ان سے نکاح کیا اس پر کفار و منافقین ہنگے طعنہ کرنے کہ رسول نے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا اور چونکہ عقلاً یہ طعنہ اور اعتراض غلط تھا اور یہ نکاح بھی رسم تبنّی کے توڑنے کی غرض اور خدا کے حکم سے کیا تھا اس وجہ سے خود خدا نے اعتراض کرنے والوں کا ان آیات میں جواب دیا۔ اس کی تفصیل اسی سورہ کے آخر پارہ ۲۲ صفحہ ۵۸۳ و ۵۸۵ میں دیکھو ۱۲

هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ
پکارا کرو۔ یہی خدا کے نزدیک بہت ٹھیک ہے ہاں اگر تم لوگ اُن کے (اصلی) باپوں کو نہ جانتے ہو تو

فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ ؕ وَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ
تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں (انھیں بھائی دوست کہہ کر پکارا کرو) اور ہاں اس میں بھول چوک جاؤ تو البتہ

فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ
اس کا تم پر کوئی الزام نہیں مگر جب تم دل سے جان بوجھ کر کرو (تو ضرور گناہ ہے) اور خدا تو

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (۵) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ
بڑا بخشنے والا مہربان ہے نبی تو مومنین سے خود ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر حق

اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
رکھتے ہیں (کیونکہ وہ گویا اُمت کے مہربان باپ ہیں) اور ان کی بی بیاں گویا ان کی مائیں ہیں اور مومنین و مہاجرین

اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ
میں سے جو لوگ باہم قرابت[1] دار ہیں کتاب خدا کی رو سے (غیروں کی نسبت) ایک دوسرے کے ترکے کے

اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی
زیادہ حق دار ہیں مگر (جب) تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو دوسری بات ہے) یہ تو کتاب خدا

الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا (۶) وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ
میں لکھا ہوا (موجود) ہے اور (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے (اور) پیغمبروں سے

وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ
اور خاص تم سے نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے عہد و

مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا (۷) لِّیَسْـَٔلَ
پیمان لیا اور اُن لوگوں سے ہم نے سخت عہد لیا تھا تاکہ (قیامت کے دن) سچوں

الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا
(پیغمبروں) سے ان کی سچائی (تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور کافروں کے واسطے تو اس نے دردناک

اَلِیْمًا (۸) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
عذاب ہی تیار کر رکھا ہے اے ایماندارو! خدا کی نعمتوں[2] کو یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی ہیں (جنگ خندق

اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا
میں) جب تم پر (کافروں کا) لشکر (امنڈ کے) آ پڑا تو ہم نے تمہاری مدد کو) ان پر آندھی بھیجی اور اس کے علاوہ فرشتوں کا

[1] ابتدائے اسلام میں جب آپ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور مہاجرین غربت اور مسافرت کی وجہ پریشان تھے تو آپ نے مہاجرین و انصار میں جو جس کے میل تھا آپس کا بھائی چارہ قرار دے دیا تھا، اور اس وقت ایک دوسرے کا وارث بھی ہوتا تھا مگر جب اسلام کو ترقی ہوئی اور فتوحات ہوئیں تو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا، اور قرابت داروں میں باہم توارث جاری ہوا اس مطلب کی ایک آیت سورۂ انفال پارہ دس میں بھی گذر چکی ہے دیکھو صفحہ ۲۵۷ آیت ۷۵ ۱۲ منہ

[2] بنی نضیر یہود جنگلی جلاوطنی کا قصہ پارہ ۲۸ سورہ حشر صفحہ ۷۵۵ میں مذکور ہے جب شام پہنچے تو یہودیوں کے دل بھر آئے اور ان کے سردار ابن ابی الحقیق حیی بن اخطب اور کنانہ بن ربیع بنی نضیر کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر مکہ میں آئے اور ابوسفیان وغیرہ سرداران قریش سے مل کر حضرت رسول سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا قریش نے کہا تم تو اہل کتاب ہو خوب تحقیق کی ہو گی بھلا یہ تو بتاؤ ہمارا دین بہتر ہے یا محمدؐ کا، وہ اپنی غرض کے مارے کہنے لگے تمہارا، غرض یہود اُن سے مطمئن ہو کر قبیلہ غطفان کے پاس پہنچے اور اُن کو بھی آمادہ کیا اس کے بعد اور قبائل کو بھی آمادہ کیا غرض دس ہزار کا لشکر تیار ہوا اور اس شان سے یہ لشکر مدینہ کی طرف چلا کہ قریش کا سردار ابوسفیان تھا اور غطفان کا عتبہ بن حصین اور بنی مرہ کا حارث بن عوف اشجع کا شعر بن دحیلہ بنی اسد کا طلحہ بنی اسلم کا ابی عور اور ہوازن کا عامر ابن طفیل، جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو ایک ہزار سات سو آدمیوں کو ساتھ لے کر مدینہ سے باہر نکلے اور جبل سلع کے سامنے قیام کیا گو دشمن کی تعداد کا حال سن کر ان لوگوں کے حواس جاتے رہے اگرچہ حضرت رسول نے فتح کا بھی وعدہ کیا مگر ان کو قرار نہ آیا، آخر اصحاب نے اپنی (باقی بر صفحہ ۵۷۹)

ع ۸/۱۷

لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾ اِذْ

ایسا لشکر (بھیجا) جس کو تم نے دیکھا تک نہیں اور جو کچھ تم کر رہے تھے خدا اُسے خوب دیکھ رہا تھا ۹ جس وقت

جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ

وہ لوگ تم پر تمھارے اُوپرا پڑے اور تمھارے نیچے کی طرف سے بھی پل پڑے اور جس وقت (ان کی کثرت) تمھاری

الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں اور (خوف سے) کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور خدا پر طرح طرح کے (بُرے) خیال کرنے

الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا

لگے تھے یہاں پر مومنوں کا امتحان لیا گیا تھا اور خوب اچھی طرح جھنجھوڑے گئے

شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

تھے اور جس وقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا کہنے

مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ

لگے تھے کہ خدا نے اور اس کے رسول نے جو ہم سے وعدے کیے تھے وہ بس بالکل دھوکے کی ٹٹی تھی اور جس

قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ

ان میں کا ایک گروہ کہنے لگا تھا کہ اے مدینہ والو اب (دشمن کے مقابلہ میں) تمھارا کہیں ٹھکانا نہیں تو (بہتر

فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ

ہے کہ اب بھی) پلٹ چلو اور ان میں سے کچھ لوگ رسول سے (گھر لوٹ جانے کی) اجازت مانگنے لگے تھے اور کہنے لگے تھے کہ ہمارے

اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ

گھر (مرد وں سے) بالکل خالی (غیر محفوظ) پڑے ہوئے ہیں حالانکہ وہ خالی (غیر محفوظ) نہ تھے (بلکہ وہ لوگ تو اسی بہانہ سے) بس

اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا

بھاگنا چاہتے ہیں اور اگر (ایسا ہی لشکر) ان لوگوں پر مدینہ کے اطراف سے آ پڑے اور اُن سے فساد (خانہ جنگی

ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا

کرنے) کی درخواست کی جائے تو یہ لوگ اس کے لیے (فوراً) آموجود ہوں اور (اس وقت) اپنے گھروں میں بھی بہت کم

يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا

توقف کریں گے (مگر یہ تو جہاد ہے) حالانکہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے خدا سے عہد کیا تھا کہ ہم (دشمن کے مقابلہ میں

يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ

اپنی) پیٹھ نہ پھیریں گے اور خدا کے عہد کی پوچھ گچھ تو (ایک نہ ایک دن) ہو کر رہے گی (اے رسول ان سے)

(بقیہ صفحہ ۵۷۸) حفاظت کے بارہ میں مشورہ کیا تو حضرت سلمان نے اپنے گرد خندق کھودنے کی رائے دی غرض سب نے مل کر خندق کھودی مگر حضرت رسول نے اوروں کی نسبت دگنی کھودی تھی اس کے علاوہ آٹھ دروازے تھے جن پر سختی سے پہرہ بٹھا دیئے گئے تھے اس اثنا میں حیی ابن اخطب بنی قریظہ کے پاس پہنچا اور باوجودیکہ ان سے اور مسلمانوں سے کفار کی مدد کرنے کا معاہدہ تھا مگر حیی ابن اخطب کے فقرہ میں آ گئے اور کفار کے ساتھی بن گئے خندق کے تیار ہونے کے تین دن کفار کا لشکر بھی آ گیا اور مسلمانوں کے سب سے ہوا اس جاتے رہے کفار کا لشکر مدینہ سے پچھم میدان میں خیمہ زن ہوا مسلمان تو خندق کے قلعہ میں تھے اور کفار محاصرہ کیے ہوئے یہاں تک کہ ستائیس روز گزر گئے اور فریقین سے پتھر اور تیر چلتے رہے اور موقع پا کر شبخون بھی ہوتے اور حضرت ان کا دفعیہ کرتے مگر جب سختی انتہا کو پہنچی اور مسلمانوں کی حالت وہ تھی، جس کو خدا نے بیان فرما دیا ہے تو آپ نے سعد معاذ اور سعد عبادہ سے مشورہ کیا کہ آیا اُن لوگوں کو کچھ دے لے کر واپس کر دوں ان دونوں نے نہایت دلیری اور جوش کے ساتھ جواب دیا کہ اگر اس بارے میں وحی آئی ہو تو جائے دم زدن نہیں ورنہ ہم ہرگز اس کو پسند نہیں کرتے ان کو تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیں گے، اس وقت آپ کو بھی ان کی طرف سے اطمینان ہوا۔

۱۰ اب دھر کا حال سنئے عمر بن عبدود نے

مع

اپنے ساتھیوں سے کہا ہم کہاں تک محاصرہ کیے رہیں گے ہم میں اب تاب ضبط باقی نہیں چلو خندق پھاند کر حملہ کریں غرض چند آدمیوں کو لے کر اچانک ایک دروازے سے اُس پار پہنچا اور اپنا نیزہ گاڑ کر جوش شجاعت میں اپنا گھوڑا کدانے لگا اور مقابل طلب کیا، حضرت نے اپنے اصحاب سے پوچھا سب نے اپنے اپنے سر جھکا لیے مگر حضرت علی اُٹھ کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ اور دوبارہ آواز دی پھر سب کے سب چپ ہو رہے بلکہ حضرت عمر نے عرض کی یا حضرت کس کو اپنی جان دوبھر ہے کہ اس کے مقابلہ کو جائے، میں ایک دفعہ اس کے ساتھ سفر میں تھا اور بیابانی ہاتھ کہ ہزار آدمیوں نے ہم پر حملہ کیا تو اس نے اپنے اُونٹ کی سپر بنائی اور ایک کھجور کے درخت کا حربہ بنا کر ان پر حملہ آور ہوا اور سب کو مار کے بھگا دیا اور ان کو لوٹ بھی لیا یہ سن کر اصحاب پر جو اثر پڑا وہ ظاہر ہے، غرض سوائے حضرت علی کے اور کوئی ہمسا تک نہیں آپ نے فرمایا اے علی یہ عمرو ہے عرض کی اگر وہ عمرو ہے تو میں بھی علی ہوں غرض تین دفعہ پوچھنے کے بعد اپنی زرہ حضرت علی کو پہنائی اپنا عمامہ باندھا اپنی تلوار دی اور رخصت کر کے دعا کی خداوندا

لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ
کہدو کہ اگر تم موت یا قتل (کے خوف) سے بھاگے بھی تو (یہ) بھاگنا تمہیں ہرگز کچھ بھی مفید نہ ہوگا اور اگر تم بھاگ

الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ
کر بچ بھی گئے تو بس یہی نہ کہ (دنیا میں) چند روز اور چین کر لو (اے رسول) تم ان سے کہدو کہ اگر خدا

ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا
تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کر بیٹھے تو تمہیں اس (کے عذاب) سے کون ایسا ہے جو بچائے یا

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
بھلائی ہی کرنا چاہے (تو کون روک سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا سرپرست

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ
پائیں گے اور نہ مددگار تم میں سے جو لوگ (دوسروں کو جہاد سے) روکتے ہیں خدا ان کو

مِنْكُمْ وَ الْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَ لَا يَاْتُوْنَ
خوب جانتا ہے اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے بھی آؤ اور خود

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ
بھی (فقط پیچھا چھڑانے کو) لڑائی (کے کھیت) میں بس ایک ذرا سا آ کر تم سے اپنی جان چرائی اور چل دیئے اور جب

رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى
(ان پر) کوئی خوف (کا موقع) آ پڑا تو تم دیکھتے ہو کہ (یاس سے) تمہاری طرف دیکھتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں اس طرح

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
گھومتی ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی بیہوشی چھا جائے پھر جب خوف (کا موقع) جاتا رہا اور ایماندار کی فتح

بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ
ہوئی) تو مال (غنیمت) پر گرتے پڑتے تو فوراً تم پر اپنی تیز زبانوں سے طعنہ کرنے لگے یہ لوگ (شروع سے) ایمان

يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
ہی نہیں لائے (فقط زبانی جمع خرچ تھی) تو خدا نے بھی ان کا کیا کرایا سب اکارت کر دیا اور یہ تو خدا کے واسطے ایک

يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ
(نہایت) آسان بات تھی (مدینہ کا محاصرہ کرنے والے چل بھی دیئے مگر) یہ لوگ ابھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر ابھی

الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ
نہیں گئے اور اگر کہیں (کفار کا) لشکر پھر آ پہنچے تو یہ لوگ چاہیں گے کہ کاش وہ جنگلوں میں گنواروں میں جا بستے

(بقیہ صفحہ ۵۷۹) ہوتے رہے اور اس قدر غبار بلند ہوا کہ دونوں چھپ گئے آخر اس نے ایک وار کیا جو آپ نے سپر پر روکا مگر اس پر بھی کچھ سرخی ہو یا پھر آپ نے دم

اور گرا، آپ نے فوراً اس کے سینہ پر سوار ہو کر اس کا سر کاٹا، اور نعرۂ تکبیر بلند ہوا اور اس کا سر لیے حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اسی حملہ کے بارے میں رسالت مآب نے فرمایا تھا، ضربة علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین الی یوم القیامة خندق کے روز علی کی ضربت جن و انس کی عبادت سے قیامت تک افضل ہے عمرو بن عبدود کے قتل ہونے کے بعد اس کے ساتھی تتر بتر ہو گئے نوفل عبداللہ خندق میں گرا، اور اس پر مسلمانوں نے پتھر کا مینھ برسا دیا، مگر جناب امیر خندق ہی میں پہنچے اور لوگوں کو ہٹا کر اس سے لڑے اور اس کو دو ٹکڑے کیا باقی لوگ بھاگ گئے اب کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑ اور ناکام واپس جانے کا یہ سبب ہوا کہ ان لوگوں کے آنے کے تین روز قبل نعیم بن مسعود اشجعی حضرت کے پاس آ کر ایمان لایا اور عرض کی کہ اگر مجھے نصرت کا حکم ہو تو اس کے لیے حاضر ہوں اور اگر اس کی اجازت ہو کہ کفار میں باہم تفرقہ ڈال دوں تو اس کے لیے بھی حاضر ہوں آپ نے دوسری صورت کی اجازت دی اس نے عرض کی مگر ممکن ہے کہ کچھ نا زیبا کلمات آپ کی شان میں میری زبان سے نکلیں آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے غرض وہ پہلے ابو سفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا تجھے دشمن پر فتح دے تجھے کچھ خبر بھی ہے بنی قریظہ نے بد عہدی پر جو انہوں نے محمد کے ساتھ کی جو بہت خادم ہیں اور محمد سے کہلا بھیجا ہے کہ ہم عرب کے لوگوں میں سے کچھ اشراف کو تیرے ساتھ ہو کر ان سب کو پکڑ کے نکال دیں تو ایسا نہ ہو کہ تم دھوکے میں آ جاؤ بلکہ ان کے کچھ رہن کر کے مکہ بھیج دو تا کہ اطمینان ہو، ابو سفیان یہ سن کر خوش ہوا اور نعیم کو دعائیں دیں اس کے بعد نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کعب سے کہا تجھے کچھ خبر بھی ہے ابو سفیان یہ کہتا ہے کہ ہم ان یہودیوں کی محمد سے قربانی کرا دیں گے اور انہیں کو آگے کر دیں گے اگر فتح ہوئی تو ہمارا نام ہوا اور شکست ہوئی تو وہ مارے گئے تو دیکھو جب تک تم ان کے کچھ لوگ اپنے پاس رہن نہ کر لو ان کو اپنے لشکر میں شامل نہ کرنا ورنہ دھوکا کھاؤ گے اور اسی طرح بنی غطفان سے بھی کہہ دیا غرض ہر قبیلہ دوسرے سے غیر مطمئن ہو گیا اور باہم پھوٹ (باقی بر صفحہ ۵۸۱)

يَسْأَلُوْنَ عَنْ اَنْبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا

اور (وہیں سے بیٹھے بیٹھے) تمھارے حالات دریافت کرتے رہتے اور اگر دریافت کرتے رہتے اور اگر ان کو تم لوگوں میں رہنا پڑتا

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ

فقط (چھنڈ چھڑانے کو) ذرا (ظھو دکھیں) لڑتے (مسلمانو) تمھارے واسطے تو خود رسول اللہ کا (خندق میں بیٹھنا) ایک اچھا نمونہ

حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ

تھا (مگر ہاں یہ) اس شخص کے واسطے ہے جو خدا اور روزِ آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور خدا کی یاد

ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ

بکثرت کرتا ہو اور جب سچے ایمان داروں نے (کفار کے) جھگھٹوں کو دیکھا تو

قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ

(بے تکلف) کہنے لگے کہ یہ وہی چیز تو ہے جس کا ہم سے خدا نے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

کی پرواہ کیا ہے) اور خدا نے اور اس کے رسول نے بالکل ٹھیک کہا تھا اور (اس کے دیکھنے سے) ان کا ایمان اور انکی

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا

اطاعت اور بھی زیادہ ہو گئی، ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انھوں نے (جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا

اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ

اسے پورا کر دکھایا، غرض ان میں سے بعض وہ ہیں جو مر کر اپنا وقت پورا کر گئے اور اُن میں بعض

مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ

(حکمِ خدا کے) منتظر بیٹھے ہیں اور اُن لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی نہیں بدلی (یہ امتحان اس لیے تھا) تاکہ خدا

الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ

سچے ایمانداروں کو ان کی سچائی کی جزائے خیر دے اور اگر چاہے تو منافقین کی سزا کرے یا (اگر وہ لوگ توبہ

شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کریں تو) خدا ان کی توبہ قبول فرمائے اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ ع وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ

ہے اور خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو مدینہ سے پھیر دیا (اور وہ لوگ) اپنی

يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ

جھنجھلاہٹ میں (پھر گئے) اور انہیں کچھ فائدہ بھی نہ ہوا اور خدا نے (اپنی مہربانی سے) مومنین کو لڑنے کی نوبت آنے دی

ع ۲ ۱۲ ۱۸

(بقیہ صفحہ ۵۸۰)
پڑ گئی یہ خیالات تو دماغ میں چکر کھا ہی رہے تھے کہ مکہ سے ابوسفیان نے بنی قریظہ کو بُلایا تو وہی اس نے آدمیوں کے رہن کی شرط پیش کی تو ابوسفیان برافروختہ ہوا اور نعیم کی سچائی کا یقین ہو گیا اور دوستی و اتفاق مخالفت و نفاق سے بدل گیا، یہ باتیں تھیں ہی کہ خدا نے ایک آندھی ان پر بھیجی جو بہت سرد اور سخت تھی جس سے سب خیمے اکھڑ گئے طنابیں ٹوٹ گئیں گھوڑے بھاگ گئے آنکھوں میں کوڑے پڑ گئے اور آگ بجھ گئی فرشتوں کی تکبیروں کی ہر طرف سے آواز آنے لگی، کفار کے دل خوف سے دہل گئے آخر سب کے قدم اکھڑ گئے، ابو سفیان اپنے اونٹ پر بدحواسی میں سوار ہو اس کے ساتھ سب کے سب چلتے ہوئے اور یوں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ ۱۲منہ

جنگ خندق

اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿٢٥﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ
اور خدا تو (بڑا) زبردست (اور) غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں (بنی قریظہ) نے ان کفار کی مدد کی
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي
تھی خدا ان کو ان کے قلعوں سے (جو محفل اگر کے) نیچے آتار لایا اور ان کے دلوں میں (تمہارا) ایسا رعب
قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَاْسِرُونَ فَرِيقًا ﴿٢٦﴾
بٹھادیا کہ تم ان کے کچھ لوگوں کو قتل کرنے لگے اور کچھ لوگوں کو قیدی (اور غلام) بنانے اور تم ہی لوگوں
وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا
کو ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال اور اس زمین
لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢٧﴾
(خیبر) کا خدا نے مالک بنادیا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر (توانا) ہے اے
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
رسول کے اپنی بی بیوں سے کہہ دو کہ اگر تم فقط دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش وزینت
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ
کی خواہاں ہو تو ادھر آؤ میں تم کو کچھ سازو سامان دے دوں
اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٢٨﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
اور عنوان شائستہ سے رخصت کردوں اور اگر تم لوگ خدا اور اس کے رسول
اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
اور آخرت کے گھر کے خواہاں ہوں تو اچھی طرح خیال رکھو کہ تم لوگوں میں نیکوکار عورتوں کے لیے خدا
لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ
نے یقیناً بڑا (بڑا) اجر (وثواب) مہیا کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر کی بی بیو تم میں سے جو کوئی کسی
يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا
صریحی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو (یاد رہے کہ) اس کا عذاب بھی دوگنا بڑھا دیا
الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ﴿٣٠﴾
جائے گا اور خدا کے واسطے (نہایت) آسان ہے۔
وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
اور تم میں سے جو (بی بی) خدا اور اس کے رسول کی تابعداری اور اچھے (اچھے) کام کرے گی

غزوہ بنی قریظہ

۱؎ جب تمام کفار بھاگ گئے اور مسلمان باطمینان مدینہ میں آئے تو ابھی حضرت رسول ہتھیار کھول کر ہاتھ پاؤں دھو ہی رہے تھے کہ حضرت جبرئیل بنی قریظہ پر چڑھائی کا تاکیدی حکم لائے غرض فوراً منادی کرادی گئی کہ ہر شخص نماز عصر وہیں پڑھے غرض اس کا محاصرہ کیا گیا چند روزوں میں وہ لوگ گھبرا گئے اور آخر حیی بن اخطب نے ان سے کہا یا تم لوگ مسلمان ہو جاؤ یا اپنے لڑکوں عورتوں کو قتل کر کے مقابلہ کرو یا آج شب شنبہ ہے محمد ہم سے مطمئن ہے کہ آج ہماری عبادت کا دن ہے جنگ نہ کریں گے ان پر شبخون مارو مگر ان لوگوں نے

ع ۳ / ۷ / ۱۹

ایک نہ مانا آپ نے کہلا بھی بھیجا کہ تم لوگ اپنے قلعوں سے باہر نکلو تو تمہارے واسطے مناسب حکم دیا جائے گا مگر وہ نہ اترے یہاں تک کہ جب پچیس روز ہو گئے اور تکلیف کی انتہا ہو گئی تو خود اترے اور بہت کچھ معذرت و زاری کی کے آپ نے فرمایا تم لوگوں نے معاہدہ توڑا کفار کا ساتھ دیا میری تباہی پر کمریں باندھیں اور پھر میرے حکم کو نہ مانا لہٰذا اپنے واسطے پنچ مقرر کرو جو وہ حکم دے اس کو مانو غرض سعد بن معاذ پنچ مقرر ہوئے اور انہوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کے مرد قتل کیے جائیں اور عورتیں بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور مال و اسباب غنیمت شمار کیا جائے غرض اس کی تعمیل کی گئی اور یوں ان کا خاتمہ ہوا ۱۲

۲؎ جب حضرت رسول فتح خیبر سے واپس آئے تو حضرت کی بعض بی بیوں نے کہا کہ جو کچھ آپ کو ملا ہے ہم لوگوں کو دے دیجئے آپ نے فرمایا میں نے تو اسے مسلمانوں پر حکم خدا کے مطابق تقسیم کر دیا اس پر وہ غصہ سے بولیں کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تم اس کو طلاق دو گے تو ہم کو کوئی دوسرا شوہر نہ ملے گا اس کا حضرت کو بڑا رنج ہوا حتیٰ کہ آپ کنارہ کش ہو کر انتیس روز تک مشربہ ام ابراہیم میں رہے یہاں تک کہ حضرت کی بی بیوں کو خوف ہوا اور یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

الجزء الثانی والعشرون ۲۲

نُؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾
اس کو ہم اس کا ثواب بھی دوہرا عطا کریں گے اور ہم نے اس کے لیے (جنت میں) عزت کی روزی تیار
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ
کر رکھی ہے۔ اے نبی کی بی بیو تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (پس) اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے تو
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ
(اجنبی آدمی سے) بات کرنے میں نرم نرم (لگی لپٹی) بات نہ کرو تاکہ جس کے دل میں (شہوت زنا) مرض ہے وہ (کچھ اور)
وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ
آرزو (نہ) کرے اور (صاف صاف) عنوان شائستہ سے بات کیا کرو اور اپنے گھروں میں نچلی [۱] بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ
لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ
جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو اور پابندی سے نماز پڑھا کرو اور (برابر) زکوٰۃ
وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
دیا کرو اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے (پیغمبر کے) اہل بیت [۲]
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ
خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ
پاک و پاکیزہ رکھے اور (اے نبی کی بی بیو) تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور (عقل و) حکمت
بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
(کی باتیں) پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بے شک خدا بڑا باریک بیں واقف کار
كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ
ہے (دل لگا کے سنو) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار
وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ
مرد اور ایمان دار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور
الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ
راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں
وَ الْخٰشِعِيْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ
اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور

[۱] اس حکم کی تمام ازواج نہایت سختی سے عمر بھر پابند رہیں حتیٰ کہ بی بی سودہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کچھ لوگوں نے کہا آپ حج و عمرہ کو کیوں نہیں جاتیں تو فرمایا ایک بار مجھ پر واجب تھا وہ میں کر چکی اس کے بعد میرا حج یہی ہے کہ میں حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور جس حجرہ میں مجھے رسول اللہ بٹھا گئے تھے اس میں بیٹھی رہوں چنانچہ وہ عمر بھر اپنے حجرے سے باہر نہ نکلیں بلکہ مرنے کے بعد ان کی لاش نکلی سبحان اللہ کیا پاکباز بی بیاں تھیں مگر حضرت عائشہ نے صرف گھر سے قدم باہر نہ نکالا بلکہ منزلوں مکہ سے مدینہ گئیں اور لاکھوں کے مجمع میں اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؑ کے مقابل لڑیں اور پھر ہزاروں مسلمانوں کا خون کرا دیا اسی وجہ سے خود حضرت عائشہ جب اس آیت کو پڑھتی تھیں تو جنگ جمل کو یاد کر کے اس قدر روتی تھیں کہ آنسو دوپٹہ چادر تر ہو جاتی تھی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ سطر ۲۹ مطبوعہ مصر ۱۲

[۲] اس پر تو تمام علماء کا اتفاق ہے اور سنیوں اور شیعوں میں سے کوئی اس کا مخالف نہیں کہ اہلبیت رسول حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ، امام حسنؑ، اور امام حسینؑ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ آیت ان ہی بزرگوں کے بارے میں نازل ہوئی مگر بعض حضرات اہل سنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور مدح و ثنا اور اہل بیت میں داخل لیکن یہ خیال چند وجوہ سے غلط ہے (۱) اگر ازواج مقصود ہوتے تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مونث حاضر تھی اس میں باقی رہتی بلکہ اگر (۲) اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے (۳)

ع ۴ ۷ ۱

(باقی صفحہ ۵۸۴ پر)

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ

روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت

وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ

کرنے والی عورتیں اور خدا کی بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں بے شک ان سب

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا

کے واسطے خدا نے مغفرت اور بڑا (بڑا) ثواب مہیا کر رکھا ہے اور نہ کسی ایمان دار

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

مرد کو یہ مناسب ہے اور نہ کسی ایمان دار عورت کو کہ جب خدا اور اس کے رسول کسی کام کا حکم

اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ

دیں تو ان کو اپنے اس کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو اور (یاد رہے کہ) جس شخص نے خدا اور اس

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

کے رسول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا ہے اور (اے رسول وہ

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ

وقت یاد کرو) جب اس شخص [1] (زید) سے کہہ رہے تھے جس پر خدا نے احسان (الگ) کیا تھا اور تم

عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ

نے اس پر (الگ) احسان کیا تھا کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈر اور

فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ

خود تم اس بات کو اپنے دل میں چھپاتے تھے جس کو (آخر کار) خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے

اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا

تھے حالانکہ خدا اس کا زیادہ حقدار تھا کہ تم اس سے ڈرو غرض جب زید اپنی حاجت پوری کر چکا (طلاق دیدی)

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ

تو ہم نے (حکم دے کر) اس عورت (زینب) کا نکاح تم سے کر دیا تاکہ عام مومنین کو اپنے لے پالک

فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ

لڑکوں کی بی بیوں (سے نکاح کرنے) میں جب وہ اپنا مطلب ان عورتوں سے پورا کر چکیں (طلاق دیدیں)

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ

کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو کیا کرایا ہوا (قطعی) ہوتا ہے جو حکم خدا نے پیغمبر پر فرض کر دیا اس

بقیہ صفحہ ۵۸۳

اگر ازواج نبی بھی شامل ہوتیں تو ان کی تعداد نو تھی اور ان حضرات کی چار، ان میں بھی ایک عورت ہی ہیں پس مجموعاً تیرہ جن میں دس عورتیں تین مرد پھر بھی غلبہ عورتوں کا ہی رہا اس حالت میں بھی ضمیر و صیغہ مونث ہی لانا ضروری تھا نہ مذکر (۴) زید ابن ارقم کا قول ہے کہ ازواج اہل بیت نہیں ہیں کیونکہ یہ تو آج ہیں کل طلاق دی الگ ہو گئیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن پر خدا نے صدقہ حرام کیا ہے (۵) اگر ازواج بھی شامل ہوتیں تو جس وقت حضرت ام سلمہ نے جن کے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی اور وہ خود نہایت ممدوح اور نیکی ایمان دار بی بی تھیں جب چادر کا کونہ اٹھا کر ان میں داخل ہونا چاہا تو حضرت رسول نے کونہ ہاتھ سے کھینچ لیا، اور صاف صاف کہہ دیا کہ تم نیکی پر ہو مگر اہلبیت میں شامل نہیں بلکہ ازواج میں ہو اس مطلب کی تقریباً تیس حدیثیں مختلف اسناد سے موجود ہیں جن کو مختلف علما اہل سنت نے مثل امام احمد بن حنبل، ابن مردویہ، ثعلبی سیوطی وغیرہ کے نقل کی ہیں اور میں نے ان سب کو اپنے رسالہ المناظرہ میں جمع کر دیا ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسول ام سلمہ کے گھر میں آئے اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور پھر اپنے سمیت سب پر ایک بڑی چادر اڑھا دی اور دعا کی خداوندا یہی میرے اہلبیت ہیں ان کو ہر برائی سے دور رکھ اور اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ یہ سن کر حضرت ام سلمہ نے اس میں داخل ہونا چاہا تو روک دی گئیں اور حکم ہوا تم اہلبیت میں نہیں ہو ازواج میں ہو اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد تو ہر نماز کے وقت جب حضرت رسول حضرت علیؑ کے مکان کے پاس آتے تو چوکھٹ تھام کر فرماتے السلام علیکم یا اہل البیت الخ دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹ ۱۲

حاشیہ صفحہ ھٰذا

[1] عجب حضرت رسول نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تھا تو ان کے مال سے تجارت کیا کرتے تھے ایک دن یہ بازار عکاظ میں تشریف

(باقی صفحہ ۵۸۵ پر)

حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ

(کے کرنے) میں اس پر کوئی مضائقہ نہیں جو لوگ (ان سے) پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ

میں بھی خدا کا (یہی) دستور (جاری) رہا ہے (کہ نکاح میں تنگی نہ کی) اور خدا کا حکم تو ٹھیک اندازے سے مقرر

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ

کیا ہوا ہوتا ہے وہ لوگ جو خدا کے پیغاموں کو (لوگوں تک جوں کا توں) پہنچاتے تھے اور اس سے ڈرتے تھے

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے پھر تم کیوں ڈرتے ہو اور حساب لینے کے واسطے تو خدا کافی ہے (لوگو) محمد تمہارے مردوں

اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

میں سے (حقیقتاً) کسی کے باپ نہیں ہیں (پھر زید کی بی بی کیوں حرام ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسول اور نبیوں کی مہر (یعنی ختم

النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا

کرنیوالے) ہیں۔ اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے، اے ایماندارو بکثرت

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ

خدا کی یاد کیا کرو، اور صبح و شام اسی کی تسبیح

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۗىِٕكَتُهٗ

کرتے رہو، وہ وہی تو ہے جو خود تم پر درود (و رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (بھی) تاکہ

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

تم کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور خدا تو ایمانداروں پر بڑا

رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ

مہربان ہے جس دن اس کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے (اس دن) ان کی مدارات (اس کی طرف سے ہر قسم

اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

کی) سلامتی ہوگی۔ اور خدا نے تو ان کے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی ہم نے تم کو

وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ

(لوگوں کا) گواہ اور نیکوں کو بہشت کی خوشخبری دینے والا اور بدوں کو عذاب سے ڈرانیوالا اور خدا کی طرف اسی کے

سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

حکم سے بلانے والا اور (ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ اور تم مومنین کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے خدا کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۴

لائے تو دیکھا کہ زید بن حارثہ جو ایک کم سن لڑکا تھا فروخت ہو رہا ہے آپ نے زید کے قیافہ سے سمجھدار خیال کر کے اس کو خرید لیا اور جب آپ پیغمبری کے عہدے پر سرفراز ہوئے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا جب اس کے باپ حارثہ کو جو ایک بڑا آدمی تھا خبر ہوئی کہ وہ حضرت کی غلامی میں ہے تو مکہ میں آیا اور حضرت ابوطالب سے سفارش کرائی کہ حضرت رسول یا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں یا فدیہ لیں یا آزاد کر دیں جب آپ نے سنا تو فوراً اس کو آزاد کر دیا اور اختیار دیا کہ جہاں چاہے جائے حارثہ نے زید کا ہاتھ پکڑا اور چند اس سے اصرار کیا اپنے گھر لیجانا چاہا مگر وہ کہنے لگا میں رسول خدا کو چھوڑ کر ہرگز نہ جاؤں گا تب حارثہ نے جھلا کر کہا لوگو گواہ رہنا یہ میرا بیٹا نہیں میں اس سے بیزار ہوں یہ میرا وارث نہ ہوگا زید نے کہا بلا سے اس وقت حضرت رسول نے فرمایا زید میرا بیٹا ہے اس روز سے لوگ زید کو غلام کے بدلے ابن محمدؐ کہنے لگے اور حضرت بھی بہت مانتے تھے جب آپ نے ہجرت کی تو آپ نے اپنی پھوپی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی زینب بنت جحش سے ان کا بیاہ کر دیا اگرچہ زینب زید کی غلامی کے دھبہ کی وجہ کچھ پسند نہ کرتی تھیں مگر حضرت کی خاطر سے قبول کر لیا اور خوشی سے نکاح ہو گیا مگر عرف عام کے رسم و رواج کے مطابق عورتوں میں زینب کی آنکھ نیچی ہونے لگی اور اس وجہ سے زید سے پورا میل ابتدا ہی سے نہ ہوا کیونکہ زینب ایک تو حسین تھیں دوسرے اتنے بڑے عالی خاندان کی بیٹی اور رسول کی بہن اور اس پر زید ایک تو معمولی صورت کے آدمی دوسرے غلام آزاد اس پر عورتوں کے طعنے طرہ مزید برآں یہ کھٹک زینب کے دل میں رہا کرتی اور جب ان کی پوری محبت نہ تھی تو زید کو بھی ان کی طرف پوری توجہ نہ ہوئی اور فطرتاً جیسا ہونا بھی نہیں چاہیے تھا غرض دونوں میں ان بن ہوئی اور زید طلاق دینے پر آمادہ ہوا حضرت رسول نے ہر چند کوشش کی کہ دونوں مل جل کر رہیں اور زید کو بہت کچھ سمجھایا مگر دونوں میں نہ بننا تھی نہ بنی اور زید نے طلاق دے ہی دی ۱۲ (باقی صفحہ ۵۸۶ پر)

۵ ع ۶ ۲

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ

طرف سے بہت بڑی مہربانی اور بخشش ہے اور اے رسول تم انہیں کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا

وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾

اور ان کی ایذا رسانی کا خیال چھوڑ دو اور خدا پر بھروسا رکھو اور کارسازی میں خدا کافی ہے لے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

ایمان دارو جب تم مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کئے) نکاح کرو اس کے بعد انہیں اپنے ہاتھ

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ

لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو پھر تم کو ان پر کوئی حق نہیں کہ (ان سے)

عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ

عدہ پورا کراؤ ان کو تو کچھ (کپڑے وروپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ

رخصت کردو ۔ اے نبی ہم نے تمہارے واسطے تمہاری ان بی بیوں کو حلال کر دیا ہے

اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ

جن کو تم مہر دے چکے ہو اور تمہاری ان لونڈیوں کو (بھی) جو خدا نے تم کو (بغیر

يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ

لڑے بھڑے) مال غنیمت میں عطا کی ہیں ۔ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپیوں کی بیٹیاں

بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ

اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں

هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ

(حلال کر دیں) اور ہر ایمان دار عورت (بھی حلال کر دی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ

نبی کو دے دے اور نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں مگر (اے رسول)

خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا

یہ حکم صرف تمہارے واسطے خاص ہے اور مومنین کے لئے نہیں ۔ اور ہم نے جو کچھ (مہر وغیرہ معین)

مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ

عام مومنین پر ان کی بی بیوں اور ان کی لونڈیوں کے بارے میں مقرر کر دیا ہے

بقیہ صفحہ ٥٨٥

حاشیہ صفحہ ٥٨٤

لہ جب زید نے زینب کو طلاق دے دی تو ان کو ایک غلام سے نکاح ہونے کا صدمہ تھا ہی اب مطلقہ ہونے کا دھبہ اور دل کو تڑپانے لگا اور دن رات کوفت رنج اور گریہ وزاری میں بسر کرتیں، ادھر تو ان کی یہ حالت حضرت رسول دیکھ رہے تھے اور ان کے غم و رنج کے دفعیہ کی تدبیریں سوچا کرتے اسی زمانہ میں وہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے لے پالکوں کو اپنا بیٹا نہ سمجھو حالانکہ اس وقت عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ لے پالکوں کو اپنا بیٹا سمجھتے اور وارث بناتے اور تمام برتاؤ صلبی بیٹوں کے سے برتے جاتے حتی کہ صلبی بیٹے ترکہ سے محروم ہو جائیں تو ہو جائیں مگر لے پالک نہیں محروم ہوتے حضرت کو خدا کے حکم کے مطابق اس قبیح رسم کو توڑنا بہت ضروری تھا اور یہ زمانہ کا قاعدہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی گردن کی ہدایت و اصلاح کرنی چاہتا ہو تو تاوقتیکہ ان امور کو خود کر کے نہ دکھلائے اور نمونہ نہ بنے لوگوں پر خالی زبانی کہنے کا اثر کم ہوتا ہے غرض حضرت کو ایک تو زینب کے صدمات اور ذلت کا خیال کیونکہ آپ ہی نے ان کو زید سے بیاہا تھا، ان کی دلجوئی ضروری تھی، دوسرے اس بری رسم کو توڑنا اس پر خدا کا حکم ان وجوہ سے حضرت نے خود زینب سے عقد کر لیا اس سے لے پالکوں کے بیٹے ہونے کی رسم بھی ٹوٹی کیونکہ اگر وہ واقعی بیٹا سمجھا جاتا تو اس کی مطلقہ بی بی سے نکاح کیوں کرتے اور زینب کی یہ ذلت کہ ایک غلام کی بی بی تھیں اور پھر اس نے بھی طلاق دے دی اس عزت سے بدلی کہ وہ رسول کی بی بی بنیں اور ان کے صدمات بھی جاتے رہے اسی وجہ سے زینب اور بی بیوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ایک تو وہ رسول کی ہم خاندان اور ایک دادا کی دونوں اولاد دوسرے خود خدا نے ان کا نکاح کیا خلاصہ جب یہ نکاح ہو گیا تو زینب کو پھوپھی کا حضرت رسول پر طعنہ کرتے تھے ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ہے کہ محمد لوگوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ رسول اور خاتم النبیین ہیں اور خدا کے احکام کے سچے پابند ہیں۔

لے طلاق کا مسئلہ

حلال عورتیں

حضرت کے لئے خاص حکم

أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ

ہم خوب جانتے ہیں اور (تمھاری رعایت اس لئے ہے) تاکہ تم کو (بی بیوں کی طرف سے) کوئی دقت نہ ہو اور

غَفُورًا رَّحِيمًا ۝۵۰ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي

خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۔ ان میں سے جس کو (جب) چاہو الگ کر دو اور جس کو (جب تک) چاہو

إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۗ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو تم نے الگ کر دیا تھا اگر پھر تم ان کے خواہاں ہو تو بھی تم پر کوئی مضائقہ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ

نہیں ہے یہ (اختیار جو تم کو دیا گیا ہے) ضرور اس قابل ہے کہ تمھاری بی بیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ

آزردہ خاطر نہ ہوں اور جو کچھ تم انھیں دے دو سب کی سب اس پر راضی رہیں اور جو کچھ تمھارے دلوں

يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝۵۱

میں ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے اور خدا تو بڑا واقف کار بردبار ہے (اے رسول) اب

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ

ان (دونو) کے بعد (اور) عورتیں تمھارے واسطے حلال نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے

بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا

بدلے (ان میں سے کسی کو چھوڑ کر) اور بی بیاں کر لو اگرچہ تم کو ان کا حسن کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) معلوم ہو

مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

مگر تمھاری لونڈیاں (اس کے بعد بھی جائز ہیں) اور خدا تو ہر چیز کا نگران ہے اے ایمان دارو

رَّقِيبًا ۝۵۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ

تم لوگ پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے

النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ

کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے (لیکن) ان کے پکنے کا انتظار دینی کے گھر

نٰظِرِينَ إِنَاهُ ۙ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا

بیٹھ کر) نہ کرو مگر جب تم کو بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ

(فوراً اپنی اپنی جگہ) چلے جایا کرو ل اور باتوں میں نہ لگ جایا کرو (کیوں کہ) اس سے پیغمبر کو

حاشیہ صفحہ ۵۸۵

ل صلوٰۃ کے معنے طلب رحمت اور دعا کے ہیں مگر جب خدا کی طرف نسبت دی جائے تو اس کے معنے صرف رحمت کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کس سے طلب کرے گا تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ خدا مومنین پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اسے لے کر نازل ہوتے ہیں اور خود بھی طلب رحمت کرتے ہیں اس مقام پر علامہ زمخشری کی ایک بات دیکھنے اور ہنسنے کے قابل ہے وہ اپنی تفسیر کشاف ان اللہ وملئکتہ یصلون کے تحت میں لکھتے ہیں کہ اس قسم کی آیت الذی یصلی، وغیرہ سے اگرچہ عام مومنین پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اس کو اس وجہ سے پسند نہیں کرتے کہ شیعوں نے اپنے ائمہ پر صلوٰۃ بھیجنا اپنا شعار قرار دے لیا ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم بھی رفض سے متہم ہو جائیں انتہی معاذ اللہ تعصب کی بھی حد ہو گئی ؟!

حاشیہ صفحہ (۵۸۶)

ل ماہ رمضان ۳ھ میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت جس کا نام ام شریک بنت جابر تھا نفیس جوڑا پہنے اپنے کو ہر قسم کی زینت سے آراستہ کر کے جب حضرت حفصہ کے گھر میں تھے آپ کے پاس آ کر کہنے لگی میں ایک کنواری عورت ہوں کہ کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا اگر آپ مجھے قبول فرمالیں تو میں اپنے نفس کو بخشتی ہوں حضرت نے اسے دعا دی اور فرمایا۔ اے انصار کی بہن خدا تجھے جزائے خیر دے تمھارے مردوں نے میری نصرت کی اور عورتوں نے رغبت کی میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا جو خدا کا حکم ہو گا وہ تیرے پاس پہنچے گا حفصہ نے کہا اے عورت تو کس قدر بے حیا اور دلیر ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے حضرت نے اس کے جواب میں حفصہ سے فرمایا یہ تجھ سے بہتر ہے کہ اس نے خدا کے رسول کی رغبت کی اور تو اس سے بدتر ہے کہ تو اس کو ملامت کرتی ہے اور اس عورت سے فرمایا خدا نے اس رغبت کی وجہ سے بہشت تجھ پر واجب کر دی غرض اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور آپ نے اسے قبول فرمایا اور بے چاری چند مہینے زندہ رہ کر راہی جنت ہوئی اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عائشہ بولیں: خدا آپ کی خواہش کے موافق بہت جلدی کرتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم بھی خدا کی فرمانبرداری کرو تو تمھاری خواہش کے موافق۔

ع ۲ / ۶ / ۳

ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ
اذیت ہوتی ہے تو وہ تمھارا لحاظ کرتے ہیں اور خدا تو ٹھیک (ٹھیک کہنے سے)
لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
جھینپتا نہیں اور جب [1] پیغمبر کی بی بیوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے باہر سے
فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ
مانگا کرو یہی تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے واسطے
وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ
بہت صفائی کی بات ہے اور تمھارے واسطے یہ جائز نہیں کہ رسول خدا کو (کسی طرح) اذیت دو
اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ أَبَدًا ۚ
اور نہ یہ جائز ہے [2] کہ تم اس کے بعد کبھی اس کی بی بیوں سے نکاح کرو بے شک
إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ إِنْ تُبْدُوْا
یہ خدا کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے۔ چاہے کسی چیز کو ظاہر کرو یا
شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوْهُ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾
اسے چھپاؤ خدا تو (بہرحال) ہر چیز سے یقینی خوب آگاہ ہے،
لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ وَ
عورتوں پر نہ اپنے باپ داداؤں (کے سامنے ہونے) میں کچھ گناہ ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے
لَآ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ
اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور
أَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۚ
نہ اپنی (قسم کی) عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں کچھ) گناہ ہے
وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
(اے پیغمبر کی بی بیو تم لوگ خدا سے ڈرتی رہو اس میں شک ہی نہیں کہ خدا (تمہارے اعمال میں) ہر
شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ
چیز سے واقف ہے اس میں بھی شک نہیں کہ خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر (اور ان کی آل) پر درود [3]
يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾
بھیجتے ہیں تو اے ایمان دارو تم بھی درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو

حاشیہ صفحہ ۵۰۰

[1] زینب سے نکاح کے وقت حضرت نے بہت لوگوں کی دعوت ولیمہ کی جب سب لوگ کھاکر چلے گئے تو تین آدمی لگے آپس میں باتیں کرنے اور آپ اس انتظار میں تھے کہ جب یہ لوگ اٹھیں تو جاؤں مگر تہذیب حضرت کو صاف کہدینے سے مانع تھی جب بہت دیر ہوئی تو آپ اٹھ کر تشریف لے گئے ازواج کے حجروں کی طرف چلے گئے اب جو واپس آئے تو پھر ان لوگوں کو گپ کرتے دیکھا غرض آپ پھر چلے تو خدا خدا کر کے ان لوگوں نے جگہ خالی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

حاشیہ صفحہ ھٰذا

[1] مجاھد سے روایت ہے کہ حضرت ایک دفعہ حضرت عائشہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر گئے آپ نے کھانے کو پوچھا تو بیٹھ گئے اتفاقاً کھانے میں حضرت عمر کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے لگ گئی تو آپ کو ناگوار گزرا اور اسی وقت یہ آیت حجاب نازل ہوئی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲

[2] ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد ایک دفعہ حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اب تو اندھیر ہے کہ ہم لوگ اپنی چچازادیوں (پیغمبر کی بی بیوں) سے بھی پردے کے باہر سے بات کریں اگر رسول مرے تو میں حضرت عائشہ سے نکاح کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عام مسلمانوں پر پیغمبر کی بیبیاں حرام کردی گئیں تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر ۱۲

[3] میں نے ترجمہ میں لفظ آل بڑھا دیا ہے اس کی چند وجہیں ہیں (۱) امام رازی نے اس کا اقرار کیا ہے کہ حضرت کے اہل بیت پانچ چیزوں میں آپ کے برابر ہیں منجملہ ان کے تشہد میں درود بھیجنا (۲) ایک روایت میں ہے کہ ظہور اسلام کی شادابی کے قبل ملائکہ نے حضرت علی پر مدتوں درود بھیجا (۳) مناقب مرتضوی میں

(باقی صفحہ ۵۸۹ پر)

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
بے شک جو لوگ خدا کو اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر خدا نے دنیا اور آخرت
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۵۷﴾
(دونوں) میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔ اور
وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ
جو لوگ ایماندار مرد اور ایماندار عورتوں کو بغیر کچھ کئے دھرے (تہمت دے کر) اذیت دیتے ہیں
مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿۵۸﴾ ع
تو وہ ایک بہتان اور صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی گردن پر) اٹھاتے ہیں ؎ اے نبی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ
اپنی بی بیوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو
الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ط
کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں ؎ کا گھونگھٹ لٹکا لیا کرو
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَكَانَ اللَّهُ
یہ ان کی (شرافت کی) پہچان کے واسطے بہت مناسب ہے تو انہیں کوئی چھیڑے گا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے
غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۵۹﴾ لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ
والا مہربان ہے (اے رسول) منافقین اور وہ لوگ ؎ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جو
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ
لوگ مدینہ میں بری بری خبریں اڑایا کرتے ہیں اگر یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز نہ آئیں گے تو ہم ہی کو
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا
(ایک نہ ایک دن) ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ تمہارے پڑوس میں چند روز دوں کے سوا ٹھہرنے (بھی)
قَلِيلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُونِينَ ۚ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا
نہ پائیں گے ۔ لعنت کے مارے جہاں کہیں ہتھے چڑھے پکڑے گئے اور پھر بری طرح مار
تَقْتِيلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ج
ڈالے گئے جو لوگ پہلے گزر گئے ان کے بارے میں (بھی) خدا کی (یہی) عادت (جاری) رہی اور
وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿۶۲﴾ يَسْأَلُكَ النَّاسُ
تم خدا کی عادت میں ہرگز تغیر تبدل نہ پاؤ گے (اے رسول) لوگ تم سے قیامت کے بارے

بقیہ صفحہ (۵۸۸)
انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول سے سنا کہ آپ فرماتے تھے مجھ پر اور علی پر ملائکہ نے سات مرتبہ درود بھیجا (۴) سنن ابی داؤد میں ابن ابی شیبہ سے روایت ہے اور اس کی تصحیح ترمذی حاکم ابوالقاسم، ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول سے پوچھا آپ کو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم (۵) مواہب لدنیہ میں ہے کہ حضرت رسول نماز میں یوں فرماتے تھے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم (۶) صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا لا تصلوا علی الصلوٰۃ البتیرا مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو لوگوں نے عرض کی ناقص درود کیا ہے فرمایا اللھم صل علی محمد کہہ کر رہ جاؤ یہ ناقص ہے بلکہ یوں کہو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد (۷) ان سب سے قطع نظر کر کے خود قرآن میں سلام علی آل یاسین موجود ہے اور یہ واضح ہے کہ یٰسین حضرت رسول کا خطاب ہے تو جیسے آل یٰسین ویسے آل محمد (۸) اس کے علاوہ بمفاد آیہ گزشتہ اور حسب قول علامہ زمخشری جب عام مومنین پر درود بھیجنا چاہیئے تو حضرات اہل بیت ان سے زیادہ اولٰے ہیں (۹) امام شافعی نے کیا خوب قطعہ کہا ہے۔

یا اھل البیت رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے اہل بیت رسول خدا نے تمہاری محبت قرآن میں فرض کر دی ہے تمہارے مرتبہ کی بزرگی میں اسی قدر کافی ہے کہ نماز میں جو شخص تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی صحیح نہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ مصر وغیرہ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا اگلے صفحہ پر ہے)

ع ۶ / ۴ — معانقہ ۱۲ — الربع

عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا

میں پوچھا کرتے ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ اس کا علم تو بس خدا کو ہے ، اور تم کیا

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ، خدا نے تو کافروں پر

لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ

یقیناً لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ

ابدالآباد رہیں گے اور نہ کسی کو اپنا سرپرست پائیں گے نہ مددگار ۔ جس دن ان

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا

کے منہ جہنم کی طرف پھیر دئے جائیں گے تو اس دن افسوسناک لہجہ میں کہیں گے اے کاش ہم نے

اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا

خدا کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہنا مانا ہوتا اور کہیں گے پروردگارا ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے

سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ

بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں ہی نے ہمیں گمراہ کر دیا (پروردگار ہم پر تو عذاب آئی ہے مگر : ان لوگوں

ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ ع

پر دوسرا عذاب نازل کر اور ان پر بڑی سے بڑی لعنت کر اے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى

ایمان والو (خبردار کہیں) تم لوگ بھی ان کے سے نہ ہو جانا جنھوں نے موسے کو تکلیف دی

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾

تو خدا نے ان کی تہمتوں سے موسے کو بری کر دیا ، اور موسے خدا کے نزدیک (ایک) رودار (پیغمبر) تھے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور (جب کہو تو) درست بات کہا کرو ، تو خدا

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ

تمھاری کارگزاریوں کو درست کر دے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا ، اور جس شخص نے

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾

خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ تو اپنی مراد کو خوب اچھی طرح پہنچ گیا ہے ، بے شک

حاشیہ صفحہ ۵۸۹

لہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علی کو برا بھلا کہتے تھے ، دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ ۴۲۹ سطر ۳۶ ۱۲

لہ جب حضرت رسول ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تھے تو مدینہ ایک بڑے دیہات کی صورت میں تھا اور زمانہ جاہلیت کے عادات و اطوار بھی جاری تھے جس طرح ہندوستان کے اکثر دیہاتوں میں گھروں میں پاخانے نہیں ہوتے اور عورتیں اکثر رات کو یا چھٹپٹے سے کو باہر نکل کر رفع حاجت کر لیتی ہیں یہی حالت مدینہ کی تھی تو عورتیں جب رفع ضرورت یا نماز وغیرہ کے واسطے رات کو باہر نکلتیں تو کچھ بدوضع لوگ تاک میں بیٹھے رہتے اور خواہ مخواہ انھیں چھیڑتے جب اس پر بازپرس ہوتی تو کہہ دیتے کہ ہم نے انھیں لونڈی سمجھا تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ شریف زادیاں اپنے زمانۂ جاہلیت کے لاابالی پن کو چھوڑیں اور اپنا منہ ہاتھ لپیٹ کر سارا بدن چھپا کر باہر نکلا کریں تاکہ ان بدمعاش لوگوں کا یہ عذر بھی جاتا رہے اور پھر ان کی قرار واقعی سزا کی جائے ۱۲

ع ۸ ۱۰ ۵

لہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مختلف طریقوں سے مومنین کو ستاتے مثلاً کبھی مسلمانوں کا لشکر جہاد کو نکلا تو ان لوگوں نے ان کے رشتہ داروں کو صدمہ پہنچانے کی غرض سے جھوٹ موٹ اڑا دیا کہ فلاں مارا گیا فلاں مقید ہوا ۱۲

حاشیہ صفحہ ھذا

لہ یہ غالباً اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قارون نے حضرت موسے پر زنا کی تہمت لگانے کی کوشش کی تھی جس کا تفصیلی قصہ سورہ قصص صفحہ میں مذکور ہے اور حضرت رسول کی اذیت سے غالباً حضرت کے زینب سے نکاح کرنے کے متعلق ہے جو کمبخت لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر بدگوئیاں کیا کرتے اور حضرت رسول کو تکلیف ہوتی ۱۲

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ
ہم نے (روزازل) اپنی امانت (اطاعت عبادت) کو سارے آسمان اور لہ زمین پہاڑوں کے
الْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَ أَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا
سامنے پیش کیا جو انھوں نے اس کے (بار) اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی
الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿۷۲﴾ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ
نے لے (بے تامل) اٹھالیا. بے شک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے (اس کا) نتیجہ یہ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ
ہوا کہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (ان کے کیے کی)
يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ
سزا دے گا اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کی تقصیر امانت کی توبہ قبول فرمائے گا. اور خدا
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع
تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

آیاتہا ۵۴ (۳۴) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ (۵۸) رکوعاتہا ۶

سورہ سبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چون آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ
ہر قسم کی تعریف اسی خدا کے لیے (دنیا میں بھی) سزاوار ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین
وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۗ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾
میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور آخرت میں (بھی ہر طرف) اسی کی تعریف ہے اور وہی واقف کار حکیم ہے
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا
جو (چیزیں (بیج وغیرہ) زمین میں داخل ہوتی ہیں اور جو چیز (درخت وغیرہ) اس میں سے نکلتی ہے اور جو چیز
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۗ وَ هُوَ الرَّحِيْمُ
(پانی وغیرہ) آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو چیز (بخارات فرشتے وغیرہ) اس پر چڑھتی ہے (سب کو) جانتا ہے
الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَأْتِيْنَا السَّاعَةُ ۗ
اور وہی بڑا بخشنے والا ہے اور کفار کہنے لگے کہ ہم پر تو قیامت آنے کی ہی نہیں اے رسول تم کہہ دو ہاں (ہاں)

لہ ممکن ہے کہ اس سے اہل آسمان و زمین مراد ہوں ظاہری مطلب یہ ہے کہ اگرچہ انسان کے علاوہ اور مخلوقات میں بھی اپنی اپنی فطرت اور خلقت کے مطابق مختلف خواہشیں ہیں مگر جتنی خواہشیں اور تمنائیں حضرت انسان کو ہیں اور کسی کو نہیں بقول شخصے

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

مگر جس کثرت سے خواہشیں اسی کثرت سے ذمہ داریاں اور مختلف حقوق خدا کے والدین کے، اقربا کے اولاد کے، احباب کے، میاں بی بی کے ہمسایہ کے، حاکم کے، رعایا کے، خادم کے، قوم کے اہل معاملہ کے اور دنیا بھر کے نگران ذمہ داریوں کی طرف غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایک ایسے سخت شکنجہ میں کسا ہوا ہے کہ ہس نہیں سکتا میں نے ان ذمہ داریوں میں مذہبی ذمہ داریوں کو عمداً ذکر نہیں کیا تاکہ آزادی کی بانگ لگانے والوں کو کھٹک نہ ہو، نگران ذمہ داریوں اور پابندی کی مضبوط زنجیریں ہمیں کیوں جکڑے ہوئے ہیں صرف حضرت دل اور عقل کی بدولت اور اسی وجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ اس کو کیا کرنا اور کیا نہ کرنا چاہیے اور پھر کرنے نہ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے تو اب یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے ان ذمہ داریوں کا بار اپنے سر خوشی سے لیا ہے ورنہ انسان کے علاوہ اور حیوانات کو دیکھو نہ ان کی اتنی خواہشیں ہیں نہ مختلف تقاضے نہ وہ فاعل مختار نہ اتنی ذمہ داریاں اسی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بہ نسبت وہ بہت آرام میں ہیں اور جب ہم نے اپنی خوشی سے یہ سب بار اپنی گردن پر لیے تو نادانی بھی کی اور اتنا گھاٹا بھی کیا پھر ظالم و جاہل ہونے میں کیا شک باقی رہا- ۱۲- ۱۲- ۱۲- ۱۲- ۱۲- ۱۲

۹ ع ۵ ۶

لہ اس سورہ میں خدا نے کفار کو تنبیہ حضرت داؤد کا ذکر حضرت سلیمان کا قصہ شکر گزار بندوں کی قلت، شہر سبا کا قصہ خدا کی ہیبت و شان کفار کی ہٹ دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت، مومنوں کی مدح، اپنی قدرت وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۱۲- ۱۲- ۱۲-

قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ

مجھ کو اپنے اس عالم الغیب پروردگار کی قسم ہے جس سے ذرہ برابر (کوئی چیز) نہ آسمان پر چھپی

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ وَ

ہوئی ہے اور نہ زمین میں کہ قیامت ضرور ضرور آئے گی اور ذرہ سے چھوٹی چیز اور ذرہ سے

لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣﴾

بڑی (غرض جتنی چیزیں ہیں سب) واضح و روشن کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ ہے۔

لِّيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے ان کو خدا جزائے خیر دے۔ یہی وہ لوگ

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِىْٓ اٰيٰتِنَا

ہیں جن کے لیے (گناہوں کی) مغفرت اور بہت ہی عزت کی روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾

(کے توڑ) میں مقابلہ کی دوڑ دھوپ کی ان ہی کے لیے دردناک عذاب کی سزا ہوگی اور (اے رسول)

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا [1] گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٦﴾

سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک اور سزاوار حمد (وثنا) غالب (خدا) کی راہ دکھاتا ہے اور کفار

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

(مسخرے پن سے) باہم کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تمہیں ایسا آدمی (محمدؐ) بتا دیں جو تم سے بیان کرے گا کہ جب تم (مر کر سڑ

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٧﴾

گل جاؤ گے اور) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم یقیناً ایک نئے جسم میں آؤ گے کیا اس شخص (محمد) نے خدا

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ

پر جھوٹ طوفان باندھا ہے یا اسے جنون (ہو گیا) ہے (نہ محمدؐ جھوٹا ہے نہ اسے جنون ہے) بلکہ خود وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِى الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٨﴾

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب اور پلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو کیا ان

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

لوگوں نے آسمان و زمین کی طرف بھی جو ان کے آگے اور ان کے پیچھے (سب طرف سے گھیرے) ہیں

[1] یہ وہی لوگ ہیں جنھیں علم لدنی عطا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ انبیا اور ائمہ معصومین کے سوا اور کہاں ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ
غور نہیں کیا کہ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں کو زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان
اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
کا کوئی ٹکڑا ہی گرادیں گے ، اس میں شک نہیں کہ اس میں ہر رجوع کرنے والے
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ
بندے کے لیے یقینی بڑی عبرت ہے اور ہم نے یقیناً داؤد کو [1] اپنی بارگاہ سے
مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَ الطَّيْرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَهُ
بزرگی عنایت کی تھی (اور پہاڑوں کو حکم دیا کہ) اے پہاڑو تسبیح کرنے میں ان کا ساتھ دو اور پرندوں کو (بھی) اور
الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَ
کردیا، اور ان کے واسطے لوہے کو (موم کی طرح) نرم کردیا تھا کہ فراخ و کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے میں
اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ
اندازہ کا خیال رکھو اور تم سب کے سب اچھے (اچھے) کام کرو جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں یقیناً دیکھ رہا ہوں اور ہوا کو [2]
الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ اَسَلْنَا لَهٗ
سلیمان کا تابعدار بنادیا تھا کہ اس کی صبح کی رفتار ایک مہینہ (مسافت) کی تھی اور اسی طرح اس کی شام کی رفتار ایک مہینہ کے
عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
مسافت کی تھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے (کو پگھلا کر اس) کا چشمہ جاری کردیا تھا اور جنات کو ان کا تابع کردیا تھا کہ ان میں کچھ لوگ
بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ
ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے سامنے کام (کاج) کرتے تھے اور ان میں سے جس نے ہمارے حکم سے انحراف کیا اسے ہم (قیامت میں)
مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ
جہنم کے عذاب کا مزا چکھائیں گے (غرض) سلیمان کو جو بنوانا منظور ہوتا یہ جنات ان کے لیے بناتے تھے (جیسے)
مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ
مسجدیں محل قلعے اور (فرشتے انبیا کی) تصویریں [3] اور حوضوں کے برابر پیالے اور (ایک جگہ) گڑی ہوئی (بڑی بڑی)
رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ
دیگیں (کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا پک سکے) اے داؤد کی اولاد شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے
عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا
(بندے) تھوڑے سے ہیں پھر جب ہم نے سلیمان [4] پر موت کا حکم جاری کیا تو (مر گئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے رہے)

[1] حضرت داؤد کو نبوت علم حکمت اور زبور کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی اور جب آپ ذکر الٰہی میں سوز و گداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند جنگلوں پہاڑوں سے جوش میں نکل آتے اور آپ کے ساتھ اپنی اپنی بولیوں میں ذکر خدا کے چہچہے لگاتے اور بعض بیہوش ہوجاتے اسی طرح پہاڑوں سے بھی آواز پیدا ہوتی جس طرح حضرت موسےٰ کے واسطے درخت سے آواز آئی آپ کو سلطنت ملنے کا قصہ تفصیلاً سورۂ بقر صفحہ کے حاشیہ پر مذکور ہوچکا ہے آپ شب کو لباس بدل کر رعایا کا حال پوچھتے اور پھر استلام کرتے اور دن کو اپنی صورت بدل کر باہر نکل جاتے اور لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے کہ وہ کیسا آدمی ہے تو لوگ تعریف کرتے ایک دن خدا کے حکم سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ملا اس سے بھی یہی سوال کیا تو بولا اگر ان میں یہ عیب ہوتا کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے مصارف بیت المال سے لیتے ہیں تو بہت اچھے آدمی تھے اسی دن سے آپ نے اپنے خرچ کا خزانے سے لینا چھوڑا اور زرہ بنانی شروع کی اور ایک زرہ چار ہزار میں بکتی تھی کیونکہ اس کی ایجاد آپ ہی نے کی تھی، اور کوئی بنا نہ سکتا تھا غرض اسی سے اپنی بسر کرتے بلکہ اس میں سے خیرات بھی کرتے خدا نے آپ کی اس میں تائید کی کہ لوہے کو موم کی طرح نرم کردیا کہ آپ بغیر آگ اور ہتھوڑی کے اس کے تار بناتے اور موڑ لیتے ۱۲

ع ٩ / ١ / ٧

حضرت داؤد کا تذکرہ

حضرت سلیمان کا تذکرہ

[2] آپ کی سلطنت کی کچھ تفصیلی کیفیت سورۂ نمل میں مذکور ہوچکی ہے منجملہ اسباب سلطنت کے آپ کا ایک تخت تھا جسے بساط سلیمان بھی کہتے ہیں اس پر آپ کے وزرا اراکین اور علما کے علاوہ آپ کا لشکر بھی سوار ہوتا تھا اور اس کو ہوا لیجاتی اور وہ بھی اس تیزی سے کہ صبح کو مرتہ سے چلے سو شام میں تھا اور دوپہر کو خراز میں تھوڑی دیر آرام کرتے اور شب کو کابل میں رہتے پھر صبح عراق سے چلتے اور مرو میں پہنچتے اور ظہر کو نماز بلخ میں پڑھتے اور پھر ترکستان میں آتے اور وہاں سے چین اور کرمان و فارس ہوتے ہوئے دوسری صبح کو مرتہ میں پہنچتے اس ہوائی تخت لعنا س کی تیز رفتاری پر اکثر جدید تعلیم یافتہ منہ آتے تھے اور اعتراض کرتے تھے مگر ان کے تمام وسوسوں کو حال کے زمانہ کی جدید ایجاد ہوائی جہاز نے نیست و نابود کردیا ۱۲ (باقی صفحہ ۵۹۴ پر)

دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا

اور) جنات کو کسی نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر زمین کی دیمک نے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھا رہی تھی پھر

فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ

(جب کھوکھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور) سلیمان (کی لاش) گری تو جنات نے جانا کہ اگر وہ لوگ غیب داں ہوتے تو (اس)

مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ

ذلیل کرنے والی (کام کرنے کی) مصیبت میں نہ مبتلا رہتے اور (قوم) سبا کے لیے تو یقیناً خود ان ہی کے

مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا

گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی تھی (کہ ان کے شہر کے دونوں طرف) داہنے بائیں (دو ہرے بھرے) باغ

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ

تھے اور ان کو حکم تھا) کہ اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ (پیو) اور اس کا شکر ادا کرو (دنیا میں) ایسا پاکیزہ

رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ

شہر اور (آخرت میں) پروردگار سا بخشنے والا، اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا (اور پیغمبروں کا کہنا نہ مانا) تو ہم نے

وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ

(ایک ہی بند توڑ کر) ان پر بڑے زور کا سیلاب بھیج دیا اور (ان کو تباہ کر کے) ان کے دونوں باغوں کے بدلے ایسے دو باغ دیے

اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا

جن کے پھل بدمزہ تھے اور ان میں جھاؤ تھے اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں یہ ہم نے ان کی ناشکری کی سزا دی اور ہم

كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ

تو بڑے ناشکروں ہی کی سزا کیا کرتے ہیں اور ہم اہل سبا اور (شام) کی ان بستیوں کے درمیان

وَ بَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

جن میں ہم نے برکت عطا کی تھی اور چند بستیاں (سر راہ) آباد کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں ۱؎ اور ہم نے ان

قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا

میں آمد و رفت (کی راہ) مقرر کی تھی۔ ان میں راتوں کو دنوں کو (جب جی چاہے) بے کھٹکے چلو پھرو، تو وہ لوگ

اٰمِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا

خود کہنے لگے پروردگار (قریب کے سفر میں لطف نہیں) تو ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر دے اور ان لوگوں نے

اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ

خود اپنے اوپر ۲؎ ظلم کیا تو ہم نے بھی ان کو (تباہ کر کے ان کے) افسانے بنا دیئے اور ان کی دھجیاں اڑا کے) ان کو تتر بتر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۳

حضرت سلیمان کی موت

۱؎ منجملہ ان عمارات کے جو حضرت سلیمان نے جنات کے ہاتھوں بنوائی تھیں بیت المقدس کی مسجد بھی تھی اس کی ابتدا تو حضرت داؤد نے کی تھی مگر جب قد آدم تک دیواریں آ گئی تھیں تو بس حکم خدا ہوا کہ اسے چھوڑ دو اس وقت حضرت داؤد کو سن ۱۲۷ برس کا تھا اور ایک سو چالیس برس کے سن میں وفات پائی تھی اور حضرت سلیمان کا سن تیرہ برس کا تھا جو آپ کو اس کی تعمیر کا حکم ہوا تو قیمتی پتھروں کو ترشوا کر مسجد بنوائی۔ چنانچہ یاقوت زمرد سونے چاندی کی تختیوں سے دیواریں بنیں اس میں اعلیٰ درجہ کے موتی لگائے گئے فیروزے کا فرش تھا اور یاقوت و زبرجد کے ستون، جواہرات کی جڑاؤ چھت ان کی اس قدر چمک اور روشنی تھی کہ رات کو بھی روشنی کرنے کی ضرورت نہ تھی غرض یہ سب اس کے سامان تھے جسے بخت النصر اجاڑ کر عراق لے گیا اور اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہا اور یہ عمارت جو اب باقی ہے بہت بعد کی بنوائی ہوئی ہے

۲؎ تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر ان ہی کی طرح خدا کی عبادت کریں ۱۲

سبا کا قصہ

۳؎ مسجد بیت المقدس کی تعمیر ابھی ناتمام تھی کہ حضرت سلیمان نے اپنے اراکین سے فرمایا باوجودیکہ خدا نے مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا فرمائی مگر میں ایک دن بھی آرام سے نہ بیٹھا۔ میں آج فلاں محل میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی آنے نہ پائے غرض آپ محل کے بالاخانے پر گئے اور اطراف و جوانب کا نظارہ کر رہے تھے اور چھڑی پر سہارا لیے کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت جوان کو آتے دیکھا تو فرمایا کہ تو یہاں کیونکر آیا وہ بولا کہ پروردگار کے حکم سے آپ نے فرمایا بیشک پروردگار مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے مگر تو کون ہے۔ وہ بولا ملک الموت ہوں اور آپ کی روح قبض کو آیا ہوں غرض اسی حالت میں آپ کی روح قبض ہوئی اور آپ اسی طرح کھڑے رہے اور جنات کا خیال ہے کہ آپ زندہ اور کھڑے دیکھ رہے ہیں کام میں مشغول رہے جب اس کو ایک مدت گزر گئی اور مسجد مکمل ہو گئی تو دیمک نے چھڑی کو کھا کر کھوکھلا کر دیا ——— (حاشیہ متعلق صفحہ ۵۹۴-۵۹۵ صفحہ پر دیکھئے)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۱۹ وَلَقَدْ

کردیا بے شک ان میں ہر صبر و شکر کرنیوالے کے واسطے بڑی عبرتیں ہیں ۔ اور شیطان نے اپنے خیال

صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا

کو جوان کے بارے میں کیا تھا، سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اس کی پیروی کی مگر ایمان داروں کا ایک

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲۰ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

گروہ (نہ بھٹکا) ۔ اور شیطان کا ان لوگوں پر کچھ قابو تو تھا نہیں مگر یہ (مطلب تھا) کہ ہم ان لوگوں

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ

کو جو آخرت کا یقین رکھتے ہیں ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو اس کے بارے میں شک میں (پڑے) ہیں

شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝۲۱ ع قُلِ ادْعُوا

اور تمھارا پروردگار تو ہر چیز کا نگران ہے (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ جن لوگوں کو تم خود خدا کے

الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ

سوا (معبود) سمجھتے ہو پکارو (تو معلوم ہو جائے گا کہ) وہ لوگ ذرہ برابر نہ آسمانوں میں کچھ

ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِیْهِمَا

اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں شرکت ہے اور

مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ۝۲۲ وَلَا تَنْفَعُ

نہ ان میں سے کوئی خدا کا (کسی چیز میں) مددگار ہے ۔ اور جس شخص کے لیے وہ خود اجازت

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ

عطا فرمائے اس کے سوا کسی کی سفارش اس کی بارگاہ میں کام نہ آئے گی (اس کے دربار کی ہیبت) یہاں تک ہے کہ جب

عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ

(شفاعت کا حکم ہوتا ہے تو شفاعت کرنے والے بیہوش ہو جاتے ہیں پھر جب) ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝۲۳ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ

ہیں کہ تمھارے پروردگار نے کیا حکم دیا تو (مقرب فرشتے) کہتے ہیں کہ جو واجبی تھا (اے رسول تم ان سے) پوچھو تو کہ بھلا تم کو سارے

وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰی هُدًی

آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا کہیں گے) تم خود کہہ دو کہ خدا اور میں لہ یا تم (دونوں میں سے) ایک تو ضرور

اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲۴ قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا

راہ راست پر ہے (اور دوسرا گمراہ) یا وہ صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے (اور دوسرا راہ راست پر اے رسول تم ان سے) کہہ دو کہ نہ ہمارے گناہوں

حاشیہ صفحہ ۵۹۴

لہ یہ وہی شہر سبا ہے جہاں کی ملکہ بلقیس تھیں اور ان کا قصہ سورۂ نمل میں مذکور ہو چکا ہے یہ شہر یمن میں تھا اور بہت شاداب آباد اور دو پہاڑوں کے درمیان واقع تھا شہر کے دونوں طرف دس روز کی مسافت تک ایسے گنجان باغ تھے کہ اگر ان کے اندر کوئی جائے تو دھوپ دیکھنا نصیب نہ ہو۔ کسی دریا سے پانی آتا تھا اس کے دہانے کو ملکہ بلقیس نے اس خوبصورتی سے بند ھوا دیا تھا کہ یہ لوگ اپنی ضرورت بھر پانی لے لیتے اور چین سے بسر کرتے غرض ایک عرصہ دراز کے بعد ان پر شامت آئی اور خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بند ٹوٹ گیا اور سارا شہر اور باغات تباہ ہو کر خاک سیاہ ہو گئے اور بہت سے لوگ ڈوب مرے اور باقی متفرق و پریشان ہو گئے ۱۲

ع ۲ / ۱۲ / ۸

لہ یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونے کے اس طرح آباد کیے گئے تھے کہ گویا جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاؤ ہوتے ہیں کہ مسافر ایک بستی میں آرام کرتا، دوسری میں شب باش ہوتا اور اسی طرح آسانی سے ملک شام پہنچ جاتا ۱۲

لہ کہ ان کی آبادیاں ویران ہو گئیں اور دیہات صحرا بن گئے ۱۲

(حاشیہ صفحہ هٰذا)

لہ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے معقول باتیں کہتا ہوں اور تم سے ان کا جواب دیتے بن نہیں پڑتا تو پھر تم ہی سمجھو کہ ہم دونوں میں کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ کیونکہ نفی و اثبات کے تقابل میں نہ تو دونوں حق پر ہو سکتے ہیں نہ دونوں باطل پر بلکہ ایک حق پر اور دوسرا باطل پر، تو وہ آخر کون ہے اس زمانہ میں بھی اکثر لوگ اس قسم کے ہیں کہ دل سے سمجھ جاتے ہیں کہ حق کیا ہے مگر خواہ مخواہ ہٹ دھرمی سے اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں یہی حالت اس وقت کے کفار کی بھی تھی ۱۲

وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ
کی تم سے پوچھ گچھ ہوگی اور نہ تمھاری کارستانیوں کی ہم سے بازپرس (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ ہمارا پروردگار
يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ
(قیامت میں) ہم سب کو اکٹھا کرے گا پھر ہمارے درمیان ٹھیک (ٹھیک) فیصلہ کر دے گا۔ اور وہ تو بڑا ٹھیک فیصلہ کرنے
الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
والا واقف کار ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ جن کو تم نے (خدا کا شریک بنا کر) خدا کے ساتھ ملایا ہے ذرا انھیں مجھے بھی تو
الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ
دکھا دو ہرگز کوئی اس کا شریک نہیں بلکہ خدا غالب حکمت والا ہے (اے رسول) ہم نے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کے لیے (نیکوں
نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) بنا کر بھیجا مگر بہتیرے لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے
مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ
اور (الٹے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ تم لوگوں
يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾
کے واسطے ایک خاص دن کی میعاد مقرر ہے کہ نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہو اور
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا
جو لوگ کافر ہو بیٹھے کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن پر ہرگز ایمان لائیں گے اور نہ اس (کتاب) پر جو اس
بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
سے پہلے نازل ہو چکی۔ اور (اے رسول تم کو بہت تعجب ہو) اگر تم دیکھو کہ جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے پروردگار
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ
کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے (اور) ان میں کا ایک دوسرے کی طرف (اپنی) بات کو پھیرتا ہوگا کہ کمزور (ادنیٰ درجہ
الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ
کے) لوگ بڑے (سرکش) لوگوں سے کہتے ہوں گے کہ اگر تم (ہمیں) نہ (بہکاتے) ہوتے تو ہم ضرور ایمان دار ہوتے (اور اس
لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ
مصیبت میں نہ پڑتے) تو سرکش لوگ کمزوروں سے (مخاطب ہو کر) کہیں گے کہ جب تمھارے پاس (خدا کی طرف
اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ
سے) ہدایت آئی تھی تو کیا اس کے آنے کے بعد ہم نے تم کو (زبردستی عمل کرنے سے) روکا تھا (ہرگز نہیں)

کفار کی ہٹ دھرمی

حضرت کی رسالت

ل؎ چونکہ وہ لوگ ظاہر میں تو پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہوگی مگر دل میں یہ تھا کہ قیامت تو ہوگی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے بھی وقت تو بتایا ۳ نہیں مگر یہ کہہ دیا کہ قیامت ضرور ہوگی۔

ع ۹ النّصف ۹

ع؎ کفار مکہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ محمد جو کہتا ہے کہ قیامت ضرور ہوگی کیا یہ سچ ہے تو وہ کہنے لگے ہماری کتابوں میں تو ان کی تعریف لکھی ہے کہ وہ سچے پیغمبر ہیں تو ابو جہل نے کہا ہم تمھاری کتابوں ہی کو کب مانتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قیامت میں کفار کی حالت

جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

بلکہ تم توخود مجرم تھے ، اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (کہ زبردستی تو نہیں کی مگر

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ

ہم خود بھی گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ (تمہاری) رات دن کی فریب دہی نے (گمراہ کیا کہ) تم لوگ ہم کو خدا

اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ

کے نہ ماننے اور اس کا شریک ٹھہرانے کا برابر حکم دیتے رہتے (تو ہم کیا کرتے) اور جب یہ لوگ عذاب کو (اپنی

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ

آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے، اور جو لوگ کافر ہوئے ہیں ہم ان کی گردنوں میں طوق

كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ

ڈلوا دیں گے جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے تھے اسی کے موافق تو سزا دی جائیگی، اور ہم نے کسی بستی

اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا ۙ قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا

میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے بڑے لوگ یہ ضرور بول اٹھے کہ جو احکام دے کر تم بھیجے

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا

گئے ہو ہم ان کو نہیں مانتے اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم تو (ایمان داروں سے) مال اور اولاد میں

وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ

کہیں زیادہ ہیں اور ہم پر (آخرت میں) عذاب بھی نہیں کیا جائے گا (اے رسول) تم کہہ دو کہ میرا پروردگار جس کے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ

ع ۴ ۶ ۱۰ اور (یاد رکھو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد کی یہ ہستی نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ

مقرب بنا دیں مگر (ہاں) جس نے ایمان قبول کیا اور (اچھے اچھے) کام کیے ان لوگوں کے لیے

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي

تو ان کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے اور وہ لوگ (بہشت کے) جھروکوں میں اطمینان سے

الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

رہیں گے ، اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی توڑ) میں مقابلہ کی نیت سے دوڑ دھوپ کرتے

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ

ہیں وہی لوگ (جہنم کے) عذاب میں جھونک دیئے جائیں گے. (اے رسول) تم کہدو کہ میرا

رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ

پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے. اور (جس کے لیے

لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ

چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اس کا عوض دیگا اور وہ تو

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور (وہ دن یاد کرو) جس دن سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا

اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ

کہ کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے فرشتے عرض کریں گے (بارالٰہا، تو ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے تو ہی

وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

ہمارا مالک ہے۔ یہ لوگ (ہماری نہیں، بلکہ جنات (خبائث بھوت[1] پریت) کی پرستش کرتے تھے کہ ان میں

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

کے اکثر لوگ انھیں پر ایمان رکھتے تھے تب (خدا فرمائے گا) آج تو تم میں سے کوئی نہ دوسرے کو فائدہ پہنچانے کا

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

اختیار رکھتا ہے اور نہ ضرر کا اور ہم سرکشوں سے کہیں گے کہ (آج) اس عذاب کے مزے چکھو جسے تم (دنیا میں)

عَذَابَ النَّارِ الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

جھٹلایا کرتے تھے اور جب ان کے سامنے ہماری واضح و روشن آیتیں

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ

پڑھی جاتی تھیں تو باہم کہتے تھے کہ یہ (رسول) بھی تو بس (ہمارا ہی سا) ایک آدمی ہے. یہ چاہتا ہے کہ

اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا

جن چیزوں کو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے ان کی پرستش سے تم کو روک دے. اور کہنے لگے کہ

هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

یہ (قرآن) تو بس نرا جھوٹ اور اپنے جی کا گھڑا ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے جب ان کے

لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

پاس حق بات آئی تو ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور (اے رسول) ہم نے تو ان لوگوں کو (آسمانی

[1] بھوت پریت چڑیل وغیرہ کوئی چیز نہیں. نہ ان کا کہیں وجود ہے بلکہ محض خیالی باتیں اور بیہودہ وسوسے اور بےجا توہمات ہیں جن مقامات پر انسان کو پہلے سے کچھ ان چیزوں کا خیال رہتا ہے وہیں بڑھتے بڑھتے قوت واہمہ کسی شکل کو پیدا کر لیتی ہے اور پھر اس سے خوف کے مارے جو کچھ نہ ہو جائے تھوڑا ہے جنات کا وجود البتہ ضروری ہے اور ان میں بھی آدمیوں کی طرح اچھے برے سب ہی قسم کے ہوتے ہیں اور جو برے ہیں وہی شرارتیں کرتے. لوگوں کو ستاتے ہیں اگر ان ہی کے مردوں کا نام دیو بھوت پریت اور عورتوں کا پری چڑیل بھتنی رکھا جائے تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے ورنہ یہ خیال کہ فلاں مر کر بھوت یا چڑیل ہو گئی بالکل لغو ہے، کیا اتنا بھی خیال نہیں ہوتا کہ ایماندار وں کو تو مرنے کے بعد اپنے اعمال کی بدولت فرصت نہیں ملتی، اور کفار اتنے آزاد کر دیئے جاتے ہیں کہ جو چاہیں کریں. یہ بھلا عقل کی باتیں ہیں یا مجنون کی بکواس ہے ۱۲

مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

کتابیں عطا کی تھیں جنھیں یہ لوگ پڑھتے اور نہ تم سے پہلے ان لوگوں کے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجا

مِنْ نَّذِيْرٍ ۝٤٤ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا

(اس پر بھی انھوں نے قدر نہ کی) اور جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا حالانکہ ہم نے جتنا

مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝٤٥

ان لوگوں کو دیا تھا یہ لوگ ابھی اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے اس پر ان لوگوں نے میرے پیغمبر کو جھٹلایا تو

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ

(تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب (ان پر) کیسا سخت ہوا (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں تم سے نصیحت کی بس ایک بات کہتا ہوں (وہ) یہ ہے

فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ

کہ تم لوگ خدا کے واسطے ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے ہو اور اچھی طرح غور کرو تو دیکھو گے تمھارے رفیق (محمدؐ) کو کسی طرح کا

هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝٤٦

جنون نہیں ہے وہ تو بس تمھیں ایک سخت عذاب (قیامت) کے سامنے (آنے) سے ڈرانے والا ہے (اے رسول)

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

تم (یہ بھی) کہہ دو کہ (تبلیغ رسالت کی) میں نے تم سے کچھ اجرت مانگی ہو تو وہ تمھیں کو مبارک ہو میری اجرت تو بس

عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٤٧ قُلْ اِنَّ

خدا پر ہے اور وہی (تمھارے اعمال و افعال) ہر چیز سے خوب واقف ہے (اے رسول) تم (ان سے) کہہ دو کہ میرا بڑا

رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝٤٨ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ

غیب داں پروردگار (میرے دل میں) دین حق کو برابر اوپر سے اتارتا ہے (اب ان سے) کہہ دو دین حق آگیا

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝٤٩ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ

اور (اتنا بھی تو سمجھو کہ) باطل (معبود) نہ شروع شروع میں کچھ پیدا کر سکتا ہے نہ (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کر سکتا ہے (اے رسول)

فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا

تم (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اپنی ہی جان پر میری گمراہی (کا وبال) ہے اور اگر میں راہ راست پر ہوں

يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝٥٠ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

تو اس وحی کے طفیل سے جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے بیشک وہ سننے والا (اور بہت) قریب ہے اور (اے رسول) کاش

فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝٥١ وَّ

تم دیکھتے (تو سخت تعجب کرتے) جب یہ کفار (میدان حشر میں) گھبرائے گھبرائے پھرتے ہوں گے تو بھی چھٹکارا نہ ہوگا اور آس ہی پاس

ع ۵ ۹ ۱۱

اگلوں کی عمریں

۱؎ اگلوں کی عمریں ہزار برس کی ہوتی تھیں اور اب ستر اسی بھی نہیں ہوتی ان کے قد تیس گز اور بعض کے اور بھی زیادہ ہوتے تھے اور اب دو گز بھی نہیں ہوتے ہم اپنے بچپنے میں سنا کرتے تھے کہ کسی زمانہ میں سوا بالشتی لوگ پیدا ہوں گے اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بھی گزر گئے ہم تو اگلوں کے ایک بالشت کے برابر بھی نہیں ہے
ہر کسی روز ہی می طلبد از ایام
مشکل اینست کہ ہر روز بتر می بینم ۱۲

۲؎ نکیر کے معنے ناراضی و خفگی کے ہیں مگر چونکہ خدا کی ناراضی کا نتیجہ عذاب ہی ہے اس وجہ سے حاصل معنے کا ترجمہ کیا گیا ۱۲

۳؎ اس کی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فتح مکہ ہوا تو حضرت رسول خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے ان کو لکڑی سے گراتے اور فرماتے تھے :- جَاءَ الحق و زَهَقَ الباطل ان الباطل کَانَ زهوقاً و مایبدئ الباطل و مایعید مطلب یہ ہے کہ بتوں سے اس وقت کچھ کشود کار ہوا نہ آئندہ ہوگا ۱۲

۴؎ بعض مفسرین نے اس آیت کو رجعت کے بارے میں لکھا ہے یعنی جب امام آخرالزماں ظہور فرمائیں گے اور حذیفہ بن الیمان نے جو روایت حضرت رسول سے بیان کی ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

حشر میں کفار کی حالت

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ

(رسائی) گرفتار کر لیے جائیں گے اور (اس وقت) بے بسی میں) کہیں گے کہ اب ہم رسول (ص) پر ایمان لائے اور اتنی دور دراز جگہ سے (ایمان

بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ

ان کا دسترس ان کے) کہاں ممکن ہے حالانکہ یہ لوگ اس کے پہلے ہی (جب ان کا دسترس تھا) انکار کر چکے، اور (دنیا میں کام عمر)

بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ

بے دیکھے بھالے (اٹکل کے) تکے بڑی بڑی دور سے چلاتے رہے اور اب تو ان کے اور ان کی تمناؤں کے درمیان (اسی طرح)

بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ

پردہ ڈال دیا گیا ہے جس طرح ان سے پہلے ان کے ہم رنگ لوگوں کے ساتھ (یہی برتاؤ) کیا جا چکا۔ اس میں

قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾

شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

(اٰیاتہا ٤٥) (٣٥) سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ (٤٣) (رکوعاتہا ٥)

سورہ فاطر (پیدا کرنیوالا) مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پینتالیس ٤٥ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لیے مخصوص ہے جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا فرشتوں کو (اپنا) قاصد

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي

بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہوتے ہیں (مخلوقات کی)

الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا

پیدائش میں جو (مناسب) چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے بیشک خدا ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے لوگوں کے واسطے جب

يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا

(اپنی) رحمت (کے دروازے) کھول دے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور جس چیز کو روک لے اس کے

يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

بعد اسے کوئی جاری نہیں کر سکتا، اور وہی (ہر چیز پر) غالب (اور) دانا

الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ

(و بینا) حکیم ہے۔ لوگو خدا کے احسانات کو جو اس نے تم پر کیے ہیں یاد کرو کیا خدا کے سوا

سلہ یعنی جب ان کو ایمان
حاصل کرنے کا اچھا موقع تھا ٦
اس وقت تو اس سے منھ پھیرے ع
رہے اب ایمان کہاں دھرا ٩
ہے جس کو لپک کے لے لیں گے۔ ١٢

سلہ اس سورہ میں خدا کی حمد، فرشتوں کا پر دار ہونا، خدا کی قدرت حضرت رسول کی فہمائش، کفار و مومنین کی عدم مساوات ساری عزت کا خدا ہی کے لیے ہونا، اچھی باتوں کا خدا تک پہنچنا، انسان کی خلقت ایمان و کفر کی تشبیہ، ہر شخص کو خدا کی احتیاج، کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا، ہر امت کے لیے پیغمبر کا ضرور ہونا، خدا سے علما ہی ڈرتے ہیں، قرآن کے وارث، امت کی تین قسمیں مشرکین عرب کی حالت، جنیات کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ
کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمھاری روزی پہنچاتا ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود
الْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ٘ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِنْ
قابل پرستش نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو اور (اے رسول) اگر یہ لوگ
يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى
تمھیں جھٹلائیں تو (کڑھو نہیں) تم سے پہلے بہتیرے پیغمبر (لوگوں کے ہاتھوں) جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر
اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
کل امور کی رجوع تو خدا ہی کی طرف ہے ۔ لوگو خدا کا (قیامت کا) وعدہ یقینی بالکل سچا ہے
حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ
تو (کہیں) تمھیں دنیا کی (چند روزہ) زندگی فریب میں نہ لائے (ایسا نہ ہو کہ شیطان) تمھیں خدا کے
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ
بارے میں دھوکا دے ۔ بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن بنائے
عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۶﴾ؕ
رہو ۔ وہ تو اپنے گروہ کو بس اس لیے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (سب کے سب) جہنمی بن جائیں جن لوگوں نے
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
(دنیا میں) کفر اختیار کیا ان کے لیے (آخرت میں) سخت عذاب ہے ۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ؑ اَفَمَنْ
اور اچھے (اچھے) کام کیے ان کے لیے (گناہوں کی) مغفرت اور نہایت اچھا بدلہ (بہشت) ہے تو بھلا وہ
زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ
شخص جسے اس کا برا کام (شیطانی اغوا سے) اچھا کر دکھایا گیا ہے اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگا ہے (کبھی) مومن
مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ٘ فَلَا تَذْهَبْ
نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں (تو یقینی (بات) یہ ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے
نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا
چاہتا ہے راہ راست آنے کی (توفیق) دیتا ہے تو (اے رسول) کہیں ان (بدبختوں) پر افسوس کر کر کے تمھارا دم نہ نکل جائے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں خدا اس سے
يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا
خوب واقف ہے اور خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں بادلوں کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں

حضرت سرور کائنات کی تسلی

ع ۷/۱۳

ساری عزت خدا ہی کے لیے ہے

فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ

پھر ہم اس بادل کو مردہ (افتادہ) شہر کی طرف ہنکا دیتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرجانے

مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ

کے بعد شاداب کر دیتے ہیں یوں ہی (مردوں کو قیامت میں) جی اٹھنا ہوگا جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو خدا سے

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ

مانگے کیونکہ ساری عزت تو خدا ہی کی ہے لے اس کی بارگاہ تک اچھی باتیں (بلند کرده) پہنچتی ہیں اور اچھے

الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ

کام کو وہ خود بلند فرماتا ہے سے اور جو لوگ (تمہارے خلاف) بری بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں ان کے لیے قیامت

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ

میں سخت عذاب ہے اور (آخر) ان لوگوں کی تدبیر ملیامیٹ ہو جائے گی اور خدا ہی نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ

تم لوگوں کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑا (نر و مادہ) بنایا اور بغیر اس کے علم

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا

(اور اجازت) کے نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے اور نہ کسی شخص کی عمر میں

يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ

زیادتی ہوتی ہے اور نہ کسی کی عمر سے کمی کی جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں (ضرور) ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ

بے شک یہ بات خدا پر بہت ہی آسان ہے (اس کی قدرت دیکھو) دو سمندر سے باوجود مل جانے کے یکساں نہیں

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ

ہو جاتے (یہ) ایک تو میٹھا خوش ذائقہ کہ اس کا پینا سوارتا ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور (اس اختلاف پر

وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً

بھی) تم لوگ دونوں سے مچھلی کا تر و تازہ گوشت (یکساں) کھاتے ہو اور (اپنے لیے) زیور (موتی وغیرہ) نکالتے

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

ہو جنہیں تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا میں (پانی کو) پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ اس کے

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

فضل (و کرم تجارت کی) تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر کرو وہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کرتا ہے

لے اسی بنا پر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے پانچ چیزیں پانچ جگہ رکھی ہیں اور وہ لوگ ان کو دوسری جگہ ڈھونڈتے ہیں پھر کیوں کر ملے۔ میں نے عزت فرمانبرداری میں رکھی ہے اور لوگ اس کو بادشاہوں کے دروازوں پر ڈھونڈتے ہیں بھلا پھر کیونکر پائیں علم و حکمت کو میں نے بھوک میں رکھا ہے اور لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر حاصل ہوگی۔ راحت و آرام کو میں نے بہشت میں رکھا ہے اور لوگ اس کی دنیا میں جستجو کرتے ہیں پھر کس طرح ہاتھ آئے تونگری کو میں نے قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دولت میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر ملے اپنی خوشنودی میں نے مخالفت نفس میں رکھی ہے اور لوگ اس کو موافقت نفس میں چاہتے ہیں پھر کیونکر پائیں گے ۱۲

ملہ یعنی خدا کی بارگاہ میں قبول اور پسند ہونے کے قابل ہیں ورنہ خدا تک تو اچھی بری باتیں سب پہنچتی رہیں بلکہ اس کو سب قبل سے معلوم ہیں ۱۲

سے یہ ترجمہ اس بنا پر ہے کہ "یرفعہ" کا فاعل خدا ہو اور ضمیر مفعول عمل صالح کی طرف راجع ہو اور ابن عباس نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فقط باتیں خدا کی بارگاہ میں پسند نہیں ہوتیں بلکہ جب تک انھیں کے مطابق اچھے کام نہ کرے وہ باتیں بھی کام کی نہیں اور جب اچھے کام بھی کر چکتا ہے، تو وہ باتیں بھی درجہ قبول تک پہنچتی ہیں اس صورت میں ضمیر فاعل عمل صالح کی طرف راجع ہوگی اور ضمیر مفعول کلم کی طرف اور بعض نے اس کا عکس لیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا۔ اچھی ہی باتیں اچھے کام کو بلند کرتی ہیں یعنی کفار کے اعمال مقبول نہیں ہوں گے اب اچھی بات سے بعض نے "لا الہ الا اللہ" مراد لیا ہے بعض نے ہر ذکر خدا نماز تکبیر تسبیح و تہلیل قرآن کا پڑھنا دعا استغفار وغیرہ سب کو مراد لیا ہے بعض نے تسبیحات اربعہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" مراد لیا ہے ۱۲

سے عجب نہیں میٹھے کھاری سمندر کی تمثیل سے ایمان و کفر کی طرف اشارہ، اور مچھلی کے گوشت وغیرہ سے دنیاوی منافع جن سے کفار مومنین سب یکساں منتفع ہوتے ہیں ۱۲

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

(تو رات بڑھ جاتی ہے، اور وہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے اور) اسی نے سورج

كُلٌّ يَّجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ

اور چاند کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے کہ ہر ایک اپنے (اپنے) معین وقت پر چلا کرتا ہے وہی خدا تمھارا پروردگار ہے اسی کی

الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ

سلطنت ہے، اور اس کو چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو اختیار

مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَ

نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمھاری پکار کو سنتے نہیں اور اگر (بفرض محال) سنیں بھی تو تمھاری

لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ

دعا قبول نہیں کر سکتے، اور قیامت کے دن تمھارے شرک سے انکار کر بیٹھیں گے

بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اور واقف کار کی (شخص) کی طرح کوئی (دوسرا ان کی پوری حالت) تمھیں بتا نہیں سکتا، لوگو تم سب کے

اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾

سب خدا کے (ہر وقت) محتاج ہو اور (صرف) خدا ہی (سب سے) بے پروا سزاوار حمد (وثنا) ہے، اگر

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا

وہ چاہے تو تم لوگوں کو (عدم کے پردے میں) لے جائے اور ایک نئی خلقت لا بسائے، اور یہ کچھ خدا کے

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

واسطے دشوار نہیں اور (یاد رہے کہ) کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ

(اپنے گناہوں کا) بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ (اٹھانے) کے واسطے کسی کو بلائے گا تو اس کے بار میں سے کچھ بھی اٹھایا

وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ

نہ جائے گا اگرچہ (کوئی کسی کا) قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو (اے رسول) تم تو بس ان ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے

رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا

بھالے اپنے پروردگار کا خوف رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) جو شخص پاک صاف

يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي

رہتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے واسطے پاک صاف رہتا ہے اور (آخر کار سب کو پھر کے) خدا ہی کی طرف جانا ہے اور اندھا

ع ۲ / ۱۴

لہ ینبئک مثل خبیر یہ جملہ بھی اس قدر مقبول خاص وعام ہے کہ اب عرب کی مثل ہو گئی ہے اور اس مقام پر کہی جاتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی ایسی بات بیان کی جس کا جاننے والا اس سے بہتر دوسرا نہ ہو تو اپنی بات کے آخر میں یہ فقرہ کہتا ہے ۱۲

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾
(کافر) اور آنکھوں والا (مومن) کسی طرح برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرا (کفر) اور اجالا (ایمان) برابر ہیں، اور
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَ
نہ چھاؤں (بہشت) اور دھوپ (دوزخ برابر ہیں) ۔ اور نہ زندے (مومنین) اور نہ مردے
لَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ
(کافر) برابر ہو سکتے ہیں اور خدا جس کو چاہتا ہے اچھی طرح سنا (سمجھا) دیتا ہے اور (اے رسول) جو (کفار) مردوں
بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ
کی طرح قبروں میں ہیں انھیں تم (اپنی باتیں) نہیں سمجھا سکتے ۔ تم تو بس (ایک خدا سے) ڈرانے والے ہو ۔ ہم ہی نے تم کو
اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ
یقیناً (قرآن) کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (پیغمبر) بنا کر بھیجا ۔ اور کوئی امت (دنیا میں) ایسی
اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ
نہیں گزری کہ اس کے پاس (ہمارا) ڈرانے والا (پیغمبر) نہ آیا ہو ۔ اور اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو (کچھ پروا نہ کر
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
کیونکہ) ان کے اگلوں نے بھی (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا ہے (حالانکہ) ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح د
وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ
روشن معجزے اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ۔ پھر ہم نے ان لوگوں کو جو کافر ہوئے پکڑ لیا تو (تم نے
ع ۳ ۱۵ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ
دیکھا کہ) میرا عذاب (ان پر) کیسا (سخت) ہوا ۔ کیا تم نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ
آسمان سے پانی برسایا ۔ پھر ہم (خدا) نے اس کے ذریعے سے طرح طرح کی رنگتوں کے پھل پیدا کیے ۔ اور
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا
پہاڑوں میں قطعات (ٹکڑے راستے) ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں کچھ تو سفید (براق) اور کچھ لال (لال)
وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ
اور کچھ بالکل کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کی
مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ
بھی رنگتیں طرح طرح کی ہیں ۔ اس کے بندوں میں خدا کا خوف کرنے والے

ہر امت کے لیے ایک پیغمبر ضرور تھا

خدا سے صرف علما ہی ڈرتے ہیں

عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تو بس علما[1] ہیں بے شک خدا (سب سے) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ خدا کی کتاب
يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
پڑھا کرتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾
کیا ہے اس میں سے چھپا کے اور دکھلا کے خدا کی راہ میں دیتے ہیں وہ ایسے بیوپار کا آسرا رکھتے ہیں
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ
جس کا کبھی ٹاٹ نہ الٹے گا تاکہ خدا انھیں ان کی مزدوریاں بھرپور عطا کرے بلکہ اپنے فضل (وکرم) سے کچھ اور
غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
بڑھا دے گا بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے۔ اور ہم نے جو کتاب تمھارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی وہ بالکل
هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
ٹھیک ہے اور جو (کتابیں اس سے پہلے کی) اس کے سامنے (موجود) ہیں ان کی تصدیق بھی کرتی ہے بیشک خدا
بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
اپنے بندوں (کے حالات) سے خوب واقف (ہے اور) دیکھ رہا ہے پھر ہم نے اپنے بندوں[2] میں سے خاص ان کو
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ
قرآن کا وارث بنایا جنھیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو (نافرمانی کرکے) اپنی جان پر ستم
مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ
ڈھاتے ہیں اور کچھ ان میں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
میں (اوروں سے) گوئے سبقت لے گئے ہیں یہی (انتخاب و سبقت) تو خدا کا بڑا فضل ہے (اور اس کا صلہ بہشت کے)
يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
سدا بہار باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور انھیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے
وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ
اور وہاں ان کی (معمولی) پوشاک خالص ریشمی ہوگی۔ اور یہ لوگ (خوشی کے لہجہ میں) کہیں گے خدا کا شکر
لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ
ہے جس نے ہم سے (ہر قسم کا) رنج و غم[3] دور کر دیا ہے۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور)

[1] یہ بالکل واضح ہے کیونکہ جب تک کوئی شخص خدا کی شان اس کی ہیبت اس کے احکام کو جانے ہی گا نہیں پھر اس سے ڈریگا کیا اور علما سے بھی وہ لوگ مراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کا مطابق ہو ورنہ وہ حقیقۃً عالم نہیں ان کے علم کی مثال تو بے بارش کی ہے مگر سچ پوچھئے کہ ان علمار کا جن کی خدا نے مدح کی ہے ائمہ کے سوا دوسرا کوئی مصداق نہیں ہو سکتا ۱۲

[2] اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صفحہ ۴۶۲ سطرہ مطبوعہ مصر میں کہتے ہیں ان بندوں سے آپ کی امت کے وہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں جو قیامت تک کتاب خدا کے سچے وارث اور اس کے مطابق ہادی ہوں گے، جن کو خدا نے امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس فرمایا ہے اور میں اس آیت کی تفسیر میں بحوالہ شواھد التنزیل حاکم ابو القاسم بیان کر چکا ہوں کہ خدا کی حجت اور خلق خدا کے گواہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد ہیں تو بس سب اصول موضوعہ کتاب خدا کے وارث بھی یہی حضرات ائمہ معصومین قرار پائے اور عجب نہیں کہ زمخشری کا بھی یہی مقصود ہو کیونکہ حضرت رسول کے بعد قیامت تک صحابہ تابعین و تبع تابعین میں ان حضرات کے سوا اور کون ہادی رہ سکتا ہے اسی کی تائید ابو بکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے چنانچہ صاف کہا ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ تمام صحابہ میں جناب امیر کے سوا کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی (میری موت کے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو) کا دعوے نہیں کیا اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعویٰ نہ کرتے اسی بنا پر تو آپ فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی اور رات کو نازل ہوئی کہ دن کو، آبادی میں نازل ہوئی کہ پہاڑ پر ان ہی حضرات کی مدح امت کی تیسری قسم سابق بالخیرات الآیۃ سے فرمائی ہے ۱۲

(باقی صفحہ ۶۰۶ پر)

شَكُوْرٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

قدر دان ہے جس نے ہم کو اپنے فضل (وکرم) سے ہمیشگی کے گھر (بہشت) میں اتارا (مہمان کیا) جہاں

لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾

ہمیں کوئی تکلیف چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ کوئی تکان ہی پہنچے گا اور جو

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ

لوگ کافر ہو بیٹھے ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان کی قضا ہی آئے گی کہ وہ مرجائیں

فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ

(اور تکلیف سے نجات لے) اور نہ ان سے ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی ہم ہر ناشکرے کی

نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾ وَ هُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَآ

سزا یوں ہی کیا کرتے ہیں، اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلایا کریں گے کہ پروردگارا اب ہم

اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ

کو (یہاں سے) نکال دے تو جو کچھ ہم کرتے تھے اسے چھوڑ کر نیک کام کریں گے (تو خدا جواب دے گا کہ)

نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ

کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جن میں جس کو جو کچھ سوچنا سمجھنا (منظور) ہو خوب سوچ سمجھ لے اور (اس کے علاوہ)

النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿٣٧﴾ اِنَّ

تمہارے پاس (ہمارا) ڈرانے والا (پیغمبر) بھی بھیج گیا تھا تو (اپنے کیے کا مزہ) چکھو کیونکہ سرکش لوگوں کا کوئی مددگار نہیں بیشک

اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

خدا ہی سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں سے خوب واقف ہے وہ یقینی دلوں کے پوشیدہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

رازوں سے باخبر ہے وہ وہی (خدا) ہے جس نے روئے زمین میں تم لوگوں کو (اگلوں کا) جانشین

فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا یَزِیْدُ

بنایا، پھر جو شخص کافر ہوگا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا، اور کافروں کو ان

الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا یَزِیْدُ

کا کفران کے پروردگار کی بارگاہ میں غضب کے سوا کچھ بڑھائے گا نہیں اور کفار کو ان کا کفر

الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ

گھاٹے کے سوا کچھ نفع نہ دے گا (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو خدا کے سوا تم اپنے جن شریکوں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۰۵

؎ یہ ان ہی حضرات کی مدح ہے جو خدا کی کتاب کے وارث اور سابق بالخیرات ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہوں گے تو غلمان بہشتی کچھ فرشتوں کے ساتھ استقبال کو بڑھیں گے اور خدا کی طرف سے پانچ انگوٹھیاں تحفتہً پیش کریں گے کہ ایک پر

سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین

دوسری پر

ادخلوها بسلام آمنین۔

تیسری پر

سلام علیکم بما صبرتم۔

چوتھی پر

انی جزیتهم الیوم بما صبروا انهم هم الفائزون

اور پانچویں پر

اولئک الذین انعم الله علیهم

لکھا ہوگا، اور جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہوجائیں گے اور اپنی جگہ پر پہنچیں گے تو بے ساختہ کہیں گے، الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن

ع ۱۱ ۱۶ ۳

الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ اَرُوۡنِیۡ مَا ذَا خَلَقُوۡا
کی تم عبادت کرتے تھے کیا تم نے انھیں دیکھ (دیکھا بھی) مجھے بھی ذرا دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین
مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمۡ
(کی چیزوں) سے کون سی چیزیں پیدا کی یا آسمانوں میں کچھ ان کا آدھا ساجھا ہے یا ہم نے خود
اٰتَیۡنٰہُمۡ کِتٰبًا فَہُمۡ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنۡہُ ۚ بَلۡ اِنۡ
انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی دلیل رکھتے ہیں (یہ بس تو کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے
یَّعِدُ الظّٰلِمُوۡنَ بَعۡضُہُمۡ بَعۡضًا اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ
سے (دھوکے اور) فریب ہی کا [1] وعدہ کرتے ہیں ۔ بے شک خدا ہی سارے آسمان
اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۬ۚ وَ
اور زمین اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے اور اگر (فرض کرو کہ) یہ اپنی جگہ سے
لَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ
ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا انھیں کوئی روک نہیں سکتا ۔ بے شک وہ بڑا
اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۱﴾ وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ
بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے ۔ اور یہ لوگ تو خدا کی بڑی بڑی سخت قسمیں
اَیۡمَانِہِمۡ لَئِنۡ جَآءَہُمۡ نَذِیۡرٌ لَّیَکُوۡنُنَّ اَہۡدٰی
کھا (کر کہہ) تے تھے کہ بے شک اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آئے گا [2] تو وہ ضرور ہر ایک امت
مِنۡ اِحۡدَی الۡاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ نَذِیۡرٌ مَّا
سے زیادہ رو براہ ہوں گے ۔ پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا (رسول) آپہنچا تو (ان لوگوں کو) روئے زمین
زَادَہُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ﴿۴۲﴾ اسۡتِکۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ وَ
میں سرکشی اور بری بری تدبیریں کرنے کی وجہ سے (اس کے آنے سے) ان کی نفرت کو ترقی ہی ہوتی
مَکۡرَ السَّیِّیٴِ ؕ وَ لَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ السَّیِّیٴُ اِلَّا بِاَہۡلِہٖ ؕ
گئی ۔ اور بری تدبیر (کی برائی) تو بری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے تو (جو نہ ہو)
فَہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ
یہ لوگ بس اگلے ہی لوگوں کے برتاؤ کے منتظر ہیں تو (بہتر) تم خدا کے دستور میں کبھی تبدیلی
لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا ۬ۚ وَ لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ
نہ پاؤ گے ، اور خدا کی عادت میں ہرگز کوئی تغیر نہ پاؤ گے ، تو کیا

[1] وعدوں سے وہ امیدیں مراد ہیں جو جو مشرکین باہم ایک دوسرے کو نجات شفاعت تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی تمنائیں دلایا کرتے تھے حالانکہ یہ سب دھوکے کی ٹٹیاں تھیں کیونکہ جن بتوں کو یہ لوگ خدا کا شریک کہتے تھے وہ خود اپنا آپ اچھا تو رکھتے نہ تھے دوسرے کو کیا دیتے ۱۲

[2] عرب کے مشرکوں کے پاس کوئی نبی تو آیا نہ تھا مگر جب اگلی امتوں کے افسانے سنتے تو جوش میں کہتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی خدا کا پیغمبر آتا تو ہم اس کی سب سے زیادہ فرمانبرداری کرتے مگر جب معجزات ہدایت اور حجت کے لیے حضرت رسول آئے تو ان ہی لوگوں کی طرح لگے یہ بھی شرارت کرنے حتی کہ رسول اللہ کی ایذادہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ۱۲

مشرکین عرب کی حالت

تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان کے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ كَانُوْٓا

پہلے تھے اور ان سے زور و قوت میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے پھر ان کا

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ

(نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (خراب) انجام ہوا اور خدا ایسا (گیا گزرا) نہیں ہے کہ اسے کوئی چیز

شَیْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

عاجز کر سکے (نہ اتنے) آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ بے شک وہ بڑا خبردار (اور) بڑی

عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

(قابو) قدرت والا ہے۔ اور اگر (کہیں) خدا ان لوگوں کی کرتوتوں کی گرفت کرتا تو (جیسی ان کی کرنی

مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

ہے) روئے زمین پر کسی جانور کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ تو ایک مقرر میعاد تک لوگوں کو مہلت دیتا

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

ہے (کہ جو کرنا ہو کر لو) پھر جب ان کا (وہ) وقت آجائے گا تو خدا یقینی اپنے بندوں کے حال کو دیکھ رہا ہے

بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ ع

(جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔

(۳۶) سُوْرَةُ یٰسٓ مَكِّيَّةٌ (۴۱)

آیاتها ۸۳ — رکوعاتها ۵

سورہ یٰسین[1] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰسٓ ﴿١﴾ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾

یٰسین[2] (اے) پر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسول) تم بلاشک یقینی پیغمبروں میں سے ہو اور دین

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾

کے بالکل) سیدھے راستہ پر (ثابت قدم) جو جو بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل کیا ہوا (ہے)

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

تاکہ تم ان لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو وہ (دین سے بالکل)

[1] اس سورۃ میں حضرت کی رسالت، کفار کی تشبیب، جناب امیر کی مدح، اہل انطاکیہ کا قصہ، حبیب نجار مومن آل یٰسین کا تذکرہ، بندوں کی افسوسناک حالت، خدا کی قدرت، قیامت اچانک آجائے گی، بہشت کی کیفیت، کفار کی مذمت، حضرت کی مدح، قیامت کا ثبوت وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[2] حضرت رسول کے اسماء میں سے چند نام خدا نے قرآن میں بھی ذکر فرمائے ہیں، محمد، احمد، عبد اللہ، یٰسین۔ یٰسین کے معنے یا انسان کے ہیں اور اس کی اصل یا انیسین تھی کثرت استعمال سے یٰسین رہ گیا ۱۲

ع ۵ ۸ ۱۷

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾
بے خبر ہیں ان میں اکثر تو عذاب کی باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری اتریں۔ یہ تو لوگ ایمان لائیں گے نہیں
اِنَّا جَعَلْنَا فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ
ہم نے ان کی گردنوں میں بھاری بھاری لوہے کے طوق ڈال دیے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (سر جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا
دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے اور
يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
(اے رسول) ان کے لیے برابر ہے خواہ تم انھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی)
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ تم تو بس اس شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور
الذِّكْرَ وَخَشِىَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ
بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اس کو گناہوں کی معافی اور
اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْىِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا
ایک باعزت (و آبرو) اجر کی خوشخبری دے دو ہم ہی یقیناً مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ
قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۫ وَكُلَّ شَىْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِىْٓ
پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اور ان کی (اچھی یا بری) باقیماندہ نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ
ایک صریح و روشن پیشوا میں گھیر دیا ہے اور (اے رسول) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں
اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ج اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
(انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر آئے اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ
(پیغمبر یوحنا و یونس) بھیجے تو ان لوگوں نے دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے ان دونوں کو
مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ
مدد دی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے

وقف غفران

ع ١ / ٢ / ٨

وقف لازم

أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾
ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وازل) نہیں کیا ہے تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو تب ان پیغمبروں
قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ إِنَّآ إِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَیْنَآ
نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً اسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں اور (تم مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس
إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا إِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ
کھلم کھلا (احکام خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے وہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا (کہ تمہارے آتے
لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ
ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے (اور تم کو
أَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۚ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۚ بَلْ
یقینی ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا پیغمبروں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی (تمہاری کرنی سے) تمہارے ساتھ ہے، کیا
أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِیْنَةِ
جب نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اسے بدفالی کہتے ہو) نہیں بلکہ تم خود (اپنی) حد سے بڑھ گئے ہو اور (اتنے میں) شہر کے
رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾
اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو ایسے
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾
لوگوں کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں

وَمَا لِیَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَإِلَیْهِ

اور مجھے کیا (خبط) ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب (آخر)
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَأَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً إِنْ یُّرِدْنِ
اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا لوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا وَّلَا
تو نہ ان کی سفارش ہی میرے کچھ کام آئے گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں گے
یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ إِنِّیْٓ إِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ إِنِّیْٓ اٰمَنْتُ
(اگر ایسا کروں) تو اس وقت میں یقینی صریح گمراہی میں ہوں میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ قَالَ یٰلَیْتَ
لا چکا تو میری بات سنو[1] اور (ان ناشکر) لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا تب (اسے) خدا کا حکم ہوا کہ بہشت میں جا

[1] یہ ان ہی حبیب نجار کا قصہ ہے جن کا خطاب مومن آل یٰسین ہے ان کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگ ان کو پتھر مارتے تھے اور یہ نصیحت کرتے جاتے تھے حتیٰ کہ شہادت پائی اور داخل جنت ہوئے اُن کا مرنا تھا کہ خدا کا قہر نازل ہوا پہلے ان پر قحط کی مار پڑی اس کے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور بجلی گری کہ ساری بستی مسمار و تباہ ہو گئی ۱۲

— ۱۲ —

الجزء الثالث والعشرون

قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝٢٦ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ

(اس وقت بھی اس کو قوم کا خیال آیا تو کہا) میرے پروردگار نے جو مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں شامل

الْمُكْرَمِينَ ۝٢٧ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ

کر دیا کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (اور ایمان لاتے) اور ہم نے اس کے (مرنے کے) بعد اس کی

جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝٢٨ إِنْ كَانَتْ إِلَّا

قوم پر (ان کی تباہی) کے لیے نہ تو آسمان سے کوئی لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی سی بات کے واسطے) لشکر

صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝٢٩ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ

اتارنے والے تھے وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دی گئی بس) پھر تو وہ فوراً چراغ سحری کی طرح (بجھ کے رہ گئے

مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝٣٠

ہائے افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخراپن ضرور

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ

کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اور وہ لوگ ان

إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝٣١ وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا

کے پاس ہرگز پلٹ کر نہیں آ سکتے (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر کیے جائیں گے

مُحْضَرُونَ ۝٣٢ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا

اور ان (کے سمجھنے) کے لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اس کو (پانی

وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا فِيهَا

سے) زندہ کر دیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا تو اسے یہ لوگ کھایا کرتے ہیں اور ہم ہی نے زمین میں چھواروں

جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ

اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی کے) چشمے جاری کیے تاکہ لوگ ان کے

الْعُيُونِ ۝٣٤ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ

پھل کھائیں اور جو کچھ ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝٣٥ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا

نہیں کرتے وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں اور

مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝٣٦

خود ان لوگوں کے اور ان چیزوں کے جن کی انھیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیے

وقف غفران

ع ۲ / ۱

وَ اٰیَۃٌ لَّهُمُ الَّیۡلُ ۚۖ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ
اور (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کر دیتے) ہیں تو اس وقت
مُّظۡلِمُوۡنَ ﴿٣٧﴾ وَ الشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ
لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب)
تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ﴿٣٨﴾ؕ وَ الۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی
غالب واقف کار خدا کا (باندھا ہوا) اندازہ ہے اور ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک
عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِیۡمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ
کہ پھر پھیر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے نہ تو آفتاب ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب
اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَ لَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ
کو جا لے ل؎ اور نہ رات ہی ۲؎ دن سے آگے بڑھ سکتی ہے (چاند سورج ستارے) ہر ایک (اپنے اپنے) آسمان
فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ﴿٤٠﴾ وَ اٰیَۃٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَهُمۡ
(مدار) میں چکر لگا رہے ہیں اور ان کے لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے بزرگوں کو
فِی الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿٤١﴾ۙ وَ خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ
(نوح کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور اس کشتی کے مثل ان لوگوں کے واسطے بھی وہ چیزیں (کشتیاں جہاز)
مَا یَرۡكَبُوۡنَ ﴿٤٢﴾ وَ اِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِیۡخَ
پیدا کر دیں جن پر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں، اور اگر ہم چاہیں تو ان سب لوگوں کو ڈوبا ماریں، پھر نہ ان کا کوئی فریاد رس
لَهُمۡ وَ لَا هُمۡ یُنۡقَذُوۡنَ ﴿٤٣﴾ۙ اِلَّا رَحۡمَۃً مِّنَّا وَ مَتَاعًا
ہوگا، اور نہ وہ لوگ چھٹکارہ ہی پا سکتے ہیں مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص) وقت تک (ان
اِلٰی حِیۡنٍ ﴿٤٤﴾ وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡكُمۡ
کو) چین کرنے دینا (منظور) ہے اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب) سے بچو جو ہر وقت تمہارے
وَ مَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿٤٥﴾ وَ مَا تَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ
ساتھ ساتھ) تمہارے سامنے اور تمہارے پیچھے (موجود) ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پرواہ نہیں کرتے) اور ان کی حالت یہ ہے
اٰیَۃٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِیۡنَ ﴿٤٦﴾
کہ جب ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہ رہے
وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ
اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ (مال دنیا سے) جو خدا نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کرو تو (یہ)

خدا کی قدرت

ل؎ کیوں کر پا سکتا ہے ماہتاب تو ایک ہی مہینے میں بارہ برجوں کو طے کرتا ہے اور آفتاب سال بھر میں ۱۲

۲؎ یعنی یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ رات کے بعد دن نہ ہو، پھر رات ہی آجائے۔ ۱۲

کفار مکہ اور ایمان داروں کا سوال و جواب

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ

کفار ایمان داروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں جسے (تمہارے خیال کے موافق) خدا چاہتا تو اس

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

کو خود کھلاتا، تم لوگ بس صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے) ہو اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم لوگ (اپنے دعوے

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

میں سچے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور)

صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

کے منتظر ہیں جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہوں گے، پھر نہ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

تو یہ لوگ وصیت ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے۔ اور

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو اسی دم یہ سب لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے نکل نکل کے اپنے پروردگار

يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ

کی بارگاہ) کی طرف چل کھڑے ہوں گے اور (حیران ہو کر) کہیں گے ہائے افسوس (ہم تو پہلے سو رہے تھے) ہمیں ہماری

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ

خواب گاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئے گا) کہ یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جس کا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر ایکا ایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا

حضور میں حاضر کیے جائیں گے پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا، اور تم لوگوں کو

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

تو اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے، بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ ج هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ

ایک نہ ایک مشغلے میں جی بہلا رہے ہیں، وہ اپنی بی بیوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

پر (چین سے) بیٹھے ہوئے ہیں بہشت میں ان کے لیے (تازہ) میوے (تیار)

قیامت کا ذکر

ع ۳ ۱۸ ۲

وقف لازم
وقف غفران
وقف منزل

بہشت کی حالت

وَ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾
ہیں اور جو وہ چاہیں ان کے لیے (حاضر) ہے مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا
وَ امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ
اور (ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہگارو تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد کیا میں نے
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا۔ وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے
مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾
اور یہ کہ (دیکھو) صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے اور (باوجود
وَ لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا
اس کے) اس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تھے
تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾
یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا تو اب
اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں چپکے سے چلے جاؤ آج ہم ان کے مونہوں پر
اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا
مہر لگا دیں گے اور جو جو کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کر رہے تھے خود ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں تو یہ لوگ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ
راہ کو بڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں۔ مگر کہاں دیکھ پائیں گے اور اگر ہم چاہیں تو جہاں
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع
یہ ہیں (وہیں) ان کی صورتیں بدل کر کے (پتھر مٹی بنا) دیں پھر نہ تو ان میں آگے جانے کا قابو رہے اور نہ گھر
وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ
لوٹ سکیں اور ہم جس شخص کو بہت (زیادہ) عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں الٹ[1] کر پھر بچوں کی طرح مجبور
مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ
کر دیتے ہیں۔ تو کیا وہ لوگ سمجھتے نہیں اور ہم نے اس (پیغمبر) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اس کی شان کے

وقف غفران

جمیعوں کی حالت

[1] یہ ظاہر ہے کہ انسان اپنے بچپنے میں ہر طرح مجبور اور اپنی پرورش وغیرہ تمام ضروریات میں دوسرے کا محتاج رہتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہی حالت جو اس کی بچپنے میں تھی آخر میں ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ بے عقلی کی اور بھولی بھالی باتیں بھی کرنے لگتا ہے اور جس طرح بچے کو ابتدا میں ایک لطیف غذا دودھ کی ضرورت تھی اس کو بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ ۔١٢

ع ٤ ١٧ ٣

بڑھاپا گویا بچپنا ہے

رسول اللہ شاعر نہیں

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ يَحِقَّ الْقَوْلُ

لائق ہے یہ (کتاب) تو بس (نری) نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے تاکہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اسے (عذاب سے) ڈرائے اور کافروں

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ رہے) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے ان کے

اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا

فائدے کے لیے چارپائے اس چیز سے پیدا کیے جسے ہماری ہی قدرت نے بنایا تو یہ لوگ ان کے (خواہ مخواہ) مالک

لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا

بن گئے اور ہم ہی نے چارپایوں کو ان کا مطیع بنا دیا تو بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں، اور

مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ

چارپایوں میں ان کے (اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ اس پر بھی (شکر نہیں کرتے اور ان

دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (فرضی) معبود بنائے ہیں تاکہ انہیں ان سے کچھ مدد ملے حالانکہ وہ لوگ ان کی کسی طرح مدد کر ہی

نَصْرَهُمْ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ

نہیں سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں (اور قیامت میں) ان سب کی حاضری لی جائے گی تو (اے رسول)

قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَ لَمْ

تم ان کی باتوں سے آزردہ نہ ہو جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب کو یقینی

يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ

جانتے ہیں کیا آدمی ؁۱ نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اس کو ایک ذلیل نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ

خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ

یکایک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے۔ اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا

اور کہنے لگا کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے

الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ﴿٧٩﴾

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ

وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار کے) ہرے درخت سے ؁۲ آگ پیدا کر دی

؁۱ یہ ابی ابن خلف کا قصہ ہے، جو ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت قریش کے بڑے بڑے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ غرض اس نے ہڈی کو ہاتھ سے چور چور کر کے ہوا میں اڑا دیا اور گستاخانہ کہنے لگا بھلا وہ کون ہے جو ان ریزوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کرے گا آپ نے فرمایا خدا جمع کرے گا اور زندہ کر کے اس کو اور تجھ کو جہنم واصل کرے گا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جو نہایت خوب صورتی سے قیامت کو ثابت کرتی ہے اور انکار کا موقع نہیں رہتا ۱۲

؁۲ عرب کے جنگلوں میں مرخ و عفار دو درخت ہوتے ہیں کہ ان کی ہری ٹہنیاں ایک دوسری پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے ۱۲۔

أَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝٨٠ أَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

پھر تم اُس سے (اور) آگ سُلگا لیتے ہو (بھلا) جس (خدا) نے سارے آسمان اور زمین پیدا

وَالْأَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلٰى ۚ وَ

کیے کیا وہ اس پر قابو نہیں رکھتا کہ ان کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے ہاں (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝٨١ إِنَّمَآ أَمْرُهٗٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا

تو پیدا کرنے والا واقف کار ہے۔ اُس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا

أَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٨٢ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ

ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٣

قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم لوگ اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

وقف غفران

ع ۵ ۱۶

خدا کے "ہوجا" کہنے سے چیز ہو جاتی ہے

(آیاتہا ۱۸۲) (۳۷) سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (۵۶) (رکوعاتہا ۵)

سورۂ صافات ۱؎ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو بیاسی آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ

(عبادت یا جہاد میں) پرا باندھنے والوں کی قسم، پھر (بدوں کو برائی سے) جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی

ذِكْرًا ۝٣ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

(قسم) پھر قرآن کے پڑھنے والوں کی قسم ہے کہ تمہارا معبود یقینی ایک ہی ہے جو سارے آسمان و زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (سب کا) پروردگار ہے اور (چاند سورج تارے کے) طلوع (و غروب) کے مقامات

بِزِيْنَةِ ۣالْكَوَاكِبِ ۝٦ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝٧

کا بھی مالک ہے ہم ہی نے نیچے والے آسمان کو تاروں کی آرائش (جگمگاہٹ) سے آراستہ کیا اور (تاروں کو

لَا يَسَّمَّعُوْنَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ

ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے واسطے (بھی پیدا کیا) کہ اب شیطان عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور

جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ إِلَّا مَنْ

(جہاں سُن گن لینا چاہا) تو ہر طرف سے کھدیڑنے کیلئے شہاب پھینکے جاتے ہیں اور اُن کے لیے پائدار عذاب ہے مگر جو

۱؎ اس سورہ میں توحید قدرت قیامت کا ثبوت اہلبیت کی ولایت کا سوال رسول اللہ شاعر یا مجنوں تھے بہشت کی کیفیت جہنم کی حالت جنتی جہنمی کا قصہ حضرت نوح کا ذکر حضرت ابراہیم کا حال، حضرت اسمٰعیل کا واقعہ ذبح عظیم، حضرت موسیٰ و ہارون کا تذکرہ حضرت الیاس کا قصہ، آل محمد پر سلام، حضرت لوط کا ذکر، حضرت یونس کا قصہ، خدا پر فرشتوں کی بیٹیاں ہونے کا الزام اور جواب فرشتوں کی شہادت انبیا کی مدد اور ان کا غلبہ خدا کی حمد وغیرہ مذکور ہے ۱۲

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

(شیطان شاذونادر فرشتوں کی) کوئی بات اُچک لے ۱؎ لے بھاگتا ہے تو آگ کا دہکتا ہوا تیر اس کا پیچھا کرتا ہے تو

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

(اے رسول) تم ان سے پوچھو تو کہ ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا اُن (مذکورہ) چیزوں کا جن کو ہم نے پیدا کیا ہم

طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا

نے تو ان لوگوں کو لسدار مٹی سے ۲؎ پیدا کیا بلکہ تم تو (ان کفار کے انکار پر) تعجب کرتے ہو اور وہ لوگ (تم سے) مسخراپن

لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا

کرتے ہیں اور جب انہیں سمجھایا جاتا ہے تو سمجھتے نہیں ہیں اور جب کسی معجزہ کو دیکھتے ہیں تو (اُس سے) مسخراپن کرتے ہیں اور

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ

کہتے ہیں کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ بھلا جب ہم مرجائیں گے اور خاک اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو کیا ہم یا

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ

ہمارے اگلے باپ دادا (پھر دوبارہ قبروں سے) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے (اے رسول) تم کہدو کہ ہاں (ضرور

نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

اُٹھائے جاؤ گے) اور تم ذلیل ہوگے اور وہ (قیامت) تو ایک للکار ہوگی پھر تو وہ لوگ فوراً ہی (آنکھیں

فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾

پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے افسوس یہ تو قیامت کا دن ہے (جواب آئیگا کہ)

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا

یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم لوگ (دُنیا میں) جھوٹ سمجھتے تھے (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) جو لوگ

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ

دُنیا میں سرکشی کرتے تھے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اور خدا کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہیں ان کو (سب کو)

دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ

اکٹھا کرو پھر انہیں جہنم کی راہ دکھاؤ اور (ہاں ذرا) انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ۳؎ ہے (ارے کم بختو)

اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ

اب تمہیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (جواب کیا دیں) بلکہ وہ تو آج گردن جھکائے

الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم پوچھ پاچھ کریں گے (اور انسان شیاطین سے)

۱؎ اس کی تفصیل پہلے گزر گئی ہے دیکھو پارہ ۱۴ سورۂ حجر صفحہ ۱۲ ۲؎ عرب کے مشرکین خاص کر رکانہ بن زید حشر و قیامت کے انکار پر لات زنی اور خدا جانے کیا کیا چہ میگوئیاں کرتے تھے اور اب بھی بہت سے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آدمی تو توالد و تناسل کے قاعدہ سے پیدا ہوتا ہے پھر بھلا مرنے کے بعد دوبارہ مٹی سے پیدا ہونا کیسا یہ تو بالکل نیچر اور قیاس کے خلاف ہے اسی کا خود خدا نے جواب دیدیا ہے کہ آدمی شروع شروع بھی تو آخر مٹی ہی سے پیدا ہوا تھا تو پھر اس کو دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کون سی بڑی بات ہے جیسا وہ آسان تھا ویسا یہ بھی۔ تمہاری بہ نسبت تو آسمان تارے فرشتے وغیرہ کا پیدا کرنا زیادہ دشوار تھا مگر جب خدا کے واسطے وہ آسان تھا تو تمہاری کیا اصل حقیقت ہے ۱۲ ۳؎ علامہ ابن حجر عسقلانی صواعق محرقہ میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں کہ ابن عباس نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا اہل محشر سے سوال کیا جائے گا اور یہ ملحوظ رہے کہ وہ امر اہم جو مثل الوہیت اور نبوت کے پوچھا جائے گا۔ فقط محبت نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تو امامت ہے اور اسی کی طرف حدیث ثقلین وغیرہ میں اشارہ ہے اور اسی کی مؤید علامہ واحدی کی وہ عبارت ہے جو اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں روایت ہے کہ حضرت علی اور اہل بیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا کیوں کہ خدا نے اپنے رسول کو یہ حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو بتلا دیں کہ اپنی رسالت کی تبلیغ کی کوئی مزدوری اپنے اہلبیت کی مودت کے سوا نہیں چاہتے اس کا مطلب یہی ہے کہ اُن سے قیامت میں پوچھا جائیگا کہ تم لوگوں نے نبی کی وصیت کے مطابق ان کی ولایت کو مانا یا نہیں، ہی معطل چھوڑ دیا گیا فوراً ان پر مواخذہ کیا جائے گا انتہی ۱۲۔

ع ۲۱ ۵ الربع

يَتَسَآءَلُوْنَ (۲۷) قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ (۲۸)

کہیں گے کہ تم ہی تو ہماری داہنی طرف سے (ہمیں بہکانے کو) چڑھ آتے تھے وہ جواب دیں گے

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (۲۹) وَمَا كَانَ لَنَا

(ہم کیا جانیں) تم تو خود ایمان لانے والے نہ تھے اور (صاف تو یہ ہے کہ) ہماری تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ (۳۰) فَحَقَّ

کچھ حکومت تو تھی نہیں بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے پھر اب تو ہم لوگوں پر

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ (۳۱) فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا

ہمارے پروردگار کا (عذاب کا) قول پورا ہوگیا کہ اب ہم سب یقیناً عذاب کا مزا چکھیں گے ہم خود گمراہ تھے

كُنَّا غٰوِيْنَ (۳۲) فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ (۳۳)

تو تم کو بھی گمراہ کیا۔ غرض یہ لوگ سب کے سب اُس دن عذاب میں شریک ہوں گے اور ہم تو

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ (۳۴) اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ

گنہگاروں کے ساتھ یوں ہی کیا کرتے ہیں یہ لوگ ایسے (شریر) تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا

لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ (۳۵) وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا

کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑا کرتے تھے۔ اور یہ لوگ کہتے تھے کہ کیا ایک پاگل

لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ (۳۶) بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

شاعر کے لیے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں (ارے کم بخت یہ شاعر یا پاگل نہیں) بلکہ یہ تو حق بات لے کر آیا

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ (۳۷) اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ

ہے اور (لگے) پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے تم لوگ (اگر نہ مانو گے) تو ضرور درد ناک عذاب کا مزا چکھو گے

الْاَلِيْمِ (۳۸) وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۳۹) اِلَّا

اور تمہیں تو اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو (دنیا میں) کرتے رہے مگر خدا کے برگزیدہ

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ (۴۰) اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ (۴۱)

بندے ان کے واسطے (بہشت میں) ایک مقرر روزی ہوگی اور بھی ایسی ویسی نہیں) ہر قسم کے

فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ (۴۲) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (۴۳) عَلٰى

میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے نعمت کے (لدے ہوئے) باغوں میں تختوں پر (چین سے)

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (۴۴) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ (۴۵)

آمنے سامنے (بیٹھے ہوں گے) ان میں صاف سفید براق شراب کے جام کا دور چل رہا ہو گا جو

رسول اللہ شاعر یا مجنون نہ تھے

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ

پینے والوں کو بڑا مزا دے گی (اور پھر) نہ اس شراب میں (خمار کی وجہ سے) دردِ سر ہوگا اور نہ

عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾

وہ اُس (کے پینے) سے متوالے ہوں گے اور ان کے پہلو میں (شرم سے) نیچی نگاہ کرنے والی بڑی بڑی آنکھوں

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

والی (پریاں) ہوں گی (اُن کی گوری گوری رنگتوں میں ہلکی سی سرخی ایسی جھلکتی ہوگی) گویا وہ انڈے ہیں جو چھپائے رکھے ہوں پھر

بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم بات چیت کرتے کرتے ان میں سے ایک کہنے والا بول اُٹھے گا کہ (دنیا میں) میرا

لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا

ایک دوست تھا اور (مجھ سے) کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی (قیامت کی) تصدیق کرنے والوں میں ہو۔ بھلا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ

ہم مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈی (ہو کر) رہ جائیں گے تو کیا ہم کو (دوبارہ زندہ کر کے ہمارے اعمال کا) بدلہ دیا جائیگا

هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾

(پھر اپنے بہشت کے ساتھیوں سے کہے گا) تو کیا تم لوگ بھی (میرے ساتھ) اُسے جھانک کر دیکھو گے غرض جھانکا تو اسے بیچ جہنم میں (پڑا) دیکھا

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ

(دیکھا (یہ دیکھ کر بے ساختہ) بول اُٹھے گا کہ خدا کی قسم تم تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی کو تھے اور اگر میرے پروردگار کا احسان نہ ہوتا تو میں

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا

بھی (اس وقت تیرے ساتھ جہنم میں) گرفتار کیا گیا ہوتا (اب بتاؤ) کیا (یہ نہیں کہتا تھا کہ) ہم کو اسی پہلی موت کے بعد پھر مرنا

مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا

نہیں ہے اور نہ ہم پر (آخرت میں) عذاب ہوگا (تو تمہیں یقین نہ ہوتا تھا)۔ یہ یقیناً بہت بڑی کامیابی

لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾

ہے۔ ایسی (ہی کامیابی) کے واسطے کام کرنے والوں کو کارگزاری کرنی چاہیے۔ بھلا مہمانی کے

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا

واسطے یہ (سامان) بہتر ہے یا تھوہڑ کا درخت (جو جہنمیوں کے واسطے ہوگا) جسے ہم نے یقیناً ظالموں کی

فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ

آزمائش ؎۱ کے لیے بنایا ہے۔ یہ وہ درخت ہے جو جہنم کی تہہ میں اُگتا

؎۱ اس میں آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں درخت اُگنے کو مسلمان تو ٹھنڈے دل سے مان لیتے ہیں مگر کفار اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت پیدا ہوتے ہیں اور سرد سے سرد ملک حتّٰی کہ برفستان میں بھی درخت اُگتے ہیں پھر سرد ملک والے کو گرم ملک والے پر کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اعتراض کا کوئی حق نہیں ان چیزوں کو بھی چھوڑو ہمارے ملک کے آتش بازوں کو دیکھو وہ کیسے کیسے درخت پھلیاں پھول بیلیں نام وغیرہ آگ سے پیدا کرتے ہیں پھر معلوم نہیں خدا کا آگ سے درخت کا پیدا کرنا کیوں بعید سمجھا جاتا ہے کیا اس کی قدرت اتنی بھی نہیں سبحانہٗ وتعالیٰ ۱۲

بہشت کی نعمت

جنتی جہنمی کا قصہ

جہنمیوں کی حالت

الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ

ہے۔ اُس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں گویا (ہو بہ ہو) سانپ کے پھن جسے چھوتے دل ڈرے پھر یہ (جہنمی لوگ)

لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ

یقیناً اسی میں سے کھائیں گے پھر اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے اوپر سے ان کو خوب

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى

کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ میں) ملا ملا کر (پینے کو) دیا جائیگا پھر (کھا پی کر) ان کو جہنم ہی کی طرف یقیناً لوٹ جانا

الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ

ہوگا ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا تو یہ لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے دوڑے

يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَ

چلے جا رہے ہیں ۔ اور ان کے قبل اگلوں میں سے بہتیرے گمراہ ہو چکے حالانکہ ہم نے ان لوگوں کے

لَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

ڈرانے والے (پیغمبر بھی) بھیجے تھے ذرا دیکھو تو کہ یہ لوگ ڈرائے جا چکے تھے ان کا کیسا بُرا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾ ع

انجام ہوا مگر (ہاں) خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہے)

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَ

اور نوحؑ نے (اپنی قوم سے مایوس ہوکر) ہم کو ضرور پکارا تھا تو (دیکھو ہم) کیا خوب جواب دینے والے تھے اور ہم نے اس

أَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ

کو اور اس کے گھر والوں کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور ہم نے (ان میں وہ برکت دی کہ) ان ہی کی اولاد کو

الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿٧٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ

(دنیا میں) برقرار رکھا اور بعد کو آنے والے لوگوں میں ان کا اچھا چرچا باقی رکھا کہ ساری خدائی میں (ہر طرف سے)

نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾

نوح پر سلام (ہی سلام) ہے ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾

نوح ہمارے (خالص) ایمان دار بندوں سے تھے پھر ہم نے باقی لوگوں کو ڈبو دیا اور یقیناً اُن ہی کے طریقہ پر

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ

چلنے والوں میں ابراہیم (بھی) ضرور تھے جب وہ اپنے پروردگار (کی عبادت) کیطرف (پہلو میں) ایسا دل لیے ہوئے

ع ٢ ٥٣ ٦

حضرت نوح کا ذکر

ۖ آپ کا کچھ تفصیلی قصہ پہلے بیان ہوچکا ہے دیکھو پارہ ۸ سورہ اعراف ١٢-١٣-١٢-١٢

وقف لازم

سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾

بڑھے جو (ہر عیب سے) پاک تھا جب انھوں نے اپنے مُنہ بولے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ

کیا خدا کو چھوڑ کر دل سے گھڑے ہوئے معبودوں کی تمنا رکھتے ہو بھر ساری خدائی کے پالنے والے کے ساتھ تمہارا کیا

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ

خیال ہے (پھر ایک عید میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا) تو ابراہیم نے ستاروں کی طرف ایک نظر دیکھا اور کہا

اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى

کہ میں (عنقریب) بیمار پڑنے والا ہوں[1] تو وہ لوگ ابراہیم کے پاس سے پیٹھ پھیر کر ہٹ گئے (بس) پھر تو ابراہیم چپکے

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

سے ان کے بتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (طعن سے) کہا (تمہارے سامنے اتنے چڑھاوے رکھے ہیں) آخر تم کھاتے کیوں نہیں (ارے

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾

تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے (تک) نہیں پھر تو ابراہیم داہنے ہاتھ سے مارتے ہوئے ان پر پل پڑے (اور توڑ پھوڑ کر ایک بڑے

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا

بت کے گلے میں کلہاڑی ڈال دی جب ان لوگوں کو خبر ہوئی تو ابراہیم کے پاس دوڑتے ہوئے پہنچے ابراہیم نے کہا (افسوس) تم لوگ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾

اسکی پرستش کرتے ہو جسے تم لوگ خود تراش کر بناتے ہو حالانکہ تمکو اور جسکو تم لوگ بناتے ہو (سبکو) خدا ہی نے پیدا کیا ہے (یہ سنکر

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ اِنِّيْ

وہ لوگ (آپس میں) کہنے لگے اسکے لیے (بھٹی کی سی) ایک عمارت بناؤ اور (اسمیں آگ سلگا کر اسی دہکتی ہوئی آگ میں اسکو ڈال دو

ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ

پھر ان لوگوں نے ابراہیم کیساتھ مکاری کرنی چاہی تو ہم نے (آگ کو سرد گلزار کرکے) انھیں نیچا دکھا دیا اور جب (آذر نے) ابراہیم کو نکالا

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ

تو بولے میں اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہ عنقریب ہی مجھے رو براہ کر دے گا (پھر عرض کی) پروردگارا مجھے ایک نیکوکار (فرزند) عنایت فر

السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ

تو ہم نے انکو بڑے نرم دل لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی پھر جب اسمٰعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو (ایکدفعہ) ابراہیم

فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ

کہا بیٹا! میں خواب[2] میں (وحی کے ذریعہ کیا) دیکھتا ہوں کہ میں خود تمھیں ذبح کر رہا ہوں تو تم بھی غور کرو تمہاری اسمیں کیا رائے ہے اسمٰعیل نے کہا اباجان!

حضرت ابراہیم کا قصہ

[1] آپ کا قصہ تفصیلی کئی جگہ بیان ہو چکا ہے اس مقام پر آپ کا اپنے کو ستارہ دیکھ کر بیمار کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو باری سے تپ لرزہ آتا تھا اس وقت گھڑی تو تھی نہیں اوقات کو ستاروں ہی کی حرکت سے پہچانتے تھے آپ نے جب آسمان کی طرف دیکھا تو لرزہ کا وقت قریب آچکا تھا اس لیے آپ نے یہ فرمایا مگر آپ کی قوم نے اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھا کہ آپ نے علم نجوم سے کام لیا۔ اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے، کہ میں تمہارے کفر سے دل تنگ ہوں، اور کوفت و رنج بھی ایک بیماری ہے ۱۲

✤ ✤ ✤

حضرت اسمٰعیل اور ان کا ذبح ہونا

[2] انبیا کو خدائی احکام چند طرح سے پہنچتے ہیں کبھی الہام سے کبھی وحی سے کبھی آواز غیبی سے کبھی خواب سے۔ حضرت ابراہیم کو بھی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں ہوا تھا اور اگرچہ حضرت اسمٰعیل کا سن اس وقت تیرہ ہی برس کا تھا مگر وہ صبر و استقلال دکھایا کہ ملائکہ کو بھی حیرت ہو گئی غرض جب حضرت ابراہیم نے چھری پھیری اور حضرت جبرئیل نے خدا کے حکم سے پلٹ دی اور تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو یہ آواز آئی کہ تم اپنے امتحان میں پورے اُترے اس وقت تو اس بہشتی دُنبے کو قربانی دے دو، اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی قرار دی ہے ۱۲

✤ ✤ ✤ ✤ ✤
✤ ✤ ✤
✤ ✤
✤

سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ

جو آپ کو حکم ہوا ہے اس کو (بے تامل) کیجئے اگر خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں سے پائیے گا۔ پھر جب دونوں نے

اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾

یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کے لیے) ماتھے کے بل لٹا دیا اور ہم نے (آمادہ دیکھ کر) آواز دی! اے ابراہیم تم نے

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾

اپنے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (اب تم دونوں کو بڑے مرتبے ملیں گے) ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر دیتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ

اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا (سخت اور) صریحی امتحان تھا اور ہم نے اسمٰعیل کا فدیہ ایک لـه ذبح عظیم (بڑی

عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤی

قربانی) قرار دیا اور ہم نے ان کا اچھا چرچا بعد کو آنے والوں میں باقی رکھا کہ (ساری خدائی میں) ابراہیم پر سلام (ہی

اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ

سلام) ہے ہم یوں نیکی کرنے والوں کو جزائے خیر دیتے ہیں بے شک (ابراہیم) ہمارے (خاص) ایماندار

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ

بندوں میں تھے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوش خبری دی تھی جو ایک نیکوکار

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَ عَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ

نبی تھے ۔ اور ہم نے خود ابراہیم پر اور اسحاق پر اپنی برکت نازل کی اور ان دونوں کی نسل میں بعض

ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَ لَقَدْ

تو نیکوکار اور بعض (نافرمانی کر کے) اپنی جان پر صریحی ستم ڈھانے والا اور ہم نے موسیٰ اور لـه ۲

مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ نَجَّیْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا

ہارون پر (بہت سے) احسانات کیے اور خود ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی سخت مصیبت

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَ نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ

سے نجات دی اور (فرعون کے مقابلہ میں) ہم نے ان کی مدد کی تو (آخر) یہی لوگ غالب رہے

الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ هَدَیْنٰهُمَا

اور ہم نے ان دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی اور دونوں کو سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

راہ کی ہدایت فرمائی ۔ اور بعد کو آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ (ہر جگہ) موسیٰ

ذبح عظیم

لـه اگرچہ مفسرین نے ذبح عظیم سے بہشتی موٹا تازہ دُنبہ مراد لیا ہے مگر یہ بالکل عقل کے خلاف ہے کیوں کہ اگرچہ وہ دُنبہ بہشت کا ہو اور کیسا ہی موٹا تازہ ہو مگر انبیاء کی بہ نسبت اس کا عظیم ہونا بالکل مہمل ہے میرے ذہن میں تو ذبح عظیم سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے سوا دوسری چیز مراد نہیں معلوم ہوتی اسی وجہ سے جناب رسالت مآبؐ فرمایا کرتے تھے حسین منی وانا من الحسین حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ ۱۲

ع ۳ ۳۹ ۷

لـه ۲ آپ کا تفصیلی قصّہ نویں پارہ سورہ اعراف۔ ۱۲

حضرت موسیٰ و ہارون کا ذکر

سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ (١٢٠) اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (١٢١)
اور ہارون پر سلام (یہی سلام) ہے اور ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں
اِنَّھُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (١٢٢) وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ
بے شک یہ دونوں ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے اور اس میں بھی شک نہیں کہ الیاس ؎١
الْمُرْسَلِیْنَ (١٢٣) اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ (١٢٤) اَتَدْعُوْنَ
یقیناً پیغمبروں سے تھے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے کیا تم لوگ بعل بت
بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ (١٢٥) اللّٰهَ رَبَّکُمْ وَ
کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے اور (جو) تمھارا پروردگار اور
رَبَّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ (١٢٦) فَکَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ (١٢٧)
تمھارے اگلے باپ داداؤں کا (بھی) پروردگار ہے تو اسے لوگوں نے جھٹلا دیا تو یہ لوگ یقیناً (جہنم میں) گرفتار کیے جائیں گے
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ (١٢٨) وَ تَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ (١٢٩)
مگر خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہیں گے) اور ہم نے ان کا ذکرِ خیر بعد کو آنے والوں میں باقی رکھا کہ
سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ (١٣٠) اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (١٣١)
(ہر طرف سے) آلِ یٰسین ؎٢ پر سلام (یہی سلام) ہے ہم یقیناً نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (١٣٢) وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ
بے شک وہ ہمارے (خالص) ایماندار بندوں میں تھے ۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ لوط یقینی
الْمُرْسَلِیْنَ (١٣٣) اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ (١٣٤) اِلَّا عَجُوْزًا
پیغمبروں سے تھے جب ہم نے ان کو اور اُن کے لڑکے بالوں کو نجات دی مگر ایک (ان کی) بوڑھی بی بی
فِی الْغٰبِرِیْنَ (١٣٥) ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ (١٣٦) وَ اِنَّکُمْ لَتَمُرُّوْنَ
جو پیچھے رہ جانے والوں ہی میں تھی پھر ہم نے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اے اہلِ مکہ تم لوگ بھی اُن پر سے
عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ (١٣٧) وَ بِالَّیْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (١٣٨) وَ
(کبھی) صبح کو اور (کبھی) شام کو (آتے جاتے) گزرتے ہو تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے اور اس میں شک نہیں
اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ (١٣٩) اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ
کہ یونس (بھی) پیغمبروں سے تھے (وہ وقت یاد کرو) جب یونس بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کے
الْمَشْحُوْنِ (١٤٠) فَسَاهَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ (١٤١) فَالْتَقَمَهُ
پاس پہنچے تو اہلِ کشتی نے (قرعہ ڈالا تو) ان ہی کا نام نکلا اور (یونس نے زک اٹھائی (اور دریا میں گر پڑے) تو ان کو

حضرت الیاس کا قصہ

حضرت یونس کا قصہ

ع ٢٥ ٤ ٨

؎١ حضرت الیاس بن یاسین بن میشا ابن فخاخ بن العزار بن ہارون اور حضرت خضر یہ دونوں پیغمبر زندہ ہیں اور جو احکام خدا کے ان کے متعلق ہیں انکو پورا کرتے ہیں مگر لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں حضرت خضر تو دریاؤں پر تعینات ہیں اور حضرت الیاس جنگلوں اور پہاڑوں پر۔ یہ دونوں حضرات موسمِ حج میں ضرور آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے حضرت حزقیل کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو حضرت الیاس انکی ہدایت کو بھیجے گئے اس وقت کا بادشاہ اجیبا پہلے تو ایماندار تھا مگر اپنی عورت ازبیل کے بہکانے سے کافر ہو گیا اور اُس کی پیروی میں رعایا بھی بت پرستی کرنے لگی آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر اثر نہ ہوا اسی اثنا میں ازبیل کی ایک عابد کے باغ پر جس سے اسکی بسر اوقات ہوتی تھی نظر لگی اور آخر اس بیچارے کو قتل کروا کے اُس پر متصرف ہوئی اس پر اور خدا کا غضب ہو گیا اور بر عتاب خطاب ہوا کہ میں اس ناحق خون کا ضرور بدلہ لونگا اور اسی باغ میں تو اور تیری عورت مارے جائیں گے اور کوئی تیرا دفن کرنے والا بھی نہ ہوگا اس کے بعد پھر حضرت الیاس نے سمجھایا تو وہ مردود آپکے بھی درپے آزار ہوا اور گرفتاری کا حکم دیا مگر آپکی بددعا سے اس کا بیٹا بیمار ہوا اور وہ اس کی فکر میں مستغرق ہوا تو آپ وہاں سے نکل کر ایک پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہوئے بادشاہ نے کچھ لوگوں کو شام کے بتوں کے سامنے دعائے صحت کے لیے بھیجا تو آپ سے ملاقات ہوئی پھر آپنے فرمایا اپنے بادشاہ سے کہو ایمان لائے تو اسکو صحت ہوگی جب اسکو آپکی جگہ معلوم ہو گئی تو اُس نے کئی دفعہ بہت بہت سے لوگوں کو آپکی گرفتاری کو بھیجا مگر سب کے سب آپ کی بددعا سے فی النار ہوئے آخر اُس نے اپنے وزیر کو جو ایماندار تھا بھیجا تو وہ وہیں رہ گیا اور واپس نہ آیا غرض اُس کا بیٹا بھی مر گیا اور ان لوگوں میں سخت قحط آیا جب ایک مدت گزر گئی تو آپ پھر آئے اور اُنکو سمجھایا کہ تم لوگ بتوں کے سامنے دعا کرو اگر بارش ہو جائے تو اپنے مذہب پر باقی رہو ورنہ میں خدا سے دعا کروں اور بارش ہو جائے تو ایمان لاؤ۔ ان لوگوں نے اقرار بھی کیا مگر بتوں سے کیا ہوتا ہے آخر آپ نے دعا کی تو خوب پانی برسا مگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے آخر آپ خدا کے حکم سے حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے (باقی اگلے صفحہ)

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

ایک مچھلی نگل گئی اور یونس خود (اپنی) ملامت کر رہے تھے پھر اگر یونس (خدا کی) تسبیح (و ذکر) نہ کرتے

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ

تو روز قیامت تک مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے۔ پھر ہم نے ان کو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر)

وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾

ایک کھلے میدان میں ڈال دیا اور (وہ تھوڑی ہی دیر میں) بیمار نڈھال ہوگئے تھے اور ہم نے اُن پر (سایہ کیلئے) ایک

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا

کدو کا درخت اُگا دیا اور (اسکے بعد) ہم نے ایک لاکھ بلکہ (ایک حساب سے) زیادہ آدمیوں ۲ کی طرف (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو

فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ

وہ لوگ (اُن پر) ایمان لائے پھر ہم نے (بھی) ایک خاص وقت تک ان کو چین سے رکھا تو (اے رسول) ان کفار سے

وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ

پوچھو کہ کیا تمہارے پروردگار کے لیے بیٹیاں اور اُن کے لیے بیٹے بال (کیا واقعی) ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور یہ لوگ

شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ

(اس وقت) موجود تھے۔ خبردار (یاد رکھو کہ) یہ لوگ یقینی اپنے دل سے گڑھ گڑھ کے کہتے ہیں کہ خدا اولاد والا ہے

اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں کیا خدا نے (اپنے لیے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ہے (ارے کم بختو)

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ

تمہیں کیا جنون ہو گیا ہے تم لوگ (بیٹھے بیٹھے) کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تم (اتنا بھی) غور نہیں کرتے یا تمہارے

لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پاس (اس کی) کوئی واضح و روشن دلیل ہے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو اور ان

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

لوگوں نے خدا اور جنات کے درمیان رشتہ ناتا مقرر کیا ہے۔ حالاں کہ

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ

جنات ۳ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ لوگ یقینی (قیامت میں بندوں کی طرح) حاضر کیے جائیں گے یہ لوگ جو باتیں

اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ

بنایا کرتے ہیں ان سے خدا پاک صاف ہے مگر خدا کے نرے کھرے بندے (ایسا نہیں کہتے) غرض تم لوگ خود

(بقیہ صفحہ گزشتہ)
وہاں سے ٹل گئے اور نظروں سے غائب ہوگئے اور خدا نے ان لوگوں پر ایک دوسرے بادشاہ کو مسلط کر دیا جس نے ان لوگوں سے خوب کسر لی اور بادشاہ اور اس کی عورت کو قتل کر کے اسی باغ میں ڈال دیا اور ان کا گوشت درندوں نے کھایا ۱۲۔ سے ۱ اس آیت کی طرف ہیں نے آیت تطہیر کی بحث میں اشارہ کیا تھا اس کو امام رازی نے بھی مان لیا ہے اور کلبی اور فضل بن روزبہان نے بھی کہ اس سے مراد آل محمدؐ ہیں کیونکہ لیسین حضرت کا نام ہے اور قراء سبعہ میں سے ابن عامر نافع یعقوب کی قرارت بھی آل یٰسین ہے اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل یٰسین آل محمدؐ ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ سطر ۳۶ مطبوعہ مصر ۱۲ صفحہ ہذا سے ۱ کدو کا سایہ بھی گھنا ہوتا ہے اور اس کا خاصا ہے کہ اس کے سایہ میں مکھی نہیں بیٹھتی اور آپ کی جلد بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اسقدر نازک ہوگئی تھی کہ مکھی بیٹھتی یا دھوپ لگتی تو زخم ہو جاتا۔ پہاڑی بکری کا دودھ غذا تھی جب آپ کی جلد درست ہوگئی تو آپ کسی ضرورت سے گئے واپس آئے تو دیکھا کہ درخت خشک ہوگیا اس سے بہت تنگدل ہوئے خطاب ہوا اے یونس تم کو ایک درخت کا خشک ہونا تو ناگوار ہوا اور اپنی اُمت کے لاکھوں آدمیوں کا ضائع ہونا ناگوار نہ ہوا کہ عذاب کی درخواست کی تم اب اپنی قوم میں جاؤ وہ سب ایمان لے آئے اور تمہارے دیدار کے آرزومند ہیں ۱۲ سے ۲ اگر صرف بالغ عاقل لیے جائیں تو ایک لاکھ تھے اور بچے شمار کیے جائیں تو زیادہ ۱۲-۱۲ سے ۳ اس سے عرب کے بعض قبیلہ بنی خزاعہ وغیرہ کی بھی رد ہوتی ہے جو اسکے قائل تھے کہ العیاذ باللہ خدا نے جنات کی شریف زادیوں سے صحبت کی اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے اور مجوس کی رد بھی مقصود ہے جو اسکے قائل ہیں کہ خدا اور شیطان معاذ اللہ دونوں بھائی ہیں خدا تو نور اور خیر کا خالق ہے اور شیطان تاریکی اور بدی اور نقصان دہ حیوانات کا ۱۲-

وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ
اور تمہارے معبود اُس کے خلاف (کسی کو) بہکا نہیں سکتے ۔ مگر اُس کو جو جہنم
هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾
میں جھونکا جانے والا ہے (فرشتے یا ائمہ تو یہ کہتے ہیں کہ) ہم میں [1] سے ہر ایک کا ایک درجہ مقرر ہے
وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾
اور ہم تو یقیناً (اُس کی عبادت کے لیے) صف باندھے کھڑے رہتے ہیں اور ہم تو یقینی (اُس کی) تسبیح پڑھا کرتے ہیں اگرچہ
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ
یہ کفّار (اسلام کے قبل) کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی اگلے لوگوں کا تذکرہ (کسی کتاب خدا میں) ہوتا تو
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا
ہم بھی خدا کے نرے کھرے بندے ضرور ہو جاتے (مگر جب کتاب آئی) تو ان لوگوں نے اس سے انکار کیا
بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
خیر عنقریب (اس کا نتیجہ) انھیں معلوم ہو جائے گا اور اپنے خاص بندوں پیغمبروں سے ہماری بات
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا
پکی ہو چکی ہے کہ ان لوگوں کی (ہماری بارگاہ سے) یقینی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر تو یقیناً
لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ
غالب رہے گا تو (اے رسول) تم ان سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور ان کو دیکھتے رہو
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا
تو یہ لوگ خود عنقریب ہی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں پھر جب
نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ
(عذاب) اُنکی انگنائی میں اُتر پڑے گا تو جو لوگ ڈرائے جا چکے ہیں اُن کی بھی کیا بری صبح [2] ہو گی اور ان
عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾
لوگوں سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور دیکھتے رہو اور یہ لوگ تو خود عنقریب ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ
یہ لوگ جو باتیں (خدا کے بارے میں) بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے اور
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾
پیغمبروں پر (درود) سلام ہو اور کُل تعریفیں خدا ہی کے لیے سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

فرشتوں، پیغمبروں اور ائمہ کا اقرار عبودیت

[1] احادیث اہلبیت میں ہے کہ یہ آیت ائمہ معصومین کی شان میں نازل ہوئی اس بنا پر نصیریوں کی بھی رد ہو جائے گی جو جناب امیر کی خدائی کے قائل ہیں اور یہی بیان زیادہ مرتبط ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ سطر ۲۰ مطبوعہ مصر میں مذکور ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ ہم لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہمارے صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں زمین ہماری سجدہ گاہ ہے اور جب پانی نہ ملے تو خاک مطہر ہے ۱۲۔ اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کا بہ صیغہ جمع فرمانا اہلبیت کو شامل کرنے کی غرض سے ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ فرشتوں کی سی عبادت آپ یا آپ کے اوصیاء معصومین کے سوا کسی نے نہیں کی ۱۲۔ [2] چونکہ عرب میں عموماً لوٹ مار اور غارت کا وقت صبح ہی کا ہے اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو آیا کیا کیوں کہ یہی غفلت کا وقت ہے کہ مومنین کے سوا لوگ عموماً پڑے سویا کرتے ہیں اس وجہ سے صبح کی تخصیص کی گئی ۱۲۔

حضرت رسول کی تشفی

ع ۵ ۴۴ ۹

(آیاتہا ۸۸) (۳۸) سُوْرَۃُ صٓ مَکِّیَّۃٌ (۳۸) (رکوعاتہا ۵)

سورہ صٓ سلہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ کَفَرُوْا فِیْ

ص نصیحت والے قرآن کی قسم (تم برحق نبی ہو) مگر یہ کفار (خواہ مخواہ) تکبّر اور عداوت

عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾ کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

میں (پڑے اندھے ہو رہے) ہیں ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ ہلاک کر ڈالے تو (عذاب کے وقت)

فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ

یہ لوگ چیخ اُٹھے مگر چھٹکارے کا وقت ہی نہ رہا تھا اور ان لوگوں نے اس بات سے تعجب کیا کہ ان ہی میں

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ﴿۴﴾

کا (عذاب خدا سے) ایک ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بڑا (کھلاڑی) جادوگر اور بڑا

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

جھوٹا ہے بھلا (دیکھو تو) اُس نے تمام معبودوں کو ملیامیٹ کر کے بس ایک ہی معبود سلہ قائم رکھا ہے تو یقینی بڑی تعجب خیز بات

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِکُمْ ۚۖ

اور ان میں سے چند رودار لوگ (مجلس سے اٹھ کر) یہ کہتے ہوئے کھسک گئے کہ (یہاں سے) چلدو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر جمے رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ﴿۶﴾ ۚۖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ

یقیناً اس میں (اسکی) کچھ (ذاتی) غرض ہے ۔ ہم لوگوں نے تو یہ بات پچھلے دین میں کبھی سنی بھی نہیں ۔ ہو نہ ہو یہ اس کی

الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ۚۖ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّکْرُ

من گھڑت ہے کیا ہم سب لوگوں میں بس (محمد ہی قابل تھا کہ) اسی پر قرآن نازل ہوا نہیں بات یہ ہے

مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَکٍّ مِّنْ ذِکْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا

کہ ان کو دوسرے سے) میرے کلام ہی میں شک ہے کہ میرا ہے یا نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے

يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿۸﴾ ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّکَ

ابھی تک عذاب کے مزے نہیں چکھے (اسوجہ سے یہ شرارت ہے) یا (اے رسول) تمہارے زبردست فیاض پروردگار کی

الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿۹﴾ ۚ اَمْ لَهُمْ مُّلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں ۔ یا سارے آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان کی

سلہ اس سورہ میں حضرت کی نبوت اگلوں کا تذکرہ کفار قریش کی باتیں اور جواب قیامت کا ذکر حضرت داؤد کا قصہ کفار کی سرزنش حضرت سلیمان کا حال حضرت ایوب کا واقعہ اور الیسع اور ذوالکفل کا ذکر ۔ اہل جہنم کا جھگڑا ۔ حضرت آدم و شیطان کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲ ۔ سلہ جب حضرت حمزہ ایمان لائے تو قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور ولید ابوجہل عتبہ شیبہ ہشام اور عاص وغیرہ پچیس آدمی گھبرائے ہوئے حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور عرض کی اے ہمارے سردار ہم آپکے پاس فریادی آئے ہیں آپ کے بھتیجے محمد نے غضب کیا کہ ہمارے بتوں کو بُرا کہتا ہے ہماری عقلوں کو واہی بتاتا ہے ہمارے بیوقوفوں کو بہکا کر اپنے دین میں لے لیتا ہے ہمارے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے آپ ان کو سمجھائیے کہ ان باتوں سے باز آئیں ۔ آپ نے حضرت رسول کو بلایا اور ان کی شکایت بیان کی حضرت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا چچا جان میں بھی تو ان سے ایک ہی بات میں مدد مانگتا ہوں اور پھر ان سے عرب و عجم کی سلطنت کا وعدہ کرتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں اور اگر آفتاب میری داہنی جانب اور ماہتاب میری بائیں جانب ہوں تو بھی میں بتوں کو بُرا کہنے سے باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ میں یا اس کو جاری کروں یا قتل کیا جاؤں حضرت ابوطالب نے فرمایا بیٹا تم بہ اطمینان اپنا کام کرو اور میں تمہاری مدد کو ہر طرح تیار ہوں غرض یہ سُن کر ابوجہل بولا اے لو اس نے تو سب خداؤں کو ملیامیٹ کر کے ایک ہی خدا کو قائم رکھا ۔ اسی واقعہ کو خدا نے بیان کیا ہے ۱۲ ۔

قریش کی باتیں اور جواب ۱۰

۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۲ ۔

وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ

سلطنت ان ہی کی خاص ہے تب ان کو چاہئے کہ رستے یا سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں

مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ

اے رسول (ان پیغمبروں کے ساتھ جھگڑنے والے) گروہوں میں سے یہاں تمہارے مقابلہ میں بھی ایک لشکر ہے جو شکست کھائے گا ان سے پہلے

عَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّ

نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخوں والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور جنگل کے رہنے والے (قوم شعیب) یہ سب پیغمبروں کو

أَصْحَابُ لْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ

جھٹلا چکی ہیں یہی وہ گروہ ہیں (جو شکست کھا چکے) سب ہی نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ٹھیک

ع ۱۴ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً

۱۰ نازل ہوا ۔ اور یہ (کافر) لوگ بس ایک چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو (پھر انھیں) چشم زدن سلہ

وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا

کی مہلت نہ دے گی ۔ اور یہ لوگ (مذاق سے) کہتے ہیں کہ پروردگار احساب کے دن (قیامت)

قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَ

کے قبل ہی (جو ہماری قسمت کا لکھا (ہو) ہمیں جلدی سے دیدے (اے رسول) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ

اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا

کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑے قوت والے تھے (مگر صبر کیا) بیشک وہ (ہماری

الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ

بارگاہ میں) بڑے رجوع کرنے والے تھے ہم نے پہاڑوں کو بھی تابعدار بنا دیا تھا کہ انکے ساتھ صبح اور شام (خدا کی) تسبیح کرتے

مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

تھے اور پرندے بھی (یاد خدا کیوقت) سمٹ آتے (اور) آپ کے فرمانبردار تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط سلہ کر دیا

وقف لازم

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ

اور ہم نے انکو حکمت اور بحث سلہ کے فیصلہ کی قوت عطا کی تھی (اے رسول) کیا تم تک ان دعویداروں کی بھی خبر پہنچی

إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ

کہ جب وہ حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند پڑے (اور) جب داؤد کے پاس آ کھڑے ہوئے تو وہ ان سے ڈر گئے ان لوگوں نے

قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم

کہا کہ آپ ڈریں نہیں (ہم دونوں) ایک مقدمہ کے فریقین ہیں کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ

سلہ فواق عرب کے محاورات میں اس قلیل زمانہ کو کہتے ہیں جو بچے کے دودھ دوہ پینے اور دودھ دوہنے والے کے دودھ دوہنے کے درمیان گزرتا ہے اور یہاں یہ مقصود ہے کہ اتنا قلیل زمانہ بھی صور کے پھونکنے اور مخلوقات کے فنا ہونے کے درمیان نہ گزرے گا اسی وجہ سے میں نے چشم زدن کے ساتھ ترجمہ کیا ہے ۱۲۔

سلہ ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے پر گائے چرا لینے کا حضرت داؤد کے اجلاس میں دعویٰ کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپ کو سبب قتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تامل ہوا تو دوسرے تیسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب پوچھا تو آپ نے حکم خدا بیان کر دیا ۔ تب اس نے خود بیان کیا کہ میں نے اس کے باپ کو قتل کر کے گائے پر قبضہ کیا ہے اس کے بعد وہ قتل کیا گیا اسی دن سے آپ کا رعب و دبدبہ تمام رعایا پر بیٹھ گیا ۔ ۱۲۔

سلہ بحث سے وہ بحث مراد ہے جو مقدمہ کے فریق آپس میں ایک دوسرے کو یا حاکم کو خطاب کر کے کہتے ہیں ۔ ۱۲۔

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۲۲

ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے نہ گزریے ہمیں سیدھی راہ دکھا دیجئے (روئداد

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ

یہ ہے کہ) یہ شخص، میرا سگا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک

وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ۲۳ قَالَ

دُنبی ہے اس پر بھی یہ مجھ سے کہتا ہے کہ یہ دنبی بھی مجھی کو دیدے اور بات چیت میں مجھ پر سختی کرتا ہے داؤد نے (بغیر

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ

اسکے کہ مدعا علیہ سے کچھ پوچھیں) کہہ دیا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے

كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

اور اکثر شرکاء کی یقیناً (یہ حالت ہے کہ) ایک دوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے (سچے دل سے) ایمان قبول

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط وَ

کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ سنکر دونوں چلدیے) اور

ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ

اب داؤد نے سمجھا کہ ہم نے انکا امتحان لیا (اور وہ ناکامیاب رہے) پھر تو اپنے پروردگار سے بخشش کی دعا مانگنے لگے اور

اَنَابَ ۲۴ السجدۃ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ط وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى

سجدہ میں گر پڑے اور (میری طرف) رجوع کی تو ہم نے ان کی وہ لغزش معاف کر دی اور اس میں شک نہیں کہ ہماری

وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۲۵ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ

بارگاہ میں ان کا تقرب اور اچھا انجام ہے (ہم نے فرمایا) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں (اپنا) نائب قرار دیا تو تم لوگوں

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ

کے درمیان بالکل ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر لیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ پیروی تمہیں خدا کی راہ سے بہکا دے گی اس میں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی سخت سزا ہو گی

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۲۶ ع وَمَا

کیوں کہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا اور ہم نے آسمان

خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ط ذٰلِكَ

اور زمین اور جو چیزیں اُن دونوں کے درمیان ہیں بے کار نہیں پیدا کیا یہ اُن لوگوں کا

حضرت ابراہیم وغیرہ کو فرشتے ذکر کرتے تو بہت ادب و تعظیم اور القاب و آداب کے ساتھ ایک دفعہ حضرت داؤد نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بلاؤں کا سامنا کر کے امتحان لیا اور یہ حضرات امتحان میں پورے اترے اس وجہ سے خدا نے یہ عزت دی ہے اس پر آپنے بھی امتحان کی تمنا کی تا اونچے درجوں پر فائز ہوں تو خدا نے منظور کیا اور آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک روز مقدمات کے فیصلے کرتے اور ایک روز اپنے ضروری کام دیکھتے اور ایک روز عبادت کرتے اور عبادت کے مکان کے دروازے بند کر کے کرتے بیٹھتے اور کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ ہوتی آپ عبادت ہی میں مشغول تھے کہ آدمی کی صورت میں دو فرشتے کھڑکی سے پھاند کر آپ کے پاس ایک فرضی مقدمہ امتحان لینے کی غرض سے لائے آپ نے مدعا علیہ کا بیان بھی نہ لیا اور نہ مدعی سے گواہ طلب کیے اور فیصلہ کر دیا بس یہی امر خدا کو ناگوار گزرا اور حضرت داؤد بھی سمجھے کہ وہ امتحان میں ناکامیاب رہے اسی پر گریہ و زاری شروع کی یہاں تک کہ نماز کے سوا چالیس روز تک سجدہ سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی اور گھانس اُگ آئی تو خدا نے معاف کر دیا یہ اتنا واقعہ ہے مگر بعض مفسرین نے اوریا کا مصنوعی قصہ گڑھ کر حضرت داؤد پر ایسا الزام لگایا جو نبی تو بڑا مرتبہ رکھتے ہیں ایک شریف مرد آدمی کے واسطے بھی زیبا نہیں اسی بنا پر جناب امیر نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت داؤد کا قصہ قصہ خوانوں کی طرح بیان کرے گا اس پر ایک سو ساٹھ دُرّے لگاؤں گا غرض اوریا کی بیوی کا قصہ محض افترا اور ایک نبی پر بہتان عظیم ہے خدا بچائے ۱۲۔

حضرت داؤد کا امتحان

السجدۃ

ع ۲ ۱۲ ۱۱

-۱۲ -۱۲ -۱۲ -۱۲ -۱۲ -۱۲-۱۲-۱۲

ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۗ ﴿٢٧﴾
خیال ہے جو کافر ہو بیٹھے تو جو لوگ دوزخ کے منکر ہیں ان پر افسوس ہے۔ کیا جن لوگوں نے
اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ
ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے ان کو ہم (ان لوگوں کے) برابر کر دیں جو روئے زمین
فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ
میں فساد پھیلایا کرتے ہیں۔ یا ہم پرہیزگاروں کو مثل بدکاروں کے بنا دیں (اے رسول) کتاب (قرآن)
اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا
جو ہم نے تمہارے پاس نازل کی ہے (بڑی) برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ
الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ
عقل والے نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان (سا بیٹا) عطا کیا (سلیمان بھی) کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ
اَوَّابٌ ۭ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾
(ہماری طرف) رجوع کرنے والے تھے اتفاقاً ایک دفعہ تیسرے پہر کو خاصے کے اصیل[1] گھوڑے ان کے سامنے پیش کیے گئے تو
فَقَالَ اِنِّىْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّىْ ۚ حَتّٰى
دیکھنے میں الجھے کر نوافل میں دیر ہو گئی جب یاد آیا تو) بولے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کی الفت کو ترجیح دی
تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا
یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے) پردہ میں چھپ گیا (تو بولے اچھا) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب آئے) تو (دیر کے کفارہ
بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا
میں) گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے[2] (کاٹ) نے لگے اور ہم نے سلیمان کا امتحان لیا اور ان کے تخت پر ایک
عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
بے جان[3] دھڑ لا کر گرا دیا پھر (سلیمان نے میری طرف) رجوع کی (اور) کہا پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھے
وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ
وہ ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے واسطے شایاں نہ ہو اس میں شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا
اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ
ہے تو ہم نے ہوا کو ان کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے ان کے حکم کے مطابق دھیمی چال
رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّ
چلتی تھی اور (اسی طرح) جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانے والے تھے سب کو

[1] جیاد کے معنی عمدہ گھوڑوں کے ہیں مگر چونکہ شاہی سواری کے عمدہ گھوڑے خاصے کے گھوڑے کہلاتے ہیں اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا اور صافنات ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو بندھے رہنے کی حالت میں تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک سم کا طرف سرا زمین سے لگا ہو مگر چونکہ یہ عرب کے اصیل گھوڑوں کی علامت ہے اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲۔

[2] حضرت سلیمان اگرچہ ایک بڑے عظیم الشان بادشاہ تھے مگر پھر نبی تھے دمشق اور نصیبین کے کفار پر چڑھائی اور جہاد کا ارادہ تھا اور اس کی تیاری میں عمدہ گھوڑے اپنے سامنے طلب کیے جو کسی نے تحفتہً بھیجے تھے اور آپ انکے دیکھنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ آخر وقت جو دعائیں یا وظائف پڑھتے تھے ترک ہو گئے اور آفتاب غروب ہو گیا اس کا آپ کو ایسا صدمہ ہوا کہ باوجودیکہ یہ بھی ایک امر خیر تھا کہ جہاد کی غرض سے گھوڑے چنے جاتے تھے مگر چونکہ اپنے ذاتی شوق کی چیز تھی اس وجہ سے ان مستحبی وظائف کے ترک ہو جانے کے کفارہ میں آپ نے ان ہی گھوڑوں کی خدا کی راہ میں قربانی کر دی اور فقرا و مساکین کو تقسیم کر دیا۔ اس قصہ کے متعلق مفسرین کے اور اقوال لغو اور باطل ہیں یہ ایک پیغمبر خدا پر خواہ مخواہ کا الزام ہے جو کسی طرح عقل سلیم قبول نہیں کرتی ۔۱۲۔

حضرت سلیمان کا فتنہ

[3] حضرت سلیمان کے لشکر میں اگرچہ آدمی بھی تھے مگر جنات کچھ زیادہ کام کرتے تھے اور ان کو خواہ مخواہ اس پر بھی ناز تھا اور آپ کو ان کی دلجوئی کرنی پڑتی ایک دفعہ انکے بیجا ناز پر یہ فرما دیا کہ میری ستر بیبیاں ہیں میں سب کے پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر آپ نے اس وقت انشاء اللہ نہیں کہا تھا۔ پیغمبر کی اتنی بات بھی شان نبوت سے گری ہوئی تھی خدا کو ناگوار گزری اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ آپ نے سب بیبیوں سے صحبت کی مگر صرف ایک بی بی کو لڑکا ہوا اور وہ بھی مردہ بے جان۔ لوگوں نے اسکو آپکے تخت پر لا کر ڈال دیا کہ لیجیے یہی وارث تاج و تخت ہے اب آپ کو انشاء اللہ نہ کہنے کا خیال آیا اور درگاہ باری میں توبہ و گریہ و زاری میں مشغول ہوئے تو خدا نے اس سے درگزر فرمائی معاذ اللہ سچ ہے جنکے رتبے ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے اس واقعہ کے متعلق بھی لوگوں نے بہت سے مہمل قصے گڑھے ہیں جو قابل توجہ نہیں ہیں ۔۱۲۔

غَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّ اٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا

(تابع کر دیا اور اس کے علاوہ) دوسرے دیووں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے (اے سلیمان)

عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ

یہ ہماری بے حساب عطا ہے بس (اسے لوگوں کو دے کر) احسان کر دیا (سب) اپنے ہی پاس رکھو اور

عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ

اس میں شک نہیں کہ سلیمان کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے اور (اے رسول) ہمارے (خاص)

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿٤١﴾

بندے ایوبؑ کو یاد کرو جب انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھکو شیطان نے بہت اذیت اور تکلیف پہنچا

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَ وَهَبْنَا

رکھی ہے تو ہم نے کہا کہ اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دو (اور چشمہ نکلا تو ہم نے کہا اے (ایوب) تمھارے نہانے اور پینے کے

لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِی

واسطے یہ ٹھنڈا پانی (حاضر) ہے اور ہم نے اُن کے لڑکے بالے اور انکے ساتھ اتنے ہی اور اپنی خاص مہربانی سے

الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا

عطا کیے اور عقلمندوں کے لیے عبرت و نصیحت (قرار دی) اور (ہم نے کہا اے ایوب تم اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لو اور

وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ

اس سے (اپنی بی بی کو) مارو اپنی قسم میں جھوٹے نہ ہو ہم نے ایوب کو یقیناً صابر پایا وہ کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ ہماری بارگاہ

عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِی الْاَيْدِیْ وَ

میں) بڑے جھکنے والے تھے اور (اے رسول) ہمارے بندوں میں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے

الْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَ

تھے ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص صفت آخرت کی یاد سے ممتاز کیا تھا اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری

اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ

بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں اور (اے رسول) اسمٰعیل اور الیسع اور

اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا

ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو ۳ اور (یہ) سب نیک بندوں میں ہیں یہ ایک نصیحت ہے اور

ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ

اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیے (آخرت میں) یقینی اچھی آرامگاہ ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے

ع ٣ ١٤ ١٢ وقف لازم

ؐ سلہ اللہ اللہ خدا کے خاص بندوں کی بھی عجیب غریب حالت ہے کبھی تو ان کا خوشحالی و راحت سے امتحان لیا جاتا ہے اور کبھی تکلیف و رنج سے اور اس کی لذت کو بھی کچھ وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں حضرت ایوب بنی عیص حضرت یوسف کے داماد تھے اور آپ کی بی بی کا نام رحیمہ تھا جو زلیخا کے بطن سے تھیں اور بعضوں نے آپکی بی بی کا نام زیا بنت یعقوب لکھا ہے آپ شروع ہی سے بہت بڑے دولتمند تھے اور خدا نے لڑکے بالے بھی کثرت سے عطا فرمائے تھے اور آپ ہمیشہ خدا کی عبادت اور شکریہ میں بسر کرتے تھے اسی برس تک تو یوں گزری کہ دولت اور اولاد دے کر امتحان ہوا اب دوسری طرح امتحان شروع ہوا سب اولادیں مر گئیں دولت تباہ ہو گئی۔ جانور ہلاک ہو گئے کھیتیاں برباد ہو گئیں خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے فاقہ پر فاقہ ہونے لگے غرض ہر طرح مجبور ہو گئے مگر شکر کے سوا اُف تک نہ کی۔ ایک بی بی تھیں کہ ہر طرح ساتھ اور خدمتیں کرتی تھیں سات برس ان ہی تکلیفوں میں گزرے تو شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے آپکو طعنے دینے شروع کیے کہ آخر تم نے کونسا گناہ کیا ہے جس سے تم پر مصیبت آئی بلکہ خود شیطان نے بھی ان سے کہا کہ تمھارا مرض اتنا طولانی ہو گیا مگر تمھارا خدا تم پر رحم نہیں کرتا۔ اب حضرت کو تاب ضبط نہ رہی اور خدا سے دعا کی تو ایک قدرتی نہر جاری ہو گئی اسی میں آپ نہائے اسی کا پانی پیا اور صحت ہو گئی اور پھر خدا نے جتنی اولاد اور دولت دی تھی اس سے زیادہ دوبارہ عطا فرمائی اسی بیماری کے زمانہ میں شیطان آپکی بی بی کے سامنے ایک طبیب کی صورت میں آیا یہ فرط محبت اور آپکی زحمت و تکلیف کا خیال کر کے اس سے علاج کی تمنا کرنے لگیں وہ بولا میں اس شرط سے علاج کرتا ہوں کہ وہ صحت کے بعد کہدیں کہ تو نے مجھے صحت دی ہے یہ بیچاری اگرچہ نبی زادی تھیں مگر شوہر کی محبت تو

(باقی اگلے صفحہ پر)

حضرت ایوب کا قصہ

حضرت اسمٰعیل و ذوالکفل کا ذکر

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا

سدا بہار باغات جن کے دروازے اُن کے لیے برابر کھلے ہوں گے اور یہ لوگ وہاں تکیے لگائے ہوئے (چین سے بیٹھے)

بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

ہوں گے وہاں (خدام بہشت سے) کثرت سے میوے اور شراب منگوائیں گے اور ان کے پہلو میں نیچی نظروں والی (شرمیلی)

اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا

ہم سن بیبیاں ہونگی (مومنو) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن (قیامت) کیلیے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک یہ

لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ

ہماری (دی ہوئی) روزی ہے جو کبھی تمام نہ ہوگی یہ (پرہیزگاروں کا انجام) ہے اور سرکشوں کا تو یقینی برا ٹھکانا ہے

مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ

جہنم جس میں اُن کو جانا پڑے گا تو وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح

حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا

انواع واقسام کی دوسری چیزیں ہیں تو یہ لوگ انہیں چکھا کریں (کچھ لوگوں کے بارے میں بڑوں سے)

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

کہا جائے گا یہ (تمہاری چیلوں کی) فوج بھی تمہارے ساتھ ہی ٹھونسی جائے گی ان کا بھلا نہ ہو یہ سب ہی دوزخ

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ

کے جانے والے ہیں (تو چیلے) کہیں گے (کہ ہم کیوں) بلکہ تم (جہنمی ہو) تمہارا ہی بھلا نہ ہو تم ہی لوگوں نے تو اس (بلا) سے

فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ

ہمارا سامنا کرا دیا تو جہنم بھی کیا بری جگہ ہے (پھر وہ) عرض کریں گے پروردگارا جس شخص نے ہمارا اس (بلا) سے سامنا کرا

عَذَابًا ضِعْفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا

دیا تو اُس پر ہم سے بڑھکر جہنم میں دوگنا عذاب کر اور (پھر) خود بھی کہیں گے ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم جن لوگوں

كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ

کو (دنیا میں) شریر شمار کرتے تھے ہم انکو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے کیا ہم ان سے (ناحق) مسخراپن کرتے تھے

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

یا اُن (کی طرف) سے ہماری آنکھیں پلٹ گئی ہیں اس میں شک نہیں کہ جہنمیوں کا باہم جھگڑنا یہ بالکل یقینی ٹھیک ہے

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

اے رسول) تم کہدو کہ میں تو بس (عذاب خدا سے) ڈرانیوالا ہوں اور یکتا قہار خدا کے سوا کوئی معبود قابل پرستش

ع ۲۴ / ۱۳

(بقیہ صفحہ گزشتہ) بری چیز ہے اس کے فقرہ میں آگئیں اور حضرت ایوب سے جاکر بیان کیا آپ کو سخت صدمہ پہنچا اور مرض کی حالت میں اور اپنے صبر و شکر کے خلاف شیطان کی مکاری کے غصہ میں قسم کھائی کہ اگر میں اچھا ہوا تو تم کو سو قمچیاں ماروں گا جب صحت ہوئی تو خدا نے قسم پوری کرنے کی یہ ترکیب بتائی کہ سو سینکوں کا مٹھا لے کر ایک دفعہ مارو۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

سے حضرت اسمٰعیل کا حال تو سن چکے کہ حضرت ابراہیم کے بڑے پیارے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور سارے عرب کے لوگ آپ ہی کی نسل سے ہیں حضرت الیسع جن کے لسع اور لیسع نام بھی ہیں ان کا بھی میں حضرت الیاس کے قصہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ آپ اخطوب کے بیٹے اور حضرت الیاس کے خلیفہ ہیں پھر آخر میں پیغمبر ہوئے۔ ذوالکفل کے معنی ہیں کفالت کرنے والا حضرت ذوالکفل کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کرنے کا بازار گرم کر رکھا تھا آپ نے سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی اور خود آپ ایسے عابد تھے کہ سو آدمیوں کے برابر نماز پڑھتے تھے آپکا نام ناجی بروایتے تھا اور آپ حضرت ایوب کے صاحبزادے تھے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

سلہ (صفحہ ہذا) لا مرحبا بھم کے اصلی معنی ان کو کشادگی اور فراخی نہ ہو۔ میں نے محاورہ کے موافق اس سے کچھ عام لفظوں میں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اردو میں ایسے محل پر یہی بولا جاتا ہے ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

الْقَهَّارُ (۶۵) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

منیں سارے آسمان اور زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں (سب کا) پروردگار غالب بڑا

الْغَفَّارُ (۶۶) قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ (۶۷) اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ (۶۸) مَا

بخشنے والا ہے۔ (اے رسول) تم کہدو کہ یہ (قیامت) ایک بہت بڑا واقعہ ہے جس سے تم لوگ (خواہ مخواہ) منہ پھیرتے

كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (۶۹) اِنْ يُّوْحٰٓى

ہو عالم بالا کے رہنے والے (فرشتے) جب باہم بحث کرتے تھے اس کی مجھے بھی خبر نہ تھی میرے پاس تو بس وحی

اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ (۷۰) اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ

کی گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں (وہ بحث یہ تھی کہ) جب تمہارے پروردگار نے

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ (۷۱) فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ

فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانے والا ہوں تو جب میں اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی (پیدا

رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۷۲) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اُسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ تو سب کے سب کل فرشتوں نے سجدہ کیا

اَجْمَعُوْنَ (۷۳) اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۷۴) قَالَ

مگر (ایک) ابلیس نے کہ وہ شیخی میں آگیا اور کافروں میں ہوگیا خدا نے (ابلیس سے) فرمایا کہ اے ابلیس جس

يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ

چیز کو میں نے اپنی خاص قدرت سے پیدا کیا (بھلا) اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا کیا تو نے

اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ (۷۵) قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ

تکبّر کیا کیا واقعی تو بڑے درجے والوں میں ہے۔ ابلیس بول اٹھا کہ میں اس سے بہتر ہوں

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (۷۶) قَالَ فَاخْرُجْ

تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا (کہاں آگ کہاں مٹی) خدا نے فرمایا کہ تو یہاں

مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۷۷) وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

سے نکل (دور ہو) تو تو یقینی مردود ہے اور تجھ پر روز جزا (قیامت) تک میری پھٹکار پڑا کرے گی۔

الدِّيْنِ (۷۸) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۷۹) قَالَ

شیطان نے عرض کی پروردگار تو مجھے اس دن تک کی مہلت عطا کر جس میں سب لوگ (دوبارہ) اٹھا کھڑے

فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (۸۰) اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (۸۱) قَالَ

کیے جائیں گے فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن تک کی مہلت دی گئی۔ وہ بولا تیرے ہی عزت (وجلال)

حضرت آدم کا قصّہ

شیطان کا قصّہ

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

کی قسم ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سبکے سب کو ضرور گمراہ کروں گا خدا نے فرمایا تو (ہم بھی)

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ لَاَمْلَئَنَّ

حق بات (کہے دیتے ہیں) اور میں تو حق ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو لوگ تیری

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ

تابعداری کریں گے ان سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا (اے رسول) تم کہدو کہ میں تو تم سے

اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾ اِنْ

نہ اس (تبلیغ رسالت) کی مزدوری مانگتا ہوں اور نہ میں (جھوٹ موٹ) بناوٹ کرنے والا ہوں یہ

ع ۵ / ۲۴ / ۱۴

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾

(قرآن) تو بس سارے جہان کے لیے نصیحت ہے اور کچھ دنوں بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

(۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۹)

اٰیاتہا ۷۵ — رکوعاتہا ۸

سورۂ زمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

(اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اس خدا کی بارگاہ سے ہے جو (سب پر) غالب حکمت والا ہے

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿٢﴾ اَلَا لِلّٰهِ

(اے رسول) ہم نے کتاب (قرآن) کو بالکل ٹھیک نازل کیا ہے تو تم عبادت کو اسی کے لیے نرا کھرا کر کے خدا

الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا

کی بندگی کیا کرو آگاہ رہو کہ عبادت تو خالص خدا ہی کے لیے ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں) کو

وقف غفران

نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ

(اپنا) سرپرست بنا رکھا ہے (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں

بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

ہمارا تقرب بڑھا دیں گے اس میں شک نہیں کہ جس بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں (قیامت کے دن) خدا ان کے درمیان اس میں

مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

فیصلہ کر دیگا بیشک خدا جھوٹے ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اگر خدا کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنے

ســلہ اس سورہ میں قرآن کا خدائی کتاب ہونا خدا کی کوئی اولاد نہیں خدا کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا انسان کی حالت سچے مومنوں کی تعریف صابروں کے درجے حضرت ابوذر و سلمان کی مدح ابولہب کی مذمت قرآن کی توصیف موحد و مشرک کی مثال حضرت علی کی مدح خدا کے بندوں کے لیے کفایت رسول لوگوں کے ذمہ دار نہیں خدا ہی کا سارا جہان ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ قیامت میں کفار کی حسرت خدا کی قدر جیسی چاہیے نہیں ہوئی قیامت کا ذکر اہل جہنم و جنت کی حالت وغیرہ مذکور رہے۔۱۲

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

مخلوقات میں سے جسے چاہتا ہے منتخب کرلیتا (مگر) وہ تو اس سے پاک پاکیزہ ہے وہ تو یکتا بڑا زبردست اللہ

الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ

ہے اسی نے سارے آسمان اور زمین کو (درست) پیدا کیا وہی رات کو دن پر اوپر تلے لپیٹتا ہے اور

عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

وہی دن کو رات پر تہہ بہ تہہ لپیٹتا ہے اور اسی نے آفتاب اور ماہتاب کو اپنے بس میں کر لیا ہے کہ

الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵

یہ سب کے سب (اپنے) مقرر وقت پر چلتے رہیں گے آگاہ رہو کہ وہی غالب بڑا بخشنے والا ہے اسی نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ

تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا پھر اس (کی باقی مٹی) سے اس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور اسی

اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ

نے تمھارے لیے آٹھ قسم کے سلہ چار پائے پیدا کیے وہی تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹ میں ایک

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ

قسم کی پیدائش کے بعد دوسری قسم (نطفہ جما ہوا خون لوتھڑا) کی پیدائش سے تہرے تہرے اندھیروں

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

(پیٹ رحم اور جھلی) میں پیدا کرتا ہے وہی اللہ تمھارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اُسکے سوا معبود نہیں تو تم لوگ

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

کہاں پھیرے جاتے ہو اگر تم نے اُس کی ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) خدا تم سے بالکل بے پروا ہے اور اپنے بندوں سے کفر سلہ

الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

اور ناشکری کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اُس کو تمھارے واسطے پسند کرتا ہے اور (قیامت میں)

اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ

کوئی کسی (کے گناہ) کا بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اٹھائیگا پھر تم کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے تو (دُنیا میں)

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

تم جو کچھ (بھلا یا برا) کرتے تھے وہ تمھیں سنا دے گا وہ تو یقیناً دلوں کے راز (تک) سے خوب واقف ہے اور آدمی

دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا

سلہ (کی حالت تو یہ ہے کہ) جب اسکو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی طرف رجوع کرکے اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے (مگر

خدا کی کوئی اولاد نہیں

سلہ بھیڑ نر و مادہ۔ اونٹ نر و مادہ گائے مادہ اور نر بکری مادہ اور نر یہ آٹھ ہوئے۔۱۲۔ سلہ اس سے ان لوگوں کو تنبیہ حاصل کرنی چاہیے جو کہتے ہیں کہ نیک و بد خیر و شر سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے اور وہ ہی فعل شر کا بھی خالق ہے بھلا جب وہ خود کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا تو اس کو کس نے مجبور کرکے اس سے پیدا کرایا معاذاللہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

سلہ یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی تو خدا کی طرف رجوع اور حضرت رسول کی تصدیق کرتا اور توبہ و زاری میں مشغول ہوتا اور جب اس کو راحت ہوتی تو توبہ کو بھول جاتا اور حضرت کو جادوگر کہنے لگتا مگر یہ خدا کے خاص بندوں کے سوا عموماً ہر انسان کی حالت ہے کہ تکلیف میں تو خدا یاد آتا ہے اور پھر کچھ نہیں ۱۲-۱۲-

كَانَ يَدْعُوٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ

پھر جب خدا اپنی طرف سے اُسے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو جس کام کیلیے پہلے اُس سے دعا کرتا تھا اُسے بھلا دیتا ہے اور (بلکہ)

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (اس ذریعہ سے اور لوگوں کو بھی) اُسکی راہ سے گمراہ کر دے (اے رسول ایسے شخص سے)

النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ

کہدو کہ تھوڑے دنوں اور اپنے کفر کی حالت میں چین کر لو (آخر) تو یقینی جہنمیوں میں ہوگا کیا جو شخص رات سلہ کے اوقات

الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ

میں سجدہ کر کے اور کھڑے کھڑے (خدا کی) عبادت کرتا ہو اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہو

يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا

(ناشکرے) کافر کے برابر ہو سکتا ہے (اے رسول) تم پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں

الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ

(مگر) نصیحت عبرت تو بس عقل مند ہی لوگ مانتے ہیں (اے رسول) تم کہدو کہ اے میرے ایماندار بندو اپنے پروردگار (ہی) سے ڈرتے

اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ

رہو کیونکہ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان ہی کے لیے (آخرت میں) بھلائی ہے اور خدا کی زمین کشادہ ہے

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ

(جہاں عبادت نہ کر سکو اُسے چھوڑ دو) صبر کرنے والوں ہی کو تو اُن کا بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائے گا (اے رسول) کہدو کہ مجھے

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ

تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کو اسی کے لیے خالص کر کے خدا ہی کی بندگی کروں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے

اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ

پہلا مسلمان ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے (سخت) دن (قیامت)

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِىْ ۝

کے عذاب سے ڈرتا ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ میں اپنی عبادت کو اسی کے واسطے خالص کر کے خدا ہی کی بندگی کرتا ہوں (اب

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

رہے تم) تو اس کے سوا جس کو چاہو پوجو (اے رسول) تم کہدو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہی لوگ ہیں جنھوں نے سلہ اپنا

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ

اور اپنے لڑکے بالوں کا قیامت کے دن گھاٹا کیا آگاہ رہو صریحی (کھلم کھلا) گھاٹا یہی ہے کہ ان کے لیے اُن کے

سلہ یہ بھی خدا کے خاص بندوں کی صفت ہے جو راتوں کو شب بیداری خدا کے خوف گریہ و زاری اور نماز تہجد وغیرہ میں مشغول رہ کر بسر کرتے ہیں اور اس سے جو لوگ مقصود ہو سکتے ہیں اور ہیکے ہیں وہ ظاہر ہے کہ ائمہ کے سوا کون ہو سکتا ہے اسی بنا پر تو جناب امیر فرماتے تھے کہ میرے خوف کی یہ حد ہونی چاہیے کہ تو اس کا خیال رکھ میں تمامی مخلوقات کی نیکیاں لے کر جاؤں گا تو بھی نہ قبول کرے گا اور امید کی یہ حد ہو کہ اگر میں تمام دنیا کے گناہ کروں گا تو بھی بخش دے گا ۱۲۔

صابروں کو بے حساب اجر دیا جائے گا

ع ۱ ۹ ۱۵

سلہ کیوں کہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اُن کے لڑکے بالے بھی دیکھ کر وہی کرنے لگتے ہیں اور آخر پکے ہو جاتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲۔

حضرت ابوذر و سلمان کی مدح

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ

اوپر سے ^{لہ} آگ ہی کے اوڑھنے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی (آگ ہی کے) بچھونے یہ وہ عذاب ہے

مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ

جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھی سے ڈرتے رہو اور جو ۲ لوگ بتوں سے

فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ

ان کے پوجنے سے بچے رہے اور خدا ہی کی طرف رجوع کی ان کے لیے (جنت کی) خوش خبری

اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ

ہے تو (اے رسول) تم میرے (خاص) بندوں کو خوش خبری دے دو۔ جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں اور پھر

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ

اس میں سے اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ وہ ہیں جن کی خدا نے ہدایت کی اور یہی لوگ عقل مند ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ

تو (اے رسول) بھلا جس ۳ شخص پر عذاب کا وعدہ پورا ہو چکا ہو تو کیا تم اس شخص کو خلاصی دے

الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

سکتے ہو جو آگ میں (پڑا) ہو مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کے اونچے اونچے محل ہیں

رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ

(اور) بالاخانوں پر بالاخانے بنے ہوئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے (اور)

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ

خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ

پھر اس کو زمین میں چشمے بنا کر جاری کیا پھر اس کے ذریعہ سے رنگ ۴ برنگ (کے غلہ)

يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

کی کھیتی اُگاتا ہے پھر (پکنے کے بعد) سُوکھ جاتی ہے تو تم کو وہ زرد دکھائی دیتی ہے پھر خدا

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى

اُسے چُور چُور (بھوسا) کر دیتا ہے بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے (بڑی) عبرت و

الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ

نصیحت ہے تو کیا وہ شخص جس کے سینہ کو خدا نے (قبول) اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے

ابرار کی جنت

قرآن کی توصیف

ع ۲ ۱۲ ۱۶

لہ ظلل کے اصل معنی کے لحاظ سے ایک خوب صورت ترجمہ اس کا یوں بھی ہوسکتا ہے ان کے اوپر سے آگ کی چھتوں کی چھتیں ہوں گی اور ان کے نیچے سے بہتوں کی تہیں واللہ اعلم ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

۲ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ یہ اور اس کے بعد والی دونوں آیتیں تین شخصوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں زید بن عمرو بن نفیل ابوذر غفاری اور سلمان فارسی اور ابن مردویہ نے بروایت ابن عمر زید بن عمرو کی جگہ سعید بن زید کو لکھا ہے کیوں کہ یہ حضرت رسالتمآبؐ کی بعثت کے قبل بھی لاالٰہ الا اللہ کے مقر اور بتوں کے پوجنے سے متنفر تھے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ مصر ۱۲

۳ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی جو آپ کا سوتیلا چچا تھا ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

۴ جیسے ماش مونگ ارہر گیہوں جو اور چاول وغیرہ کہ سب رنگ میں جداگانہ ہیں ۱۲

عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ

پروردگار (کی ہدایت) کی سلہ روشنی پر (چلتا) ہے گمراہوں کے برابر ہوسکتا ہے افسوس توان لوگوں پر

اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ

ہے جن کے دل خدا کی یاد سے (غافل ہوکر) سخت ہوگئے ہیں یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں خدا نے بہت ہی

الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ ٭ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡہُ جُلُوۡدُ

سلہ اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب نازل فرمائی (جس کی آیتیں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور (ایک بات کئی بار) دُہرائی گئی ہے

الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُہُمۡ وَ قُلُوۡبُہُمۡ

اس کے سننے سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے سلہ ہیں پھر ان کے جسم نرم ہوجاتے

اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُدَی اللّٰہِ یَہۡدِیۡ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ

ہیں اور ان کے دل خدا کی یاد کی طرف باطمینان متوجہ ہوجاتے ہیں یہ خدا کی ہدایت ہے اسی سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا

وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنۡ یَّتَّقِیۡ

ہے اور خدا جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں تو کیا جو شخص قیامت کے دن اپنے

بِوَجۡہِہٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ قِیۡلَ لِلظّٰلِمِیۡنَ

منہ کو بُرے عذاب کی سپر بنائے گا (ناجی سلہ کے برابر ہوسکتا ہے) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ تم (دنیا

ذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡسِبُوۡنَ ﴿۲۴﴾ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ

میں) جیسا کچھ کرتے تھے اب اُس کے مزے چکھو جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو)

فَاَتٰىہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَہُمُ

جھٹلایا تو ان پر عذاب اس طرح آپہنچا کہ انھیں خبر بھی نہ ہوئی تو خدا نے انھیں (اسی) دنیا کی زندگی میں

اللّٰہُ الۡخِزۡیَ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ

رسوائی (کی لذت) چکھادی اور آخرت کا عذاب تو یقینی اُس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ (یہ بات)

اَکۡبَرُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ

جانتے اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھانے کے) واسطے ہر طرح کی مثل بیان کر

ہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ ۚ

دی ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں (ہم نے تو صاف اور سلیس) ایک عربی

قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا غَیۡرَ ذِیۡ عِوَجٍ لَّعَلَّہُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۲۸﴾

قرآن (نازل کیا) جس میں ذرا بھی کجی (پیچیدگی) نہیں تاکہ یہ لوگ (سمجھ کر) خدا سے ڈریں خدا نے

سلہ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علی و حضرت حمزہ اور دوسری روایت کے مطابق حضرت علی و عمار کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد کی آیت ابولہب کے حق میں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

سلہ قرآن مجید ایک دفعہ تو نازل ہوا نہیں بلکہ تیئیس ۲۳ برس میں وقتاً فوقتاً ضرورت کے موافق نازل ہوتا رہا مگر باوجود اس کے کیا ممکن کہ کہیں اختلاف یا ناقص پایا جاتا ہو اگر ضرورت کی وجہ سے ایک ہی مطلب کی آیتیں کئی کئی دفعہ نازل ہوئیں تو بھی خیالات ایک تعلیم ایک یہ بھی قرآن مجید کے کلام خدا ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے۔ کیوں کہ انسان کے بچپنے سے بڑھاپے تک کے خیالات میں آسمان و زمین کا فرق ہوجاتا ہے آج اگر ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہے تو دو برس کے بعد اُسی کو بُرا ایک وقت ایک چیز کو پسند کرتا ہے اور دوسرے وقت اس کے خلاف کی چیز کو۔ مگر قرآن کی تعلیم جس طرح شروع ہوئی اُسی ڈھرے پر آخر تک رہی ۱۲۔

سلہ اسی بنا پر جناب امام حسن علیہ السلام اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عابد و زاہد تھے حج کو مدینے سے مکہ پیدل جاتے جب آپ کے سامنے موت یا قیامت یا صراط کا ذکر ہوتا تو رونے لگتے تھے اور جب خدا کے سامنے حاضر ہونے کا ذکر آتا تو اس شدت سے روتے کہ سانس الٹ جاتی تھی اور بیہوش ہوجاتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تو کانپتے تھے اور جب بہشت و دوزخ کا ذکر ہوتا تو مار گزیدہ کی طرح بے قرار ہوجاتے تھے ۱۲-۱۲۔

سلہ منہ انسان کو اس قدر عزیز ہوتا ہے کہ وہ تمام اعضا کو منہ کی سپر بناتا ہے اور جب منہ کو کوئی سپر بنائے تو سمجھو کہ انتہا کا عذاب ہے دوزخی کے تمام ہاتھ پاؤں تو ہوں گے جکڑے پھر وہ کمبخت منہ کو نہ سپر بنائے تو اور کیا کرے ۱۲۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ
ایک مثل بیان کی ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں اور ایک غلام ہے کہ پورا
رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ
ایک شخص کا ہے ۱؎ کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہوسکتی ہے (ہرگز نہیں) الحمد للہ مگر ان میں
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ
کے اکثر اتنا بھی نہیں جانتے (اے رسول) بے شک تم بھی مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی یقیناً
مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾
مرنے والے ہیں۔ پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں باہم جھگڑو گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے اور جب
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
اس کے پاس ۲؎ سچی بات آئے تو اس کو جھٹلا دے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے
وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ
(ضرور ہے) اور یاد رکھو کہ جو شخص (رسول) سچی بات لے کر آیا وہ اور جس نے اس کی تصدیق ۳؎ کی یہی
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ
لوگ تو پرہیزگار ہیں یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے نیکی کرنے
جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ
والوں کی جزائے خیر ہے تاکہ خدا ان لوگوں کی برائیوں کو جو انھوں نے کی ہیں دور کر دے
عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا
اور اُن کے اچھے کاموں کے عوض جو وہ کر چکے ہیں اُس کا اجر (ثواب) عطا فرمائے کیا خدا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
اپنے بندوں (کی مدد) کے لیے کافی نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسول) تم کو لوگ خدا
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
کے سوا (دوسرے معبودوں) سے ڈراتے ہیں اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی راہ پر لانے
هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ
والا نہیں ہے اور جس شخص کی خدا ہدایت کرے تو اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا خدا

۱؎ موحد اور مشرک کی مثال ہے کہ موحد تو ایک خدا کا بندہ ہے اور مشرک چند خداؤں کا ۱۲۔ ۲؎ اگرچہ اور مفسرین نے توحید اور قرآن وغیرہ کو اس سے مراد لیا ہے اور کچھ بیجا بھی نہیں ہے تو اس سے ہر منکر توحید وغیرہ مراد ہوگا مگر اہلسنت کے ایک زبردست عالم حافظ ابن مردویہ نے لکھا ہے کہ جو شخص رسالتمآب کو علی کے بارے میں جھٹلائے وہ مراد ہے تو اب صدق سے حضرت علی کے بارے میں رسول کا فرمانا مراد ہوا اس کے علاوہ بعد والی آیت سے یقینی طور پر حضرت علی ہی مراد ہیں اور آپ ہی کی فضیلت کا بیان ہے اسی بنا پر تقابل بھی اسی کا مقتضی ہے کہ اس آیت میں آپ کی فضیلت کا منکر مراد ہوا ۱۲۔ ۳؎ اس پر ہر شخص کا اتفاق ہے اور فریقین کے علما اس کے قائل ہیں کہ حضرت رسول پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی ہی ہیں ان ہی کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ حافظ ابن مردویہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ جس شخص نے تصدیق کی ہے علی ابن ابی طالب مراد ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲ مطبوعہ مصر اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسول سے مروی ہے کہ صدیق تین شخص ہیں خرقیل مومن آل فرعون حبیب نجار مومن آل یٰسین اور علی ابن ابی طالب صدیق اکبر اسی بنا پر خود جناب امیر اپنی ظاہری خلافت کے زمانہ میں فرماتے تھے میں صدیق اکبر ہوں ۱۲۔

حضرت علی مراد

۳ ع ۱۰ ۱۷

الجزء الرابع والعشرون

اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
زبردست اور بدلا لینے والا نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسول) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ
آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ لوگ یقیناً کہیں گے کہ خدا نے تم کہہ دو کہ تو کیا تم نے غور کیا
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ لوگ
هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ
اس کے نقصان کو (مجھ سے) دُور کر سکتے ہیں یا اگر خدا مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ لوگ اس
مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
کی مہربانی کو روک سکتے ہیں [۱] (اے رسول) تم کہو کہ خدا میرے لیے کافی ہے اُسی پر بھروسا کرنے
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ
والے بھروسا کرتے ہیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) عمل کیے جاؤ میں بھی
عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ
(اپنی جگہ) کچھ کر رہا ہوں پھر عنقریب ہی تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ آفت آتی ہے جو اس کو (دُنیا میں) رسوا
وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
کر دے گی اور (آخر میں) اُس پر دائمی عذاب (بھی) نازل ہو گا (اے رسول) ہم نے تمھارے پاس (یہ) کتاب (قرآن)
لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ
سچائی کے ساتھ لوگوں (کی ہدایت) کے واسطے نازل کی ہے پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی (بھلے کے) لیے اور جو گمراہ
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾
ہوا تو اس کی گمراہی کا وبال بھی اُسی پر ہے اور تم کچھ اُن کے ذمّہ دار تو ہو نہیں [۲]
اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِىْ لَمْ
خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت اُن کی روحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ نہیں مرے
تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا
(اُن کی روحیں) اُن کی نیند میں [۳] (کھینچ لی جاتی ہیں) پس جن کے بارے میں خدا موت کا حکم دے چکا
الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىْ
ہے اُن کی روحوں کو روک رکھتا ہے اور باقی (سونے والوں کی روحوں) کو پھر ایک مقرر وقت تک کے واسطے بھیج دیتا

[۱] مطلب یہ ہے جب غیر لوگ بت یا جنات خدا کی بارگاہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے تو ان کی پرستش کرنی کس قدر بے وقوفی کی بات ہے ۔۱۲۔۱۲۔

[۲] کہ زبردستی لوگوں کو خدا کی راہ پر لاؤ ۔ تمھارا کام تو صرف پیغام خدا کا پہنچا دینا ہے اور بس ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

[۳] اس توضیح میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کے بدن میں ایک تو نفس ہے جو عقل و تمیز کی کنجی ہے یہی سوتے وقت بدن سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسری روح ہے جس سے انتظام بدن متعلق ہے یہ سونے کے وقت بھی بدن میں باقی رہتی ہے اور اُسی وقت باہر ہوتی ہے جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے ساتھ نفس بھی تشریف لے جاتا ہے ۱۲۔

ع ۴ / ۱۰ / ۱

رسول کسی کے ذمہ دار نہیں

نیند بھی ایک قسم کی موت ہے

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
ہے جولوگ (غور و) فکر کرتے ہیں ان کے لیے (قدرتِ خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں کیا اُن لوگوں نے خدا کے
اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا
سوا (دوسرے) سفارشی بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگرچہ وہ لوگ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں سلہ
يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ
نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں (تو بھی سفارشی بناؤ گے) تم کہدو کہ ساری سفارش تو خدا کے لیے خاص ہے سارے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ
آسمان و زمین کی حکومت اُسی کے لیے خاص ہے پھر تم لوگوں کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جب صرف
اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ
اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب
وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾
خدا کے سوا (اور معبودوں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو بس فوراً ان کی باچھیں کھل جاتی ہیں (اے رسول)
قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ
تم کہہ دو کہ اے خدا (اے) سارے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر و باطن کے جاننے والے
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا
جن باتوں میں تیرے بندے آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو ہی ان کے درمیان فیصلہ
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي
کر دے گا اور اگر نافرمانوں کے پاس روئے زمین کی ساری کائنات مل جائے بلکہ اس
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ
کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہو تو قیامت کے دن یہ لوگ یقیناً سخت عذاب کا فدیہ دے
سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
نکلیں (اور اپنا چھٹکارا کرانا چاہیں) اور (اس وقت) اُن کے سامنے خدا کی طرف سے وہ بات پیش
مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
آئے گی جس کا اُنھیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور جو بدکرداریاں ان لوگوں نے کی تھیں (وہ سب)
كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾
اُن کے سامنے کھل جائیں گی اور جس (عذاب) پر یہ لوگ قہقہے لگاتے تھے وہ اُنھیں گھیر لے گا

بُت سفارش بھی نہیں کر سکتے

سلہ کفار جب توحید اور نبوت کے دلائل سُن کر چُپ ہو جاتے اور اُن سے کچھ جواب بن نہ پڑتا تو عاجز ہو کر آخر یہ کہتے ہیں کہ ہم بتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں گے اس آیت میں ان کی یہ بے وقوفی بھی ظاہر کر دی گئی ہے کہ بھلا جو شخص نہ کچھ اختیار رکھتا ہو اور نہ سمجھ بوجھ ہی رکھتا ہو وہ کسی کی سفارش کیا کرے گا۔ ۱۲۔

عذاب کے وقت کفار کی حالت

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ

انسان کو تو جب کوئی برائی چھو بھی گئی ہو رگا ہم سے دعائیں مانگنے پھر جب ہم اُسے اپنی طرف سے کوئی

نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ

نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف (میرے) علم کے زور سے مجھے دیا گیا ہے (یہ غلطی ہے)

فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا

بلکہ یہ تو ایک آزمائش ہے [1] مگر اُن میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

بھی ایسی باتیں بکا کرتے تھے پھر (جب ہمارا عذاب آیا) تو ان کی کارستانیاں اُن کے کچھ بھی کام

يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ

نہ آئیں غرض اُن کے اعمال کے بُرے نتیجے انھیں بھگتنے پڑے اور ان (کفار مکہ) میں سے

ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَ

جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں اُنھیں بھی اپنے اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی اور یہ لوگ

مَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

(خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی معلوم نہیں کہ خدا ہی جس کے لیے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا

اس میں ایماندار لوگوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں (اے رسول) تم کہدو اے میرے (ایماندار)

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

بندو جنھوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم لوگ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا [2] بیشک خدا

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

(تمھارے) کل گناہوں کو بخش دے گا وہ بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے پروردگار کی

وَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ

طرف رجوع کرو اور اُسی کے فرماں بردار بن جاؤ (مگر) اس وقت کے قبل ہی کہ تم پر عذاب

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ

آنازل ہو (اور پھر تمھاری مدد نہ کی جا سکے اور جو جو اچھی باتیں تمھارے پروردگار کی طرف سے

انسان کی حالت

روزی خدا کے ہاتھ ہے

گنہگار بخشش سے ناامید نہ ہوں

ع ۵
۱۱
۲

[1] آزمائش یوں ہے کہ نعمت پاکر آرام اور چین کی حالت میں بھی انسان خدا کو یاد کرتا اور اس کا شکریہ بجالاتا ہے یا نعمت کے دینے والے خدا کو بھول کر اُس کی ناشکری کرتا ہے۔ ۱۲۔

[2] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت خاص حضرت حمزہ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیوں کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور وہ اس آیت کے نازل ہونے کے برسوں کے بعد ایمان لایا تھا بلکہ یہ تمام گنہگار مومنین کے واسطے ہے ۱۲

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

تم پر نازل ہوئی ہیں ان پر چلو (مگر) اُس کے قبل کہ تم پر یکبارگی عذاب نازل ہو اور

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥ اَنْ تَقُوْلَ

تم کو اس کی کوئی خبر بھی نہ ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (تم میں سے) کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے

نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ

افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا (کی بارگاہ) کا تقرب [1] حاصل کرنے میں کی اور

اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝٥٦ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ

میں تو بس ان باتوں پر ہنستا ہی رہا یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا میری ہدایت کرتا تو میں ضرور

هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٥٧ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ

پرہیزگاروں سے ہوتا یا جب عذاب کو (آتے) دیکھے تو کہنے لگے کہ کاش

تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨

مجھے (دنیا میں) پھر دوبارہ جانا ہے تو میں نیکوکاروں سے ہو جاؤں (اس وقت خدا کہے گا ہاں)

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ

ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہنچیں تو تو نے اُنھیں جھٹلا دیا اور شیخی کر بیٹھا اور تو بھی کافروں

وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٩ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ

میں سے تھا (اب تیری ایک نہ سُنی جائے گی) اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے

كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ

تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کیا غرور [2] کرنے والوں کا

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے) اور جو لوگ پرہیزگار ہیں خدا اُنھیں اُن کی کامیابی

بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦١

(اور سعادت) کے سبب نجات دے گا کہ اُنھیں تکلیف چھوئے گی بھی نہیں اور نہ یہ لوگ (کسی طرح) رنجیدہ

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ز وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝٦٢

دل ہوں گے خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ سارے

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آسمان و زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں اور جو لوگ اُس کی

[1] ایک حدیث میں ہے کہ جنب اللہ حضرت علی کا خطاب ہے تب اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ ہائے ہم نے اہلبیت رسول کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی اور اس صورت میں حدیث ثقلین اس آیت کی تفسیر واقع ہوگی واللہ اعلم ۱۲ [2] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو خدا نے امامت کے عہدہ پر فائز نہیں کیا اور باوجود اس کے مدعی امامت ہیں ۱۲

ع ۶ / ۱۱ / ۳

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ

آیتوں سے انکار کر بیٹھے وہی گھاٹے میں رہیں گے (اے رسول) تم کہہ دو کہ نادانو بھلا

اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَقَدْ

تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں خدا کے سوا (کسی دوسرے) کی عبادت کروں اور (اے رسول)

اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ

تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یقیناً یہ وحی بھیجی جا چکی ہے

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

کہ اگر (کہیں) شرک کیا تو یقیناً تمہارے سارے عمل اکارت ہو جائیں گے اور تم ضرور گھاٹے میں آ

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ مَا

جاؤ گے بلکہ تم خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو اور ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی

قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا

چاہیے تھی اُس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی حالانکہ (وہ ایسا قادر ہے کہ) قیامت کے دن ساری زمین (گویا)

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ

اُس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اُس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں [1] جسے یہ

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ

لوگ اُس کا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے اور (جب پہلی بار) صور پھونکا جائے

فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا

تو ہر لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں (موت سے) بیہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر

مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ

(ہاں) جس کو خدا چاہے (وہ البتہ بچ جائے گا) پھر (جب) [2] دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ

سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی اور (اعمال کی)

الْكِتٰبُ وَ جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِيَ

کتاب (لوگوں کے سامنے) رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ لا حاضر کیے جائیں گے اور اُن میں

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر (ذرہ برابر) ظلم نہیں کیا جائے گا اور جس شخص نے جیسا

[1] اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ سچ مچ خدا کی مٹھی اور اس کے ہاتھ ہیں بلکہ اپنی قدرت کا اظہار مقصود ہے یعنی جس طرح کوئی شخص چھوٹی سی چیز کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا اسی طرح زمین اگرچہ بہت بڑی وسیع ہے مگر اس کی قدرت کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتی آسمان کی بھی اس کی قدرت کے سامنے بس یہ حیثیت ہے جیسے کوئی ایک چھوٹے کاغذ کے پُرزے کو بے تکلف اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیتا ہے اسی طرح خدا کی قدرت آسمان کے واسطے ۱۲

[2] ایک روایت میں قتادہ سے منقول ہے کہ دونوں صُور کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

ع

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ

ہو اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں وہ اُس سے خوب واقف ہے اور

سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا

جو لوگ کافر تھے اُن کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے یہاں تک کہ جب

جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ

جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اُس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُس کے داروغہ اُن سے

يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ

پوچھیں گے کہ کیا تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر تمہارے پاس نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ

پڑھ کر سناتے اور تم کو اس روز (بد) کے پیش آنے سے ڈراتے وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں (آئے تو تھے)

حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾ قِيْلَ

مگر (ہم نے نہ مانا) اور عذاب کا حکم کافروں کے بارے میں پورا ہو کر رہا (تب اُن سے) کہا جائے گا کہ

ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اُسی میں رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی) کیا بُرا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ بہشت

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ

کی طرف (اعزاز و اکرام سے) بُلائے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے اور بہشت کے

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ

دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے نگہبان اُن سے کہیں گے سلام علیکم تم اچھے رہے تم بہشت

فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ اور یہ لوگ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم

صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ

سے سچا کر دکھایا اور ہمیں (بہشت کی) سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں

الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى

چاہیں رہیں تو نیک عمل والوں کی بھی کیا خوب (کھری) مزدوری ہے اور (اس دن)

جنت کی بہار

الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ
فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد گھیرے ہوئے ڈٹے سلہ ہوں گے اور اپنے پروردگار کی تعریف کی
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ
(تسبیح) کر رہے ہیں اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائے گا اور (ہر طرف سے یہی)
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
صدا بلند ہوگی - الحمد للہ ربّ العالمین

(۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰) اٰیاتہا ۸۵ رکوعاتہا ۹

سورہ مومن سلہ مکہ میں نازل ہوئی مگر الذین یجادلون اور اس کی پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۲
حم (اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا (خاص بارگاہ) خدا سے ہے جو (سب سے) غالب بڑا واقف کار ہے
غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي
گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا صاحب فضل و کرم
الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ مَا يُجَادِلُ
ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے خدا کی آیتوں سلہ میں
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ
بس وہی لوگ جھگڑے پیدا کرتے ہیں جو کافر ہیں تو (اے رسول) ان لوگوں کا شہروں
تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝۴ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ
(شہروں) گھومنا پھرنا اور (مال حاصل کرنا) تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے (کہ ان پر عذاب نہ ہوگا) ان کے پہلے
الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ
نوح کی قوم نے اور ان کے بعد اور امتوں نے (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے
لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ
میں یہی ٹھان لیا کہ انھیں گرفتار کر (کے قتل کر ڈا) لیں اور بیہودہ باتوں کی آڑ پکڑ کے لڑنے لگے تاکہ اس کے ذریعے
فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ
حق بات کو اکھاڑ پھینکیں تو میں نے انھیں گرفتار کیا پھر (دیکھا ان پر) میرا عذاب کیسا (سخت) ہوا اور اسی طرح تمھارے

سلہ اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا جب میں نے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو دیکھا ایک میری نظر علی ابن ابی طالب پر پڑی کہ وہ میرے سامنے عرش کے نیچے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے میں نے متحیر ہو کر جبرئیل سے پوچھا کیا علی مجھ سے قبل یہاں آگئے۔ جبرئیل نے کہا یہ بات نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خداوند عالم عرش پر اکثر علی ابن ابی طالب کا ذکر خیر اور ثنا و صفت کرتا تھا اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں نے علی کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا تو خداوند عالم نے ان کی خاطر سے اس فرشتہ کو علی کی صورت میں پیدا کیا اور اس فرشتہ کی تسبیح تقدیس و عبادت کا ثواب خدا نے آپ کے اہلبیت کے شیعوں کے واسطے مخصوص کیا ہے دیکھو تاویل الآیات۔ ۱۲-۱۲-

ع ۵ ۵

سلہ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت حضرت رسول کی تشفی فرشتوں کی مدح رجعت کا ثبوت کفار کی حالت قیامت میں ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا خدا کے علم کی وسعت حضرت موسیٰ کا قصہ خرقیل مومن آل فرعون کا تقیہ اور ان کے نصایح اور ان کا انجام بخیر۔ کفار اور وار وغہ جہنم کی گفتگو۔ عبادت کا حکم قیامت کا آنا ضروری ہے دعا کا حکم رات اور دن کے فوائد انسان کی خلقت جہنم کی حالت چارپایوں کے فائدے اگلوں کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔ سلہ خدا کی آیتوں سے یا تو قرآن کی آیتیں مراد ہیں تب ان میں جھگڑے نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار ان کو نہیں مانتے اور خدا کا کلام ہونے سے منکر ہیں اور اگر آیتوں کے معنی دلیلوں کے لیے جائیں تب جھگڑے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو تحقیق حق تو مقصود نہیں صرف کٹ حجتی کرتے اور خواہ مخواہ کی چھیڑ کرتے اور سچی دلیلوں کو بھی عداوت سے دفعیہ کرتے ہیں ۱۲

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ

پروردگار کا (عذاب کا) حکم (ان) کافروں پر پورا ہو چکا ہے کہ یہ لوگ یقینی جہنمی ہیں ۔ جو

النَّارِ ۝٦ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ

فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد اگرد (تعینات) ہیں (سب) اپنے پروردگا

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ

کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے بخشش کی دعائیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا

مانگا کرتے ہیں کہ پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے تو جن

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

لوگوں نے (سچے) دل سے توبہ کر لی اور تیرے رستہ پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب

الْجَحِيْمِ ۝٧ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ

سے بچا لے ۔ اے ہمارے پالنے والے ان کو سدا بہار باغوں میں جن کا تو نے اُن سے

وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ

وعدہ کیا ہے داخل کر اور ان کے باپ داداؤں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد

وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨ وَ قِهِمُ

میں سے جو لوگ نیک ہوں ان کو (بھی بخش دے) بیشک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے

السَّيِّاٰتِ ۭ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ

اور ان کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو نے اس دن (قیامت) کے عذابوں سے بچا لیا اس

وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو نے بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے (ہاں) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اُن سے پکار کر

يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ

کہہ دیا جائے گا کہ جتنا تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر خدا تم سے بیزار تھا جب

اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠ قَالُوْا رَبَّنَآ

تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے تو کفر کرتے تھے ۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

پروردگار تو ہم کو دو بار[1] مار چکا اور دو بار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا

[1] مفسرین میں اختلاف ہے کہ کفار کا قیامت میں دو بار زندہ کرنے اور دو بار مارنے کی شکایت سے کیا مراد ہے قتادہ ضحاک اور ابن عباس کا خیال ہے کہ پہلی موت نطفہ کی حالت دوسری موت دنیا کی زندگی کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنا پیدا کرنا اور دوسری دفعہ قیامت میں زندہ کرنا اور یہی مطلب کیف تکفرون باللہ الآیہ کا بھی ہے اور سدی و بلخی کا خیال ہے کہ پہلی موت دنیا کی دوسری قیامت کے قبل قبر کی اور پہلی زندگی قبر میں سوال و جواب کی اور دوسری قیامت میں اور جبائی کا خیال ہے کہ پہلی زندگی دنیا میں اور دوسری قبر میں اور پہلی موت دنیا میں اور دوسری قبر میں یہ تین اقوال ہیں مگر سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان میں سے کوئی قابل قبول نہیں کیونکہ نہ نطفہ کی حالت کو کوئی مارنا کہہ سکتا ہے اور نہ پیدائش کو زندہ کرنا اسی طرح قبر کی قلیل زندگانی کو نہ کوئی زندگی کہہ سکتا ہے اور نہ اس مرنے کو مرنا جس طرح فاقۃ الموت کو نہ کوئی صحت کہہ سکتا ہے اور نہ سونے کے بعد جاگ اٹھنے اور ہوش میں آجانے کو زندہ ہونا میرا خیال تو یہ ہے کہ پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا اور دوسری دفعہ زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا اور ان دونوں موتوں اور حیاتوں کے مردہ کرنے اور زندہ کرنے کے مصداق واقعی ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا اس کی تفصیل دیکھو دینیات تیسری مؤلفہ حقیر میں ١٢-١٢-

ع ٩ ٦

بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم
اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے یہ اس لیے کہ جب
بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ
تنہا خدا پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو
بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي
تم مان لیتے تھے تو (آج) خدا ہی کی حکومت ہے جو عالی شان (اور) بزرگ ہے وہی تو ہے
يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا
جو تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے اور
يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ
نصیحت تو بس وہی حاصل کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے پس تم لوگ خدا کی عبادت کو خالص
لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ
کرکے اسی کو پکارو اگرچہ کفار برا مانیں خدا تو بڑا عالی مرتبہ عرش کا
ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ
مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی
مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُم
نازل کرتا ہے تاکہ (لوگوں کو) ملاقات (قیامت) کے دن سے ڈرائے جس دن وہ لوگ
بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ
(قبروں سے) نکل پڑیں گے (اور) ان کی کوئی چیز خدا سے پوشیدہ نہیں رہے گی (اور ندا آئے گی)
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ
آج کس کی بادشاہت ہے پھر (خدا خود کہے گا) خاص خدا کی جو اکیلا (اور) غالب ہے اور ہر شخص کو
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ
اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا آج کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جاوے گا بے شک خدا بہت جلد
الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ
حساب ؎۱ لینے والا ہے اور (اے رسول) تم ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جو عنقریب آنے والا
لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ
جب لوگوں کے کلیجے گھٹ گھٹ ؎۲ کے (مارے ڈر کے) منہ کو آجائیں گے (اس وقت) نہ تو سرکشوں کا کوئی سچا دوست ہوگا

کفار کی حالت

قیامت میں ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا

؎۱ کسی نے جناب امیر سے پوچھا کہ خدا اتنے لوگوں کا حساب ایک دفعہ کیوں کرے گا۔ آپ نے فرمایا جس طرح سب کو ایک ہی دفعہ روزی دیتا ہے اسی وجہ سے خدا نے بہت بے تکلف فرمادیا کہ قیامت میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ کیوں کہ مقدمہ کے فیصل کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر بھی ایک قسم کا ظلم ہے مگر خدا کی بارگاہ میں یہ ظلم بھی نہ ہوگا۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

؎۲ اصلی ترجمہ یوں ہوگا کہ غم کو ضبط کرتے کرتے دل گلوں کے پاس آجائیں گے مگر ہمارے محاورے میں ایسے ہی محل پر یوں ہی بولا جاتا ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا ۱۲۔

وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝١٨ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا
اور نہ کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مان لی جائے خدا تو آنکھوں کی دُزدیدہ[1] نگاہ کو بھی جانتا ہے اور ان
تُخْفِي الصُّدُورُ ۝١٩ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ
باتوں کو بھی جو (لوگوں کے) سینوں میں پوشیدہ ہیں اور خدا ٹھیک (ٹھیک) حکم دیتا ہے اور اس کے سوا جن کی
يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ
یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے اس میں شک نہیں کہ خدا
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝٢٠ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
سُننے اور دیکھنے والا ہے۔ کیا ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن
دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا (حالانکہ) وہ لوگ قوت (شان اور عمر
قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا
سب) میں اور زمین پر اپنی نشانیاں (یادگاریں عمارتیں) وغیرہ چھوڑ جانے میں بھی ان سے
فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَمَا
کہیں بڑھ چڑھ کے تھے تو خدا نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے ان کی لے دے کی۔ اور خدا
كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝٢١ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
(کے غضب) سے ان کا کوئی بچانے والا بھی نہ تھا یہ سب اس سبب سے کہ ان کے پیغمبر
كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا
اُن کے پاس واضح و روشن معجزے لے کر آتے اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے انھیں
فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝٢٢ وَلَقَدْ
لے ڈالا اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ قوی (اور) سخت عذاب والا ہے۔ اور ہم نے
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝٢٣ إِلَىٰ
موسیٰ کو اپنی نشانیاں[2] اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور ہامان اور قارون
فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝٢٤
کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ تو) ایک بڑا جھوٹا (اور) جادوگر ہے۔
فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا
غرض جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لے کر آئے تو وہ بولے کہ

دُزدیدہ نگاہ کو بھی خدا جانتا ہے

ع ٢ ١١ ٧

فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ

[1] دُزدیدہ نگاہ ہمارے محاورے میں یہ معنی ہے کہ کسی شخص یا چیز کو اس طرح دیکھنا کہ دوسرے لوگ اُس کے دیکھنے کو نہ دیکھیں اور یہی مطلب خائنۃ الاعین کا ہے ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-

[2] جیسے عصا کا اژدھا بننا ید بیضا وغیرہ ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-

اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ
جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو اور ان کی عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کے
مَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ
زندہ رہنے دو۔ اور کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہی ہیں۔ اور فرعون کہنے لگا مجھے چھوڑ دو کہ
ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ
میں موسیٰ کو تو قتل کر ڈالوں اور میں دیکھوں) اپنے پروردگار کو تو اپنی مدد کے لیے بلائے (بھائیو) مجھے
اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ
اندیشہ ہے کہ (مبادا) تمھارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں فساد پیدا کردے اور موسیٰ نے کہا
الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ
کہ میں تو ہر متکبر سے جو حساب کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں لاتا اپنے اور
مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ؑ
تمھارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں اور فرعون کے لوگوں میں ایک
وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ
ایمان دار شخص (خرقیل ؎۱) نے جو اپنے ایمان کو چھپائے رہتا تھا (لوگوں سے) کہا
اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ
کیا تم لوگ ایسے شخص کے قتل کے درپے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے
قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا
حالانکہ وہ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس معجزے لے کر آیا ہے اور اگر (بالفرض) یہ شخص
فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ
جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر یہ کہیں سچا ہوا ؎۲ تو جس (عذاب) کی دھمکی
الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
یہ دھمکی دیتا ہے اس میں سے کچھ تو تم لوگوں پر ضرور واقع ہو کر رہے گا بے شک خدا اس شخص کی ہدایت نہیں
كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی
کرتا جو حد سے گزرنے والا (اور) جھوٹا ہو۔ اے میری قوم آج تو (بیشک) تمھاری بادشاہت ہے (اور) ملک میں تمھارا
الْاَرْضِ ؗ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ
ہی بول بالا ہے لیکن (کل) اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہمارا کون مدد کرے گا۔

؎۱ یہ اصل میں قبطی تھے اور فرعون کے ماموں زاد یا چچازاد بھائی بھی، ان ہی کا خطاب مومن آل فرعون ہے۔ جو لوگ تقیہ پر منہ آتے ہیں وہ اس آیت کو دیکھ کر شرمائیں اور متنبہ ہو جائیں خدا نے اگرچہ اسی کی تصریح کر دی ہے کہ وہ ایمان کو چھپائے رہتے تھے مگر احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے پانچ یا چھ سو برس تک تقیہ کیا تھا۔ یہاں گھنٹہ دو گھنٹے کے تقیہ کو بھی موجب طعن قرار دیا جاتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ۱۲-۱۲-۱۲-

ع ۳ ۷ ۸

؎۲ خرقیل چونکہ تقیہ میں تھے اس وجہ سے لوگوں کو عقل کی باتیں سمجھاتے تو مگر اس طرح کہ موسیٰ کی جنبہ داری بھی ثابت نہ ہو اور اپنا فرض بھی ادا ہو جائے۔ اسی وجہ سے جو باتیں سمجھائیں وہ ایسی ہیں کہ ظاہر میں فرعون اور موسیٰ دونوں کی طرف رجوع ہو سکتی ہیں لیکن باطن میں ان کا مقصود یہی تھا کہ موسیٰ ضرور سچا ہے اور تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو کہ ظلم کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو اس کی تکذیب سے تمھارا بھی وہی حال ہو جو اگلی امتوں کا ہوا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-

مومن آل فرعون کا تقیہ

خرقیل مومن آل فرعون کی نصیحتیں

قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ

فرعون نے کہا میں تو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھتا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں جس میں

اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

بھلائی ہے تو جو شخص (در پردہ) ایمان لاچکا تھا کہنے لگا بھائیو مجھے تو تمھاری نسبت بھی اور

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ

اُمتوں کی طرح روز (بد) کا اندیشہ ہے (کہیں تمھارا بھی وہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم

دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ

اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والے لوگوں کا حال ہوا اور خدا تو

بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ

بندوں پر ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں اور اے میری قوم مجھے تو تمھاری

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ

نسبت قیامت ۱؎ کے دن کا اندیشہ ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر (جہنم کی طرف) چل

مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ

کھڑے ہوگے تو خدا کے (عذاب) سے تمھارا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کا کوئی رہبراہ کرنے والا نہیں اور (اس سے) پہلے یوسف

يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ

۲؎ بھی تمھارے پاس معجزے لے کر آئے تھے تو جو جو لائے تھے تو تم لوگ اس میں برابر شک

مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ

ہی کرتے رہے یہاں تک کہ جب انھوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ اب اُن کے بعد خدا

اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا جو حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا ہو خدا اسے یوں

هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ

گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں

اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

میں (خواہ مخواہ) جھگڑے کیا کرتے ہیں وہ خدا کے نزدیک اور ایمان والوں کے

۱؎ یوم التناد بھی قیامت کا ایک نام ہے تناد کی اصل تنادی ہے اس کے معنی باہم پکارنے کے ہیں اور چونکہ قیامت میں جہنمی لوگ آہ و واویلا کر کے لوگوں کو پکاریں گے اور اہل جنت سے کہیں گے کہ ہمیں کچھ تھوڑا سا پانی ہی دے دو اور اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم سے تو خدا اور رسول نے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا بھلا تم کو بھی ان کی سچائی کا حال معلوم ہوا یا نہیں غرض اس قسم کی باتیں باہم پکار کر بہت سی ہوں گی اسی وجہ سے قیامت کا نام یوم التناد رکھا گیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

۲؎ یہ بھی خرقیل ہی کا قول ہے اب انھوں نے فرعون کے درباریوں کو دوسری طرح سمجھانا شروع کیا یعنی پہلے جو باتیں کہیں وہ تو سنی سنائی تھیں اب گویا اپنی آنکھوں سے دیکھی بات پر غور کرو کہ تم لوگ جب حضرت یوسف حیات تھے تو ان کی نبوت کے بھی قائل نہ ہوتے اور ان کے معجزے دیکھنے کے بعد بھی ان کو معمولی دنیا کا بادشاہ سمجھتے رہے مگر جب وہ چل بسے اور جو انتظامات وہ کر گئے تھے ان کا شیرازہ کھل گیا اور کسی کے سنبھالے نہ سنبھلا اور سلطنت میں بدنظمیاں پھیل گئیں تو یوسف کی قدر ہوئی اور سمجھے کہ وہ واقعی نبی تھے اور کہنے لگے کہ اب ان کا سا کوئی نبی نہ ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پھر پچھتاؤ گے۔ بنی اسرائیل کے مصر میں آنے کا حال سورۂ یوسف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے یہ فرعون ولید بن مصعب بن ریان ہے یعنی حضرت یوسف کے زمانے کے فرعون ریان کا پوتا ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
نزدیک سخت نفرت خیز ہیں یوں خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر علامت مقرر کر دیتا ہے
قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ
اور فرعون نے کہا اے ہامان ہمارے لیے ایک محل بنوا دے تاکہ (اُس پر چڑھ کر)
لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ
رستوں پر پہنچ جاؤں یعنی آسمانوں کے رستوں پر۔ پھر موسیٰ کے خدا کو جھانک (کر
فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ
دیکھ) لوں اور میں تو اُسے یقینی جھوٹا [1] سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کی
كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ
بدکرداریاں اس کو بھلی کر کے دکھا دی گئی تھیں اور راہ راست سے روک دیا
السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ
گیا تھا۔ اور فرعون کی تدبیر تو بس بالکل غارت غلّا ہی تھی۔ اور جو شخص (در پردہ) ایمان دار
الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾
تھا کہنے لگا بھائیو میرا کہنا مانو میں تمھیں ہدایت کے رستے دکھا دوں گا۔ بھائیو یہ
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ
دنیاوی زندگی تو بس (چند روز) فائدہ ہے اور آخرت ہی ہمیشہ رہنے کا
هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا
گھر ہے جو بُرا کام کرے گا تو اُسے بدلا بھی ویسا ہی ملے گا اور جو نیک کام
مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ
کرے گا مرد ہو یا عورت مگر ایمان دار ہو تو ایسے لوگ بہشت میں
هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ
داخل ہوں گے وہاں انھیں بے حساب روزی ملے گی۔ اور اے
فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى
میری قوم مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تم کو نجات کی طرف
النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ ؕ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ
بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے بلاتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر

[1] یعنی میں جانتا ہوں کہ موسیٰ جھوٹا ہے اور میں خدا کا قائل نہیں مگر موسیٰ کے خیال کے موافق یہ بھی کر دیکھوں۔ فرعون کے محل بنوانے اور اس پر چڑھنے اور محل کے منہدم ہونے کی کیفیت سورۃ قصص میں مذکور ہے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

ع ۴ ۱۰ ۹

بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا
کروں اور اس چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کا مجھے علم بھی نہیں اور میں تمھیں غالب

اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ
(اور) بڑے بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں بے شک تم اس چیز کی طرف مجھے بلاتے ہو

اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ
وہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں اور آخر ہم

وَ اَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ
سب کو خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ حد سے

اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ط وَ
بڑھ جانے والے جہنمی ہیں تو جو میں تم سے کہتا ہوں عنقریب ہی اسے یاد کروگے اور

اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾
تو اپنا کام خدا ہی کو سونپے دیتا ہوں کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں (کے حال) کو خوب دیکھ

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
رہا ہے [1] تو خدا نے اسے ان کی تدبیروں کی برائی سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کو بڑے

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ج
عذاب نے (ہر طرف سے) گھیر لیا (اور اب تو قبر میں دوزخ کی) آگ ہے کہ وہ لوگ (ہر) صبح و شام

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ
اس کے سامنے لاکھڑے کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون کے لوگوں کو سخت

الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ
سے سخت عذاب میں جھونک دو اور یہ لوگ جس وقت جہنم میں باہم جھگڑیں گے تو کم حیثیت لوگ بڑے

الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمھارے تابع تھے تو کیا تم اس وقت (دوزخ کی آگ کا) کچھ حصہ

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾
ہم سے ہٹا سکتے ہو تو بڑے لوگ کہیں گے (اب تو) ہم (تم) سب کے سب آگ میں پڑے

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ
ہیں خدا (کو) تو بندوں کے بارے میں (جو کچھ) فیصلہ (کرنا تھا) کر چکا اور جو لوگ

[1] یہاں تک تو خرقیل مومن آل فرعون نے گول گول باتیں کیں اور ان کی فہمایش کرتے رہے مگر کہتے کہتے آخر تاب ضبط نہ رہی اور یہ جملہ کہہ گذرے اس سے ان کا ایمان ظاہر ہو گیا اور لوگ ان کے دشمن ہو گئے۔ اور فرعون سے جا کر شکایت کی اور یہ بھی کہہ دیا کہ وہ تیری خدائی کا قائل نہیں موسیٰ کے خدا کو مانتا ہے اور موسیٰ ہی کی سی باتیں کرتا ہے فرعون یہ سن کر بولا اگرچہ وہ میرا چچا زاد بھائی خلیفہ اور ولیعہد ہے لیکن یہ باتیں اگر اس نے کی ہیں تو ضرور قابل سزا ہے اور اگر تم لوگ اس پر تہمت رکھتے ہو تو تمھاری سزا کی جائے گی، غرض خرقیل بلائے گئے اور فرعون نے پوچھا کیا تم میری خدائی کا انکار اور میری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو وہ بولے بادشاہ بھلا تو نے کبھی مجھے جھوٹ بولتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں بس اب یہ فوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمھارا پروردگار کون ہے وہ بولے فرعون پوچھا تمھارا خالق کون ہے وہ بولے فرعون پھر پوچھا تمھارا رازق کون ہے وہ بولے فرعون تب خرقیل نے کہا اے بادشاہ میں تجھے اور تمام حاضرین کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ جو ان کا پروردگار ہے وہ میرا۔ جو ان کا خالق ہے وہ میرا جو ان کا رازق ہے وہ میرا اور جو ان کا پروردگار خالق اور رازق نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں یہ سن کر فرعون خوش ہو گیا اور ان کو گھر جانے کی اجازت دی اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی ان سے فرعون نے کہا تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو تم ہمارے اور ہمارے ولیعہد کے درمیان لڑانا چاہتے تھے اور ملک میں فساد پھیلانے کا ارادہ تھا غرض وہ سب کے سب بری طرح مارے گئے اس کے بعد والی آیت میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے اس کے متعلق اور قصے بھی لوگوں نے لکھے ہیں مگر جو روایت میں نے لکھی ہے وہ زیادہ قابل اعتبار ہے واللہ اعلم
بمراد ہ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝٤٨ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ
آگ میں (جل رہے) ہوں گے جہنم کے داروغاؤں سے درخواست کریں
لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا
گے کہ اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں
مِّنَ الْعَذَابِ ۝٤٩ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ
تخفیف کر دے۔ وہ جواب دیں گے کیا تمھارے پاس تمھارے پیغمبر صاف و روشن معجزے
بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا
لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے ہاں (آئے تو تھے) تب فرشتے کہیں گے تو پھر تم خود (کیوں نہ) دعا کرو
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝٥٠ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ
حالانکہ کافروں کی دعا تو بس بے کار ہی ہے ہم اپنے پیغمبروں کی اور سلہ ایمان والوں کی دنیا کی
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ
زندگی میں بھی ضرور مدد کریں گے اور جس دن گواہ (پیغمبر فرشتے گواہی کو) اٹھ کھڑے ہوں گے (اس
الْاَشْهَادُ ۝٥١ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ
دن بھی) جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر پھٹکار
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝٥٢ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
(برستی) ہو گی اور ان کے لیے بہت برا گھر (جہنم) ہے اور ہم ہی نے موسیٰ کو ہدایت
مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝٥٣
(کی کتاب توریت) دی اور بنی اسرائیل کو (اُس) کتاب کا وارث بنایا۔ جو
هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝٥٤ فَاصْبِرْ اِنَّ
عقل مندوں کے لیے (سرتاپا) ہدایت و نصیحت ہے تو (اے رسول) تم (ان کی شرارت پر)
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ
صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (امت کی) گناہوں کی معافی سلہ مانگو اور صبح و شام
بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ۝٥٥ اِنَّ الَّذِيْنَ
اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو جن لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے)
يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ۙ
کوئی دلیل تو آئی نہیں اور (پھر) وہ خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑے نکالتے ہیں

ع ٥ ١٣ ١٠

خدا پیغمبروں اور مومنوں کی ضرور مدد کرے گا

سلہ ایک حدیث میں ہے کہ اس سے رجعت یعنی ظہور امام آخر الزماں کا زمانہ مراد ہے اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیوں کہ زمانہ سابق میں اس کثرت سے انبیا اور مومنین قتل ہوئے جس کی کوئی حد نہیں اور باوجود اس کے ان کی کوئی نصرت نہیں کی گئی اسی لحاظ سے میں نے ننصر کا ترجمہ (مدد کریں گے) کیا ہے اور اگر صیغہ حال لیا جائے اور مدد کرتے ہیں اس کا ترجمہ کیا جائے تب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا وند عالم ہمیشہ اپنے پیغمبروں اور مومنین کی مدد کرتا رہا لیکن مدد کئی طرح سے ہوتی ہے کبھی تقویت قلب سے کبھی دلائل میں مخالف پر غالب آنے سے کبھی ان کے خون کا دشمنوں سے انتقام لینے سے کبھی دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کر دینے سے کبھی قحط اور مثل اس کے بلاؤں میں مبتلا کر دینے سے اور ان اقسام میں سے کوئی نہ کوئی مدد ہر پیغمبر اور ہر مومن کے ساتھ خدا کی طرف سے ضرور ہوتی واللّٰہ اعلم بمرادہ۔۱۲۔ سلہ یہ تو ظاہر ہے کہ انبیا سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ عمر بھر نہیں ہوتا پھر استغفار کی فرمائش محض تعلیم کی غرض سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کے درجات بلند ہوں کیوں کہ خدا کا مقصود تو یہ ہے کہ بندوں سے بندگی کی شان ادا ہو اور جو اس کے خاص بندے ہیں ان سے اور زیادہ ہو اور بندگی کی شان یہی ہے کہ اپنے کو ہمیشہ اس کے سامنے قاصر فرض کرکے اپنا سر جھکائے اور گڑگڑاتا ہے سہ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بہ درگاہ خدا آورد ٭ یا دوسرا مطلب لیا جائے کہ اپنے امت کے گناہوں کی معافی مانگے اسی لحاظ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲ ؁۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭
٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ
ان کے دل میں بڑائی (کی بے جا ہوس) کے سوا کچھ نہیں حالانکہ وہ لوگ اس تک کبھی
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝
پہنچنے والے نہیں تو تم بس خدا کی پناہ مانگتے رہو بے شک وہ بڑا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے
لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی بہ نسبت یقینی سلہ بڑا (کام) ہے
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا يَسْتَوِي
مگر اکثر لوگ (اتنا بھی) نہیں جانتے اور اندھا اور آنکھ والا (دونوں)
الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
برابر نہیں ہو سکتے اور نہ مومنین جنھوں نے اچھے کام کیے اور نہ بدکار (ہی)
وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ۝ إِنَّ السَّاعَةَ
برابر ہو سکتے ہیں بات یہ ہے (کہ) تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو قیامت تو ضرور آنے
لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
والی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں مگر اکثر لوگ (اس پر بھی) ایمان نہیں
لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ
رکھتے اور تمھارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سلہ سے دعائیں مانگو میں تمھاری (دعا)
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ
قبول کروں گا جو لوگ ہماری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ہی ذلیل و خوار ہو کر
جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
یقینی جہنم واصل ہوں گے خدا ہی تو ہے جس نے تمھارے واسطے رات بنائی تاکہ
لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو
تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن (بنایا) تاکہ کام کرو) بے شک خدا لوگوں پر
فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
فضل و (کرم) والا ہے مگر اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے یہی
يَشْكُرُونَ ۝ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
خدا تمھارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا خالق ہے اس کے سوا

سلہ یہ ان لوگوں کے قائل کرنے کے لیے ہے جو قیامت اور حشر و نشر کو نہیں مانتے مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا تو زیادہ دشوار کام ہے مگر خدا نے یہ کر دکھایا تو انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کون مشکل کام ہے ۱۲۔

سلہ اس میں بھی وہی بندگی کی شان کا اظہار مقصود ہے دعا میں بھی فائدہ کیا کم ہے کہ یہ ایک عمدہ عبادت ہے اور خدا اسے پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایاں ہو کر پائی جائے اگر ظاہر میں ہمارا مطلب پورا نہ ہوا تو کم سے کم ثواب ہوا یہی اپنی دعا کی مقبولیت سمجھو فرض کرو کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہوں ایک تو اکڑا رہے اور دوسرا اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے اپنے اغراض کو مانگتا رہے تو اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ مہربان اپنے پیارے بچے کی ہر خواہش اور تمنا کو پورا کرے کیوں کہ بچہ تو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی ایسی چیزیں بھی مانگتا ہے جو اس کے لیے فقط نامناسب نہیں بلکہ مضر ہیں پھر باپ کیوں کر پورا کرے مگر باوجود اس کے ایک شفیق باپ اس بچے سے زیادہ ضرور خوش ہوگا اور اس اکڑے ہوئے سے ناخوش یہی مثال اپنی اور خدا کی اور دعا کی سمجھو اگر ہوش است ہمیں قدر بس است ۱۲۔

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۶ ۱۰ ۱

خدا کی حمد

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤۡفَكُ

کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔ جو لوگ خدا کی آیتوں سے

الَّذِيۡنَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ

انکار رکھتے تھے وہ اسی طرح بھٹک رہے تھے۔ اللہ ہی تو ہے جس نے

جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً

تمہارے واسطے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور

وَّ صَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَ رَزَقَكُمۡ مِّنَ

اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں بنائیں اور اسی نے تمہیں صاف

الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

ستھری چیزیں کھانے کو دیں یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو خدا بہت ہی متبرک ہے جو

الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الۡحَىُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادۡعُوۡهُ

سارے جہان کا پالنے والا ہے وہی (ہمیشہ) زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نری

مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٦٥﴾

کھری اسی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگو سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

قُلۡ اِنِّىۡ نُهِيۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی بارگاہ سے کھلے ہوئے معجزے آچکے تو مجھے

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِىَ الۡبَيِّنٰتُ مِنۡ رَّبِّىۡ ۡ وَ

اس بات کی مناہی کر دی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن کو تم پوجتے ہو میں ان کی پرستش کروں اور

اُمِرۡتُ اَنۡ اُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىۡ

مجھے تو یہ حکم ہو چکا ہے کہ میں سارے جہان کو پالنے والے کا فرمانبردار ہوں وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو

خدا کی قدرت

خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ

(پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بنا کر (ماں کے

عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ ثُمَّ

پیٹ سے) نکالتا ہے (تاکہ بڑھو) پھر (زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر

لِتَكُوۡنُوۡا شُيُوۡخًا ۚ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّتَوَفّٰى مِنۡ قَبۡلُ

اور زندہ رکھتا ہے تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو (اس سے) پہلے ہی مر جاتا ہے

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ

غرض (تم کو اس وقت تک زندہ رکھتا ہے) کہ تم (موت کے) مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اس کی

الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

قدرت کو) سمجھو وہ وہی (خدا) ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس

لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ

اس سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر غور نہیں کی

اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ

جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں جن لوگوں نے کتاب خدا او

وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾

ان باتوں کو جو ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا جھٹلایا تو بہت جلد (اس کا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائے گا

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾

جب (بھاری بھاری) طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی (اور پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں

فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِیْلَ

گھسیٹے جائیں گے پھر (جہنم کی) آگ میں جھونک دیئے جائیں گے پھر ان سے پوچھا

لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

جائے گا کہ خدا کے سوا جن کو (اس کا) شریک بناتے تھے (اس وقت) کہاں ہیں وہ کہیں گے

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ

اب تو وہ ہم سے جاتے رہے بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ہم تو پہلے ہی سے (خدا کے سوا) کسی چیز کی

شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا

پرستش نہ کرتے تھے یوں خدا کافروں کو بوکھلا دے گا (کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا) یہ اس کی سزا

كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

ہے کہ تم دنیا میں ناحق (بات پر) نہال نہال تھے اور اس کی سزا ہے کہ تم اترایا کرتے تھے

تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ

اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اسی میں (پڑے) رہو غرض

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تکبر کرنے والوں کا بھی (کیا) برا ٹھکانا ہے تو (اے رسول) تم صبر کرو خدا کا وعدہ یقینی

ع ۸ ۱۲

مع عندالمتاخرین

قیامت میں کفار کی حالت

خدا کا وعدہ سچا ہے

حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ
سچا ہے تو جس (عذاب) کی ہم انھیں دھمکی دیتے ہیں اگر ہم تم کو اس میں سے کچھ دکھا دیں یا تم
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
ہی کو (اس کے قبل دنیا سے) اُٹھا لیں تو (آخر پھر) ان کو ہماری طرف لَوٹ کر آنا ہے اور تم سے پہلے بھی ہم نے بہت
مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ
سے پیغمبر بھیجے ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات تم سے بیان کر دیئے اور کچھ ایسے ہیں جن کے
مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ
حالات تم سے نہیں دوہرائے اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے اختیار دیئے بغیر کوئی
يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
معجزہ دکھا سکے پھر جب خدا کا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ
قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ ع اَللّٰهُ
کر دیا گیا اور اہل باطل ہی اس وقت گھاٹے میں رہے خدا ہی تو وہ
الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا
ہے جس نے تمھارے واسطے چار پائے پیدا کیے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہو
تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً
اور کسی کو کھاتے ہو اور تمھارے لیے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں اور تاکہ تم ان پر (چڑھ کر) اپنے
فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾
دلی مقصد تک ۱؎ پہنچو اور ان پر اور (نیز) کشتیوں پر سوار پھرتے ہو۔
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَىَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ
اور وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے تو کیا یہ
يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ
انجام آخر کیا ہوا جو اُن سے (تعداد میں) کہیں زیادہ تھے اور قوت اور زمین پر (اپنی)
وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ
نشانیاں (یادگاریں) چھوڑنے میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے تو جو کچھ ان لوگوں

ع ۸ / ۱۰ / ۱۳

۱؎ ان پر اسباب لاد کر تجارت کرو خود سوار ہو کر حج و زیارت تجارت تحصیل علم اور دیگر معاملات کے لیے قریب یا دور سفر کرو۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲۔

علوم فلسفہ وغیرہ پر بڑا ناز ہوتا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٢ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
نے کیا کرایا تھا اُن کے کچھ بھی کام نہ آیا پھر جب ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح وروشن
بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ
معجزے لے کر آئے تو جو علم سلہ (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر نازاں ہوئے اور جس
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨٣ فَلَمَّا رَاَوْا
(عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اُڑاتے تھے اُسی نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو جب ان لوگوں نے
بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا
ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم یکتا خدا پر ایمان لائے اور جس چیز کو ہم اس کا شریک
كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝٨٤ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ
بناتے تھے اب ہم ان کو نہیں مانتے تو جب ان لوگوں نے ہمارا عذاب (آتے) دیکھ لیا تو اب
لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ
ان کا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا سلہ (یہ) خدا کی عادت (ہے) جو اپنے بندوں کے بارے
عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٥ ع
میں (سدا سے) چلی آتی ہے اور کافر لوگ اس وقت گھاٹے میں سلہ رہے

(۵۴) آیاتہا ‏ (٤١) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (٦١) ‏ رکوعاتہا (٦)

سورہ حم سجدہ (سجدہ) مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چون آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ كِتٰبٌ
حم (یہ کتاب) رحمان و رحیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے یہ (وہ) کتاب عربی
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣
قرآن ہے جس کی آیتیں سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں (نیک
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا
کاروں کو) خوشخبری دینے والی اور (بدکاروں کو) ڈرانے والی ہے اس پر بھی ان میں سے اکثر نے منہ
يَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا
پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں اور کہنے لگے جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے تو ہمارے دل

سلہ اس سے یا تو ان کے باطل اعتقادات مراد ہیں یا علم معاش تجارت وغیرہ یا علم فلاسفہ مقصود ہے کہ یہ لوگ اس بیہودہ خیال میں تھے کہ ہم لوگ اپنے زور علم سے انبیا کو مناظرہ میں دبا لیں گے جس طرح حکمائے یونان اپنے علم فلسفہ پر اس قدر نازاں تھے کہ جب انبیا کی وحی وغیرہ کا حال سنتے تو اُسے بے قدر اور ذلیل سمجھتے اور اپنے علم کی بہ نسبت اس کو جہل کہتے چنانچہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہو کر آئے تو لوگوں نے سقراط حکیم سے کہا تم حضرت موسیٰ کے پاس علم دین سیکھنے کیوں نہیں جاتے تو کہنے لگا ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہم کو کسی اور علم کی ضرورت نہیں ۱۲۔

سلہ کیوں کہ عذاب کے دیکھنے کے وقت تکلیف شرعی باقی نہیں رہتی اسی وجہ سے حضرت طلحہ جو حضرت عائشہ کے اصلی ابھارنے والے تھے جنگ جمل میں زخمی اور اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو حضرت علی سے کہلا بھیجا میں بیعت کے توڑنے سے توبہ کرتا ہوں آپ معاف کیجیے تو آپ نے فرمایا کہ یاس کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی غرض وہ اسی حالت میں رخصت ہوئے اور حقیقتاً وہ مروان کے تیر سے مارے گئے جو حضرت عثمان کے وزیر تھے اور قاتل و مقتول دونوں حضرت عائشہ کے طرف دار تھے ۱۲-۱۲۔

ع ٩ ‏ ٧ ‏ ١٤

سلہ ان دونوں آیتوں کے متعلق ایک دلچسپ حکایت سنیے کسی نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا محصنہ کی اور جب متوکل کے پاس گرفتار ہو کر آیا تو سزا کے خوف سے مسلمان ہو گیا اب علما میں اختلاف ہوا کہ وہ حد کا مستحق باقی رہا یا نہیں اور رہے تو کیسے حد کا غرض متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام سے لکھ کر پوچھا آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ آنا مارا جائے کہ مر جائے جب یہ جواب متوکل کے پاس پہنچا تو دربار کے علما نے انکار کیا کہ یہ قرآن یا حدیث رسول میں نہیں ہے پھر متوکل نے پوچھا تو آپ نے یہی دونوں آیتیں لکھ کر بھیج دیں تو وہ علما اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور وہ مارا گیا ۱۲۔ سلہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۲۔

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَ

پردوں میں ہیں (کہ دل کو نہیں لگتی) اور ہمارے کانوں میں گرانی (بہراپن) ہے (کہ کچھ سنائی نہیں دیتا) اور

بَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَآ

ہمارے تمہارے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے تو تم (اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں (اے رسول) کہہ دو کہ میں

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ

بھی بس تمہارا ہی سا آدمی ہوں (مگر فرق یہ ہے کہ) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی) یکتا خدا

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ

ہے تو سیدھے اس کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے بخشش کی دعا مانگو اور مشرکوں پر

لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

افسوس ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

قائل نہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ قُلْ اَئِنَّكُمْ

کام کرتے رہے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے والا ہی نہیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا

لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

تم اس (خدا) سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم (اوروں کو)

تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ

ان کا ہمسر بناتے ہو یہی تو سارے جہان کا سرپرست ہے اور اسی نے زمین میں

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ

اس کے اوپر سے پہاڑ پیدا کیے اور اسی نے اس میں برکت عطا کی اور اسی نے ایک مناسب انداز

فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

پر اس میں سامان معیشت کا بندوبست کیا (یہ سب کچھ) چار دن ؂ میں (اور تمام) طلبگاروں کے لیے برابر

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اس وقت) دھواں (کا سا) تھا تو اس سے اور زمین

وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا

سے فرمایا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے خواہ کراہت سے دونوں نے عرض کی ہم

الثلثة

ع ۸ ۱۵

آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش

بقیہ صفحہ گزشتہ: ۔ ؂ اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا۔ حضرت کی رسالت۔ آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش۔ قوم عاد کا قصہ۔ قیامت میں ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ کفار مکہ کی شرارت۔ مومن کی صورت۔ برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو۔ سورج چاند وغیرہ بھی اسی کی مخلوق ہیں۔ قرآن کے قریب بھی باطل کا گزر نہیں۔ قرآن کی حقیقت کا ثبوت انسان کی حالت۔ خدا کے وجود کی دلیل وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲۔

؂ (صفحہ ہذا) ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا جس پر احسان نہیں جتایا جائے گا تاکہ کبھی چھیں نہیں ۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

؂ یہ چار دن پہلے دو دن سے الگ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین اور جتنی چیزیں دریا پہاڑ درخت اور سامان معیشت زمین میں سب چار دن میں پیدا ہوئے اور آسمان ستارے چاند اور سورج وغیرہ دو دن میں اسی بنا پر دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ہم نے آسمان زمین اور ان دونوں کے درمیان کی چیزیں چھ دن میں پیدا کیں۔ ۔۱۲۔

؂ طلب گاروں سے حاجت مند مراد ہیں خواہ مانگیں یا نہ مانگیں جو کچھ جس کو درکار ہے دیتا ہے ؂

ادیم زمین سفرہ عام اوست
برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست

۔۱۲۔

طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ
لہ خوش خوش حاضر ہیں (اور حکم کے پابند ہیں) پھر اُس نے دونوں میں اس (دھوئیں) کے سات آسمان
وَ اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ
سلہ بنائے اور ہر آسمان میں سے اس (کے انتظام) کا حکم (کارکنان قضا و قدر کے پاس) بھیج دیا اور ہم نے
الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَ حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ سلہ رکھا یہ واقف کار غالب
الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً
(خدا) کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے ہیں پھر اگر اس پر یہ کفار منہ پھیریں تو کہدو کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے سلہ
مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ
(کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی کی کڑک کہ جب اُن کے پاس اُن کے آگے سے اور پیچھے
مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
سے پیغمبر (یہ خبر لے کر) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے
اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
کہ ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں)
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ
دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے تو عاد ناحق زور سے
فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ
زمین میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر
اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
قوت میں کون ہے۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس
خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ اُن سے قوت میں کہیں بڑھ کے ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں
يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا
سے انکاری کرتے رہے تو ہم نے بھی (توان کے) نحوست کے دنوں میں اُن پر
فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي
بڑی زوروں کی آندھی چلائی تا کہ دنیا کی زندگی میں اُن کو رسوائی کے عذاب

سلہ بظاہر اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی خدا نے فرمایا اور آسمان و زمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان میں زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اردو محاورات میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انھیں سے آواز آتی ہو اور طآئعین اس وجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان اور زمین ہی کی طرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ صاحبان عقل ان میں ہیں ان کی طرف سے بھی۔۱۲

سلہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی تھا اس میں خدا کی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی اسی سے جھاگ (جھین) نکلے پھر ان سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنایا گیا اور جھاگ جو جم کر رہ گئی وہ زمین ہوئی اسی مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے اور جناب امیر نے بھی بہت تفصیل سے اس کو بیان فرمایا ہے دیکھو نہج البلاغہ۔۱۲۔

سلہ کہ وہ وحی فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے۔۱۲۔

سلہ صاعقہ کے اصل معنی ہلاک اور تباہ کرنے والی چیز کے ہیں اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس پر گرتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے اس وجہ سے عرف عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر میں نے بجلی برق بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا۔۱۲۔ ۱۲۔

اَلْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَخْزٰی وَھُمْ لَا
کا مزا چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہو ہی گا اور (پھر) ان کو کہیں سے
یُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَھَدَیْنٰھُمْ فَاسْتَحَبُّوا
مدد بھی نہ ملے گی اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے
الْعَمٰی عَلَی الْھُدٰی فَاَخَذَتْھُمْ صٰعِقَۃُ الْعَذَابِ
ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو پسند کیا تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب
الْھُوْنِ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ
کی بجلی نے اُن کو لے ڈالا اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری
اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ
کرتے تھے اُن کو ہم نے (اس) مصیبت سے بچا لیا اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی
اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓی اِذَا مَا
طرف ہنکائے جائیں گے تو یہ لوگ ترتیب وار کھڑے کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب سب کے
جَآءُوْھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ وَ اَبْصَارُھُمْ
سب جہنم کے پاس جائیں گے تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست
وَ جُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَالُوْا
اُن کے خلاف اُن کے مقابلہ میں اُن کی کارستانیوں کی گواہی [1] دیں گے اور یہ لوگ اپنے اعضا
لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا
سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی تو وہ جواب دیں گے کہ جس قدر خدا نے ہر چیز
اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّ ھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ
کو گویا کیا اُسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت سے) گویا کیا اور اُسی نے تم کو پہلے بار پیدا کیا تھا
مَرَّۃٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ مَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ
اور آخر اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے اور (تمھاری تو یہ حالت تھی کہ) تم لوگ اس خیال سے (اپنے
اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَ لَآ اَبْصَارُکُمْ وَ لَا
گناہوں کی) پردہ داری بھی تو نہیں کرتے تھے کہ تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے اعضا
جُلُوْدُکُمْ وَ لٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ کَثِیْرًا
تمھارے برخلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو اس خیال میں (بھولے ہوئے) تھے کہ خدا تمھارے بہت سے کاموں کی

[1] یہ اس وقت ہوگا کہ جب مجرم سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور اپنے گناہوں سے انکار کریں گے تو جو فرشتے اُن کی کارستانیاں لکھتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے اس وقت یہ لوگ وہی کہیں گے جو غالب مرحوم نے ان کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق، آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا؟
یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری ہی کہیں گے اس وقت ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ ۱۲-۱۲۔

ع ۲ ۱۰ ۱۶

ہمارے اعضا ہی ہمارے خلاف گواہی دیں گے

طَآئِعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ
سلہ خوش خوش حاضر ہیں (اور حکم کے پابند ہیں) پھر اُس نے دونوں میں اس (دھوئیں) کے سات آسمان
وَ اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ
سلہ بنائے اور ہر آسمان میں سے اس (کے انتظام) کا حکم (کارکنان قضاو قدر کے پاس) بھیج دیا اور ہم نے
الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ سلہ رکھا یہ واقف کار غالب
الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً
(خدا) کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے ہیں پھر اگر اس پر یہ کفار منہ پھیریں تو کہدو کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے سلہ
مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ
(کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی کی کڑک کہ جب اُن کے پاس اُن کے آگے سے اور پیچھے
مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
سے پیغمبر (پہ پھیرے کر) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے
اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
کہ ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا اور جو (باتیں)
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ
دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو اسے نہیں مانتے تو عاد ناحق رُوئے
فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ
زمین میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر
اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
قوت میں کون ہے۔ کیا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس
خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ اُن سے قوت میں کہیں بڑھ کے ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں
يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا
سے انکاری کرتے رہے تو ہم نے بھی (تو ان کے) نحوست کے دنوں میں اُن پر
فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي
بڑی زوروں کی آندھی چلائی تاکہ دنیا کی زندگی میں اُن کو رسوائی کے عذاب

سلہ بظاہر اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی خدا نے فرمایا اور آسمان و زمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان میں زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اردو محاورات میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انھیں سے آواز آئی ہو اور طآئعین اس وجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان اور زمین ہی کی طرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ صاحبان عقل ان میں ہیں ان کی طرف سے بھی۔۱۲

سلہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی تھا اس میں خدا کی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی اسی سے جھاگ (پھین) نکلے پھر اس سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنایا گیا اور جو جھاگ جم کر رہ گئی وہ زمین ہوئی اس مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے اور جناب امیر نے بھی بہت تفصیل سے اس کو بیان فرمایا ہے دیکھو نہج البلاغہ۔۱۲۔ سلہ کہ وہ وحی فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے۔۱۲۔

سلہ صاعقہ کے اصلی معنی ہلاک اور تباہ کرنے والی چیز کے ہیں اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس پر گرتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے اس وجہ سے عرف عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بنا پر میں نے بھی ترجمہ بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا۔۱۲۔۱۲۔

الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَخْزٰی وَ ھُمْ لَا
کا مزا چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ رسوا کرنے والا ہو ہی گا اور (پھر) ان کو کہیں سے
یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَھَدَیْنٰھُمْ فَاسْتَحَبُّوا
مدد بھی نہ ملے گی اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا راستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے
الْعَمٰی عَلَی الْھُدٰی فَاَخَذَتْھُمْ صٰعِقَۃُ الْعَذَابِ
ہدایت کے مقابلہ میں گمراہی کو پسند کیا تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب
الْھُوْنِ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ نَجَّیْنَا الَّذِیْنَ
کی بجلی نے اُن کو لے ڈالا اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری
اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع وَ یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ
کرتے تھے اُن کو ہم نے (اس) مصیبت سے بچا لیا اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی
اللّٰہِ اِلَی النَّارِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓی اِذَا مَا
طرف ہنکائے جائیں گے تو یہ لوگ ترتیب وار کھڑے کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب سب کے
جَآءُوْھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ وَ اَبْصَارُھُمْ
سب جہنم کے پاس جائیں گے تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست
وَ جُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَالُوْا
اُن کے خلاف اُن کے مقابلہ میں اُن کی کارستانیوں کی گواہی [1] دیں گے اور یہ لوگ اپنے اعضا
لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا
سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی تو وہ جواب دیں گے کہ جس قدر خدا نے ہر چیز
اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَّ ھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ
کو گویا کیا اُسی نے ہم کو بھی (اپنی قدرت سے) گویا کیا اور اُسی نے تم کو پہلے بار پیدا کیا تھا
مَرَّۃٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ
اور آخر اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے اور (تمھاری تو یہ حالت تھی کہ) تم لوگ اس خیال سے (اپنے
اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَ لَآ اَبْصَارُکُمْ وَ لَا
گناہوں کی) پردہ داری بھی تو نہیں کرتے تھے کہ تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے اعضا
جُلُوْدُکُمْ وَ لٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ کَثِیْرًا
تمھارے برخلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو اس خیال میں (بھولے ہوئے) تھے کہ خدا تمھارے بہت سے کاموں کی

ع ۲ / ۱۰ / ۱۶

[1] یہ اس وقت ہوگا کہ جب مجرم سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور اپنے گناہوں سے انکار کریں گے تو جو فرشتے اُن کی کارستانیاں لکھتے تھے ان کے خلاف گواہی دیں گے اس وقت یہ لوگ وہی کہیں گے جو غالب مرحوم نے ان کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق،
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا؛
یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری اسی کہیں گے
اس وقت ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ ۱۲-۱۲۔

ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے

عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ
نصیب ور ہیں اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے وسوسہ پیدا ہو تو
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَ مِنْ
خدا کی پناہ مانگ لیا کرو بیشک وہ (سب کی) سنتا جانتا ہے۔ اور اس کی
اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا
(قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں (تو تم لوگ) نہ سورج
لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ
کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا ہی کی عبادت کرنی منظور ہے تو
خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ
بس اسی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ پس اگر یہ لوگ
اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ
سرکشی کریں تو خدا کو بھی ان کی پروا نہیں) جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ
وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ
میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اکتاتے بھی نہیں اس کی (قدرت کی) نشانیوں
تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ
میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم زمین کو خشک بے گیاہ دیکھتے ہو پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو
اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ
لہلہانے لگتی ہے اور پھول جاتی ہے جس (خدا) نے (مردہ) زمین کو زندہ کیا وہ یقیناً مردوں کو بھی جلائے گا
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا
بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں ہیر[1] پھیر پیدا کرتے ہیں وہ ہرگز ہم سے
لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ
پوشیدہ نہیں ہیں بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت
یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا
کے دن بے خوف و خطر آئے گا (خیر) جو چاہو سو کرو (مگر) جو کچھ تم کرتے ہو وہ
تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا
(خدا) اس کو دیکھ رہا ہے۔ جن لوگوں نے نصیحت کو جب وہ ان کے پاس آئی نہ مانا (وہ اپنا

سورج چاند وغیرہ بھی اس کی مخلوق ہیں

سجدہ واجبة

[1] ہیر پھیر کردینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا مطلب کچھ اور ہے اور اپنی خواہش کے مطابق کچھ اور گڑھ لے یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے ۱۲۔

—۱۳—

جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ
نتیجہ دیکھ لیں گے) اور یہ قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک
بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے [1] اور خوبیوں والے دانا (خدا) کی بارگاہ سے نازل
حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
ہوئی ہے (اے رسول) تم سے بھی بس وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور رسولوں سے
مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ
کہی جا چکی ہیں بے شک تمہارا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب وال
اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
بھی ہے اور اگر ہم اس قرآن کو عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ ضرور کہہ بیٹھتے ک
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ
اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں تفصیل وار بیان نہیں کی گئیں کیا (خوب قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی (ال
اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
رسول) تم کہدو کہ ایمانداروں کے لیے تو یہ (قرآن از سرتاپا) ہدایت اور (ہر مرض کی) شفا ہے اور جو لوگ ایمان
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
نہیں رکھتے ان کے کانوں کے حق میں گرانی (بہرا پن) ہے اور وہ (قرآن) ان کے حق میں نابینائی (کا سبب) ہے
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
(تو گرانی کی وجہ سے گویا) وہ لوگ بڑی دُور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (اور نہیں سنتے) اور ہم ہی نے موسیٰ کو بھی
الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
کتاب (توریت) عطا کی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے ن
مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ
ہو چکی ہوتی تو ان میں کب کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے ا
مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
بے چین کر دیا ہے جس نے اچھے اچھے کام کیے تو اپنے نفع کے لیے اور جو بُرا کام کرے اس کا و
اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾
بھی اسی پر ہے اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر (کبھی) ظلم کرنے والا نہیں

قرآن کے قریب بھی باطل کا گذر نہیں

[1] مطلب یہ ہے کہ باطل کا اس کے قریب گذر ہی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے قبل ہی کوئی ایسی کتاب آئی ہے جو اس کو باطل کر سکے ۱۲-۱۲-۱۲

قرآن کی حقیقت کا ثبوت

ع ۵ ۱۲ ۱۹

حضرت موسیٰ کا ذکر

الجزء الخامس والعشرون

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ

قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف ہے (یعنی وہی جانتا ہے) اور بغیر اس کے علم و (ارادہ) کے

ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا

نہ تو پھل اپنے پوروں سے نکلتے ہیں اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے

تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا

اور جس دن (خدا) ان (مشرکین) کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں وہ کہیں

اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

گے ہم تجھ سے عرض کر چکے کہ ہم میں سے کوئی (ان سے) واقف ہی نہیں اور اس سے پہلے جن معبودوں کی

يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾

یہ لوگ پرستش کرتے تھے وہ غائب (غلا) ہو گئے اور یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیے اب مخلصی نہیں

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ

انسان بھلائی کی دعائیں مانگنے سے تو کبھی اکتاتا نہیں اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ

الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

جائے تو (فوراً) ناامید اور بے آس ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جانے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ

ہم اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھائیں تو یقیناً کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرے ہی لیے ہے اور میں

اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ

نہیں خیال کرتا کہ کبھی قیامت برپا ہو گی اور اگر (قیامت ہو بھی اور) میں اپنے پروردگار کی طرف

لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا

لوٹایا بھی جاؤں تو بھی میرے لیے یقیناً اس کے یہاں بھلائی ہی تو ہے جو اعمال کرتے رہے ہم

عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ

ان کو (قیامت میں) ضرور بتا دیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے (وہ الگ) اور جب

اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا

ہم انسان پر احسان کرتے ہیں تو (ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو بدل کر چل دیتا ہے

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ (اے رسول) تم کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی

انسان کی حالت

لہ کلبی نے لکھا ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے جو بھلائی یعنی مال و دولت صحت اولاد غرض دنیا کے سارے سامان کی دعائیں کرتا رہتا ہے ورنہ خدا کے خاص بندے تو ان چیزوں کی طرف نظر بھی نہیں کرتے ۱۲-۱۲۔

ٹہ یعنی وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں چین کرتے ہیں اور آخرت میں چین ہے مگر اس کا عکس انھیں بنا دیں گے ۱۲-۱۲-۱۲۔

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی بارگاہ سے (آیا) ہو (اور) پھر تم اس سے انکار کرو تو جو (ایسے) پرلے درجے

هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ

مخالفت میں (پڑا) ہو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے ہم عنقریب ہی اپنی (قدرت کی) نشانیاں اطراف (عالم) میں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ

اور خود ان میں دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی یقیناً حق ہے کیا تمھارا پروردگار

بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ

اس کے لیے کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے۔ دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر

مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾ ع

ہونے سے شک میں (پڑے) ہیں سُن رکھو وہ یقیناً ہر چیز پر حاوی ہے۔

(٤٢) سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (٦٢)

آیاتہا ٥٣ — رکوعاتہا ٥

سورہ[1] شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ترپن آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

حم[2] عسق (اے رسول) غالب و دانا خدا تمھاری طرف اور جو (پیغمبر) تم سے پہلے گزر

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ان کی طرف یوں ہی وحی بھیجتا رہتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

(غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور وہ تو بڑا عالی شان (اور) بزرگ ہے ان کی باتوں سے[3] قریب ہے کہ سارے

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

آسمان (اس کی ہیبت کے مارے) اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے تو اپنے پروردگار کی تعریف کے

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ

ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لیے (گناہوں کی) معافی مانگا کرتے ہیں سُن

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

رکھو کہ خدا ہی یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (اور) اپنے سرپر

خدا کے وجود کی دلیل

[1] اس سورہ میں حضرت علی کی فضیلت خدا کا مثل نہیں دائم و قائم دین لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اپنے اعمال کا دنیا میں بدلا آخرت میں اہلبیت کی محبت اگر سب لوگ امیر ہوتے تو فساد پھیل جاتا مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے شورہ کی مدح برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے۔ قصور معاف کرنے کی مدح رسول نگہبان نہیں انسان بڑا ناشکرا ہے قرآن کا وحی و نور ہونا وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

ع ٦ ١٠ ١

[2] علامہ اوحدی نے فواتح میں لکھا ہے کہ جب حم عسق نازل ہوئی تو حضرت رسول بہت غمگین ہوئے کچھ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا جو آیت نازل ہوئی اس کا مطلب یہ ہے کہ میری امت مختلف بلاؤں میں مثل زمین میں دھنس جانے یا مسخ ہو جانے یا دیگر مصائب میں مبتلا ہوگی اور ابن عباس جب اس آیت کو پڑھتے تو کہتے تھے کہ حضرت علی صرف ان دو لفظوں سے تمام فسادات کو جو آیندہ ہونے والے ہیں جانتے تھے اور قریب قریب یہی مضمون تفسیر ثعلبی میں بھی ہے اور صحیح مسلم میں اس سے بالاتر یہ ہے کہ حضرت علی جتنی جماعتیں یا بستیاں روئے زمین میں ہو چکی ہیں یا آیندہ ہوں گی وہ سب کو جانتے تھے ۱۲۔

حضرت علی کی فضیلت

[3] یعنی کفار کے اس کہنے سے کہ خدا کو بھی اولاد ہے اور مثل اس کے جہلات سے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾

بنا رکھے ہیں خدا ان کی نگرانی کر رہا ہے اور (اے رسول) تم ان کے نگہبان نہیں ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ

اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن یوں بھیجا تاکہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے اردگرد رہتے ہیں ان

الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ

کو ڈراؤ اور ان کو قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جن (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں (اس دن

فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ

ایک فریق (ماننے والا) جنت میں ہوگا اور فریق (ثانی) دوزخ میں۔ اور اگر خدا چاہتا

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ

تو ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے (ہدایت کرکے) اپنی

يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّ

رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کا تو (اس دن) نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار کیا

لَا نَصِيْرٍ ﴿٨﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ

ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنائے ہیں۔ تو کارساز بس

هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

خدا ہی ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا

قَدِيْرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى ع ۹/۲

ہے۔ اور تم لوگ جس چیز میں باہم اختلاف رکھتے ہو اس کا فیصلہ خدا ہی کے

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿١٠﴾

حوالہ ہے وہی خدا تو میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا (وہی) ہے اسی نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کے جوڑے

اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ

بنائے اور چار پاؤں کے جوڑے بھی (اسی نے بنائے) اس (طرف) میں تم کو پھیلاتا رہتا ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ

کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ ہر چیز کو سنتا دیکھتا ہے۔ سارے آسمان

اس کا کوئی مثل نہیں

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے (جس کے

یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۱۲ شَرَعَ لَكُمْ

لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے اُس نے سلہ تمھارے لیے دین

مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ

کا وہی رستہ مقرر کیا ہے جس (پر چلنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول) اسی کی ہم نے تمھارے پاس وحی

اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی

بھیجی ہے اور اسی کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا (وہ) یہ (ہے)

اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ كَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ

کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا جس دین کی طرف تم مشرکین کو بلاتے ہو وہ ان

مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ اَللّٰهُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ

پر بہت شاق گزرتا ہے خدا جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف

یَهْدِیْٓ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

رجوع کرے (اپنی طرف پہنچنے) کا رستہ دکھا دیتا ہے اور یہ لوگ متفرق ہوئے بھی تو علم (حق)

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًاۢ بَیْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

آچکنے کے بعد اور (وہ بھی) محض آپس کی ضد سے اور اگر تمھارے پروردگار کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ وَاِنَّ

ایک وقت مقررہ تک کے لیے (قیامت کا) وعدہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان میں (کب کا) فیصلہ ہو چکا ہوتا

الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ

اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس کی طرف سے بہت سخت شبہ میں (پڑے ہوئے)

مُرِیْبٍ ۱۴ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا

ہیں۔ تو (اے رسول) تم (لوگوں کو) سلہ اسی (دین) کی طرف بلاتے رہو اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے (اسی پر) قائم

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ

رہو اور ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور (صاف صاف) کہدو کہ جو کتاب خدا نے نازل کی ہے اس پر میں

كِتٰبٍ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ

ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمھارے (اختلافات کے) درمیان انصاف (سے فیصلہ) کروں خدا ہی ہمارا پروردگار اور وہی تمھارا

سلہ یہاں سے آیت ۱۴ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح سے جو آدم ثانی ہیں لے کے پیغمبر آخر الزمان تک جتنے انبیا گزرے ہیں سب کے سب وہی ایک دین اسلام لے کر آئے پیغمبروں میں باہم اختلاف نہیں اصل دین خدا کی پرستش سب کا مقصد اعلیٰ تھا مگر ان کی امتوں نے دین خدا کے نازل ہونے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور یہ لوگ اگرچہ کتاب خدا کے وارث ہوئے مگر شیخی یا ضد یا طمع دنیا کی وجہ سے اصلی دین میں شکوک پیدا کر دیے اسی دین کی طرف مشرکین عرب کو بلایا جاتا ہے اور یہ اس سے بھڑکتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

سلہ ولید بن مغیرہ نے آنحضرت رسولؐ سے کہا تھا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر جاؤ تو میں اپنی ساری دولت دیے دیتا ہوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی تمھیں بیاہ دوں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

دین قائم رکھو

لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو

اَعۡمَالُنَا وَ لَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ؕ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ

(بھی) پروردگار ہے ہماری کارگذاریاں ہمارے ہی لیے ہیں اور تمھاری کارستانیاں تمھارے واسطے ہم میں اور تم میں

يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ؕ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ

تو کچھ حجت (و تکرار کی ضرورت) نہیں خدا ہی ہم سب کو (قیامت میں) اکٹھا کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ

اور جو لوگ اس کے مان لیے جانے کے بعد[1] خدا کے بارے میں (خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں ان کے پروردگار کے

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۱۶﴾

نزدیک ان کی دلیل لغو باطل ہے اور ان پر (خدا کا) غضب اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے

اَللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِيۡزَانَ ؕ وَمَا

خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور عدل[2] و انصاف بھی (نازل کیا) اور تم کو کیا

يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيۡبٌ ﴿۱۷﴾ يَسۡتَعۡجِلُ بِهَا الَّذِيۡنَ

معلوم شاید قیامت قریب[3] ہی ہو (پھر یہ غفلت کیسی) جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡهَا ۙ وَ

وہ تو اس کے لیے جلدی کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے

يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا الۡحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُمَارُوۡنَ فِى

ہیں کہ قیامت یقینی برحق ہے آگاہ رہو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں شک کیا کرتے ہیں وہ

السَّاعَةِ لَفِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ

بڑے پرلے درجہ کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں (کے حال) پر بڑا مہربان ہے

يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۱۹﴾ مَنۡ كَانَ

جس کو (جتنی) روزی چاہتا ہے دیتا ہے وہ زور والا زبردست ہے جو شخص[4] آخرت کی کھیتی

يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ ۚ وَمَنۡ كَانَ

کا طالب ہو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں افزائش کریں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا خواستگار

يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ

ہو تو ہم اس کو اسی میں سے دیں گے مگر آخرت میں پھر اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا

مِنۡ نَّصِيۡبٍ ﴿۲۰﴾ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ

کیا ان لوگوں کے (بنائے ہوئے) ایسے شریک ہیں جنھوں نے

---

[1] یعنی پہلے تو یہ نصاریٰ یہود خدا کی پرستش کا حکم اور حضرت رسول کی آمد کی خبر دیتے تھے مگر جب آپ آئے تو دنیاوی نفع کی طمع میں خدا ہی کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

[2] میزان کے مشہور معنی تو ترازو کے ہیں مگر ابن عباس قتادہ مجاہد اور مقاتل نے اس کی عدل ہی سے تفسیر بیان کی ہے۔ اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا ہے ۱۲۔

[3] یہ ہمارے علم کے متعلق ارشاد ہے وہ تو یقینی طور پر جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ تم غفلت نہ کرو جو کرنا ہو کر لو شاید تم کو موقع نہ ملے اور قیامت آجائے کیوں کہ یہ حکم تو قیامت تک کے واسطے ہے۔ ۱۲۔ ۱۲

[4] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ منافقین تو محض مال غنیمت کی لالچ سے شریک جہاد ہوتے تو ان کو فقط دنیا کا مال ملتا اور مومنین ثواب کی غرض سے تو ان کو مال بھی ملتا اور ثواب بھی ۱۲۔ ۱۲۔

ع ۲ / ۱۰ / ۳

اچھے اعمال کا دنیا میں بدلہ اور پا آخرت میں

الَّذِیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ

ان کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا

لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾

تو ان میں یقینی اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور ظالموں کے واسطے ضرور دردناک عذاب ہے (قیامت کے دن)

تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ

دیکھو گے کہ ظالم لوگ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا

بِهِمْ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ

اور جنھوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں موجود ہے (یہی تو خدا کا) بڑا فضل ہے

الْكَبِیْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یہی (انعام) ہے جس کی خدا اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا

اور نیک کام کرتے رہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابت

الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ

داروں (اہلبیت) کی محبت[1] کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا اور جو شخص نیکی حاصل کرے گا

فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

ہم اس کے لیے اس کی خوبی میں اضافہ کر دیں گے بے شک خدا بڑا بخشنے والا قدردان ہے کیا یہ لوگ (تمھاری)

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى

نسبت کہتے ہیں[2] کہ اس (رسول) نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے تو اگر (ایسا ہوتا تو) خدا چاہتا تو تمھارے

قَلْبِكَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ

دل پر مہر لگا دیتا (کہ تم بات ہی نہ کر سکتے) اور خدا تو جھوٹ کو نیست و نابود اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت

اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ

کرتا ہے وہ یقینی دلوں کے راز سے بھی خوب واقف ہے۔ اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ

توبہ[3] قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ

[1] انصار اپنے ایک بڑے جلسہ میں اپنا فخر و مباہات بیان کر رہے تھے کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا جب ان کی باتیں ناز کی حد سے بھی گزریں تو حضرت عباس یا ابن عباس سے نہ رہا گیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت سہی مگر ہم لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی اس مناظرہ کی خبر حضرت رسول کو پہنچی تو آپ خود ان کے مجمع میں تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے تو خدا نے ہماری بدولت تمھیں معزز کیا سب نے عرض کیا بیشک پھر فرمایا کیا تم لوگ گمراہ نہ تھے تو خدا نے میری وجہ سے تمھاری ہدایت کی عرض کی، یقیناً، پھر فرمایا تو کیا تم لوگ میرے مقابل میں جواب نہیں دیتے وہ بولے کیا آپ نے فرمایا کیا تم یہ نہیں کہتے ہو کہ تمھاری قوم نے تم کو نکال باہر کیا تو ہم نے پناہ دی، تمھاری قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی۔ تمھاری قوم نے تم کو ذلیل کیا تو ہم نے مدد کی۔ غرض اسی قسم کی باتیں فرماتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے زانوؤں کے بل بیٹھے اور عاجزی سے عرض کرنے لگے ہمارے مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خدا اور رسول کا ہے یہی باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ یہ آیت نازل ہوئی اس کے بعد آپ نے فرمایا جو شخص آل محمد کی دوستی پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرے وہ مغفور ہے سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرے وہ توبہ کر کے مرا۔ سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرے وہ کامل الایمان مرا سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرا اس کو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی خوش خبری دیتے ہیں۔ سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرا وہ بہشت میں اس طرح بھیجا جائے گا جیسے دلہن اپنے شوہر کے گھر۔ سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرا اس کی قبر کو خدا رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بناتا ہے سنو جو آل محمد کی دوستی پر مرا وہ سنت اور جماعت کے طریقہ پر مرا سنو جو آل محمد کی دشمنی پر مرا قیامت میں اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے یاد رکھو کہ جو آل محمد کی دشمنی پر مرا وہ کافر ہے۔ سن رکھو کہ جو آل محمد کی دشمنی پر مرا وہ بہشت کی بو بھی نہیں سونگھے گا۔ پھر اسی وقت کسی نے پوچھا، یا حضرت جن کی محبت کو خدا نے (باقی اگلے پر)

مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

جانتا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ان کی (دعا)

الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ

قبول کرتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے ان کو بڑھ کر دیتا ہے اور کافروں کے لیے

عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ

سخت عذاب ہے۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کی روزی میں فراخی کر دے

لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ

تو وہ لوگ ضرور (روئے) زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ تو بقدر مناسب جس کی روزی

إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ

(جتنی) چاہتا ہے نازل کرتا ہے وہ بے شک اپنے بندوں سے خبردار (اور) ان کو دیکھتا ہے اور وہی تو ہے جو

الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ

لوگوں کے نا امید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت (بارش کی برکتوں) کو پھیلا دیتا ہے اور

الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَ

وہی کارساز (اور) حمد و ثنا کے لائق ہے اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سارے آسمان و زمین کا

الْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ

پیدا کرنا اور ان جانداروں کا بھی جو اس نے آسمان و زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہتا ہے

جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ

ان کے جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَا

ہاتھوں کے کرتوت سے اور (اس پر بھی) وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے۔ اور تم

أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ

لوگ زمین میں (رہ کر) تو خدا کو کسی طرح ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تو تمہارا نہ کوئی

اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي

دوست ہے اور نہ مددگار اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے)

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ

(بادبانی) جہاز ہیں جو گویا پہاڑ ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز بھی

(بقیہ صفحہ گزشتہ:-) واجب کیا ہے وہ کون ہیں فرمایا علی فاطمہ اور ان کے بیٹے حسن اور حسین پھر فرمایا جو شخص میرے اہلبیت پر ظلم کرے اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دے اس پر بہشت حرام ہے دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۳ صفحہ ۶۷ مطبوعہ مصر و صحیح بخاری و مسلم و مسند ابن حنبل و در منثور سیوطی وغیرہ ۱۲۔ ۲؎ (بقیہ صفحہ گزشتہ) تفسیر ثعلبی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ نیکی سے آل محمد کی دوستی مراد ہے اور علامہ زمخشری نے سدی سے یہی روایت کی ہے کہ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۶۸ مطبوعہ مصر ۱۲۔ ۳؎ (بقیہ صفحہ گزشتہ) ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آیۃ مودۃ نازل ہوا تو کچھ لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ ہوا کہ رسول اللہ نے معاذ اللہ اپنی طرف سے یہ کہہ دیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تفسیر ثعلبی ۴؎ اسی تفسیر میں ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ جب آیۃ ام یقولون الآیۃ نازل ہوا تو لوگوں نے حضرت کی تصدیق کی تو یہ آیت نازل ہوئی گویا حضرت کو یہ حکم ہوا کہ تم ان کی معذرت قبول کر لو ۱۲۔ ۱؎ (صفحہ ہذا) جب بنی قریظہ بنی نضیر اور بنی قینقاع یہودیوں کے مال غنیمت میں آئے تو بعض تنگ دست صحابہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہم تونگر ہو جاتے تو فقر و فاقہ سے نجات اور لوگوں پر بھی احسان کرتے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور فقیری اور تونگری کی مصلحت واضح کر دی گئی ۱۲۔ ۲؎ یہ حکم مخصوص گنہگاروں کے لیے ہے ورنہ انبیاء ائمہ معصومین اور مومنوں کے بچوں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ ان کے درجات کے عالی ہونے اور خدا کے تقرب کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

ع ۳ ۱۰ ۴

رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
سمندر کی سطح پر کھڑے (کے کھڑے) رہ جائیں بے شک تمام صبر اور شکر کرنے والوں کے واسطے ان باتوں
شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾
میں (خدا کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں یا (چاہے تو) ان کو ان کے اعمال (بد) کے سبب تباہ کر دیتے اور
وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ
وہ بہت کچھ معاف کرتا ہے اور جو لوگ ہماری نشانیوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑا[1] کرتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان
مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
کو کسی طرح (عذاب سے) چھٹکارا نہیں (لوگو) تم کو تو جو کچھ (مال و متاع) دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (چند روزہ)
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
ساز و سامان ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ کہیں بہتر اور پائدار ہے (مگر یہ) خاص اُن ہی لوگوں کے لیے ہے
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ
جو ایمان لائے اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو لوگ بڑے بڑے[2] گناہوں اور بے حیائی کی باتوں
وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ
سے بچے رہتے ہیں اور جب غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں ۔ اور جو اپنے
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور ان کے کل کام آپس کے مشورے سے ہوتے
بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ
ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور (وہ ایسے ہیں) کہ جب اُن
الْبَغْىُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
پر (کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو وہ بس ویسی ہی بدلہ لے لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے اُس پر بھی
مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا
جو شخص[3] معاف کر دے اور (معاملہ کی) اصلاح کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے بے شک وہ ظلم
يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں
مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
پر کوئی الزام[4] نہیں ۔ الزام تو بس انھیں لوگوں پر ہو گا جو لوگوں پر

[1] جھگڑا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ خواہ مخواہ ہر کام کو اپنے ہی تدبیر اور عقل کی طرف منسوب کرتے ہیں اگر جہاز تباہی میں پڑے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے تو سمجھیں کہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا سب خدا ہی کے اختیار میں ہے ۔۱۲۔ [2] کبیرہ گناہوں کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری مولفہ حقیر ہیں ۔۱۲۔ [3] اس سے معلوم ہوا کہ مومنین دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو لوگوں کے ظلم و زیادتی سے درگذر کرتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو بدلہ لے لیتے ہیں مگر ان کو حکم یہ ہے کہ جتنی تکلیف تم کو پہنچائی گئی ہے اس سے زیادتی نہ کرو مثلاً اگر کوئی کہے خدا تجھے ذلیل کرے تو تم بھی بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو آگے نہ بڑھو اور گالی دینا تو کسی طرح جائز ہی نہیں ہے چاہے کسی کو ہو اور اگر چوٹ یا زخم لگا ہے تو تم بھی اتنا ہی مار سکتے ہو، لیکن بہر حال عوض لینے سے درگذر کرنا خدا کو زیادہ پسند ہے ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔ [4] سبیل کے معنی تو ہیں راہ کے مگر عرب کے محاورات میں ایسے مقامات پر جہاں الزام یا تکلیف یا شکایت مقصود ہو استعارہ یا بحذف مضاف بولا جاتا ہے اسی بنا پر میں نے بھی ترجمہ کیا ہے ۱۲

مشورہ کی طرح

برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے

يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ

ظلم کرتے ہیں اور رُوئے زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں ان ہی لوگوں کے لیے

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

دردناک عذاب ہے اور جو صبر کرے اور قصور معاف کردے

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ

تو بے شک یہ بڑے حوصلے کے کام ہیں ۔ اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ

فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا

دے تو اس کے بعد اس کا کوئی سرپرست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب

رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿۴۴﴾

(دوزخ کا) عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کہ بھلا (دنیا میں) پھر لوٹ جانے کی کوئی سبیل ہے

وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ

اور تم ان کو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے گئے ہیں (اور) ذلت کے مارے کٹے جاتے ہیں (اور)

يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا

کنکھیوں سے دیکھتے جاتے ہیں اور مومنین کہیں گے کہ حقیقت میں وہی بڑے

إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ

گھاٹے میں ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿۴۵﴾

میں ڈالا دیکھو ظلم کرنے والے دائمی عذاب میں رہیں گے ۔ اور

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ

خدا کے سوا نہ اُن کے سرپرست ہی ہوں گے جو اُن کی مدد کو آئیں

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿۴۶﴾ اسْتَجِيبُوا

اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لیے (ہدایت کی) کوئی راہ نہیں (لوگو) اس دن کے

لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ

پہلے جو خدا کی طرف سے آئے گا اور کسی طرح (ٹالے) نہ ٹلے گا اپنے پروردگار کا حکم مان لو

مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ﴿۴۷﴾

(کیوں کہ) اُس دن نہ تم کو کہیں پناہ کی جگہ ملے گی اور نہ تم سے (گناہ کا) انکار ہی بن پڑے گا ۔

قصور معاف کرنے کی مدح

ع ۱۴
۵

بُرے لوگ اپنے نفس اور اپنے گھر والوں کو بھی گھاٹا کرتے ہیں

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ

پھر اگر منہ پھیر لیں تو (اے رسول) ہم نے تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تمھارا کام تو صرف

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

احکام پہنچا دینا ہے ۔ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ

رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو ان کے ہاتھوں کی پہلی کرتوتوں کی بدولت کوئی تکلیف

اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝۴۸ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

پہنچی تو (سب جہان بھول گئے) بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے سارے آسمان و زمین کی حکومت

الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا

خاص خدا ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (اور) جسے چاہتا ہے (فقط) بیٹیاں ؎۱ دیتا ہے

وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝۴۹ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا

اور جسے چاہتا ہے (محض) بیٹے عطا کرتا ہے یا ان کو بیٹے بیٹیاں (اولاد کی) دونوں قسمیں

وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے بے شک وہ بڑا واقف کار

قَدِيْرٌ ۝۵۰ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ

قادر ہے اور کسی آدمی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ

مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ

سے (جیسے داؤد) یا پردہ کے پیچھے سے جیسے (موسیٰ) یا کوئی فرشتہ بھیج دے (جیسے محمدؐ)

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۵۱ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

غرض وہ اپنے اختیار سے جو چاہتا ہے پیغام بھیجتا ہے بے شک وہ عالی شان حکمت والا ہے (اسی طرح ہم نے اپنے حکم کی روح

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ

؎۲ (قرآن) تمھاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجی تم تو نہ کتاب ہی کو جانتے تھے کہ کیا ہے اور نہ

لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ

ایمان کو مگر اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس

نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

کی چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسول) سیدھا ہی راستہ

رسول اللہؐ نگہبان نہیں ہیں

؎۱ چونکہ لوگ عموماً پہلے کے بھی اور اب بھی بیٹیوں کو مختلف وجوہ سے ناپسند کرتے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ کفار نے خدا کی طرف بیٹیوں کی نسبت دی اور اپنی طرف بیٹوں کی تو مومنین کو جو فطرتاً بیٹی ہونے سے رنج ہوتا ہے تو خداوند عالم اس کا صلہ عطا فرماتا ہے چنانچہ حضرت رسول فرماتے ہیں وہ عورت بہت بابرکت ہے جو پہلے بیٹی جنے کیوں کہ خدا نے بھی پہلے بیٹیوں کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا ہے بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت دوسری جگہ فرمایا ہے بیٹی محبت ہے اور بیٹا نعمت یہ بالکل بیان واقعہ ہے اور اسی وجہ سے لوگوں کو شاق بھی ہوتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نعمت کے حاصل ہونے پر ثواب نہیں ملتا بلکہ محنت کرنے پر۔ ۱۲-۱۲-۱۲-

انسان بڑا ناشکرا ہے

؎۲ روح کے معنی تو ظاہر ہیں مگر اس سے مراد لینے میں اختلاف ہے قرآن روح القدس پھر روح القدس بعض تو جبرئیل کو کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور ہمیشہ انبیاء اور اوصیا کے ساتھ رہا کیا اور اب بھی رسول اللہ کے بعد وصی امام آخر الزمان کے ساتھ ہے اور اسی کی تصریح سورۂ قدر میں تنزل الملئکۃ والروح سے کی گئی ہے بہر حال اگر روح القدس مراد لیا جائے تو اوحینا کے معنی ارسلنا کے ہوں اور نور الھدی میں تخصیص رہے گی روح القدس سے ہر شخص تو ہدایت پا نہیں سکتا اس سے تو خدا کے خاص بندے ہی متنفع ہوں اور قرآن مراد لینے میں تعمیم بھی رہے گی اور اوحینا کے معنی بھی اپنی حالت پر شاید اسی وجہ سے یہ قول زیادہ لوگوں کا ہے یہ بحث تو روح کے متعلق تھی باقی رہا امر اس کا کوئی ایسا ترجمہ جو صحیح اور مفرد ہو اس کا پورا مطلب ادا ہو جائے ہماری زبان میں نہیں ہے اس وجہ سے مجبوراً ہم نے حکم ترجمہ کیا ہے ورنہ اس کا ترجمہ ایسا ہونا چاہیے تھا جو شان بات دیکھو سے بھی عام ہو اب روح من امرنا کی ترکیب میں جو لطافت ہے وہ بیان ہی نہیں ہو سکتی اس کے لیے ہماری محدود زبان میں الفاظ ہی نہیں مگر بعض حضرات کا منشا کچھ سے لینا اور دین کو بڑھا کر اپنے حکم سے دین کی جان ترجمہ کرنا خدا کے مقصد سے کوسوں دور ہے اور ترجمہ بھی نہیں ہے۔ ۱۲-

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
دکھاتے ہو (یعنی) اُس خدا کا راستہ کہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾
اُسی کا ہے سُن رکھو۔ سب کام خدا ہی کی طرف رجوع ہوں گے اور وہی فیصلہ کرے گا

ع ٥ / ١٠ / ٦

(٤٣) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (٦٣)

اٰیاتہا ٨٩ — رکوعاتہا ٧

سورہ[1] زخرف مکہ میں نازل ہوئی، اور اس کی نواسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
حٰم۔ روشن کتاب (قرآن) کی قسم کہ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن ضرور بنایا ہے تاکہ تم سمجھو اور
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٣﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا
بے شک یہ (قرآن) اصلی کتاب (لوحِ محفوظ) میں (بھی جو) ہمارے پاس (ہے لکھی ہوئی ہے) (اور) یقیناً بڑے
لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٤﴾ ؕ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ
رتبہ کی (اور) پر از حکمت ہے بھلا اس وجہ سے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو ہم تم کو نصیحت
كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿٥﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي
کرنے سے منہ موڑیں گے (ہرگز نہیں) اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر بھیجے
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
تھے۔ اور کوئی پیغمبران کے پاس ایسا نہیں آیا جس سے ان لوگوں نے ٹھٹھے نہیں کیے
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٧﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى
ہوں تو ان میں سے جو زیادہ زور آور تھے اُن کو ہم نے ہلاک کر مارا اور (دنیا میں) اگلوں
مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
کے افسانے جاری ہو گئے[2] اور (اے رسول) اگر تم اُن سے پوچھو کہ سارے آسمان و
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٩﴾ الَّذِيْ
زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہہ دیں گے[3] کہ اُن کو بڑے واقف کار زبر دست
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا
(خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تم لوگوں کے واسطے زمین کا بچھونا بنایا اور (پھر) اس میں تمہارے نفع کے لیے راستے بنا

مع ١١ (حزب المفصلین)

[1] اس سورہ میں قرآن کی حقیقت خدا کی صفتیں سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے عورتوں کی فطرت حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد کی مدح دنیا کی بے وقعتی فرعون کا قصہ بنی اسرائیل کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ١٢-١٢۔
[2] یعنی لوگ ان کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اچھوں کا بھلائی کے ساتھ اور بُروں کا برائی سے ١٢۔
[3] اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کے منکرین کو بھی اگر یہ چیزیں یاد دلائی جائیں جو انسان کی قوت و قدرت سے باہر ہیں تو خواہ مخواہ اس میں ان کے موجد کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ -١٢-

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
تاکہ تم راہ معلوم کرو اور جس نے ایک (مناسب) اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی
بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾
برسایا پھر ہم ہی نے اس کے (ذریعہ) سے مردہ (پڑتی) شہر کو زندہ (آباد) کیا اسی طرح تم بھی
وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
قیامت کے دن قبروں سے نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ
اور چارپائے (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم اُس کی پیٹھ پر چڑھو اور جب ان پر (اچھی طرح)
تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا
سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور کہو وہ (خدا ہر عیب سے) پاک ہے جس نے
سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾
اس کو ہمارا تابعدار بنایا حالانکہ ہم تو ایسے (طاقتور) نہ تھے کہ اس پر قابو پاتے
وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ
اور ہم کو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر ۱؎ جانا ہے اور ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے اُس کے
جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ع اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا
لیے اولاد قرار دی ہے اس میں شک نہیں کہ انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے کیا اُس نے اپنی مخلوقات
يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
میں سے خود تو بیٹیاں لی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دیتے ہیں حالانکہ جب ان میں کسی شخص کو اس چیز
بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ
(بیٹی) کی خوش خبری دی جاتی ہے جس کی مثل اُس نے خدا کے لیے بیان کی ہے تو وہ (غصہ کے مارے) سیاہ ہو جاتا ہے اور
كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ
تاؤ پیچ کھانے لگتا ہے کیا وہ (عورت) جو زیوروں میں پالی پوسی جائے اور جھگڑے میں (اچھی طرح) بات تک ۲؎ نہ
غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ
کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے) اور ان لوگوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں
الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
بنائی ہیں کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت کھڑے دیکھ رہے تھے۔ ابھی ان کی شہادت قلم بند کر لی جاتی

عورتوں کی ضعیفی

۱؎ چونکہ ہماری آخری سواری جنازہ ہے اور اس سے کسی بشر کو چارہ نہیں ہے ۱۲-۱۲-۱۲

سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے

۲؎ عورتوں کو عموماً خدا نے ایسا ضعیف القلب اور اعضا میں بھی کمزور پیدا کیا ہے کہ وہ مردوں کے برابر کوئی کام نہیں کر سکتیں اسی وجہ سے خدا نے ان کے تمام مصارف زندگی کا بار شوہروں کے ذمہ قرار دیا ہے اس زمانہ میں بھی باوجودیکہ عورتوں نے بڑی بڑی ترقیاں کی ہیں علم کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے لگیں اور لوگ انگریزوں کی دیکھا دیکھی بیبیوں کو باہر بھی نکالنے لگے ہیں مگر پھر بھی عام مجمعوں میں ہماری ملکی بہنیں تو درکنار انگریزوں کی عورتیں بھی جب خوشامد میں ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ کا جواب بھی ان سے نہیں بن پڑتا اور ان کے شوہر ہی ان کی طرف سے جواب دے لیتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

عورتوں کی فطرت

ع ۱۵ / ۷

وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ
ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس کی جائے گی اور کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے
مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾
ان کو اس کی کچھ خبر ہی نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں۔
اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾
یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ لوگ اُسے مضبوط تھامے ہوتے ہیں
بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى
بلکہ یہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم ان کے قدم
اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
بہ قدم ٹھیک رستہ پر چلے جا رہے ہیں اور (اے رسول) اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی
فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ
ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ
دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم یقینی ان کے قدم بقدم چلے جا رہے ہیں (اس پر) ان کے
اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۗ
پیغمبر نے کہا بھی جس طریقہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ میں تمھارے پاس اس سے کہیں بہتر راہ راست پر لانے
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ
(میں) لے کر آیا ہوں (تو بھی مانو گے) وہ بولے (کچھ ہو مگر) ہم تو اُس دین کو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ماننے والے نہیں
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ قَالَ
تو ہم نے ان سے بدلہ لیا (تو ذرا) دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا (اور وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے)
اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾
باپ (آزر) اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ
مگر (اس کی عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا تو وہی بہت جلد میری ہدایت کرے گا اور اسی (ایمان) کو ابراہیم
بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ
اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں بلکہ میں ان کو اور ان کے

ع ۲ ۱۰ النصف

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی مدح

وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿٢٩﴾ وَ

باپ داداؤں کو فائدہ پہنچاتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس (دین) حق اور صاف صاف بیان کرنے والا رسول آپہنچا اور

لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ

جب ان کے پاس (دین) حق آہی گیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم تو ہرگز اس کے ماننے والے نہیں اور کہنے لگے

قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ

کہ یہ قرآن ان دو بستیوں (مکہ طائف) سلہ میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ کیا یہ

عَظِیْمٍ ﴿٣١﴾ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا

لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو (اپنے طور پر) بانٹتے ہیں۔ ہم نے تو ان کے درمیان روزی دنیاوی

بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

زندگی میں بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند

فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ؕ

کیے ہیں تاکہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت لے اور جو (مال متاع) یہ لوگ

وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ

جمع کرتے پھرتے ہیں۔ خدا کی رحمت (پیغمبر) اس سے کہیں بہتر ہے اور اگر سلہ یہ بات نہ ہوتی کہ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ

(آخر) سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم ان کے لیے جو خدا سے انکار کرتے ہیں ان کے

لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾

گھروں میں چھتیں اور وہی سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اترتے) ہیں اور ان کے گھروں

وَ لِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ زُخْرُفًا ؕ

کے دروازے اور وہ تخت جن پر تکیے لگاتے ہیں چاندی اور سونے کے بنا دیتے یہ سب

وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ الْاٰخِرَةُ

(ساز و سامان) تو بس دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) ساز و سامان ہیں (جو مٹ جائیں گے اور آخرت

عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿٣٥﴾ وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ

(کا سامان) تو تمہارے پروردگار کے ہاں خاص پرہیزگاروں کے لیے ہے اور جو شخص خدا کی یاد سے اندھا

الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿٣٦﴾ وَ اِنَّهُمْ

بنتا ہے ہم (گویا خود) اس کے واسطے شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اس کا ہر دم کا ساتھی ہے اور وہ (شیاطین)

سلہ حجاز میں حضرت رسولؐ کی بعثت کے وقت بھی دو بڑے شہر تھے اور یہیں کے باشندے معزز و ممتاز اور ہر بات میں لائق و فائق سمجھے جاتے تھے اور اب بھی شہر والے ان کو ایسا ہی سمجھتے ہیں اور دیہاتیوں پر فخر کرتے ہیں حالانکہ واقعہ بالکل اس کے خلاف ہے اور یہ کفار کے قول کی حکایت ہے ۱۲

سلہ اس آیت سے دنیاوی ساز و سامان کے بے حقیقی کا اظہار مقصود ہے کہ اگر خدا چاہتا تو کافروں یعنی اپنے دشمنوں کو چاندی سونے سے منڈھ دیتا اور ان کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا مگر مصلحت سے کہ مبادا لوگ فارغ البالی کو خدا کی خوشنودی سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا اس کے علاوہ ہر شخص امیر ہوتا تو دنیا کا انتظام کیوں کر ہوتا۔ دنیاوی سامان کی وقعت تو احمقوں کی نظر میں ہے جو عاقبت کی فکر سے غافل ہیں ورنہ اگر اس کی کچھ وقعت ہوتی تو خدا اپنے انبیاء اور خاص بندوں کو سب سے زیادہ دیتا۔ ۱۲۔

سلہ اسی وجہ سے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے وہ خدا کی یاد سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ حاکم کی پیروی سے منہ موڑتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے ۱۲۔

٣ ع ١٠ ٩

لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

ان لوگوں کو (خدا کی) راہ سے روکتے رہتے ہیں باوجود اس کے وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ یقینی راہ راست[1] پر ہیں

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ

یہاں تک کہ جب (قیامت میں) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہیگا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب

الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ

پچھم کا فاصلہ ہوتا غرض (شیطان بھی) کیا ہی برُا رفیق ہے اور جب تم نافرمانیاں کرچکے تو (شیاطین کے ساتھ

اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

تمہارا عذاب میں[1] شریک ہونا بھی آج تم کو (عذاب کی کمی میں) کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو (اے رسول) کیا تم

الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

بہروں کو سنا سکتے ہو۔ یا اندھے کو اور اس شخص کو جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے ہو (ہرگز نہیں

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ

تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) لے بھی جائیں تو بھی ہم کو ان سے بدلہ لینا[2] ضرور ہے یا (تمہاری زندگی ہی میں

الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ

جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تم کو دکھا دیں ہم تو ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں تو تمہارے[3]

بِالَّذِىْٓ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

پاس جو وحی بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھی راہ پر ہو۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور یہ (قرآن) تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں سے (اس کی) باز پرس

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا

کی جائے[4] گی۔ اور ہم نے تم سے پہلے اپنے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں ان سب سے دریافت کر دیکھو کیا ہم نے خدا کے

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ اور ہم ہی نے یقیناً

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ

موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا تو موسیٰ نے کہا کہ میں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا

سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا رسول ہوں تو جب موسیٰ ان لوگوں کے پاس ہمارے معجزے لے کر آئے تو وہ لوگ ان

منزلت علیؑ

[1] یہ انسانی فطرت کا مقتضا ہے کہ جب بہت سے لوگ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی اسی کو کہتے ہیں مرگ انبوہ جشنے دارد یعنی ایک کی حالت دوسرے کو دیکھ کر تسکین ہو جاتی ہے مگر قیامت میں کفار کا باہم عذاب میں مشترک ہونا بھی تسکین کا باعث نہ ہوگا یعنی ایسی سخت مصیبت کا سامنا ہوگا کہ خود بدحواس رہیں گے دوسرے کو کیا دیکھیں۔ ۱۲۔ [2] علامہ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا یہ آیت علی ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی، کیوں کہ وہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین سے انتقام لیں گے دیکھو در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ سطر ۲۱ مطبوعہ مصر و تفسیر نیشاپوری جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ طہران ۱۲۔ [3] جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت اپنے بعد کے حالات پر لوگوں کی سرزنش کر رہے تھے کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی فاما نذھبن الایۃ اس کے بعد قل رب الایۃ نازل ہوئی فاستمسک وبالذی اوحی الیک فی امر علی انک علی صراط مستقیم الایۃ وسوف تسئلون عن علی ابن ابیطالب نازل ہوئی ترجمہ علی کے بارے میں جو وحی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو (اس پر عمل کرو) الخ اور عنقریب تم لوگوں سے علی ابن ابی طالب کے بارے میں باز پرس کی جائے گی دیکھو مناقب ابن مغازلی فقیہ شافعی ۱۲ [4] ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اپنے قبل کے انبیاء سے پوچھیے کہ وہ لوگ کس بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے جب ان پیغمبروں سے پوچھا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ آپ کی رسالت اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر بھیجے گئے دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ طہران۔ ۱۲۔

حضرت علیؑ کی فضیلت

ع ۱۰ ۴ ۱۰

یَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ
معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے اور ہم جو معجزہ ان کو دکھاتے تھے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا

اُخْتِهَا ؗ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ
اور آخر ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ یہ لوگ باز آئیں اور (جب عذاب میں

قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ
گرفتار ہوئے تو (موسیٰ سے) کہنے لگے اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ
ہمارے واسطے دعا کر (اگر اب کی چھوٹے) تو ہم ضرور راہ پر آجائیں گے پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو وہ فور

یَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ
(اپنا) عہد توڑ بیٹھے [1] اور فرعون نے اپنے لوگوں میں پکار کر کہا [2] اے میری قوم کیا (یہ) ملک

لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا
مصر ہمارا نہیں اور (کیا) یہ نہریں جو ہمارے (شاہی محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں (ہماری نہیں) تو کیا تم کو

تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ ؕ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬
اتنا بھی نہیں سوجھتا یا (سوجھتا ہے کہ) میں اس شخص (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے اور (ہکلے پن کی

وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ
وجہ سے) صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہت بہتر ہوں (اگر یہ بہتر ہے) تو اس کے لیے سونے کے کنگن (خدا

ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ
کے ہاں سے) کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے [3] غرض فرعون نے (باتیں

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّاۤ
بنا کر) اپنی قوم کی عقل مار دی اور وہ لوگ اس کے تابعدار رہیں گے بے شک وہ لوگ بدکار تھے ہی۔ غرض

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ
جب ان لوگوں نے ہم کو جھنجھلا دیا تو ہم نے بھی ان سے بدلہ لیا۔ تو ہم نے ان سب (کے سب) کو ڈبو دیا پھر

سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا
ہم نے ان کو گیا گزرا اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا دیا۔ اور (اے رسول) جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ
بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھل کھلا کر ہنسنے لگے اور بول اٹھے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ

حضرت موسیٰ کی اور فرعون کا قصہ

[1] اس کی تفصیل سورہ اعراف میں مذکور ہو چکی ہے۔۱۲۔ [2] جب فرعون نے دیکھا کہ موسیٰ کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو اسے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہیں یہ لوگ ہم سے بدگمان ہو کر پھر جائیں اور موسیٰ کے طرف دار ہو جائیں تو ایک ٹیلہ پر چڑھا اور تمام قبیلوں کو جمع کر کے بہ آواز بلند یہ کہنا شروع کیا۔۱۲۔ [3] چونکہ حضرت موسیٰ و ہارون بالوں کا جبہ پہنے ہاتھ میں چھڑی لیے فقیری بھیس میں فرعون کے دربار میں آئے تھے اور اپنی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا کہ اگر تو ایمان لائے گا تو تیری سلطنت باقی رہے گی اتنا بڑا دعویٰ اور ظاہری سامان کچھ بھی نہیں کیوں کہ اس وقت اور اب بھی سلاطین کا قاعدہ ہے کہ سونے اور قیمتی جواہرات کو برابر استعمال کرتے ہیں اس وجہ سے فرعون نے حیرت کے لہجہ میں یہ کہا تھا۔۱۲۔ [4] اگرچہ حضرت رسولؐ بتوں کی مذمت کیا کرتے تھے مگر جب یہ آیہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم (تم اور جن چیزوں کی تم لوگ خدا کے سوا پرستش کرتے ہو جہنم کے ایندھن ہوں گے) نازل ہوا تو کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور غصہ میں عبداللہ بن زبیر زبعری کو حضرت کے مقابلہ میں لائے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو فرشتوں عیسیٰ اور عزیر کا بھی جہنمی ہونا لازم آیا کیوں کہ ان کو بھی لوگ پوجتے ہیں یہ سن کر آپ اس کی نادانی پر چپ ہو رہے تو وہ بولا میں جیت گیا اور اس کے ساتھی قہقہہ لگانے لگے حالانکہ اس کمبخت کے یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ خدا نے لفظ ما استعمال کیا ہے جو عقل والوں پر نہیں بولا جاتا اس میں صرف بت داخل رہے تو ہاں اگر ما کی جگہ من ہوتا تو البتہ حضرت عیسیٰ وغیرہ بھی داخل ہوتے غرض وہ لوگ تو ہنستے رہے اور حضرت نے جناب امیر کی طرف خطاب کر کے فرمایا علی تمہاری مثال بھی عیسیٰ کی ہے کہ کچھ لوگ تو ان کی دوستی میں گمراہ ہوئے اور کچھ انکی دشمنی میں یہ سن کر منافقین بولے آپ کو بھی عیسیٰ کے سوا کوئی دوسری مثال ہی نہیں ملی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں آٹھ طریقوں سے اور علامہ ابن حجر نے بھی صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔۱۲۔

عبداللہ بن زبعری کا قصہ

ع ۵ / ۱۱

هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾
(عیسیٰ) ان لوگوں نے جو عیسیٰ کی مثال تم سے بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو۔ بلکہ (حق تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو
اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ
عیسیٰ تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے احسان کیا (نبی بنایا اور معجزے دیے) اور اُن کو ہم نے بنی اسرائیل
اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۵۹﴾ۭ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ
کے لیے (اپنی قدرت کا) نمونہ بنایا اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے بنا دیتے جو تمھاری جگہ زمین
يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ
میں رہتے۔ اور وہ تو یقیناً قیامت کی ایک روشن دلیل ؁۱ ہے تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ
اتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ
کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور (کہیں) شیطان تم لوگوں کو (اس سے) روک نہ دے
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
وہ یقیناً تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ واضح و روشن معجزے لے کر آئے تو (لوگوں سے)
قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ
کہا میں تمھارے پاس دانائی (کی کتاب) لے کر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کرتے تھے
تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
تم کو صاف صاف بتا دوں تو تم لوگ خدا سے ڈرو اور میرا کہنا مانو۔ بے شک خدا ہی میرا اور تمھارا
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾
پروردگار ہے تو اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
تو ان میں سے کئی فرقے (ان سے) اختلاف کرنے لگے تو جن لوگوں نے ظلم کیا ان پر
مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
دردناک دن کے عذاب سے افسوس ہے کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر بیٹھے ہیں کہ
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّاۗءُ
اچانک ہی ان پر آ جائے اور اُن کو خبر تک نہ ہو۔ (دلی) دوست اُس دن
يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ۧ يٰعِبَادِ
(باہم) ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار ؁۲ (کہ وہ دوست ہی رہیں گے اور خدا

امام عصرؑ کی دلیل

حضرت عیسیٰؑ کی حکایت

؁۱ ابن مغازلی فقیہ شافعی نے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی وان علیاً لعلم للساعۃ (بیشک علیؑ قیامت کی ایک روشن دلیل ہے) اور علامہ ابن حجر نے صواعق میں اور سیوطی نے درمنثور میں روایت کی ہے، یہ آیت امام آخرالزمان کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲۔ ؁۲ کیوں کہ ان کی دوستی تو ایمان کی وجہ سے تھی وہ زائل ہونے والی چیز نہیں اور کفار کی دوستی تو دنیا کے اسباب سے تھی پھر اب کہاں اور کیوں کر باقی رہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۶
۱۱
۱۲

قیامت میں مومنین کی حالت

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ

اُن سے کہے گا) اے میرے بندو آج نہ تو تم کو کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے (یہ) وہ لوگ ہیں

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ

جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور (ہمارے) فرمانبردار رہتے تو تم اپنی بی بیوں سمیت اعزاز واکرام

اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ

سے بہشت میں داخل ہو جاؤ ۔ اُن پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے

ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ

گا ۔ اور وہاں جس چیز کو جی چاہے اور جس سے آنکھیں لذت اُٹھائیں (سب

الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ

موجود ہے) اور تم اُس میں ہمیشہ رہو گے ۔ اور یہ جنت جس کے تم

الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا

وارث [1] (حصہ دار) کردیئے گئے ہو تمہاری کارگزاریوں کا صلہ ہے ۔ وہاں تمہارے

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

واسطے بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے ۔ گنہگار (کفار) تو یقیناً جہنم کے عذاب میں

و دوزخیوں کی سختی

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ

ہمیشہ رہیں گے جو اُن سے کبھی ناغہ نہ کیا جائے گا اور وہ اسی عذاب میں ناامید

مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ہو کر رہیں گے اور ہم نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝

اور (جہنمی) پکاریں گے کہ اے مالک (داروغہ جہنم کوئی ترکیب کرو) تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دے دے وہ

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝

جواب دے گا تم کو اسی حال میں رہنا ہے (اے کفار مکہ) ہم تو تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں مگر تم میں سے بہتیرے حق

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا

(بات) سے چڑھتے ہیں کیا ان لوگوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے ہم نے بھی (کچھ) ٹھان لیا ہے کیا یہ لوگ کچھ سمجھتے ہیں

نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

کہ ہم اُن کے بھید اور اُن کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے اُن کے پاس ہیں اور ان کی سب

[1] وارث کے معنی تو مالک کے ہیں مگر خدا نے وارث شاید اس وجہ سے کہا ہو کہ ہمارے پہلے باپ آدم کا اصلی گھر تو بہشت ہی تھا تو اب ان کی اولاد جب بہشت میں گئی تو گویا اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوئی اور اپنے بزرگ کے ترکے پر قابض اسی کو حافظ شیرازی نے کیا خوب ادا کیا ہے ؎

من ملک بودم و فردوس برین جایم بود

آدم آورد درین دیر خراب آباد مرا

-۱۷-

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾
کہدو کہ اگر خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے (اس کی) عبادت کو تیار
سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
ہوں۔ یہ لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں سارے آسمان زمین کا مالک عرش کا مالک (خدا) اس سے پاک
يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
پاکیزہ ہے۔ تو تم انھیں چھوڑ دو کہ پڑے بک بک کرتے اور کھیلتے رہتے ہیں یہاں تک کہ
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ
جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اُن کے سامنے آموجود ہو اور آسمان میں بھی اُسی کی عبادت
اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَ
کی جاتی ہے اور (وہی) زمین میں بھی معبود ہے۔ اور وہی واقف کار حکمت والا ہے ۔ اور
تَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا
وہی بہت بابرکت ہے جس کے لیے سارے آسمان و زمین اور ان دونوں
بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾
کے درمیان کی حکومت ہے اور قیامت کی خبر بھی اُسی کو ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے
وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا
اور خدا کے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر
مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
(ہاں) جو لوگ سمجھ بوجھ کر حق بات (توحید) کی گواہی دیں (تو خیر) اور اگر تم ان سے پوچھو گے
مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ
اُن کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہہ دیں گے اللہ نے پھر (باوجود اس کے) یہ کہاں بہکے جاتے ہیں اور
قِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ
(اسی کو) رسول کے اس قول کا بھی علم ہے کہ پروردگار! یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ تو تم ان سے منہ پھیر لو
عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۗ
اور کہہ دو کہ تم کو سلام
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾
تو انھیں عنقریب ہی (شرارت کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

معانقہ

وقف لازم

ع ۲۲
۱۳

(ایاتہا ۵۹) (۴۴) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ (۶۴) (رکوعاتہا ۳)

سورہ ۱ دخان مکہ میں نازل ہوئی، اور اس میں اُنسٹھ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰمٓ واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اُس کو مبارک ۲ رات (شب قدر) میں نازل کیا

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴

بے شک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے۔ اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر کے) کام فیصل کیے

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۵ رَحْمَةً مِّنْ

جاتے ہیں یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر (بیشک) ہم ہی (پیغمبروں کو) بھیجنے والے ہیں یہ تمہارے پروردگار

رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

کی مہربانی ہے وہ بے شک بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ سارے آسمان و

الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک اگر تم میں یقین کرنے کی صلاحیت ہے (تو کرو) اس کے سوا کوئی

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸

معبود نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا بھی مالک ہے لیکن یہ لوگ

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ

تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان

بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱

سے ظاہر بظاہر دھواں ۳ نکلے گا (اور) لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ درد ناک عذاب ہے (کفار بھی گھبرا کر کہیں گے) کہ

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ اَنّٰى لَهُمُ

پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں (اُس وقت) بھلا کہاں اُن کو نصیحت

الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۳ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

ہوگی جب ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو صاف صاف بیان کر دیتے تھے اس پر بھی ان لوگوں نے اُس سے منہ

وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝۱۴ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا

پھیر اور کہنے لگے یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (اچھا) ہم تھوڑے دنوں کے لیے عذاب ٹال دیتے ہیں (مگر تم

---

۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت شب قدر کا ذکر قیامت کے آثار حضرت موسیٰ کا تذکرہ۔ آسمان زمین کے رونے کی حالت۔ تبع کا قصہ، جہنم کی حالت، بہشت کی کیفیت وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔

۲ اس کے معنی احادیث میں منقول ہیں ایک تو یہ کہ سارا قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور کے فرشتوں کے حوالے شب قدر میں نازل ہو گیا۔ اور یہ وقتاً فوقتاً حسب ضرورت حضرت پر نازل ہوتا رہا دوسرے یہ کہ پہلی مرتبہ جو وحی کے ذریعہ قرآن نازل ہوا تو شب قدر تھی۔ اس میں اختلاف ہے کہ شب قدر کون سی شب ہے۔ مگر قوی اور مشہور قول یہی ہے کہ وہ ماہ مبارک رمضان کی ستائیسویں شب ہے واللہ اعلم ۱۲۔

۳ یہ قیامت کی پہلی علامت ہے کہ علماء میں ایک آگ ظاہر ہوگی اور اس کا دھواں تمام عالم میں پھیل جائے گا اور چالیس روز تک کفار تو سخت تکلیف میں رہیں گے کہ ان کی آنکھ اور کان اور تمام اعضا سے دھواں نکلے گا اور اُن کے سر بھنے ہوئے معلوم ہوں گے مگر مومنین کو ایک زکام کی کیفیت سے زیادہ تکلیف نہ ہوگی ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

معانقۃ ۱۲

وقف لازم

وقف لازم

اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا

جانتے ہیں) تم ضرور پھر کفر کروگے۔ ہم بے شک (اُن سے) پورا بدلہ اُس دن لیں گے جس دن سخت

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

پکڑ پکڑیں گے۔ اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور اُن کے پاس ایک عالی

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ

قدر پیغمبر (موسیٰ) آئے (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کردو میں (خدا کی

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ

طرف سے) تمھارا ایک امانت[1] دار پیغمبر ہوں اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو۔ میں تمھارے پاس

اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

ایک واضح و روشن دلیل لے کر آیا ہوں۔ اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کردو میں اپنے

اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

اور تمھارے پروردگار (خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لائے تو تم مجھ سے الگ ہو

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ

جاؤ (مگر وہ ستانے لگے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ بڑے شریر لوگ ہیں تو خدا نے

لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ

حکم دیا کہ تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ اور تمھارا پیچھا ضرور کیا جائے گا اور دریا کو اپنی حالت

جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾

پر ٹھہرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جاؤ (تمھارے بعد) اُن کا سارا لشکر ڈبو دیا جائے گا وہ لوگ (خدا جانے) کتنے باغ اور

وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾

چشمے اور کھیتیاں اور نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں جس میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے۔

كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ

یوں ہی ہوا۔ اور ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنایا۔ تو ان لوگوں پر آسمان و زمین

السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا

کو بھی رونا[2] نہ آیا اور نہ انھیں مہلت ہی دی گئی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ

کو ذلت کے عذاب سے فرعون (کے پنجہ) سے نجات دی

وقف لازم

الثلثة

ع ۲۹ ۱۴

[1] یعنی خدا کا جو علم میرے پاس آتا ہے میں اس کو بلا کم و کاست تم لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں ۱۲

[2] اس آیت کی تفسیر صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا اور آسمان کا رونا اُس کا سُرخ ہو جانا ہے اسی کی مؤیدہ روایت ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ایک دفعہ کربلا سے گزر ہوا جب قبر حسین کی جگہ پہنچے تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اور اسباب رکھنے کی جگہ ہے یہی ہمارے خون بہانے کی جگہ ہے رسول کے اہلبیت میں سے کچھ لوگ اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی ۱۲-۱۴

اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى

وہ بے شک سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ

سمجھ بوجھ کر سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں (اُن

بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا

کی) صریحی آزمائش تھی یہ (کفار مکہ) (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف ایک بار

مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ

مرنا ہے اور پھر ہم دوبارہ (زندہ کرکے) اُٹھائے نہ جائیں گے تو اگر تم سچے ہو تو ہمارے

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ

باپ دادوں کو (زندہ کرکے) لے تو آؤ بھلا یہ لوگ (قومیت میں) اچھے ہیں یا تبع ؎۱ کی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا (کیونکہ) وہ ضرور گنہگار تھے ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

اور ہم نے سارے آسمان و زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان کو کھیلتے ہوئے

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ

نہیں بنایا ان دونوں کو ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا مگر ان میں کے بہتیرے لوگ نہیں جانتے

يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى

بے شک فیصلہ (قیامت) کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا مقرر وقت ہے جس دن کوئی دوست

عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی مگر جس پر خدا رحم فرمائے ۔

اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾

بے شک وہ (خدا) سب پر غالب بڑا رحم والا ہے (آخرت میں) تھوہڑ کا درخت ضرور گنہگار

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ

کا کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا وہ پیٹوں میں اس طرح اُبال کھائے گا جیسے کھولتا ہوا

الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا

پانی اُبال کھاتا ہے (فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ میں لے جاؤ پھر

؎۱ یہ حضرت رسول ﷺ کی بعثت کے ایک ہزار چالیس برس قبل یمن کا بادشاہ تھا ۔ اس کا نام اسعد بن عکا تھا اور کنیت ابوایوب تھی اور چونکہ اس کے پاس بہت کثرت سے غلام اور خدام تھے اسی وجہ سے اس کو تبع حمیری کہتے تھے اسی نے سمرقند کو برباد کرکے دوبارہ آباد کیا تھا یہ پہلے آتش پرست تھا مگر جب لوگوں نے کسی وجہ سے مدینہ میں اس کی بیٹی کو قتل کر ڈالا تو اس نے مدینہ پر چڑھائی کی لیکن بنی قریظہ کے دو آدمی کعب و اسد نے یہ خبر سن کر اس کو سمجھایا کہ پیغمبر آخرالزمان کی ہجرت کی جگہ ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی تو وہ ایمان لایا اور پلٹ گیا راستہ ہی میں کچھ لوگوں نے اس کو خانہ کعبہ کی ویرانی پر آمادہ کیا کہ اس کے نیچے جواہرات وغیرہ بہت ہیں مگر علمائے نے بہت مدح و ثنا کی اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھا ۔ پھر تو اس قدر خوش اعتقاد ہوا کہ سب سے پہلی دفعہ خانہ کعبہ پر اسی نے پوشش چڑھائی اور چھ ہزار جانور قربانی کیے اس نے ایک عریضہ شامول یہودی کے پاس حضرت رسول ﷺ کے نام سے لکھ کر رکھ دیا تھا کہ اگر تجھ سے ملاقات ہو تو خود ورنہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا کہ جن سے ملاقات ہو پہنچا دے اسی خط کو ابوایوب انصاری نے شامول کی اکیسویں پشت میں تھے پیش کیا تھا واللہ اعلم ۔۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۲
۱۳
۱۵
۱۴ مع
عند المتاخرین

فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو (پھر اُس سے طعناً کہا جائے گا اب مزا چکھ بیشک تُو تو
الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾
بڑی عزّت والا سردار ہے یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے -
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾
بے شک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (یعنی) باغوں اور چشموں میں ہوں گے ریشم کی
يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ
(کبھی) باریک اور کبھی دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ایسا ہی
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کے جوڑے لگا دیں گے وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے
اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ
منگوا (کر کھا) ئیں گے وہاں پہلے دفعہ کی موت کے سوا ان کو موت کی تلخی چکھنی ہی نہ پڑے گی اور خدا
وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ
ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا (یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی تو بڑی کامیابی
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ
ہے - تو ہم نے اُس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لیے) آسان کر دیا ہے تاکہ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾
یہ لوگ نصیحت پکڑیں تو (نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر ہیں

ع ٣ ١٧ ١٦

(اٰياتها ٣٧) (٤٥) سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ (٦٥) (ركوعاتها ٤)

سورہ سلہ جاثیہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے -

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ
حٰم. یہ کتاب (قرآن) خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب (اور) دانا ہے - بے شک
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَفِيْ
آسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور تمہاری

بہشت کی کیفیت

سلہ اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا خدا کی قدرتیں کفار سے قطع نظر کر د بنی اسرائیل کی حالت حضرت رسالت کا خیال اور اس کی رد قیامت کا منظر جہنم میں گنہگاروں کی حالت وغیرہ مذکور ہے
-١٢-

قرآن آسمانی کتاب ہے

خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

پیدائش میں (بھی) اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (اُن میں بھی) یقین کرنے والوں

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

کے واسطے بہت سی نشانیاں ہیں اور رات دن کے آنے جانے میں اور خدا نے آسمان سے جو (ذریعہ)

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

رزق (پانی) نازل فرمایا پھر اُس سے زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا (اُس میں) اور

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

ہواؤں کے پھیر بدل میں عقل مند لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو ہم ٹھیک (ٹھیک)

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ

تمھارے سامنے پڑھتے ہیں تو خدا اور اُس کی آیتوں کے بعد کون سی بات ہوگی جس پر یہ لوگ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ

ایمان لائیں گے نہ جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے کہ خدا کی آیتیں اُس کے سامنے پڑھی جاتی

اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ

ہیں اور وہ سنتا بھی ہے پھر غرور سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے گویا اُس نے اُن (آیتوں) کو سنا ہی

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا

نہیں تو (اے رسول) تم اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت

اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ

پر واقف ہو جاتا ہے تو اُس کی ہنسی اُڑاتا ہے ایسے ہی لوگوں کے واسطے ذلیل کرنے والا عذاب ہے جہنم تو

وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا

ان کے پیچھے ہی (پیچھے) ہے اور جو کچھ وہ اعمال کرتے رہے نہ تو وہی اُن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ

مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

وہ جن کو اُنھوں نے خدا کو چھوڑ کر (اپنے) سرپرست بنائے تھے اور اُن کے لیے بڑا (سخت) عذاب

عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ۭ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

ہے یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا اُن کے لیے

ع ۱۱ / ۱۷ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ

سخت قسم کا دردناک عذاب ہوگا ۔ خدا تو ہے جس نے دریا کو تمھارے قابو میں

الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ
کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ اُس کے فضل (وکرم) سے (معاش کی) تلاش
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ
کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
سب کو اپنے (حکم) سے تمھارے کام میں لگا دیا ہے جو لوگ غور کرتے ہیں اُن کے لیے
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا
اس میں (قدرتِ خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں (اے رسول) مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی
لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا
(جو جزا کے لیے مقرر ہیں) توقع نہیں رکھتے اُن سے درگزر کریں تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا
يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۤءَ
بدلہ دے جو شخص نیک کام کرتا ہے تو خاص اپنے لیے اور بُرا کام کرے گا تو اس کا وبال اسی
فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْۤ
پر ہوگا پھر (آخر) تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہم نے بنی اسرائیل کو
اِسْرَاۤءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
کتاب (توریت) اور حکومت اور نبوت عطا کی اور اُنھیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو
الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ
دیں اور ان کو سارے جہان پر فضیلت[1] دی اور ان کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں عنایت
مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۤءَهُمُ الْعِلْمُ
کیں تو اُن لوگوں نے علم آچکنے کے بعد بس آپس کی ضد میں ایک دوسرے سے
بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۗ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
اختلاف کیا یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن تمھارا پروردگار
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ
ان میں فیصلہ کر دے گا۔ پھر (اے رسول) ہم نے تم کو دین کے کھلے راستہ پر قائم
الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۤءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾
کر دیا ہے تو اسی (رستہ) پر چلے جاؤ اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔

[1] عالمین عالم کی جمع ہے اور خدا کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں اور چونکہ وہ چیزیں بہت سی قسموں کی ہیں اسی بنا پر اس کی جمع بنائی گئی اب ہر ایک زمانہ کی تمام چیزوں کو عالم اور عالمین دونوں کہہ سکتے ہیں اس مقام پر بنی اسرائیل کی فضیلت کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام جہان سے افضل تھے یہ نہیں کہ ابتدائے عالم سے قیامت تک سب سے افضل ہیں ١٢۔

بنی اسرائیل کی فضیلت

إِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

یہ لوگ خدا کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور ظالم لوگ ایک دوسرے

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾ هٰذَا

کے مددگار ہیں اور خدا تو پرہیزگاروں کا مددگار ہے ۔ یہ (قرآن)

بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

لوگوں (کی) ہدایت کے لیے دلیلوں کا مجموعہ ہے اور یقین کرنے والے لوگوں کے لیے

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ

(از سرتا پا) ہدایت و رحمت ہے جو لوگ برے کام کیا کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں کے

كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَ

برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی کرتے رہے اور اُن سب کا جینا مرنا ایک

ع ۲ ۱۰ ۱۸

مَمَاتُهُمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

سا ہو گا یہ لوگ (کیا) برے حکم لگاتے ہیں اور خدا نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَ

مصلحت سے پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ دیا جائے اور اُن پر (کسی

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ

طرح کا) ظلم نہیں کیا جائے گا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو معبود[۱]

وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ

بنا رکھا ہے اور (اُس کی حالت) سمجھ بوجھ کر خدا نے اُسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اُس کے کان

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۗ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ۗ

اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائے گا) اور اُس کی ہدایت کون کر سکتا ہے۔ تو کیا

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

تم لوگ (اتنا بھی) غور نہیں کرتے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ

(یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں اور ہم کو بس زمانہ ہی (جلاتا) مارتا ہے اور ان کو اس کی

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

کچھ خبر تو ہے نہیں۔ یہ لوگ تو بس اٹکل کی باتیں کرتے ہیں اور جب اُن کے سامنے ہماری کھلی کھلی

[۱] کفار مکہ کی تو یہ حالت تھی کہ وہ چندے ایک بت کو پوجتے اور جب اس سے زیادہ خوب صورت کوئی دوسرا بت نظر پڑا تو پہلے کو چھوڑ اس کو پوجنے لگے اسی کو خدا نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو بھی نہیں پوجتے بلکہ اپنی نفسانی خواہش کے چیلے ہیں ۱۲۔

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو اُن کی کٹ حجتی بس یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے

ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ

ہو تو ہمارے باپ دادا کو (جلاکر) لے تو آؤ (اے رسول) تم کہدو کہ خدا ہی تم کو

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ

زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے)

فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ ع ٣ ٥ ١٩

میں کسی طرح کا شک نہیں جمع کرے گا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ اور سارے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

کی بادشاہت خاص خدا ہی کی ہے اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل

يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ

بڑے گھاٹے میں رہیں گے اور (اے رسول) تم ہر اُمّت کو دیکھو گے کہ (فیصلہ کی منتظر ادب سے) گھٹنوں

اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ

کے بل بیٹھی ہوگی اور ہر اُمّت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائے گی جو کچھ تم لوگ کرتے تھے آج تم کو قیامت کا منظر

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا

اُس کا بدلہ دیا جائے گا یہ ہماری کتاب (جس میں اعمال لکھے ہیں) تمہارے مقابلے میں ٹھیک ٹھیک بول رہی

كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے جو کچھ بھی تم کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے غرض جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ

اور اچھے (اچھے) کام کیے تو اُن کو اُن کا پروردگار اپنی رحمت (سے بہشت) میں داخل کرے گا

هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ

یہی تو صریح کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر اختیار کیا (اُن سے کہا جائے گا) تو کیا تمہارے

اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾

سامنے ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں (ضرور) تو تم نے تکبّر کیا اور تم لوگ تو گنہگار ہو گئے۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ

اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ شبہ نہیں

فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِىْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو بس (اسے) ایک خیالی بات سمجھتے

ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

ہیں اور ہم تو (اس کا) یقین نہیں رکھتے اور ان کے کرتوتوں کی برائیاں اُس پر ظاہر ہو

مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾

جائیں گی اور جس (عذاب) کی یہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے انھیں (ہر طرف سے) گھیر لے گا اور اُن سے

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اسی طرح آج ہم تم کو اپنی

هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾

رحمت سے عمداً) بھلا دیں گے [1] اور تمھارا اٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمھارا مددگار نہیں۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ

یہ اس سبب سے کہ تم لوگوں نے خدا کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ

تم کو دھوکے میں ڈال دیا تھا غرض یہ لوگ نہ تو آج سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو اس کا

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ

موقع دیا جائے گا کہ (توبہ کر کے خدا کو) راضی کر لیں پس سب تعریف خدا ہی کے لیے سزاوار ہے جو سارے آسمان

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ

کا مالک اور زمین کا مالک (غرض) سارے جہان کا مالک ہے اور سارے آسمان و زمین میں اُسی کے لیے بڑائی ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع

اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے

ع ١١ / ٤ / ٢٠

(٤٦) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ (٦٦)
اٰیاتہا ٣٥ — رکوعاتہا ٤

سورہ احقاف [2] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پینتیس (٣٥) آیتیں اور (٤) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

حٰمٓ (یہ) کتاب غالب (و) حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

[1] ہم اس کا مطلب اس کے قبل تفصیلاً بیان کر چکے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بھلا دینے سے یہ مراد ہے کہ خدا ان کی طرف توجہ نہ کرے گا اور اُن کی حالت پر چھوڑ دے گا ١٢۔ [2] اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا بتوں اور مصنوعی معبودوں کی مذمت رسالت کا استدلال عبداللہ بن سلام کا ایمان کفار عرب کی گفتگو امام حسین علیہ السلام کی مدح ایک کافر کی مذمت عاق ہونے کا حکم۔ قوم عاد کا قصہ۔ پیغمبران اولوالعزم اور صبر وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢۔

الجزء السادس والعشرون

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ
ہم نے تو سارے آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت ہی سے ایک خاص
اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾
وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے اور کفار جن چیزوں سے ڈرائے جاتے ہیں اُن سے منہ پھیر لیتے ہیں۔
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا
(اے رسول) تم پوچھو تو کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو کیا تم نے ان کو دیکھا ہے مجھے بھی تو
خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ
دکھاؤ کہ ان لوگوں نے زمین میں کیا چیز پیدا کی ہے [1] یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے تو اگر تم
بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
سچے ہو تو اس سے پہلے کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا بقیہ ہو تو میرے سامنے پیش
صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کرو۔ اور اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کے سوا ایسے شخص کو پکارے
مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ
جو اُسے قیامت تک جواب ہی نہ دے [2] اور ان کو اُن کے پکارنے
دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً
کی خبر تک نہ ہو اور جو لوگ (قیامت میں) جمع کیے جائیں گے تو وہ (معبود) ان کے دشمن [3]
وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان کے سامنے
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ
پڑھی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں حق کے بارے میں جب اُن کے پاس آ چکا تو کہتے ہیں یہ تو صریحی جادو
مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا
ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اُس نے اس کو خود گھڑ لیا ہے تو (اے رسول) تم کہدو کہ اگر میں اس کو
تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ
(اپنے جی سے) گھڑ لیتا تو تم خدا کے سامنے میرے کچھ بھی کام نہ آؤ گے [4] جو جو باتیں تم لوگ اس کے
فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
بارے میں کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی کو کافی ہے اور وہی بڑا

[1] یعنی تم خوب اچھی طرح غور کرو کہ بتوں میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت ہے اگر نہیں ہے تو پھر ان کی پرستش کیوں کیا کرتے ہو ۱۲۔ [2] کیوں کہ وہ تو پتھر ہیں ان میں جواب دینے کی صلاحیت ہی نہیں ہے وہ کیا جواب دیں ۱۲-۱۲-

[3] یہ بتوں کے واسطے نہیں ہے بلکہ خدا کے سوا اور جن جن چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے جنات پری بھوت وغیرہ اور چونکہ ان چیزوں کو عقل ہونے کی وجہ سے غلبہ ہے اس وجہ سے کل پر حکم کر دیا گیا یا یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند عالم بتوں میں بھی گویائی کی قوت بروز قیامت عطا فرمائے اور وہ بھی اعضاء کی طرح ان کے خلاف گواہی دیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

[4] یعنی اگر بالفرض میں نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے اور پھر خدائی کلام ہونے کا مدعی ہوں تو اس افترا کا وبال مجھ پر پڑے گا اور تم بچا نہیں سکتے اور اگر خدا کی طرف سے نازل ہوا جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو میرے پیچھے کیا پڑے ہو۔ ۱۲-

رسالت کا استدلال

الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ

بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) تم کہدو کہ مَیں کوئی نیا رسول لہ تو آیا نہیں ہوں اور مَیں ۲ کچھ

مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَ

نہیں جانتا کہ آیندہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائے گا) مَیں تو بس اُسی کا پابند

مَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ

ہوں جو میرے پاس وحی آتی ہے اور مَیں تو بس علانیہ ڈرانے والا ہوں (اے رسول) تم کہدو کہ بھلا دیکھو

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ

تو کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار کر بیٹھے حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک ۳ گواہ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ

اس کے مثل کی گواہی بھی دے چکا اور ایمان بھی ۴ لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا

اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

شک ہے) بے شک خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا اور کافر لوگ ۵ مومنوں کے

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ

بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾

اور جب قرآن کے ذریعہ سے اُن کی ہدایت نہ ہوئی تو اب بھی کہیں گے یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا

اور اس کے قبل موسیٰ کی کتاب پیشوا اور (سراسر) رحمت تھی اور یہ (قرآن) وہ کتاب ہے

كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ

جو عربی زبان میں (اُس کی) تصدیق کرتی ہے تاکہ (اس کے ذریعہ سے) ظالموں کو ڈرائے

وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

اور نیکوکاروں کے لیے (از سرتاپا) خوش خبری ہے بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

اس پر قائم رہے تو (قیامت میں) ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

یہی تو اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (یہ) اس کا صلہ ہے جو یہ لوگ دنیا میں کیا کرتے

لہ مجھ سے قبل بھی تو بہت سے رسول آچکے آخر جس چیز کی طرف وہ بلاتے تھے میں بھی اُسی کی دعوت دیتا ہوں یعنی توحید پھر کیوں انکار کرتے ہو۔ ۱۲۔ ۲ کفار مکہ کی شرارتیں جب حد سے سوا ہوئیں تو آپنے خواب میں دیکھا کہ مَیں مکہ سے ہجرت کرکے ایک ایسی جگہ پہنچا ہوں جہاں پانی اور درخت کثرت سے ہیں تو آپ نے اپنے اصحاب سے اس کا ذکر کر دیا تھا اور وہ لوگ خوش تھے کہ اب کفار کے ہاتھوں نجات ملے گی چنانچہ جب اصحاب جلدی کرنے لگے اور ہجرت کا تقاضا شروع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۔ ۳ یہ اشارہ عبداللہ بن سلام کی طرف ہے جن کا قصہ مذکور ہو چکا ہے ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۴ یہ عبداللہ بن سلام کا ذکر ہے ان کے ایمان لانے کی کیفیت یوں منقول ہے کہ یہ اپنے مذہب کے بہت بڑے عالم تھے اور یہودیوں کے پیر دستار اور حضرت کی نبوت کی پیشین گوئیاں توریت میں دیکھے ہوئے جب آپ کی خبر معلوم ہوئی تو آکر کہنے لگے مَیں آپ سے تین سوال کرتا ہوں اگر آپ نے درست جوابات دیئے تو آپ سچے پیغمبر ہیں ۱۔ قیامت کے آنے کی پہلی علامت کیا ہے آپنے فرمایا مشرق کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوگی جو تمام خلقت کو مغرب کی طرف لے جائے گی ۲ بہشت میں سب سے پہلے کیا چیز کھانے کو ملے گی، آپنے فرمایا مچھلی کی کلیجی ۳ بعض لڑکے باپ سے کیوں مشابہ ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مرد کی منی پہلے نکلی تو باپ کے اور اگر عورت کی تو ماں کے مشابہ بچہ ہوگا۔ یہ سُن کر وہ فوراً ایمان لائے مگر ان کے ایمان لانے پر یہود خود ان کو بھی بُرا کہنے لگے ایمان کیا لاتے۔ ۱۲۔ ۵ یہ بنو عامر غطفان اسد اور اشجع عرب کے قبیلوں کے قول کی حکایت ہے جو جہینہ مزینہ اسلم اور غفار کے قبیلوں کے ایمان لانے کے وقت بولے تھے ۱۲۔

ع ۱۰ / ۱

عبداللہ بن سلام کا ایمان

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ

تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا (کیوں کہ) اُس کی ماں

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

نے رنج ہی کی حالت میں اُس کو پیٹ میں رکھا اور رنج ہی سے اس کو جنا اور اس کا پیٹ

ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ

میں رہنا اور اُس کی دودھ بڑھائی کے تیس[1] مہینے ہوئے یہاں تک کہ جب اپنی پوری جوانی کو پہنچتا اور چالیس

سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ

برس (کے سن) کو پہنچتا ہے تو (خدا سے) عرض کرتا ہے پروردگار تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو احسانات مجھ پر

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

اور میرے والدین پر کیے ہیں میں ان احسانوں کا شکریہ ادا کروں اور یہ (بھی توفیق دے) کہ ایسا نیک کام

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ

کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح و تقویٰ پیدا کر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ

میں یقیناً فرمانبرداروں میں ہوں[2] یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول فرمائیں گے اور بہشت

مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ

(کے جانے) والوں میں ہم ان کے گناہوں سے درگذر کریں گے۔ (یہ وہ)

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْ قَالَ

سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں

لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ

باپ سے کہا کہ تمھارا بُرا ہو تم کیا ہو مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں دوبارہ (قبر سے)

الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ

نکالا جاؤں گا حالاں کہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گذر چکے (اور کوئی زندہ نہ ہوا) اور دونوں فریاد کر رہے تھے کہ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ

تجھ پر وائے ہو ایمان لے آ خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے تو وہ بول اُٹھا کہ یہ تو بس اگلے لوگوں کے افسانے ہیں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ

یہ وہی لوگ ہیں کہ جنات اور آدمیوں کی (دوسری) امتیں جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں

[1] اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیوں کہ خدا دوسری جگہ فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلاتی ہیں) مگر تاریخ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ چھ مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ حضرت یحییٰ اور امام حسین علیہ السلام کے سوا کوئی دوسرا زندہ نہیں رہا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کم سے کم اکیس مہینے بچوں کو دودھ پلانا چاہیے کیوں کہ تیس میں سے نو مہینے حمل کے نکال کر اکیس بچتے ہیں۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

[2] اگرچہ مفسرین اہلسنت میں سے کسی کی تصریح نظر سے نہیں گزری مگر تفسیر اہلبیت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ آیت ووصینا الانسان سے مسلمین تک جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی اور واقعی جو حالات ابتدائے حمل سے آخر عمر تک امام حسینؑ کے تھے اُن سے پوری مطابقت بھی ہوتی ہے اور آیات خدا میں غور کرنے والے سمجھ سکتے تھے کہ ان صفات کا مستحق حضرتؑ کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ
اُن ہی کے شمول میں ان پر بھی عذاب کا وعدہ متحقق ہو چکا ہے یہ لوگ بے شک گھاٹا اٹھانے
كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ
والے تھے اور لوگوں نے جیسے کام کیے ہوں گے اُسی کے مطابق سب درجے ہوں گے اور یہ اس لیے
اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ
کہ خدا اُن کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلا دے گا اور اُن پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور جس دن کفار
كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اُڑا چکے
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا
اور اُس میں خوب چین کر چکے تو آج تم پر ذلّت کا عذاب کیا جائے گا اس لیے کہ تم اپنے زمین
كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ
میں اکڑا کرتے تھے اور اس لیے کہ تم بدکاریاں کرتے تھے اور (اے
تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ
رسول) تم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو جب انھوں نے اپنی قوم کو (سرزمین)
وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ
احقاف[1] میں ڈرایا اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بھی بہت سے ڈرانے والے پیغمبر گذر چکے تھے (اور ہود نے
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ تمھارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب
عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا
ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو
تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ
اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو لے آؤ۔ ہود نے کہا (اس کا) علم تو بس خدا
عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
کے پاس ہے اور میں (جو احکام دے کر) بھیجا گیا ہوں وہ تمھیں پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم کو دیکھتا
تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ
ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف

[1] احقاف احقف کی جمع ہے اور اس کے معنی اونچے ریگستان کے ہیں یہ ریگستان جہاں حضرت ہود کی قوم عاد رہتی تھی ملک یمن حضر موت کے قریب دریائے عمان کے کنارے تھا اور اس بستی کا نام شجر تھا۔ یہاں کے اکثر لوگ خیموں میں رہتے تھے حضرت ہود نے ہر چند ان کی فہمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا شرید جو ان کا رئیس تھا اور ایمان لایا تھا اس نے بھی قوم کی فہمائش کی مگر بے سود ہوا آخر قحط ہوا اور تین یا سات برس تک پانی نہ برسا۔ اس پر بھی جب ان لوگوں نے نہ مانا تو پہلے ابر کی صورت میں آندھی آئی یہ لوگ خوش ہو کر بارش کی امید میں اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر اس میں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں اور ان کو ان کے خیموں اور جانوروں کو آسمان و زمین کے درمیان اس طرح اُڑائے پھری جیسے تنکے اُڑتے ہیں یوں ہی سات شبانہ روز یہ آندھی چلتی رہی اور یہ سب کے سب ریت کے نیچے دب کر مر گئے اور حضرت ہود مومنین کو لے کر پہلے ہی باہر چلے گئے تھے ۱۲۔

٢
ع ١٠
٢

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ

اُمڈا آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جس کی تم

رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا

جلدی مچا رہے تھے (یہ) وہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب بھرا ہے جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

چیز کو تباہ و برباد کردے گی تو وہ ایسے (تباہ) ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا ہم

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ

گنہگار لوگوں کی یوں ہی سزا کیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کو ایسے کاموں میں مقدور دیے تھے جن میں تمھیں (کچھ

جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ

بھی) مقدور نہیں دیا اور انھیں کان اور آنکھ اور دل (سب کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیتوں

سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ

سے انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس

كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

(عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے اس نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا اور

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى

(اے اہل مکہ) ہم نے تمھارے ارد گرد کی بستیوں کو [1] ہلاک کر مارا اور (اپنی قدرت

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ

کی) بہت سی نشانیاں طرح طرح سے دکھا دیں تاکہ یہ لوگ باز آئیں مگر کون سنتا ہے تو خدا کے سوا جن کو

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ

ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے لیے معبود بنا رکھا تھا انھوں نے (عذاب کے وقت) ان کی کیوں مدد کی بلکہ

ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾

وہ تو ان سے غائب ہوگئے اور ان کے جھوٹ اور ان کی افترا پردازیوں کی یہ حقیقت تھی ۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ

اور جب ہم نے جنوں [2] میں سے کئی شخصوں کو تمھاری طرف متوجہ کیا کہ وہ دل لگا کر قرآن سنیں

فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى

تو جب اس کے پاس حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش بیٹھے (سنتے) رہو پھر جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی

[1] حجر ثمود اور سدوم وغیرہ جن میں حضرت لوطؑ کی قوم کے لوگ رہتے تھے ۱۲۔

[2] حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد جب رسول اللہؐ بالکل بے یار و مددگار رہ گئے تو اس خیال سے کہ شاید کوئی میرا ہمدرد نکل آئے طائف تشریف لے گئے وہاں کے کم بختوں نے مدارات کے بدلے سخت تکلیفیں پہنچائیں آخر یہ نوبت پہنچی کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا وہ کم بختی کے مارے مجنون سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہوگئے (افوہ معاذ اللہ روحی لک الفدا یا رسول اللہ) غرض حضرت وہاں سے باحال پریشاں مکہ واپس چلے راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام کیا نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اٹھے تو نصیبین اور نینوا کے رہنے والے سات جنات شاصر۔ ناصر۔ قرش۔ مس ارکظ۔ بیان۔ اعقم اور ذریعہ کا ادھر سے گذر ہوا۔ آپؐ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دین اسلام کو جاری کیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲۔

ع ٣ ٤ ٣

جنات کا قصہ

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

قوم کی طرف واپس گئے کہ ان کو (عذاب سے) ڈرائیں تو ان سے کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سن کر

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے (اور) جو (کتابیں) پہلے (نازل ہوئی) ہیں ان کی تصدیق

يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ

کرتی ہے سچا (دین) اور سیدھی راہ کی ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم

اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

خدا کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (قیامت)

وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ

ہیں تمہیں دردناک عذاب سے پناہ میں رکھے گا اور جس نے خدا کی طرف بلانے والے کی بات

اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

نہ مانی تو (یاد رہے کہ) وہ (خدا کو) روئے زمین میں عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اس کے سوا کوئی

اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

سرپرست ہوگا یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے یہ نہیں غور کیا کہ

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ

جس خدا نے سارے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے ذرا بھی تھکا نہیں وہ

بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى

اس بات پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے گا ہاں (ضرور) وہ یقیناً ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

قادر ہے اور جس دن کفار (جہنم) کی آگ کے سامنے پیش کیے جائیں گے (تو ان سے

عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ

پوچھا جائے گا) کیا اب بھی یہ برحق نہیں ہے۔ وہ لوگ کہیں گے اپنے پروردگار کی قسم ہاں (حق

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا

ہے) خدا فرمائے گا تو لو اب اپنے انکار اور کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو تو (اے رسول) پیغمبروں

صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ

میں سے جس طرح اولوالعزم[1] (عالی ہمت) صبر کرتے رہے ہیں تم بھی صبر کرو اور ان کے لیے (عذاب) کی تعجیل

[1] منجملہ سب انبیاء کے پانچ اولوالعزم پیغمبر کہلاتے ہیں۔ حضرت نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں کہ یہی حضرات صاحب دین و شریعت اور اپنے سابق ادیان کے ناسخ اور اپنے مابعد کے متبوع تھے ان ہی کو سادات انبیاء کہتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲۔

پیغمبران اولوالعزم

يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍؕ
کی خواہش نہ کرو جس دن یہ لوگ اُس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے (تو ان کو معلوم
بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾
ہوگا کہ) گویا یہ لوگ (دنیا میں) بہت رہے ہوں گے تو سارے دن میں سے ایک گھڑی بھر تو بس ہی لوگ ہلاک ہوں گے جو بدکار تھے

(٤٧) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ (٩٥)
اٰیاتہا ٣٨ — رکوعاتہا ٤

سورہ [1] محمد کا ین من قریۃ کے سوا مدینہ میں نازل ہوا اور اس میں اڑتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستہ سے روکا۔ خدا نے ان کے اعمال
اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا
اکارت کر دیے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے اور جو (کتاب)
بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ
محمد پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے تو
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ
خدا نے اُن کے گناہ ان سے دور کر دیے اور ان کی حالت سنوار دی یہ اس وجہ سے کہ کافروں
كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
نے جھوٹی بات کی اور ایمان والوں نے اپنے پروردگار کا سچا دین اختیار کیا۔ یوں
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾
خدا لوگوں کے سمجھانے کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تو جب تم کافروں
فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ
سے بھڑو تو (ان کی) گردنیں مارو یہاں تک کہ جب انھیں زخموں سے
اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا
چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں کس لو پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ (کر چھوڑ دے) یا
فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚۛ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ
معاوضہ لے (کر رہا کر) تا یہاں تک کہ (دشمن لڑائی کے) ہتھیار [2] رکھ دیں یہ (یاد رکھو) اور اگر خدا

ع ٤ ٩ ٤
الربع

[1] اس سورہ میں حضرت کی رسالت خدا کا حکم خدا ایمانداروں کا سرپرست ہے۔ ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے بہشت دوزخ۔ منافقین کی حالت استغفار کا حکم۔ جہاد میں مومنین اور منافقین کی حالت مرتد کی حالت حضرت علی کی فضیلت دنیا کھیل تماشا ہے انسان کا بخل وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔ [2] لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے مگر اردو محاورات میں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا بولتے نہیں ہیں اور عربی میں بھی مضاف یہاں سے محذوف ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا۔ ایسے وقت میں شریعت اسلام کے دو حکم ہیں ۱۔ اگر لڑائی ٹھنی ہو اور دشمن نے ہتھیار نہ ڈالے ہوں اور زخموں سے چور بھی نہ ہوئے ہوں تو اسیروں کا فدیہ لینا یا یوں ہی چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ ان کو قتل کرنا یا الٹے ہاتھ پاؤں کا کاٹنا واجب ہے ۲۔ اگر دشمن زخموں سے چور ہوں اور ہتھیار ڈال دیں تو اسیروں کے بارے میں اختیار ہے کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیں یا یوں ہی ۱۲-۱۲-

مع
عند المتقدمین

اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط

چاہتا تو (اور طرح) اس سے بدلہ لے لیتا مگر اس نے چاہا کہ تمھاری آزمائش [1] ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے

وَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ (٤)

اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کیے گئے ان کی کارگزاریوں کو خدا ہرگز اکارت نہ کرے گا۔

سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ (٥) وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

انھیں عنقریب منزل مقصود تک پہنچائے گا۔ اور ان کی حالت سنوار دے گا اور ان کو اس بہشت

عَرَّفَهَا لَهُمْ (٦) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ

میں داخل کرے گا جس کا انھیں (پہلے سے) شناسا کر رکھا ہے اے ایماندارو اگر تم خدا (کے دین) کی مدد کرو گے

يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (٧) وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا

تو وہ بھی تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں [2] ثابت قدم رکھے گا اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے تو ڈگمگاہٹ

لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (٨) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

[3] ہے اور خدا ان کے اعمال کو برباد کر دے گا یہ اس لیے کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی انھوں نے

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (٩) اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اس کو (ناپسند کیا) تو خدا نے ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط دَمَّرَ

تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا (خراب) ہوا کہ خدا نے ان پر تباہی

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ز وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا (١٠) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

ڈال دی اور اسی طرح (ان) کافروں کو بھی (سزا ملے گی) یہ اس وجہ سے کہ ایمان داروں کا خدا

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ (١١) ع

سرپرست ہے اور کافروں کا ہرگز کوئی سرپرست نہیں۔ خدا ان لوگوں کو جو

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ضرور (بہشت کے) اُن باغوں میں جا

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ

پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) چین کرتے ہیں اور (اس

يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ (١٢) وَ

طرح بے فکری سے) کھاتے (پیتے ہیں اور آخر) ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور جس بستی سے تم لوگوں

جہاد کا حکم

[1] مومنین کو کفار سے کہ جہاد کریں اور ثواب پائیں اور کفار کو مومنین سے کہ جان کے خوف سے کفر سے توبہ کریں یا صرف مومنین کی آزمائش مقصود ہو کہ کون ایسے وقت خدا و رسول کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی ۱۲-۱۲۔

[2] اس سے وہ لوگ خارج ہیں جو محض مال غنیمت کے لالچ سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جب سختی پیش آتی تو رسول کو بھی تنہا چھوڑ کر میدان سے چل دیئے کیوں کہ خدا پہلے کہہ چکا کہ اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا بھی تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں ثابت قدم رکھے گا ۱۲-۱۲۔

[3] تعس کے معنی یا تو لغزش کے ہیں جس کو ترجمہ میں ڈگمگاہٹ لکھا ہے یا تباہی و بربادی کے ہیں جس کو اردو میں تہس نہس ہو جانا کہتے ہیں تعجب نہیں کہ تعس ہی کا تہس بنا ہو ۱۲-۱۲۔

ع ١١ / ٥

خدا ایمان داروں کا سرپرست ہے

كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ
نے نکال دیا[1] اس سے زور میں کہیں بڑھ چڑھ کے بہت سی بستیاں تھیں جن کو ہم نے تباہ و
اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى
برباد کر دیا تو ان کا کوئی مددگار بھی نہ ہوا۔ تو کیا جو شخص اپنے پروردگار کی
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا
طرف سے روشن دلیل پر ہو اُس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی بدکاریاں اُسے بھلی کر دکھائی گئی ہوں اور وہ اپنی
اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ
نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے
اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ
کہ اُس میں پانی کی نہریں ہیں جن میں ذرا بُو نہیں اور دُودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا نہیں بدلا۔ اور
يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ
شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے (سراسر) لذت ہے۔ اور
اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور وہاں اُن کے لیے ہر قسم کے میوے ہیں اور
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا
ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے (بھلا یہ لوگ) ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ
مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ
میں رہیں گے اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو وہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور (اے رسول) ان میں سے
اِلَيْكَ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا
بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب سُن سُنا کر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں
الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
تو جن لوگوں کو علم (قرآن) دیا گیا ہے اُن سے کہتے ہیں (کہ بھلا) ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا یہ وہی لوگ ہیں جن کے
قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ
دلوں پر خدا نے (کفر کی) علامت مقرر کر دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چل رہے ہیں اور جو لوگ ہدایت
هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
یافتہ ہیں ان کو خدا (قرآن کے ذریعے) مزید ہدایت کرتا ہے اور اُن کو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی

ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں

بہشت و دوزخ

منافقین کی حالت

[1] مکہ سے آپ کو اس قدر محبت تھی کہ جب آپ ہجرت کے ارادہ سے نکلے تھے، تو حسرت کی نظر سے مڑ کر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکہ تو مجھے سب شہروں سے زیادہ پسند تھا اگر کفار مجھے نہ ستاتے تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا۔ ۱۲-۱۲۔

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ

کے منتظر ہیں کہ ان پر اکبارگی آجائے تو اُس کی نشانیاں [1] آہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان (کے سر) پر آ

اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پہنچے گی پھر اُنھیں نصیحت کہاں مفید ہوسکتی ہے تو سمجھ لو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

(سمجھ ہے) اپنے [2] اور ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور خدا

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

تمھارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے (خوب) واقف ہے اور مومنین کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں)

اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ

کوئی سورہ کیوں نہیں نازل ہوتی لیکن جب کوئی صاف صریح معنوں کا سورہ نازل ہوا اور اس

وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

میں جہاد کا بیان ہو تو جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ تمھاری طرف

مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ

اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی (چھائی) ہو (کہ اُس کی آنکھیں پتھرا جائیں)

الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟ فَاِذَا

تو ان پر وائے ہو (ان کے لیے اچھا کام تو) فرمانبرداری اور پسندیدہ بات ہے پھر جب لڑائی ٹھن جائے

عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ

تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے (منافقو) کیا تم سے

عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ

کچھ دُور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو روئے زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناتوں کو

تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ

توڑنے لگو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود اُس نے) ان

وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ

(کے کانوں) کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے تو کیا یہ لوگ قرآن میں (ذرا بھی) غور نہیں کرتے

عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى

یا (ان کے) دلوں پر تالے (لگے ہوئے) ہیں بے شک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف

ع ۲ ۸ ۶

[1] قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت تو خود حضرت رسولؐ ہی ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو ایک طولانی حدیث میں ابن عباسؓ سے منقول ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ نماز کو ضائع کریں گے۔ اماروں کی تعظیم کریں گے دین کو دنیا سے بیچ ڈالیں گے جب مومن بدی کو دیکھے گا اور اُس کے دُور کرنے کی قوت نہوگی تو اس کا دل اس طرح گھلے گا جیسے پانی میں نمک۔ ظالم حکام اور بدکار وزیر پیدا ہوں گے اچھی بات بُری ہو جائے گی اور بُری اچھی۔ خائن امین مقرر ہوگا، اور امین خائن سمجھا جائے گا جھوٹے تو سچے بن جائیں گے اور سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے عورتیں حکومت کریں گی لونڈیوں سے مشورہ کیا جائے گا لڑکے ممبروں پر بیٹھیں گے جھوٹ ظرافت شغل محفل ہوگا زکوۃ تاوان سمجھا جائے گا والدین پر ظلم ہوگا۔ عورتیں زیادہ ہوں گی۔ دُم دار ستارہ ظاہر ہوگا دوست بیزار ہوں گے زنا کا بازار گرم ہوگا عورتیں تجارت میں شوہروں کی شریک ہوں گی بارش کم ہوگی۔ تنگدست ذلیل ہوگا عورتیں مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ سود کی ترقی ہوگی گانے والیاں کثرت سے ہوں گی صفیں بہت سی ہوں گی مگر دل میں بغض ہوگا۔ دولتمند سیر و تماشا کی غرض سے متوسط تجارت کے لیے اور فقراء دکھلاوے کے لیے حج کریں گے۔ پردہ داری دُور ہو جائے گی۔ جھگڑا بہت ہوگا ازیں قبیل اور بہت سی باتیں ہیں جو کل کی کل اس وقت پائی جاتی ہیں ۱۲۔ [2] یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت رسولؐ تمام گناہوں سے پاک اور معصوم تھے باوجود اس کے استغفار کا حکم یا تو اس وجہ سے ہے کہ نفس کو انکسار اور تواضع کی عادت رہے یا اس وجہ سے ہے کہ امت کے لوگ اس عادت کو سیکھیں اور تمھاری پیروی کریں یا یہ مقصود ہے کہ طلب عصمت کرو کہ آئندہ بھی گناہوں سے محفوظ رہو یا یہ مطلب ہے کہ سب سے قطع نظر کر کے خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ یا کہ مستحبات بھی اگر ترک ہو گئے ہوں تو انکی بھی معافی مانگو اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے ؎ حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی جو باتیں گنہگاروں کے حق میں بُری نہیں سمجھی جاتی ہیں وہ بھی نیکوں کے لیے بُری ہیں۔ سچ ہے جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ

معلوم ہونے کے بعد بھی اُلٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھر گئے [1] شیطان نے اُنھیں (یہ بُتے) دے کر

سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ

ڈھیل دے رکھی ہے اور اُن (کی تمناؤں) کی رسیاں دراز کر دی ہیں یہ اس لیے کہ جو لوگ خدا کی

كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِىْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ

نازل کی ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں یہ اُن سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں میں ہم تمھاری ہی بات مانیں گے

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں سے واقف ہے تو جب فرشتے اُن کی جان نکالیں گے اُس وقت اُن کا

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا

کیا حال ہوگا کہ اُن کے چہروں پر اور اُن کی پُشت پر مارتے جائیں گے اس سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش

مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾

ہے اُس کی تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس میں [2] خدا کی خوشی ہے اُس سے بیزار ہیں تو خدا نے بھی اُن کی

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ

کارستانیوں کو اکارت کر دیا کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا دل کے

اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ

کینوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہتے تو ہم تمھیں ان لوگوں کو دکھا دیتے تو تم ان کی پیشانی ہی سے ان

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾

کو پہچان لیتے اور تم انھیں ان کے اندازِ گفتگو ہی سے ضرور پہچان لوگے اور خدا تو تمھارے اعمال سے خوب واقف ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ

اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں جو لوگ جہاد کرنے والے اور (تکلیف) جھیلنے والے ہیں اُن کو دیکھ

نَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ

لیں اور تمھارے حالات جانچ لیں بیشک جن لوگوں پر (دین کی) سیدھی راہ صاف ظاہر ہو گئی اُس

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

کے بعد انکار کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی تو وہ

الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور وہ اُن کا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا

[1] اسی بنا پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں ایک حدیث حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ قیامت میں میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ میں اُس وقت فرشتوں سے کہوں گا ہائیں یہ تو میرے اصحاب ہیں انھی کے جواب میں خدا کا حکم ہوگا تم نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں نے تمھارے بعد کیا کیا اور جب تم نے وفات پائی تو اسی وقت مرتد ہو گئے ۔۱۲۔

ع ۳ ۹ ۷

[2] ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابوسعید خدری سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ تم علیؑ کے بغض سے ان لوگوں کو پہچان لوگے اور پھر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالت مآب کے زمانہ میں منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۶۶ سطر ۳۶ مطبوعہ مصر ۱۲۔۱۲۔

حضرت علیؑ کی فضیلت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ

اے ایمان دارو خدا کا حکم مانو اور رسول کی فرماں برداری کرو اور اپنے اعمال

لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝٣٣ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

کو ضایع نہ کرو بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور (لوگوں کو) خدا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا تو

لَهُمْ ۝٣٤ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ

تم ہمت نہ ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دو غالب ہو ہی اور

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ

خدا تو تمہارے ساتھ ہے اور ہرگز تمہارے اعمال (کے ثواب) کو کم نہ کرے گا دنیاوی

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ

زندگی تو بس کھیل تماشا ہے اور اگر تم (خدا پر) ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرو گے تو وہ تم کو

اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔــلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦ اِنْ يَّسْـَٔــلْكُمُوْهَا

تمہارے اجر عنایت فرمائے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں طلب کرے گا اور اگر وہ تم سے مال طلب

فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝٣٧ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ

کرے اور تم سے چمٹ کے مانگے بھی تو تم (ضرور) بخل کرنے لگو اور خدا تو تمہارے کینے ضرور

تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ

ظاہر کر کے رہے گا دیکھو تم لوگ وہی تو ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو بعض تم میں سے بھی

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ

ہیں جو بخل کرتے ہیں اور (یاد رہے کہ) جو بخل کرتا ہے تو خود اپنے ہی سے بخل کرتا ہے اور خدا تو بے نیاز ہے

وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ

اور تم (اس کے) محتاج ہو اور اگر تم (خدا کے حکم سے) منہ پھیرو گے تو خدا (تمہارے سوا) دوسروں کو

ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا

بدل دے گا اور وہ تمہارے

اَمْثَالَكُمْ ۝٣٨

ایسے (بخیل) نہ ہوں گے

ع ۴ ۱۰ ۸

دنیا کھیل تماشا ہے

له حافظ ابوبکر بن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو علی کی خلافت کے بارے میں حضرت رسولؐ کی مخالفت کرتے تھے اور اسی کی موئیدہ دونوں روایتیں ہیں جو گزشتہ صفحہ پر مذکور ہو چکیں۔ ۱۱۴۷

(رکوعاتہا ٤) (٤٨) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (١١١) (اٰیاتہا ٢٩)

سورۂ[۱] فتح مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

(اے رسول) یہ حدیبیہ کی صلح نہیں (بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمہاری اُمّت

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ

کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے[۲] اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی

يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝٢ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا

راہ پر ثابت قدم رکھے اور خدا تمہاری زبردست[۳] مدد کرے

عَزِيْزًا ۝٣ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اور وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

نازل فرمائی تاکہ اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں اور سارے آسمان

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤

زمین کے لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے تاکہ مومن

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

مرد اور مومنہ عورتوں کو (بہشت) کے باغوں میں جا پہنچائے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ

نہریں جاری ہیں اور وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دُور کر دے

وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ

اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ

مرد اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں بُرے

بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ

بُرے خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے ان پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے اور خدا اُن پر

[۱] اس سورہ میں صلح حدیبیہ فتح خیبر فتح مکہ کفار پر غضب بیعت کا حکم منافقین کی طرف جہاد سے پسپائی کی مذمت مومنین پر خدا کے احسانات بیعت رضوان حضرت کے اہلبیت کی مدح وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔

[۲] اس کی توجیہیں صفحہ میں مذکور ہو چکی ہیں ۱۲۔

[۳] ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسولؐ نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا کے حکم سے چند اصحاب کے ساتھ مکہ گیا خانہ کعبہ کا طواف کیا اور عمرہ بجالایا آپ نے یہ خواب مسلمانوں سے بیان کیا اصحاب یہ سمجھے کہ اس کی تعبیر اسی سال ظاہر ہو گی غرض آپ پہلی ذیقعدہ کو سات سو آدمیوں کے ساتھ عمرہ کے قصد سے روانہ ہو گئے اور قربانی کے اونٹ جب مکہ کے قریب ذوالحلیفہ پر پہنچے اور احرام باندھا تو جاسوس کے ذریعہ آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ نے آپکی آمد کی خبر سُن کر جنگ کا ارادہ کیا ہے اور خالد بن ولید وغیرہ دو سو سواروں کے ساتھ مکہ سے باہر نکل کر بلدح مکہ کے سیوا پر ٹھہرے ہیں اور رؤسائے قریش متفق اللفظ آپ کی عداوت پر کمر بستہ اور جنگ پر آمادہ ہیں اسی اثنا میں آپ حدیبیہ پر پہنچے تو آپکا اونٹ چلتے چلتے رک گیا اور پھر نہ چلا تب آپ نے وہیں قیام کیا حدیبیہ ایک خشک شدہ کنواں تھا اصحابؓ نے اُسے کھودا مگر پانی نہ نکلا آخر جب آپ نے وضو کر کے ایک کلی اس میں ڈال دی اور دُعا کی تو چشمہ پھوٹا غرض جب یہ خبریں متواتر آپ تک پہنچیں تو آپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ تم لوگ ان سے جنگ کرو گے یا جب وہ لوگ تم پر حملہ کریں گے تب اُن کا صرف جواب دو گے اصحاب بولے ہم لوگ تو زیارت کعبہ کو آئے ہیں دوسری ہی صورت اچھی ہے جب آپنے ان لوگوں کو پست ہمت پایا تو صلح کا خیال دل میں پیدا ہوا حضرت عمرؓ سے کہا تم مکہ میں جاؤ اور کفار سے کہو کہ ہم جنگ کرنے نہیں آئے ہیں صرف اعمال عمرہ بجالا کر چلے جائیں گے مگر حضرت عمرؓ نے عذر کیا کہ اب خاندان عدی اور کعب میں کوئی باقی نہیں جو میری مدد کو اٹھ کھڑا ہو گا مجھے لوگ مار ڈالیں گے آپ عثمانؓ کو بھیجئے ان کے بہت سے اعزا موجود ہیں غرض حضرت عثمان یہ پیغام دیکر بھیجے گئے راستہ میں قبیلہ بنو ہوازن کے تو ابان ابن سعید سے ملاقات ہو گئی اس نے ان کی بہت خاطر کی اور اپنے گھوڑے پر آگے بٹھا لیا جب مکہ میں پہنچے اور پیغام پہنچایا تو وہ لوگ جہالت پر اڑ گئے اور کہنے لگے ہم محمدؐ کو مکہ کے اندر آنے نہ دیں گے مگر تمہارا جی چاہے تو طواف کر لو جب یہ جواب لے کر نہ پلٹے تو ان کو حراست میں کر دیا اور رہا ... (باقی صفحہ آئندہ پر)

عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۞ ۶
غضبناک ہے اور اُس نے اُس پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے اور وہ (کیا) بُری
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
جگہ ہے اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار (اور) غالب حکمت والا
حَكِيْمًا ۞ ۷ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۞ ۸
ہے۔ (اے رسول) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا پیغمبر بنا کر بھیجا
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۚ وَ
تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو اور اُس کو بزرگ سمجھو اور
تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۞ ۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا
صبح اور شام اسی کی تسبیح کرو۔ بیشک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ لوگ خدا ہی سے
يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۚ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ
بیعت کرتے ہیں۔ خدا کی قوت و قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے تو جو عہد کو توڑے گا توڑنے
فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ
نقصان کے لیے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اُس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا
اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۞ ۱۰ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ
تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جو گنوار لوگ دیہاتی (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے
مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ
اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے روک رکھا تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی
يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ
دعا مانگئے یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر
يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ
خدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو خدا کے مقابلہ میں تمہارے
اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۞ ۱۱
لیے کس کا بس چل سکتا ہے بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے (یہ سب تمہارے حیلے
بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى
ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رسول اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ [illegible]) اصحاب میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ وہ مار ڈالے گئے اس وقت آپؐ نے اصحابؓ ایک درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ لڑائی سے کبھی نہ بھاگیں گے کفار سے لڑیں گے یہاں تک کہ مارے جائیں یا فتح ہو جب اس سے فارغ ہوئے تو طرفین سے گفتگو ہوتی کہ کئی آدمی آپکے اس میں بگڑ گئے آخر بڑی تُو تُو مَیں مَیں کے بعد جناب امیرؑ حضرتؐ کے حکم سے صلحنامہ لکھنے لگے تو ایک ایک لفظ پر وہ وہ بحثیں ہوئیں کہ صلح کا ہونا مشکل ہو گیا جناب امیرؑ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا کفار بولے ہم رحمٰن و رحیم کو نہیں جانتے وہی بسمک اللھم لکھو غرض یہ طے ہوا تو حضرت علیؑ نے ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ لکھا تو اس پر کفار اس قدر برافروختہ ہوئے کہ آپؐ نے فرمایا اس کو کاٹ دو حضرت علیؑ نے عرض کی میں تو اپنے ہاتھ سے نہیں کاٹ سکتا تو آپؐ نے خود اس کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا غرض بعد خرابی بسیار یہ صلح ہوئی کہ دس برس تک دونوں فریق میں جنگ موقوف ہے اس سال حضرت رسول بے عمرہ کیے واپس جائیں اور اس وقت مکہ میں تو نہیں مگر جہاں تک کفار جانے دیں اور اونٹوں کو لے جا کر سر منڈوائیں اور قربانی کریں اور واپس چلے جائیں آئندہ سال کفار تین روز کے لیے مکہ کو خالی کر دیں مگر کوئی مسلمان مکہ میں تین روز سے زیادہ نہ رہے اور نہ اس تین دن کے اندر اپنی تلوار میان سے نکالے دوران صلح میں اگر کوئی کافر مسلمانوں کے پاس چلا جائے تو

ع ۱۰ ۹

واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان کفار سے جا ملے تو واپس نہ کیا جائے اگر کوئی مسلمان یا کافر کہیں علاقہ میں کسی غرض سے جائے تو جان و مال سے محفوظ رہے غرض یہ صلحنامہ جوں توں کر کے لکھا گیا مگر اس قدر دب کر صلح کرنے سے مسلمانوں کی بڑی دل شکنی ہوئی اور طرح طرح کے وسوسے اور خیالات دلوں میں پیدا ہونے لگے حتیٰ کہ حضرت عمر خود فرماتے ہیں کہ اس دن جیسا گہرا شک مجھے حضرت کی نبوت میں ہوا جب سے مسلمان ہوا کبھی نہ ہوا تھا اس پر بھی اکتفا نہ کی حضرت رسول سے دو بدو گفتگو بھی کی اور اس پر بھی وہ شک زائل نہ ہوا تو حضرت ابوبکر سے اسی قسم کی باتیں ہوئیں غرض آپؐ نے اُس کے بعد تمام مسلمانوں کو کفار کے محدود مقام پر سر منڈوانے اور قربانی کا حکم دیا مگر لوگوں نے مکرر کہنے پر بھی نہ کیا تو آپ رنجیدہ ہو کر حضرت ام سلمہؓ کے خیمے میں چلے گئے اور لوگوں کی حالت بیان کی حضرت ام سلمہؓ نے عرض کی آپ اپنے اونٹ قربانی کر دیں اور سر منڈوا لیں اور ان لوگوں سے (باقی صفحہ [illegible] پر)

اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ

نہیں (اور سب مار ڈالے جائیں گے) اور یہی بات تمہارے دلوں میں کھپ گئی تھی اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی

ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ

بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (بہ آخر کار) تم لوگ آپ برباد ہوئے اور جو شخص خدا اور اس کے رسول پر

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾

ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے جسے چاہے بخش دے اور جسے

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾

چاہے سزا دے۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ

(مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کو جانے لگوگے تو جو لوگ (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے

لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا

کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں تم

كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ

(صاف) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤگے خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما

قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ

دیا ہے کہ یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا کیا کہے گا) بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

ہی کم سمجھتے ہیں جو گنوار پیچھے رہ گئے تھے ان سے کہہ دو کہ عنقریب ہی تم ایک سخت جنگجو قوم کے (ساتھ لڑنے کے)

اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ

لیے بلائے سلہ جاؤگے کہ تم (یا تو) اُن سے لڑتے ہی رہوگے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے۔ پس

فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

اگر تم (خدا کا) حکم مانوگے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ

سرتابی کی تھی (اب بھی) سرتابی کروگے تو تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا (جہاد سے پیچھے رہ جانے کا)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ...) کچھ نہ کہتے۔ غرض آپ نے ایسا ہی کیا تب مسلمانوں نے بھی قربانی کی صلح حدیبیہ اگرچہ بظاہر بہت دبکر ہوئی مگر حقیقتاً اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت تھی اسی وجہ سے خدا نے اس صلح کو فتح مبین فرمایا کیونکہ ایک تو ابتدائے اسلام میں آئے دن کی لڑائی سے مسلمان پنپنے نہ پائے تھے اب دس برس کا اطمینان ہو گیا کہ اتنی لمبی چوڑی مدت میں مسلمان اچھی طرح اپنے سامان درست کر سکتے تھے دوسرے یہ معلوم تھا کہ کفار کیطرف سے بدعہدی ضرور ہوگی اور ہوئی کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر عرب دو قبیلے تھے بنی خزاعہ مسلمانوں کے طرفدار تھے اور بنی بکر کفار کے اور یہ دونوں صلح کے شرائط میں داخل بھی تھے مگر چند ہی روز میں جنگ ہو گئی اور کفار نے در پردہ بنی بکر کی مدد کی صلح ٹوٹ گئی مسلمانوں کو حجت ہاتھ آئی اور دوسرے ہی سال مکہ پر چڑھ دوڑے اور خدا کا کرنا کہ بے لڑے بھڑے فقط مسلمانوں کے رعب سے فتح ہو گیا تیسرے جب حضرت رسول صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے کیونکہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان کیے رہتے تھے اور پھر خدا کی شان تھوڑی محنت میں خدا کے فضل اور حضرت علی کی قوت بازو سے خیبر بھی فتح ہو گیا اور مسلمانوں کو بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ لگا چوتھے اسی زمانہ میں رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی جس کی پیشین گوئی اور شرط کا قصہ سورۂ انفال میں گذر چکا یہ بھی گویا مسلمانوں ہی کی فتح تھی کیونکہ کفار اس کے بعد شکستہ دل ہو گئے تھے انکے علاوہ اور بھی بہت سے تھے غرض یوں حضرت کا خواب سچا ہو کر رہا اور شک کرنے والے یوں ہی رہ گئے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۶۸ تا ۷۴ مطبوعہ مصر وغیرہ ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

سلہ (صفحہ ہذا کا حاشیہ) یہ ان منافقین کا ذکر ہے جو مدینہ یا اس کے اطراف میں رہتے تھے اور اس خیال سے کہ اب کی دفعہ مسلمان مکہ سے بچکر تو واپس آئینگے نہیں۔ حدیبیہ کے سفر سے منہ موڑا تھا مگر آپ خیبر کو جانے لگے تو ان لوگوں نے مال کے لالچ سے ساتھ جانا چاہا مگر آپ نے ان لوگوں کو اجازت نہ دی اور اسی وجہ سے خیبر کی غنیمت کا حصہ صرف ان ہی لوگوں نے پایا جو حدیبیہ میں شریک تھے ان آیات میں ان ہی لوگوں کا تذکرہ ہے ۔۱۲۔ سلہ (صفحہ ہذا) اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں مگر سچ یوں ہے کہ ان سے جنگ حنین موتہ اور تبوک والے لوگ مراد ہیں اور حضرت رسول کے بعد کی لڑائیوں کا اس سے مراد لینا بالکل بے معنی ہے ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲

عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

نہ تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو شخص

الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

خدا اور رسول کا حکم مانے گا تو وہ اس کو (بہشت کے) ان سدا بہار

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا

باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور جو سرتابی کرے گا وہ

أَلِيمًا ﴿١٧﴾ ع لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ

اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا جس وقت مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے) کی بیعت کر رہے تھے تو خدا

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ

ان سے (اس بات پر) ضرور خوش ہوا[1] غرض جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی

عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَّأْخُذُونَهَا ۗ

نازل فرمائی اور انھیں اس کے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی اور (اس کے علاوہ) بہت سی غنیمتیں (بھی)

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ

جو انھوں نے حاصل کیں (عطا فرمائیں) اور خدا تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ

كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ

فرمایا تھا کہ تم ان پر قابض ہو گئے تو اس کے بدلے تمھیں یہ (خیبر کی غنیمت) جلدی سے دلوا دی اور (حدیبیہ سے)

النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا

لوگوں کی دست درازی کو تم سے روک دیا[2] اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنوں کے لیے (قدرت کا) نمونہ[3] ہو اور خدا

مُّسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَّأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ

تم کو سیدھے رستے پر چلائے اور دوسری[4] (غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) خدا

بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ

ہی ان پر حاوی تھا اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کفار تم سے لڑتے تو

الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَّ

ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو سرپرست ہی پاتے نہ مددگار

لَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ

یہی خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے چلی آتی ہے

مجبور معذور ہے

بیعۃ الرضوان

النصف

ع ٢ ٧ ١٠

[1] اس بیعت کی کیفیت گزشتہ صفحات میں لکھ چکا ہوں اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ ان تمام بیعت کرنے والوں سے خدا ہمیشہ کے لیے راضی ہو گیا اور یہ لوگ جنتی بن گئے کیونکہ اول تو خدا نے تمام بیعت کرنے والوں سے خوشنودی کا اظہار کیا نہیں بلکہ صرف مومنین سے اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ وہ تو اس وقت خوش ہوا جس وقت ان لوگوں نے بیعت کی اب رہی آئندہ کی حالت تو جیسی کرنی ویسی بھرنی تو خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ خدا ایسے ایمانداروں کے اس فعل سے ضرور خوش ہوا۔ ١٢۔

[2] جب مسلمان خیبر کے محاصرہ میں مشغول تھے تو قبیلہ بنی اسد نے ارادہ کیا کہ مدینہ میں مسلمانوں کے گھر لوٹ لیں اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنائیں مگر خدا نے مسلمانوں کا ایسا رعب ان کے دل میں ڈالا کہ یہ لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلے ان ہی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے ١٢۔

[3] خیبر کے حالات تواریخ میں تفصیلاً مذکور ہیں اور میں بھی اس کو اجمالاً پارہ ٦ سورہ مائدہ میں ذکر کر چکا ہوں تو چونکہ خدا نے بھی اس قصہ کی تصریح نہیں فرمائی اس وجہ سے میں بھی یہاں ترک کرتا ہوں ١٢۔

[4] اس سے حنین وغیرہ کی غنیمت کا اشارہ ہے ١٢۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ
اور تم خدا کی عادت کو بدلتے نہ دیکھوگے اور وہ وہی تو ہے جس نے تم کو ان کفار پر
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ
فتح دینے[1] کے بعد مکہ کی سرحد میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ اُن
اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾
سے روک دیئے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے خدا اُسے دیکھ رہا تھا۔
هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ
یہ وہی لوگ تو ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے روکا اور
الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ (میں) پہنچنے سے رُکے رہے اور اگر[2] کچھ ایسے
وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں نہ ہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم ان کو (لڑائی میں کفار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ
پس تم کو ان کی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو اسی وقت) تم کو فتح ہوتی مگر تاخیر) اس لیے (ہوئی)
يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا
خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ (ایماندار کفار سے) الگ ہوجاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر تھے ہم انھیں
اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے (یہ وہ وقت تھا) جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
اور ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسول اور مومنین (کے دلوں) پر اپنی طرف سے
وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا
تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور یہ لوگ اسی
اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ ع
کے سزاوار اور اہل بھی تھے اور خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے بے شک خدا نے
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ
اپنے رسول کو سچا مطابق واقعہ خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ انشاءاللہ مسجد الحرام

[1] یہ فتح ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت مسلمانوں کو نصیب ہوئی عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ جناب امیر ابھی صلحنامہ لکھ ہی رہے تھے کہ کفار قریش کے ستر اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادہ سے جبل تنعیم کی راہ سے چپکے سے اُتر آئے مسلمانوں کو جوش تھا ہی حضرت رسول نے بد دعا کی معمولی کوشش میں سب گرفتار ہوگئے مگر آپ نے مصلحتاً ان سب کو چھوڑ دیا ورنہ خاص مکہ ہی میں تلوار چل جاتی تو صلح ہو سکتی بھی تو نہ ہوتی ۱۲۔ [2] مطلب یہ ہے کہ مکہ میں اس وقت چونکہ کفار کا غلبہ تھا اس وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان تھے مگر بالکل اس طرح دبے چھپے کہ خود مسلمانوں کو بھی ان کا کچھ حال معلوم نہ تھا تو اگر کفار سے لڑائی ہوتی تو گھن کی طرح گیہوں کے ساتھ یہ بے چارے بھی کفار کے ساتھ پس جاتے اور چونکہ یہ واقعی مسلمان تھے تو ان کو دیت بھی دینی چاہیے اس بنا پر ان کا نقصان ہوتا۔ ۱۲۔

ع ٣ / ٩ / ١٢

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ

میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کتروا کر بہت امن و اطمینان

رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا

سے داخل ہوگے (اور) کسی طرح کا خوف نہ کروگے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو

فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ

معلوم تھی تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی وہ وہی تو ہے جس نے اپنے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب رکھے اور

الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

گواہی کے لیے تو بس خدا کافی ہے - محمدؐ خدا کے رسول ہیں -

وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

اور جو لوگ [۱] ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ

ان کو دیکھے گا (کہ خدا کے سامنے) جھکے سربسجود ہیں خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی

رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ

کے خواستگار ہیں کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں میں گھٹے پڑے ہوئے ہیں - یہی اوصاف

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ

ان کی توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں بھی (مذکور) ہیں وہ گویا ایک

اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر (اجزاء زمین کو غذا بنا کر) اسی سوئی کو مضبوط کیا

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

تو وہ موٹی ہوئی پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور اپنی تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی (اور اتنی جلد ترقی اس

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ

لیے دی) تاکہ ان کے ذریعہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ [۲] ایمان لائے اور

مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

اچھے (اچھے) کام کرتے رہے خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے

۱ اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں بعض نے تو خواہ مخواہ کی یہاں تک کی ہے کہ الذین معہ سے فلاں اور اشداء سے فلاں اسی طرح ہر لفظ سے ایک خاص شخص کو مراد لیا ہے مگر یہ بھی نہ سوچا کہ اس صورت میں قرآن کی عبارت حد اعجاز تو بڑی چیز ہے معمولی بھی نہیں رہے گی بلکہ بالکل غلط ہو جائے گی کیونکہ الذین معہ مبتدا ہے اور اشداء وغیرہ اس کی خبر ہے اور اس صورت میں معلوم نہیں یہ لوگ مبتدا کس کو بنائیں گے غضب خدا کا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا اور اونے سیدھے جو منہ میں آیا کہہ گئے اور پھر اس کو روایت بھی بنا لی الا اور ابن عباس وغیرہ کی طرف منسوب بھی کر دیا خدا تعصب کا برا کرے وہ انسان کو عقل سے بھی دور پھینک دیتا ہے بہرحال ان مفسروں کے اقوال تو ہرگز قابل توجہ نہیں خود قرآن کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کس کی مدح ہے یہ بالکل واضح ہے کہ یہ رسول کے ان اصحاب کی مدح ہے جن میں یہ تمام صفات پائی جاتی ہیں اب غور کر لو کہ یہ تمام صفتیں جن میں پائی جاتی ہیں وہی اس کا مستحق ہے لیکن چونکہ بقول رسولؐ اس کے بعد کی آیت علی ابن ابی طالب کی شان میں ہے لہٰذا قرینہ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی ان ہی کے یا ان کے مثل جو ان تمام صفات سے متصف ہوں ان کی شان میں ہے اللہ بس باقی ہوس ۱۲

۲ ابن عباس سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر کچھ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن نور کا ایک علم (لواء حمد) تیار کیا جائے گا اور ایک منادی آواز دے گا کہ سید المومنین اور مومنین کھڑے ہو جائیں یہ سن کر علی ابن ابی طالب کھڑے ہو جائیں گے تو ان کے ہاتھ میں وہ علم دیا جائے گا اور اس کے نیچے مہاجرین اور انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اور اولین تھے سب کے سب جمع ہو جائیں گے اور ان میں ان کے سوا کوئی اور نہ ہوگا پھر علی ایک نور کے منبر پر بیٹھیں گے اور ایک ایک کر کے سب لوگ ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور یہ ہر ایک کو اس کا اجر اور نور عطا کریں گے جب آخر شخص کی نوبت آئے گی تو ان لوگوں سے کہا جائے گا تم لوگوں نے اپنے اپنے مقام و منزلت کو جنت میں دیکھا تمہارے پروردگار نے تو تم سے کہہ دیا تھا کہ میری بارگاہ میں تمہارے لیے مغفرت اور اجر عظیم یعنی بہشت ہے پھر علی اٹھیں گے اور سب مومنین ان کے علم کے نیچے ہوں گے پھر ان سب کو جنت میں جا پہنچائیں گے پھر اپنے منبر کی طرف پلٹیں گے اور سب مومنین ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کے ہاتھ سے بہشت کا اپنا اپنا حصہ لیں گے اس کے بعد کچھ لوگوں کو جہنم میں ڈلوا دیں گے یہی مطلب ہے خدا کے قول الذین آمنوا الایہ اور والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم کا یعنی علی کے حق کی ولایت کی وجہ سے لوگ جنت جہنم کے مستحق ہوں گے اور انکا حق ملے جہاں پر وہ اجر ہے دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم

عند المتاخرین ۳

ع ۴ ۳ ۱۲

اٰیاتہا ۱۸ (۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) رکوعاتہا ۲

سورہ[1] حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ
اے ایمان دارو خدا اور اس کے رسول کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھا جایا کرو اور
رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا بڑا سننے والا واقف کار ہے اے ایماندارو (بولنے میں)
اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا
تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی[2] نہ کیا کرو اور جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے
تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
زور (زور) سے بولا کرتے ہو ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارا کیا کرایا
اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ
سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ رسول خدا کے سامنے
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ
اپنی آوازیں دھیمی کر لیا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لیے
قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ
جانچ لیا ہے ان کے لیے (آخرت میں) بخشش اور بڑا اجر ہے۔ (اے رسول) جو
الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا
لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں کے اکثر بے عقل ہیں
يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ
اور اگر یہ لوگ اتنا تامل کرتے کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آ جاتے
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
(تب بات کرتے) تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان[3] ہے اے ایماندارو اگر کوئی
اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا
بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا[4] کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو نادانی

[1] اس سورہ میں رسول سے بات کرنے کی تہذیب اور خبر کی تحقیق کر کے کچھ عمل کرنا اور گروہ آپس میں لڑیں تو صلح کرا دو مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں، تمسخر کی منا ہی عیب زنی بدگمانی غیبت کی ممانعت پرہیزگار کا درجہ ایمان و اسلام میں فرق ہدایت کر کے خدا نے احسان کیا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[2] بخاری ابن منذر ابن مردویہ نے عبداللہ ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے تو حضرت ابوبکر بول اٹھے کہ ان لوگوں کا حاکم قعقاع ابن معبد کو بنائیے اس پر حضرت عمر کہنے لگے نہیں یہ ٹھیک نہیں اقرع ابن حابس کو ان کا امیر بنائیے اس پر حضرت ابوبکر بولے بس تم میری مخالفت کرتے ہو اس پر حضرت عمر نے کہا نہیں مجھے تمہاری مخالفت منظور نہیں ہے غرض اس قسم کی باتیں ہوتے ہوتے دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو خدا نے ان کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل کی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۸۳ مطبوعہ مصر ۱۲

[3] ان تمام آیات کے شان نزول میں اختلافات ہیں مگر احکام کی حیثیت سے عام ہیں ۔۱۲۔

[4] ولید بن عقبہ جو حضرت عثمان کے مادری بھائی بھی تھے اور ان کی خلافت کے زمانہ میں سعد ابن ابی وقاص کے بعد کوفہ کے گورنر بھی تھے اور ان ہی نے ایک دن لوگوں کو صبح کی چار رکعت نماز پڑھائی تھی اور پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں اور حضرت عثمان نے یہ خبر سن کر ان کو الگ کر دیا تھا غرض ان ہی کو حضرت رسول نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور ان دونوں میں پہلے ہی سے کچھ خلش تھی جب یہ قریب پہنچے تو وہ لوگ ان کے استقبال کو نکلے آپ یہ سمجھے کہ لوگ ہمیں مارنے آئے ہیں بس پھر کیا تھا آپ وہیں سے پھرے اور مدینہ میں آ کر دم لیا اور حضرت سے گھڑ کر یہ کہہ دیا کہ وہ لوگ مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ نہیں دیتے یہ سن کر حضرت کو رنج ہوا اور ان کے جہاد کا قصد ہوا یہ خبر ان بیچاروں کو پہنچی تو دوڑے ہوئے حضرت کے پاس آئے اور عرض کی یہ ہم لوگوں پر بالکل افترا و بہتان ہے ہم لوگ خدا اور رسول کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں مگر آپ کو ان لوگوں کا وثوق نہ ہوا اور فرمایا تم لوگ توبہ کرو ورنہ میں ایسے شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو بمنزلہ میری جان کے ہے جو تم سے جہاد کرے گا اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو اسیر کرے گا یہ کہہ کر حضرت علی کے شانہ پر ہاتھ مارا کہ اس کو بھیجوں گا اس کے بعد آپ نے خالد ابن ولید کو تحقیقات کے واسطے بھیجا تو ان کو ارکان اسلام بجا لاتے پایا اور یہ پلٹ آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ مصر ۱۲۔

قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝
سے نقصان پہنچا دو پھر اپنے کیے پر نادم ہو اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ
پیغمبر (موجود) ہیں بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ اگر رسول ان میں تمہارا کہا مان لیا کریں تو اکثر
مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
تم ہی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تمہیں ایمان کی محبت دے دی اور اس کو
وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تم کو
وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ
بیزار کر دیا ہے۔ یہی لوگ خدا کے فضل و احسان سے راہ ہدایت
اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ
پر ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے اور اگر مومنین ۲ میں سے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ
دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو پھر اگر ان میں سے
اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو (فرقہ) زیادتی کرے تم (بھی) اس سے لڑو یہاں
تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے پھر جب رجوع کرے تو فریقین میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو
بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝
اور انصاف سے کام لو بے شک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ
مومنین تو آپس میں بس بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور
اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اے ایماندارو (تم میں سے کسی قوم کا) کوئی مرد
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
دوسری قوم کے مردوں کی ہنسی ۳ نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ (خدا کے نزدیک) ان سے اچھے

۱ اس کے ... آیت کے متعلق ولید بن عقبہ کے بیان پر اصحاب کے دو گروہ ہو گئے کچھ لوگ تو حضرت کو بنی مصطلق کی سزا کے لیے لشکر بھیجنے کی رائے دیتے اور کچھ اس کے خلاف تھے ان ہی دونوں گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

۲ ایک روز حضرت رسول ایک خچر پر سوار ہو کر انصار کے مجمع میں پہنچے اور وہاں کچھ ٹھہرے تو خچر نے پیشاب کیا۔ اس پر عبداللہ بن سلول نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا اور گستاخانہ بولا اس خچر کو ہٹاؤ اس کی بدبو نے دماغ خراب کر دیا عبداللہ بن رواحہ کو یہ بات ناگوار گزری اور بولے اس کی بو تو تجھ سے اچھی ہے حضرت رسول تو وہاں سے چلے گئے مگر پھر دونوں میں بات بڑھی اور آخر زبان سے ہاتھ پاؤں تک نوبت پہنچی اور پھر دونوں کے قبیلے اوس و خزرج جن کی لڑائیاں مشہور ہیں چڑھ دوڑے اور خوب مار پیٹ ہونے لگی جب یہ خبر حضرت کو ملی تو آپ پھر تشریف لائے اور دونوں میں صلح کرا دی ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔۱۲۔۱۲۔

۳ ثابت بن قیس چونکہ بہرا تھا اس وجہ سے لوگ اس کو حضرت کی باتیں سننے کے خیال سے قریب بٹھاتے ایک دن صبح کی نماز میں آیا تو ایک رکعت نماز ہو چکی تھی بعد نماز کے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے جب فارغ ہوا تو پھاندتا ہوا حضرت کے پاس پہنچا اور ایک شخص سے جگہ خالی کرنے کو کہا مگر وہ نہ ہٹا تو یہ غصہ میں بیٹھ گیا جب دن نکلا تو ثابت نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے اپنا نام بتایا تو ثابت نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ تو فلاں عورت کا بیٹا ہے اور اس کی ماں کو برے الفاظ سے یاد کیا یہ اس کو سخت ناگوار گزرا تو یہ آیت نازل ہوئی ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

دو گروہ مومنین میں لڑائی ہو تو صلح کرا دو

مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں

ع ۱۰
۱۳

الثلثة

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا

ہوں اور نہ عورتیں سلہ عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا عجب ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور تم

مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ

آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو نہ ایک دوسرے کا بُرا نام دھرو ایمان

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ

لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی بُرا ہے اور جو لوگ باز نہ آئیں تو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایمان دارو بہت سے گمان (بد) سے بچے

اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

رہو کیوں کہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ

میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت سلہ کرے کیا تم میں سے

اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَ

کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے (ضرور) نفرت

اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

کروگے اور خدا سے ڈرو بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے لوگو ہم نے تو تم سب

اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا

کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ

وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ

ایک دوسرے کو شناخت کرے اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ

جو بڑا پرہیزگار ہو بیشک خدا بڑا واقف کار خبردار ہے عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے رسول

لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ

کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ اسلام لائے حالانکہ ایمان کا تو ابھی تک سلہ

الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں اور اگر تم خدا کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کروگے تو

سلہ حضرت عائشہ حفصہ صفیہ کو اکثر طعنہ دیا کرتیں کہ تو یہودی کی بیٹی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ سلہ ایک دفعہ سفر میں حضرت رسول کے ساتھ حضرت ابوبکر عمر بھی تھے ان دونوں نے حضرت سلمان وغیرہ کی غیبت کی اس کے بعد کھانے کے وقت کسی آدمی کو سالن کے لیے حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے جواب دیا وہ دونوں تو گوشت سے خوب پیٹ بھر چکے اب سالن کیا ہوگا اس نے جا کر ان دونوں صاحبوں سے بیان کیا تو ان کو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑے ہوئے حضرت کے پاس پہنچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے تو ایک عرصہ سے گوشت دیکھا تک نہیں کھانا کیسا آپ نے فرمایا اب تک تم دونوں کے دانتوں میں وہ گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کر کے اس کا گوشت نہیں کھایا اس پر یہ لوگ شرمائے اور یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۹ مطبوعہ مصر ۱۲ سلہ یہ قبیلہ بنی اسد کا حال ہے جو قحط کے زمانہ میں فاقہ کرتے کرتے گھبرا کر مدینہ میں آگئے تھے اور حضرت رسول سے اسلام کا اقرار کیا تھا وہ بھی محض اس وجہ سے کہ ان کو کھانے کو کچھ ملے ورنہ دل میں ایمان سے کچھ بحث نہ تھی خیر یہ تو ایک واقعہ تھا مگر سچ یوں ہے کہ خدا نے اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق بھی بتا دیا ہے ظاہری فرق ایک تو یہی ہے کہ اسلام صرف زبان سے اقرار کا نام ہے اور ایمان دل میں ماننے کا دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام صرف تقلیدی طور پر مان لینے کا نام ہے اور ایمان دلائل سے اعتقادات درست کر لینے کو کہتے ہیں اور شاید اسی وجہ سے نماز میت میں اللھم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات وارد ہے اور مقصود

ایمان اور اسلام میں فرق

(باقی صفحہ ۷۱۵ پر)

لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

خدا تمھارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

(سچے) مومن تو بس وہی ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان لائے

وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

پھر انھوں نے اس میں کسی طرح کا شک شبہہ کیا اور اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

خدا کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ (دعوے ایمان میں) سچے ہیں (اے رسول ان سے)

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

پوچھو تو کہ کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو اور خدا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) جانتا ہے اور خدا ہر چیز سے خبردار ہے

عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا

(اے رسول) تم پر یہ لوگ اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں تم (صاف) کہدو کہ تم اپنے اسلام

عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ

کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اگر تم (دعوئ ایمان میں) سچے ہو تو (سمجھو کہ) خدا نے تم پر احسان[1] کیا

لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھایا بے شک خدا تو

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ

سارے آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ

باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے

بَصِيْرٌۢ بِمَا

ہو خدا اسے دیکھ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

رہا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱۴) مسلمین و مسلمات سے بھی مومنین ہی ہیں یعنی وہ مومنین جو جہالت کی وجہ سے دلائل کو نہیں جانتے صرف اہل علم سے سُن کر دل سے سچے اعتقادات کو مانتے ہیں۔ دوسرے لوگ مراد نہیں ہیں تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جو لوگ صرف توحید نبوت قیامت کا اقرار کرتے ہیں وہ مسلم ہیں اور جو ان چیزوں کے ساتھ عدل و امامت کے بھی قائل ہیں وہ مومن ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرق علمائے بیان کیے ہیں دیکھو کتب کلامیہ ۱۲۔

[1] (صفحہ ہذا) اسی مطلب کو سعدی نے دوسرے لفظوں میں کیا خوب ادا کیا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشتت

-۱۲-

ع ۲ ۸ ۱۴

(۵۰) سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ (۳۴) — آیاتہا ۴۵ — رکوعاتہا ۳

سورہ[1] قٓ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پینتالیس آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
قٓ۔ قرآن مجید کی قسم (محمد پیغمبر ہیں) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ ان ہی میں ایک
مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا
(عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آگیا تو کفار کہنے لگے یہ تو ایک عجیب بات ہے بھلا جب ہم
وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ
مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید (بات) ہے ان کے
الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا
جسموں سے زمین جس چیز کو کھا کھا کر کم کرتی ہے وہ ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب
بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا
(لوح) محفوظ (موجود) ہے مگر جب ان کے پاس (دین) حق آپہنچا تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایک ایسی بات
اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ
میں (الجھے ہوئے) ہیں جسے قرار نہیں تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان پر نظر نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیونکر بنایا
فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ
اور اس کو کیسی زینت دی اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر بوجھل پہاڑ
اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
رکھ دیے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اُگائیں تاکہ تمام رجوع لانے والے (بندے) ہدایت اور عبرت حاصل
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
کریں اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا تو اس سے باغ (کے
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ
درخت) اُگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جس کا بور باہم گتھا ہوا ہوتا
لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝۱۰ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً
ہے (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لیے (پیدا کیا) اور (پانی ہی سے) ہم نے

المنزل السابع

حضرت کی رسالت

لوح محفوظ

[1] اس سورہ میں حضرت کی رسالت لوح محفوظ خدا کی قدرتیں خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے کراماً کاتبین کا ذکر حضرت رسول و حضرت علی کے مدارج نماز پنجگانہ قیامت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ -

خدا کی قدرتیں

بَيۡنَا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ﴿١١﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّاَصۡحٰبُ
مُردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا اسی طرح (قیامت میں مردوں کو) نکلنا ہوگا ان سے پہلے نوح کی قوم
الرَّسِّ وَثَمُوۡدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ وَاِخۡوَانُ لُوۡطٍ ﴿١٣﴾
اور خندق والوں سلہ اور (قوم) ثمود نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور (قوم) عاد اور فرعون اور لوط کی قوم اور
وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ
بن کے رہنے والوں (قوم شعیب) اور تبع کی قوم ان سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا
فَحَقَّ وَعِيۡدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ
(عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہا تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ لوگ از سر نو
لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ﴿١٥﴾ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَ
(دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں (پڑے ہیں) اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور
نَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ
جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ
حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ﴿١٦﴾ اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَ
قریب ہیں جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو اس کے داہنے بائیں
عَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ
بیٹھے ہیں لکھتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار
رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ
رہتا ہے۔ موت کی بے ہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم بتا دیں گے) کہ یہی تو وہ (حالت)
ذٰلِكَ مَا كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِكَ
ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا۔ اور صور پھونکا جائے گا یہی (عذاب کے) وعدہ کا دن
يَوۡمُ الۡوَعِيۡدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ
ہے۔ اور ہر شخص (ہمارے سامنے اس طرح) حاضر ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ) ہنکانے
شَهِيۡدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ
والا ہوگا اور ایک (اعمال کا) گواہ (اس سے کہا جائے گا) کہ اس (دن) سے تو غفلت میں پڑا تھا تو
غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ هٰذَا
اب ہم نے تیرے سامنے سے پردے کو ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ

ع ١٥/١٥

شہ رگ سے بھی زیادہ قریب

کراماً کاتبین

سلہ ان سب کے قصے بہ تفصیل مذکور ہو چکے ہیں۔ ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

مَا لَدَىَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِىْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ

(اس کا عمل) جو میرے پاس ہے حاضر ہے (تب حکم ہوگا کہ) تم دونوں ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں

عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ۝ الَّذِىْ جَعَلَ

ڈال دو[له] جو (واجب حقوق سے) مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِى الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝

تھا جس نے خدا کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھے تھے تو اب دونوں اس کو سخت عذاب میں ڈال ہی دو

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ

(اس وقت) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا پروردگارا ہم نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت

بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَىَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

گمراہی میں مبتلا تھا (اس پر) خدا فرمائے گا ہمارے سامنے جھگڑے نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی

بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ

(عذاب سے) ڈرا چکا تھا میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ بندوں پر (ذرہ برابر) ظلم

لِّلْعَبِيْدِ ۝ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ

کرنے والا ہوں اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی کیا

هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ

کچھ اور بھی ہے۔ اور بہشت پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی یہی وہ

بَعِيْدٍ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝

بہشت ہے جس کا تم میں سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے (حدود کی) حفاظت کرنے والے سے

مَنْ خَشِىَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝

وعدہ کیا جاتا ہے تو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنے والا دل لے کر آیا

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ

(اس کو حکم ہوگا کہ) اس میں صحیح سلامت داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے اس میں یہ لوگ جو چاہیں

فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

گے ان کے لیے حاضر ہے اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے اور ہم نے اس سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر

هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ هَلْ مِنْ

ڈالیں جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا کہ بھلا

حضرت رسول و حضرت علی کے مدارج

له شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ ابومحمد اعمش کے مرض الموت میں عیادت کو گئے تھے کہ حضرت ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ بھی آگئے تو ابوحنیفہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور نصیحتاً ان سے کہا اے ابومحمد خدا سے ڈرو تمھارے لیے آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہے اور تم بہت سی حدیثیں ایسی علی ابن ابی طالب کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے کہ اگر تم سکوت کرتے تو اچھا تھا یہ سنکر اعمش کو غصہ آگیا اور کہنے لگے کہ کیا میرے سے آدمی کو ایسی بات کہی جا سکتی ہے مجھے ذرا تکیہ سے لگا کے بٹھا تو دو اس کے بعد کہنے لگے مجھ سے ابوالمتوکل نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھ سے اور علی سے کہا جائے گا کہ اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کر دو اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کر دو اور یہی مطلب ہے خدا کے قول القیا فی جہنم کل کفار عنید دیکھو مسند امام احمد بن حنبل ١٢-١٢-

ع ٢ ١٤ ١٦

مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ

کہیں بھی بھاگنے کا ٹھکانا ہے اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

لگا کر حضور قلب سے سُنتا ہے اس کے لیے اس میں کافی نصیحت ہے اور ہم ہی نے یقیناً سارے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں پیدا کیے اور تکان تو

مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ

ہم کو چھُو بھی نہیں گئی۔ تو (اے رسول) جو کچھ یہ (کافر) لوگ بکا کرتے ہیں اس پر تم صبر

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾

کرو اور آفتاب [1] کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

اور تھوڑی دیر رات کو بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی تسبیح [2] کیا کرو اور کان لگا کر سن رکھو کہ

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ

جس دن پکارنے والا (اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے [3] گا (کہ اٹھو) جس دن لوگ ایک

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ

سخت چیخ کو بخوبی سُن لیں گے وہی دن (لوگوں کے) قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی (لوگوں

نُحْىٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ

کو) زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری طرف پھر کر آنا ہے جس دن زمین

عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ

(ان کے اوپر سے) پھٹ جائے گی اور یہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے یہ اٹھانا اور جمع کرنا اور ہم

بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ

بہت آسان ہے (اے رسول) یہ لوگ جو کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور تم ان پر جبر تو دیتے نہیں ہو تو

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ

ہمارے عذاب کے وعدے سے ڈرے اس کو تم قرآن

يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

کے ذریعہ نصیحت کرتے رہو۔

---

[1] اس آیت سے ممکن ہے کہ نماز پنجگانہ مراد ہو قبل طلوع سے نماز صبح اور قبل غروب سے ظہر عصر اور لیل سے نماز مغرب و عشاء۔ اور بعض نے نماز تہجد مراد لی ہے۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک حدیث میں ہے اس تسبیح کو پڑھو لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیٔ قدیر۔ ۱۲۔

[3] مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز ایسی ہوگی کہ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ قریب ہی سے کوئی پکار رہا ہے۔ ۱۲۔

ع ۳ ۱۶ ۱۷

سورہ ذریات[1] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣

ان ہواؤں کی قسم جو (بادلوں کو) اڑا کر تتر بتر کر دیتی ہیں پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں پھر

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ

آہستہ آہستہ چلتی ہیں پھر ایک ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے ضرور بالکل سچا

الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ

ہے اور (اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہوگی اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں کہ (اے اہل مکہ) تم لوگ ایسی

لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝٩

مختلف[2] بے جوڑ بات میں پڑے ہو کہ اس سے وہی پھیرا جاتا ہے گا (گمراہ ہوگا) جو (خدا کے علم میں) پھیرا جا چکا

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

ہے اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں جو غفلت میں بھولے ہوئے (پڑے)

سَاهُوْنَ ۝١١ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٢ يَوْمَ هُمْ

ہیں پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا اس دن (ہوگا) جب ان کو (جہنم کی)

عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ

آگ میں عذاب دیا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا) اپنے عذاب کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ

جلدی مچایا کرتے تھے بے شک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش

عُيُوْنٍ ۝١٥ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

کرتے) ہوں گے جو ان کا پروردگار انہیں عطا کرتا ہے یہ (خوش خوش) لے رہے ہیں یہ لوگ اس سے

ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝١٦ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧

پہلے (دنیا میں) نیکوکار تھے (عبادت کی وجہ سے) رات کو بہت ہی کم سوتے تھے۔ اور پچھلے

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ

پہر کو اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے

[1] اس سورہ میں حضرت کی رسالت پرہیزگاروں کی مدح حضرت ابراہیم کے مہمان حضرت لوط کی قوم حضرت موسیٰ کا تذکرہ قوم ثمود کا ذکر جن و انس کو عبادت کا حکم کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲-۱۲-

[2] مطلب یہ ہے کہ تم لوگ بالکل بے ٹھکانے باتیں کرتے ہو کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ محض خیالی باتیں اور شعر ہے کبھی کہتے ہو کہ محمد کے جی کا گھڑا ہوا ہے کبھی کہتے ہو اس کو دوسرا بنا کر دیتا ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ دیوانہ کی بکواس ہے کبھی کہتے ہو کہ یہ اگلوں کا افسانہ ہے غرض تمہاری بے جوڑ باتوں سے تو وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازلی ہے۔ ۱۲-

پرہیزگاروں کی مدح

حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ

والے (دونوں) کا حصّہ تھا اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں

لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِی

ہیں اور خود تم میں بھی ہیں تو کیا تم دیکھتے نہیں اور تمھاری روزی اور جس چیز کا تم سے

السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ

وعدہ کیا جاتا ہے آسمان [۱] میں ہے تو آسمان اور زمین کے مالک کی قسم یہ (قرآن) بالکل

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ

ٹھیک ہے جس طرح تم باتیں کرتے ہو کیا تمھارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں

اَتٰىکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ

(فرشتوں) کی بھی خبر پہنچی ہے کہ جب وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے

دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

لگے سلامٌ (علیکم) تو ابراہیم نے بھی (علیکم) سلام کیا (دیکھا تو) ایسے لوگ جن کو جان نہ پہچان

فَرَاغَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَیْهِمْ قَالَ

پھر اپنے گھر جا کر جلدی سے (بھنا ہوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے اور اسے ان کے آگے رکھ دیا (پھر) کہ

اَلَا تَاْکُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ

کہ آپ لوگ تناول کیوں نہیں کرتے (اس پر بھی نہ کھایا) تو ابراہیم ان سے جی ہی جی میں ڈرتے وہ لوگ بولے

وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ

آپ اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانش مند لڑکے کی خوش خبری دی تو (یہ سنتے ہی) ابراہیم کی بی بی (سارہ) چلاتی ہوئی

فَصَکَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

ان کے سامنے آئیں اور اپنا منہ پیٹ لیا اور کہنے لگی (اے ہے) ایک تو میں

عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا کَذٰلِکِ ۙ قَالَ

بڑھیا (اس پر) بانجھ لڑکا کیوں کر ہوگا فرشتے بولے تمھارے

رَبُّکِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَکِیْمُ

پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بے شک حکمت والا

الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾

واقف کار ہے

ع ۲۳ / ۱۸

حضرت ابراہیم کے مہمان

[۱] روزی کے آسمان میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آسمان ہی سے پانی برستا ہے آفتاب مہتاب اور ستاروں کا اثر جو نباتات پر پڑتا ہے وہ بھی آسمان ہی میں ہیں اور جس کا وعدہ کیا جاتا ہے یعنی بہشت و دوزخ ثواب اور عذاب وغیرہ۔ ۱۲-۱۲-۱۲

الجزء السابع والعشرون

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى

(تب ابراہیم نے پوچھا کہ اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) آخر تمھیں کیا مہم درپیش ہے وہ بولے ہم

قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾

تو گنہگاروں (قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر مٹی کے پتھریلے کھرنجے برسائیں جن پر حد سے بڑھ

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ

جانے والوں کے لیے تمھارے پروردگار کی طرف سے نشان[1] لگا دیے گئے ہیں غرض وہاں جتنے لوگ مومنیں سے تھے

فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ

ان کو ہم نے نکال دیا اور وہاں تو ہم نے ایک کے[2] سوا مسلمانوں کا کوئی گھر پایا بھی نہیں اور جو لوگ درد ناک

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ

عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے وہاں (عبرت کی) نشانی چھوڑ دی اور موسیٰ (کے حال) میں بھی

الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ

(نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کے پاس کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا تو اس نے

مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ

اپنے لشکر کے برتے پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو (اچھا خاصا) جادوگر یا سودائی ہے تو ہم نے

وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ

اس کے لشکر کو پکڑ لیا پھر ان سب کو دریا میں پٹک دیا اور وہ تو قابل ملامت کام کرنا ہی تھا اور

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ

عاد کی قوم (کے حال) میں بھی نشانی ہے۔ ہم نے ان پر ایک بے[3] برکت آندھی چلائی کہ جس چیز پر

عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ

چلتی اس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی اور ثمود (کے حال) میں بھی (قدرت

تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ

کی نشانی) ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک خاص وقت تک خوب جین کر لو تو انھوں نے اپنے پروردگار کے

الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا

حکم سے سرکشی کی تو انھیں ایک روز کڑک اور بجلی نے آ پکڑا اور دیکھتے ہی رہ گئے پھر نہ وہ اٹھنے کی طاقت

كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

رکھتے تھے اور نہ بدلا ہی لے سکتے تھے اور (اُن سے) پہلے (ہم) نوح کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ

حضرت لوط کا ذکر

حضرت موسیٰ کا تذکرہ

قوم عاد کا قصہ

حضرت نوح کا ذکر

[1] بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کافر پر جو کھرنجا پڑنے والا تھا اس پر اس کا نام تک لکھا ہوا تھا اور صرف وہیں پر اکتفا نہیں ہوئی ہے وہ کفار جہاں جہاں تھے سب پر یہ پتھر برسے ۔ ۱۲-۱۲

[2] اللہ اکبر بیس برس کی مدت اور حضرت لوط کی متواتر ہدایت اور صرف ایک گھر کا ایمان لانا معاذ اللہ ۱۲۔

[3] ریح عقیم اس تیز ہوا کو کہتے ہیں جس سے درختوں میں بور اور بادلوں میں بارش نہ ہو خلاصہ جس میں نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو اس وجہ سے میں نے بے برکت ترجمہ کیا ۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ع ٢ ٢٣ ١

فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾
بدکار لوگ تھے اور ہم نے آسمانوں کو اپنے بل بوتے سے بنایا اور بے شک ہم میں سب قدرت ہے
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
اور زمین کو بھی ہم نے بچھایا تو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور ہم ہی نے ہر چیز کی دو دو قسمیں
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ
١ بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو تو خدا ہی کی طرف بھاگو میں تم کو یقیناً اسی کی طرف
لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ
سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ میں تم کو یقین
اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ
اس کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو
قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا
پیغمبر آتا تو وہ اس کو جادوگر کہتے یا سڑی دیوانہ (بتاتے) یہ لوگ ایک دوسرے کو ایسی
بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾
بات کی وصیت کرتے آتے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ ہیں ہی سرکش تو (اے رسول) تم ان سے منہ پھیر لو تم پر تو
وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ
کچھ الزام نہیں ہے اور نصیحت ٢ کیے جاؤ کیوں کہ نصیحت مومنین کو تو فائدہ دیتی ہے اور میں نے جنوں اور
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ
آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں ٣ نہ تو میں ان سے روزی کا طالب ہوں او
وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں۔ خدا خود بڑا روزی دینے والا زور آور
الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ
(اور) زبردست ہے۔ تو (ان) ظالموں کے واسطے بھی عذاب کا کچھ حصہ ہے جس طرح ان کے
اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
ساتھیوں کے لیے حصہ تھا تو ان کو ہم سے جلدی نہ کرنا چاہیے تو جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا
يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾
ہے اس سے ان کے لیے خرابی ہے

ع ٣ ١٤ ٢

١ جیسے عورت مرد دن رات روشنی تاریکی خشک و تر آسمان و زمین جن انسان گرمی سردی قہر صحت بیماری امیری فقیری رونا ہنسی غم خوشی وغیرہ ١٢-

٢ نصیحت کرنے والوں کو دس چیزیں ضرور بیان کرنی چاہیے تاکہ اس کا اثر ہو خدا کی نعمت تکلیف و بلا کا ثواب گناہوں کا عذاب شیطانی وسوسے دنیا کا زوال اور بے اعتباری موت قیامت دوزخ کا عذاب بہشت کا چین خوف و رجا۔ ١٢- ١٢-

٣ ابن عباس سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اس کی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اس کو صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ پہچانیں۔ ١٢-

اٰیاتہا ۴۹ (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) رکوعاتہا ۲

سورہ[1] طور مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّ

(کوہ) طُور کی قسم اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) کی جو کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی ہے اور

الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾

بیت معمور کی (جو کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے) اور اونچی چھت (آسمان) کی اور جوش وخروش والے سمند

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ

کی کہ تمھارے پروردگار کا عذاب بیشک [2] واقع ہو کر رہے گا (اور) اس کو کوئی روکنے والا نہیں جس دن

السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

آسمان چکر کھانے لگے گا اور پہاڑ اُڑنے لگیں گے تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ

ہے جو لوگ باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی آگ کی طرف

يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

ان کو ڈھکیل ڈھکیل کر لے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جسے تم

بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

جھٹلایا کرتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا۔ اسی میں

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا

گھسو پھر صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں) تمھارے لیے یکساں ہیں جو کام تم

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ

پس انھیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور

وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

نعمتوں میں ہوں گے جو (جو نعمتیں) ان کے پروردگار نے انھیں دی ہیں ان کے مزے لے رہے ہیں اور

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ

اُن کا پروردگار انھیں دوزخ کے عذاب سے بچائے گا جو جو کار گذاریاں تم کر چکے ہو ان کے صلہ میں (آرام سے)

قیامت کے آثار

وقف لازم

اہل جہنم

اہل بہشت

[1] اس سورہ میں قیامت کی حقیقت اہل جہنم اور اہل بہشت کا ذکر ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے نصیحت کیے جاؤ کفار کی حماقت قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-

[2] جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت سے کچھ عرض معروض کرنے گیا تھا جب مسجد میں پہنچا تو آپ نماز میں مشغول تھے اور سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے تو قریب تھا کہ خوف کی شدت سے میرا کلیجہ پھٹ جائے اور میں نے اس خوف سے کہ کہیں اس وقت عذاب نہ آجائے فوراً اسلام قبول کیا۔

تَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم

تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیے لگا کر خوب مزے سے کھاؤ پیو اور ہم بڑی بڑی آنکھوں

بِحُورٍ عِينٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ

والی حوروں سے ان کا بیاہ رچائیں گے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں

أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ

ان کا ساتھ دیا تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچا دیں گے اور ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿۲۱﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے ۱؎ اور جس قسم کے میوے اور گوشت کو ان

وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ

کا جی چاہے گا ہم انھیں اور بڑھا کر عطا کریں گے وہاں ایک دوسرے سے شراب کا جام لے لیا

فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

کریں گے جس میں نہ کوئی بیہودگی ہے اور نہ گناہ (اور خدمت کے لیے) نوجوان لڑکے ان کے آس پاس چکر لگایا

كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

کریں گے وہ (حسن و جمال میں) گویا احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں ۲؎ اور ایک دوسرے کی طرف رُخ

يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾

کرکے (لطف کی) باتیں کریں گے (ان میں سے کچھ) کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر میں (خدا سے بہت) ڈرا کرتے

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا

تھے تو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو (جہنم کی) لوؤں کے عذاب سے بچا لیا (اس کے) قبل ہم اُس سے

مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ

دُعائیں کیا کرتے تھے۔ بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے تو (اے رسول) تم نصیحت

فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ أَمْ

کیے جاؤ تم تو اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن ہو اور نہ مجنوں کیا (تم کو) یہ لوگ کہتے

يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم تو اس کے بارے میں زمانے کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں تم کہہ دو کہ

تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

(اچھا) تم بھی انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں کیا ان کی عقلیں ۳؎ انھیں یہ

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے

۱؎ گرو ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب نیک اعمال کرے تو نجات پاوے ۱۲۔ ۲؎ کسی نے حضرت رسول سے پوچھا کہ جب خادم ایسے ہیں تو مخدوم کیسے ہوں گے آپ نے فرمایا جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند ۱۲۔ ۳؎ ان کی بے عقلی اس سے ظاہر ہے کیوں کہ کاہن کے لیے عقل فہم اور ذہن کی تیزی ضروری ہے اور مجنوں عقل سے خالی ہوتا ہے ایک شخص میں یہ دونوں باتیں کیوں کر جمع ہو سکتی ہیں ۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔۱۲۔

اہل بہشت

ع ۱ ۲۸ ۳

نصیحت کیے جاؤ

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝۳۲ أَمْ يَقُولُونَ

(باتیں) بتاتی ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی سرکش کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن خود گھڑ لیا ہے

تَقَوَّلَهُ ۚ بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝۳۳ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ

بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام بنا

إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ۝۳۴ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ

لائیں کیا یہ لوگ کسی کے (پیدا کیے) بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی لوگ (مخلوقات کے)

هُمُ الْخَالِقُونَ ۝۳۵ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ

پیدا کرنے والے ہیں یا انھوں ہی نے سارے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں (نہیں) بلکہ

بَلْ لَا يُوقِنُونَ ۝۳۶ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

یہ لوگ یقین ہی نہیں رکھتے کیا تمھارے پروردگار کے خزانے ان ہی کے پاس ہیں یا یہی لوگ

الْمُصَيْطِرُونَ ۝۳۷ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ

حاکم ہیں یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان سے) سن آتے ہیں جو سن کر آیا

مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝۳۸ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ

کرتا ہو تو وہ کوئی صریح دلیل پیش کرے کیا خدا کے لیے بیٹیاں ؎۱ ہیں اور تم لوگوں کے لیے

الْبَنُونَ ۝۳۹ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝۴۰

بیٹے یا تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) اجرت مانگتے ہو کہ یہ لوگ قرض کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝۴۱ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ

یا ان لوگوں کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ لکھ لیتے ؎۲ ہیں یا یہ لوگ کچھ داؤں چلنا چاہتے ہیں

فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ۝۴۲ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ

تو جو لوگ کافر ہیں وہ خود اپنے داؤں میں (پھنسے) ہیں یا خدا کے سوا ان کا کوئی (دوسرا) معبود ہے

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝۴۳ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ

جن چیزوں کو یہ لوگ (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک پاکیزہ ہے اور اگر یہ لوگ آسمان سے کوئی

سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَرْكُومٌ ۝۴۴ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا

(عذاب کا) ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھیں تو بول اٹھیں گے یہ تو دلدار بادل ہے تو (اے رسول) تم ان کو ان کی حالت

يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝۴۵ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ

پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ دن جس میں یہ بیہوش ہو جائیں گے ان کے سامنے آ جائے جس دن نہ ان کی مکاری ہی کچھ

؎۱ یہ کفار کی حماقت کا اظہار ہے کہ اپنے خالق اور سارے جہان کے مالک کے واسطے تو کم رتبہ چیز تجویز کرتے ہیں اور اپنے واسطے اعلی درجہ کی چیز پسند کرتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

؎۲ چونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی شخص کو کسی بات پر پورا وثوق ہوتا ہے تو لکھ دیتا ہے جس طرح حضرت رسول نے روم کی فتح کی پیشین گوئی کو وحی آسمانی کے وثوق پر لکھوا دیا تھا اسی وجہ سے کفار سے یہ کہا گیا کہ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ لکھ لیا کرتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
کام آئے گی اور نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی اور اس میں شک نہیں کہ ظالموں کے لیے
عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ
اس کے علاوہ اور بھی عذاب ہے مگر ان میں بہتیرے نہیں جانتے اور (اے رسول) تم اپنے پروردگا
لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ
کے حکم سے انتظار میں صبر کیے رہو تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں ہو تو جب تم اٹھا کرو تو اپنے پروردگا
تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾
کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کو بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی تسبیح کیا کرو۔

ایاتہا ۶۲ (۵۳) سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) رکوعاتہا ۳

سورہ ۵۳ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾
تارے ۱ کی قسم جب ٹوٹا کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے اور وہ تو اپنی نفسانی
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾
خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے ان کو نہایت طاقتو
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ
(فرشتہ جبرئیل) نے تعلیم دی ہے جو بڑا زبردست ہے اور جب یہ (آسمان کے) اونچے (مشرقی) کنارے پر تھا
بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ
وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا پھر قریب ہوا (اور آگے بڑھا (پھر جبرئیل و محمد میں) دو کمان
قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا
کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی تو جو کچھ انھوں نے
كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَ
دیکھا اُن کے دل نے جھوٹ نہ جانا تو کیا وہ (رسول) جو کچھ دیکھتا ہے تم لوگ اُس میں اس سے جھگڑتے ہو او
لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا
انھوں نے تو اس (جبرائیل) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ ۵ کے نزدیک اسی کے پاس

حین تقوم سے نماز تہجد اور من اللیل سے نافلہ مغرب و عشاء، ادبار النجوم سے نافلۂ صبح واللہ اعلم ۱۲۔ ۲ اس سورہ میں حضرت علی کی وصایت حضرت رسول کا قرب منزلت اور علم لدنی معراج بتوں کی مذمت قرآن کی مدح گمان کی مذمت، صغیرہ گناہوں کی بخشش حضرت عثمان کا ذکر اگلے صحیفوں کی باتیں اگلوں کا ذکر وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔

۳ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت رسول کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاقاً ایک ستارہ ٹوٹا یہ دیکھتے ہی آپنے فرمایا کہ یہ ستارہ جس کے گھر میں گرے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا۔

ع ۲ ۲۱ ۴

یہ سن کر لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے اٹھے تو دیکھا وہ علی ابن ابی طالب کے گھر میں گرا تو لوگ گستاخانہ کہنے لگے یارسول اللہ آپ علی کی محبت میں گمراہ ہو گئے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو مناقب ملا ابوالحسن بن مغازلی شافعی اور شرف المصطفیٰ ابوحامد شافعی، اور اس کے علاوہ ایک روایت ابن مردویہ نے ابی حمرا اور حبۃ العرنی سے بیان کی ہے کہ حضرت رسول نے علی ابن ابی طالب کے سوا جتنے دروازے مسجد میں تھے سب کے سب بند کر دینے کا حکم دیا تو یہ لوگوں پر گراں گزرا حبہ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ حمزہ بن عبدالمطلب سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے اور آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور کہہ رہے تھے کہ تم نے اپنے چچا کو اور ابوبکر و عمر اور عباس کو تو نکالا مگر اپنے چچا زاد بھائی علی کو جگہ دی اس پر ایک آدمی بول اٹھا کہ رسول نے اپنے چچا زاد بھائی کا درجہ بلند کیا تو لوگوں نے اس کی پرواہ نہیں کی یہ خبر حضرت رسول تک پہنچی تو آپنے سب لوگوں کو نماز کے وقت بلا بھیجا اور منبر پر تشریف لے جا کر ایک ایسا فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ لوگوں نے کبھی نہ سنا تھا۔ جب خطبہ تمام ہو چکا تو فرمایا۔ ایہاالناس میں نے اپنے جی سے دروازوں کو بند کیا نہ اپنے جی سے کھولا اور نہ اپنے جی سے تم لوگوں کو

(باقی حاشیہ صفحہ ۷۲۸ پر)

حضرت علی کی وصایت

حضرت رسول کا علم لدنی اور معراج

جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ

تو رہنے کی بہشت ہے جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو چھا رہا تھا (اس وقت بھی) اُن کی آنکھ نہ تو اور طرف

الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨

مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی انھوں نے یقیناً اپنے پروردگار (کی قدرت) کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ

تو بھلا تم لوگوں نے لات و عزیٰ اور تیسرے [۱] پچھلے منات کو دیکھا (بھلا یہ خدا ہو سکتے ہیں) کیا

الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢ اِنْ

تمھارے تو بیٹے ہیں اور اُس کے لیے بیٹیاں یہ تو بہت بے انصافی کی تقسیم ہے یہ تو بس صرف نام ہی نام

هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ

ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا اوں نے گھڑ لیے ہیں خدا نے تو اس کی کوئی

اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى

سند نازل نہیں کی یہ لوگ تو بس اٹکل اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چل رہے

الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝٢٣ اَمْ لِلْاِنْسَانِ

ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت بھی آ چکی کیا جس چیز کی انسان تمنا کرے وہ

مَا تَمَنّٰى ۝٢٤ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ

اسے ضرور ملتی ہے آخرت اور دنیا تو خاص خدا ہی کے اختیار میں ہے اور آسمانوں میں بہت

فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ

سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی۔ مگر خدا جس کے لیے چاہے اجازت

يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝٢٦ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

دے اور پسند کرے اس کے بعد (سفارش کر سکتے ہیں) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں

بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝٢٧ وَمَا لَهُمْ

کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے سے نام حالانکہ انھیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ لوگ تو بس

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا

گمان (خیال) کے پیچھے چل رہے ہیں حالانکہ گمان یقین کے مقابلہ میں کچھ

يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝٢٨ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۥ عَنْ

بھی کام نہیں آیا کرتا۔ تو جو ہماری یاد سے رُوگردانی کرے اور صرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲۷) نکالا اور نہ اپنے نبی سے ملی کو جگہ دی ہے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی والنجم اذا ھوٰی ٥ ما ضل صاحبکم وما غوٰی ٥ وما ینطق عن الھوٰی ٥ ان ھو الا وحی یوحٰی ٥ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مصر ۱۲

[۴] (حاشیہ صفحہ ۷۲۷) بعض تفاسیر میں یہ سب ضمیریں خدا کی طرف پھیری گئی ہیں اور اس سے حضرت رسول کی قرب منزلت اور معراج کی طرف اشارہ ہے واللہ اعلم ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

[۵] (حاشیہ صفحہ ۷۲۷) یہ تمام اشارے معراج کے واقعہ کی طرف ہیں اسی سدرہ تک فرشتوں کا گزر ہے اس کے بعد وہی جانے اسی کو سعدی نے بھی نظم کیا ہے ؎

اگر سر موئے برتر پرم
فروغ تجلّی بسوزد پرم ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

ع ۲۵ ۵

[۱] (صفحہ ہذا) لات و عزیٰ اور منات یہ تینوں بتوں کے نام ہیں جن کی عرب کے لوگ پوجا کرتے تھے اور منات کو تیسرا اور پچھلا اس وجہ سے کہا کہ کفار لات و عزیٰ کے مقابلہ میں اس کی عزت کم کرتے تھے ۱۲-

گمان کی مذمت

ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٢٩ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ
دنیاوی ہی زندگی کا طالب ہو تم بھی اس سے مُنہ پھیر لو اُن کے علم کی یہی انتہا
مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
ہے تمہارا پروردگار جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اس کو بھی خوب جانتا
سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝٣٠ وَلِلّٰهِ مَا فِي
ہے اور جو راہِ راست پر ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا
اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے تاکہ جن لوگوں نے بُرائی کی ہے اُن کو اُن کی
بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنٰى ۝٣١ الَّذِينَ
کارستانیوں کی سزا دے اور جن لوگوں نے نیکی کی ہے اُن کو اُن کی نیکی کی جزا دے جو صغیرہ گناہوں
يَجْتَنِبُونَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ
کے سوا کبیرہ ؎۱ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں۔ بیشک تمہارا
رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ
پروردگار بڑی بخشش والا ہے وہی تم کو خوب جانتا ہے جب اُس نے تم کو مٹی سے
مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ ۖ
پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو (تکبر سے) اپنے
فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝٣٢ أَفَرَءَيْتَ
نفس کی پاکیزگی نہ جتایا کرو ؎۲ جو پرہیزگار ہے اُس کو وہ خوب جانتا ہے۔ بھلا (اے رسول) تم
الَّذِي تَوَلّٰى ۝٣٣ وَأَعْطٰى قَلِيلًا وَأَكْدٰى ۝٣٤ أَعِنْدَهُ
اس شخص کو بھی ؎۳ دیکھا جس نے روگردانی کی اور تھوڑا سا (خدا کی راہ میں) دیا اور (پھر) بند کر دیا۔ کیا اس کے
عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝٣٥ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ
پاس علمِ غیب ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی۔ جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے
مُوسٰى ۝٣٦ وَإِبْرٰهِيمَ الَّذِي وَفّٰى ۝٣٧ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ
اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جنھوں نے (اپنا حق) پورا (پورا ادا) کیا (ان صحیفوں میں یہ ہے) کہ کوئی
وِزْرَ أُخْرٰى ۝٣٨ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى ۝٣٩
شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے

؎۱ اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

؎۲ اس سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اصلی حالت تو یہ بھی کوئی اچھا کام کرکے اپنے مُنہ میاں مٹھو نہ بنا کرو جو جیسا ہے خدا جانتا ہی ہے لیکن جہاں پر اظہار فضائل کی ضرورت ہو وہاں پر بیان کر سکتے ہیں جس طرح حضرت یوسف نے اپنے بابت فرمایا تھا۔ انی حفیظ علیم ۱۲

؎۳ حضرت عثمان اکثر خیرات دیا کرتے تھے ایک دفعہ ان کے کوکا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے ان سے کہا تم اتنا خرچ کرتے ہو کہ مجھے خوف ہے تم کہیں فقیر نہ ہو جاؤ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں اس لیے خیرات کرتا ہوں کہ شاید خدا اُن کو معاف کردے۔ عبداللہ بولا یہ اونٹ جو بار سے لدا ہوا ہے مجھے دے دے تو میں تیرے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتا ہوں حضرت عثمان نے فوراً دے دیا اور دو گواہ بھی کر لیے اس کے بعد خیرات تصدق سب یک قلم موقوف کر دی تو انہی کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور روگردانی کرنے سے جنگ اُحد میں بھاگنا مراد ہے دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ مطبوعہ مصر ۱۲-۱۲-

ع ۲

حضرت عثمان کا ذکر

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾

اور یہ کہ اُس کی کوشش عنقریب ہی (قیامت میں) دیکھی جائے گی پھر اُس کو اس کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾

اور یہ کہ (سب کو آخر) تمہارے پروردگار کے پاس پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے ۔ اور یہ کہ

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ

وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) نطفے سے جب (رحم

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

میں) ڈالا جاتا ہے پیدا کرتا ہے اور یہ کہ اسی پر (قیامت میں) دوبارہ اُٹھانا لازم ہے اور یہ

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ

کہ وہی مال دار بناتا ہے اور سرمایہ عطا کرتا ہے اور یہ کہ وہی شعرائے ؎۱ کا مالک ہے

هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾

اور یہ کہ اُسی نے پہلے (قوم) عاد کو ہلاک کیا اور ثمود کو بھی ۔ غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا

وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ

اور (اس کے) پہلے نوح کی قوم کو ۔ بے شک یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے

كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾

ہی سرکش تھے ۔ اور اسی نے (قوم لوط کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا پھر ان پر

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا

چھا گیا جو چھایا تو تو (اے انسان آخر) اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت پر شک کیا کرے

نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ

گا یہ (محمدؐ) بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) ہے قیامت قریب آ گئی

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

خدا کے سوا اسے کوئی ٹال نہیں سکتا تو کیا تم لوگ اس بات سے تعجب کرتے

تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ

ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم اس قدر غافل ہو تو خدا کے

سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۩ ﴿٦٢﴾

آگے سجدہ کرو ۔ اور (اسی کی) عبادت کرو ۔

اگلے صحیفوں کی باتیں

اگلوں کا ذکر

حضرت کی رسالت

ع ۳ — ۳۰ — ۷

السجدۃ واجب

؎۱ شعرائے ایک ستارے کا نام ہے جس کی عرب کے بعض قبیلے پرستش کرتے تھے ۱۲

؎۲ عاد اولیٰ حضرت ہود کی قوم تھی جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورہ والفجر میں ہے ۱۲

(۵۴) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (۳۷) — اٰیاتہا ۵۵ — رکوعاتہا ۳

سورہ سلہ قمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہوگیا سلہ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو

يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا

منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور

اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ

اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے اور ان کے پاس تو وہ حالات پہنچ چکے

الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾

ہیں جن میں کافی تنبیہہ تھی اور انتہا درجہ کی دانائی مگر (ان کو تو) ڈرانا کچھ فائدہ نہیں دیتا

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾

تو (اے رسول) تم بھی ان سے کنارہ کش رہو جس دن ایک بلانے والا (اسرافیل) ایک اجنبی اور ناگوار

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ

چیز کی طرف بلائے گا (تو قیامت سے) آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا وہ پھیلی

جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ

ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) بلانے والے کی طرف گردنیں بڑھائے دوڑتے جاتے ہوں گے کفار کہیں گے یہ تو

هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا

بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا تو انھوں نے ہمارے (خاص) بندے (نوح)

عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ

کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکیاں بھی دی گئیں تو انھوں نے اپنے پروردگار سے دعا

مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

کی کہ (بار الٰہا) میں (ان کے مقابلہ میں) کمزور ہوں تو اب تو ہی (ان سے) بدلا لے اور ہم نے موسلا دھار پانی

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾

سے آسمان کے دروازے کھول دیے اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے تو ایک کام کے لیے جو مقدر ہو چکا تھا (دونوں) پانی

سلہ اس سورۃ میں حضرت کی رسالت معجزہ شق القمر قیامت کے حالات حضرت نوح و ہود و صالح و لوط و موسیٰ کے تذکرے قیامت کا ذکر حضرت علی کی فضیلت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲ سلہ ابن عباس کہتے ہیں کہ حج کے زمانے میں چودھویں شب کو ابوجہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسول کے پاس آیا اور کہنے لگا تم اپنی نبوت کا کوئی صریحی معجزہ دکھلاؤ آپ نے پوچھا آخر تو کیا چاہتا ہے۔ تو اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا تم بھلا اس چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانوں حضرت نے دعا کی اور انگلی کا اشارہ کیا۔ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہوگیا کہ کوہ حرا بیچ میں نظر آنے لگا اور تھوڑی دیر تک یوں ہی رہا اور حضرت رسول نے لوگوں سے پکار کر فرمایا دیکھو لوگو دیکھ لو اس پر ابوجہل نے کہا محمد نے نظر بند کر دی ہے یہاں سے جو لوگ باہر گئے ہیں وہ آئیں تو پوچھوں اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں تو البتہ جب ان لوگوں سے بھی تصدیق ہوگئی تو بولا محمد نے ساری دنیا کی نظر بندی کی اور اسی واقعہ کو ابن مسعود انس بن مالک حذیفہ ابن عمر اور جبیر ابن مطعم وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور حضرات ائمہ معصومین نے بھی اس کی تصریح کی ہے اور تمام صحابہ اس کے معتقد ہیں اور تمام علما کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور ضرور ہوا۔ بعض کم عقل یہ کہتے ہیں کہ یہ آئندہ ہوگا اور اگر ہوتا تو تواریخ میں مذکور ہوتا اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھی دیکھتے حالانکہ ان کو خبر نہیں کہ ہندوستان میں بھی لوگوں نے دیکھا تھا اور اس وقت مداریوں کی سلطنت تھی اور بہار دار السلطنت تھا دیکھو تاریخ فرشتہ اور خود خدا نے اس سورہ میں اس واقعہ کو کس شد و مد سے تفصیلاً بیان کر دیا ہے اور شک و وسواس کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا ۱۲

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا
مل کر ایک ہو گیا۔ اور ہم نے ایک کشتی پر جو تختوں اور کیلوں سے تیار کی گئی تھی سوار کیا اور وہ ہماری نگرانی
جَزَآءً لِّمَنْ کَانَ کُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَکْنٰهَآ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ
میں چل رہی تھی (یہ) اس شخص (نوح) کا بدلہ لینے کے لیے جس کو لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اس کو ایک
مُّدَّکِرٍ ﴿۱۵﴾ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا
عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے جو عبرت حاصل کرے تو (ان کو) میرا عذاب۔ اور ڈرانا کیسا تھا اور ہم نے تو
الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ﴿۱۷﴾ کَذَّبَتْ عَادٌ فَکَیْفَ
قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے عاد (کی قوم) نے
کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا
(اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا ہم نے ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے
فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ کَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ
زناٹے کی آندھی چلائی جو لوگوں کو (اپنی جگہ سے) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی، گویا وہ اکھڑے ہوئے
نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ
کھجور کے تنے ہیں تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا، اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل
یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ﴿۲۲﴾ کَذَّبَتْ
کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے (قوم) ثمود نے ڈرانے
ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ
والے (پیغمبروں) کو جھٹلایا تو کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی کی جو ہمیں میں سے ہو اس کی پیروی کریں ایسا کریں
اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّکْرُ عَلَیْهِ مِنْ
تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ کیا ہم سب میں سے بس اسی پر وحی نازل ہوئی ہے
بَیْنِنَا بَلْ هُوَ کَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ
(نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا تعلی کرنے والا ہے۔ ان کو عنقریب کل[۱] ہی معلوم ہو جائے
الْکَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ
گا کہ کون بڑا جھوٹا تکبر کرنے والا ہے (اے صالح) ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجنے والے ہیں
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ
تو تم ان کو دیکھتے رہو۔ اور (تھوڑا) صبر کرو۔ اور ان کو خبر کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے

قوم عاد کا ذکر

[۱] چونکہ عنقریب ہی عذاب آنے والا تھا اس وجہ سے کل فرمایا جس طرح ہمارے محاورات میں بھی جلد ہو جانے والے کام کو آج کل میں ہونے والا بولتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۱ ۲۲ ۸

قوم ثمود

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

ہر(باری والے کو اپنی) باری پر حاضر ہونا چاہیے۔ تو ان لوگوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اس

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا

نے پکڑ کر (اونٹنی کی) کوچیں کاٹ ڈالیں تو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے ان پر ایک

عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ

سخت چنگھاڑ (کا عذاب) بھیج دیا۔ تو وہ باڑے والے[1] کے سوکھے ہوئے چُور چُور بھوسے کی طرح ہو گئے

يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ

اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ لوط کی

قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ

کی قوم نے بھی ڈرانے والے (پیغمبروں) کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی۔ مگر لوط کے گھر والے

اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ

کہ ہم نے ان کو اپنے فضل و کرم سے پچھلے ہی کو بچا لیا۔ ہم شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلا دیا

نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا

کرتے ہیں۔ اور لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرا بھی دیا تھا۔ مگر ان لوگوں نے ڈرانے

فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ

ہی میں شک کیا اور اُن سے ان کے مہمان (فرشتوں) کے بارے میں ناجائز مطلب کی خواہش

فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ

کی تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں تو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزا چکھو۔ اور صبح سویرے ہی

صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ

ان پر عذاب آ گیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا تھا تو میرے عذاب اور ڈرانے کے (بڑے) مزے

وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

چکھو۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت

مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا

حاصل کرے۔ اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے (پیغمبر) آئے تو ان لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ

کُل نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح سخت پکڑا جس طرح ایک زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے (ا۔

[1] محتظر اس شخص کو کہتے ہیں جو جانوروں کے واسطے لکڑیوں کا ایک احاطہ کر لیتا ہے جس کو باڑا کہتے ہیں اور اس میں جانوروں کے لیے گھاس وغیرہ کا انبار لگاتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ لکڑیاں اور گھاس سڑ گل اور سوکھ کر چُور چُور ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں اسی کو ہشیم کہتے ہیں خدا نے اس مطلب کو ایک مختصر لفظ میں بیان کر دیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہو کر چُور چُور ہو گئے ۱۲۔

ع ۲
۱۸
۹

خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ

اہل مکہ) کیا ان لوگوں سے بھی تمہارے کفار بڑھ کر ہیں یا تمہارے واسطے (پہلی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے کیا

يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت قوی جماعت ہیں عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ

يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ

پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائیں گے بات یہ ہے کہ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت

اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾

بڑی سخت اور بہت تلخ (چیز) ہے بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلا) ہیں -

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ

اس روز یہ لوگ اپنے اپنے مُنہ کے بھل (جہنم کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا)

سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَ مَآ اَمْرُنَآ اِلَّا

اب جہنم کی آگ کا مزا چکھو بیشک ہم نے ہر چیز ایک مقرر اندازے سے پیدا کی ہے اور ہمارا حکم تو بس آنکھ

وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ

کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے اور ہم تمہارے ہم مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَ كُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ كُلُّ

جو نصیحت حاصل کرے اور اگر یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں (ان کے) اعمال ناموں میں (درج) ہے

صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾

(یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے بے شک پرہیزگار لوگ[1] (بہشت کے) باغوں اور نہروں

فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

میں (یعنی) پسندیدہ مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے

(۵۵) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (۹۷)

اٰیاتها ۷۸ ‏ رکوعاتها ۳

سورہ[2] رحمٰن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ

بڑا مہربان (خدا) اسی قرآن کی تعلیم فرمائی اُسی نے انسان کو پیدا کیا اُسی نے اس کو (اپنا مطلب)

[1] تفاسیر اہلبیت سے تصریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی اگرچہ اکثر مفسرین اہلسنت نے اس کو نہیں لکھا ہے مگر قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے اور میں صفحہ ۔۔ میں القیا فی جہنم کی تفسیر میں بیان کر چکا ہوں کہ بہشت و دوزخ کا اختیار حضرت رسول اور جناب امیر کو دیا گیا ہے وہ جس کو چاہیں بہشت میں جگہ دیں اور جس کو چاہیں جہنم میں لے جائیں تو پھر ان صفات کا مستحق ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی وجہ سے علامہ حلی نے اس آیت کو فضائل جناب امیر میں لکھا ہے اور فضل بن روزبہان نے اگرچہ اور چند آیتوں سے انکار کیا ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا ۱۲۔

[2] اس سورہ میں خدا کے احسانات پر تنبیہ ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور انصاف کا حکم اہلبیت رسول کی فضیلت خدا کے سوا ہر شے فانی ہے جن و انس کا ہر چیز پر قادر نہ ہونا قیامت جہنم اور بہشت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۳ ‏ ۱۵ ‏ ۱۰

الْبَيَانَ ﴿٤﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
بیان کرنا سکھایا سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں اور بوٹیاں، بیلیں اور درخت
يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا
(اُسی کو) سجدہ کرتے ہیں اور اُسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو[1] (انصاف) کو قائم کیا۔ تاکہ تم لوگ
تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا
ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم نہ کرو
تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا
اور اُسی نے لوگوں کے نفع کے لیے زمین بنائی کہ اس میں میوے اور کھجور کے درخت
فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
ہیں جس کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار
وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
پھول تو (اے گروہ جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو نہ مانوگے اُسی نے
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ
انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا
مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
کیا تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے[2] پروردگار کی کون کون سی نعمت سے مکروگے وہی (جاڑے گرمی کے) دونوں
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ
مشرقوں[3] کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا (بھی) مالک ہے تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے
الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ
انکار کروگے اُسی نے دو دریا[4] بہائے جو باہم مل جاتے ہیں دونوں کے درمیان ایک حد فاصل (آڑ) ہے
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾
جس سے تجاوز نہیں کرسکتے تو (اے جن و انس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤگے ان دونوں دریاؤں
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ
سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (اے جن و انس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو نہ مانوگے اور جہاز جو دریا
النصف
فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ ع
میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں تو (اے جن و انس) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤگے

[1] چونکہ ناپ تول کے معاملہ سے کوئی انسان خالی نہیں اس وجہ سے اس کو تاکیداً مکرر بیان کیا ہے اور بعض مفسرین نے میزان سے عدل ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

[2] جو نعمتیں خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں ان کو مختلف پیرایہ سے اس سورہ میں بیان کیا ہے اس وجہ سے اس آیت کو بار بار ذکر فرمایا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲۔

[3] اگرچہ علم ہیئت کے قاعدے سے آفتاب اور ماہتاب کے طلوع و غروب کی جگہ بدلتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے بعض مقامات پر المشارق والمغارب بھی ہے مگر عرفاً طلوع و غروب کی دو ہی جگہ قرار دی جاتی ہے یعنی جاڑے کی ایک گرمی کی اسی کو ہم نے ترجمہ میں ذکر کر دیا ہے مگر یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ آفتاب کے طلوع و غروب کے لحاظ سے مشرقین ہو اور ماہتاب کے لحاظ سے مغربین ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

اہلبیت کی فضیلت

[4] اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس اور انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے دونوں دریا علیؑ و فاطمہؑ ہیں اور برزخ (حد فاصل) رسول اللہؐ ہیں اور موتی مونگے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳ مطبوعہ مصر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱
ع ۲۵
۱۱
النصف

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو
جو (مخلوق) زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے اور صرف تمھارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور
الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾
کرامت والی ہے باقی رہے گی تو تم دونوں اپنے مالک کی کون کون نعمتوں سے انکار کروگے - اور جتنے لوگ
يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ
سارے آسمان و زمین میں ہیں (سب) اُسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے ایک
فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ
ایک) کام میں سلہ ہے تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کون کونسی نعمت سے مکرو گے اے دونوں گروہو ہم
اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ
عنقریب ہی تمھاری طرف متوجہ ہوں گے تو تم دونوں اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اے گروہ جن
الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
و انس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں) نکل (کر موت یا عذاب سے بھاگ) سکو
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ
تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت اور غلبے کے نکل ہی نہیں سکتے (حالانکہ تم میں نہ قوت ہے نہ غلبہ) تو تم
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (گنہگار جنو اور آدمیو جہنم میں) تم دونوں پر آگ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾
کا سبز شعلے اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم دونوں (کسی طرح) روک نہیں سکو گے -
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے پھر جب آسمان پھٹ کر (قیامت
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾
ہیں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾
تو اس دن نہ تو کسی انسان سے اس گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا سلہ نہ کسی جن سے تو تم دونوں
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ
اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے گنہگار لوگ تو اپنے چہروں ہی سے پہچان لیے جائیں گے

سلہ اس سے یہودیوں کی بھی رد مقصود ہے جو کہتے ہیں کہ خدا یکشنبہ کو کچھ کام نہیں کرتا۔ اور معوضہ کی بھی جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے بعض کو کل کام سپرد کر کے خود بیکار ہو گیا اور معطل بیٹھا ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

سلہ یعنی ترجی سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا بلکہ جھڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کیوں کیا یا یہ مطلب ہے کہ ان کے چہروں ہی سے پتہ چل جائے گا پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی - ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

خدا کے سوا ہر شے فانی ہے

وہ بیکار نہیں رہتا

لوگ چہروں ہی سے پہچان لیے جائیں گے

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیئے) جائیں گے آخر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾
نعمت سے انکار کرو گے (پھر ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے تھے یہ لوگ
يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
دوزخ اور حد درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (بے قرار دوڑتے) چکر لگاتے پھریں گے تو تم دونو
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾
اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ
اس کے لیے دو دو باغ ہیں تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے دونو باغ درختوں کی
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ
ٹہنیوں سے ہرے بھرے (میووں سے لدے) ہوئے پھر تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان دونو
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ
میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے ان دونوں باغوں میں سب میوے
زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ
دو دو [1] قسم کے ہوں گے تو تم دونو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے یہ لوگ ان فرشوں پر
عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ
جن کے استر اطلس کے ہوں گے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے دونوں باغوں کے میوے (اس قدر) قریب ہوں گے
دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ
کہ اگر چاہیں تو لگے ہوئے کھائیں) تو تم دونو اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے اس میں (پاکدامن) غیر کی طرف
الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ
آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنے والی عورتیں [2] ہوں گی جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہو گا اور نہ جن نے تو تم
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾
دونو اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (ایسی حسین) گویا وہ (مجسم) یاقوت و مونگے ہیں تو تم دونوں اپنے
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے۔ بھلا نیکی کا بدلہ [3] نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے پھر تم دونو

وقف آخرام

ع ۲ / ۲۰ / ۱۲

[1] دو دو قسمیں چند طرح سے ہو سکتی ہیں رنگ بو مزہ قد خشک تازہ وغیرہ یہ اس لیے کہ انسان جدت پسند ہے اور ایک چیز چند بار کھانے سے اُکتا جاتا ہے بہشت میں خدا اس کا بھی لحاظ رکھے گا کہ بندہ اکتائے بھی نہیں ۱۲
[2] ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں شرم سے نیچی نگاہ کرنے والیاں ۱۲۔
[3] مطلب یہ ہے کہ جو بندہ نیکی کرے گا بھلا یہ کیوں کر ممکن ہے کہ ہم اسے بدلہ نہ دیں اور بندوں کو تعلیم بھی مقصود ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم محسن کشی نہ کرو ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

بہشت کی نعمتیں

احسان کا بدلہ احسان ہی ہے

الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا
اپنے مالک کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور
جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾
ہیں تو تم دونوں اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کروگے، دونوں نہایت گہرے سبز و شاداب
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾
تو تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو نہ مانو گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے تو تم
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ
دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے ان دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار تو تم
نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِیْهِنَّ
دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ان باغوں میں خوش خلق اور خوب صورت
خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ
عورتیں ہوں گی تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے وہ حوریں ہیں
مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾
جو خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کروگے۔
لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
ان سے پہلے ان کو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ
نعمت سے مکرو گے۔ یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس و حسین مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے
عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ
انکار کروگے (اے رسول) تمہارا پروردگار
اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ
جو صاحب جلال و کرامت ہے اُن کا نام
وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾
بڑا بابرکت ہے

بہشت کی حالت

ع ۳ / ۳۳ / ۱۳

(ایاتہا ۹۶) (۵۶) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۴۶) (رکوعاتہا ۳)

سورہ[1] واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢

جب قیامت برپا ہو گی (اور) اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (اس وقت لوگوں میں فرق ظاہر

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّ

ہوگا کہ) کسی کو پست کرے گی کسی کو بلند جب زمین بڑے زور سے ہلنے لگے گی اور پہاڑ (ٹکرا کر) بالکل چور چور

بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ

ہو جائیں گے پھر ذرے بن کر اُڑنے لگیں اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں

أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨

اعمال لینے) والے (واہ) داہنے ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ

وَأَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ

(میں نامہ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) اور جو آگے بڑھ

السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢

جانے والے[2] ہیں (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں آرام و

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى

آسائش کے باغوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقو

سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ

سے جڑے ہوئے سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے نوجوان

عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۙ

لڑکے جو (بہشت میں) ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے (شربت وغیرہ کے) ساغر اور چمکدار ٹونٹی دار کنٹر اور شفا

وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا

شراب کے جام لیے ہوئے اُن کے پاس چکر لگاتے ہوں گے جس کے (پینے) سے تو اُن کو (خمار سے) درد سر ہوگا اور

يُنْزِفُوْنَ ۝١٩ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ

وہ بدحواس مدہوش ہونگے اور جس قسم کے میوے پسند کریں اور جس قسم کے پرند کا گوشت ان کا جی چاہے

وقعت الواقعہ

[1] اس سورہ میں قیامت کا حال لوگوں کی تین قسمیں سابقین اور ان کے درجے اصحاب یمین اور ان کے مدارج ۔ اصحاب شمال اور ان کی حالت انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت قرآن کا پاک ہی لوگ چھوئیں موت پر کسی کا اختیار نہیں ان باتوں کی تصدیق وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[2] علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ سابقین تین ہیں یوشع بن نون مومن آل الیسین اور علی بن ابی طالب اور دوسری روایت میں یوشع بن نون کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے اور آخر میں ہے کہ علیؑ ان سب میں افضل ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر اور اس کو امام فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے ۔ ۱۲ ۔

سابقین اور ان کے درجے

مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
(سب موجود ہے) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی
الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
یہ بدلا ہے ان کے (نیک) اعمال کا وہاں نہ تو بے ہودہ بات سنیں گے
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾
اور نہ گناہ کی بات (فحش) بس ان کا کلام سلام ہی سلام ہوگا اور داہنے ہاتھ
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ
والے (واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے۔ بے کانٹے کی بیریوں
مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ
اور لدے گتھے ہوئے کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں اور جھرنے کے پانی
مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا
اور الغاروں میووں میں ہوں گے جو نہ کبھی ختم ہوں گے۔ اور نہ ان کی کوئی روک
مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾
ٹوک اور اونچے اونچے (نرم نرم بچھونوں) فرشوں میں (مزے کرتے) ہوں گے (ان کو وہ حوریں
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾
ملیں گی) جن کو ہم نے نت نیا پیدا کیا ہے تو ہم نے کنواریاں پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا (یہ سب سامان
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ
داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والوں کے واسطے ہے (ان میں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے اور بہت سے
الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ
پچھلے لوگوں میں سے اور بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت
ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا
میں) ہیں (دوزخ کی) لو اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا
قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى
ہے اور نہ خوش آئند یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) خوب عیش اڑا چکے تھے اور بڑے گناہ (شرک
الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا
پر اڑے رہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی اور

اصحاب یمین اور ان کے درجے

ع ۳۸ / ۱۴

اصحاب شمال اور ان کی حالت

تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾
ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گی تو کیا ہمیں یا ہمارے اگلے باپ داداؤں کو پھر اُٹھنا ہے (اے
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى
رسول) تم کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے سب کے سب روزِ معین کی میعاد پر ضرور اکٹھے کیے جائیں
مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ
گے۔ پھر تم کو بے شک اے گمراہو جھٹلانے والو یقیناً (جہنم میں) تھوہر
الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ
کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو تم لوگوں کو اسی سے (اپنا) پیٹ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾
بھرنا ہوگا پھر اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا اور پیو گے
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾
بھی تو پیاسے ۱؎ اونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا قیامت کے دن یہی ان کی مہمانی
نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾
ہوگی تم لوگوں کو (پہلی بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے تو
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا
جس نطفہ کو تم (عورتوں کے) رحم میں ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں
بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ
ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمھارے ایسے اور لوگ بدل
اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے اور تم نے پہلی پیدائش تو
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾
سمجھ ہی لی ہے (کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم لوگ بوتے ہو کیا
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ
تم لوگ اسے ۲؎ اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں اگر ہم چاہتے تو اُسے چور چور کر دیتے
لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے کہ (ہائے) ہم تو (مفت) تاوان میں پھنسے

انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت

۱؎ بعضوں نے ہیم کے معنی ایک بیماری کے لکھے ہیں جو استسقا کے مشابہ ہوتی ہے اور اُس میں پیاس نہیں بجھتی اور بعضوں نے اس کے معنی ریت کے لیے ہیں کہ اس پر جتنا پانی گرا جذب ہو گیا ۱۲۔
۲؎ منی سے آدمی اور بیج سے درخت بنانے میں بھی اپنی قدرت کا اظہار و قیامت کا اثبات مقصود ہے کیونکہ جو ایسا قادر ہے اسے آدمی کا دوبارہ پیدا کر دینا کیوں مشکل ہوگا۔ ۱۲۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾
(نہیں) ہم تو بدنصیب ہیں ہی تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر ڈالی جو (دن رات) پیتے ہو۔
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ
کیا اس کو بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو
نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ
اسے کھاری بنادیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے تو کیا تم نے آگ پر
النَّارَ الَّتِىْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ
بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی ؎۱ سے نکالتے ہو کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا
نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا
ہم پیدا کرتے ہیں ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاددہانی اور مسافروں کے نفع کے
لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ
واسطے پیدا کیا تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو تو میں تاروں ؎۲ کے
بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾
منازل کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی ؎۳ قسم ہے کہ بے شک یہ بڑے رتبہ
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا
کا قرآن ہے جو کتاب (لوح) محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے اس کو بس وہی لوگ ؎۴
الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا
چھوتے ہیں جو پاک ہیں سارے جہاں کے پروردگار کی طرف سے (محمدؐ پر) نازل ہوا ہے تو کیا تم لوگ
الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ
اس کلام سے انکار رکھتے ہو اور تم ؎۵ نے اپنی روزی یہ قرار دے لی ہے کہ (اس کو)
تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
جھٹلاتے ہو۔ تو کیا جب جان گلے تک آپہنچتی ہے اور تم اُس وقت (کی حالت) پڑے دیکھا
تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
کرتے ہو اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
دیتا تو اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر (اپنے دعوے میں) تم سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں دیتے

نزولِ قرآن

؎۱ اس سے یا تو عموماً ہر درخت مراد ہے یا عرب کے دو درخت مرخ اور عفار جن کی ہری ڈالیوں کو رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے ؎۲ بعض لوگوں نے نجوم سے شہاب اور مواقع سے ان کا ٹوٹنا مراد لیا ہے ۱۲۔ ؎۳ یوں تو خدا کی ہر قسم بڑی ہے مگر اس کے بڑی ہونے کی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ خدا کے خاص بندوں کی عبادت اور اس کی رحمت اور خوشنودی کے نازل ہونے کا وقت ہے جس میں اس کے سچے بندے اس سے تخلیہ میں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں ۱۲۔ ؎۴ یہ اگرچہ بظاہر خبر اور بیان واقعہ ہے مگر حقیقتاً یہ ایک حکم ہے کہ پاک لوگوں کے سوا کوئی قرآن کے حرفوں کو نہ چھوئے یعنی بغیر وضو یا غسل کے حرفوں کو چھونا حرام ہے ۱۲۔ ؎۵ اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنی روزی کا یہی شکریہ ادا کرتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو مگر اس صورت میں رزق کا مضاف محذوف ماننا پڑے گا ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲

ع ۲ ۳۶ ۱۵ الثلثة

قرآن کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہ چھوئے

موت کسی کا اختیار نہیں

صٰدِقِيْنَ ۝ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ
پس اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے تو (اس کے لیے) آرام و آسایش ہے
وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ
اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس
الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ
سے کہا جائے گا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو اور اگر جھٹلانے والے
كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝
گمراہوں میں سے ہے تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی ہے اور جہنم میں
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝
داخل کر دینا بے شک یہ (خبر) یقیناً صحیح ہے تو (اے رسول)
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝
تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو

آیاتہا ۲۹ (۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۴) رکوعاتہا ۴

سورہ حدید[1] مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
جو جو چیز سارے آسمان و زمین میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب حکمت
الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ
والا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کی ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور وہی
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
ہر چیز پر قادر ہے وہی سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے اور (اپنی قدرتوں
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ
سے) سب پر ظاہر اور (نگاہوں سے) پوشیدہ[2] ہے اور وہی سب چیزوں کو جانتا ہے وہ وہی
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
تو ہے جس نے سارے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش (کے بنانے) پر

ع ۳ ۲۲ ۱۶

بیان صفات

[1] اس سورہ میں خدا نے ہر شے سے خدا کی تسبیح خدا کے صفات تم جہاں کہیں ہو خدا تمہارے ساتھ ہے۔ خدا و رسول پر ایمان لاؤ صدیقین اور شہداء دنیا مرن کھیل تماشا ہے ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا تھا گم شدہ چیزوں پر افسوس نہ کرو۔ ذوالفقار کا ذکر حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ و عیسیٰؑ کی مدح و رہبانیت کی مذمت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-

[2] خدا کے ظاہر و باطن دو متخالف صفتوں سے موصوف ہونے میں ظاہرا شبہ ہو سکتا ہے مگر ایک ذرا غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ذات کا کوئی تصور و خیال کر ہی نہیں سکتا ہے باقی رہے صفات ذاتی تو وہ بھی عین ذات ہونے کی وجہ سے کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتے اسی کو کسی اچھے شاعر نے نظم کیا ہے ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم

پھر آخر اس کا تصور ہو تو کیوں کر ہو اب اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ اس کے آثار قدرت پر نظر کریں اس کی ذات کی طرف جو باتیں نسبت دی جاتی ہیں اس کا خیال کریں غلاصہ یہ ہوا کہ وہ اپنی ذات اور ذاتی صفات کی حیثیت سے پوشیدہ اور آثار قدرت اور نسبتوں کی حیثیت سے ظاہر ہے اسی کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے ۱۲۔

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَ
آمادہ ہوا جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اُس سے نکلتی ہے اور جو چیز
مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ
آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو اُس کی طرف چڑھتی ہے (سب) اس کو
فِيْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
معلوم ہے اور تم (چاہے) جہاں کہیں رہو وہ تمھارے ساتھ ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
خدا اسے دیکھ رہا ہے سارے آسمان و زمین کی بادشاہی خاص اُسی کی ہے اور خدا ہی
وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ
کی طرف کل امور کی رجوع ہوتی ہے وہی رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا
وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
ہے) اور دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور دلوں کے بھیدوں تک سے
الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا
خوب واقف ہے (لوگو) خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اُس نے تم کو اپنا
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
نائب بنایا ہے ﻪ اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے
وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ
اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہے ان کے لیے بڑا اجر ہے اور تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ خدا پر ایمان
بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ
لاتے ہو حالانکہ رسول تمھیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو
اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِىْ
تو (یقین کرو کہ) خدا تم سے (اس کا) اقرار لے ﻪ۲ چکا وہی تو ہے جو اپنے بندے
يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
(محمدؐ) پر واضح و روشن آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تم لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں سے
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹﴾
نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور بے شک خدا تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تم چاہے کہیں ہو خدا تمھارے ساتھ ہے

خدا اور رسول پر ایمان لاؤ

خدا پہلے ہی اقرار لے چکا ہے

ﻪ کیوں کہ جب چیزوں کا اصلی مالک خدا ہی ہے تو اب جو شخص بھی کسی چیز پر تصرف کرے گا وہ اس کا نائب ہوا اسی کی طرف حدیث قدسی میں اشارہ ہے کہ مال تو میرا مال ہے اور مالدار میرے وکیل ہیں اور محتاج میرے عیال ہیں تو اگر میرا وکیل میرے عیال کو خرچ نہ دے گا تو میں اسے جہنم میں داخل کرونگا اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کرونگا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چیزیں تو وہی ہیں جن پر تمھارے اگلے قابض تھے تم البتہ نئے ہوگئے تو اب تمھارا تصرف بہ حیثیت وارث ہوا نہ اصلی طور پر ۱۲ ﻪ۲ اس سے یا تو عہد الست کی طرف اشارہ ہے جو خدا نے روحوں سے اپنی واحدانیت وغیرہ کا اقرار لیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ تم کو عقل دی تمیز دی اپنی قدرت کے آثار دکھلائے اس پر بھی اکتفا نہ کی پیغمبروں کو رہنمائی کے لیے بھیجا تو پھر کوئی حجت باقی نہ رہی اور گویا اقرار لے چکا ۱۲

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ
اور تم کو کیا ہوگیا ہے کہ (اپنا مال) خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سارے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ
و زمین کا مالک و وارث خدا ہی ہے جس شخص نے فتح (مکہ) کے پہلے (اپنا مال)
مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً
خرچ کیا اور جہاد کیا (اور جس نے بعد میں کیا) برابر نہیں ان کا درجہ اُن لوگوں سے کہیں[1] بڑھ کر ہے
مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ
جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور جہاد کیا اور (یوں تو) خدا نے نیکی اور ثواب کا وعدہ تو سب
اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا
سے کیا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے کون ایسا ہے جو خدا
الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ
کو خالص نیت سے قرض[2] حسنہ دے تو خدا اُس کے لیے (اجر کو) دونا کردے اور
لَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
اُس کے لیے بہت معزز صلہ (جنت) تو ہی ہے جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو
يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ
گے کہ ان (کے ایمان) کا نور[3] اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا تو اُن سے
الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
کہا جائے گا کہ تم کو بشارت ہو کہ آج تمھارے لیے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں
فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
ہمیشہ رہو گے یہی تو بڑی کامیابی ہے اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں
وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ
سے کہیں گے کہ (شفقت) ہماری طرف بھی کیجیے کہ ہم بھی تمھارے نور سے کچھ روشنی
نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ
حاصل کریں تو (اُن سے) کہا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ جاؤ اور (وہاں) کسی اور نور کی تلاش
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ
کرو پھر اُن کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا (اور) اُس کے اندر کی

[1] بالکل واضح ہے کیونکہ فتح مکہ کے قبل مسلمان جس کشمکش اور مصیبت میں تھے وہ ظاہر ہے پھر ایسی حالت میں اگر کوئی اپنی جان اور مال سے دریغ نہ کرے اُس کے برابر بعد والا کیوں کر ہو سکتا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

ع ۱
۱۰
۱۷

[2] اس کا مطلب یہ ہے کہ خالص نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے اور چونکہ اس کا عوض فوراً انھیں ملتا بلکہ آخرت میں ملے گا اس وجہ سے قرض کہا گیا ہے ۱۲-۱۲-۱۲

[3] ہر مومن کا نور اُس کے ایمان کے موافق ہوگا حتی کہ بعض مومنوں کے نور کی بابت ایک حدیث میں ہے کہ وہ پل صراط سے مثل برق کے : جائیں گے اس پر بھی جہنم سے آواز آئے گی تو جلدی سے گزر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہے ۱۲

الرحمة و ظاهره من قبله العذاب ﴿١٣﴾ ينادونهم

جانب تو رحمت اور باہر کی طرف عذاب تو منافقین مومنین سے پکار کر کہیں گے (کیوں بھائی)

الم نكن معكم ط قالوا بلى و لكنكم فتنتم

کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے مومنین کہیں گے تھے تو ضرور مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو بلا

انفسكم و تربصتم و ارتبتم و غرتكم الاماني

میں ڈالا اور (ہمارے حق میں گردشوں کے) منتظر رہے اور (دین میں) شک کیا کیے اور تمہیں (تمہاری)

حتى جاء امر الله و غركم بالله الغرور ﴿١٤﴾ فاليوم

تمناؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آ پہنچا اور ایک بڑے دغاباز (شیطان) نے خدا

لا يؤخذ منكم فدية و لا من الذين كفروا ط

کے بارے میں تم کو فریب دیا تو آج نہ تو تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم

ماوىكم النار ط هي مولىكم ط و بئس المصير ﴿١٥﴾ الم

سب کا ٹھکانا (بس) جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے اور (کیا) بُری جگہ ہے کیا

يان للذين امنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله

ایمان داروں کے لیے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد اور قرآن کے لیے جو (خدا

و ما نزل من الحق لا و لا يكونوا كالذين اوتوا

کی طرف سے) نازل ہوا ہے اُن کے دل نرم ہوں اور وہ اُن لوگوں کے سے نہ ہو جائیں جن کو اُن سے

الكتب من قبل فطال عليهم الامد فقست

پہلے کتاب (تورات و انجیل) دی گئی تھی تو (جب) ایک زمانہ دراز گزر گیا تو اُن کے دل سخت ہو گئے

قلوبهم ط و كثير منهم فسقون ﴿١٦﴾ اعلموا ان الله

ےاور ان میں سے بہتیرے بدکار ہیں جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اُس کے مرنے (افتادہ

يحي الارض بعد موتها ط قد بينا لكم الايت لعلكم

ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے ہم نے تم سے اپنی (قدرت کی) نشانیاں کھول کھول کر

تعقلون ﴿١٧﴾ ان المصدقين و المصدقت و اقرضوا

بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو بیشک خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور (جو لوگ

الله قرضا حسنا يضعف لهم و لهم اجر

خدا کو نیت خالص سے قرض دیتے ہیں اُن کو دوگنا (اجر) دیا جائے گا اور اُن کا بہت معزز صلہ (جنت

ے کہ ہر شخص نے اپنے مطلب کی باتیں
خدا کی کتاب میں رہنے دیں اور جس میں
ذرا تکلیف تھی نکال دی اور آخر اُس
کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کے اکثر اور
نصرانیوں کے بہتر فرقے ہو گئے اور یہ اُمت
بھی اس خرابی سے نہ بچی اور اس کے خدا
جانے کتنے فرقے ہو گئے اگرچہ مشہور
کو تہتر ہیں مگر اُن کی شاخیں سیکڑوں
ہیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
تو بہتی ہے اور جو لوگ خدا اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی لوگ اپنے پروردگار کے
هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ لَهُمْ
نزدیک صدیقوں سلہ اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے اُن کے لیے ان ہی (صدیقوں
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اور شہیدوں) کا اجر اور انھیں کا نور ہوگا اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
لوگ جہنمی ہیں جان رکھو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل اور تماشا اور ظاہری زینت
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ
(و آرایش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد کی ایک دوسرے سے
فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۗ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ
زیادہ خواہش ہے (دنیاوی زندگی کی مثال تو) بارش کی سی مثال ہے جس (کی وجہ) سے
نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ
کسانوں کی کھیتی (لہلہاتی اور) اُن کو خوش کر دیتی تھی پھر سوکھ جاتی ہے تو تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد ہو
حُطَامًا ۗ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ
جاتی ہے پھر چور چور ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کفار کے لیے) سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ
خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی) اور دنیاوی زندگی تو بس فریب کا ساز و سامان ہے تم اپنے
الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
پروردگار کے (سبب) بخشش کی اور بہشت کی طرف لپک کے آگے بڑھ جاؤ جس کا عرض
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ
سلہ آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے جو اُن لوگوں کے لیے تیار کی گئی
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۗ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
ہے جو خدا پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے
يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ
اور خدا کا فضل (و کرم) تو بہت بڑا ہے۔ جتنی مصیبتیں روئے زمین پر

صدیقین اور شہدا کون لوگ ہیں

ع ۲ ۹ ۱۸

دنیا صرف کھیل تماشا ہے

سلہ امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی۔ اسی بنا پر خود حضرت نے منبر پہ فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور علامہ سیوطی نے حضرت کی مدح میں روایت کی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی مصافحہ کریں گے اور آپ ہی صدیق اکبر اور اس اُمت کے فاروق ہیں ۱۲

سلہ جس کی چوڑائی سارے آسمان زمین کے برابر ہے پھر بھلا اس کی لمبائی کتنی ہو گی اس کو اللہ ہی جانے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي
اورخود تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) قبل اس کے کہ ہم انھیں پیدا
كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾
کریں کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے بے شک یہ خدا پر آسان ہے تاکہ جب
لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ
کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اس کا رنج نہ کیا کرو اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ
دے تو اس پر نہ اترایا کرو اور خدا کسی اترانے والے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا جو خود
وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ
بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو شخص (ان باتوں) سے روگردانی
هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ
کرے تو خدا بھی بے پروا سزاوار حمد و ثنا ہے ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے
وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ
دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر
بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ
قائم رہیں اور ہم ہی نے لوہے[1] کو نازل کیا جس کے ذریعے سے سخت لڑائی اور لوگوں
لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ
کے بہت سے نفع (کی باتیں) ہیں اور تاکہ خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اس کے رسولوں کی
إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَ
کون مدد کرتا ہے بیشک خدا بہت زبردست غالب ہے اور بیشک ہم ہی نے نوح اور ابراہیم
إِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ
کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان ہی دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں
فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا
کے بعض ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں کے بہتیرے بدکار ہیں پھر ان کے پیچھے ہی ان کے
عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
قدم بقدم اپنے اور پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان

ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا تھا

مشتہرہ چیزوں پر افسوس نہ کرو

حضرت نوح و ابراہیم کی نسل

ع ۳ / ۶ / ۱۹

[1] اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد تلوار ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سی تلوار ہے جسے خدا نے نازل کیا اور کس کو دیا تو اب ذوالفقار کے سوا کوئی دوسری تلوار اس کا مصداق نہیں ٹھہرتی کیونکہ ذوالفقار ہی جنگ احد میں حضرت علی کے واسطے نازل ہوئی اور اسی کی مدح میں جبرئیل نے لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار کی ندا بلند کی تھی اور یہ جنگ احد کے ذکر میں بحوالہ طبری نقل کر چکا ہوں اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو اہلبیت سے مروی ہے کہ یہ آیت ذوالفقار ہی کے بارے میں نازل ہوئی ۱۲

رہبانیت کی بدعت

وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۵ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور

اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا
مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (لذات سے کنارہ کشی) ان لوگوں نے خود ایک نئی بات نکالی

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا
تھی ہم نے اُن کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (ان لوگوں نے) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ
غرض سے (خود ایجاد کیا) تو اُس کو بھی جیسا نباہنا چاہیے تھا نہ نباہ سکے تو جو لوگ اُن میں سے ایمان

اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
لائے اُن کو ہم نے اُن کا اجر دیا اور ان میں سے بہتیرے تو بدکار ہی ہیں اے ایمان والو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ
خدا سے ڈرو اور اس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت

مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ
کے دو حصے اجر عطا فرمائے گا اور تم کو ایسا نور عنایت فرمائے گا جس (کی روشنی) میں

يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ
تم چلو گے اور تم کو بخش بھی دے گا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (یہ اس لیے کہا جاتا ہے)

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ
تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ یہ مومنین خدا کے فضل (و کرم) پر کچھ بھی قدرت

اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ
نہیں رکھتے اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل خدا ہی کے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
اور خدا تو بڑے فضل (و کرم)

الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾
کا مالک ہے

ع ٤ ٢٠

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ (۵۸) (۱۰۵)

اٰیاتہا ۲۲ — رکوعاتہا ۳

سورۃ[1] مجادلہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى

(اے رسول) جو عورت (خولہ) تم سے اپنے شوہر (اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے گلے شکوے

اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱

کرتی ہے خدا نے اس کی بات سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے بیشک خدا بڑا سننے والا دیکھنے والا

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

ہے تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں (اپنی بی بی کو ماں کہتے ہیں) وہ کچھ ان کی مائیں

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

[2] نہیں (ہو جاتیں) اُن کی مائیں تو بس وہی ہیں جو اُن کو جنتی ہیں اور وہ بیشک ایک نامعقول اور جھوٹی

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ

بات کہتے ہیں اور خدا بے شک معاف کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے ۔ اور جو لوگ

يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

اپنی بیبیوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر اپنی بات واپس لیں تو دونوں کے ہم بستر ہونے سے پہلے (کفارہ

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

میں) ایک غلام کا آزاد کرنا (ضرور) ہے اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

ہو خدا اُس سے آگاہ ہے۔ پھر جس کو غلام نہ ملے تو دونوں کی مقاربت کے قبل دو مہینے کے

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

پے در پے روزے (رکھے) اور جس کو اس کی بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ

(فرض) ہے یہ (حکم) اس لیے ہے تاکہ تم خدا اور اس کے رسول کی (پوری) تصدیق

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ

کرو اور یہ خدا کی مقرر حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے بے شک جو

الجزو من الثانی والعشرون

[1] اس سورہ میں خولہ اور اس کے شوہر کا قصہ ظہار کا حکم کا ناپھوسی کی مذمت یہودیوں کا سلام سرگوشی کا حکم رسول سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم ابن نبیل وغیرہ کا قصہ عبید اللہ اور اس کے باپ کا قصہ مومنین کی مدح وغیرہ کا بیان ہے ۔۱۲۔

[2] اسلام سے قبل عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی کو غصہ میں ماں کہہ دیتا تو اُس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی چنانچہ ایک دن خولہ بنت ثعلبہ نماز پڑھ رہی تھی اور اس کا شوہر اوس بن صامت اُسے دیکھ کر دوسری دُھن میں ہوا اُس نے کسی وجہ سے انکار کیا تو اس نے جھٹ سے یہ کہہ دیا کہ تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے یہ سُن کر وہ پریشان ہوئی اور افتاں و خیزاں حضرت رسول کے پاس پہنچی آپ نے فرمایا تم دونوں آپس میں حرام ہو گئے اس سے وہ اور زیادہ حیران ہوئی اور بولی میں اب بڑھیا ہوئی بہت سے ننھے ننھے بچے ہیں شوہر سے جُدا ہو کر ان کی پرورش کیونکر کروں آپ نے فرمایا میرے خیال میں تو حرام ہو گئی اب بدوں حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا اس پر اس نے خدا سے شکایت و فریاد کی اس کی کئی مرتبہ کی فریاد کے بعد یہ حکم آیا کہ وہ حرام تو ضرور ہے لیکن اُس کے شوہر کو کفارہ دینا لازم ہے تب حلال ہو جائے گی اس کی تصریح خود قرآن میں بھی ہے اور تفصیل کتب فقہ میں دیکھو ۱۲

—۱۲—

اَلَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ
لوگ خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (اُسی طرح) ذلیل کیے جائیں گے جس طرح
مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
اُن سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے جا چکے ہیں اور ہم تو اپنی صاف صریحی آیتیں نازل کر چکے اور کافروں کے واسطے
مُّهِيْنٌ ۚ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ
ذلیل کرنے والا عذاب ہے جس دن خدا ان سب کو دوبارہ اُٹھائے گا تو اُن کے اعمال سے اُن کو آگاہ کر
اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾
دے گا یہ لوگ (اگرچہ) ان کو بھول گئے ہیں مگر خدا نے اُن کو یاد رکھا ہے اور خدا تو ہر چیز کا گواہ ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا جانتا
مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
ہے جب تین (آدمیوں) کا خفیہ مشورہ ہوتا ہے تو وہ (خدا) اُن کا ضرور چوتھا ہے اور جب پانچ کا
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا
(مشورہ) ہوتا ہے تو وہ اُن کا چھٹا ہے اور اُس سے کم ہوں یا زیادہ اور چاہے جہاں کہیں ہوں وہ اُن
هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ
کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے قیامت کے دن اُن کو اُس سے
الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
آگاہ کر دے گا بیشک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا
الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ
جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع [1] کیا گیا تھا غرض جس کام کی اُن کو ممانعت کی گئی تھی اُسی کو
وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ
پھر کرتے ہیں اور (لطف تو یہ ہے کہ) گناہ اور (بے جا) زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں
اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ
اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے بھی تم کو سلام نہیں کیا ان لفظوں سے سلام کرتے ہیں [2]
اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا (اے رسول) اُن کو

ع ١ ٦ ١

[1] جب مسلمان جہاد کو جاتے تو کفار و منافقین مومنین کے قریب بیٹھ کر سرگوشیاں کرتے اور جب کوئی مومن اُدھر سے گزرتا تو اس کی طرف اشارہ کرتے وہ بے چارہ یہ خیال کرتا کہ شاید مجاہدوں پر کوئی افتاد پڑی اس سے ان کو رنج ہوتا اور رسول سے شکایت کرتے اُس پر ہر چند ممانعت کی گئی مگر باز نہ آئے اُن ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ١٢-١٢

[2] سلام کے معنی سلامتی کے ہیں اور یہ ایک قسم کی دعا ہے اور سام کے معنی موت کے ہیں اور یہ بد دعا ہے یہود جب حضرت کو سلام کرتے تو السام علیک (تم پر موت ہو) کہتے آپ اس کے جواب میں صرف علیکم (تم پر) فرماتے اسی کا تذکرہ ہے - ١٢ - ١٢-١٢ - ١٢ - ١٢-١٢

يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝۸ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
دوزخ ہی (کی سزا) کافی ہے جس میں یہ داخل ہوں گے تو وہ (کیا) بُری جگہ ہے اے ایماندارو جب تم آپس
تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ
میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکوکاری
الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي
اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو اور خدا سے ڈرتے رہو جس کے سامنے
إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝۹ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ
(ایک دن) جمع کیے جاؤ گے (بُری باتوں کی) سرگوشی تو بس ایک شیطانی کام ہے (اور اس
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَ
لیے کرتے ہیں) تاکہ ایمانداروں کو اس سے رنج پہنچے حالانکہ خدا کی طرف سے آزادی دیے بغیر
عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝۱۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
سرگوشی ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور مومنین کو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اے ایماندارو جب ؎۱ تم
إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ
سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کشادہ کردو تو کشادہ کردیا کرو خدا تم کو کشادگی عطا کرے گا اور
لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ
جب تم سے کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہوا کرو جو لوگ تم میں سے ایماندار
آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
ہیں اور جن کو علم عطا ہوا ہے خدا اُن کے درجے بلند کرے گا اور خدا تمہارے سب
تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۱۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ
کاموں سے باخبر ہے۔ اے ایماندارو! جب پیغمبر سے کوئی بات کان میں کہنی چاہو تو اپنی
الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ
سرگوشی سے پہلے کوئی خیرات دے ؎۲ دیا کرو یہی تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ
خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۲
بات ہے پس اگر تم کو اس کا مقدور نہ ہو تو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے
أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ
(مسلمانو) کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ (رسول کے) کان میں بات کہنے سے پہلے خیرات کر لو

سرگوشی کا سلیقہ

؎۱ اصحاب رسول کی یہ عادت تھی کہ جب حضرت کے گرد بیٹھتے تو گھس کے۔ اور جب کوئی نیا آدمی آتا تو جگہ نہ دیتے ایک دفعہ جمعہ کے دن مسجد میں اصحاب جمع تھے حضرت رسول در میں بیٹھے تھے کہ بدر کے کچھ لوگ آئے اور سلام کیا حضرت نے جواب دیا مگر اصحاب نے اُن کو بیٹھنے کی جگہ نہ دی یہ آپ کو ناگوار ہوا اور ان کو جگہ دینے کا حکم دیا یہ بعض اصحاب کو ناگوار گذرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲-۱۲-۱۲

رسول سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم

؎۲ اصحاب رسول اس کے بہت حریص تھے کہ حضرت رسول سے تخلیہ میں باتیں کریں اور دیکھا دیکھی ہر شخص اسی کا خواہش مند تھا اور اس سے حضرت کو تکلیف الگ ہوتی اور بے چارے غریبوں کو اس کا موقع نہ ملنے سے اُن کی دل شکنی الگ۔ آخر خدا کا یہ حکم ہوا کہ جو تخلیہ کرنا چاہے وہ پہلے کچھ صدقہ حاضر کرے اس میں ان دونو زحمتوں کے دفعیہ کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اس صدقہ سے غریبوں کا کچھ بھلا ہو جائے غرض یہ حکم ہونا تھا کہ سب تخلیہ کرنے والے الگ ہو گئے اور حضرت علی کے سوا سب کے سب دس روز تک حضرت کے پاس بھی نہ آئے مگر حضرت علی باوجود فقر و فاقہ کے روز صدقہ دیتے اور حضرت کے پاس بیٹھ کر بالکل تخلیہ میں علوم کی تعلیم پاتے راز و نیاز کی باتیں کرتے سے دوئی منزور تھی بیچ بالشی کا طور نہ تھا۔ سوائے عاشق و معشوق کوئی اور نہ تھا۔ یہ فضیلت بھی حضرت علی کے مخصوصات سے ہے اور اس پر عبداللہ بن عمر رشک کیا کرتے تھے اور خود جناب امیر فخراً فرماتے ہیں کہ قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کریگا غرض یوں یہ کانا پھوسی رسول سے کم ہوئی اور پھر چندے کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ مصر و مدارک زاہدی اور شرح مشکوٰۃ وغیرہ ۱۲-۱۲

فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
جب تم لوگ (اتنا سا کام) نہ کرسکے اور خدا نے تمھیں معاف کردیا تو پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا
دیتے رہو اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے
تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ
باخبر ہے۔ کیا تم نے اُن [1] لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو ان لوگوں سے دوستی کرتے
عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ
ہیں جن پر خدا نے غضب ڈھایا ہے تو اب وہ نہ تم میں ہیں اور نہ اُن میں یہ لوگ جان بُوجھ کر جھوٹی باتوں
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ
پر قسمیں کھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔ خدا نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اس میں شک نہیں
سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا
کہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی بُرا ہے اُن لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور (لوگوں کو)
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾ لَنْ تُغْنِيَ
خدا کی راہ سے روک دیا تو اُن کے لیے رُسوا کرنے والا عذاب ہے خدا کے سامنے ہرگز نہ اُن
عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ
کے مال ہی کچھ کام آئیں گے نہ اُن کی اولاد۔ یہی لوگ جہنمی ہیں
اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جس دن خدا اُن سب کو دوبارہ اُٹھا
جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
کھڑا کرے گا تو یہ لوگ جس طرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح اس کے سامنے
عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ
بھی قسمیں کھائیں گے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں آگاہ رہو یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔
الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ
شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے اور خدا کی یاد ان سے بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
سُن رکھو کہ شیطان کا گروہ گھاٹا اُٹھانے والا ہے۔ جو لوگ خدا اور اُس

ع ۲ / ۷ / ۲

عبداللہ بن نبیل وغیرہ کا قصہ

[1] یہ عبداللہ بن نبیل وغیرہ کا قصہ ہے جو منافقین سے مسلمانوں کی بُرائی کرتے اور اُن کی اِن باتوں سے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ازیں سو رانده وزاں درمانده نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ
کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ سب ذلیل لوگوں میں ہیں خدا نے حکم ناطق دے دیا ہے کہ
اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا
میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب[1] رہیں گے بیشک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔ جو لوگ
تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ
[2] خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں
مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
کے لوگ (کیوں نہ) ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان کو ثابت
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
کر دیا ہے اور خاص اپنے نور سے ان کی تائید کی ہے اور ان کو (بہشت کے) اُن (ہرے بھرے)
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ
باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ
خدا اُن سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہی خدا کا گروہ ہے۔ سُن رکھو کہ خدا ہی کے
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾
گروہ کے لوگ دلی مرادیں پائیں گے۔

(۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱)

اٰیاتہا ۲۴ — رکوعاتہا ۳

سورہ حشر[3] مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب
الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
حکمت والا ہے وہی تو ہے جس نے کفار[4] اہل کتاب (بنی نضیر) کو پہلے حشر (جلائے وطن)

[1] جب مسلمانوں نے گرد و نواح کی بستیوں کو بھی فتح کر لیا تو کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ یوں ہی ہم کو فارس و روم کے فتح کی بھی توفیق دے گا اس پر عبد اللہ بن سلول منافق بول اُٹھا کہ ان احمقوں نے فارس و روم کو ایسے ہی گاؤں سمجھ رکھا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[2] ایک دفعہ حضرت رسول نے پانی نوش کیا اور اس میں سے کچھ بچ گیا تو عبد اللہ بن سلول کے بیٹے عبید اللہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں اس کو لے جاؤں اور اپنے باپ کو پلاؤں شاید اس کا مرض نفاق کم ہو جائے غرض وہ اپنے باپ کے سامنے لے گیا عبد اللہ بن سلول نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولا رسول اللہ کا جھوٹا پانی لایا ہوں تاکہ تیرا دل نفاق و شرک سے پاک ہو ملعون جھلا کے کہنے لگا تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہ لایا۔ عبید اللہ یہ سُن کر بیتابانہ حضرت کے پاس آ کر کہنے لگا اگر اجازت ہو تو میں اس کا سر اُڑا دوں آپ نے فرمایا تم کو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہئے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یہ ایک روایت تھی مگر علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ جنگ بدر میں جب حضرت علیؑ حمزہؓ اور عبیدہ جہاد کے واسطے عتبہ شیبہ اور ولید کے مقابلے میں نکلے تھے اور تینوں کو واصل جہنم کر کے واپس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۶۲ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر۔ ۱۲۔

مومنین کی مدح

ع ۳ — ۹ — ۳

[3] اس سورہ میں خدا کے امور ذیل وغیرہ کو بیان کیا ہے ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ بنی نضیر کی جلاوطنی مال کی تقسیم جناب امیر کی سخاوت ابن ابی وغیرہ منافقین کی حالت، کفار و منافقین کی تشبیہ اسمائے باری تعالیٰ ۱۲

[4] بنی عامر اور بنی نضیر یہودیوں کے دو قبیلے تھے مدینے سے کچھ فاصلے پر رہتے تھے عمر بن ضمیری نے عامر کے دو آدمیوں کو مار ڈالا اور چونکہ یہ دونوں قبیلے آپ کے ذمتہ تھے اس وجہ سے آپ چند اصحاب کے ساتھ دونوں کا خون بہا دلوانے کی غرض سے بنی نضیر کے پاس آئے اور اُن سے (باقی صفحہ ۷۵۵ پر)

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۗ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا
میں ان کے گھروں سے سے نکال باہر کیا (مسلمانو) تم کو تو یہ وہم بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں
وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ
گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے قلعے اُن کو خدا (کے عذاب) سے بچا لیں گے مگر
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
جہاں سے اُن کو خیال بھی نہ تھا خدا نے ان کو آلیا اور اُن کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا کہ
يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا
وہ لوگ خود اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اُجاڑنے لگے تو اے
يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿٢﴾ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ
آنکھ والو عبرت حاصل کرو اور خدا نے ان کی قسمت میں جلا وطنی نہ لکھا ہوتا تو ان پر دنیا میں بھی (دوسری
لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۗ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٣﴾
طرح) عذاب کرتا اور آخرت میں تو اُن پر جہنم کا عذاب ہے ہی۔ یہ اس
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ
لیے کہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کی مخالفت کی اور جس نے خدا کی مخالفت کی تو (یاد
فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ
رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (مومنو) کھجور کا درخت جو تم نے کاٹ ڈالا یا
تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
جوں کا توں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو خدا ہی کے حکم سے اور مطلب یہ تھا کہ وہ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ
نافرمانوں کو رسوا کرے (تو) جو مال خدا نے اپنے رسول کو اُن لوگوں سے بے لڑے [1] دلوا دیا اس میں تمہارا
اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ
حق نہیں کیونکہ تم نے اس کے لیے کچھ دوڑ دھوپ کی نہیں نہ گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے مگر خدا اپنے پیغمبروں
يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
کو جس پر چاہتا ہے غلبہ عطا فرماتا ہے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ تو
قَدِيْرٌ ﴿٦﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
جو مال [2] خدا نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے بے لڑے دلوایا ہے وہ خاص

بنی نضیر کی جلاوطنی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۵۴) مدد چاہی ان لوگوں نے ظاہر میں تو اپنا اشتیاق ظاہر کیا اور خفیہ یہ مشورہ کیا کہ جس دیوار کے نیچے آپؐ بیٹھے تھے اس کے اُوپر سے ایک بڑا پتھر آپؐ پر گرا کر آپؐ کا کام تمام کر دیا جائے بالہام غیبی آپ کو اس کی اطلاع ہو گئی تو آپؐ وہاں سے اُٹھے اور مدینہ آئے اور اصحاب سے وہیں قیام کرنے کا حکم دیا تاکہ ان کی شرارت کھل جائے غرض وہ لوگ بھی کچھ دیر کے بعد مدینہ میں آگئے آپؐ نے محمد بن مسلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے رئیس کعب بن اشرف کا سر کاٹ کر لائیں یہ چند آدمیوں کے ہمراہ گئے اور کامیاب آئے۔ اس کے بعد آپؐ نے ان سے کہلا بھیجا کہ اب تمہاری مکاری ظاہر ہو گئی ہے تم ہماری ولایت سے نکل جاؤ یا لڑنے پر تیار ہو جاؤ اور دس روز کی مہلت دی گئی ادھر ابن ابی نے ان کا دل بڑھایا اور دو ہزار کی کمک کا وعدہ کیا وہ لڑنے پر تیار ہوئے مگر جب مسلمانوں نے حملہ کیا تو قلعہ میں محصور ہوئے اور چند روز کے بعد جلاوطنی پر آمادہ ہوئے آپ نے فرمایا اس شرط سے کہ اپنے ہتھیار یہیں چھوڑ دو۔ جس قدر مال و اسباب لے جا سکو لے جاؤ غرض وہ لوگ جلاوطن ہو کر شام میں اریحا اور روزعاہ میں جہاں شہر کے یہودی جا کر آباد ہوئے تھے جا بسے قرآن میں ان کا ہی مذکور ہے ۱۲-۱۲-۱۲۔

[1] (صفحہ ہذا) کفار سے جو مال جہاد کے بعد حاصل ہو اُسے غنیمت اور جو بے لڑے مل جائے اس کو فئے کہتے ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲۔

[2] بنی نضیر پچاس زرہیں پچاس خود تین سو چالیس تلواریں چھوڑ گئے تھے اور ان میں صرف دو آدمی ایمان لائے تھے سفیان ابن عمیر اور سعد بن وہب آپ نے چونکہ وہ سب مال خاص آپ کا تھا، صرف مہاجرین کو تقسیم کر دیا اور انصار میں صرف تین آدمیوں کو دیا ابودجانہ سہیل بن حنیف اور زبیر بن ظہیر ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ

اور رسول اور (رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور

وَ ابْنِ السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ

پردیسیوں کا ہے تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ہر پھر کر دولت ان ہی میں

مِنْكُمْؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ

نہ رہے ہاں جو تم کو رسول دے دیں وہ لے لیا کرو اور جس سے منع کریں اس

فَانْتَهُوْاۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِۘ لِلْفُقَرَآءِ

سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے (اس مال میں)

الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ

ان مفلس مہاجروں کا (حصہ) بھی ہے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے (اور الگ کیے

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ

گئے (اور) خدا کے فضل اور خوشنودی کے طلبگار ہیں اور خدا کی اور اس کے رسول کی مدد

وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ

کرتے ہیں یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں اور (اُن کا بھی حصہ ہے) جو لوگ مہاجرین سے پہلے

الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ

(ہجرت کے) گھر (مدینہ) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کرکے ان کے

وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ

پاس آئے اُن سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس کی اپنے دلوں میں کچھ غرض نہیں پاتے اور

عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌؕ۫ وَ مَنْ یُّوْقَ

اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہی (کیوں نہ) ہو دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے

شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ

نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے اور (اُن کا بھی حصہ ہے) جو لوگ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ

ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہماری اور اُن لوگوں کی جو ہم سے پہلے

سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ

ایمان لا چکے مغفرت کر اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے دے

ے شریعت میں تقسیم کے مال تین قسم کے ہیں زکوٰۃ غیر بنی ہاشم کی ان پر حرام ہے ۱۲ غنیمت جو لڑ کر کفار سے حاصل ہو اس میں سے خمس تو بنی ہاشم کا باقی کل مجاہدین کا اس کا ذکر پارہ دہم کے شروع میں ہو چکا ہے ۱۲ فے جو بے لڑے حاصل ہو وہ خاص رسول کا ہے جس کو چاہیں دیں مگر اس کے بھی مستحق بنی ہاشم ہی ہیں یعنی اولاد ابوطالب و عباس اور دونوں چیزوں کا خمس بھی ان ہی کا ہے اسی بنا پر ان لوگوں میں بھی شرط ہے کہ یتیم و محتاج و پردیسی بھی بنی ہاشم سے ہوں ورنہ نہیں ۱۲

ے ملا ابوالقاسم دمشقی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیر حضرت سیدہ سے دوپہر کا کھانا طلب کیا جناب سیدہ نے قسم کھائی کہ گھر میں کچھ نہیں ہے اور حیا کی وجہ سے آپ سے ذکر نہ کر سکیں آپ اسی فکر میں باہر نکلے اور ایک دینار کسی سے قرض لے کر بازار کی طرف چلے دیکھا کہ مقداد با حال پریشان چلے آتے ہیں اور دھوپ کی شدت سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور صورت بدل گئی ہے حضرت نے سبب پوچھا تو کہنے لگے اس وقت کچھ نہ پوچھیے اور مجھے جانے دیجیے فرمایا بھائی تم کو یہ مناسب نہیں کہ اپنا حال مجھ سے چھپاؤ تب عرض کی مولا میں کیا کہوں میرے بچے اس وقت بھوک سے رو رہے ہیں اور مجھ سے ان کا حال تباہ دیکھا نہیں جاتا اسی پریشانی میں گھر سے نکلا ہوں آپ نے فرمایا اے بھائی جو باعث تمہارے گھر سے نکلنے کا ہے وہی مجھے بھی درپیش ہے مگر میں اپنے اوپر تم کو ترجیح دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ دینار ان کے حوالہ کر دیا اور خود خالی ہاتھ گھر واپس آئے یہاں خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور بہشت سے کھانا بھیجا کہ گھر بھر نے اور محلہ والوں نے بھی کھایا اس کی شان نزول میں اور بھی کئی روایتیں ہیں اور لوگوں نے علماء اہل سنت سے بیان کی ہیں مگر وہ سب جناب امیر کی شان میں ہیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

پروردگارا بیشک تو بڑا شفیق نہایت رحم والا ہے۔ کیا تم نے اُن ؎۱ منافقوں کی حالت

نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

پر نظر نہیں کی جو اپنے کافر بھائیوں اہل کتاب سے کہا کرتے ہیں کہ اگر کہیں تم

اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا

(گھروں سے) نکالے گئے تو یقین جانو کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل کھڑے ہوں گے

نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَ

اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی اطاعت نہ کریں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ضرور تمہاری مدد کریں گے

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١١﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

مگر خدا بیان کیے دیتا ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں اگر کفار نکالے بھی جائیں تو یہ منافقین ان کے

مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ

ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو ان کی مدد بھی نہ کریں گے اور اگر ان کی مدد کریں گے

لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ

بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو کہیں سے کمک بھی نہ ملے گی (مومنو) تمہاری ہیبت اُن کے

رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ

دلوں میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں

لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى

رکھتے یہ سب کے سب مل کر بھی تم سے (سر مکھ) نہیں لڑ سکتے مگر ہر طرف سے محفوظ ؎۲

مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَاۗءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ

بستیوں میں یا (شہر پناہ کی) دیواروں کی آڑ میں اُن کی آپس میں تو بڑی دھاک ہے کہ

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ

تم خیال کرو گے کہ سب کے سب ایک (جان) ہیں مگر اُن کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں یہ اس وجہ

لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا

سے کہ یہ لوگ بے عقل ہیں ان کا حال اُن لوگوں کا ؎۳ سا ہے جو ان سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں کی

وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ

سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (منافقوں کی) مثال شیطان کی ؎۴ سی

ع ١٠ / ٤

ابن اُبی وغیرہ منافقین کی حالت

؎۱ یہ عبداللہ بن اُبی ابو لیلیٰ اور رفاعہ وغیرہ کا قصہ ہے جنھوں نے بنی نضیر سے نصرت اور ہمراہی کا وعدہ کیا تھا ۔ ١٢-١٢-١٢

؎۲ جن کے گرد خندق یا فصیل ہو کر دشمن کے حملے سے بچ سکیں ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

؎۳ یہ بدر والوں کی طرف اشارہ ہے جو ان سے چھ مہینے پیشتر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

؎۴ اس لیے عبداللہ ابن اُبی کی طرف اشارہ ہے اور انسان سے مراد ابوجہل ہے جس کو بدر میں شیطان نے اُکسایا تھا اور بعض لوگوں نے برصیصا عابد کو مراد لیا ہے جس کو شیطان نے بہکا کر تباہ کیا اور عمر بھر کی عبادت بے کار ہوئی اور اس کا قصہ مشہور ہے ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

کفار و منافقین کی تشبیہ

إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ ۖ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں
مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
میں سارے جہان کے پروردگار سے ڈرتا ہوں تو دونوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں دوزخ
أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾
میں ڈالے جائیں گے اور اُسی میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی تمام ظالموں کی سزا ہے -

ع ٢ ‏ ٧ ‏ ٥

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ
اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ کل (قیامت) کے واسطے اُس نے
لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا
پہلے سے کیا بھیجا ہے اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے باخبر ہے اور اُن
تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ
لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو خدا کو بھلا بیٹھے تو خدا نے انھیں ایسا کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو بھول گئے
هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ
یہی لوگ تو بدکردار ہیں - جہنمی اور جنتی کسی طرح برابر نہیں ہو سکتے
الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا
جنتی ہی لوگ تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں - اگر ہم اس قرآن کو
الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ
کسی پہاڑ پر (بھی) نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے ڈر سے جھکا اور
خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
پھٹا جاتا ہے اور یہ مثالیں ہم لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ
يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ
غور کریں - وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا

اسمائے باری تعالیٰ

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ
جاننے والا وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے - وہی وہ خدا
الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ
ہے جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں (حقیقی) بادشاہ پاک ذات (ہر عیب سے) بری

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ
امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا یہ لوگ جس کو (اُس کا) شریک
اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
ٹھہراتے ہیں اُس سے پاک ہے وہی خدا (تمام چیزوں کا) خالق موجد صورتوں کا بنانے والا
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
اُسی کے اچھے اچھے نام ہیں جو چیزیں سارے آسمان و زمین میں ہیں سب اُسی کی
الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾
تسبیح کرتی ہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے

آیاتہا ١٣ (٦٠) سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ (٩١) رکوعاتہا ٢

سورہ ١ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ
اے ایماندارو اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی کی تمنا میں (گھر سے) نکلے ہو تو میرے
تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ
اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو اُن کے پاس دوستی کا پیغام بھیجتے ہو اور جو (دین) حق
الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
تمہارے پاس آیا ہے اس سے وہ لوگ انکار کرتے ہیں وہ لوگ رسول کو اور تم کو اس بات پر
رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ
(گھر سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار (خدا) پر ایمان لے آئے ہو (اور) تم ہو کہ اُن کے پاس چھپ
مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا
چھپ کے دوستی کا پیغام بھیجتے ٢ ہو حالانکہ تم کچھ بھی چھپا کر یا بالاعلان کرتے ہو میں
اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ
اُس سے خوب واقف ہوں اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا تو وہ سیدھی
ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ
راہ سے یقیناً بھٹک گیا۔ اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے

ع ٣ ٧ ٦

حاطب ابن ابی بلتعہ کی شرارت

١ اس سورۃ میں خدا نے حاطب بن ابی بلتعہ کی شرارت حضرت ابراہیم کی دعا جو کفار تم سے شرارت نہ کریں اُنسے دوستی میں مضائقہ نہیں بیعہ کا قصہ۔ کافر اور مسلمان عورت کا قاعدہ۔ یہودیوں کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے ١٢ ٢ ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسول کا ارادہ خفیہ طور پر مکہ کا تھا اور یہ بات صرف خاص خاص لوگوں کو معلوم تھی۔ اسی زمانہ میں سارہ عمرو صیفی کی لونڈی جو مشہور گائن تھی مکہ سے مدینہ آئی اور پہلے حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے پوچھا تو اسلام کے واسطے یہاں آئی ہے بولی نہیں پھر پوچھا کیا ہجرت کے لیے آئی ہے کہا نہیں بلکہ کھانے کپڑے کے واسطے آپ نے پوچھا مکہ والوں سے کیوں نہ مانگا کہنے لگی جنگ بدر کے بعد کسی نے میرا گانا سنا ہی نہیں۔ غرض اولاد عبدالمطلب نے کھانا کپڑا سواری روپے دیئے وہ رخصت ہو کر حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس پہنچی اس نے ایک خط لکھ کر حوالہ کیا اور اس میں لکھ دیا کہ حضرت کا ایسا ارادہ ہے تم اپنے ہتھیار درست رکھو یہ بات حضرت کو جبرئیل کے ذریعے معلوم ہوگئی۔ آپ نے جناب امیر مقداد اور عمار کو اس کے پیچھے روانہ کیا راستہ میں اس سے ملاقات ہوئی۔ ہر چند تلاش کیا مگر خط نہ ملا آخر جناب امیر نے فرمایا واللہ رسول دروغ گو نہیں اور تلوار لے کر اس کو قتل کی دھمکی دی تو اس نے اپنے سر کے بال سے نکال کر دیا جب یہ خط حضرت کے پاس پہنچا تو آپ ممبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا تم میں سے ایک شخص نے مکہ والوں کو خط لکھا ہے اگر وہ اقرار کرے تو خیر ورنہ وہ رسوا ہوگا تیسری مرتبہ کہنے کے بعد حاطب اٹھا اور کہنے لگا میں نے لکھا ہے مگر خدا آگاہ ہے میں نے اسلام کے بعد نفاق اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے رشتہ داروں کے خیال سے ایسا کیا آپ نے حکم دیا اس کو مسجد سے نکال دو غرض لوگ مارتے ہوئے اُس کو باہر لے گئے آپ نے پھر واپس بلایا اور توبہ کرائی۔ ان آیات میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے ١٢-١٢

اَعۡدَآءً وَّیَبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَہُمۡ وَ اَلۡسِنَتَہُمۡ بِالسُّوۡٓءِ

دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لیے تمھاری طرف اپنے ہاتھ بھی بڑھائیں گے اور اپنی زبانیں بھی

وَ وَدُّوۡا لَوۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿۲﴾ لَنۡ تَنۡفَعَکُمۡ اَرۡحَامُکُمۡ وَ لَاۤ

اور چاہتے ہیں کہ کاش تم بھی کافر ہو جاؤ قیامت کے دن نہ تمھارے رشتے ناتے ہی کچھ کام آئیں گے

اَوۡلَادُکُمۡ ۚ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚ یَفۡصِلُ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

تمھاری اولاد (اُس دن تو) وہی فیصلہ کردے گا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ

بَصِیۡرٌ ﴿۳﴾ قَدۡ کَانَتۡ لَکُمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ

رہا ہے (مسلمانو) تمھارے واسطے تو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کے قول و فعل) کا اچھا نمونہ

وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗ ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِہِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡکُمۡ وَ مِمَّا

(موجود) ہے کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جنھیں تم خدا کے

تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۫ کَفَرۡنَا بِکُمۡ وَ بَدَا بَیۡنَنَا وَ

سوا پوجتے ہو بیزار ہیں ہم تو تمھارے (دین کے) منکر ہیں اور جب تک تم

بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃُ وَ الۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ

یکتا خدا پر ایمان نہ لاؤ ہمارے تمھارے درمیان کھلم کھلا عداوت و دشمنی قائم ہوگئی

وَحۡدَہٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰہِیۡمَ لِاَبِیۡہِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَکَ وَ مَاۤ

مگر (ہاں) ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ سے یہ (البتہ) کہا تھا کہ میں آپ کے لیے مغفرت کی دعا

اَمۡلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَ

کروں گا اور خدا کے سامنے تو میں آپ کے واسطے کچھ اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے پالنے والے (خدا) ہم نے تجھی پر بھروسا

اِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَ اِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَۃً

کرلیا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے پالنے والے

لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ اغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ

تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش ؁۱ (کا ذریعہ) نہ قرار دے اور پروردگارا تو ہمیں بخش دے بیشک تو غالب

الۡحَکِیۡمُ ﴿۵﴾ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡہِمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ

اور حکمت والا ہے (مسلمانو) ان لوگوں (کے افعال) کا تمھارے واسطے جو خدا اور روز آخرت کی امید

کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ

رکھتا ہو اچھا نمونہ ؁۲ ہے اور جو (اس سے) منہ موڑے تو خدا بھی یقیناً

مع ۱۶ عند المتاخرین

؁۱ یعنی تو ہم پر کفار کو غلبہ نہ عطا کر تاکہ وہ زور و ظلم کریں اور ہم معرض امتحان میں آئیں اور پھر اس پر عذاب آئے یہ سب بہ ظاہر حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے ۱۲ ع

؁۲ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا مکرر حکم زیادتی ترغیب کے واسطے ہے ۱۲

حضرت ابراہیمؑ کی دعا

اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ۶ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ

بے پروا (اور) سزاوارِ حمد ہے۔ قریب ہے کہ خدا تمھارے اور اُن میں سے

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ

تمھارے دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے [1] اور خدا تو قادر

قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۷ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ

ہے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ [2] تم سے (تمھارے) دین کے بارے

لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

میں نہیں لڑے بھڑے اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اُن لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے

اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمھیں منع نہیں کرتا بے شک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست

الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ

رکھتا ہے خدا تو بس اُن لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنھوں نے تم سے دین

فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي

کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمھارے نکالنے میں

اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

(اوروں کی) مدد کی اور جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہ لوگ ظالم

الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ

ہیں۔ اے ایمان دارو جب تمھارے پاس ایمان دار عورتیں [3] وطن چھوڑ

مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

کر آئیں تو تم اُن کو آزما لو خدا تو اُن کے ایمان سے واقف ہی ہے

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ

پس اگر تم بھی اُن کو ایمان دار سمجھو تو اُنھیں کافروں کے پاس واپس نہ پھیرو

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ

نہ یہ عورتیں اُن کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ کفار ان عورتوں کے لیے حلال ہیں اور ان کا

اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

(جو کچھ) ان عورتوں کے مہر میں خرچ کیا ہو اُن کو دے دو اور جب [4] تم ان کا مہر انھیں دے دیا کرو تو اس کا تم پر کچھ گناہ

[1] کیسی سچی پیشین گوئی تھی کہ چند ہی روز وں کے بعد مکہ فتح ہوا اور سربرآوردہ کفار مثل ابوسفیان وغیرہ کے اگرچہ ظاہری طور پر مسلمان ہوئے اور سب کے سب باہم دوست ہو گئے اور حضرت رسول نے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے عقد بھی کیا ۱۲ [2] یہ قوم خزاعہ اور بنو مدلج کا ذکر ہے جن سے مسلمانوں سے صلح اور کفار کی مدد نہ کرنے کا معاہدہ تھا اور یہ لوگ اس معاہدہ پر ثابت قدم رہے ۱۲ [3] صلح حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی مکہ سے مدینہ جائے تو رسول اسے واپس کر دیں اور اگر مدینہ سے مکہ آئے تو قریش اسے واپس نہ کریں اسی کے بعد سبیعہ بنت حارث کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت کے پاس آئی اور مسلمان ہو گئی پھر اس کا شوہر مسافر مخزومی آیا اور ان کا طالب ہوا آپ متحیر تھے کہ مومنہ عورت کو کافر کے حوالے کیونکر کروں آخر یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرط مردوں کے واسطے تھی نہ عورتوں کے لیے بلکہ عورتوں کے واسطے ایک خاص قاعدہ معین کیا گیا جو بعد کو بیان فرماتا ہے دیکھو صفحہ ۱۲۰-۱۲۰ [4] ابتدائے اسلام میں عجب کھچڑی تھی شوہر مسلمان بی بی کافر بی بی مسلمان اور شوہر کافر مگر صلح حدیبیہ کے بعد یہ منصفانہ قاعدہ جاری ہوا کہ کافر عورت مسلمان ہو جائے اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئے تو مسلمان اس کے پہلے شوہر کا مہر ادا کر دیں اسی طرح مسلمانوں کی بیٹی کافرہ کفار سے جا ملے تو کفار اس کا مہر ادا کر دیں اور اگر احیاناً کفار نہ دیں تو آئندہ اگر کسی دوسرے کافر کو اس کی بی بی کا مہر دینے کی نوبت مسلمان کو آئے تو اس کے بدلے اسی مسلمان کو دیدیں جس کو مہر نہ ملا ہو اور اگر اس کا بھی موقع نہ ملے اور جہاد کی نوبت مسلمانوں کو آئے تو مال غنیمت سے اس کا مہر دیدو یہ دونوں احتمال لفظ عاقبتم سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اُس کے معنے ہیں یا جب تمھارے دینے کی باری آئے ۔ جب تم لڑو اور لوٹ ہاتھ لگے ۱۲

أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْأَلُوا مَا

نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو اور کافر عورتوں کی آبرو (جو تمھاری بیبیاں ہوں) اپنے قبضے میں نہ رکھو (چھوڑ دو) کر

أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ

کفار سے جا ملیں) اور تم نے جو کچھ (ان پر) خرچ کیا ہو (کفار سے) مانگ لو اور انھوں نے بھی جو کچھ خرچ کیا ہو

بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ

(تم سے) مانگ لیں یہی خدا کا حکم ہے جو تمھارے درمیان صادر کرتا ہے اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے اور اگر تمھاری بیبیوں میں

مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ

کوئی عورت تمھارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور خرچ نہ ملے) اور تم (ان کافروں سے) لڑو اور لوٹو

أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ

(مال غنیمت سے) جن کی عورتیں چلی گئی ہیں اُن کو اتنا دے دو جتنا ان کا خرچ ہوا ہے اور جس خدا پر تم ایمان لائے ہو

مُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ

اُس سے ڈرتے رہو اے رسول جب تمھارے پاس ایمان دار عورتیں تم سے اس بات پر بیعت

عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ

کرنے آئیں کہ وہ نہ کسی کو خدا کا شریک بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور

وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ

نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ اپنے ہاتھ [1] پاؤں کے سامنے کوئی بہتان (لڑکا

بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ

کا شوہر پر) گھڑ کے نہ لائیں گی اور نہ کسی نیک کام میں تمھاری نافرمانی کریں گی تو تم اُن سے

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

بیعت [2] لے لو اور خدا سے ان کے مغفرت کی دعا مانگو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان

رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

ہے۔ اے ایمان دارو جن لوگوں پر خدا نے اپنا غضب ڈھایا ہے اُن سے

اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ

دوستی نہ کرو (کیوں کہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے دوبارہ زندہ ہونے) کی اُمید نہیں اُسی طرح

مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ﴿١٣﴾

آخرت سے بھی یہ لوگ نا اُمید ہیں

کافر اور مسلمان عورت کا قاعدہ

[1] یہ عرب کا محاورہ ہے جس طرح ہمارے ہاں بولتے ہیں آنکھوں دیکھتے یعنی جان بوجھ کر بہتان باندھے ۱۲ [2] عورتوں سے بیعت لینے کے حضرت نے چند طریقے قرار دیئے تھے کبھی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیتے اور کبھی پیالہ میں پانی بھروا کر اپنا ہاتھ رکھتے پھر اس کا ہاتھ ے کر اس کے ایک سرے کو خود تھامتے اور دوسرا سرا اس کے ہاتھ میں دیتے کبھی امیر خواہر خدیجہ کو حکم دیتے کہ وہ آپ کی طرف سے بیعت لیتی مگر آپ کبھی اپنا ہاتھ عورت کے ہاتھ سے نہ لگاتے ۱۲۔

النصف ع ۲

(٦١) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (١٠٩)

اٰيَاتُهَا ١٤ ۔ رُكُوْعَاتُهَا ٢

سورہ ۱ صف مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ

غالب حکمت والا ہے اے ایمان دارو تم ایسی ۲ باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا

کرتے ۔ خدا کے نزدیک یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٣ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

نہیں ۔ خدا تو ان لوگوں سے الفت رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح پر

سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤ وَاِذْ قَالَ

باندھ کے لڑتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں ۔ اور جب موسیٰ

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ

خدا کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں تو جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی رہنے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَاِذْ قَالَ

دیا اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ۔ اور (یاد کرو) جب مریم کے بیٹے

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں (اور) جو کتاب

اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا

توریت میرے سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمد ۳ ہ

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ

ہوگا (اور) میرے بعد آئیں گے اُن کی خوش خبری سناتا ہوں تو جب وہ (پیغمبر احمد) اُن کے پاس واضح و روشن

اصحاب کے دعوے اور ان کی رد ۔ حضرت علی کی مدح ۔ حضرت موسیٰ کا ذکر ۔ حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئی حضرت رسول کی نبوت

۱ اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ تعلیم فرمائے ہیں ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے ۔ اصحاب کے دعوے اور ان کی رد حضرت موسیٰ کا ذکر ۔ انجیل میں حضرت رسول کی نبوت کی پیشین گوئی آپ کی نبوت پر اسلام کا غلبہ مومنین کی تجارت اور اس کا نتیجہ اسلامی فتوحات کی پیشین گوئی حضرت عیسیٰ کا ذکر ۱۲ ۲ ایک روز کچھ اصحاب باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل خدا کو سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم اپنے جان و مال سے بھی اس کے کرنے میں دریغ نہ کرتے آیت ان اللہ یحب الذین یقاتلون نازل ہوئی مگر یہی حضرات جو بڑھ بڑھ کر بولتے تھے جنگ احد میں بھاگتے نظر آئے اور حضرت رسول کو نرغہ اعدا میں چھوڑ دیا دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ سطر ۱ مطبوعہ مصر ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ احد کے آخر مرحلہ میں جس میں حضرت رسول کے دندان مبارک شہید ہوئے آپ کی مدد اور کفار کے ہٹانے میں حضرت علی کے سوا کوئی باقی نہ رہا تھا جس کی تفصیل میں نے بحوالہ طبری صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۹ میں بیان کی ہے تو حاصل ہوا کہ آیت ان اللہ یحب کا مصداق حضرت علی کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا غرض جنگ احد میں یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت اگرچہ خاص لوگوں کے واسطے نازل ہوئی مگر حکم اس کا عام ہے ہر شخص کا فرض ہے کہ جو منہ سے کہے وہ کر دکھائے علماء کو اس کی سب سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے تاکہ یعدی ولا یھتدی کے مصداق نہ بنیں اسی مطلب کو خدا نے دوسرے مقام پر یوں بیان فرمایا ہے ۔ اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم ۱۲ ۳ عیسائیوں نے انجیلوں میں اس قدر ترمیم و تنسیخ کی گویا انجیل ہی باقی نہ رہی چنانچہ یہ پیشین گوئی موجودہ انجیلوں میں نہیں ہے مگر میرے ایک دوست کے پاس جولسن کے چھاپہ کی انجیل ہے اس میں بعینہٖ ان الفاظ کا ترجمہ موجود ہے لیکن باوجود ان ترکیبوں (باقی حاشیہ صفحہ ۷۶۴ پر)

بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
معجزے لے کر آیا تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے اور جو شخص اسلام کی طرف بلایا جائے (اور)
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ
وہ (قبول کے بدلے اُلٹا) خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑے اس سے بڑھ کے ظالم اور کون ہوگا اور خدا
اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ
ظالم لوگوں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا - یہ لوگ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھا
بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِىْٓ
چاہتے ہیں حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ کفار بُرا ہی (کیوں نہ) مانیں - وہ وہی ہے
اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ
جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے اور تمام دینوں پر غالب کرے
كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ
اگرچہ مشرکین بُرا ہی (کیوں نہ) مانیں - اے ایماندارو کیا میں تمھیں ایسی تجارت بتا دوں جو
اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ
تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے نجات دے (وہ یہ ہے کہ) خدا اور اس کے
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور جان سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم سمجھو تو یہی
وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ
تمہارے حق میں بہتر ہے (ایسا کرو گے) تو وہ بھی اس کے عوض تمہارے گناہ بخش
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
دے گا اور تمھیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
مکانات میں (جگہ دے گا) جو جاودانی بہشت میں ہیں - یہی تو بڑی کامیابی
الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ
ہے اور ایک چیز جس کے تم دلدادہ ہو (یعنی تم کو) خدا کی طرف سے مدد (ملے گی) اور عنقریب
قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا
فتح (ہو گی) اور (اے رسول) مومنین کو خوشخبری (اس کی) دے دو اے ایماندارو خدا کے مددگار

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶۳) کے اب بھی بہت سی پیشین گوئیاں موجودہ انجیلوں میں بھی موجود ہیں دیکھو باب ۱۴ انجیل یوحنا حضرت عیسٰی کا قول اگر تم مجھے عزیز جانتے ہو تو میرے حکموں کو یاد رکھو میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا وہ تم کو دوسرا وکیل دے گا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہے - یعنی فارقلیط روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کرتی کیوں کہ اسے دیکھتے نہیں جانتے نہیں باب ۱۵ جب وہ وکیل شافع ہے میں باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی روح

پیشین گوئی نبوت

صدق کہ باپ سے نکلتا ہے آئے تو میرے لیے گواہی دے گا باب ۱۶ تمھارے لیے میرا جانا ہی سود مند ہے کیوں کہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمھارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤں گا تو اس کو تمھارے پاس بھیجوں گا جب وہ آئے گا تو بیخ کرے گا اور الزام دے گا بہ سبب گناہوں کے کیوں کہ مجھ پر ایمان نہ لائے بہ سبب حکم اور جزا کے کیوں کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے اور ہنوز بہت سی باتیں ہیں کہ میں تم سے کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے - لیکن جب روح صدق آئے گا تو تم کو ساری راستی کی چیزیں دے گا اور وہ میری ستائش کرے گا اس لیے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گا اور تم کو دکھلائے گا سب چیزیں جو کہ باپ کی ہیں مجھ میں اس لیے میں نے کہا کہ وہ میری چیزوں سے لے گا اور تم کو دکھلائے گا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی پیشین گوئیاں ہیں جن میں حضرت رسول کے حالات اور ائمہ معصومین کے تذکرے موجود ہیں دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مولفہ حقیر - ۱۲-۱۲ -

اسلام کا غلبہ

مومنین کی تجارت اور اس کا نتیجہ

اسلامی فتوحات کی پیشین گوئی

ع ۹ ۱

أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ

بن جاؤ جس طرح مریم کے بیٹے عیسیٰ نے حواریوں سے کہا تھا کہ (بھلا) خدا کی طرف

أَنْصَارِيٓ إِلَى اللّٰهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ

(بلانے میں) میرے مددگار کون لوگ ہیں تو حواریین بول اُٹھے تھے کہ ہم خدا کے انصار ہیں

فَآمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۖ

تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا

فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظٰهِرِينَ ﴿۱۴﴾

تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے اُن کو اُن کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دی تو (آخر) وہی غالب رہے

(۶۲) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۰) آیاتہا ۱۱ رکوعاتہا ۲

سورہ[1] جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے جو (حقیقی) بادشاہ

الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي

پاک ذات غالب حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے جاہلوں میں ان

الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

ہی میں کا ایک رسول (محمدؐ) بھیجا جو اُن کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ

کرتے اور ان کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں[2] اگرچہ اس کے پہلے تو یہ لوگ صریحی گمراہی

لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ

میں (پڑے ہوئے) تھے اور ان میں سے ان لوگوں کی طرف[3] بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ

ہوئے اور وہ تو غالب حکمت والا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ

ہے اور خدا تو بڑے فضل (و کرم) کا مالک ہے۔ جن لوگوں (کے سروں) پر

[1] اس سورۃ میں خدا نے ہر چیز کا خدا کی تسبیح کرنا حضرت کی رسالت اور مدح یہودیوں کی تمثیل اور ان پر الزام چاہے جہاں بھاگو موت ضرور آئے گی نماز جمعہ کا حکم طلب رزق کی ترغیب اصحاب کی دنیا طلبی اور مذمت وغیرہ بیان کی ہے ۱۲۔

ع ۲ ۵ ۱۰

[2] یہ بھی حضرت کی رسالت کا ایک بین ثبوت ہے کہ باوجودیکہ آپ نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا تھا اور پھر تمام علوم خدا نے آپ کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیے کسی نے کیا خوب کہا ہے

نگار من کہ بمکتب نہ رفت و خط نہ نوشت۔ بغمزہ مسئلہ آموز صدر مدرس شد ۱۲۔

[3] ان سے مراد عرب کے لوگ سوا ساری دنیا کے لوگ ہیں جو قیامت تک ہوں گے ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

توریت لدوائی گئی۔ پھر انھوں نے اس (کے بار) کو نہ اٹھایا ان کی مثل گدھے کی سی ہے جس پر

يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بُری مثال

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵

ہے۔ اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اے یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

نہیں تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو موت کی تمنا[1]

صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ

کرو۔ اور یہ لوگ ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

کریں گے۔ اور خدا تو ظالموں کو جانتا ہے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ موت جس

الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

سے تم لوگ بھاگتے ہو وہ ضرور تمھارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمھیں

تَعْمَلُوْنَ ۝۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ ع ۸ ۱۱

بتا دے گا۔ اے ایمان دارو جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا

تو خدا کی یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید) و فروخت چھوڑ دو۔ اگر

الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا

تم سمجھتے ہو تو یہی تمھارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا

نماز ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل (اپنی روزی)

یہودیوں کی تمثیل اور ان پر الزام

[1] یہ بالکل سچ ہے کیونکہ دوستان خدا ہمیشہ آخرت کی تمنا کیا کرتے ہیں اور موت کے آرزومند رہتے ہیں کیونکہ یہی ان کی کامیابی کا ذریعہ ہے چنانچہ جناب امیر فرمایا کرتے تھے میں نہیں پروا کرتا کہ موت مجھ پر واقع ہو یا میں موت پر واقع ہوں ۱۲-۱۲-۱۲-

سچ ہے جہاں بھاگو موت ضرور آئے گی

نماز جمعہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
کی تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم دِلی مُرادیں پاؤ۔
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا
اور (ان کی حالت تو یہ ہے) جب[۱] یہ لوگ سودا بِکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں
اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ
تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں (اے رسول) کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے
اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾
وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے۔ اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(۶۳) سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۴)

اٰیاتہا ۱۱ — رکوعاتہا ۲

سورۂ[۲] منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ
(اے رسول) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً خدا
اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ
کے رسول ہیں اور خدا بھی جانتا ہے کہ تم یقینی اس کے رسول ہو مگر خدا ظاہر کیے دیتا ہے کہ یہ لوگ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
(اپنے اعتقاد کے لحاظ سے) ضرور جھوٹے[۳] ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾
(اسی کے ذریعہ سے) لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ بیشک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں بُرے ہیں۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ
یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو اُن کے دِلوں پر (گویا) مہر لگا دی گئی ہے
لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ
تو اب یہ سمجھتے ہی نہیں۔ اور جب تم ان کو دیکھو گے تو (تناسب اعضا کی وجہ سے) ان کا قد و قامت[۴] تمہیں بہت اچھا
اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ
معلوم ہوگا اور اگر گفتگو کریں گے تو ایسی کہ تم توجہ سے سنو (مگر عقل سے خالی) گویا دیواروں سے لگائی ہوئی بے کار لکڑیاں ہیں

---

[۱] ایک دفعہ مدینہ میں قحط تھا اور جمعہ کے دن حضرت رسولؐ مسجد میں نماز جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ شام سے دحیہ کلبی کا قافلہ غلے کر لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے دف اور تالیاں بجاتا ہوا آ پہنچا۔ اصحاب یہ آواز سنتے ہی کچھ غلہ خریدنے کچھ سیر و تماشا کی غرض سے بارہ آدمیوں کے سوا سب کے سب چلتے ہوئے حضرت کو اس پر سخت رنج ہوا اور حاضرین سے فرمایا کہ اگر تم سب کے سب چلے جاتے اور باقی کوئی نہ رہتا تو صحرا آگ دیتی اور تم لوگوں کو جلا دیتی اسی وقت یہ عتاب آمیز آیت نازل ہوئی۔۱۲۔

ع ۲ / ۳ / ۱۲

[۲] اس سورہ میں ابن ابی وغیرہ منافقین کی دروغ گوئی کا اظہار منافقین کی حالت ابن ابی کی حماقت خدا کی یاد نہ بھولو خدا کی راہ میں خرچ کرو موت ٹلتی نہیں وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[۳] ہجرت کے پانچویں سال بنی مصطلق نے مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ کیا اور اپنا سردار جویریہ زوجۂ رسولؐ کے باپ حارث بن ضرار کو بنایا حضرت رسول نے یہ خبر سن کر ان کا مقابلہ کیا وہ لوگ پسپا ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نے ایک مسلمان کو کافر سمجھ کر زخمی کیا اور باہم جھگڑا ہونے لگا اتنے میں حضرت عمر کا غلام جہجاہ پہنچا اور زخمی کے پاس پہنچنے کی کوشش میں سنان جہنی سے لڑ پڑا جہجاہ نے مہاجرین اور جہنی نے انصار کو مدد کے لیے پکارا اجبال جو ایک غریب آدمی تھا جہجاہ کی مدد کو اٹھا تو عبداللہ ابن اُبی اس سے اُلجھ پڑا اور بہت ڈانٹا اور اس کی قوم کی طرف جس میں زید ابن ارقم بھی تھے خطاب کر کے بولا اگر تم لوگ اپنے دسترخوان کا جھوٹا کھلا کر اس کو نہ پالتے تو یہ اس وقت ہم سے لڑنے نہ کھڑا ہوتا اور ہم مدینہ پھر کر گئے تو عزت دار (خود) ذلیل (رسول) کو نکال باہر کر دے گا یہ زید کو بُرا معلوم ہوا اور کہنے لگے تو اگرچہ ان کو ذلیل سمجھتا ہے مگر وہ خدا کے رسول اور معزز ہیں اور اس کے بعد رسول سے قصہ دہرا دیا (باقی حاشیہ صفحہ ۷۶۸ پر)

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ

ہر چیخ کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ اُن ہی پر آپڑی یہ لوگ (تمھارے) دشمن ہیں تم ان سے بچے رہو

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٤ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

خدا انھیں مار ڈالے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ

يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ

تمھارے واسطے مغفرت کی دعا کریں تو وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھوگے

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

کہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں تم ان کی مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو ان کے حق

اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

میں برابر ہے (کیوں کہ) خدا تو انھیں ہرگز بخشے گا نہیں خدا تو ہرگز

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ

بدکاروں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا ۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جو

يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى

(انصار سے) کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسول خدا کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو

يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ

یہاں تک کہ یہ لوگ خود تتر بتر ہو جائیں حالانکہ سارے آسمان و زمین کے خزانے خدا ہی

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى

کے پاس ہیں مگر منافقین نہیں سمجھتے ۔ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو

الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

عزت ؎ دار لوگ (خود) ذلیل (رسول) کو ضرور نکال باہر کردیں گے حالانکہ عزت تو خاص

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا

خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے مگر منافقین نہیں جانتے ۔ اے

يَعْلَمُوْنَ ۝٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

ایمان دارو تمھارے مال اور تمھاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل

وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

نہ کرے ۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں

ابن ابی کی چالاکی

بقیہ ؎ حاشیہ صفحہ ٧٦٧ :-
آپؐ نے ابن ابی سے پوچھا تو صاف مکر گیا اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دی لوگوں نے کہا زید بچے ہیں جھوٹ کہہ دیا ہوگا اس سے زید کو صدمہ ہوا تب خدا نے زید کی سچائی اور ابن ابی وغیرہ کی جھوٹائی ظاہر کردی ١٢-١٢-١٢

؎ (حاشیہ صفحہ ٧٦٧) مطلب یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں ڈیل ڈول ایسے کہ خود بخود آدمی دیکھتا رہے مگر بیکار اور باتونی ایسے کہ خواہ مخواہ سننے والا متوجہ ہو جائے مگر عقل و دیانت سے خالی ١٢ -

؎ (صفحہ ہذا) جب زید کی سچائی اور ابن ابی کی شرارت الم نشرح ہو چکی تو لوگوں نے اس سے کہا تیری مذمت میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں تو چل رسول کے پاس تو تیرے واسطے وہ مغفرت کی دعا کریں وہ کم بخت بولا انھوں نے مجھ سے ایمان لانے کو کہا میں ایمان لایا زکوٰۃ کو کہا دیا تو کیا میں اب محمدؐ کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

؎ (صفحہ ہذا) اس کا قصہ صفحہ ٧٦٧ میں گزر چکا ہے ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

ع ١
٨
١٣

خدا کی یاد کو نہ چھوڑو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ
رہیں گے۔ اور ہم نے جو کچھ تمھیں دیا ہے اس میں سے قبل اس کے (خدا کی راہ میں
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ
خرچ کر ڈالو کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے تو (اس کی نوبت نہ آئے کہ) کہنے لگے کہ اے پروردگار
لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ
تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ خیرات کرتا اور نیکو کاروں سے
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور
اَجَلُهَا ۭ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع
جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

(آیاتہا ۱۸) (۶۴) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۸) (رکوعاتہا ۲)

سورہ تغابن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ
جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا ہی کی تسبیح کرتی ہے۔ اُسی
الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ هُوَ
کی بادشاہت اور تعریف اسی کے لیے سزاوار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی تو ہے
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَ اللّٰهُ بِمَا
جس نے تم لوگوں کو پیدا کیا کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ
اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا اور اسی
صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ يَعْلَمُ مَا فِي
نے تمھاری صورتیں بنائیں تو صورتیں بھی اچھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے جو کچھ سارے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَ اللّٰهُ
زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپا کر یا کھلم کھلا کرتے ہو اس سے (بھی) واقف ہے۔ اور خدا

خدا کی راہ میں خرچ کرو

ع ۲ ۳ ۱۴

موت نہیں ٹلتی

سلہ اس سورہ میں ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ انسان کی تقسیم۔ اگلوں کا تذکرہ۔ ایمان کا حکم اور اس کی جزا۔ خدا اور رسول کی اطاعت۔ مال اور اولاد آزمایش ہے۔ قرض حسنہ کی مدح وغیرہ مذکور ہے ۱۲-۱۲-۱۲-

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

انسان کی تقسیم

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو دل کے بھیدوں تک سے آگاہ ہے۔ کیا تمھیں ان کی خبر نہیں پہنچی جنھوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا

مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵

اور انھوں نے اپنے کام کی سزا کا (دنیا میں) مزہ چکھا اور آخرت میں تو ان کے لیے دردناک عذاب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ

یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تھے تو کہنے لگے کہ کیا آدمی ہم

يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

ہادی بنیں گے؟ غرض یہ لوگ کافر ہو بیٹھے اور منہ پھیر بیٹھے اور خدا نے بھی (ان کی) پرواہ نہ کی اور خدا تو بے

حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى

پروا سزاوار حمد ہے۔ کافروں کا خیال ہے کہ یہ لوگ دوبارہ نہ اُٹھائے جائیں گے (اے رسول) تم کہہ دو ہاں

وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى

اپنے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو کام تم کرتے رہے وہ تمھیں بتا دے گا اور یہ تو

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ

خدا پر آسان ہے۔ تو تم خدا اور اس کے رسول پر اور اسی نور پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے جس دن وہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا پھر یہی

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ

ہار جیت کا دن ہوگا۔ اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اس سے

صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اس کی برائیاں دُور کر دے گا اور اس کو (بہشت کے) ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ابدالآباد ہمیشہ رہے گا۔ یہی تو بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ

ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے یہی

اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَآ

لوگ جہنمی ہیں کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ جب

اگلوں کا تذکرہ

ایمان کا حکم اور اس کی جزا

ع ۲ ۱۰ ۱۵

اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
کوئی مصیبت آتی ہے تو خدا کے اذن سے۔ اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے تو خدا
بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا
اُس کے قلب کی ہدایت کرتا ہے اور خدا ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔ اور خدا کی اطاعت
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا
کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم نے منہ پھیرا تو ہمارے رسول پر صرف پیغام کا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
واضح کرکے پہنچا دینا فرض ہے خدا (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو خدا ہی پر
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ
بھروسا کرنا چاہیے۔ اے ایمان والو[1] تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض
وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا
تمہارے دشمن ہیں تو تم اُن سے بچے رہو۔ اور اگر تم معاف کر دو
وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ
اور درگزر کرو اور بخش دو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾
مال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہے اور خدا کے ہاں تو بڑا اجر (موجود) ہے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا
تو جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرتے رہو اور (اس کے احکام) سنو اور مانو اور اپنی بہتری
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
کے واسطے (اس کی راہ میں) خرچ کرو اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ
مُرادیں پانے والے ہیں اگر تم خدا کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اس کو تمہارے واسطے دونا کر دے
لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ
گا اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا تو بڑا قدردان بردبار ہے۔ پوشیدہ اور ظاہر
وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾
کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے۔

خدا اور رسول کی اطاعت

مال اور اولاد آزمائش ہے

قرض حسنہ کی مدح

[1] حضرت رسول کی ہجرت کے بعد کچھ مومنین ہجرت کرنا چاہتے تھے مگر جب ارادہ کرتے تو ان کی عورتیں اور لڑکے فریاد و نالہ کرکے کہ اگر تم چلے جاؤ گے تو ہم ضائع و برباد ہو جائیں گے اس پر یہ لوگ رک جاتے تو خدا نے ان کے متنبہ کرنے کو یہ آیت نازل فرمائی پھر ان لوگوں نے بھی ہجرت کی اور اپنے لڑکے بالوں پر عتاب کرنا چاہا تو خدا نے سفارش بھی کی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۲ ۸ ۱۶

آیاتها ١٢ (٦٥) سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ (٩٩) رکوعاتها ٢

سورہ سلہ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے رسول (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم اپنی بیبیوں کو طلاق سلہ دو تو ان کی عدت (پاکی) کے وقت

وَأَحْصُوا ٱلْعِدَّةَ ۖ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ

طلاق دو اور عدۃ کا شمار رکھو اور اپنے پروردگار خدا سے ڈرو اور (عدۃ کے اندر) اُن کے گھر سے اُنھیں

بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

نہ نکالو اور وہ خود بھی گھر سے نہ نکلیں مگر جب وہ کوئی صریحی بے حیائی کا کام کریں (تو نکال دینے میں مضائقہ

وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ

نہیں) اور یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو اُس نے اپنے اوپر

ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ

آپ ظلم کیا۔ تو تو نہیں جانتا شاید خدا اس کے بعد کوئی بات پیدا کرے (جس سے مرد پچھتائے اور میل

أَمْرًا ۝١ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

ہو جائے۔ تو جب یہ اپنا عدہ پورا کرنے کے قریب پہنچیں تو یا تم انھیں عنوان شایستہ سے روک رکھو

فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَ

اچھی طرح رخصت ہی کر دو اور (طلاق کے وقت) اپنے لوگوں میں سے دو عادلوں کو گواہ قرار دے

أَقِيمُوا ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ

لو اور (گواہو) تم خدا کے واسطے ٹھیک ٹھیک گواہی دینا ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے

بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ۝٢

جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور جو خدا سے ڈرے گا تو اُس کے لیے نجات کی صورت نکال سلہ دے گا

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى

اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم بھی نہ ہو سلہ اور جس نے خدا پر بھروسا کیا تو وہ

ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ

اس کے لیے کافی ہے بے شک خدا اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے خدا نے ہر چیز کا ایک

سلہ اس سورۃ میں طلاق کے احکام۔ خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اگلوں کا تذکرہ۔ حضرت کی رسالت۔ زمین کے طبقے بھی آسمان کے برابر ہیں۔ مومن کی مدح مذکور ہے ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

سلہ طلاق اگرچہ اسلام میں جائز ہے مگر بہت ناپسندیدہ اسی وجہ سے بعض احادیث میں اسے ابغض مباحات کہا گیا ہے اور واقعی اگر یہ جائز نہ قرار دیا جاتا تو بڑے بڑے فسادات ہوتے اور اسی وجہ سے دوسری قوموں کو جن کے مذہب میں طلاق نہیں بعض اوقات اسلام کے اس مسئلہ کی طرف مجبوراً رجوع کرنا پڑتا ہے مگر ساتھ ہی اس کے اس میں ایسی ایسی شرطیں ہیں کہ حتی الامکان اس کی نوبت نہ آئے مثلاً مرد بالغ عاقل ہو اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دے اور وہ بھی دو عادلوں کے سامنے دائمی اور زوجہ حیض و نفاس سے پاک ہو وغیرہ اگر نوبت آئے بھی تو دونوں میں کسی کی حق تلفی نہ ہو طلاق کے بعد عدت اس واسطے ہے کہ شاید کوئی صورت ملاپ کی نکل آئے اور مرد رجوع کرے اس کے علاوہ نسب میں گڑبڑ نہ ہو۔ اگر عورت حاملہ ہے تو اس کا عدہ وضع حمل ہے۔ ١٢ سلہ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں نکال دوں گا تو اسے روٹی کپڑا ملنے ہی کا نہیں۔ ١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢-١٢

سلہ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر میں بیٹھے رہو۔ اسلامی شریعت نہ اس کو پسند کرتی ہے نہ بادیہ نشینی کو فکر معاش کو واجب قرار دیا ہے چناں چہ سعدی کہتے ہیں ؎

رزق ہر چند بیگماں برسد
شرط عقلست جستن اندر ہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدر ہا

طلاق کے احکام

لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ
انداز مقرر کر رکھا ہے۔ اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکیں اگر تم کو (ان کے عدہ میں) شک
نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ
[۱] ہو وے تو ان کا عدہ تین مہینے ہے اور (علیٰ ہذا القیاس) وہ عورتیں جن کو حیض [۲]
يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ
ہوا ہی نہیں اور حاملہ عورتوں کا عدہ ان کا بچہ جننا ہے۔ اور جو خدا سے
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ
ڈرتا ہے خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کرے گا۔ یہ خدا کا حکم
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ
ہے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا تو وہ اُس کے
سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ
گناہ اُس سے دُور کر دے گا اور اُسے بڑا درجہ دے گا۔ مطلقہ عورتوں کو (عدہ تک) اپنے مقدور مطابق
سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا
وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو اور اُن کو تنگ کرنے کے لیے ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور
عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ
اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے تک ان کا خرچ دیتے رہو پھر
حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ
(جننے کے بعد) اگر وہ بچہ کو تمہاری خاطر سے دودھ پلائیں تو انھیں ان کی (مناسب
اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ
اُجرت دے دو اور باہم صلاحیت سے دستور کے مطابق بات چیت کرو اور اگر تم باہم کش مکش کرو
فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ
بچہ کو اس کے (باپ کی) خاطر سے کوئی اور عورت دودھ پلا وے گی۔ گنجایش والے کو اپنی گنجایش کے مطابق
سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ
خرچ کرنا چاہیئے اور جس کی روزی تنگ ہو وہ جتنا خدا نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے خدا نے
اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ
جس کو جتنا دیا ہے بس اسی کے مطابق تکلیف دیا کرتا ہے خدا عنقریب ہی تنگی کے بعد فراخ

[۱] جب اس سے بات کا شک ہو کر ان کا خون زیادہ سن ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے یا بیماری کی وجہ سے تب ان کا عدہ تین مہینہ ہے اور جس عورت کا سن یقینی اتنا ہو چکا ہو کر اس کو حیض نہ آنا چاہیے تو اس کے لیے عدہ نہیں ہے ۱۲۔

[۲] اس سے بھی وہ عورتیں مراد ہیں جو ابھی بالغ نہیں ہوتیں کیونکہ ان کے لیے عدہ نہیں بلکہ وہ عورتیں مقصود ہیں جن کا سن حیض ہو چکا ہو مگر کسی وجہ سے خون حیض نہ آیا ہو ان کا عدہ تین مہینہ ہے ۱۲

خدا نے جس کو جتنا دیا ہے اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

اللّٰہُ بَعۡدَ عُسۡرٍ یُّسۡرًا ﴿۷﴾ وَ کَاَیِّنۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ عَتَتۡ ع ۱ / ۱۷

عطا کرے گا اور بہت سی بستیوں (والے) نے اپنے پروردگار اور اُس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی

عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہَا وَ رُسُلِہٖ فَحَاسَبۡنٰہَا حِسَابًا شَدِیۡدًا ۙ

تو ہم نے اُن کا بڑی سختی سے حساب لیا اور اُنھیں بُرے

وَّ عَذَّبۡنٰہَا عَذَابًا نُّکۡرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتۡ وَبَالَ اَمۡرِہَا وَ

عذاب کی سزا دی تو اُنھوں نے اپنے کام کی سزا کا مزہ چکھ لیا اور

کَانَ عَاقِبَۃُ اَمۡرِہَا خُسۡرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ عَذَابًا — اگلوں کا تذکرہ

اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہی تھا خُدا نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار

شَدِیۡدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚۛ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۚۛ — معانقہ ۴ عند المتاخرین

کر رکھا ہے تو اے عقل مندو جو ایمان لا چکے ہو خدا سے ڈرتے رہو

قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکُمۡ ذِکۡرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ

خُدا نے تمہارے لیے (اپنی) یاد (قرآن) اور اپنا رسول بھیج دیا ہے جو تمہارے سامنے واضح آیتیں پڑھتا ہے — حضرت کی رسالت

اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ

تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے اُن کو اکفر

الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡ بِاللّٰہِ وَ یَعۡمَلۡ صَالِحًا

کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے اور جو خُدا پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے — مومنوں کی مدح

یُّدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ

تو خُدا اُس کو (بہشت کے) اُن باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اُس میں

اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ

ابدالآباد تک رہیں گے خُدا نے اُن کی اچھی اچھی روزی دی ہے خدا ہی تو ہے جس نے سات

سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَہُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ

آسمان پیدا کیے اور اُنھیں کے برابر زمین کو بھی اُن میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم لوگ — زمین کی تعداد بھی آسمان کے برابر ہے

بَیۡنَہُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّ اَنَّ

جان لو کہ خُدا ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۲﴾ ع ۲ / ۱۸

خدا اپنے علم سے ہر چیز پر حاوی ہے

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ (۶۶) (۱۰۷)

آیاتہا ۱۲ — رکوعاتہا ۲

لہ سورہ تحریم مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ

اے رسول جو چیز خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہے تم ۲ اُس سے اپنی بیبیوں کی خوشنودی کے لیے

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ

کیوں کنارہ کشی کرو اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے خُدا نے تم لوگوں

اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

کے لیے ۳ قسموں کے توڑنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور خدا ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی واقف کار

الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ

حکمت والا ہے اور جب پیغمبر نے اپنی بعض بی بی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی

فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ

پھر جب اُس نے (باوجود ممانعت) اس بات کی (عائشہ کو) خبر دے دی اور خدا نے اس امر کو رسول پر ظاہر کر دیا تو رسول

وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ

نے (عائشہ کو) بعض بات (قصہ ماریہ) جتا دی اور بعض بات (قصہ شہد) ٹال دی غرض جب رسول نے اس واقعہ (حفصہ کے افشائے

اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ

راز) کی اُس (عائشہ) کو خبر دی تو (حیرت سے) بول اٹھی آپ کو اس بات (افشائے راز) کی کس نے خبر دی رسول نے کہا مجھے بڑے واقف کار خبردار (خدا)

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا

نے بتا دیا (تو اے حفصہ و عائشہ) اگر تم دونوں (اس حرکت سے) توبہ کرو تو خیر کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں اور اگر تم دونوں رسول

عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ

کی مخالفت میں ایک دوسرے کی اعانت کرتی رہو گی تو کچھ پرواہ نہیں (کیونکہ) خُدا اور جبرئیل اور تمام

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ

ایمانداروں میں ۴ نیک شخص اُن کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ کل فرشتے مددگار ہیں اگر رسول تم لوگوں کو طلاق

اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

دے دیں تو عنقریب ہی اُن کا پروردگار تمہارے بدلے اُن کو تم سے اچھی بیبیاں عطا کرے

لہ اس سورۃ میں قسم کا کفارہ حضرت عائشہ و حفصہ پر سخت عتاب حضرت علی کی مدح، توبہ نصوح، جہاد کا حکم، کفار کی تشبیہ مومنین کی تشفی وغیرہ مذکور ہے ۲ ماریہ قبطیہ اور ریحانہ آپ کی کنیزیں تھیں اور ام شریک اور ام سہیل نے اپنا اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تھا، ان کے علاوہ حضرت رسول نے پندرہ نکاح کیے تھے خدیجہ، ام سلمہ، میمونہ، سودہ، زینب بنت جحش، جویریہ، ام حبیبہ، صفیہ، عائشہ، حفصہ، زینب بنت خزیمہ، زینب بنت عمیس، خولہ، عمرہ، شنارہ ان میں سے آخر الذکر دو عورتیں آپ کی صحبت سے سرفراز نہ ہو سکیں تھیں اور اول الذکر تین بیبیاں بالترتیب سب سے افضل ہیں اور حضرت خدیجہ کے علاوہ اول الذکر نو عورتیں آپ کی وفات کے وقت زندہ موجود تھیں آپ نے حضرت خدیجہ کی زندگی میں تو کسی دوسری عورت سے کوئی تعلق نہیں کیا مگر ان کی وفات کے بعد تعدد ہوا تو اپنی بیبیوں کے الگ الگ گھر بنوا لیے اور سب کی باری کے دن بھی مقرر تھے کہ ہر ایک کے پاس ایک ایک شب بسر کرتے مگر صبح کو روزانہ ہر ایک کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر ہو لیتے اسی زمانہ میں مقوقس سلطان روم نے ماریہ قبطیہ کنیز کو تحفۃً آپ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے بیبیوں کے گھروں سے الگ ابوایوب انصاری کے گھر میں جہاں آپ نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے قیام فرمایا تھا، ماریہ کو اتارا اور رفتہ رفتہ آپ اُن پر اس قدر بھروسہ کرنے لگے تھے کہ اپنے پینے کے پانی کا انتظام اُن ہی کے ہاں رکھا بلکہ حضرت کی اور ذاتی چیزیں بھی ان ہی کے پاس رہتی تھیں اسی وجہ سے اس گھر کو مشربۂ ابراہیم کہتے تھے خدا کی مہربانی تھوڑے دن کے بعد ان کو حمل رہا تو ان کو عائشہ و حفصہ کے رشک و حسد کی وجہ سے حضرت اکثر وہاں قیام فرمانے لگے غرض ابراہیم پیدا ہوئے اور ماریہ کو دودھ اترا تو آپ نے ایک بکری لے دی جس کے دودھ سے اُن کی پرورش ہونے لگی اور تھوڑے ہی دنوں میں ہاتھ نکل آئے اور پھول سا چہرہ دمکنے لگا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ حضرت ابوبکر اور عمر کی بیٹیاں تھیں اور ان دونوں میں باہم بہت میل جول، خلا ملا، اور سونا پانہیں بلکہ پینا پاتھا اور ایک دوسرے کی ہمراز تھیں اور حضرت کا دوسری بیبیوں کی طرف کچھ توجہ کرنا یا کسی کے پاس ذرا بیٹھ جانا بھی گوارا نہ تھا اور فقط ان موجودہ بیبیوں سے رشک نہ تھا بلکہ حضرت خدیجہ پر فوقیت کا حوصلہ تھا، چونکہ حضرت رسول جو ان کے عالی درجات پر مطلع سچی محبت دار اور خالص الایمان ہونے کی وجہ سے اکثر حضرت خدیجہ کا ذکر کرتے تو یہ دونوں خصوصاً حضرت عائشہ تن بدن سے جل جاتیں اور بعض وقت طعنہ سے کہہ بھی دیتیں کہ آپ کیا ایک بڑھی عورت کو بار بار یاد کرتے ہیں بلکہ کبھی اس سے زیادہ سخت کلمات بھی بولتیں، حضرت خدیجہ کی یادگار حضرت فاطمہ رہ گئیں غرض ان سوتوں نے یہ قصد کیا کہ آپ یا اپنا قابو اور آپ کو ہر طرح

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ
جو فرمانبردار ایماندار (خدا اور رسول کی) مطیع (گناہوں سے) توبہ کرنیوالیاں عبادت گذار روزہ رکھنے والیاں
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ
بیاہی ہوئی اور بن بیاہی کنواریاں ہوں اے ایماندارو! اپنے آپ کو اور اپنے لڑکے بالوں کو (جہنم کی)
اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ
آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اور اس پر وہ تندخو سخت مزاج فرشتے
غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ
(مقرر) ہیں کہ خدا جس بات کا حکم دیتا ہے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم
مَا يُؤْمَرُوْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ
انہیں ملتا ہے اُسے بجالاتے ہیں (جب کفار دوزخ کے سامنے آئیں گے تو کہا جائے گا) کافرو آج بہانے نہ
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ڈھونڈو جو کچھ تم کرتے تھے تمہیں اُسی کی سزا دی جائے گی اے ایماندارو خدا کی
تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ
بارگاہ میں صاف خالص دل سے توبہ کرو تو (اس کی وجہ سے) اُمید ہے تمہارا پروردگار تم سے
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
تمہارے گناہ دور کردے اور تم کو (بہشت کے) اُن باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
جاری ہیں اس دن جب خدا رسول کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
(بلکہ) اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور اُن کے داہنے طرف (روشنی کرتا) چل رہا ہوگا اور یہ لوگ یہ دعا کرتے ہوں گے
اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞
پروردگارا ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ
اے رسول کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
اور اُن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا بُرا ٹھکانا ہے خدا نے کافروں (کی عبرت) کے

بقیہ صفحہ ۷۷۵ کہنے لگیں آپ سے مغافیر (ایک بدبودار گوند)
کی بدبو آتی ہے اس کے بعد حفصہ کے پاس گئے تو انھوں نے
بھی یہی حرکت کی آپ نے فرمایا بھی کہ میں نے فقط شہد کھایا ہے
تو بی بی عائشہ بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے مغافیر کے پھول
چوسے ہوں گے غرض آپ نے عائشہ سے راز کے طور پر کہہ
دیا کہ شہد نہیں کھاؤں گا اور شاید اس خیال سے کہ فلاں
بی بی کے پاس شہد کھاتا تھا ان کی خاطر شکنی نہ ہو یہ بھی
فرما دیا کہ اس کو ظاہر نہ کرنا مگر اپنی ہمراز سے بھلا کب چھپانے
والی تھیں فوراً جا کر حفصہ سے کہہ دیا اور یہ خوشخبری سنائی
کہ آج سے وہاں کا میٹھا چھوٹا۔ اب دوسرا قصہ اسی زمانہ
میں یہ ہوا کہ اتفاقاً ایک روز حفصہ اجازت لے کر اپنے میکے
گئیں اور وہ شب انہیں کی باری کی تھی جب حضرت شب
کو اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر گھر میں آئے اور حضرت
حفصہ کا گھر خالی پایا تو آپ نے وہیں آرام فرمایا اور ماریہ قبطیہ کو
اپنی خدمت میں طلب کر لیا جب حفصہ اپنے میکے سے
واپس آئیں تو اُن حضرت اور ماریہ قبطیہ کی شب خوابی کا
حال معلوم ہوا اور رشک و حسد سے جل گئیں۔ اتفاقاً ایک روز
حضرت رسول ابراہیم کو گود میں لے کر چڑھاتے ہوئے حضرت عائشہ
کے گھر میں گئے تو فرمایا تم دیکھتی ہو کس قدر مشابہ ہے
اس پر عائشہ بولیں تو غیرت دار ہوں مجھے تو کچھ مشابہت
نہیں معلوم ہوتی دل کے ہے سونا پے کا رشک آپ نے فرمایا ع ۷ ۱
کہ جسم میں مشابہت نہیں ہے تو طعن کرنے لگیں جو بکری کا ۱۹
دودھ پی کر پلے بھلا اس کا بدن تو ضرور خوبصورت ہوگا
یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ حفصہ آپ کی آواز سن کر غصہ
میں ماریہ کا پتی چڑھ دوڑیں ایک تو ان دونوں کو
حضرت رسول کی توجہ اور جاہ کے سبب ماریہ سے رشک
تھا ہی اس شب کے واقعہ نے خصوصاً حفصہ کو
اور بھڑکا دیا تھا اور ابراہیم کے حضرت کے کاندھے
پر دیکھنا سونے پر سہاگہ ہو گیا حضرت کے سامنے
ہم گستاخانہ کہنے لگیں آپ نے میری عزت و حرمت
کا بھی کچھ خیال نہ کیا اور ایک لونڈی کو میرے برابر کر دیا
یہ اندھیر ہے کہ میرا مکان اور میرا بچھونا اور وہ لونڈی
اسے تو آپ کے سر چڑھایا ہے اگرچہ آپ نے فرمایا بھی کہ کیا
تمہارے خیال میں وہ میرے واسطے حلال نہیں مگر وہ خواہ مخواہ
غل مچانے لگی تب آپ نے سمجھایا اور منانے یا ان کے گھر میں جا کر
فرمایا کہ میں تمہاری خاطر سے قسم کھاتا ہوں کہ آیندہ ماریہ
سے صحبت نہ کروں گا مگر دیکھو خبردار یہ راز ہے تم کہیں اسکی
بھنک نہ پڑنے دینا اور کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو اور تم کسی
سے کہنا نہیں یہ فرما کر آپ تو باہر چلے گئے مگر
ان کو کھلبلی ہوئی اور پیٹ میں بات نہ پچی
موقع پا کر اسی وقت اپنی ہمراز حضرت عائشہ کا
دروازہ کھٹکھٹایا اور ان کو یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ
میں نے آج یہ کار نمایاں کیا کہ ماریہ کو حضرت سے چھڑا
دیا یہ دونوں واقعے ان دونوں کے قصوں جو گزر گئے تو خدا
نے ان دونوں کی وحی کے ذریعہ سے قلعی کھول دی اور
سب حالتیں حضرت رسول کو معلوم ہو گئیں اور آپ نے ماریہ کا قصہ
اور حفصہ کی شرارت کا حال حضرت عائشہ سے بیان کر دیا
اور شہد والا واقعہ چونکہ خود ان ہی کا تھا اس وجہ سے آپ نے
لحاظ سے شرافت کے قصداً ذکر نہ کیا اس پر عائشہ کو تعجب ہوا
اور پوچھنے لگیں بھلا مجھ سے حفصہ کے بیان کا حال آپ سے نہیں بتایا تو فرمادیا، تو خدا نے ان باتوں پر یہ آیات نازل فرمائے جن میں ان دونوں حضرت عائشہ و حفصہ کی سرزنش اور تہدید عتاب (باقی برصفحہ ۷۷۷)

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ
کے واسطے نوح کی بی بی (واعلہ) اور لوط کی بی بی (واہلہ) کی مثل بیان کی ہے کہ یہ دونوں ہمارے
عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا
بندوں کے تصرف میں تھیں تو دونوں نے اپنے شوہروں سے سلہ دغا کی تو اُن کے شوہر خدا کے
عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾
مقابلہ میں اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے اور اُن کو حکم دیا گیا کہ اور جانے والوں کے ساتھ جہنم میں تم دونوں بھی داخل ہو
وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ
جاؤ۔ اور خدا نے مومنین (کی تسلّی) کے لیے سلہ فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال بیان فرمائی ہے
اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ
اور جب اُس نے دعا کی پروردگار میرے لیے اپنے ہاں بہشت میں ایک گھر بنا اور
نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
مجھے فرعون اور اُس کی کارستانی سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے چھٹکارا
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ
عطا فرما اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا
رکھا تو ہم نے اُس میں اپنی رُوح پھونک دی اور اُس نے اپنے پروردگار کی باتوں اور
وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾
اُس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں تھی

(۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷)
آیاتہا ۳۰ رکوعاتہا ۲

سورہ ملک سلہ مکہ میں نازل ہوئی اس کی تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(شروع کرتا ہوں) خدا کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ﴿۱﴾
جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہان کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے سلہ کہ تم میں سے کام میں سب سے اچھا کون ہے

(بقیہ صفحہ ۷۷۶) کے ساتھ تنبیہ کی اور حضرت کو حکم ہوا کہ تم اس قسم کا کفارہ دے کر ماریہ کا تعلق قائم رکھو اور شہد بھی کھاؤ اور واقعہ یہ ہے چونکہ حضرت کو حفصہ سے بہت سخت صدمہ پہنچا تھا اس وجہ سے آپ نے حفصہ کو طلاق دے دی اور ہمیشہ کے لیے اپنے میکے کو رخصت کی گئیں۔ اس پر حضرت عمر کو بھی رنج ہوا اور غصہ اور افسوسناک لہجہ میں حفصہ کی طرف خطاب کر کے کہا۔ اگر خطاب کی اولاد میں کچھ نیکی ہوتی تو رسول اللہ تجھے ہرگز طلاق نہ دیتے اور خود حضرت رسول اس کوفت میں تمام ازواج سے الگ ہو کر ماریہ قبطیہ کے گھر ۲۹ روز تک بیٹھے رہے اور کسی کے پاس نہیں گئے یہاں تک کہ لوگوں کو یہ شبہ ہوا کہ آپ نے کل بیبیوں کو طلاق دے دی۔ یہ ہے خلاصہ بہت سی مختلف الالفاظ روایات کا جو کتب تفاسیر وسیر میں مذکور ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۳ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۸ مطبوعہ مصر و بخاری و مسلم و سنن ابوداؤد وغیرہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ سلہ خدا نے اپنی خاص مہربانی سے یہ طریقہ مقرر کر لیا ہے کہ اگر کسی کام کے کر لینے یا نہ کرنے پر قسم کھاؤ اور ان کے ساتھ انشاءاللہ بھی کہہ لو تو پھر قسم کے خلاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر انشاءاللہ نہ کہا تو کفارہ دے کر قسم کے خلاف کر سکتا ہے ۱۲ سلہ یہ بھی اسی عتاب کا اثر ہے جو حضرت عائشہ اور حفصہ پر خدا نے کیا ہے مطلب تو کھلا ہوا ہے کہ اگر تم لوگ رسول کا دل دکھاتی رہو تو کچھ پرواہ بھی نہیں جب تم لوگ اپنا اپنا راستہ لو۔ خود خدا جبرئیل اور علی بلکہ کل فرشتے آپ کی مدد کو موجود ہیں اور صالح مومنین کے معنی میں بھی اختلاف ہے مگر بہت سی روایتیں مذکور ہیں جو علی ابن ابی طالب سے مراد پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ ابن ابی حاتم نے خود حضرت علی سے اور ابن مردویہ نے اسماء بنت عمیس سے اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ صالح مومنین سے علی ابن ابی طالب مراد ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۴۴ سطر ۶ مطبوعہ مصر و تحفہ نبی ۹۴۹ اور راہ صالح نے بھی روایت کی ہے دیکھو ثعلبی کو اپنی شواہد التنزیل کلیۃ الاولیاء وغیرہ ۱۲

ع
۵
۲۰

(حواشی صفحہ ۷۷۷) سلہ یہ بھی اسی سرزنش اور عتاب و تنبیہ کا بقیہ ہے اور یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ تم دونوں ان تمام صفات سے متصف نہیں ہو سلہ توبہ نصوح سے یہ مراد ہے کہ سچے دل سے خدا کی خوشنودی کی غرض سے اس طرح توبہ کرے

الجُزْءُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُوْنَ

کہ پھر اس کو نہ توڑے اسی بنا پر جناب امیر نے ایک اعرابی سے جو بہت توبہ توبہ کرتا تھا فرمایا تھا کہ فقط زبان سے جلدی توبہ کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے توبہ یہ ہے کہ اس میں چھ باتیں پائی جائیں اپنے گزشتہ افعال پر پشیمانی و ندامت (۲) جو فرائض ترک ہوئے ہیں ان کا بجا لانا (۳) لوگوں کے جو حقوق اپنے ذمہ ہیں ادا کرنا (۴) اپنے جو حقوق دوسروں پر ہیں اُن کا بحل کر دینا (۵) آیندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ (۶) خدا کی خوشنودی اور اطاعت میں اپنے کو گلا دینا ۱۲ سلہ حضرت

ابن عباس سے روایت ہے کہ اُن لوگوں سے حضرت علی اور ان کے اصحاب مراد ہیں ۱۲۔۱۲۰۶

عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے جس نے سات آسمان تلے اوپر بنا ڈالے
طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ
بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی ہے تو پھر آنکھ اُٹھا کر
الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے پھر دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ تو (ہر بار تیری) نظر
يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ آئے گی اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ
(تاروں کے) چراغوں سے زینت دی ہے اور ہم نے ان کو شیطانوں [1] کے مارنے کا آلہ بنایا اور
اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
ہم نے ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں اُن
عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا
کے لیے جہنم کا عذاب ہے، اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اسکی
لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ
بڑی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی بلکہ گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی جب اس میں
اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا
(ان کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اُن سے دوزخ کے داروغہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا
بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ
وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کچھ نازل نہیں
شَىْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ
کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے) ہو اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (ان کی بات)
اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
سنتے یا سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے غرض وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے [2]
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
تو دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دوری ہے۔ بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں

حاشیہ صفحہ ٧٧٧ [1] حضرت نوح کی بی بی نے تو یہ دغا کی کہ آپ لوگوں کی ہدایت کرتے اور یہ کمبخت لوگوں سے کہہ آتی کہ نوح دیوانہ ہے میں تو اُس کے پاس برابر رہتی ہوں مجھے اُس کی حالت خوب معلوم ہے اور حضرت لوط کی بی بی یہ شرارت کرتی کہ جب تازہ وارد مہمان حضرت کے پاس آتا تو حضرت کا دل دکھانے اور مہمان کے ستانے کے واسطے فوراً جا کر لوگوں کو خبر دیتی ۱۲

[2] ان کے ایمان کی حالت یہ تھی کہ جب فرعون کو آپ کے ایمان کی حالت معلوم ہوئی تو اس نے پہلے فہمائش کی مگر جب انھوں نے نہ مانا تو فرعون نے اُن کو دھوپ میں لٹا دیا اور ان کے سینے پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا اسی وقت انھوں نے دعا کی اور خدا نے قبول فرمائی اور یہ راہی جنت ہوئیں بلکہ بعض روایات میں تو یہ بھی ہے کہ ان کا بدن بھی بعینہٖ فرشتوں کے ذریعہ جنت میں پہنچا دیا گیا۔ واللہ اعلم ۱۲

[3] اس سورۃ میں اپنی قدرت کاملہ، جہنم کی حالت، خدا کو ہر چیز کا علم ہونا، مومن و کافر کی مثال، قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے کا ذکر ہے [4] موت اور زندگی سے آزمائش کا یہ مطلب ہے کہ زندگی نہ ہو تو عمل کب کرے اور موت نہ ہو تو خدا سے ڈرے ہی کیوں ۱۲

حاشیہ صفحہ ھٰذا [1] یعنی جب شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے جاتے ہیں تو فرشتے انھیں شہاب ثاقب سے مار کر ہٹا دیتے ہیں، یہ بات اگرچہ معمولی انسان کے دماغ میں آنے کی نہیں مگر اس کے حق ہونے میں شک نہیں، ہزاروں باتیں ہیں کہ دنیا میں روزمرّہ ہوا کرتی ہیں اور ہم اُن کے کنہ سے واقف نہیں، اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو نجومیوں کی خیالی باتیں کرنے کا ذریعہ قرار دیا، کیونکہ رجم کے معنی خیالی بات کرنا اور شیاطین سے مراد ہوں نجومی تو اس کے ماننے میں تو شاید کسی کو عذر نہ ہوگا ۱۲ [2] اس سے صاف واضح ہے کہ بندوں کے اپنے افعال اختیاری ہیں وہ ہرگز خدا کی طرف سے مجبور نہیں ورنہ قیامت میں کہہ سکتے تھے کہ ہم کیا کریں ہم تو مجبور تھے جو خدا نے چاہا کیا ۱۲

بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ

اُن کے لیے مغفرت اور بڑا بھاری اجر ہے [1] اور تم لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم

اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ

کھلا وہ تو دل کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے بھلا جس نے پیدا کیا وہ بےخبر ہے

خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

اور وہ تو بڑا باریک بین اور واقف کار ہے وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم (وہموار) کر

ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ

دیا تو اس کے اطراف [2] جوانب میں چلو پھرو اور اس کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور پھر اُسی کی طرف

النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ

قبر سے اُٹھ کر جانا ہے کیا تم اُس شخص سے (جو آسمان میں) حکومت کرتا ہے اس بات سے بےخوف ہو کہ

الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ

تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی اُلٹ پلٹ کر لیں گے یا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جو آسمان میں

يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ

سلطنت کرتا) ہے کہ تم پر تپھر بھری آندھی چلائے تو تمھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے، اور جو

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

لوگ اُن سے پہلے تھے اُنھوں نے جھٹلایا تھا تو (دیکھو) کہ میری ناخوشی کیسی تھی، کیا لوگوں نے اپنے سروں پر چڑیوں

اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا

کو اُڑتے نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتی ہیں اور سمیٹ لیتی ہیں کہ خدا کے سوا انھیں کوئی تھام

الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ

رو کے رہ سکتا ہے بےشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے بھلا خُدا کے سوا ایسا کون ہے جو تمھاری

هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا

فوج بن کر تمھاری مدد کرے ، کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں۔

فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمھیں رزق دے

بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ

مگر یہ کفار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں بھلا جو شخص اوندھا اپنے مُنہ کے بل چلے

ع

[1] جب کفار کے تمام راز خدا نے ظاہر کر دیئے تو باہم یہ مشورہ کیا کہ اب ہم لوگ جو کچھ باتیں کریں آہستہ کریں تاکہ محمدؐ کے خدا کو خبر نہ ہو اسی بناء پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

[2] حضرت ابن عباس کا خیال ہے کہ مناکب سے مراد پہاڑ ہیں ۔

وقف منزل
وقف غفران

هُدًى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ
وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا لے برابر راہِ راست پر چل رہا ہو (اے رسول) تم کہہ دو
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
کہ خدا تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل
الْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ
بنائے (مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو، کہہ دو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں
فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
پھیلا دیا اور اُسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے، اور (کفار) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ
(آخر) یہ وعدہ کب پورا ہوگا (اے رسول) تم کہہ دو کہ (اس کا) علم تو بس خدا کو ہے اور میں
اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـــَٔتْ
تو صرف صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے
وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
مارے) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے تم
تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ
خواستگار تھے (اے رسول) تم کہہ دو بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں ہلاک کر دے یا ہم پر رحم
اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ
فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا، تم کہہ دو کہ وہی (خدا)
هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ
بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اُسی پر بھروسہ کر لیا ہے تو عنقریب ہی
هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ
تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی
مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع
زمین کے اندر چلا جائے کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے۔

آیاتہا ۵۲ (۶۸) سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (۲) رکوعاتہا ۲

سورہ قلم مکہ میں نازل ہوئی اس کی باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

مومن و کافر کی مثال

قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے

لے یہ کافر و مومن کی مثال ہے کہ یہ دونوں زندگی کی راہ طے کر رہے ہیں مگر کافر اوندھے منہ چلتا ہے کہ اُسے راستہ سوجھائی نہیں دیتا اور مومن سیدھا تنتا ہوا ہر طرف دیکھ بھال کر چلتا ہے۔ ۱۲ ۔ ۲ے اس سورۃ میں قلم و دوات کی عظمت، ولید بن مغیرہ کے حالات بحرہ ان کے باغ کا قصہ، فرمانبردار و نافرمانبردار برابر نہیں ہو سکتے، نیامت کا تذکرہ، قرآن تو بس نصیحت ہے، وغیرہ کا ذکر ہے ۱۲ منہ

ع ۱۶/۲

قلم و دوات کی عظمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

ن۔ قلم[1] اور اس چیز کی جو لکھتے ہیں (اسکی) قسم ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فضل (و اکرم) سے دیوانے

بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ

نہیں ہو اور تمہارے واسطے یقیناً وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہی نہ ہوگا اور بے شک تمہارے

لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥ بِاَيِّكُمُ

اخلاق[2] بڑے (اعلیٰ درجہ کے) ہیں تو عنقریب ہی تم بھی دیکھو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں

الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

دیوانہ کون ہے، بیشک تمہارا پروردگار ان سے خوب واقف ہے جو اسکی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨ وَدُّوْا

وہ ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے تو تم جھٹلانیوالوں کا کہنا نہ ماننا وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم

لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠

نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرم ہو جائیں اور تم (کہیں) ایسے کے کہنے میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھاتا، ذلیل اوقات

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ عُتُلٍّ

عیب جو انتہی درجہ کا چغل خور، مال کا بہت بخیل، حد سے بڑھنے والا گنہگار، تندمزاج

بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝١٣ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝١٤ اِذَا

اور اسکے علاوہ بدذات[3] (حرامزادہ) بھی ہے چونکہ مال اور بہت سے بیٹے رکھتا ہے جب اُس کے سامنے

تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٥ سَنَسِمُهٗ

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اُٹھتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں ہم عنقریب اس کی ناک

عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝١٦ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ

پر داغ لگائیں گے جس طرح ہم نے ایک[4] باغ والوں کا امتحان لیا تھا اسی طرح ان کا امتحان لیا جب

اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝١٧ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝١٨ فَطَافَ

انھوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہم اس کا میوہ ضرور توڑ ڈالیں گے اور ان شاء اللہ نہ کہا تو یہ لوگ

عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝١٩ فَاَصْبَحَتْ

پڑے سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) ایک بلا پھر گئی تو وہ سارا باغ

[1] اگرچہ انسان روزمرہ کی معمولی چیزوں میں غور و فکر نہیں کرتا اور اسی وجہ سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا، اور چیزوں کو چھوڑ کر قلم اور کتاب ہی کو دیکھو کہ یہ ایک ایسی عجیب و غریب ایجاد ہے جس کی مثل و نظیر مفید ایجاد ہی ہو سکتی۔ یہی وہ چیز ہے جس پر دین و دنیا کے تمام کارخانے کا دار و مدار ہے اسی وجہ سے اس کی آئی عظمت ہے اور عظمت ہی کی وجہ سے خدا نے اس کی قسم کھائی ہے ۱۲ [2] آپ کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق کے اعلیٰ نمونے سیکڑوں نہیں ہزاروں تک پہنچے ہوئے ہیں بلکہ سچ یوں ہے کہ اور معجزات سے قطع نظر کر کے اسلام کی زیادتی سب سے زیادہ آپ کے اخلاق کی وجہ سے ہوئی، اسی بنا پر سعدی کہتا ہے ؎ بہتر ز ہزار معجزہ اش ٭ ادب نیک بود و خلق عظیم [3] یہ سب اوصاف ولید بن مغیرہ کے ہیں جس کے باپ کا پتہ نہ تھا، قریش میں پرورش پا کر جب اٹھارہ برس کا ہو چکا تو مغیرہ نے اُسے اپنا بیٹا بنا لیا۔ ۱۲ [4] صنعاء میں بارہ میل کے فاصلہ پر صروان میں سر راہ ایک باغ تھا اور اس کا مالک ایک نیکدل سخی آدمی تھا اس میں سے حق اللہ بھی دیتا، محتاجوں کو بھی کھلاتا، مسافروں کو محروم نہ رکھتا، اتفاقاً جب وہ مر گیا تو اس کے تین بیٹے وارث ہوئے اور اس سال باغ خوب پھلا تھا، دونوں بڑے بیٹوں نے اسے دیکھ کر یہ صلاح کی کہ اس سال اس میں سے کسی کو کچھ نہ دینا چاہیئے تاکہ اس کی بدولت دولت مند ہو جائیں، چھوٹے نے اگرچہ باپ کا یہ رویہ اختیار کرنا چاہا مگر ان لوگوں کی زیادتی اور شرارت سے ان کا ساتھی ہو گیا غرض جب وہ تیار ہو گیا تو ایک دن قریب شام یہ لوگ آئے اور ارادہ کر کے گئے کہ کل اسے ضرور توڑیں گے مگر حق خدا بند کر دینے کی وجہ سے رات ہی کو ایسی آفت آئی کہ سارا باغ تباہ ہو گیا اور صبح کو دیکھا تو کچھ نہ تھا ۱۲

كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ

جل کر ایسا ہوگیا جیسے بہت کالی رات پھر یہ لوگ تڑکے تڑکے لگے غل مچانے کہ اگر تم کو پھل توڑنا ہے تو اپنے

إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾ أَن

باغ میں سویرے سے چلے چلو غرض یہ وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمھارے

لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ

پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے تو وہ لوگ روک تھام کے اہتمام کے ساتھ پھل توڑنے کی ٹھانے ہوئے سویرے ہی جا پہنچے

قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ

پھر جب اُسے (جلا ہوا) سیاہ دیکھا تو کہنے لگے ہم تو بھٹک گئے (یہ ہمارا باغ نہیں پھر سوچ کر بولے)

مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾

بات یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں جو اُن میں منصف[١] مزاج تھا کہنے لگا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

خدا کی تسبیح کیوں نہیں کرتے وہ بولے ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار ہیں پھر لگے ایک دوسرے کے منہ در منہ

عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾

ملامت کرنے (آخر) سب نے اقرار کیا کہ ہائے افسوس بے شک ہم ہی خود سرکش تھے

عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾

اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس سے[٢] بہتر باغ عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں

كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا

(دیکھو) یوں عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے اگر یہ لوگ سمجھتے ہوں

يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٣٤﴾

بیشک پرہیزگار لوگ اپنے پروردگار کے ہاں عیش و آرام کے باغوں میں ہوں گے

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ

تو کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمان کے برابر کر دیں گے (ہرگز نہیں) تمھیں کیا ہوگیا ہے تم کیسا حکم لگاتے

تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ

ہو یا تمھارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے تم کو

لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ

وہاں ضرور ملے گی یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روز قیامت تک چلی

فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے

ع ٣٣ / ٣ — وقف لازم

[١] یہ اسی چھوٹے لڑکے کا قول ہے جو بڑوں کو بُرے ارادوں سے روکتا تھا اور اوسط اس وجہ سے فرمایا کہ "خیر الامور اوسطھا" تو چونکہ وہ سب سے اچھا تھا اس وجہ سے اوسط فرمایا اور میں نے بھی اسی لحاظ سے منصف مزاج کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ انصاف بھی ایک میانہ روی اور ظلم و غفلت کا اوسط ہے ۱۲ م [٢] ان لوگوں کے توبہ استغفار پر اور اقرار جرم و ندامت پر رحم کھا کے خدا نے اس سے کہیں بہتر باغ عطا فرمایا، جس کا مثل دنیا میں مشکل ہے۔ حتیٰ کہ اس کا نام حیوان رکھا گیا ہے ۱۲ ف

الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ

جائیں گی کہ جو کچھ تم حکم دو گے وہی تمہارے لیے ضرور حاضر ہوگا اُن سے پوچھو تو کہ ان میں اس کا کون

زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا

ذمہ دار ہے یا (اس باب میں) ان کے اور لوگ بھی شریک ہیں تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو اپنے شریکوں

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

کو سامنے لائیں۔ جس دن پنڈلی کھول دی ل۱ جائے اور (کافر) لوگ سجدے کے لیے بلائے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ

جائیں گے تو (سجدہ) نہ کرسکیں گے اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، رسوائی اُن پر چھائی ہوگی اور

وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

(دنیا میں) یہ لوگ سجدے کے لیے بلائے جاتے اور ہٹے کٹے تندرست تھے تو مجھے

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ

اس کلام کے جھٹلانے والے سے سمجھ لینے دو، ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح پکڑ لیں گے کہ

حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾

ان کو خبر بھی نہ ہوگی اور میں ان کو مہلت دیے جاتا ہوں بیشک میری تدبیر مضبوط ہے

اَمْ تَسْــَٔـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

(اے رسول) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کچھ صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے یا ان کے

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ

پاس غیب (کی خبر) ہے کہ یہ لوگ لکھ لیا کرتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ

(کا نوالہ ہونے) والے (یونس) کے ایسے نہ ہو جاؤ کہ جب وہ غصّہ میں بھرے ہوئے تھے اپنے پروردگار کو پکارا، اگر

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ

تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی تو چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور اُن کا بُرا حال ہوتا۔ تو ان

رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے پروردگار نے اُن کو برگزیدہ کرکے نیکوکاروں سے بنا دیا اور کافر جب (یہ) قرآن کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے

لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ

کہ یہ لوگ تمہیں گھور گھور کر (راہ راست سے) ضرور پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ تو

ع

ل۱ پنڈلی کھول دینے کا مطلب کسی مصیبت وبلا کا آنا ہے اور چونکہ قیامت سے بالاتر کوئی مصیبت نہیں اس وجہ سے اس کو ان الفاظ میں بیان کیا ۱۲ منہ ل۲ ہمارے فاضل معاصر مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اس مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ صاحب الحوت اور ذوالنون کے ایک معنے ہیں "مچھلی والا" مگر وہ لفظ اچھا نہیں، افسوس خاں صاحب نے اپنے اردو محاورات پر قیاس کیا حالانکہ یہ کسی طرح جائز نہیں، اس کے علاوہ انہیں خبر نہیں کہ صاحب کے معنی کیا کیا ہیں اور اس بنا پر صاحب الحوت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ ایک ہندی شخص جو محاورات عرب سے ناخبر ہو وہ قرآن کے الفاظ پر اعتراض کرے جس کے مقابلے میں بڑے بڑے قابل اہل زبانوں کے دانت کھٹے ہو گئے ۱۲ منہ

وقف لازم

لَمَجْنُوْنٌ ۝٥١ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٥٢

بُرای ہے اور یہ قرآن تو سارے جہان کی نصیحت ہے

(۶۹) سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸) آیاتها ۵۲ رکوعاتها ۲

سورۃ الحاقہ مکہ میں نازل ہوئی اس کی باون آیتیں اور دو رکوع ہیں لہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَآقَّةُ ۝١ مَا الْحَآقَّةُ ۝٢ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣

سچ مچ ہونیوالی (قیامت) وہ سچ مچ ہونیوالی کیا چیز ہے اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونیوالی کیا ہے (وہی)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا

کھڑکھڑانیوالی (جس) کو عاد و ثمود نے جھٹلایا، غرض ثمود تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے

بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ

گئے رہے عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک ہے

عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ

گئے خدا نے اسے سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلایا تو تو لوگوں

حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

کو اس طرح ڈھے (مرے) پڑے دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں

خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَ

تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا کچا دیکھتا ہے اور فرعون اور جو لوگ

مَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اس سے پہلے تھے اور وہ لوگ (قوم لوط) جو الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے تو ان لوگوں

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی تو خدا نے بھی ان کی بڑی سختی سے لے دے کر ڈالی جب پانی چڑھنے لگا تو ہم نے تم کو

فِى الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢

کشتی پر سوار کیا تاکہ ہم اسے تمہارے لیے یادگار بنائیں اور اسے یاد رکھنے والے کان ٢ سن کر یاد (رکھیں)

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ

پھر جب صور میں ایک (بار) پھونک مار دی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ٹکرا دی جائیں گی

قرآن تو نری نصیحت ہے

وقف لازم ع ۱۹

لہ اس سورۃ میں قیامت کا ذکر عاد و ثمود کی ہلاکت، قیامت میں نیکوکار کی حالت اور بدکار کی کیفیت، قرآن کی حقیقت وغیرہ مذکور ہے ۱۲۔ ٢ سعید بن منصور ابن جریر ابن منذر ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول نے فرمایا میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ ایسے کان علیؑ کے بنائے، اس وجہ سے حضرت علی فرماتے تھے کہ جو بات میں نے رسول سے سنی وہ کبھی نہ بھولا۔ اور ابن جریر ابن ابی حاتم، واحدی ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن نجار نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے جناب امیرؑ سے فرمایا مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کرنے اور دور نہ ہونے دوں اور تم کو تعلیم کروں اور تم یاد رکھو تم کو حق ہے تم یاد رکھنا اسی کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا یا علیؑ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قریب کروں اور تعلیم کروں تاکہ تم یاد رکھو، اسی پر یہ آیت نازل ہوئی، اس وقت رسول اللہ نے فرمایا یا علی تو میرے علم کا یاد رکھنے والا کان ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱ تا ۱۷ مطبوعہ مصر۔

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ
(ٹکرا کر) ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے تو اس روز قیامت آ ہی جائے گی
الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾
اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن بہت پھُس پھُسا ہو گا
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
اور فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے اور تمھارے پروردگار کے عرش کو اُس دن آٹھ[1]
يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ
فرشتے اپنے سروں پر اُٹھائے ہوں گے اس دن تم سب کے سب (خدا کے سامنے) پیش کیے جاؤ گے اور
خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ
تمھاری کوئی پوشیدہ بات چھُپی نہ رہے گی تو جس کو (اُس کا نامۂ عمل) داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (لوگوں سے) کہے گا لیجیے میرا نامۂ عمل
اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ
پڑھیے، تو میں تو جانتا تھا کہ مجھے میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا پھر وہ دلپسند
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا
عیش میں ہو گا بڑے عالیشان باغ میں جن کے پھل بہت جھُکے ہوئے قریب ہوں گے
دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا ۢبِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ
جو کارگزاریاں تم گزشتہ ایام میں کر کے آگے بھیج چکے ہو اُس کے صلہ میں مزے سے
الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
کھاؤ پیو[2] اور جس کا نامۂ عمل اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش مجھے
لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا
میرا نامۂ عمل نہ دیا جاتا، اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے اے کاش موت نے
كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ
(ہمیشہ کے لیے میرا) کام تمام کر دیا ہوتا (افسوس) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا (ہائے) میری سلطنت
عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ
خاک میں مل گئی (پھر حکم ہو گا) اسے گرفتار کر کے طوق پہنا دو پھر اُسے جہنم میں جھونک دو،
صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
پھر ایک زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز کی ہے اسے خوب

قیامت میں نیکوکاروں کی حالت

[1] آٹھ کی تعیین خدا کا فرمودہ ہے پھر اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور کسی کاوش و تفتیش اور تاویل کی ضرورت نہیں اس سے فرشتے مراد ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ یہ شرف اُس دن اولین و آخرین میں سے آٹھ خاصان خدا کو ملے گا، نوح، ابراہیم موسیٰ، عیسیٰ، محمد مصطفےٰ، علیؑ حسن اور حسینؑ علیہم السلام ۱۲ منہ [2] ابن عباس سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں ۱۲ منہ

قیامت میں بدکاروں کی کیفیت

فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَ
جکڑ دو (کیونکہ) یہ نہ تو بزرگ خدا ہی پر ایمان لاتا تھا اور
لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ
نہ محتاج کے کھلانے پر آمادہ (لوگوں کو) کرتا تھا تو آج نہ اس کا یہاں کوئی
هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ لَّا يَاْكُلُهٗٓ
غمخوار ہے اور نہ پیپ کے سوا (اس کے لیے) کچھ کھانا ہے جس کو گنہگاروں کے سوا
اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا ع ۳۷ / ۵
کوئی نہ کھائے گا تو مجھے ان چیزوں کی قسم جو تم کو دکھائی دیتی ہیں اور جو تمہیں
تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ
نہیں سوجھائی دیتیں کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا پیغام ہے اور یہ کسی شاعر کی
شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا
تک بندی نہیں تم لوگ تو بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ کسی کاہن کے (خیالی) بات ہے تم لوگ تو بہت
مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ
کم غور کرتے ہو۔ سارے جہاں کے پروردگار کا نازل کیا ہوا (کلام) ہے اگر رسول
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝
ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات بنا لاتے تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ
پھر ہم ضرور اُن کی گردن اُڑا دیتے تو تم میں سے کوئی ان سے (مجھے) روک نہ
حٰجِزِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ
سکتا یہ تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے اور ہم خوب جانتے ہیں کہ
اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
تم میں سے کچھ لوگ (اس کے) جھٹلانے والے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ یہ کافروں کی حسرت کا باعث ہے
وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ ع ۱۵ / ۲ / ۶
اور اس میں شک نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے تو تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

(آیاتہا ۴۴) (۷۰) سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) (رکوعاتہا ۲)

سورہ معارج[1] مکہ میں نازل ہوئی اس کی چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قرآن کی حقیقت

[1] اس سورۃ میں حارث بن نعمان کا جواب، پیغمبر کی عداوت سے معذب اور ہلاک ہونا، قیامت کی کیفیت، انسان کا لالچی ہونا، سنتی نماز کا ذکر، واجبی نماز کا تذکرہ، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لیے ہو کر رہنے والے عذاب[1] کو مانگا، جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا،

مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ

جو درجے والے خدا کی طرف سے (ہونیوالا) تھا جس کی طرف فرشتے اور روح الامین چڑھتے

فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ

ہیں (اور یہ) ایک دن میں اتنی مسافت طے کرتے ہیں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کا ہوگا تو تم اچھی طرح

صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿٦﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿٧﴾

ان تکلیفوں کو برداشت کرتے رہو وہ (قیامت) ان کی نگاہ میں بہت دور ہے اور ہماری نظر میں نزدیک ہے

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَ

جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کا سا ہو جائے گا اور پہاڑ دھنکے ہوئے اون کا سا، باوجودیکہ

لَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿١٠﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ

ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا گنہگار تو آرزو کرے گا کہ کاش

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَ

اس دن کے عذاب کے بدلے اس کے بیٹوں اور اس کی بی بی اور اس کے بھائی اور

فَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ

اس کے کنبے کو جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب کو لے لیں اور

يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ

اس کو چھٹکارا دے دیں (مگر) یہ ہرگز نہ ہوگا (جہنم کی) وہ بھڑکتی آگ ہے کہ کھال کو ادھیڑ کر رکھ دے گی (اور) ان

اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ

لوگوں کو اپنی طرف بلاتی ہوگی جنھوں نے (دین سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا اور (مال) جمع کیا اور بند رکھا بیشک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا

هَلُوْعًا ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ

ہے جب اسے تکلیف چھو بھی گئی تو گھبرا گیا اور جب اسے ذرا فراغی حاصل ہوئی تو بخیل

مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

بن بیٹھا، مگر جو[2] لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جو اپنی نماز[3] کا احترام رکھتے ہیں

---

[1] جب حضرت نے جناب امیرؑ کو غدیر خم میں اپنا خلیفہ نامزد کیا اور یہ خبر اطراف و بلاد میں پھیلی تو حارث بن نعمان فہری مدینہ میں آیا اور اپنے ناقے سے اترا اور باندھا حضرت کے پاس پہنچا اور آپ اس وقت اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے یا آتے ہی بیباکی سے کہنے لگا اے محمدؐ تم نے توحید کو کہا مان لیا، نماز کو کہا پڑھی، روزہ کو کہا رکھا، حج کو کہا کیا، اس پر بھی تم کو چین نہ آیا کہ تم نے اپنے چچا زاد بھائی کو ہمارا حاکم بنایا یہ تم نے اپنی طرف سے کیا ہے یا خدا کی طرف سے آپ نے فرمایا خدا کی قسم خدا کی طرف سے یہ سن کر حارث پچھلے پاؤں پلٹا اور کہتا ہوا چلا کہ خداوندا اگر یہ سچ کہتے ہیں تو تو آسمان سے ایک پتھر یا کوئی عذاب نازل کرے، ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانے کے مقام سے نکل گیا اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر ثعلبی ١٢

[2] عاصمی نے زین الفتیٰ میں ایک طولانی حدیث جناب امیرؑ سے نقل کی ہے جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ حضرت فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے نہ کبھی کفر کیا اور نہ کبھی کسی چیز پر لالچ کیا اور جہاں خدا نے فرمایا ہے انسان بڑا لالچی ہے اس کے بعد پھر کچھ لوگوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے خدا کی قسم ہمارے سوا کوئی دوسرا مستثنیٰ نہیں ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے ١٢

[3] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے سنتی نماز مراد ہے ١٢

دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ
اور جن کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کے لیے ایک
وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾
مقرر حصّہ ہے، اور جو لوگ روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ
اور جو لوگ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں بیشک
عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ
اُن کے پروردگار کے عذاب سے بےخوف نہ ہونا چاہیے اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی
حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ
اپنی بی بیوں اور اپنی لونڈیوں کے سوا سے حفاظت کرتے ہیں تو
فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
ان لوگوں کی ہرگز ملامت نہیں کی جائیگی تو جو لوگ ان کے سوا اور کے خواستگار ہوں تو یہی لوگ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
حد سے بڑھ جانے والے ہیں اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کا لحاظ
رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ
رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں اور جو لوگ
هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ
اپنی نمازوں کا[1] خیال رکھتے ہیں یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں
مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾
عزت سے رہیں گے تو (اے رسول) کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ تمہارے پاس گروہ
عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ
گروہ داہنے سے بائیں سے دوڑے چلے آرہے ہیں کیا ان میں سے ہر شخص
مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا
اسی کا متمنی ہے کہ چین کے باغ (بہشت) میں داخل ہوگا ہرگز نہیں ہم نے ان کو
يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا
جس (گندی) چیز سے پیدا کیا یہ لوگ جانتے ہیں تو میں مشرقوں[2] اور مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم ضرور

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے دائمی نمازیں مراد ہیں ١٢ [2] موسم کے بدلنے سے آفتاب، ماہتاب، ستاروں کے طلوع وغروب کی جگہیں بھی بدل جاتی ہیں اس لحاظ سے مشارق ومغارب کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ١٢

دائمی نماز کا ذکر

ع ١ / ٣٥ / ٧

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ
اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے بدلے ان سے بہتر لوگ لا (بسائیں) اور ہم عاجز نہیں ہیں
بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
تو تم اُن کو چھوڑ دو کہ باطل میں پڑے کھیلتے رہیں یہاں تک کہ جس
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اُن کے سامنے آموجود ہو اسی دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر
سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
(اس) طرح دوڑیں گے گویا وہ کسی جھنڈے کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں (ندامت سے) اُنکی آنکھیں جھکی ہوں گی اُن پر
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾
رسوائی چھپائی ہوئی ہوگی یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا،

(۷۱) سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ (۷۱)

آیاتہا ۲۸ — رکوعاتہا ۲

سورہ [1] نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ
ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کی قوم پر دردناک عذاب آئے
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
اُن کو اُس سے ڈراؤ تو نوح (اپنی قوم سے) کہنے لگے اے میری قوم میں تم کو صاف صاف
مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ
ڈراتا (اور سمجھاتا) ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، خدا تمہارے
لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ
گناہ بخش دے گا اور تمہیں (موت کے) مقرر وقت تک باقی رکھے گا، بیشک جب خدا کا مقرر
اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ
کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے ہٹایا نہیں جاسکتا اگر تم سمجھتے ہوتے (جب لوگوں نے نہ مانا)
اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ
تو عرض کی پروردگار! میں اپنی قوم کو (ایمان کی طرف) بلاتا رہا لیکن وہ میرے بلانے سے اور زیادہ

قیامت کا تذکرہ

[1] اس سورۃ میں حضرت نوح کا قصہ، توبہ استغفار کے فوائد، خدا کی قدرتیں،
[2] قصہ نوح کا بقیہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

ع ۹ — ۸

[3] آپ کے بالاعلان دعوت اسلام کا یہ طریقہ تھا کہ لوگوں کے دروازوں پر جاتے تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے "بھائیو کہو لا الٰہ الا اللہ" تاکہ رستگاری پاؤ اور آہستہ کہنے کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی کو تنہا پاتے تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاتے اور ایمان لانے کو فرماتے غرض یہ بھی ایک طریقہ تھا ورنہ اور طریقہ بھی تعلیم و تلقین کے آپ نے اٹھا نہ رکھے تھے اس پر جو لوگ آپ کے سامنے سے گزرتے تو اپنے منہ ہاتھ چھپا لیتے ایسا نہ ہو پھر کچھ کہیں ۱۲

حضرت نوح کا قصہ

وقف لازم

إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا
گریز ہی کرتے رہے اور میں نے جب ان کو بُلایا کہ (یہ توبہ کریں اور) تو انھیں معاف کردے
أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَ
تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور مجھ سے (بچنے کو) کپڑے اوڑھ لیے اور اڑ گیے اور
اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ
بہت شدّت سے اکڑ بیٹھے پھر میں نے اُن کو بالاعلان لہ بلایا پھر اُن کو ظاہر
إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا
بظاہر سمجھا یا اوران کی پوشیدہ بھی فہمائش کی کہ میں نے ان سے کہا اپنے پروردگار سے مغفرت
رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ
کی دعا مانگو. بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے
مِدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ
گا ، اور مال اور اولاد میں ترقی دے گا ، اور تمھارے لیے
جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ
باغ بنائے گا ، اور تمھارے لیے نہریں جاری کرے گا تمھیں کیا ہو گیا ہے تم خدا کی عظمت کا ذرا
وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ
بھی خیال نہیں کرتے حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح کا پیدا کیا ، کیا تم نے غور نہیں کیا کہ خدا نے سات
اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَ
آسمان اُوپر تلے کیونکر بنائے اور اُسی نے اُن میں چاند کو نُور بنایا اور
جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ
سُورج کو روشن چراغ بنا دیا اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا
نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ
کیا سلہ پھر تم کو اسی میں دوبارہ لے جائے گا اور (قیامت میں اسی سے) نکال کھڑا کریگا اور خدا
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا
ہی نے زمین کو تمھارے لیے فرش بنایا تاکہ تم اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں
فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ
چلو پھرو (پھر) نوح نے عرض کی پروردگار ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اس شخص کے تابعدار بن کے

لہ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت علیؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت میں نے بہت گناہ کیے ہیں آپ نے فرمایا استغفار کر، دوسرے نے کہا میری زراعت و درخت خشک ہو گیے ہیں، فرمایا استغفار کر، تیسرے نے کمی بارش کی شکایت کی، فرمایا، استغفار کر، چوتھے نے فقر و محتاجی بیان کی فرمایا استغفار کر، پانچویں نے بلا اولادی کا شکوہ کیا، فرمایا استغفار کر، غرض اسی طرح کئی اور آدمی آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا، میں نے عرض کی، آپ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا، آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے "فقلت استغفروا ربکم الآیۃ"

سلہ کیونکہ حضرت آدم ابوالبشر مٹی ہی سے پیدا ہوئے یا یہ مطلب ہو کہ نطفہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اس کی اصل بھی غذا ہے اور غذا زمین ہی سے نکلتی ہے ۱۲

استغفار کے فوائد

خدا کی قدرتیں

ع ۱ ۹ ۲۰

حضرت نوح کا واقعہ

يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾

جس نے ان کے مال اور اولاد میں نقصان کے سوا فائدہ نہ پہنچایا اور انھوں نے (میرے ساتھ) بڑی بڑی مکاریاں کیں

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ

اور (اُلٹے) کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور وُد کو اور سواع کو اور نہ

وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ

یغوث و یعوق و نسر کو چھوڑنا اور انھوں نے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

اور تو (ان) ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھادے (آخر) وہ اپنے گناہوں کی بدولت (پہلے تو) ڈوبائے

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾

گیے پھر جہنم میں جھونکے گیے تو ان لوگوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا،

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

اور نوح نے عرض کی پروردگار (ان) کافروں میں سے روئے زمین پر کسی کو بسا ہُوا نہ رہنے

دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا

دے، کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو یہ (پھر) تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی اولاد بھی

اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ

گنہگار اور کٹّی کافر ہی ہوگی، پروردگارا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن

دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا

میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایماندار مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے اور (ان)

تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

ظالموں کی بس تباہی کو اور زیادہ کر،

(اٰیاتہا ٢٨) (٧٢) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (٤٠) (رکوعاتہا ٢)

سورہ [1] جن مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

اے رسول لوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) جی لگا کر سُنا تو کہنے لگے کہ ہم [2]

[1] اس سورۃ میں جنات کے ایک گروہ کی حکایت اور اُن کا ایمان لانا، مسجدیں خاص خدا کی عبادت کے لیے ہیں، جہنم کی حالت غیب داں صرف خدا ہے ١٢ منہ

[2] ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول رسالت کے خلعت سے سرفراز ہوئے اور جنّوں کا آسمان پر جانا بند ہوا، تو وہ لوگ سمجھے کہ عالم میں کوئی نیا حادثہ ہوا ہے اس بنا پر کچھ جنات اس تفتیش کے لیے مقرر کیے گیے اور اطراف عالم میں پھیل گیے چنانچہ وہ لوگ جو مکہ میں آئے تھے حضرت کو قدارعکاظ میں دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز صبح میں مشغول ہیں غرض جب ان لوگوں نے حضرت کو قرآن پڑھتے سُنا تو کہنے لگے یہی وہ واقعہ ہے جس نے ہم لوگوں کو آسمان پر جانے سے روکا آخر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھرے اور یہ جا کر بیان کیا ١٢ منہ

ع ٢ ۔ ٨ ۔ آیات ١٠

گروہ جن کی حکایت

سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ۝١ يَهْدِيٓ إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ ۖ
نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے
وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ۝٢ وَأَنَّهُۥ تَعَـٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا
اور اب تو ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہ بنائیں گے اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بڑی ہے
ٱتَّخَذَ صَـٰحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝٣ وَأَنَّهُۥ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
اُس نے نہ (کسی کو) بی بی بنایا اور نہ بیٹا بیٹی اور یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں حد سے
عَلَى ٱللَّهِ شَطَطًا ۝٤ وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن تَقُولَ ٱلْإِنسُ
زیادہ [1] لغو باتیں بکا کرتے تھے اور یہ کہ ہمارا تو خیال تھا کہ آدمی اور جن خدا کی نسبت
وَٱلْجِنُّ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا ۝٥ وَأَنَّهُۥ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ
جھوٹی بات نہیں بول سکتے اور یہ کہ آدمیوں میں سے بعض لوگ
ٱلْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝٦
جنّات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) انکی سرکشی اور بڑھ گئی
وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا۟ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَدًا ۝٧
اور یہ کہ جیسا تمہارا خیال ہے، ویسا ہی اُن کا بھی اعتقاد تھا کہ خدا ہرگز کسی کو دوبارہ نہیں زندہ کریگا
وَأَنَّا لَمَسْنَا ٱلسَّمَآءَ فَوَجَدْنَـٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا
اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو بھی بہت قوی نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا
وَشُهُبًا ۝٨ وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَـٰعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن
پایا اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (باتیں) سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے
يَسْتَمِعِ ٱلْـَٔانَ يَجِدْ لَهُۥ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩ وَأَنَّا لَا نَدْرِيٓ
مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لیے شعلہ تیار پائے گا۔ اور یہ کہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے
أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِى ٱلْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝١٠
اہل زمین کے حق میں بُرائی مقصود ہے یا اُن کے پروردگار نے ان کی بھلائی کا ارادہ کیا ہے
وَأَنَّا مِنَّا ٱلصَّـٰلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَآئِقَ
اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو نیکوکار ہیں اور کچھ لوگ اور طرح (کے)۔ ہم لوگوں کے بھی تو کئی
قِدَدًا ۝١١ وَأَنَّا ظَنَنَّآ أَن لَّن نُّعْجِزَ ٱللَّهَ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَن
طرح کے فرقے ہیں اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم زمین میں (دَرہ کر) خدا کو ہرگز

[1] جو باتیں عقلاً، شرعاً اُس کی ذات وصفات وشان کے خلاف ہیں مثلاً اس کی طرف اولاد و زوجہ، جسم وغیرہ کی نسبت دینا ۱۲ؕ

نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ
ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی تو اس پر ایمان لائے تو جو
یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا
شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا تو اسکو نہ نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا اور یہ کہ ہم میں سے کچھ
الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىِٕكَ تَحَرَّوْا
لوگ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ لوگ نافرمان تو جو لوگ فرماں بردار ہیں وہ تو سیدھے راستے پر
رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ
چلے، اور رہے نافرمان تو وہ جہنم کے کندے بنے اور (اے رسول تم
لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾
کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم ضرور اُن کو الفاروں پانی سے سیراب کرتے
لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا
تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے مُنہ موڑے گا تو وہ اس کو سخت عذاب
صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾
میں جھونک دے گا اور یہ کہ مسجدیں خاص [1] خدا کی ہیں تو تم لوگ خدا کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا
وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ
اور یہ کہ جب اس کا بندہ (محمدؐ) اس کی عبادت کو کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اُس کے گرد ہجوم کرکے
لِبَدًا ﴿۱۹﴾ؕ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾
گرے پڑتے ہیں (اے رسول) تم کہہ دو [2] کہ میں تو اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اس کا کسی کو شریک نہیں
قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ
بناتا، (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نہ تو برائی کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا (یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے خدا
یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾
(کے عذاب) سے کوئی بھی نہیں پناہ دے سکتا اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ (دیکھتا ہوں)،
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
خدا کی طرف سے (احکام کے) پہنچا دینے اور اس کے پیغاموں کے سوا (کچھ نہیں کر سکتا) اور جس نے خدا اور اس کے رسول
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ؕ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا
کی نافرمانی کی تو اس کے لیے یقیناً جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ اور ابدالآباد تک رہے گا یہاں تک کہ جب لوگ

[1] مطلب یہ ہے کہ جس طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اور یہود حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اپنی عبادتوں میں خدا کا شریک کر دیتے ہیں ویسا تم نہ کرو، بلکہ مسجدوں میں صرف خدا کی عبادت کرو [2] حضرت رسول جو ایک نئی قسم کی (عبادت) پڑھتے تو کفار تماشا سمجھ کر آپ کو گھیر لیتے اس وجہ سے آپ کو حکم ہوا کہ تم انھیں عبادت اور اپنی رسالت کی حقیقت سمجھا دو ۱۲ ش

ع ۱ ۱۹ ۱۱

مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ

ان چیزوں کو دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور کس

عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ

شمار کم ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے قریب ہے یا میرے پروردگار نے

لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿۲۵﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿۲۶﴾

اس کی مدت دراز کر دی ہے (وہی) غیب دان ہے اور اپنی غیب کی بات ظاہر نہیں کرتا،

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

مگر جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر

وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ

کر دیتا ہے، تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا

رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

دیئے اور (یوں تو) جو کچھ اُن کے پاس ہے وہ سب پر حاوی ہے اور اس نے تو ایک ایک چیز گن رکھی ہے

(۷۳) سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳)

آیاتہا ۲۰ — رکوعاتہا ۲

سورۂ[1] مزمل مکہ میں نازل ہوئی اس کی بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۲﴾ نِصْفَهُ أَوِ

اے (میرے) چادر[2] لپیٹنے والے (رسول) رات کو (نماز کے واسطے) کھڑے رہو مگر (پوری رات نہیں) تھوڑی رات

انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿۳﴾ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ

آدھی رات یا اس سے بھی کم کر دو یا اس سے کچھ بڑھا دو[3] اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر[4] کر

تَرْتِيلًا ﴿۴﴾ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿۵﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ

پڑھا کرو، ہم عنقریب تم پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے اس میں شک نہیں کہ رات کا اُٹھنا

اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿۶﴾ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

خوب (نفس کا) پامال کرنے اور بہت ٹھکانے ذکر کا وقت ہے دن کو تو تمھارے اور بہت سے بڑے بڑے

سَبْحًا طَوِيلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿۸﴾

اشغال ہیں تو تم اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو

[1] اس سورۃ میں نماز نوافل کا حکم، ٹھکانے کی عبادت رات ہی کو ہوتی ہے، جہنم کی حالت، نوافل میں آسانی وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[2] وحی کے وقت حضرت پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے جسے تو بتا نہیں سکتے، مگر اتنا جانتے ہیں کہ بعض وقت شدت کے جاڑے میں بھی آپ پسینے پسینے ہو جاتے تھے حتی کہ ابتدائے نبوت میں جب آپ فرشتے کی آواز سنتے تو اپنی ہمدرد بی بی حضرت خدیجہ سے فرماتے مجھے کپڑے سے لپیٹ دو، چنانچہ ایک مرتبہ اسی حالت میں آپ تھے اور چونکہ حبیب کو محبوب کی ہر ادا پسند ہوتی ہے اس وجہ سے خدا نے اُن ہی الفاظ سے خطاب کیا ۱۲

ع ۹ [3] واجبی پنج گانہ نمازوں کے علاوہ شب و روز کی چونتیس رکعتیں ۱۲ جو ہم لوگوں پر سنت ہیں حضرت رسول پر واجب تھیں ان ہی میں نماز تہجد بھی شامل ہے مگر آپ ان نمازوں کے علاوہ اور بھی نمازیں پڑھا کرتے تھے اسی کی نسبت خدا نے حضرت کو اختیار دیا ہے کہ خواہ آدھی رات پڑھو یا اس سے کم یا زیادہ شاید یہ تین قسم کا اختیار موسم کے اعتبار سے ہو یعنی جاڑوں میں جب رات بڑی ہوتی ہے آدھی رات سے زیادہ پڑھو اور گرمیوں میں جب رات سے کم اور درمیانی زمانے میں جب دن رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں آدھی رات پڑھا کرو، کیونکہ آرام کا بھی کچھ وقت ہونا چاہیئے دن کو تو ہدایت، جہاد فیصلہ جات وغیرہ سے فرصت نہ ملتی تھی ۱۲

[4] جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ترتیل" کے معنی حروف کا مخارج سے ادا کرنا اور اوقاف وغیرہ کا خیال کرنا ہے اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا ہے ۱۲

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾
(وہی) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو کارساز بناؤ
وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَ
اور جو کچھ بکا کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور ان سے بعنوان شائستہ الگ تھلگ رہو اور مجھے
ذَرْنِىْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِى النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ
ان جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو بیشک
لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا
ہمارے پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانے والی آگ (بھی) اور گلے میں پھنسنے والا کھانا (بھی) اور دکھ دینے والا
اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ
عذاب (بھی) جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے ٹیلے سے بھربھرے
كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ
ہو جائیں گے (اے مکہ والو) ہم نے تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول (محمدؐ) کو بھیجا جو تمہارے معاملہ
كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ
میں گواہی دے جس طرح فرعون کے پاس ایک رسول (موسیٰ) بھیجا تھا تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی
الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ
کی تو ہم نے بھی (اس کی سزا میں) اس کو بہت سخت پکڑا، تو اگر تم بھی نہ مانو گے تو اس دن
كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ ۖ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ
(کے عذاب) سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا، جس دن آسمان پھٹ پڑے گا (اس)
بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ
اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا، بیشک یہ نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے
اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ ع ۱ ۱۹ ۱۳
پروردگار کی راہ اختیار کرے، (اے رسول) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور تمہارے
اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَىِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ
چند ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں)
الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
کھڑے رہتے ہو اور خدا ہی رات اور دن کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم لوگ

تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ
اس پر پوری طرح سے حاوی ۱؎ نہیں ہو سکتے تو اُس نے تم پر مہربانی کی تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا (نماز میں)
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ
قرآن پڑھ لیا کرو، وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض بیمار ہو جائیں گے اور بعض خدا کے فضل کی تلاش
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ
میں رستے زمین پر سفر اختیار کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے تو جتنا تم سے
اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
آسانی سے ہو سکے پڑھ لیا کرو اور نماز پابندی سے پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
اور خدا کو قرض حسنہ دو، اور جو نیک عمل اپنے واسطے (خدا کے سامنے) پیش کرو گے اس
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا
کو خدا کے ہاں بہتر اور صلہ میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

(اٰیاتہا ۵۶) (۷۴) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۴) (رکوعاتہا ۲)

سورۃ ۲؎ مدثر مکہ میں نازل ہوئی اس کی چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ
اے (محمدؐ) کپڑا ۳؎ اوڑھنے والے (رسول) اٹھو اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور اپنے کپڑوں ۴؎
فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ
کو پاک رکھو اور گندگی ۵؎ سے الگ رہو اور اسی طرح احسان ۶؎ نہ کرو کہ زیادہ کے خواستگار ہو، اور اپنے پروردگار
فَاصْبِرْ ۝ فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ
کے لیے صبر کرو، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن
عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝ ذَرْنِىْ وَمَنْ خَلَقْتُ
ہوگا آسان نہیں ہوگا ۷؎، (اے رسول) مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے

۱؎ مقصود یہ ہے کہ تم لوگ رات اور دن کا پورا پورا اندازہ ہر وقت نہیں کر سکتے اس کو کچھ خدا ہی خوب جانتا ہے تمہیں کیا معلوم کہ کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے اور اگر ابر و باد ہو تو دن کو بھی مشکل ہے اور یہ حکم خاص اسی زمانے کا نہیں ہے جب گھڑی نہ تھی بلکہ ہمیشہ کا کیونکہ اس وقت بھی جب گھڑیوں کا بہت رواج ہے شاید ہی کثیر دو کے پاس بھی گھڑی مشکل سے نکلے گی، پھر ہر گھڑی صحیح وقت نہیں دیتی اور صحیح وقت بھی بتائے تو یہ معلوم کرنا کہ کس وقت طلوع صبح صادق ہوتا ہے اور کس وقت نصف شب ہوتی ہے ہر شخص کا کام نہیں ۱۲ ۲؎ اس سورۃ میں خدا نے طہارت کا حکم احسان کر کے عوض کے طالب نہ ہونا صبر کا حکم ولید بن مغیرہ کا قصہ، قرآن صرف نصیحت ہے، اہل بہشت و دوزخ کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۱۲ ۳؎ یہ بھی خاص انداز ہے جو میں سورۂ مزمل میں بیان کر چکا ہوں، کہ معشوق کی ہر ادا عاشق کو پسند ہوتی ہے آپ چونکہ اس وقت کپڑے اوڑھے ہوئے تھے اس بناء پر خدا نے یوں خطاب کیا ۱۲ ۴؎ اس کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے پاک رکھو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے اٹھالو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے کوتاہ رکھو کیونکہ نیچے کپڑوں میں نخوت کی شان ہے بعض کہتے ہیں، اپنے جامہ کو یعنی اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو بعض کہتے ہیں اپنی عورتوں کو پاک رکھو واللہ اعلم ۱۲ ۵؎ گندگی سے شرک و نفاق کی گندگی مراد معلوم ہوتی ہے یا ظاہر گندگی ۱۲ ۶؎ یعنی اس طرح نہ دو کہ اس سے زیادہ عوض لینے کی تمنا رکھو کہ ایسے دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۷؎ زرارہ ابن اوفی اسی آیت کو دو تین مرتبہ پڑھ کر خوف خدا سے مر گیا ۱۲ ابن ۱۲

ع ۲ ۱ ۱۴

وَحِيْدًا ۝۱۱ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳

میں نے اکیلا پیدا کیا اور اسے بہت سا مال دیا، اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے (دیئے) اور

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ

اُسے ہر طرح کے سامان میں وسعت دی پھر اس پر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور بڑھاؤں یہ ہرگز نہ ہوگا

كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ

یہ تو میری آیتوں کا دشمن تھا، تو میں عنقریب اُسے سخت عذاب میں مبتلا کروں گا اس نے فکر کی اور

قَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰ ثُمَّ

تجویز کی تو یہ (کمبخت) مار ڈالا جائے، اُس نے کیونکر تجویز کی یہ پھر غور

نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳ فَقَالَ

کیا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنا لیا، پھر پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور اکڑ بیٹھا پھر کہنے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝۲۴ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۵

لگا یہ تو بس جادو ہے جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا نہیں)

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝۲۶ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝۲۷ لَا تُبْقِيْ وَلَا

ہم اُسے عنقریب جہنم میں جھونک [۱] دوں گا، اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے، وہ نہ باقی رکھے گی نہ

تَذَرُ ۝۲۸ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝۲۹ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰ وَمَا جَعَلْنَاۤ

چھوڑ دے گی، اور بدن کو جلا کر سیاہ کر دے گی اس پر انیس [۲] (فرشتے) معین ہیں اور ہم نے جہنم کا

اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً

نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار بھی کافروں کی آزمائش کے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ

لیے مقرر کیا تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کر لیں اور مومنوں کا ایمان اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومنین (کسی طرح) شک نہ کریں

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ

اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے (وہ) اور

الْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

کافر لوگ کہہ بیٹھیں کہ اس مثل (کے بیان کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے، یوں خدا جسے

[۱] آیت ۱۱ سے یہاں تک ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور اس کی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ جب سورہ حم مومن نازل ہوئی تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور اصحاب کے سامنے پڑھنے لگے جب آپ نے دیکھا کہ ولید بھی بیٹھا ہوا ہے تو آپ نے دوبارہ پڑھا اور وہ غور سے سنتا رہا اس کے بعد اپنے جتھے میں آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں نے محمدؐ سے وہ کلام سنا ہے جو نہ آدمی ہے نہ جن کا ایسی شیرینی کسی کلام میں نہیں اس کا اعلیٰ پھل دینے والا اور اس کا اسفل بار آور پاکیزہ درخت ہے یہ کبھی مغلوب نہ ہوگا اور نہ بلندی سے پستی کو مائل ہوگا اتنا کہہ کر اپنے گھر چلا گیا اور قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور سمجھے کہ ولید مسلمان ہو گیا یہ حالت دیکھ کر ابوجہل اس کے پاس آیا اور غمگین ہو کر بیٹھا جب ولید نے وجہ پوچھی تو بولا لوگ سمجھتے ہیں کہ ولید اپنے آبائی دین کو ترک کر کے مسلمان ہو گیا، کیا بڑھاپے کی وجہ سے تیری عقل بگاڑ ہو گئی، یہ سن کر ولید ابوجہل کے ساتھ اپنے جتھے میں آیا اور یوں گویا ہوا، کیا تم لوگ محمدؐ کو دیوانہ سمجھتے ہو، سب نے کہا نہیں کیا تم لوگ اُسے کاہن سمجھتے ہو اور اس میں کوئی بات کہانت کی دیکھی ہے کہا نہیں کیا تم اسے جھوٹا سمجھتے ہو کہا، نہیں اس کا تو صادق لقب ہی ہے کہا اُسے شاعر سمجھتے ہو کہا نہیں پھر بولا آخر تم لوگ اُسے کیا خیال کرتے ہو، وہ لوگ سوچ ہی رہے تھے کہ اس نے خود کہا کہ بس وہ جادو ہے، اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے اسی وجہ سے باپ بیٹے، میاں بی بی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے یہ سن کر تمام قریش خوش ہو گئے اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲، [۲] انیس کی تخصیص میں تشویش کی ضرورت نہیں یہ خدا کا حکم ہے اسے بے تامل مانو اس قسم کی باتیں اگلی کتابوں میں بھی بہت ہیں پھر نصاریٰ و یہود کو اعتراض کا منہ نہیں ۱۲ +

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ

چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں

اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿31﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿32﴾ وَ

کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ تو آدمیوں کے لیے نصیحت ہے سن رکھو (ہمیں) چاند کی قسم اور

الَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿33﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿34﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿35﴾

رات کی جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ (جہنم) بھی ایک بہت بڑی (آفت)

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿36﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿37﴾

ہے (اور) لوگوں کی ڈرانے والی ہے (سب کے لیے نہیں بلکہ) تم میں سے جو شخص (نیکی کی طرف) آگے بڑھنا

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿38﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿39﴾

اور (برائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے، ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے [1] مگر داہنے ہاتھ (میں نامۂ عمل لینے) والے

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿40﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿41﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ

(بہشت کے) باغوں میں گنہگاروں سے باہم پوچھ رہے ہوں گے کہ آخر تمہیں دوزخ میں کون سی چیز

سَقَرَ ﴿42﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿43﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ

(گھسیٹ) لائی وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے

الْمِسْكِيْنَ ﴿44﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿45﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ

تھے اور اہل باطل کے ساتھ ہم بھی برے کام میں گھس پڑتے تھے، اور روز جزا کو جھٹلایا

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿46﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿47﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

کرتے تھے (اور یوں ہی رہے) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی تو (اس وقت) انہیں سفارش کرنے

الشّٰفِعِيْنَ ﴿48﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿49﴾ كَاَنَّهُمْ

والوں کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں گویا وہ وحشی

حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿50﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿51﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ

گدھے ہیں کہ شیر سے (ڈر کر) بھاگتے ہیں، اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿52﴾ كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ

اس کا متمنی ہے کہ اسے کھلی ہوئی (آسمانی) کتابیں [2] عطا کی جائیں یہ تو ہرگز نہ ہوگا بلکہ یہ تو

الْاٰخِرَةَ ﴿53﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿54﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿55﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ

آخرت ہی سے نہیں ڈرتے ہاں ہاں بیشک یہ (قرآن سراسر) نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے اور خدا کی مشیت

قرآن صرف نصیحت ہے

ع ۱ ۳۱ ۱۵

اہل بہشت و دوزخ کی حالت

[1] مطلب یہ ہے کہ جس طرح روپے کے بدلے چیز گرو ہوتی ہے اور بغیر روپے ادا کیے چھوٹ نہیں سکتی اسی طرح ہر شخص اعمال کے بدلے گرو ہے کہ بغیر اچھے اعمال کے جہنم اور خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا [2] یعنی ہر شخص کی تمنا ہے کہ ہم ہی نبی ہوتے یا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس آسمان سے کتاب اترتی تو ہم نبوت کا یقین کرتے ۱۲۔ مد

۱۶ مع

عند المتاخرین

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

کہ بغیر تو یہ لوگ یاد رکھنے والے نہیں وہی (بندوں کے) ڈرانے کے قابل اور بخشش کا مالک ہے

(۷۵) سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۱) ۔ آیاتہا ۴۰ ۔ رکوعاتہا ۲

سورہ قیامت مکہ میں نازل ہوئی اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں ؎۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾

ہم روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں ؎۲ اور (برائی سے) ملامت کرنیوالے جی کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم سب دوبارہ) ضرور زندہ کیے جاؤ گے

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اسکی ہڈیوں کو (بوسیدہ ہونے کے بعد) جمع نہ کرینگے ہاں (ضرور کریں گے) ہم اس پر قادر ہیں کہ ہم

اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾

اس کی ؎۳ پور پور درست کریں ، مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی (ہمیشہ) برائی کرتا چلے

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ

پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا تو جب آنکھیں چکا چوند میں آجائیں گی ، اور چاند میں گہن لگ

الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ

جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھا کر دیئے جائیں گے تو انسان کہے گا آج کہاں بھاگ کر

الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا

جاؤں یقین جانو کہیں پناہ نہیں اس روز تمہارے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے اس دن آدمی کو

الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ

جو کچھ اس نے آگے پیچھے کیا ہے بتا دیا جائے گا بلکہ انسان تو اپنے اوپر آپ گواہ

بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

ہے اگرچہ وہ (اپنے گناہوں کی) عذر معذرت پڑا کرتا رہے (اے رسول) وحی کے جلدی یاد کرنے کے واسطے اپنی زبان

لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

کو حرکت نہ دو ؎۴ اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقینی ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اس کو (جبرئیل کی زبانی) پڑھیں

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

تو تم بھی (پورا سننے کے بعد) اسی طرح پڑھا کرو پھر اس (کے مشکلات) کا سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے مگر (لوگو) حق تو یہ ہے کہ تم لوگ دنیا کو

ع ۲ ۲۵ ۱۶

؎۱ اس سورہ میں خدا نے اپنی قدرت، قیامت کی کیفیت، میدان حشر میں ایمان والوں کی تازگی بے ایمانوں کی اداسی انسان کی اخیر حالت انسانی فطرت وغیرہ کو ذکر کیا ہے ۱۲ ؎۲ اس آیت میں لا نافیہ نہیں ہے بلکہ زائد ہے اس کے کچھ معنی کیے نہ جائیں گے ۱۲ ؎۳ ابن عباس سے اس کی تفسیر میں روایت ہے کہ ہم اس پر قابو رکھتے ہیں کہ اس کی انگلیوں کو ملا کر گھوڑے کے سم کی رسی بنا دیں کہ ہاتھ سے نہ کھا سکے بلکہ جانوروں کی طرح منہ سے کھائے ۱۲ ؎۴ جب جبرئیل وحی لاتے تو بعض اوقات آپ فرط شوق سے ان کے تمام کرنے کے قبل پڑھنے لگتے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا

دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو اس روز بہت سے چہرے تو تر و تازہ بشاش ہوں گے (اور) اپنے پروردگار

نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا

(کی نعمت) کو دیکھ رہے ہوں گے اور بہتیرے منہ اس دن اُداس ہوں گے سمجھ رہے ہیں کہ ان پر وہ مصیبت پڑنے

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ سکتۃ رَاقٍ ﴿۲۷﴾

والی ہے کہ کمر توڑ دے گی، سن لو جب جان (بدن سے کھنچکے) ہنسلی تک آپہنچے گی اور کہا جائے گا کہ (اس وقت) کوئی جھاڑ

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ

پھونک کرنیوالا ہے اور مرنیوالے نے سمجھا کہ اب (سب سے) جدائی ہے اور (موت کی تکلیف سے) پنڈلی لپٹ جائے گی اس دن

يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ

تجھ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں چلنا ہے تو اس نے (غفلت میں) نہ (کلام خدا کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی مگر جھٹلا

وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

اور ایمان سے مُنہ موڑا پھر اپنے گھر کی طرف اترا تا ہوا چلا افسوس ہے تجھ پر، پھر افسوس ہے پھر تف ہے تجھ پر،

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر تف ہے ، کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا ، کیا وہ (ابتداءً)

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے پھر لوتھڑا ہُوا پھر خدا نے اسے بنایا

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ

پھر اسے درست کیا پھر اس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت کیا وہ اس پر قادر

ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

نہیں کہ (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کرے

(۷۶) سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ (۹۸)

آیاتہا ۳۱ — رکوعاتہا ۲

سورۃ [2] دھر مکہ میں نازل ہوئی اس کی اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

بیشک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا۔

ایمانداروں کی تازگی اور بے ایمانوں کی اُداسی

انسان کی آخری حالت

انسانی فطرت

ع ۱/۳ ۱۷

[1] مفسر بیضاوی وغیرہ نے بھی لکھا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے، کیونکہ خدا کا دیکھنا عقلی نقلی دلیلوں سے باطل ہو چکا ہے، اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری مؤلفہ حقیر ہذا ۱۲

[2] یہ پوری سورت جناب امیر حضرت سیدہ حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اور اظہار فضیلت میں نازل ہوئی ہے، اور اس میں انسان کی غفلت، کفار و مومنین کی حالت، بہشت کی مدح، اہل بیت کی عبادت کا قابل شکریہ ہونا، حضرت رسول کے خطاب وغیرہ کا ذکر ہے ۱۲

ع ۲/۱۰ ۱۸

شَيْئًا مَّذْكُورًا ۞ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ

ہم نے انسان کو مخلوط ؎۱ نطفے سے پیدا کیا کہ اُسے آزمائیں تو

نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۞ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ

ہم نے اُسے سُنتا دیکھتا بنایا اور اس کو رستہ بھی دکھا دیا

إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۞ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا

(اب وہ) خواہ شکر گذار ہو خواہ ناشکرا ہم نے کافروں کے لیے (زنجیریں) طوق اور

وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۞ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ

دھکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے بیشک نیکوکار لوگ شراب کے وہ ساغر پئیں گے جس میں

مِزَاجُهَا كَافُورًا ۞ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا

کافور کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے (خاص) بندے پئیں گے اور جہاں

تَفْجِيرًا ۞ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ

چاہیں گے بہالے جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی ہر

مُسْتَطِيرًا ۞ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَ

طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں اور اس کی محبت میں محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے

يَتِيمًا وَأَسِيرًا ۞ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ

ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو بس خالص خدا کے لیے کھلاتے ہیں ہم نہ تم

جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۞ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا

سے بدلے کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے ہم کو تو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جس میں منہ

قَمْطَرِيرًا ۞ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً

بن جائیں گے اور چہرے پر ہوائیاں اُڑتی ہوں گی تو خدا انھیں اس دن کی تکلیف سے بچائے گا اور اُنکو تازگی اور خوشدلی

وَسُرُورًا ۞ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۞ مُّتَّكِئِينَ

عطا فرمائے گا، اور ان کے صبر ؎۲ کے بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم (کی پوشاک عطا فرمائے گا) وہ تختوں

فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۞

پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے نہ وہاں (آفتاب کی) دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۞ وَيُطَافُ

اور گھنے درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہوں گے اور میووں کے گچھے اُن کے بہت قریب ہر طرح اُن کے اختیار

؎۱ کیونکہ مرد عورت دونوں کے نطفے سے مل کر انسان پیدا ہوتا ہے ؎۲ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسینؑ و حسنؑ علیہما السلام بیمار ہوئے تو حضرت رسول کچھ لوگوں کے ساتھ عیادت کو تشریف لائے اور جناب امیرؑ سے فرمایا کہ بہتر ہوتا اگر تم اپنے لڑکوں کی صحت کے واسطے نذر کرتے پس اسی جناب امیرؑ فاطمہ زہراؑ اور فضہ نے تین تین روزوں کی نذر کی بالفرض جب دونوں صاحبزادے اچھے ہوگئے اور نذر کے پورے ہونے کا وقت آیا تو گھر میں کچھ نہ تھا جناب امیرؑ نے شمعون یہودی سے تین صاع جو قرض لیے، جناب سیدہ نے ایک صاع جو پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں، شام کو کھانا ہی چاہتے تھے کہ ایک سائل نے آواز دی "السلام علیکم یا اہل البیت محمدؐ" میں ایک مسلمان مسکین ہوں مجھے کھانا دو خدا تمھیں جنت کے خوان عطا کرے گا، یہ آواز سنتے ہی سب نے اپنے اپنے آگے کی روٹیاں دے دیں اور فقط پانی پی کر سو رہے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھا حسب دستور جناب سیدہؑ نے پھر پانچ روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے کہ ایک یتیم نے آواز دی، اور سب نے اپنی اپنی روٹی اس کو دے دی، اور صرف پانی سے افطار کیا تیسرے روز پھر روزہ افطار کرنے بیٹھے تھے کہ ایک قیدی نے آواز دی اور تیسرے دن پھر سب بزرگواروں نے اپنی اپنی روٹی دے دی، چوتھے دن صبح کو جناب امیرؑ نے صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب رسول اللہ کی نظر پڑی کہ بھوک کی شدت سے کانپ رہے ہیں تو فرمایا میں تم لوگوں کو کس قدر تکلیف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں پھر خود اُٹھے اور اُن کے ساتھ جناب سیدہ کے مکان میں آئے تو فاطمہ زہراؑ کو محراب عبادت میں دیکھا کہ ان کی پیٹھ پیٹ سے مل گئی ہے اور آنکھیں دھنس گئی ہیں یہ دیکھ کر حضرت کو بہت رنج ہوا، کہ یکایک حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا لیجئے یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو کہ یہ سورہ آپ کے اہل بیت کی شان میں نازل کی ہے اور سورہ دھر کی تلاوت فرمائی دیکھو تفسیر کشاف جلد سوم صفحہ ۲۳۹ سطر ۲۰ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو بیضاوی وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے ۱۲

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠
ہیں اور ان کے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دور چل رہا ہوگا اور شیشے بھی کانچ
مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ
کے نہیں) چاندی جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گیے ہیں اور وہاں انھیں ایسی شراب پلائی جائے گی جس
مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ
میں زنجبیل (کے پانی) کی آمیزش ہوگی یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے اور ان کے سامنے
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوجوان لڑکے چکر لگاتے ہوں گے کہ جب تم اُن کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں
مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾
اور جب تم وہاں نگاہ اُٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے
عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ
ان کے اوپر سبز کریب اور اطلس کی پوشاک ہوگی، اور انھیں چاندی کے
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار انھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا) یہ یقینی تمہارے لیے
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
ہوگا تمھاری (کارگزاریوں کے) صلہ میں اور تمھاری کوشش قابل شکرگزاری ہے[لہ] (اے رسول) ہم نے تم پر قرآن
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا
کو رفتہ رفتہ کر کے نازل کیا تو تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیے ہو اور ان لوگوں میں سے گنہگار اور
اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ
ناشکرے کی پیروی نہ کرنا صبح شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور کچھ رات گیے اُس کا
فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ
سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی تسبیح کرتے رہو یہ لوگ یقینی دُنیا کو پسند کرتے ہیں
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
اور بڑے بھاری دن کو اپنے پس پشت چھوڑ بیٹھے ہیں، ہم نے اُن کو پیدا کیا اور اُن
وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ
کے اعضاء کو مضبوط بنایا اور اگر ہم چاہیں تو اُن کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں، بیشک

[لہ] آیت ۱۱ سے یہاں تک بارہ آیتیں ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمات جنت آئمہ اثنا عشر کے واسطے ہیں اور آخر کی آیت تو ان حضرات کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کی بین دلیل ہے کیونکہ جب بندہ کی اطاعت اس حد کو پہنچی کہ خدا کی طرف سے .... اس کا شکریہ ادا کیا جائے تو اس سے بالاتر اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے اسی بناء پر تو امام شافعی عالم وجد میں فرماتے ہیں ؎

الی الام وحتی متی،
اعاتب فی حب ھذا الفتی
فھل زوجۃ فاطمہ غیرہ
وفی غیرہ ھل اتی ھل اتی

ترجمہ

ع ١ ٢٢ ١٩

میں کہاں تک اور کب تک اس جوان (علیؑ) کی دوستی پر ملامت کیا جاؤں گا، تو فاطمہؑ کی سی بی بی کسی اور کو بھی ملی ہے اور کیا ہل اتی کسی اور کی شان میں بھی نازل ہوا ہے اور عطار نے کیا خوب شعر کہا ہے

از ستائش لافتیٰ آمد پدید
وز سہ نانش ہل اتی آمد پدید

حضرت رسول کی طرف خطاب

هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۲۹ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
یہ قرآن سراسر نصیحت ہے، تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ لے، اور جب تک خدا کو منظور نہ ہو
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۳۰ ۖ يُّدْخِلُ مَنْ
تم لوگ کچھ بھی چاہ نہیں سکتے. بیشک خدا بڑا واقف کار دانا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت
يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۱
میں داخل کرے اور ظالموں کے واسطے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

ع ۲ / ۹ / ۲۰

(۷۷) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (۳۳)

اٰیاتہا ۵۰ — رکوعاتہا ۲

سورۃ[۱] مرسلٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچاس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱ ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲ ۙ وَّالنّٰشِرٰتِ
ہواؤں کی قسم جو (پہلے) دھیمی چلتی ہیں پھر زور پکڑ کے آندھی ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو) ابھار کر
نَشْرًا ۝۳ ۙ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۴ ۙ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ ۙ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ ۙ
پھیلا دیتی ہیں پھر (ان کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں، پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور ڈرا دیا جائے
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ ۭ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸ ۙ وَاِذَا السَّمَآءُ
کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی، اور جب آسمان
فُرِجَتْ ۝۹ ۙ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ ۙ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ ۭ
پھٹ جائے گا، اور جب پہاڑ (روئی کی طرح) اُڑے اُڑے پھریں گے اور جب پیغمبر لوگ ایک معین وقت پر جمع کیے جائیں گے
لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲ ۭ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ
پھر بھلا ان (باتوں) میں کس دن کے لیے تاخیر کی گئی ہے فیصلے کے دن کے لیے اور تم کو کیا معلوم کہ فیصلے کا دن
الْفَصْلِ ۝۱۴ ۭ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۵ اَلَمْ نُهْلِكِ
کیا ہے، اُس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک
الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶ ۭ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝۱۷ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
نہیں کیا پھر اُن کے پیچھے پچھلوں کو بھی چلتا کریں گے ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا
بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۸ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۹ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
کرتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے کیا ہم نے تم کو ذلیل پانی

[۱] اس سورہ میں قیامت کے حالات، اگلوں کا تذکرہ، انسان کی خلقت، جہنم کی کیفیت، بہشت کی تعریف وغیرہ مذکور ہے ۱۲

قیامت کی حالت

اگلوں کا تذکرہ

مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ

(منی) سے پیدا نہیں کیا پھر ہم نے اس کو ایک معین وقت تک محفوظ مقام (رحم)

مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

میں رکھا پھر (اس کا) ایک اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا اچھا اندازہ مقرر کرنے والے ہیں اُس دن جھٹلانیوالوں

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾

کی خرابی ہے کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مُردوں کے سمیٹنے لہ والی نہیں بنایا

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾

اور اس میں اُونچے اونچے اٹل پہاڑ (رکھ) دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب اس کی

تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا

طرف چلو (دھوئیں کے) سائے کی طرف چلو جس کے تین حصے لہ ہیں جس میں نہ

ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ

ٹھنڈک ہے اور نہ جہنم کی لپٹ سے بچائے گا اس سے اتنے بڑے بڑے انگارے برستے

كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾

ہوں گے جیسے محل گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

یہ وہ دن ہوگا کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے اور نہ اُن کو اجازت دی جائے گی کہ کچھ عذر معذرت کر سکیں

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے یہی فیصلہ کا دن ہے (جس میں) ہم نے

جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾

تم کو اور اگلوں کو اکٹھا کیا ہے تو اگر تمہیں کوئی داؤ کرنا آتا ہو تو آؤ چل چکو

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ ع ۲ / ۲۱

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے بیشک پرہیزگار لوگ (درختوں کی) گھنی چھاؤں

وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

میں ہوں گے اور چشموں اور میووں میں جو انھیں مرغوب ہوں (دنیا میں) جو عمل کرتے تھے اس کے

لہ زندوں کو اپنے اوپر جمع کیے ہوئے ہے اور مُردوں کو اپنے اندر ۱۲۔
لہ اس کے تین حصے اس لیے ہوں گے کہ کفار کو ایک اوپر سے گھیرے گا، ایک داہنی طرف سے ایک بائیں طرف سے ۱۲۔

هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو ، مبارک ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (جھٹلانے والو) چند دن چین سے کھا پی لو تم

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا

بےشک گنہگار ہو اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے ، اور جب

قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے ، اس دن جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

خرابی ہے ، اب اس کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے

(۷۸) سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ (۸۰) — آیاتها ۴۰ — رکوعاتها ۲

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں ایک ٢ بڑی خبر کا حال جس میں لوگ

هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾

اختلاف کر رہے ہیں دیکھو انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا پھر انھیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائیگا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّ

کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور

خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا

ہم نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا اور تمھاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا اور رات کو پردہ

الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

بنایا اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا اور تمھارے اوپر مضبوط سات

سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ

(آسمان) بنائے اور ہم ہی نے (سورج) کو روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے بادلوں سے

سلہ اس سورہ کے بعض تعلیمی امور یہ ہیں: (۱) حضرت علی کی ولایت (۲) انسان کو نعمتوں پر متنبہ کرنا (۳) قیامت کے علامات، (۴) جہنم کا ذکر (۵) بہشت کے درجات، (۶) قیامت میں خاص لوگوں کے سوا کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی (۷) کفّار کی حسرت وغیرہ ۱۲

ع ۲ ‏۱۰ ‏۲۲

سلہ اس میں بھی بڑا اختلاف ہے کہ نبأ عظیم (بڑی خبر) سے کیا مراد ہے، بعض قیامت، بعض قرآن، بعض علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کو کہتے ہیں چنانچہ سدی نے حضرت رسول سے روایت کی ہے کہ جس چیز کا لوگوں سے قبر میں سوال کیا جائے گا وہ علی ابن ابی طالب کی ولایت ہے، تو کوئی مردہ شرق و غرب خشکی و دریا، میں ایسا نہ ہوگا جس سے منکر و نکیر مرنے کے بعد علیؑ کی ولایت کا سوال نہ کریں، چنانچہ میت سے پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں اور تیرے امام کون ہیں اسی بنا پر عمرو بن عاص نے جس کو جناب امیرؑ سے ایک خاص عداوت تھی مگر حق بر زبان جاری شود، حضرت کی شان میں کہا ہے ہو النباء العظیم وفلک نوح و باب اللہ لِلقد انقطع الخطاب یہی نباء عظیم اور نوح کی کشتی اور خدا کے دروازہ ہیں اور خطاب منقطع اسے کیا ۱۲

الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ
موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعے سے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے باغ پیدا
جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ
کریں بے شک فیصلہ کا وقت مقرر ہے جس دن صور
یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ
پھونکا جائے گا اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہو گے اور آسمان کھول دیئے جائیں گے
فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾
تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں تو ریت ہو کر رہ جائیں گے،
اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾
بے شک جہنم گھات میں ہے، سرکشوں کا (وہی) ٹھکانا ہے
لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّ لَا
اس میں مدتوں پڑے بھٹکتے رہیں گے نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے
شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ
ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا (یہ ان کی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلا ہے بے شک
كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾
یہ لوگ آخرت کے حساب کی اُمید ہی نہ رکھتے تھے اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بُری طرح جھٹلایا
وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ
اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے، تو اب مزہ چکھو ہم تو تم پر عذاب ہی بڑھاتے
اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾
جائیں گے بے شک پرہیزگاروں ہی کے لیے بڑی کامیابی ہے (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور
وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا
اور وہ عورتیں جن کی اُٹھتی جوانیاں اور باہم ہمجولیاں ہیں اور شراب کے لبریز ساغر وہاں نہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور
لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
نہ جھوٹ (یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے جو
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ
سارے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان لوگوں کو اس سے

جہنم کی حالت

ع ۱

بہشت کے اوصاف

مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا

بات کرنے کا یارا نہ ہوگا جس دن جبرئیل [1] اور فرشتے (اس کے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے (اس دن)

يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ

اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے [2] خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے، وہ

الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ

دن برحق ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانا بنائے ہم نے

اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

تم لوگوں کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا جس دن آدمی اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجے ہوئے (اعمال)

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (٧٩) (٨١) رکوعاتہا ٢

سورہ [3] نازعات مکہ میں نازل ہوئی اس کی چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ

ان (فرشتوں) کی قسم جو (کفار کی روح) ڈوب کر سختی سے کھینچ لیتے ہیں اور ان کی قسم جو (مومنین کی جان) آسانی سے کھول دیتے

سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ

ہیں اور ان کی قسم جو (آسمان اور زمین کے درمیان) پیرتے پھرتے ہیں پھر ایک کے آگے بڑھتے ہیں پھر (دنیا کے) انتظام

تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوْبٌ

کرتے ہیں کہ قسم کہ قیامت ہو کر رہے گی جس دن زمین کو بھونچال آئے گا پھر اس کے پیچھے اور زلزلہ آئیگا اس دن دلوں کو

يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿٨﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا

دھڑکن ہوگی ان کی آنکھیں (ندامت سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔ کفار کہتے ہیں کہ کیا ہم

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾

الٹے پاؤں (زندگی کی طرف) پھر لوٹیں گے، کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے،

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ

کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو بڑا نقصان دہ ہے وہ (قیامت) تو (گویا) بس ایک سخت

[1] ایسے موقع پر لفظ روح کو خدا نے قرآن مجید میں جا بجا بیان کیا ہے اور اس کی تفسیر میں بھی اختلاف ہے، بعض روایات میں ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل و میکائیل سے بھی زیادہ معزز ہے، اور خلقت میں بھی سب سے بڑا ہے بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد آسمانوں کی روح ہے بعض احادیث میں ہے کہ وہ انسان اور فرشتے کے علاوہ ایک دوسری خلقت ہے مگر ظاہر ہے کہ روح سے حضرت جبرئیل مراد ہیں اور اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲؎

[2] ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم اہل بیت اور خاص لوگوں کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش نہ کر سکے گا اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں، کسی نے پوچھا فرزند رسول اس وقت آپ کیا بات فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی تسبیح۔ اپنے رسول پر صلوات، اپنے شیعوں کی سفارش ۱۲؎

ع ٢ ‏ ١٠ ‏ ٢

[3] اس سورہ میں خدا نے قیامت کے حالات کو حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ اور اس سے عبرت کی نمائش۔ اپنی نعمتوں کا شمار، قیامت کا ذکر، جہنم کے آلام، متقین کی تعریف۔ حضرت رسول کی رسالت، دنیا کی بے ثباتی وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے ۱۲؎

وقف لازم ‏ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ‏ وقف لازم

وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ
یہ جھڑکی ہوگی اور لوگ یکبارگی ایک میدان لہ (حشر) میں موجود ہوں گے (اے رسول) کیا تمھارے پاس موسٰی
مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾
کا قصہ بھی پہنچا ہے جب ان کو ان کے پروردگار نے طوٰی کے میدان میں پکارا
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى
کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے اور (اس سے) کہو کہ کیا تیری خواہش ہے کہ (کفر
اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ
سے) پاک ہو جائے اور میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتا دوں تو تجھ کو خوف (پیدا ہو) غرض موسٰی نے اسے (عصا کا)
الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ
بڑا معجزہ دکھایا تو اس نے جھٹلا دیا اور نہ مانا، پھر پیٹھ پھیر کر (خلاف کی) تدبیر کرنے لگا، پھر (لوگوں کو) جمع
فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ
کیا اور بلند آواز سے چلایا تو کہنے لگا میں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں تو خدا نے اسے دنیا اور
نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ
آخرت (دونوں) کے عذاب میں گرفتار کیا۔ بیشک جو شخص خدا سے ڈرے اس کے لیے اس (قصّہ)
يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾
میں عبرت ہے بھلا تمھارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا
رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ
اس کی چھت کو خوب اونچا رکھا پھر اسے درست کیا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور (دن کو)
ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا
اس کی دھوپ نکالی اور اس کے بعد زمین کو پھیلایا اسی سے اس کا چارہ
مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
اور پانی نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا (یہ سب سامان) تمھارے اور تمھارے
وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ
چارپایوں کے فائدے کے لیے ہے تو جب بڑی سخت مصیبت آموجود ہوگی جس دن انسان
يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ
اپنے کاموں کو خود یاد کرے گا اور جہنم دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر

وقف لازم

حضرت موسٰی کا قصہ

لہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ساہرہ اس زمین کا نام ہے جو بیت المقدس کے نزدیک جبل اریحا کے اطراف میں ہے اسی کو خدا قیامت میں وسیع کر کے میدان حشر بنائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی بنائے گا جس کی وسعت موجودہ زمین سے چالیس گنا زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم ؕ

ع ١ / ٢٦ / ٣

قصہ فرعون سے عبرت

لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾

کردی جائے گی تو جس نے (دنیا میں) سر اُٹھایا تھا اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی تھی

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ

اس کا ٹھکانا تو یقیناً دوزخ ہے، مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے

رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

ڈرتا اور جی کو ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا تو اس کا ٹھکانا یقیناً بہشت

الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾

ہے (اے رسول) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا ٹھکانا کب ہے

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ

تو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو اس (کے علم) کی انتہا تمہارے پروردگار ہی تک ہے تم تو بس جو اس

اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

ڈرے اس کو ڈرانے والے ہو جس دن وہ لوگ اس کو دیکھیں گے تو (سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس ایک

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

شام یا صبح ٹھہرے تھے

(۸۰) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (۲۴)

آیاتہا ۴۲ — رکوعہا ۱

سورۃ [1] عبس مکہ میں نازل ہوئی اس کی بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ

وہ [2] اتنی بات پر چیں بہ جبیں ہو گیا اور منہ پھیر بیٹھا کہ اس کے پاس نابینا آ گیا اور تم کو کیا معلوم

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا

شاید وہ (تعلیم سے) پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سنتا تو نصیحت اس کے کام آتی تو جو کچھ

مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا

پروا نہیں کرتا اس کے تو تم درپے ہو جاتے ہو حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو تم ذمہ دار

يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ

نہیں اور جو تمہارے پاس لپکتا ہوا آتا ہے اور (خدا سے) ڈرتا ہے تو تم

---

[1] اس سورہ کے بعض امور مذکورہ یہ ہیں (۱) عبداللہ ابن مکتوم کی بدولت بعض اصحاب کی تنبیہ اور ان کی مدح (۲) قرآن کا خدائی کتاب ہونا (۳) انسانی فطرت (۴) خدا کے احسانات (۵) قیامت کے حالات (۶) نیکوکاروں اور کفّار کا قیامت میں تفرقہ وغیرہ ۱۲۔

[2] ایک روز حضرت رسولؐ کے پاس آپ کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے عبداللہ بن مکتوم جو خاص صحابی، موذن اور نابینا تھے کچھ احکام خدا پوچھنے کے واسطے آپ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے منتہائے اخلاق اور اُن کی نابینائی کی وجہ سے حضرت عثمان سے جو آپ کے پاس بیٹھے تھے آگے بٹھایا۔ یہ امر حضرت عثمان کو ناگوار گزرا عبداللہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے یہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی، حضرت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے جس سے عبداللہ کی مدح حضرت عثمان کی تنبیہ مقصود تھی بعض مفسرین نے حضرت عثمان کے علاوہ بعض بنی اُمیّہ کو اس کا مصداق قرار دیا ہے اور بعض مفسرین نے تو خود حضرت رسول ہی پر الزام قائم کیا ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے یہ کیونکر ممکن ہے کہ صاحب خلق عظیم ایک دیندار کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو اس کے غلاموں سے بھی بہت دور اور خلاف قیاس ہے گُجا شان نبوت اور کجا یہ بدخُلقی و ترش روئی معاذ اللہ۔

ع ۲ — ۲۰ — ۴

عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ وقف لازم
اس سے بے رخی کرتے ہو دیکھو یہ (قرآن) سراسر نصیحت ہے تو جو چاہے اسے یاد رکھے
فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَیْدِیْ
(لوح محفوظ) کے بہت سے معزز اوراق میں (لکھا ہوا) ہے بلند رتبہ اور پاک ہیں (ایسے) لکھنے والوں کے
سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾
ہاتھوں میں ہے جو بزرگ نیکوکار ہیں انسان[1] ہلاک ہو جائے وہ کیسا ناشکرا ہے (خدا نے)
مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾
اس کو کس چیز سے پیدا کیا نطفے سے اسے پیدا کیا، پھر اس کا اندازہ مقرر کیا،
ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا
پھر اس کا راستہ آسان کر دیا پھر اُسے موت دی پھر اُسے قبر میں دفن کر دیا، پھر جب چاہے
شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْیَنْظُرِ
گا اٹھا کھڑا کرے گا سچ تو یہ ہے کہ خدا نے جو حکم اسے دیا اس نے اس کو پورا نہ کیا تو انسان کو اپنے
الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
کھانے ہی کی طرف غور کرنا چاہیئے کہ ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے
شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّعِنَبًا
زمین (درخت اُگا کر) چیری پھاڑی پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا اور انگور اور ترکاریاں
وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً
اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا (یہ سب کچھ)
وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ
تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیے (بنایا) تو جب کانوں کے پردے پھاڑنے
الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿٣٤﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ﴿٣٥﴾
والی (قیامت) آموجود ہوگی، اس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىِٕذٍ شَاْنٌ
اور اپنے لڑکے بالوں سے بھاگے گا، اس دن ہر شخص (اپنی نجات کی) ایسی فکر میں ہوگا جو
یُّغْنِیْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾
اسکے (مشغول ہونے کے) لیے کافی ہو، بہت سے چہرے تو اس دن چمکتے ہونگے خنداں شاداں (یہی نیکوکار)

[1] بعض کا قول ہے کہ اس انسان سے مراد امیّہ بن خلف اور بعض عتبہ بن ابولہب کو کہتے ہیں۔

وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

ہیں) اور بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر گرد پڑی ہوگی اس پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی،

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

یہی کفار بدکار ہیں

ع ۱ / ۲۴ / ۵

آیاتہا ۲۹ (۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۷) رکوعہا ۱

سورہ [1] تکویر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَ إِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَ إِذَا

جس وقت آفتاب (کی چادر کو) لپیٹ لیا جائے گا، اور جس وقت تارے گر پڑیں گے اور جب

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَ إِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَ إِذَا

پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب عنقریب جننے والی اونٹنیاں بیکار کر دی جائیں گی [2] اور جس وقت

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَ إِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَ إِذَا

وحشی جانور اکٹھا کیے جائیں گے، اور جس وقت دریا آگ ہو جائیں گے اور جس وقت

النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَ إِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِأَيِّ

روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی، اور جس وقت زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا [3] کہ وہ کس

ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَ إِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَ إِذَا السَّمَآءُ

گناہ کے بدلے ماری گئی اور جس وقت (اعمال) کے دفتر کھولے جائیں گے اور جس وقت آسمان کا

كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَ إِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَ إِذَا الْجَنَّةُ

چھلکا اتارا جائے گا، اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی اور جب بہشت قریب کر

أُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ أَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَآ أُقْسِمُ

دی جائے گی تب ہر شخص معلوم کرے گا کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا ہے، تو مجھے ان ستاروں

بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾

کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے [4] اور غائب ہوتے ہیں اور رات کی قسم جب ختم ہونے کو آئے،

وَ الصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ إِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ

اور صبح کی قسم جب روشن ہو جائے کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتہ (جبرئیل) کی زبان کا

---

[1] اس سورہ میں خداوند عالم نے قیامت کے حالات، حضرت جبرئیل کی مدح، فرشتوں کا وجود، قرآن کا خدائی کتاب ہونا، حضرت رسول کی رسالت، خدا کی مشیت کا سب پر غالب رہنا وغیرہ بیان کیا ہے ۱۲

[2] عرب میں قریب جننے والی اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی ہیں مگر قیامت کی وہ سخت مصیبت ہوگی کہ لوگ اس وقت اس کی بھی پرواہ نہ کریں گے ۱۲

[3] اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رسم جاری تھی کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اسے مفلسی یا شرم سے مار ڈالتا یا پشمینہ کا کپڑا پہنا کر ریوڑ چرواتا، یا زندہ درگور کر دیتا، اسی کی تنبیہ کی غرض سے اس لڑکی کو یہاں مدعیہ بنا کر اظہار لے رہا ہے تاکہ لوگ اس سے باز آئیں ۱۲ ش

[4] علم ہیئت سے اس مسئلہ کی اچھی طرح چھان بین ہو چکی ہے کہ زحل، مریخ، مشتری، زہرہ اور عطارد، پانچوں ستارے چلتے چلتے یکبارگی پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا غائب ہو جاتے ہیں ۱۲ ش

الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿٧﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿٨﴾ كِتٰبٌ
سجین میں ہیں ، اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے ایک لکھا ہوا
مَّرْقُوْمٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ
دفتر ہے (جس میں شیاطین کے اعمال درج ہیں) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ
يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ
روزِ جزاء کو جھٹلاتے ہیں ، حالانکہ اس کو حد سے نکل جانے والے گنہگار کے سوا کوئی
مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
نہیں جھٹلاتا ، جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا
کے افسانے ہیں ، نہیں نہیں بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کے دلوں پر
يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾
زنگ بیٹھ گیا ہے ، بیشک یہ لوگ اس دن اپنے پروردگار (کی رحمت سے) روک لیے جائیں گے
ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ
پھر یہ لوگ ضرور جہنم واصل ہوں گے پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز تو ہے
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
جسے تم جھٹلایا کرتے تھے (یہ بھی سن رکھو کہ) نیکوں کے نامۂ عمل علیین میں ہوں
عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ
گے اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے جس میں نیکوں کے اعمال
الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾
درج ہیں) اس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہیں بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ
بیٹھے نظارے کریں گے، تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لوگے ان کو سربمہر خالص
رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
شراب پلائی جائے گی جس کی مہر مشک کی ہوگی اور اس کی طرف البتہ شائقین کو رغبت
الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
کرنی چاہیئے ، اور اس (شراب) میں تسنیم[1] کے پانی کی آمیزش ہوگی ، وہ ایک چشمہ ہے جس

نیکوں بروں کے اعمال کا تفرقہ

[1] بہشت کی ایک نہر کا نام ہے ۱۲

لَمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

ہیں مقربین پئیں گے، بے شک جو گنہگار مومنوں سے ہنسی کیا کرتے

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا

تھے، اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو ان پر چشمک کرتے تھے[۱] اور جب

انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا

اپنے لڑکے بالوں کی طرف لوٹ کر آتے تھے تو اتراتے ہوئے اور جب ان (مومنین) کو دیکھتے تو کہہ

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

بیٹھتے تھے کہ یہ تو یقینی گمراہ ہیں حالانکہ یہ لوگ ان پر کوہ گران بنا کے تو بھیجے نہیں گئے تھے،

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

تو آج (قیامت میں) ایماندار لوگ کافروں سے ہنسی کریں گے (اور) تختوں پر بیٹھے نظارہ

يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

کریں گے کہ اب تو کافروں کو ان کے کیے کا پورا پورا بدلا مل گیا،

اٰياتها ۲۵ — (۸۴) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) — رکوعها ۱

سورہ[۲] انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جائے گا، اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے، اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ

(زمین برابر کر کے) تان دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے اگل دے گی اور بالکل خالی ہو جائیگی اور اپنے

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ

پروردگار کا حکم بجا لائے گی اور اس پر لازم بھی یہی ہے (تو قیامت آجائیگی) اے انسان تو اپنے پروردگار کی حضوری

كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾

کی کوشش کرتا ہے تو تو (ایک نہ ایک دن) اسکے سامنے حاضر ہوگا، پھر (اس دن) جس کا نامۂ عمل اسکے داہنے ہاتھ میں دیا

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ

جائیگا، اس سے تو حساب آسان[۳] طریقہ سے لیا جائے گا، اور (پھر) وہ اپنے (مومنین) کے قبیلہ

---

[۱] علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بار حضرت علیؑ مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے ہو کر گزرے تو ان میں سے جو لوگ منافق تھے مسخراپن ہنسی اور باہم چشمکیں کرنے لگے، پھر جب اپنے ہم جلسوں کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اجی سنا آج ہمارے سامنے سے اصلع (جس کے سر پر آگے کی طرف بال نہ ہوں) یعنی حضرت امیرؑ گذرا، یہ کہہ کر پھر خوب ہنسے اسی وقت قبل اس کے کہ جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے منافقین کی مذمت اور جناب امیرؑ کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد (۲) صفحہ مطبوعہ مصر ۱۲

ع ۱ — ۳۶ — ۸

[۲] اس سورہ میں خدا نے قیامت کے واقعات نیکوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں، تلاوت قرآن میں سجدہ کا حکم، خدا کا سب چیزوں کو جاننا، نیکوں کے لیے بے انتہا اجر و ثواب کا ہونا، وغیرہ ذکر فرمایا ہے

[۳] آسان طریقہ سے حساب لیے جانے کا ایک حدیث میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اس کے گناہ اس کے سامنے پیش کر کے معاف کر دیئے جائیں گے ۱۲

مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ
کی طرف خوش خوش پلٹے گا، لیکن جس شخص کو اس کا نامۂ عمل اسکی پیٹھ پیچھے سے دیا جائیگا، وہ تو موت کی دعا
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ
کرے گا، اور جہنم واصل ہو گا، یہ شخص تو اپنے لڑکے بالوں میں مست
مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ
رہتا تھا، اور سمجھتا تھا کہ کبھی (خدا کی طرف) پھر کر جائے ہی گا نہیں، ہاں اس کا پروردگار یقینی
بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾
اس کو دیکھ بھال کر رہا ہے، تو مجھے شام کی سرخی کی قسم اور رات کی ان چیزوں کی جنھیں یہ ڈھانک لیتی ہے
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا
اور چاند کی جب پورا ہو جائے کہ تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسو گے، تو ان لوگوں کو
لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا
کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے، اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو (خدا کا) سجدہ
يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ سجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
نہیں کرتے، بلکہ کافر لوگ تو (اور اسے) جھٹلاتے ہیں، اور جو باتیں یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے
بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے تو (اے رسولؐ) انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو، مگر جو لوگ ایمان
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع
لائے اور انھوں نے اچھے اچھے کام کیے ان کے لیے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے

رکوعها ١ (٨٥) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (٢٧) اٰياتها ٢٢

سورہ لہ بروج مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ
برجوں ۲ والے آسمان کی قسم اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ ۳ کی اور
وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ
جس کی گواہی دی جائیگی اس کی (کہ کفارِ مکہ ہلاک ہوئے جسطرح خندق ۴ والے ہلاک کر دیئے گئے جو خندقیں آگ

لہ اس سورہ میں خدا نے کفارِ مکہ کی ہلاکت کی پیش گوئیاں اصحابِ اخدود کا قصہ اور کفارِ مکہ کی ان سے تشبیہ، مومنین کو تکلیف دینے کی سزا، ایمانداروں کی کامیابی، خدائی مواخذہ کی سختی کا اختیار و مرید ہونا، فرعون و نمرود کے قصہ کی طرف کفار کی تنبیہ، قرآن کا خدائی کتاب وغیرہ ہونا ذکر فرمایا ہے ۱۲

۲ اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۱۱ سورہ یونس، صفحہ ۴۲۸ آیت ۶ میں ۱۲

۳ اس میں سنت اختلاف ہے کہ شاہد و مشہود سے کیا مراد ہے جعفر امام حسینؑ سے منقول ہے کہ شاہد حضرت رسولؐ ہیں اور مشہود قیامت، امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ شاہد روزِ جمعہ ہے اور مشہود روزِ عرفہ اور ایک روایت میں ہے کہ شاہد حضرت رسولؐ اور مشہود حضرت علیؑ ہیں ایک حدیث میں ہے کہ شاہد خدا جلالہ، مشہود بندہ اور تیسری حدیث میں ہے کہ اس کے برعکس بعض کا خیال ہے کہ شاہد دسویں ذی الحجہ اور مشہود نویں اور بعض کا قول ہے کہ شاہد فرشتے اور مشہود قیامت، بعض کہتے ہیں کہ اکثر دونوں سے مراد آدمی ہیں بعض نے کہا کہ شاہد یہ اُمت ہے اور مشہود اگلی اُمتیں، بعض کا قول ہے کہ شاہد انسان کے اعضاء ہیں اور مشہود نفس بعض کہتے ہیں کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود حج کرنے والے بعض کا خیال ہے کہ شاہد دن رات ہیں اور مشہود آدمی بعض کہتے ہیں کہ شاہد انبیاء ہیں اور مشہود ہمارے نبی، بعض کہتے ہیں کہ شاہد حضرت آدم اور مشہود ان کی اولاد اور بعض شاہد حضرت عیسیٰ اور مشہود ان کی اُمت کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲

۴ ان کا قصہ یوں منقول ہے کہ ایک حبشی کو خداوند عالم نے حبشیوں پر پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کا ایک بادشاہ تھا، جس کا نام ذو نواس تھا وہ لوگوں سے اپنی اور بتوں کی پرستش کرانا غرض پیغمبر نے ہر چند فہمائش کی مگر چند کے سوا کسی پر کچھ اثر نہ ہوا آخر جنگ کی نوبت آئی اور پیغمبر کے بہت سے اصحاب مارے گئے جو باقی بچے وہ قید ہوئے اور ان کے واسطے بہم گز لمبی اور بارہ گز چوڑی نہر کھدوائی اور اسے آگ سے بھر دیا اور ایک منادی نے آواز دی کہ جو ہمارے دین پر ہے وہ الگ ہو جائے اور جو اس پیغمبر کے دین پر ہے وہ اس میں کود پڑے آخر مومنین نے نہایت خوشی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کودنا شروع کیا جب ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں ایک مہینہ کا بچہ تھا تو اس کو تامل ہوا — مگر خدا کی شان اس بچہ نے باواز بلند کہا اے ماں کچھ خوف کرو اور ہم کو لیے ہوئے کود پڑو، غرض وہ بھی گری، بس پھر کیا تھا خدا نے فوراً ایک ہوا بھیجی جس نے ساری نہر کو خالی کر کے اسی آگ سے بادشاہ اور اس کے لشکر اور تابعین کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا، اور مومنین پر کچھ اثر بھی نہ ہوا، اور وہ سب کے سب صحیح و سالم نکل آئے ۱۲

الْوَقُودِ ۝٥ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝٦ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

کی تھیں جنہیں انہوں نے مسلمانوں کے لیے) ایندھن جھونک کھا تھا جب وہ ان (خندقوں) پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو (سلوک

بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا

ایمانداروں کیساتھ کرتے تھے اس کو سامنے دیکھ رہے تھے، اور ان کو مومنین کی یہی بات بُری معلوم ہوتی کہ وہ لوگ خدا

بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

پر ایمان لائے تھے جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے وہ (خدا) جس کی سارے آسمان و زمین

وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ

میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے بے شک جن لوگوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ

ایماندار مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝١٠ إِنَّ الَّذِينَ

عذاب تو ہے ہی (اس کے علاوہ) جلنے کا بھی عذاب ہوگا بیشک جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ

ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے، ان کے لیے وہ باغات ہیں جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝١١ إِنَّ بَطْشَ

نہریں جاری ہیں ، یہی تو بڑی کامیابی ہے ، بیشک تمھارے پروردگار

رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝١٢ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝١٣ وَهُوَ

کی پکڑ بڑی سخت ہے وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں) زندہ کریگا اور

الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝١٥ فَعَّالٌ

وہی بڑا بخشنے والا محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک بڑا عالیشان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے

لِمَا يُرِيدُ ۝١٦ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ

کیا تمھارے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے (یعنی) فرعون و ثمود کی (ضرور

وَثَمُودَ ۝١٨ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝١٩

پہنچی ہے) مگر کفار تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝٢٠ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

اور خدا ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ تو قرآن مجید

مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

(٨٦) سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (٣٦)

آیاتہا ١٧ — رکوعہا ١

سورہ ١ طارق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم ٢ اور تم کو کیا معلوم رات کو آنے والا کیا ہے (وہ) چمکتا ہوا

الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ

تارہ ہے (اس بات کی قسم) کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں تو انسان کو دیکھنا چاہیے

الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ

کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے وہ اچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے

مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾

کی ہڈیوں کے بیچ سے نکلتا ہے ٣ بے شک خدا اس کے دوبارہ (پیدا) کرنے پر ضرور قدرت

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَ

رکھتا ہے جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے تو (اس دن) اس کا نہ کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مددگار ہوگا، چکر

السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ

کھانے والے آسمان کی قسم اور پھٹنے والی زمین کی (قسم) بے شک یہ قرآن

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ

قول فیصل ہے اور لغو نہیں ہے، بے شک یہ کفار اپنی تدابیر کر رہے ہیں اور

كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں، تو کافروں کو مہلت دو بس ان کو تھوڑی سی مہلت دو

(٨٧) سُورَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (٨)

آیاتہا ١٩ — رکوعہا ١

سورہ ٤ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

١ اس سورہ میں خدا نے ہر شخص کے واسطے نگہبان فرشتوں کا مقرر ہونا، انسانی پیدائش کا مادہ ہونا اور اس کی جگہ، قرآن کا قول فیصل ہونا، کفار کی سست بنیاد وغیرہ تعلیم فرمایا ہے ١٢ — ع ٢٢ / ١٠

٢ مفسرین میں اس بات سے مراد ہونے میں اختلاف ہے کوئی عام تاروں کو کہتا ہے کوئی خاص تاروں کو زحل وغیرہ کا نام بتاتا ہے کوئی اس سے جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ١٢

٣ بقراط جو بڑا نامی حکیم گزرا ہے اس کا قول ہے کہ منی عورت کی ہو یا مرد کی دماغ میں پیدا ہوتی ہے اور وہاں سے دو رگوں کے ذریعے جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں آتی ہے اور پھر جگر کی دو رگوں سے جو حرام مغز سے متصل ہیں ہوتی ہوئی گردہ میں آتی ہے اور اس طرح سلسلہ وار ہوتی ہوئی مخارج سے باہر نکل آتی ہے مگر محقق اطباء اور زمانہ حال کے ڈاکٹروں کا خیال یہ ہے کہ منی کا مادہ ہر عضو سے جدا ہو کر پہلے دماغ میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے حرام مغز میں ہوتا ہوا گردہ میں آتا ہے اور گردہ میں پختہ و پزیر ہو کر خون کی صورت میں انثیین میں آتا ہے اور وہاں منی بن کر باہر نکل جاتا ہے بہرحال چاہیے جو قول صحیح ہو، خدا کا کلام ہر طرح سچا ہے، کیوں کہ دونوں قول کے مطابق گردہ اور حرام مغز ہی مادہ منی کی پختہ و پزیر اور نکلنے کی جگہ قرار پائی اور گردہ حرام مغز کے پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا واللہ اعلم ١٢ منہ

٤ اس سورہ میں خدا کی تسبیح و عبادت کا حکم، خدا ہی سب کا خالق ہے، رسول کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا، خدا عالم الغیب ہے، تم نصیحت کیسے جاؤ، شرک سے بچو، نماز کی ترغیب، قرآن کا اگلے صحیفوں کے مخالف نہ ہونا، وغیرہ ذکر فرمایا ہے ١٢ — ع ١ / ١٧ / ١١

ربع پارہ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾
(اے رسول) اپنے عالیشان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور درست کیا
وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾
اور جس نے (اس کا اندازہ) مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لیے) چارہ اُگایا
فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ ﴿٦﴾
پھر خشک اُسے سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا، ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں مگر لے
إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ
جو خدا چاہے (منسوخ کر دے) بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی اور ہم
لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ
تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو جو خوف رکھتا ہو وہ تو
يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ
فوراً سمجھ جائے گا اور بدبخت اس سے پہلو تہی کرے گا جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں
الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ
داخل ہوگا، پھر نہ وہاں مرے ہی گا نہ جیے گا، وہ یقیناً مراد دلی کو پہنچا جو
مَنْ تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُونَ
(شرک سے) پاک ہوا ٢ے اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ تو دنیاوی
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا
زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے، بیشک یہی بات اگلے
لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾
صحیفوں ٣ے ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں (بھی ہے)

ع ١٩ ١٢

(٨٨) سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (٦٨) — آياتها ٢٦ — ركوعها ١

سورہ ٤ے غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھبیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾
بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی مصیبت (قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے اس دن بہت سے چہرے ذلیل و رسوا ہوں گے

لے یعنی جس آیت کو خدا ہر طرح منسوخ کر دینا چاہے گا حتی کہ تلاوت میں بھی اس کو تمہارے ذہن سے محو کر ڈالے ۱۲۔

٢ے یعنی جس نے دل کو کفر کی نجاست سے پاک کیا اور شہادتین وغیرہ کا اقرار کیا پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں اور اچھے اعمال بجالایا اُس نے نجات پائی ۱۲۔

النصف

٣ے حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ان میں تین سو تیرہ رسول و صاحب کتاب ہیں، چار ہزار صحیفے خدا نے نازل کیے اور بعض رسولوں کو کئی صحیفے عطا ہوئے، عربوں میں چار پیغمبر ہوئے، ہود، صالح، شعیب اور ہمارے رسول ۱۲۔

٤ے اس سورہ میں خدا نے قیامت کے واقعات، دوزخ بہشت کی حالت، مخلوقاتِ خدا میں غور کرنے کا حکم، حضرت رسول کی رسالت، ہر شخص کی بازگشت خدا کی طرف ہونا وغیرہ بیان فرمایا ہے ۱۲۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ
(طوق و زنجیر سے) مشقت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی آگ میں داخل ہوں گے انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی
اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ
پلایا جائیگا، خاردار جھاڑی لہ کے سوا ان کے لیے کوئی نہیں جو موٹائی پیدا کرے نہ بھوک میں کچھ کام
وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾
آئے گا ، (اور) بہت سے چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنی
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا
کوشش (کے نتیجہ) پر شادماں ، ایک عالیشان باغ میں ، وہاں کوئی لغو بات سنیں گے ہی
لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾
نہیں ، اس میں چشمے جاری ہوں گے ، اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے
وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ
اور (ان کے کنارے) گلاس رکھے ہوں گے اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں
مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾
بچھی ہوئیں ، تو کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف غور نہیں کرتے کہ کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے ،
وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾
اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند بنایا گیا ہے، اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کیے گیے ہیں
وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾
اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے ، تو تم نصیحت کرتے رہو ، تم تو بس نصیحت کرنے والے
لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾
تم کچھ ان پر داروغہ تو ہو نہیں ہاں جس نے منہ پھیر لیا اور نہ مانا ،
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾
تو خدا اس کو بہت بڑے عذاب کی سزا دے گا بیشک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع
پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے

ع ۱ النصف ۲۶ ۱۳

لہ پانی کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے جس میں صرف کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں اور مزے میں صبر سے بھی بدتر اور جب خشک ہو جاتا ہے تو ایسا زہر قاتل کہ جانور بھی اس کے پاس نہیں پھٹکتے اسی کو ضریع کہتے ہیں اور اسی کی حالت کا لحاظ کر کے میں نے اس کا ترجمہ خاردار جھاڑی کیا ہے یہ تو دنیا کا ضریع ہے اور آخرت کا ضریع تو خدا کی پناہ ۱۲

۲ے اس سورہ پر خدا نے کفر پر عذاب کی پیش گوئی، شداد اور ثمود و فرعون کی تباہی کے قصہ کا اشارہ بندوں پر خدا کی نگرانی، امتحان کے وقت انسان کی حالت، تمام انسانوں کی حالت، قیامت کا تذکرہ حضرت حمزہ یا ابن عباس کی فضیلت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۱۲

(۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰)
اٰیاتہا ۳۰ — رکوعہا ۱

سورۂ ۲ے فجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا

صبح[1] کی قسم، اور دس[2] راتوں کی، اور[3] جفت و طاق کی، اور رات کی جب

يَسْرِ ﴿۴﴾ هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

آنے لگے۔ عقل مند کے واسطے تو یہ ضرور بڑی قسم ہے (کہ کفار پر ضرور عذاب ہوگا) کیا تم نے نہیں

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِىْ لَمْ يُخْلَقْ

دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا یعنے ارم والے دراز قد، جن کا مثل[4] تمام (دنیا

مِثْلُهَا فِى الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾

کے) شہروں میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا، اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراش

وَفِرْعَوْنَ ذِى الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِى الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾

کر (گھر بناتے) تھے اور فرعون کیساتھ (کیا کیا) جو (سزا کے لیے) میخیں رکھتا تھا، یہ لوگ (مختلف) شہروں میں سرکش ہو رہے

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

تھے اور ان میں بہت سے فساد پھیلا رکھے تھے تو تمہارے پروردگار نے اُن پر عذاب کا کوڑا لگا دیا،

عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا

بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے لیکن انسان جب اُسکو اس کا پروردگار

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

(اس طرح) آزماتا ہے کہ اس کو عزت و نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ

مگر جب اس کو (اس طرح) آزماتا ہے کہ اُس پر روزی کو تنگ کر دیتا ہے تو بول اُٹھتا ہے کہ میرے

اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

پروردگار نے مجھے ذلیل کیا، ہرگز نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطرداری کرتے ہو اور نہ محتاج کو کھانا

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

کھلانے کی ترغیب دیتے ہو، اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو سمیٹ کر چکھ جاتے ہو،

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا

اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو، سُن رکھو کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی

[1] ایک روایت میں ہے کہ اس صبح سے مراد وہ صبح ہے جب حضرت رسول طائف میں تھے اور بارہ ہزار آدمی آپ کے ساتھ تھے اور سب کے سب پیاسے تھے اور پانی کا کوئی سامان نہ تھا، آخر آپ نے ایک پیالہ منگوا کر اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اس سے چار چشمے جاری ہوئے کہ سارا لشکر سیراب ہوا اور کیا عجب ہے کہ اس سے مراد صبح عاشورہ ہو واللہ اعلم ۱۲۔ [2] محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں ابی عثمان سے روایت کی ہے کہ لوگ تین عشروں کی بہت تعظیم کرتے تھے ذی الحجہ و محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا آخیر عشرہ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۴۶ سطر ۳ مطبوعہ مصر ۱۲۔ [3] بظاہر اس کے یا تو تمام چیزیں مراد ہیں کوئی چیز طاق و جفت سے خالی نہیں ہو سکتی یا نماز شفع و وتر مراد ہے ۱۲۔ [4] حضرت نوح کی پانچویں پشت سے ایک شخص کا نام عاد تھا جس کا سلسلہ نسب یوں ہے، عاد بن عوص بن ارم بن سالم بن نوح، عاد کے دو بیٹے تھے، شداد و شدید، اور دونوں بادشاہ تھے جب شدید مر گیا تو سب ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور چار سو بادشاہ اس کے ماتحت و خراج گزار تھے، آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا، اس وقت کے پیغمبر جب اس کی ہدایت کے لیے آئے تو اس نے کہا ایمان لانے کا فائدہ، پیغمبر نے کہا خدا تجھے بہشت دے گا، اس نے پوچھا بہشت میں کیا ہے جب پیغمبر نے اسکی کیفیت بیان کی، تو اس نے کہا ایسا میں خود بنا سکتا ہوں غرض اس نے معتدل آب و ہوا کی زمین تجویز کر کے بہشت بنوانا شروع کیا، ایک لاکھ مزدور اس میں کام کرتے اور تمام بادشاہان دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی تھی سب منگوائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو اس کا نام اپنے دادا کے نام پر باغ ارم رکھا، اس باغ کی دیوار کی اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں، اس کے کنگوروں میں موتی اور یاقوت اور ہیرے تھے، اس کی زمین عنبر و مشک کی تھی اس میں ایک ہزار محل تھے اس کے گرداگرد ہزار بالاخانے ہزار ایوان تھے ہر مکان کے سامنے ایک درخت تھا جس کی ڈالیں سونے کی پتے زبرجد کے خوشے موتیوں کے تھے غرض جب باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو شداد مع حشم و خدم کے اس کو دیکھنے چلا، جب قریب دروازہ کے پہنچا تو

دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ
جائے گی اور تمھارے پروردگار (کا حکم) اور فرشتے قطار کے قطار آ جائیں گے اور اس دن
یَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ
جہنم سامنے کر دی جائے گی اس دن انسان چونکے گا مگر اب چونکنا کہاں
الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَئِذٍ
(فائدہ دے گا) (اس وقت) کہے گا کہ کاش میں نے اپنی زندگی کے واسطے کچھ پہلے بھیجا ہوتا، تو اس دن
لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾
خدا ایسا عذاب کرے گا، کہ کسی نے ویسا عذاب نہ کیا ہوگا اور نہ کوئی اس کے جکڑنے کی طرح جکڑے گا
یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً
(اور کچھ لوگوں سے کہے گا) اے اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے خوش وہ تجھ
مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾
سے راضی تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا، اور میرے بہشت میں داخل ہو جا،

(۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّیَّةٌ (۳۵)

آیاتہا ۲۰ رکوعہا ۱

سورہ [2] بلد مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾
مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو، اور
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾
(تمھارے) باپ (آدم) اور اس کی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے
اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ
کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا، وہ کہتا [3] ہے کہ میں نے بہت سا
مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ
مال اڑا دیا، کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں، کیا ہم نے اس کو
لَّهٗ عَیْنَیْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ﴿۱۰﴾
دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اس کو (اچھی بری) دونوں راہیں بھی

(بقیہ صفحہ ۸۲۱) ایک شدید چیخ کی آواز سنی اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں اس نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ باغ کو دیکھ لوں ملک الموت نے کہا کہ اجازت نہیں غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر اور ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا امیر معاویہ کے زمانے میں عبداللہ بن قلابہ اپنا اونٹ تلاش کرتا اس باغ میں پہنچ گیا تھا چنانچہ واپس آ کر جو کیفیت اس نے بیان کی اس کی تصدیق کعب احبار نے کی واللہ اعلم ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ کے بارے میں نازل ہوئی اور درمنثور میں یہ روایت بریدہ سے مروی ہے، مگر ساتھ ہی اس کے ایک دوسری روایت جو سعید بن جبیر سے مروی ہے، اس میں حضرت ابن عباس کی وفات کے وقت اس آواز کا سنائی دینا بیان کیا گیا ہے واللہ اعلم ۱۲

ع ۱ / ۳۰ / ۱۴

[2] اس سورہ میں خدا نے انسان کو مشقت و محنت کرنے والا خدا کا اس پر ہر طرح قادر ہونا اس کے اعضا نعمت ہیں غلام آزاد کرنے بھوکے کو کھلانے کی فضیلت صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ ذکر فرمائی ہے ۱۲ [3] ایک روایت میں ہے کہ مراد اس سے عمرو بن عبدود ہے کہ اس نے جناب امیر سے آخر وقت کہا تھا کہ میں نے اسلام کے بند کرنے میں بہت سے روپے خرچ کیے واللہ اعلم ۱۲

وقف لازم

انسان مشقت کے لیے پیدا ہوا ہے ۱۲

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ

دکھادیں) پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا، اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے (کسی کی) گردن کا (غلامی

رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا

یا قرض سے) چھڑانا، یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج

مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ

کو کھانا کھلانا، پھر تو اُن لوگوں میں (شامل) ہو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

جاتا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور ترس کھانے کی وصیت کرتے رہے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا

یہی لوگ خوش نصیب ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہے یہی

هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

لوگ بدبخت ہیں کہ ان کو آگ میں ڈال کر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی

ع ۱ ۲۰ ۱۵

(۹۱) سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶)

آیاتہا ۱۵ — رکوعہا ۱

سورہ[1] شمس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا

سورج[2] کی قسم اور اس کی روشنی کی قسم، اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے، اور دن کی جب

جَلّٰىهَا ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾

اسے چمکا دے، اور رات کی جب اسے ڈھانک لے، اور آسمان کی جس نے اسے بنایا،

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا

اور زمین کی اور جس نے اُسے بچھایا، اور جان کی اور جس نے اُسے درست کیا، پھر اس کی بدکاری

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ

اور پرہیزگاری کو اسے سمجھا دیا (قسم ہے) جس نے اس جان کو (گناہ سے) پاک رکھا وہ تو کامیاب ہوا، اور

خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ

جس نے اسے گناہ کر کے دبا دیا وہ نامراد رہا، قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا، جب ان میں کا

[1] اس سورہ میں خدا نے نفس کو پاکیزہ رکھنے کی تاکید، گناہ کی ممانعت، ناقہ صالح کا قصہ ذکر فرمایا ہے ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ سورج سے حضرت رسول اور قمر سے جناب امیر مراد ہیں، اور رات سے وہ لوگ مراد ہیں، جو اہل بیت کے حقوق کو غصب کر کے حاکم بن بیٹھے ۱۲

اِنْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ

ایک بڑا بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا ۔ تو خدا کے رسول (صالح) نے اُن سے[1] کہا کہ خدا کی اونٹنی

وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۥ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اور اسکے پانی پینے سے تعرض نہ کرنا مگر ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اُس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

اُن کے گناہ کے سبب اُن پر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کر کے) برابر کر دیا اور اسکو ان کے بدلے کا کوئی خوف تو ہے نہیں

(۹۲) سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹)

اٰیاتہا ۲۱ — رکوعہا ۱

سورۂ لیل[2] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

رات کی قسم جب (سورج) کو چھپالے اور دن کی جب خوب روشن ہو اور اُس (ذات) کی جس نے

وَالْاُنْثٰٓى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ

نر و مادہ کو پیدا کیا کہ بیشک تمہاری کوشش طرح[3] طرح کی ہے تو جس نے سخاوت کی اور

اتَّقٰى ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾

اچھی بات (اسلام) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے راحت آسانی (جنت) کے اسباب مہیا کر دیں گے

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾

اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی کی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اُسے

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾

سختی (جہنم) میں پہنچا دیں گے اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اسکے کچھ کام بھی نہ آئے گا

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

ہمیں راہ دکھا دینا ضرور ہے اور آخرت اور دنیا (دونوں) ہماری ہی چیز ہیں تو ہم نے

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾

تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے متنبہ کر دیا اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ

جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچا لیا جائے گا جو اپنا

[1] اس کا قصہ تفصیل سے سورہ اعراف میں گزر چکا ہے ۱۲

[2] اس سورہ میں خدا نے امور ذیل ذکر فرمائے ہیں، سخاوت کی مدح بخل کی مذمت مرنے پر مال کچھ کام نہ آئے گا، شرع کا فرض صرف ہدایت ہے پرہیزگار دوزخی جہنم سے بچا لیا جائے گا وغیرہ ۱۲

ع ۱۵ ۱۶

[3] اس کی شان نزول یہ ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں خرمے کا درخت تھا اور اس کی کچھ ٹہنیاں ایک ہمسایہ کے گھر میں جھک پڑی تھیں اور وہ شخص عیالدار و محتاج تھا، اور جب انصاری خرمے توڑنے جاتا اور ایک آدھ گر پڑتا اور ہمسایہ کے لڑکے اُٹھا لیتے تو یہ بدبخت ان سے چھین لیتا یہاں تک کہ بعض وقت بچوں کے منہ سے نکال لیتا ہمسایہ نے اس کی شکایت حضرت رسول سے کی، آپ نے انصاری کو بلا کر فرمایا کہ تو اس درخت کو بہشت کے خرموں کے درخت کے بدلے بیچے تو میں لیتا ہوں، اس نے حیلے کیے اور نہ مانا، ابو وحداح نے یہ سن کر حضرت سے عرض کی اگر میں اس درخت کو خرید کر دوں تو مجھے بہشت کے درخت اس کے عوض مل سکتے ہیں، آپ نے فرمایا ضرور، اور بعد اصرار چالیس درخت کے بدلے اس درخت کو خرید کیا، اور لوگوں کو اس پر گواہ کر دیا، تب آپ نے ابو وحداح سے بہشت کے درختوں کا وعدہ کر کے وہ درخت لے کر اُس ہمسایہ کے حوالے کر دیا، اُس پر یہ آیتیں ابو وحداح کی مدح اور اس انصاری کی مذمت میں نازل ہوئیں ۱۲

يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ

مال (خدا کی راہ میں) دیتا ہے تاکہ پاک ہو جائے اور (لطف یہ ہے) کہ کسی کا اُس پر کوئی احسان نہیں جس کا اُسے

تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

بدلا دیا جاتا ہے بلکہ (وہ تو) صرف اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (دیتا ہے) اور وہ عنقریب بھی خوش ہو جائیگا

آیاتہا ۱۱ (۹۳) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (۱۱) رکوعہا ۱

سورہ لہ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿۳﴾

(اے رسول) پہر دن چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپالے کہ تمہارا پروردگار نہ تم کو چھوڑ بیٹھا اور تم سے

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ

ناراض ہوا اور تمہارے واسطے آخرت دنیا سے یقینی کہیں بہتر ہے اور تمہارا لہ پروردگار عنقریب اس قدر عطا کریگا

فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾

کہ تم خوش ہو جاؤ کیا اس نے تمہیں یتیم پاکر (ابوطالب کی) پناہ دی (ضرور دی) اور تم کو احکام سے ناواقف دیکھا تو منزل

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ

مقصود تک پہنچایا اور تم کو تنگدست دیکھ کر غنی کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ

اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾

دینا اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا ؏

آیاتہا ۸ (۹۴) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (۱۲) رکوعہا ۱

سورہ سلہ انشراح مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾

(اے رسول) کیا ہم نے تمہارا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کر دیا (ضرور کیا) اور تم پر سے وہ بوجھ اتار دیا۔

الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ

جس نے تمہاری کمر توڑ دی تھی اور تمہارا ذکر بھی بلند کر دیا تو (ہاں) مشکل کے

لہ اس سورۃ میں خدا نے حضرت رسول کی تشفی جناب سیدہ کی ایک خاص فضیلت رسول اللہ پر احسانات یتیم پر ستم نہ کرنا سائل کو نہ جھڑکنا، پروردگار کی نعمت کا اظہار وغیرہ ذکر فرمایا ہے لہ عسکری نے مواعظ میں اور ابن مردویہ اور ابن لال اور ابن النجار نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول جناب فاطمہ کے گھر میں آئے تو دیکھا کہ وہ چکی پیس رہی ہیں اور ان کے بدن پر اونٹ کی جھول کی ایک چادر ہے تو آپ نے فرمایا اے فاطمہ آخرت کی نعمتوں کے واسطے دنیا کی تلخی چکھو اور جلدی کرو اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۶۱ سطر ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۲ سلہ اس سورہ میں پہلے تو خدا نے حضرت رسول کے سینہ کو علم سے مملو پُر ہونے کو بیان کیا ہے اور اس پر مفسرین کے وہ اقوال کہ فرشتے نے رسول کے پیٹ کو سینے تک چاک کیا اور پھر دل کو دھویا بالکل خلاف عقل و قیاس ہے اس کے بعد خدا نے دوسرا احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکام خدا پہنچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا اس کو علی ابن ابی طالب کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا اور چونکہ اس حکم خدا یعنی حضرت علی کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسول بہت مشکل کام سمجھتے تھے اس بنا پر خدا نے جس طرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے اُسی طرح یہاں بھی یوں فرمایا دیا کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کردو اور اس کے بعد پھر خدا کی طرف رجوع کرو یعنی موت کی تیاری کرو اگر اس مطلب کو مفسرین اہل سنت نے ذکر نہیں کیا ہے لیکن باانصاف لوگ کلام خدا کو غور سے دیکھیں اور اس مطلب کو اور جو مطالب مفسرین اہل سنت نے بیان کیے ہیں دونوں کو الفاظ قرآن سے منطبق کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ کون زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم ۱۲

ع ۲۱ ۱ ۱۷

ع ۱۱ ۱ ۱۸

الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَإِذَا فَرَغْتَ

ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے، تو جب تم فارغ ہو

فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

جاؤ تو مقرر کر دو[1] اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو

(۹۵) سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ (۲۸)

آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱

سورۂ تین[2] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿١﴾ وَطُورِ سِينِينَ ﴿٢﴾ وَهَٰذَا الْبَلَدِ

انجیر[3] اور زیتون کی قسم اور طور سینین کی اور اس امن والے

الْأَمِينِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾

شہر (مکہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے کینڈے کا پیدا کیا

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

پھر ہم نے اسے (بوڑھا کر کے رفتہ رفتہ) پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا، مگر جو لوگ ایمان لائے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ

اور اچھے اچھے کام کرتے رہے تو ان کے لیے تو بے انتہا اجر و ثواب ہے تو اے رسول، ان دلیلوں کے بعد

بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾

تم کو (روز) جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے (ہاں ضرور ہے)

(۹۶) سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱)

آیاتہا ۱۹ — رکوعہا ۱

سورہ[4] علق مکہ میں نازل ہوئی۔ اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

(اے رسول) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا، اسی نے انسان کو جمے ہوئے

عَلَقٍ ﴿٢﴾ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾

خون سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی،

[1] میں نے جو مطلب گزشتہ صفحہ میں اس سورہ اور اس آیت کا بیان کیا ہے اس کی مؤیدہ روایت ہے جس کو صاحب کشاف نے جلد ۳ صفحہ ۸۰۳ میں ذکر کر کے بدعت فرمایا ہے اور ناصبین کی جنبہ داری میں اعتراض بھی کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ صاحب کشاف کو اپنی ہی تفسیر کے سابق آیات پر جن میں جناب امیرؑ کی وجوب محبت کے قائل ہوئے ہیں نظر نہ پڑی اور نہیں تو قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ہی کو دیکھ لیتے ۱۲ ؎

ع ۸ ۱۹ ۱

[2] اس سورہ میں خدا نے انسان کی عمدہ صفات اور پھر آخر بہت پست حالت میں ہونا ایمان داروں کے لیے بیحد اجر و ثواب اور خدا کا سب سے بالاتر حاکم ہونا بیان کیا ہے،

[3] حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ "تین" سے مسجد نوح اور زیتون سے بیت المقدس مراد ہے واللہ یعلم ۱۲ ؎

[4] اس سورہ میں خدا نے اپنا خالق کل اشیاء ہونا، انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور من جانب خدا تعلیم پانا، امیری کے وقت سرکشی، ابوجہل کی شرارت سجدہ کا حکم وغیرہ ذکر فرمایا ہے اس سورہ کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں چنانچہ حضرت رسول ایک روز غار حرا میں جو آپ کی عبادت کی جگہ تھی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کے سامنے آئے اور کہا مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ خدا کے رسول ہیں پڑھیے آپ نے کہا کیا پڑھوں میں تو پڑھا ہوا نہیں تب جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کر اتنے زور سے دبایا کہ آپ بے طاقت ہو گئے اور پھر کہا پڑھیے آپ نے پھر وہی جواب دیا غرض دو تین بار ایسا ہی کیا اور آپ نے وہ آیتیں پڑھیں اس کے بعد آپ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ آپ گھر آئے اور حضرت خدیجہ سے کہا مجھے کپڑا اڑھا دو غرض آپ سو رہے اور اٹھے تو کہا کیا مجھے سودا ہو گیا ہے خدیجہ نے فرمایا ہرگز نہیں آپ میں ایسے ایسے اعلیٰ صفات ہیں آپ چلئے میرے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس جو اعلیٰ درجہ کے راہب تھے غرض آپ گئے اور حال بیان کیا وہ بولے مبارک ہو کہ تم کو اللہ نے رسول بنایا یہ وہی فرشتہ ہے جو اگلے پیغمبروں پر آیا کیا ہے، تم ڈرو نہیں اور رجوع کرو، عنقریب ہے تم کو جہاد کا حکم ہوگا، اگر میں زندہ رہا تو تمہارا ساتھ دوں گا ۱۲ ؎

ع ۸ ۲۰ ۱

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ﴿٦﴾

اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا سن رکھو بیشک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿٧﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ

ہے تو سرکش ہو جاتا ہے بیشک تمہارے پروردگار کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے بھلا تم نے اس شخص

يَنْهٰى ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿١٠﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ﴿١١﴾

کو بھی دیکھا جو ایک بندے کو جب نماز پڑھتا ہے تو وہ روکتا ہے، بھلا دیکھو تو کہ اگر راہ راست پر ہو یا پرہیزگاری

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿١٢﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ

کا حکم کرے (تو روکنا کیسا) بھلا دیکھو تو کہ اگر اس نے (سچے کو) جھٹلایا اور (اس نے) منہ پھیرا (تو نتیجہ کیا ہوگا)

بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾

کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ خدا یقیناً دیکھ رہا ہے دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم پیشانی کے پٹھے پکڑ کر گھسیٹیں گے

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ

جھوٹے خطاوار کی پیشانی کے پٹھے، تو وہ اپنے یاران جلسہ کو بلائے، ہم بھی جلاد فرشتوں کو

الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿١٩﴾

بلائیں گے (اے رسول) دیکھو ہرگز اس کا کہنا نہ ماننا) اور سجدے کرتے رہو اور قرب حاصل کرو،

اٰیاتہا ٥ — (٩٧) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (٢٥) — رکوعها ١

سورہ قدر [٢] مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا

الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ۬ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ

ہے، شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر [٣] ہے اس (رات) میں

الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾

فرشتے اور جبرئیل (سال بھر) ہر بات کا حکم لے کر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل ہوتے ہیں، یہ

سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سر تا پا) سلامتی ہے

[١] ابتدائے بعثت میں جب حضرت رسول خدا کی عبادت کرتے تو کفار قریش خصوصاً ابوجہل وغیرہ اس کی سخت مخالفت کرتے، چنانچہ بارہا اس نے حضرت کو منع بھی کیا آخر ایک روز ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا محمد تمہارے درمیان نماز پڑھتا ہے اور اپنا منہ خاک پر رگڑتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو اگر میں نماز پڑھتے دیکھوں تو اپنا پاؤں اُسکی گردن پر رکھ دوں اور مار ڈالوں ایک دفعہ کسی نے اس سے کہا داؤ چلاؤ مگر حضرت تک پہنچنے سے پہلے کانپتا ہوا واپس آیا کسی نے پوچھا کیا واقعہ ہے وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک آگ کی خندق ہے اژدہا منہ کھولے ہے پرندے آپس میں پر ملاتے ہیں مگر اس پر بھی باز نہ آیا اور نماز سے روکتا، آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بدر میں مارا گیا اور لوگوں نے اس کے پٹے پکڑ کر گھسیٹا اور گڑھے میں ڈال دیا اور یوں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی ١٢

[٢] خدا نے اس سورہ میں قرآن کے نزول کا وقت، شب قدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے ١٢

ع ١ — ١٩ — ٢١

[٣] خطیب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ میں نے بنی امیہ کو خواب میں اپنے ممبر پر بندروں کی طرح اچکتے ہوئے دیکھا اور مجھے شاق ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایک شخص نے امام حسن پر صلح معاویہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب حضرت نے خواب دیکھا تو "انا اعطینا" اور یہ سورہ نازل ہوئی غرض ہزار مہینے سے مراد بنی امیہ کی مدت سلطنت ہے اور شب قدر سے حضرت رسول اور ان کے اہل بیت مراد ہیں، دیکھو تفسیر درمنثور جلد ٦، صفحہ ٣٧١، مطبوعہ مصر

ع ١ — ١٨

ع ١ — ٥ — ٢٢

(۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰)

آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱

سورۂ لے بیّنہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

اہل کتاب ۲ے اور مشرکوں سے جو لوگ کافر تھے جب تک کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیل

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا

نہ پہنچے وہ (اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے (یعنی) خدا کے رسول جو پاک اوراق پڑھتے

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ

ہیں (آئیں اور) اُن میں (جو) پُر زور اور درست باتیں لکھی ہوئی ہیں (سُنائیں) اور اہل کتاب متفرق

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَآ

ہوئے بھی تو جب کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیل آچکی (تب) اور انھیں تو بس یہ

اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ۬

حکم دیا گیا تھا کہ نرا کھرا اسی کا اعتقاد رکھ کے باطل سے کترا کے خدا کی

حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

عبادت کریں اور پابندی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

سچا دین ہے بیشک اہل کتاب اور مشرکین سے جو لوگ (اب تک) کافر ہیں وہ

وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ

دوزخ کی آگ میں (ہوں گے اور) ہمیشہ اسی میں رہیں گے، یہی لوگ

هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

بدترین خلائق ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ

یہی لوگ بہترین خلائق ہیں ۳ے اُن کی جزاء اُن کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے (رہنے)

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ابدالآباد ہمیشہ اُسی میں رہیں گے،

ا؎ اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت رسول کی رسالت، ایمان کے فوائد، کفار کی سزا، مومنین کی جزا و مدح حضرت علیؑ کی خاص فضیلت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔

۲؎ مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر آخرالزمان نہ آتے اور ان مشرکین و اہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے ۱۲؀

۳؎ ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیرؑ سامنے سے نمودار ہوئے حضرت رسول نے دیکھتے ہی فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ اور اس کے شیعہ یقینی قیامت کے دن فائز المرام ہوں گے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس دن سے جب اصحاب رسول حضرت علی کو آتے دیکھتے تو کہتے "خیرالبریۃ" آیا۔ اور ابن عدی اور ابن عساکر نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم اور تمھارے شیعہ قیامت کے دن خوش و پسندیدہ ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ مصر ۱۲؀

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

خدا اُن سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہ (جزا) خاص اس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے

سُوْرَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (۹۹) (۹۳) اٰیاتہا ۸ رکوعہا ۱

سورہ زلزال ؎۱ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائیگی اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات مردے وغیرہ) نکال ڈالے گی

اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اور ؎۲ ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کرے گی

اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ

کیونکہ تمھارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہو گا، اس دن لوگ گروہ گروہ (اپنی

اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

قبروں سے) نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں تو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ

خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

اسے دیکھ لے گا، اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اُسے دیکھ لے گا،

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۰۰) (۱۴) اٰیاتہا ۱۱ رکوعہا ۱

سورہ ؎۳ عادیات مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ

(غازیوں کے) سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہنہناتے ہوئے (دوڑتے ہیں) پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں، پھر

صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝

صبح کو چھاپا مارتے ہیں تو دوڑ دھوپ سے غبار بلند کر دیتے ہیں پھر اُس وقت (دشمن کے) دل میں گھس جاتے ہیں

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ

(غرض قسم ہے) کہ بیشک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے، اور وہ یقینی خود بھی اس سے

ع ۱ ۸ ۲۳

قیامت میں زمین تمام واقعات بیان کرے گی

؎۱ اس سورہ میں خدا نے قیامت کی حالت اور ذرہ برابر بھی نیکی یا بدی ہو تو اس کا بدلہ ملے گا بیان فرمایا ہے ۱۲

؎۲ احادیث سے ثابت ہے اور مفسرین کا قول بھی ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت علیؑ ہیں چنانچہ جب آپ کے سامنے سورہ پڑھی گئی تو آپ نے فرمایا میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین حالات بیان کرے گی ۱۲ ا

ع ۸ ۲۴

؎۳ اس سورہ میں خدا نے حضرت علی کی ایک خاص فضیلت، انسان کی ناشکری اور مال کا حریص ہونا قیامت کی یاد، وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۱۲

لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾ أَفَلَا
واقف ہے اور بیشک وہ مال کا سخت حریص ہے تو کیا وہ یہ نہیں جانتا
يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي
کہ جب مُردے قبروں سے نکالے جائیں گے اور دلوں کے بھید ظاہر کر دیئے
الصُّدُورِ ﴿١٠﴾ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ ﴿١١﴾
جائیں گے بیشک اُس دن اُن کا پروردگار اُن سے خوب واقف ہو گا [۱]

(۱۰۱) سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) — آیاتہا ۱۱ — رکوعہا ۱

سورہ قارعہ [۲] مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾
کھڑکھڑانیوالی وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور تم کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے
يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ
جس دن لوگ (میدان حشر میں) ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوں گے اور پہاڑ دھنکی
الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ﴿٥﴾ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
ہوئی رُوئی کے سے ہو جائیں گے تو جس کے (نیک اعمال کے) بوجھ بھاری
مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ
ہوں گے وہ من بھاتے عیش میں ہو گا اور جس کے (نیک اعمال
خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَا أَدْرَاكَ
کے) بوجھ ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور تم کو کیا معلوم ہاویہ
مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾
کیا ہے دہکتی ہوئی آگ ہے

(۱۰۲) سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶) — آیاتہا ۸ — رکوعہا ۱

سورہ [۳] تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

انسان مال کا سخت حریص اور ناشکرا ہے

[۱] عرب کے بنی سلیم قبیلے نے مدینہ کے اطراف میں جمع ہو کر مسلمانوں پر شبخون مارنے کا قصد کیا جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکر کی سرداری میں ایک لشکر کو ان کی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا۔ مگر وہ تھے زیادہ چست حضرت ابوبکر کو بھاگنے کے سوا چارہ نہ ہوا، اور بہت سے مسلمان مارے گیے، دوسرے دن حضرت عمر کو روانہ کیا ان کا بھی یہی حشر ہوا تیسرے دن عمرو عاص نے عرض کی اگر مجھے سردار بنا کر روانہ فرمایئے تو اپنے مکر و فریب سے ان کو زیر کروں غرض آپ بھی گئے اور ناکام واپس آئے تب آپ نے حضرت علی کو سردار بنا کر روانہ فرمایا اور خود مسجد احزاب تک پہنچانے آئے اور دعا دے کر رخصت کیا۔ غرض حضرت علی روانہ ہوئے اور یہ لوگ بھی ساتھ تھے آپ راتوں رات صبح سویرے ان پر جا پہنچے اور بہتیروں کو قتل کیا اور باقی لوگوں کو زنجیروں میں جکڑ کر واپس چلے اسی وجہ سے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں ابھی مدینہ میں نہ پہنچے تھے کہ یہ سورہ نازل ہوا اور حضرت فتح کی خبر سن کر خوش خوش پیشوائی کو باہر نکلے جب حضرت علی کی نظر آپ پر پڑی فوراً گھوڑے سے اتر پڑے اس وقت حضرت رسول نے فرمایا اے علی اگر مجھے اُمت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا جس سے لوگ تمہارے قدم کی خاک شفا کے واسطے لے جاتے

[۲] اس سورہ میں خدا نے قیامت کی حالت اور نیکوں بدوں کے نتیجہ کو ذکر کیا ہے ۱۲ [۳] اس سورہ میں خدا نے نسل و مال کی وجہ سے انسان کی غفلت ہر شخص کا دوزخ دیکھنا، نعمت کی باز پرس وغیرہ کا ذکر کیا ہے ۱۲

ع ۱ / ۱۱ / ۲۵

ع ۱ / ۱۱ / ۲۶

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ
نسل و مال کی تہبات نے تم لوگوں کو غافل بنا رکھا یہاں تک کہ تم لوگوں نے قبریں دیکھیں (مر گئے) دیکھو تمہیں عنقریب
تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
ہی معلوم ہو جائے گا، پھر دیکھو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا، دیکھو اگر تم کو یقینی طور پر معلوم
عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
ہوتا (تو ہرگز غافل نہ ہوتے) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر تم لوگ بیقینی
عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾
دیکھنا دیکھو گے، پھر تم سے نعمتوں کے بارے ضرور باز پُرس کی جائے گی

ع ١ ٨ ٢٧

لہ بنی عبد مناف اور بنی سہم ایک مرتبہ باہم مناظرہ کرنے بیٹھے اور ہر ایک اپنے خاندان اور مال کی کثرت پر نازاں تھا اس پر آیت نازل ہوئی ۱۲۔ ۲ہ اس سورہ میں خدا نے انسان کا گھاٹے میں ہونا اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے ۱۲۔ ۳ہ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس سورہ میں الانسان سے مراد ابو جہل ہے اور الذین آمنوا سے حضرت علی و مسلمان مراد ہیں دیکھو تفسیر درِ منثور جلد ۶، صفحہ ۳۹۲، سطر ۱۸ مطبوعہ مصر۔ ۴ہ اس سورہ میں امور غیب پر طعنہ کرنے والے، چغل خور اور مال جمع کرنے والوں کی مذمت اور جہنم کی مختصر کیفیت کا ذکر ہے ۵ہ یعنی جب بیمار پڑے گا، دوا، علاج کر کے اچھا ہو جائے گا ۱۲۔

ع ١ ٣ ٢٨

(١٠٣) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (١٣) — اٰیاتہا ٣ — رکوعہا ١

سورۂ ۲ہ العصر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
نمازِ عصر کی قسم بیشک ۳ہ انسان گھاٹے میں ہے، مگر جو لوگ ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾
اور اچھے کام کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم، اور صبر کی وصیت کرتے رہے

(١٠٤) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (٣٢) — اٰیاتہا ٩ — رکوعہا ١

سورۂ ہمزہ ۴ہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں نو آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴿١﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾
ہر طعنہ دینے والے چغل خور کی خرابی ہے، جو مال کو جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے،
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهٗٓ أَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾
وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اُسے ہمیشہ زندہ ۵ہ باقی رکھے گا، ہرگز نہیں وہ تو ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا،
وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿٥﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿٦﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے، وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو (تلوے سے لگی تو) دلوں تک

الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

چڑھ جائے گی، یہ لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں ڈال کر بند کر دیئے جائیں گے،

(١٠٥) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (١٩) — آیاتہا ٥ — رکوعہا ١

سورہ لہ فیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے پروردگار نے ہاتھی ٢ہ والوں کیساتھ کیا کیا، کیا اس نے ان کی

فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ

تمام تدبیریں غلط نہیں کر دیں (ضرور) اور اُن پر جھُنڈ کی جھنڈ چڑیاں بھیجیں جو اُن پر کھرنجوں کی

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

کنکریاں پھینکتی تھیں تو انھیں چبائے ہُوئے بھُس کی طرح (تباہ) کر دیا

(١٠٦) سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ (٢٩) — آیاتہا ٤ — رکوعہا ١

سورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢

چونکہ قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کر دیا ہے تو اُن کو مانوس کر دینے کی وجہ اس گھر (کعبہ)

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ

کے مالک کی عبادت کرنی چاہیئے جس نے اُن کو بھوک میں کھانا دیا

جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

اور اُن کو خوف سے امن عطا کیا،

(١٠٧) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (١٧) — آیاتہا ٧ — رکوعہا ١

سورہ ٤ہ ماعون مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ع ١/٩/٢٩
لہ اس سورہ میں خدا نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے ١٢ ٢ہ حضرت عبدالمطلب کے زمانے میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھ کر شرارت کے مارے اُسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لے کر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہنچا تو خدا نے اُن پر پرندے مسلط کر دیئے جو چھوٹی چھوٹی کنکر چونچ اور پنجے میں لے کر اُڑتے تھے اور جس پر وہ کنکری گرتی وہیں ٹھنڈا ہو جاتا یوں اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا ١٢ ٣ہ خدا کی شان باوجودیکہ مکہ معظمہ بالکل پتھریلی اور ریتلی زمین ہے کہ وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر دنیاوی ضرورت کی کوئی ایسی چیز نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو،
ع ١/٥/٣٠
حضرت رسول جس خاندان میں پیدا ہُوئے اُسے قریش کہتے ہیں جو نضر بن کنانہ کا خطاب تھا اور اُن کی اولاد کے واسطے مخصوص ہو گیا یہ لوگ چونکہ مکہ میں رہتے تھے اس وجہ سے اطراف و جوانب میں بڑی آؤ بھگت ہوتی اور یہ لوگ مجاور بیت اللہ کہلاتے تھے یہاں تک کہ باوجودیکہ عرب میں آئے دن کی لوٹ مار ایک معمولی بات تھی مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہمیشہ محفوظ رہتے بلکہ جہاں پہنچے ان کی اور خاطر داریاں ہوتیں، اسی وجہ سے یہ لوگ کبھی مجبور نہ پڑتے اور جاڑوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کو باطمینان نکل جاتے اور ان کا کوئی مانع نہ ہوتا اسی نعمت کو جتا کر خداوند عالم ان سے فرماتا ہے کہ جس گھر کی بدولت تمھیں یہ راحت نصیب ہوئی اس کا مالک تو عبادت کا بہت زیادہ مستحق ہے نہ کہ بُت وغیرہ ٤ہ اس سورہ میں قیامت کے جھٹلانے یتیم پر سختی کرنے محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے عبادت میں ریا کرنے اور نماز میں غفلت کرنے کی مذمت مذکور ہے ١٢
ع ١/٤/٣١

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ﴿١﴾ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ

کیا تم نے اُس [1] کو بھی دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے یہ تو وہی (کمبخت) ہے جو یتیم کو دھکے

الْيَتِيمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ

دیتا ہے اور محتاجوں کو کھلانے کے لیے (لوگوں کو) آمادہ نہیں کرتا، تو اُن نمازیوں کی

لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾

تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿٧﴾

جو دکھانے کے واسطے کرتے ہیں اور روزمرہ کی معمولی [2] چیزیں بھی عاریت نہیں دیتے

ایاتہا ۳ (۱۰۸) سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵) رکوعہا ۱

سورہ [3] کوثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

(اے رسول) ہم نے تم کو کوثر [4] عطا کیا، تم تو اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

بے شک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا

ایاتہا ۶ (۱۰۹) سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ (۱۸) رکوعہا ۱

سورہ [5] کافرون مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴿١﴾ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اے کافرو، تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں اُن کو نہیں پوجتا، اور جس (خدا) کی

لَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ﴿٤﴾

میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے، اور جنہیں تم پوجتے ہو میں ان کا پوجنے والا نہیں، اور

وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴿٦﴾

جسکی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنیوالے نہیں تمہارے لیے تمہارا دین [6] میرے لیے میرا دین

[1] اس میں اختلاف ہے کہ کون شخص مراد ہے، عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ابوجہل، ابوسفیان وغیرہ کو کہتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ جو ان صفات سے موصوف ہے وہ بُرا ہے ۱۲ [2] ماعون کے معنی زکوٰۃ کے بھی ہیں اور قتادہ و ضحاک کی تفسیر بھی یہی ہے مگر ابن مسعود، ابن عباس اور سعید بن جبیر کی تفسیر وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے یعنی برتن زیور وغیرہ [3] اس سورہ میں کفار کی طعنہ زنی کا جواب، رسول کی تشفی، نماز عید الفطر، اور قربانی کا حکم، کفار کی مذمت مذکور ہے ۱۲

ع ۱ ۷ ۳۲

[4] علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت رسول سے روایت کی ہے کہ آپ نے جناب امیر سے فرمایا اے علی تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر سیر و سیراب نورانی صورت ہوں گے اور تمہارے دشمن پیاسے زرد رو وہاں سے نکالے جائیں گے، دیکھو صواعق محرقہ آیت ۱۰ (کوثر کے معنی خیر کثیر کے بھی ہیں اور چونکہ کفار مکہ حضرت رسول کے پسر نہ ہونے کی وجہ سے طعنہ دیا کرتے تھے اور حضرت کو رنج ہوتا تھا اس کے جواب اور حضرت کی تشفی کے واسطے آیت نازل کی مطلب یہ ہے کہ ہم نے تم کو اکثرت سے اولاد عطا کی یہی وجہ ہے کہ اب شاید کوئی مقام ایسا نہیں جہاں آپ کی اولاد یعنی سادات موجود نہ ہوں

ع ۳ ۳۳

اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا، اور علمائے اہل سنت نے بھی بکثرت نقل کیا ہے کہ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں قرار دی اور میری اولاد علی کی صلب میں دیکھو شرح مسلم طاہر الحسینی بحث آل ۱۲ [5] جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے اور ان کی مکاریاں کارگر نہیں ہوتیں تو رسول اللہ سے کہنے لگے آؤ ہم تم مل کر باری سے پرستش کریں ایک سال تمہارے معبودوں کی اور ایک سال اُن کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوئی ۱۲ [6] اس آیت کے منسوخ فرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے کفر کی اجازت ہی نکلتی ہے نہ جہاد کی ممانعت بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر تم خدا کی عبادت نہیں کرتے تو تمہارا جو جی چاہے وہ کرو ویسا ہی بدلا پاؤ گے، جیسے "لنا اعمالنا ولکم اعمالکم" ۱۲

ع ۱ ۶ ۳۴

(١١٠) سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (١١٤)

آیاتہا ٣ — رکوعہا ١

سورہ ١ نصر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (١) وَرَاَيْتَ النَّاسَ

(اے رسول) جب خدا کی مدد آ پہنچے گی اور فتح (مکہ) ہو جائے گی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (٢) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

کے غول خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (٣)

تسبیح کرنا اور اسی سے مغفرت کی دعا مانگنا وہ بیشک بڑا معاف کرنے والا ہے

(١١١) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (٦)

آیاتہا ٥ — رکوعہا ١

سورہ لہب ٢ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (١) مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ

ابولہب ٣ کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود ستیاناس ہو جائے (آخر) نہ اس کا مال ہی اس کے کچھ

مَا كَسَبَ (٢) سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (٣) وَّامْرَاَتُهٗ ۗ

کام آیا اور (نہ) جو اس نے کمایا، وہ بہت بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا، اور اس کی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (٤) فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ (٥)

جورو بھی جو سر پر ایندھن اٹھائے پھرتی ہے اور اس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی (بندھی) ہے

(١١٢) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (٢٢)

آیاتہا ٤ — رکوعہا ١

سورہ ٥ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (١) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (٢) لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا ایک ہے خدا برحق بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا، اور نہ

---

١ اس سورہ میں فتح مکہ اور اسلام کی ترقی اور اس پر تسبیح و تقدیس کا حکم مذکور ہے ١٢

٢ ابولہب حضرت رسول کا چچا تھا اور اس کی بی بی ام جمیلہ بنت حرب کی خدمت ١٢

٣ جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا، اور آپ نے اپنے قرابت داروں کو سمجھانے کے واسطے بلایا تو ابولہب نے جھنجھلا کر خنجر ہاتھ میں اٹھایا اور کوسنے لگا کہ تمھارے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور تمھارا ناس ہو جائے تم نے اسی واسطے ہم کو بلایا ہے اسی کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوئی ہے "حمالۃ الحطب" کے ایک معنی چغل خور کے بھی ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں اس کے سر پر جہنم کی ایندھن اٹھوائی جائے گی اسی کا ذکر بھی یا تو دنیا کا ذکر ہے کہ وہ اس قدر ذلیل ہے یا قیامت میں اس کی یوں ذلت کی جائے گی ١٢

٤ اس سورہ میں صرف خدائی توحید کا ذکر ہے، اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع حتی کہ مخالفین اسلام نصرانی وغیرہ کو اس امر کا اقرار کرنا پڑا، کہ ایسی عمدہ توحید کسی آسمانی کتاب میں بھی نہیں ہے ١٢ ش

ع ١ / ٤ / ٣٥

ع ١ / ٥ / ٣٦

ع ۱ ۳۷

يُولَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اس کو کوئی جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

(۱۱۳) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۲۰)

آیاتہا ۵ — رکوعہا ۱

سورہ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں اور

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي

اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں

الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

کی برائی سے (جب پھونکیں) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے

(۱۱۴) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (۲۱)

آیاتہا ۶ — رکوعہا ۱

سورہ [1] ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ

(اے رسول) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے

النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ

معبود کی (شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا

ع ۱ ۶ ۳۹

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالا کرتا ہے جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے

[1] کفار و مشرکین، خصوصاً یہودی تو حضرت کے جانی دشمن تھے ہی آپ کی عداوت میں طرح طرح کے حیلے بہانے کیا کرتے کبھی زہر دیتے، کبھی جادو کراتے اگرچہ جادو وغیرہ کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا مگر خدا نے ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنے کی اور آپ کی تشفی کے لیے ان دونوں سورتوں کو نازل کیا، مطلب یہ ہے کہ خدا تمہارا حافظ و مددگار ہے، دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۱۲ ف

ع ۱ ۵ ۳۸

اسمائے گرامی مصححین کرام

انوار الحسن صاحب خوشنویس	عبد الغفور صاحب خوشنویس	ظفر الحسن صاحب
محمد لٰسین صاحب بٹ	نائب حسین صاحب نقوی	حافظ اللہ دتا صاحب

دُعَاءٌ مَّاثُوْرَہ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دُور فرما اور قرآن عظیم کے وسیلہ سے

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّ

مجھ پر رحم فرما اور قرآن کو میرے لیے پیشوا باعث نُور اور

هُدًی وَّرَحْمَةً ط اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَ

سبب ہدایت و رحمت فرما، اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں یاد دلا اور

عَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ

جو کچھ قرآن میں سے میں نہیں جانتا وہ سکھلا دے، اور رات دن مجھے اس کی تلاوت

اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً

نصیب کر اور (قیامت کے روز) اس کو میرے لیے دلیل بنا،

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اے عالم کے پرورش کرنے والے

★

ناشران

شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پبلشرز،

لاہور ○ حیدرآباد ○ کراچی

136

4th